www.novelsclubb.com
زما جانان
ناولز کلب
از قلم تمنا نور
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

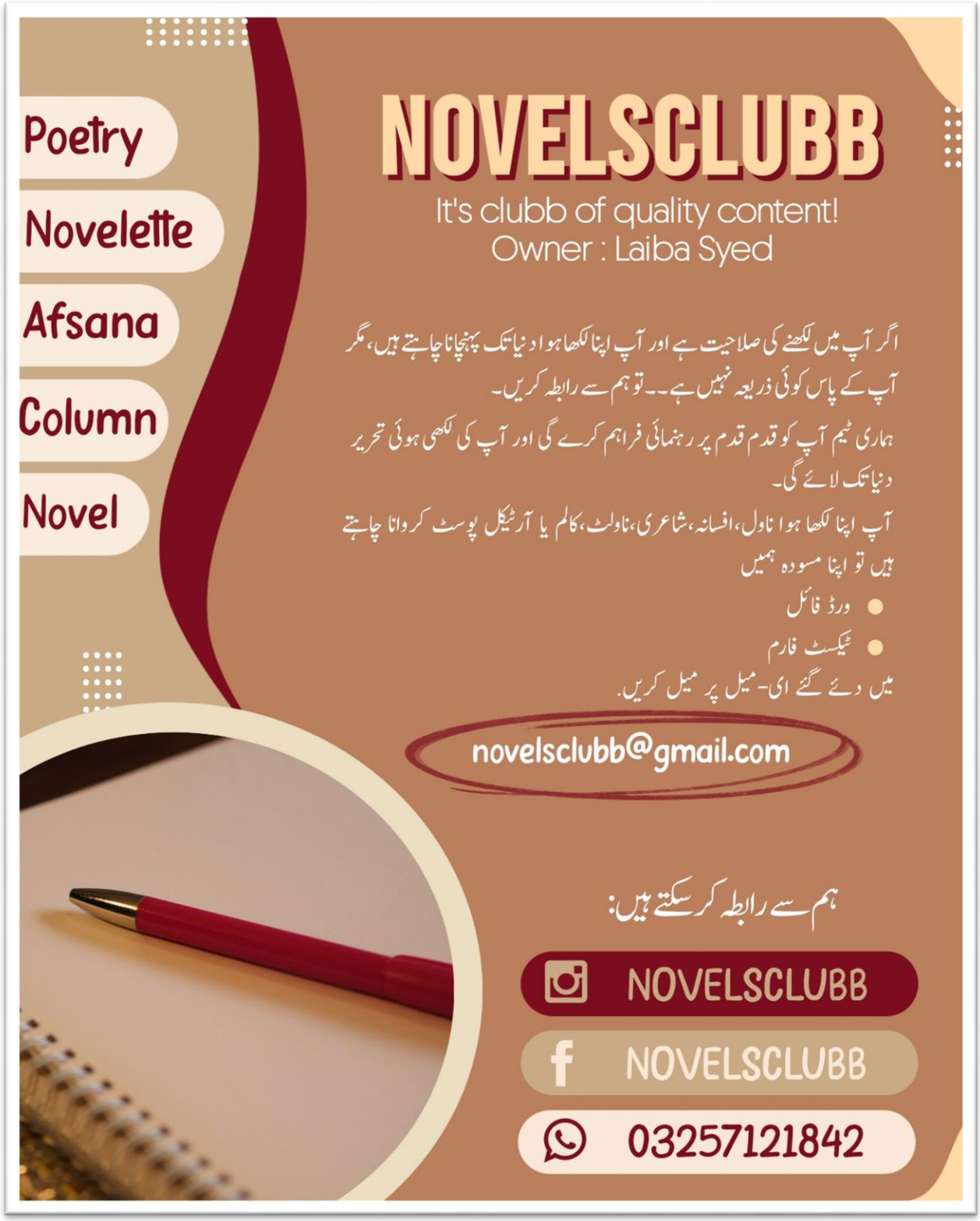
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

زما جانان

از قلم

تمنا نور

www.novelsclubb.com

زماجانان (از قلم: تمنانور)

گہری کالی رات کی وحشت کو چمکتے گرجتے بادل مزید وحشت ناک بنا رہے تھے۔

سارا شہر تاریک تھا۔ جیسے موت کا سناٹا ہو۔

دور دور تک کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا۔ گہری خاموشی میں تیز ہوا عجیب سی آوازیں پیدا کر رہی تھی۔ ہر جگہ تاریکی تھی۔ بلکل اس کی زندگی کی طرح۔

بجلی چمکتی تو ہر چیز ایک لمحے کو روشن ہو جاتی تھی مگر وہ روشنی اس رات کی وحشت کو مزید بڑھا رہی تھی۔

ہاتھ میں ہینڈ کیری کا ہینڈل تھامے، خود کو بڑی سی سیاہ چادر میں چھپائے وہ ڈری سہمی سی چلتی ہوئی جا رہی تھی۔ اس کی منزل کیا تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ وہ بری طرح کپکپا رہی

تھی۔بہت مشکل سے وہ تیز ہوا میں چادر اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔جب ہوا سے چادر اڑتی تھی تو اس کا زخموں سے اٹا چہرہ، پھٹے ہوئے ہونٹ اور سر پر بندھی موٹی سی پٹی دکھائی دیتی تھی۔گالوں پہ سوکھے ہوئے آنسوؤں کے نشانات تھے۔اس کے قدم بھی شل ہو چکے تھے۔چادر کو بار بار ٹھیک کرتی ہوئی وہ دو ہی قدم مزید چل پائی تو لڑکھڑا کر گر گئی۔آنکھ کے قریب شدید چوٹ آئی اور خون رسنے لگا۔

اس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔بے بسی کی انتہا پر خود کو کھڑا پا کر وہ رو دی اور آنکھیں بند کر لیں۔وہ ہمت ہار چکی تھی۔اسے شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔بیرونی چوٹوں سے زیادہ اندرونی چوٹ جو اس نے کھائی تھی وہ اس کی جان لینے کو کافی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نکل جاؤ میرے گھر سے بدکردار عورت"

کہیں سے بے رحم آوازیں پھر سے اس کا تعاقب کرنے لگیں جو وہ کچھ دیر پہلے سن کر آئی تھی۔

"تمہیں اپنے گھر میں رکھ کر میں اپنی آنے والی نسلوں کے لیے ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا۔"

"مجھے یہ تو بتائیں میں کہاں جاؤں گی؟خدا کے لیے رحم کریں۔پلیز خدا کے لیے۔پلیز"اسے اپنی چیخوں کی آواز آئی۔

"نکلو یہاں سے بے شرم فاحشہ عورت"

اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی۔اس نے سختی سے آنکھیں میچیں۔کسی کا مسکراتا ہوا چہرہ سامنے آیا۔

"زماخائستہ جاناناں" وہ شیریں آواز اس کے کانوں میں گونجی تو جیسے اس کے زخم ادھیڑ گئی۔

اس نے ہونٹوں پہ سختی سے ہاتھ جمائے تاکہ چیخ کو روک سکے۔

"کیوں؟ کیوں کیا تم نے ایسا۔کیوں؟"

وہ پوری قوت سے چلائی۔اس کے سارے دکھوں کا لانے والا وہی تھا۔وہ جو اس کے دل کی دھڑکن ہوا کرتا تھا، وہ جو اس پہ آنے والی ہر تکلیف کو خود پر لے لیا کرتا تھا۔مگر آج۔۔

آج جب اس کے ساتھ کی اسے سب سے زیادہ ضرورت تھی۔اس کے مان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تو وہ کہیں نہیں تھا۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں سن رہے ہو تم"

وہ پاگلوں کی طرح چلا رہی تھی۔

"تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔سن رہے ہو تم۔تم جیسا بے وفا بھی کوئی ہو گا۔تم نے بے وفائی کی

ہے سنا تم نے۔"

وہ زمین پر مٹھیاں بنا بنا کر مار رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس شخص کو گریبان سے پکڑ کر سوال کرے کہ کیوں اتنی بڑی سزا دی اس نے۔

"تم نے کہا تھا کہ تم مجھے کوئی سزا نہیں دو گے۔ جھوٹے ہو تم۔ جھوٹ بولا تھا تم نے مکار، فریبی جھوٹے کہتے تھے کہ تم مجھے معاف کر چکے ہو مگر تم نے کیا خوب بدلا لیا۔خوب بدلا لیا۔ میں تو تمہیں بد دعا بھی نہیں دے سکتی۔اتنی بڑی سزا بھی کوئی کسی مجرم کو دیتا ہے بھلا۔"

اس نے پھر سے آنکھیں میچیں۔

"مجھے زندہ نہیں رہنا یا اللہ مجھے زندہ نہیں رہنا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے شدت سے دعا کی۔اس کی زندہ رہنے کا جواز ہی ختم ہو چکا تھا۔

اس کی سب خوشیاں چھن چکی تھیں۔پل بھر میں وہ آسمان سے پاتال میں گری تھی۔اس کے سبھی رشتے چھن گئے تھے۔ماں، باپ، بہن، بھائی اور وہ۔۔

وہ جس کے دم پر وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھنے لگی تھی۔ بڑے بڑے خواب پال چکی تھی مگر وہ بھول گئی تھی کہ خواب تو جھوٹ ہوا کرتے ہیں۔

"مجھے زندہ نہیں رہنا نہیں رہنا۔۔یا اللہ مجھے موت دے دے۔میری زندگی کا جواز ہی ختم ہو گیا ہے میں کس کے لیے جیوں میں؟"

یک دم وہ رکی۔

دھندلی آنکھوں کے سامنے ایک سایہ سا لہرایا۔

کوئی سامنے کھڑا تھا۔

چھوٹا سا معصوم بچہ جسکا چہرہ تو وہ دیکھ نہیں پا رہی تھی مگر اسے اس کی سسکیوں کی آواز محسوس ہو رہی تھی۔اس کے دل کو ان سسکیوں نے تار تار کیا تھا۔ہاتھ بڑھا کر اس نے اس تک پہنچنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

سسکیوں کی آواز مسلسل اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی مگر وہ اس تک پہنچ نہیں پا رہی تھی نہ ہی اس کا چہرہ دیکھ پا رہی تھی۔

"مما"

یک دم جھماکا سا ہوا تھا۔اس کے سن ہو رہے حواسوں پر سے ایک پردہ سا ہٹا تھا۔اس کے پاس جینے کا جواز تھا۔ہاں وہ کیسے بھول گئی۔اتنی بڑی بات وہ کیسے بھول گئی کہ زندگی ہی تاریک کال کوٹھری میں اللہ نے اسے جینے کی نئی وجہ عطا کی تھی۔وہ اس کے بارے میں کیسے بھول گئی۔جسے زندہ رکھنے کے لیے وہ ہر رشتے سے مقابلہ کر کہ آئی تھی۔

اس کی زندگی کے لیے وہ ہر طوفان کا اکیلے مقابلہ کر کہ آرہی تھی۔

وہ خود کو کمزور اور اکیلا سمجھنے لگی تھی۔مگر وہ کیسے بھول گئی کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔اس تاریک رات میں وہ اکیلی نہیں تھی۔نہ ہی کمزور تھی۔ماں کبھی کمزور نہیں ہوا کرتی۔

"آپ کیسی ماں ہیں؟آپ مجھے مارنا چاہتی ہیں؟میرا کیا قصور ہے مما؟"

اس معصوم سی آواز سنائی دی۔اس نے نفی میں سر ہلایا اور اٹھ کر اس تک پہنچنے کی کوشش کی۔

"تمہارا کوئی قصور نہیں ہے میری جان۔"

"آپ مجھ سے نفرت کرتیں ہیں؟اسی لیے دوسری دفعہ مجھے مارنا چاہتی ہیں۔"

وہ معصوم آواز لڑکھڑا گئی۔جیسے وہ رو رہا ہو۔

اس کے دل پر ضرب سی پڑی۔

"آپ مجھ سے نفرت کیوں کرتیں ہیں؟ بابا بھی مجھے پیار نہیں کرتے۔ میں تو آپ دونوں سے پیار کرتا ہوں۔ مجھے مت ماریں۔ مما۔ پلیز۔ مما۔"

پل بھر میں اس کی دعا بدلی تھی۔

"یا اللہ نہیں مجھے نہیں مرنا۔ اسے زندگی عطا کر دیں یا اللہ میرے بچے کو بچا لیں"

سر جھٹک کر اس نے آنکھوں کے آگے چھائی دھند کو ہٹایا۔ بچہ اب کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے سمجھ آ چکی تھی کہ یہ سب اس کے لاشعور میں چل رہا تھا۔ مگر ان معصوم سسکیوں نے اسے توڑا نہیں تھا۔ ایک ہمت دی تھی، حوصلہ دیا تھا کہ وہ لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے نفرت کیوں ہو گی میری جان۔ بابا بھی تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔"

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اپنی آنکھ کا زخم آستین سے رگڑ کر صاف کیا۔

"دنیا بہت ظالم ہے میری جان بہت زیادہ۔ میں تمہیں مارنا نہیں چاہتی۔ بلکل بھی نہیں۔ تم تو میری جان ہو، میرے زندہ رہنے کا واحد جواز۔"

وہ اس ننھی سی جان سے بے حد شرمندہ تھی۔ جس کی جان کی حفاظت کا زمہ خدا نے اسے سونپا

تھا۔دین کے واضع احکام تھے کہ اولاد کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے مگر وہ پہلے بھی دانستہ طور پر اور اب نادانستہ طور پر اسے مارنے کی کوشش کر چکی تھی۔

"آئم سوری آئم سو سوری۔مجھے معاف کر دو۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی میرا بچہ میری جان مما تم سے بہت پیار کرتی ہیں۔بہت زیادہ۔"

اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے کچھ نہیں ہونے دے گی۔

اسے اب رو رو کر خود کو کمزور نہیں کرنا تھا۔اپنے آنسو رگڑ کر صاف کیے اور ہینڈل تھاما۔

عجب ہوتے ہیں زندگی کے کھیل بھی۔

سوچا کچھ جاتا ہے،چاہا کچھ جاتا ہے۔

اور ہو کچھ جاتا ہے۔

وہ ہمت سے چلتی ہوئی جا رہی تھی۔اسے پتا تھا اسے کہاں جانا ہے۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی کچھ نہیں۔میں تمہیں نا کردہ گناہ کی سزا نہیں دوں گی۔کبھی نہیں۔میں کبھی تمہیں مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہتی چلی جارہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کا گھر تھا اور چاروں طرف چہل پہل تھی۔ کہیں کھلکھلاہٹیں تھیں تو کہیں قہقہے۔ مہندی کی بھینی بھینی خوشبو نے سارا آنگن مہکایا ہوا تھا۔ گیندے کے پھولوں کی جیسے بہار آئی ہوئی تھی۔ روشنیوں سے منور وہ گھر کسی بادشاہ کی رہائش گاہ معلوم ہونے لگا تھا۔

محل نما گھر کے وسیع چھت پر کھلے آسمان تلے قالین پر تکیے وغیرہ رکھے وہ سب شغل میں مصروف تھیں۔

نیلے، پیلے رنگ برنگے لباسوں میں وہ سب مل کر قوسِ قزح ہی لگ رہی تھیں۔ سبھی کزنز شبانہ بوا کی بھانجی نگو کے گرد گھیرا ڈالے بیٹھی تھیں جو ڈھولکی بجا رہی تھی۔ یہ اضافی انٹرٹینمنٹ تھی ورنہ رسمیں تو کب کی ختم ہو چکی تھیں۔

وہ دوسروں سے ہٹ کر اپنے آپ میں ہی مگن تاروں بھری خوبصورت رات سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ چھت کی دیوار پر دونوں بازو رکھے ہوئے آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی جیسے اس

پوری محل سے اسے کوئی سروکار نہ ہو۔اس کے کھلے ہوئے خوبصورت بال اڑاڑ کر اس کے چہرپر جھول رہے تھے۔وقفے وقفے سے ان کو پیچھے کرتی ہوئی وہ عارش کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

اس سے کافی فاصلے پر کھڑا وہ اپنے دوسرے دوستوں سے باتیں کرتا ہوا وقفے وقفے سے اس پر نظر ڈال لیتا تھا۔اگر وہ دیکھ لیتی تو اسکا قتل ہونا آج طے تھا۔

وہ ایسی ہی تھی۔سب سے الگ اور بد تمیز۔لیکن اسے اپنی وہی اکھڑ مزاج اور بد تمیز سی کزن نا جانے کیوں بہت پسند تھی۔اس کا گھورنا،اس کی بد تمیزی کچھ بھی برا نہیں لگتا تھا۔ اب محفل صرف لڑکیوں کی تھی۔باقی سب کی ضد پر آج اس نے پہلی بار یہیں رہنے کا ارادہ کیا تھا۔سبھی کزنز اکٹھی تھیں اسی لیے ان دونوں بہنوں نے بھی ماں باپ سے یہاں رکنے کی اجازت لے لی تھی۔اس کی چھوٹی بہن عائشہ اس سے بہت مختلف تھی۔

ہنس مکھ اور زندہ دل۔شاید اسی نے اسے آج یہاں رکے رہنے پر مجبور کیا تھا۔

"دملہ تم بھی آؤنا"

www.novelsclubb.com

مناہل کی بات پر وہ مڑی اور ان کی جانب دیکھا۔ پیلی کامدار، پورے تنگ آستینوں والی خوبصورت فراک میں وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔

"تم لوگ گاؤ میں سن رہی ہوں"

مروتاً مسکراتے ہوئے وہ ان تک آئی اور عاشی کے برابر بیٹھ گئی۔

وہ عارش کی نظروں کے مزید قریب ہو گئی تھی۔

"ہمیں بھی تو سنانے کا موقع دو نا..."

حمزہ نے آستینیں چڑھاتے ہوئے لقمہ لیا۔

"جی نہیں ابھی صرف لڑکیوں کی محفل ہے۔ تم لوگ کل مہندی پر شوق پورا کر لینا"

ارتیج نے اسے منہ چڑھاتے ہوئے کہا۔

"آلو مٹر پکائے ہوئے نے...

آلو مٹر پکائے ہوئے نے..."

www.novelsclubb.com

اس نے ڈھیٹ بنتے ہوئے خود ہی گانا شروع کر دیا۔

"کُڑیو پسند کر لو منڈے ڈھولکی تے آئے ہوئے نے"

اس نے فرضی کالر اکڑاتے ہوئے کہا تو سب نے منہ پر ہاتھ رکھ لیے اور قہقہے روکنے لگیں۔

"منڈے تو دیکھو ذرا؟"

"کیا ہوا؟ اتنا حسن نہیں دیکھا پہلے کبھی؟"

عارش نے اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا تو عاشی کے گال ذرا سے سرخ ہوئے۔

"استغفراللہ.."

سبھی نے یک زبان ہو کر کہا۔

"دواد ھر ڈھولکی"

وہ نگو سے ڈھولکی لے کر ان کے بیچ بیٹھ گیا۔اس کے ساتھ ہی حمزہ اور صائم بھی زبردستی بیٹھ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

لڑکیوں نے انہیں گھور کر ہٹانے کی کوشش کی۔

"بلے بلے نی ٹور پنجابن دی

جُتی کھل دی مروڑ انئیں او چل دی

ٹور پنجابن دی"

انہوں نے گانا شروع کیا۔

"نہیں نہیں نہیں۔بس بہت ہو گئے مقابلے۔اٹھو یہاں سے"

"مقابلے سے ڈر رہی ہیں لڑکیاں"

www.novelsclubb.com

انہوں نے جان بوجھ کر انہیں طیش دلانے کی کوشش کی۔اور وہ کامیاب بھی ہو چکے تھے کیونکہ لڑکیوں میں کھسر پھسر شروع ہو چکی تھی۔

وہ ان سب کے بچپنے سے بیزار سی تھی۔

ارتیج اور عارش کو تو وہاں بیٹھا دیکھ کر دلہ نے منہ سا بنالیا۔وہ اسے اچھے نہیں لگتے تھے۔وجہ بھی کچھ خاص نہیں تھی۔اسے اپنی بھابھی کے بہن بھائی یعنی اپنے ماموں زاد کزنز پسند نہیں تھے۔حالانکہ انہی کے بڑے بھائی کی شادی تھی مگر وہ سب ہی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔

وجہ بھابھی کی جلی کٹی باتیں اور اکھڑا اکھڑا سا رویہ تھا۔وہ اس کی اس غلطی کی وجہ سے اسے دن رات باتیں سناتی رہتی تھیں جو اس کی کم عمری کی نادانی تھی۔اس کی بھابھی نے اس سے اس کا بھائی چھینا تھا۔اسے ہر وقت اس ماضی کی یاد دلاتی رہتی تھیں جس سے وہ جان چھڑوانا چاہتی تھی۔اپنی زندگی سے کھرچ کر نکال باہر کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھابھی کے دو بھائی عارش اور واجد جبکہ ایک چھوٹی بہن ارتیج تھی جو بیرون ملک پڑھتی تھی اسی لیے اسے سے صرف رسمی سی علیک سلیک تھی جبکہ عارش،وہ تو مسکان بھابھی سے بلکل الگ تھا لیکن پھر بھی وہ اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔

وہ سب بلآخر اپنی اپنی جگہیں سنبھال کر بیٹھ چکی تھیں۔

"ڈرتی ورتی نہیں ہیں ہم کسی سے

Bring it on

وہ آنکھیں گھما کر بے زارگی سے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

گھنے بالوں کی ماتھے پر گرتی لٹوں کو پیچھے کرتی وہ ادائے بے نیازی سے اپنے کزنز کو گھور رہی تھی۔

"دو کاراں بازار آئیاں دو کاراں بازار آئیاں

جھڑک نہ دیویں سوہنیے اکھاں کرن دیدار آئیاں"

عارش کی نظریں جس تک یہ پیغام پہنچا رہی تھیں وہ تو سب سے بے نیاز بیٹھی نا جانے کن سوچوں میں گم تھی۔

"باغے وچ آیا کرو

کنکھی شیشہ اسی دینے آں، تُسی ٹنڈ لشکایا کرو"

عاشی کے جواب پر قہقہے گونج اٹھے۔

"گڈی سٹیشن تے موڑی اے، گڈی سٹیشن تے موڑی اے

جِنہوں اسی پری سمجھیا نکلی بل بتوڑی اے"

دلہ کو کچھ اور تو سنائی ہی دینا بند ہو گیا۔

اس کے دماغ میں بس ایک لفظ ہتھوڑے کی طرح لگا تھا۔

باقی سب ہنس رہے تھے۔ قہقہے لگا رہے تھے۔ مگر اس کے ارد گرد کی ساری دنیا منجمد سی ہو گئی تھی۔

"بِل بتوڑی ناساں چوڑی آدھی مٹھی آدھی کوڑی"

پنجابی الفاظ مگر پشتو لہجے کی رمک لیے کسی بچے کی آواز اس کے لاشعور میں گونجی تو اس نے دوپٹہ مٹھیوں میں بھینچا۔

اسے اپنے آس پاس ہنستے مسکراتے چہرے اب زہر لگنے لگے تھے۔ فضا میں گھٹن کا احساس بڑھنے لگا۔ اس کا دل چاہا وہاں سے بھاگ کھڑی ہو۔

عارش کی نظریں بس اسی پر جمی تھیں اور وہ ہلکا ہلکا مسکراتے ہوئے گا رہا تھا۔اس کے ذہنی و دلی حالت سے بے خبر۔

"دملہ۔عاشی۔۔ارے دملہ پتر"

پھولی ہوئی آواز نے ان کے گیتوں کو بیچ میں توڑا تھا۔بت بنی دملہ بھی ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

شبانہ بوا اسے آوازیں دیتی ہوئی مشکل سے سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر آئیں تھیں۔ان کا سانس پھولا ہوا تھا۔

"دملہ پتر عاشی پتر تم دونوں کے گھر سے بلاوا آیا ہے"

ادھیڑ عمر بوا ان لوگوں کے ہاں کام کرتی تھیں۔انہیں ابو نے شاید ڈرائیور کے ساتھ بھیجا تھا۔

"بوا پھوپھا نے آپ کو کیوں زحمت دی۔مجھے کہہ دیا ہوتا"

عارش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

وہ تو اس کے صدقے واری جانے لگیں۔ان کی مالکن کے بھائی کا منجھلا اور سب سے فرماں بردار

بیٹا جو تھا۔ بڑوں کا احترام اور سب سے خوش اخلاقی سے پیش آنے کی عادت اسے اور اس کی چھوٹی بہن اریج کو اپنے باپ سے ورثے میں ملی تھی۔ سب سے بڑا بیٹا واجد ملی جلی عادات کا مالک تھا۔ مسکان نے تو بلکل اپنی ماں کی عادتیں پائی تھیں۔

کٹھور اور سخت دل، خود پسند اور انتہا کی بدمزاج۔

"صدقے جاؤں پتر بس بچیوں کو پیغام دینے آئی تھی"

عائشہ نے منہ بسور لیا۔

"کیوں؟ اجازت تولی تھی نا"

"صاحب بلا رہے ہیں ان کے کوئی دوست آئے ہیں"

بوا نے بتایا۔

دلمہ کے دل نے یک دم جیسے خطرے کی جیسے گھنٹی بجائی۔

وہ تیزی سے اٹھ کر ان تک آئی۔

"کون آیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ جو پٹھان ہیں بڑے سوہنے سے کیا نام تھا؟"

وہ سوچنے لگیں۔

بوا کے ایک لفظ نے اس کی سانسیں روک دیں۔

"فاروق خان؟" عائشہ نے بجلی کی رفتار سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں وہی وہی"

ان کی بھولی ہوئی یاداشت عائشہ کے جملے سے واپس آئی تھی۔

"واؤ آپی فائنلی آغا جان آئے ہیں۔ میں تو کہوں گی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ سوات لے جائیں۔ اف کتنا پیارا علاقہ ہے نا میں نے انٹرنیٹ پہ دیکھا تھا"

دلہ تو ایک دفعہ کپکپا سی گئی تھی۔ کہیں "وہ" نہ آگیا ہو۔ وہ جو اس کی زندگی کا سب سے بھیانک خواب تھا۔

"کوئی بات نہیں دلہ منہ نہ لٹکاؤ چلی جاؤ اب مہمان تم لوگوں سے ملنے آئے ہیں۔ منع کر دو گی تو برا لگے گا۔ ویسے بھی واجد بھائی کی شادی کے لیے ان کو میرے ابو نے دعوت دی تھی"

www.novelsclubb.com

ارتیج نے اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا تو وہ قدرے حیران ہوئیں کیونکہ فاروق خان تو جاوید ماموں کے نہیں ان کے ابو کے دوست تھے۔

"اچھا نا چلیں بھی"

عائشہ فوراً تیار تھی۔

"ایسے بھی کون سے سپیشل مہمان ہیں عاشی میڈم..."

باقی کزنز نے منہ بسورے۔

"کہیں ان کا کوئی ہی ہینڈسم سا بیٹا تو نہیں؟"

"شٹ اپ...وہ چاروں میرے بھائی ہیں"

اس نے انہیں چپ کروایا۔

"او یعنی ان کے چار بیٹے ہیں"

"اوہاں یاد آیا...ان کا پتر بھی ساتھ ہے۔ماشاءاللہ کیا حسن دیا ہے اللہ نے پٹھانوں کو۔میری تو

نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔اپنا سوہنا ماں دا پتر اپنا سوہنا کیا بتاؤں۔اللہ نظر نہ لائے۔"

بوا کی بات سن کر سبھی ان کے گرد یک دم گھیرا ڈال کر کھڑی ہو گئیں۔

"ہیں؟ واقعی؟ کہاں آیا ہے؟ تم لوگوں کے گھر آیا ہے؟"

"مجھے بھی دیکھنا ہے"

"کہیں میریڈ تو نہیں عائشہ تم بتاؤ؟"

فضہ نے سوال کیا۔

"بس کرو فضہ کیا پتا چار بچوں کا باپ ہو۔پٹھان ویسے بھی جلدی شادیاں کر دیتے ہیں۔میں نے بھی ایک کو دیکھا تھا وہ شکل سے بیس بائیس سال کا لگتا تھا لیکن جب پوچھا تو پتا چلا کہ حقیقتاً اس کے چار بچے بھی تھے۔"

ارتیج نے ان کے رنگ میں بھنگ ڈالنے کی پوری کوشش کی۔

مگر ان سب نے بوا اور عاشی پر سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔

"آیا کون ہے؟ ارباز بھائی یا گلباز بھائی؟"

دلمہ نے ان کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے دل کی تسلی کو دو نام لے کر بوا سے سوال کیا۔وہ

www.novelsclubb.com

ماننا ہی نہیں چاہ رہی تھی کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی اور ہو۔وہ چاہتی تھی کہ گلباز یا ارباز میں سے ہی کوئی ہو۔

"پتا نہیں کیا نام ہے بڑا اوکھا سا نام تھا۔"

وہ پھر سے سوچنے کی مشقت میں پڑ گئیں۔عارش نا جانے کیوں وہ نام لینا نہیں چاہ رہا تھا جو اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔ان دونوں سے تو جیسے اس کی بچپن سے رقابت تھی۔حالانکہ آمنے سامنے آنے کا اتفاق بہت کم ہوتا تھا۔جب کبھی ہوا بھی تھا تو صرف اس وقت جب وہ اپنی فیملی کے ساتھ اس کی پھوپھو کے ہاں احسن پھوپھا سے ملنے آتے تھے۔وہ ان کو جانتا نہیں تھا مگر پھر بھی وہ اسے اچھے نہیں لگتے تھے۔کیونکہ دملہ ان کے آتے ہی باقی کزنز خصوصاً عارش کو نظر انداز ہی کر دیا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گرلز آپ کو بتا دوں کہ ہمارے پیارے انکل عرف ہمارے آغا جان کے چاروں بیٹے ماشاءاللہ ہیں۔اگر ارباز بھائی یا پھر گلباز بھائی میں سے ہے کوئی تو پھر تم لوگوں کا چانس ہی نہیں بنتا کیونکہ وہ میریڈ ہیں۔بلکہ ارباز بھائی کی تو دو پیاری پیاری بیٹیاں بھی ہیں"

"اوہ..."

سب نے مایوسی بھری آہ لی۔

"لیکن"

عائشہ نے تجسس پیدا کیا۔

"اگر"

وہ پھر سے رکی۔

"بک بھی چکو اب"

نتاشا نے بے صبری سے کہا۔

"اگر شامل بھائی یا میر بھائی میں سے کوئی ہے تو پھر چانس بن سکتا ہے گرلز۔ کیونکہ دونوں اَن میریڈ ہیں اور جیسا کہ بوا نے کہا۔ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم بھی"

اس نے کچھ زیادہ ہی ڈرامائی انداز اپناتے ہوئے کہا تھا کہ سبھی لڑکیاں تجسس کا شکار ہو چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"غیر شادی شدہ ہی ہے پتر اس سے صاحب پوچھ رہے تھے کہ بیٹا شادی کب کر رہے ہو؟

ان کی ہو ٹنگ اتنی بلند تھی کہ کان کے پردے تک ہل گئے۔

عائشہ تو ویسے ہی ہمائل کی فین تھی۔ تین چار سال پہلے وہ اسے کالج کی ٹرپ کے دوران ملا تھا۔تب سے اس کے 'میر بھائی' کے قصیدے سن سن کر دلہ اب عادی ہو چکی تھی۔ باتوں کی حد تک وہ برداشت کر لیتی تھی مگر یوں اچانک اس کا سامنے آجانا وہ بھی اتنے سالوں کے بعد۔

"شامل یا ہمائل؟"

دلہ نے خود پر قابو پاتے ہوئے بمشکل وہ نام ادا کیا جس سے اسے دنیا جہان سے زیادہ نفرت تھی۔ پھر بھی اسے امید تھی کہ وہ نہیں ہو گا۔

"پتر ان دونوں ناموں میں سے کوئی بھی نہیں بس وہ ہے بڑا سوہنا کسی ملک کا شہزادہ لگ رہا تھا"

"اچھا چھوڑو مجھے بتاؤ زیادہ ہینڈسم کون ہے؟ دونوں میں سے؟"

مناہل نے سوال کیا۔

"یہ تو ان کے گھر والے بھی نہیں بتا سکتے۔ میڈم جی وہ آئڈینٹیکل ٹوئنز ہیں۔ مطلب سمجھتی ہو نا

یعنی ایک دوسرے کی ڈٹو کاپی"

"اومائی گاڈ واؤ"

ان کا تجسس مزید بڑھنے لگا۔ مگر ایک وہ تھی جو دعائیں کر رہی تھی کہ دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو۔اسے نفرت صرف ایک سے تھی۔دوسرے نے اس کا کچھ نہیں بگاڑا تھا مگر سارا مسئلہ ان کے ایک جیسے چہروں کا تھا۔ایک کی وجہ سے وہ خود بخود دوسرے سے نفرت کرنے لگی تھی۔

"ہاں یاد آیا وہ پولیس کا افسر ہے۔صاحب جی پوچھ رہے تھے کہ میر بیٹا اب کونسے تھانے میں تبادلہ ہوا ہے؟"

اس کا سانس رک گیا۔دملہ تو جیسے پتھر کی ہو گئی۔یہ سچ نہیں ہو سکتا تھا۔وہ واپس نہیں آ سکتا تھا۔ اسے لگا اس کی دعائیں ہمیشہ کی طرح رد کر دی گئیں ہیں۔اسے کھلی فضا میں گھٹن محسوس ہونے لگی۔اسے لگا کہ اس کا سانس بند ہو جائے گا۔

"اومائی گاڈ ہمائل بھائی واؤ دیکھا انہوں نے پرامس کیا تھا مجھ سے کہ وہ آئیں گے اور دیکھا وہ وعدے کے پکے ہیں۔مجھے پتا تھا کہ شامل بھائی تو اتنے سالوں سے پاکستان ہی نہیں آئے تو یہاں کیسے آئیں گے۔شکر ہے شکر ہے کہ ہمائل بھائی ہیں چلیں آپی"

وہ تو پاگل ہوئے جا رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہاں اڑ کر پہنچ جائے۔

"لیکن بوا نے تو کسی "میرِ" نام لیا ہے ہمائل نہیں"

ثنا نے عاشی سے کہا۔

"اف بدھوان کو ہی بچپن سے ان کے گھر والے اور ہم پیار سے 'میرِ' یا 'میرو' کہتے ہیں"

اس نے بڑے فخر سے "ہم" کہا تا کہ ان لوگوں کو جتا سکے کہ وہ بھی ان کے گھر کے افراد میں شامل ہے۔حالانکہ مصروفیات نے کئی سالوں پہلے کے تعلقات کو کہیں دور ہی کر دیا تھا۔

وہ سب کسی قدر متاثر بھی ہو چکی تھیں کہ انہیں ہمائل کے بارے میں مزید جاننا تھا مگر عائشہ تب تک ہر گز رکنے والی نہیں تھی۔

بوا سے پہلے وہ تیز تیز قدموں سے سیڑھوں کی جانب لپکی۔جبکہ دملہ،وہ وہیں کھڑی تھی۔پتھر کی مورت بنی۔اس انتظار میں کہ بے شمار دفعہ کی طرح اس بار بھی یہ سب صرف اس کا ڈراؤنا خواب ہو۔

کاش وہ واپس نہ آیا ہو۔

"قسم سے اینا سوہنا بولتے ہیں نا کیا بتاؤں۔وہ کیا کہتے ہیں سوہنی من موہنی صورت کے ساتھ

www.novelsclubb.com

ساتھ بول چال سونے پہ سہاگہ ہے"

عائشہ نے اپنی کزنز کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا مگر دلہ کے زخم ادھیڑ گئی تھی۔

عارش نے اسی لمحے اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا مگر الجھ گیا۔وہ اس کے تاثرات کو نام نہ دے سکا۔

عائشہ جاتے جاتے پھر واپس پلٹی اور دلہ کو وہیں کھڑا دیکھ کر گھسیٹتی ہوئی اپنے ساتھ لے جانے لگی۔

باقی سب تو اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئیں لیکن عارش الجھن زدہ وہیں کھڑا رہا اور اس راستے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ گزر کر گئی تھی۔

اس کے تاثرات میں محبت یا پسندیدگی جیسی کوئی چیز نہیں تھی پھر بھی جو چیز اسے بے سکون کر گئی تھی وہ یہ تھی کہ ان تاثرات میں اگر پسندیدگی نہیں تھی تو ایک پرانے دوست والے تاثرات بھی نہیں تھے۔

وہ کچھ اور ہی تھا۔جو وہ چاہ کر بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔وہ سمجھ سکتا ہی نہیں تھا۔

اگر اسے ان تاثرات کے پیچھے چھپی اصل کہانی کا علم ہو چکا ہوتا تو ایک لمحے کے اندر اندر تین

خاندانوں میں بھونچال آجاتا۔

احسن خالو کے خاندان میں،اس کے اپنے خاندان میں اور خان زادوں کے خاندان میں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عائشہ تو گاڑی سے اترتے ہی لاؤنج کی جانب بھاگ گئی۔دملہ پانچ منٹ تو گاڑی سے باہر ہی نہیں نکلی تھی۔مگر پھر اس نے اپنی تمام تر گھبراہٹ اور خوف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک ارادہ کیا تھا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا ایک نا ایک دن اسے سامنے آنا ہی تھا"

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔کپکپاتے ہوئے،خوف کے مارے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا۔

"مجھے اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا"

اس نے خود سے کہا پھر ماتھے پر آئے ہوئے پسینے کے قطرے رگڑ کر صاف کیے۔

"اسکا سامنا کرنا ہے...بہادر بن کر"

اس نے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو اعتماد دلوایا اور چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ گھر

www.novelsclubb.com

کے اندر کی جانب چل دی۔

ہر قدم پہلے سے مزید بھاری ہوتا جا رہا تھا۔اس کا ایک دل چاہا کہ وہاں سے سرپٹ دوڑ لگا دے مگر وہ ارادہ کر کہ آئی تھی۔

"نہیں اس بار میں نہیں، وہ ہارے گا"

ایک جنون کے ساتھ وہ گھر کے اندر داخل ہوئی۔اب اس کا رخ لاونج کی جانب تھا۔وہ تیز تیز قدم بڑھا رہی تھی۔آج اسے چھوڑنا نہیں تھا۔وہ سب کے سامنے اس کا راز کھولنے والی تھی۔

"آ بھی جاؤ مہارانی صاحبہ"

کچن سے بھابھی نے آ کر اسے دیکھتے ہوئے ناگواری سے کہا تو اس کے بڑھتے قدم رکے۔

"خدمتیں کرنے کو میں ہی رہ گئی ہوں آ کر دیکھ لو اپنے پیارے انکل جی کو کیا کھلانا ہے۔بھائی کی مایوں چھوڑ کر آئی ہوں تاکہ ان کی خدمتیں کر سکوں"

وہ معمول سے زیادہ ہی تپی ہوئی تھی حالانکہ سارے گھر سے لے کر کچن تک میں کام سب نوکروں نے سنبھالا ہوا تھا۔اسے بس ان کی نگرانی کرنے کو کہا گیا تھا۔وہ عاشی اور اس سے پہلے خود ہی ابرار بھائی کے ساتھ آ گئی تھیں۔کسی نے بھی انہیں مجبور نہیں کیا تھا۔پھر بھی ان کے

بھڑکنے کی وجہ سمجھ سے باہر تھی۔

دلمہ کے پاس بھابھی کے ساتھ فضول الجھنے کا وقت نہیں تھا۔ یہاں اس کی زندگی ہی سولی پہ لٹکی ہوئی تھی۔ان کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی۔

"ارے دیکھو تو سہی بد تہذیب لڑکی"

اس نے اپنے پیچھے ان کو بڑبڑاتے ہوئے سنا مگر یہ سب اب اس کے لیے بے معنی تھا۔

لمحہ لمحہ خود کو جوڑتے ہوئے وہ لاؤنج کے کنارے پر پہنچی۔

لاشعوری طور پر اس کی نظروں نے سب سے پہلے ایک ہی چہرے کا تعاقب کیا۔ مگر وہ اسے نظر نہیں آیا۔ابرار نے اسے دیکھتے ہی کچھ ناگواری سے نظریں دوسری جانب پھیر لی تھیں۔

عائشہ بی جان کے ساتھ بیٹھی بے تکلفی سے باتیں کر رہی تھی۔

ابو اور آغا جان اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ امی بی جان سے وقفے وقفے سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔

وہ ان لوگوں کو تقریباً پانچ سال بعد دیکھ رہی تھی۔ کبھی وہ ان کے گھر کے فرد کی طرح ہوا کرتی تھی۔

آغا جان اسے پانچ سال پہلے سے کچھ زیادہ عمر کے لگے۔ مگر پھر بھی باوقار اور رعب دار سے تھے۔ گھنی مونچھیں، سر پر پشاوری ٹوپی اور کندھوں پر ہمیشہ کی طرح چادر پھیلائے۔

اس نے بی جان کو دیکھا۔ وہ پہلے جیسی ہی تھیں۔ خوبصورت، نرم گو اور پیار کرنے والی۔

"اوبچے وہاں سے گر جاؤ گی نیچے آجاؤ پہاڑ پہ تم نہیں چڑھ سکتی"

"چڑھ سکتی ہوں بی جان میں بہت سٹرونگ ہوں"

"میرے بچے نیچے آجاؤنا"

بچپن کے کچھ منظر آنکھوں کے آگے لہرائے تو ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی۔

ان کا میٹھا سا انداز جس میں پشتو لہجے کی رمک تھی، ان کا اسے "میرے بچے" کہنا بہت اچھا لگتا تھا۔ ان سالوں میں اسے لگتا تھا کہ وہ ان سب سے نفرت کرنے لگی ہے۔ اس نے کبھی ان سے فون پر بھی بات نہیں کی تھی۔ مگر وہ غلط تھی۔ آج بھی وہ ان کا ادب واحترام کرتی تھی اور کہیں نا کہیں بچپن کے گزرے لمحوں کو شدت سے یاد بھی کرتی تھی۔ مگر پھر وہ بھیانک رات اور ایک درندے کا چہرہ نظروں کے سامنے آجایا کرتا تھا جو اسے تلخ سے تلخ تر بناتا چلا گیا۔

وہ شخص جو اتنے پیارے، اتنے پیار کرنے والے لوگوں اور اس کے بیچ نفرت اور فاصلوں کی وجہ

بناوہ اور کوئی نہیں ان کا اپنا بیٹا تھا۔

وہ ان سے ذرا فاصلے پر کھڑی ان کو دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ جائے یا نہیں۔

ایک قدم بڑھایا۔ فاصلہ کچھ کم ہوا۔

دل بری طرح دھڑکا تو قدم واپس کھینچ لیا۔

پھر ارادہ کیا۔ آنکھیں بند کیں تو دو قدم بڑھا لیئے۔

مگر اسی وقت اس کی آنکھوں کے پردے پر اس کا چہرہ لہرایا۔

اس نے سختی سے آنکھیں میچیں اور رخ پھیر کر سرپٹ دوڑ لگا دی۔

وہ اس کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔ وہ بہت کمزور تھی اور مقابل سفاک مجرم تھا جو اب پولیس کی وردی کا لبادہ اوڑھ چکا تھا۔

آنکھیں بند کیے وہ بھاگتی جا رہی تھی۔ وہ اس گھر سے، شہر سے بہت دور بھاگ جانا چاہتی تھی جہاں اس کا نام و نشان نہ ہو۔

یک دم ہی کسی سے ٹھوکر لگنے پر وہ پھسل کر گرنے لگی مگر کسی نے اسے کلائی سے مضبوطی سے تھاما اور گرنے سے بچا لیا۔

www.novelsclubb.com

اسکا سر اس کے کندھے سے جا ٹکرایا۔اسی لمحے اس نے آنکھیں کھول دیں۔

منظر تھا یا قیامت وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔شربتی آنکھیں،دلکش نقوش اور شیطان فطرت کا مالک ،مقناطیسی کشش رکھنے والا شخص،آج بھی وہ چہرہ اسے یاد تھا۔کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہو چکا ہے مگر دلہ نہیں۔وہ اس کے بلکل سامنے تھا۔چند انچ کے فاصلے پر۔

وہ جس کے سائے سے بھی وہ دور رہنا چاہتی تھی۔

جس کی صورت تو کیا اس کے نام سے بھی اسے نفرت محسوس ہوتی تھی۔

اس کی کلائی ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔بلکل ہلکا سا۔جیسے اس کی گھبراہٹ سے محظوظ ہوا ہو۔اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتی یا پھر کچھ سالوں پہلے والی دلہ ہوتی جو اس کے ظلم کا شکار نہیں بنی تھی تو وہ یقیناً اس کی سحر انگیز مسکراہٹ سے ہی بہک جاتی۔مگر وہ دوسری لڑکی نہیں تھی۔نہ ہی پہلے والی بچپنے سے بھرپور دلہ تھی جسے لوگوں کو پرکھنا نہیں آتا تھا۔اس نے اس کے حسین چہرے کے پیچھے چھپے ہوئے شیطان اور بد نما انسان کو نہ صرف اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا بلکہ اس کا ظلم سہا بھی تھا۔اس نے جھٹکے سے اس سے اپنا بازو چھڑوایا۔

اس شخص کی مسکراہٹ بھی اسے تکلیف دینے کو کافی تھی۔وہ وہاں سے جھٹ سے بھاگی۔وہ

اس شخص کے ساتھ ایک منٹ تک نہیں رہ سکتی تھی۔ پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ اسے نہیں پتا چلا کہ کہاں بھاگتی جا رہی ہے۔

وہ ہڑبڑاہٹ میں لاؤنج میں ہی گھس چکی تھی۔

"ارے دیکھو تو کون آیا ہے۔ میرا بچہ دملہ یہ تم ہو؟"

بی جان اسے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئیں۔

"کتنا بدل گئی ہو"

اس کے حواس کام کرنا بند کر چکے تھے۔ وہ سلام کیے بغیر پاگلوں کی طرح ان تک پہنچی۔

بی جان نے اسے گلے لگایا۔ پیار کیا۔ آغا جان نے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر نا جانے وہ سب کیا پوچھ رہے تھے؟ کیا بول رہے تھے؟ اسکی سماعت بھی بری طرح متاثر ہو چکی تھی۔

"سوری ایک امپارٹنٹ کال تھی"

وہ لاؤنج میں داخل ہوتا ہوا شرمندہ سی نگاہوں کے ساتھ آہستہ آواز میں ابو سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم میر بھائی۔ پہچانا مجھے ؟"

عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ جواباً مسکرایا۔

"بھائی کہہ رہی ہو اور یہ بھی ایکسپیکٹ کر رہی ہو کہ شاید بھائی بھول گیا ہو گا کہ اس کی ایک چھوٹی سی پیاری سی کیوٹ سی بہن بھی ہے"

وہ اس تک آیا اور سر پر ہاتھ رکھا۔

عائشہ کا اپنی تعریفیں سن کر خون دو لیٹر مزید بڑھ چکا تھا۔

وہ دملہ کو مکمل نظر انداز کرتا ہوا سنگل صوفے پر بیٹھ گیا جو ان سب کے بلکل سامنے تھا۔

دملہ اس کی دائیں جانب موجود صوفے پر بی جان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

اس نے انجان اور سوال بھری نگاہوں سے دملہ کی جانب دیکھا۔

وہ اس سے نظریں چرا رہی تھی۔

"بچے یہ دملہ ہے نا۔ پہچانا نہیں ؟"

آغا جان نے اس کی سوالیہ نگاہوں کو بھانپتے ہوئے کہا تو اس کی آنکھوں میں یک دم ہی شناسائی کی

رمک ابھری۔

"اواسلام علیکم۔کیسی ہیں آپ سوری میں نے پہچانا نہیں"

دلمہ کادل چاہاکہ کوئی بھاری چیز اس کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ اس کا سر پھوڑ دیتی۔

"زندگی برباد کر کہ کہتا ہے کہ جانتا ہی نہیں۔کتنا بڑا فراڈ ہے یہ شخص"

اس نے زور سے مٹھی میں اپنا دوپٹہ جکڑا۔

وہ اس کی اس حرکت پر بہت محظوظ ہوا۔

"وعلیکم سلام"

اس نے بمشکل کہا۔کیونکہ وہ اس شخص پر سلامتی نہیں بھیج سکتی تھی جس کے مرنے کی وہ ہر نماز میں دعا کرتی تھی۔

اس کے علاوہ اچھی بات یہ ہوئی کہ دوبارہ اس نے نہ ہی دلمہ کو پکارانہ فالتو بات کی۔

گھر والوں کے سامنے تو خود کو سلجھا ہوا اور باپ کے دوست کی بیٹیوں کی عزت کرنے والا ظاہر کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

گرے گول گلے والی شرٹ، سیاہ جینز، سیاہ لیدر جیکٹ پہنے وہ شاندار لگ رہا تھا۔ کچھ سالوں پہلے والی نوعمری کی چھاپ کی جگہ اب میچوٹی نے لے لی تھی۔

فوجی کٹ ہیئر سٹائل، بات کرنے کا دھیما اور ٹھہرا ہوا سا انداز اور پختون حسن کسی کو بھی راہ سے بھٹکا سکتا تھا مگر دلمہ احسن کو نہیں۔ کیونکہ شاید اس پوری دنیا میں ایک وہی تھی جو اس حسن و وقار کے پیکر کے لبادے میں چھپا ہوا اس کا اصل اور بھیانک روپ دیکھ سکتی تھی۔

"اور بتاؤ بیٹا کب تک چھٹی ہے؟"

ابو کی بات پر وہ مسکرایا۔

"کچھ ہی دن کی چھٹیاں ہیں۔ نئے علاقے میں پوسٹنگ ہوئی ہے اسی لیے جوائن کرنے سے پہلے سوچا آپ سب سے مل لوں۔ ویسے میرا ایریا قریب ہی ہے۔"

اس کی نظریں مسلسل دلمہ کے ہاتھوں کی جانب جمی تھیں۔

جب وہ کوئی بات کرتا تھا تو وہ اپنے دوپٹے کو غصے اور نفرت میں مسلتی تھی۔

"واؤ دیٹس گریٹ۔ اب آتے رہا کرنا۔ نو بہانہ۔ اوکے"

www.novelsclubb.com

امی نے مٹھائی کی پلیٹ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"او نہیں نہیں آنٹی۔میں میٹھا کم کھاتا ہوں"

اس نے کہا۔

"زہر نا ملادوں"

دملہ نے حقارت سے سوچا۔

"تھوڑی سی کھالو بیٹا کچھ نہیں ہوتا ایک تو تم آرمی والوں کے فٹنیس ایشوز بھی نا"

وہ ہلکا سا ہنسا۔

"چچی اب تو پولیس والا ہوں۔آرمی تو کب کی چھوڑ دی"

www.novelsclubb.com

"لیکن عادتیں تو ابھی بھی پی ایم اے والی ہیں۔"

ابو ہنستے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوتا بیٹا تھوڑا سا لے لو"

امی نے پلیٹ آگے کی۔

"آپ کہہ رہی ہیں تو لینا پڑے گا لیکن اب مجھے ڈبل ایکسر سائز کرنی پڑے گی"

اس نے پلیٹ میں سے گلاب جامن کا ٹکرا لیا۔

"کاش میں ان گلاب جامن میں زہر ہی ملا دیتی"

اسے خود پر بلاوجہ غصہ آیا تو اس نے دوبارہ دوپٹہ مسلا۔

وہ وقفے وقفے سے سب سے بچا کر اس پر نظر ڈال رہا تھا جسکا اسے بخوبی ادراک تھا۔اور اسے اس کی نظروں سے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔

"اب کسی اپنے کی خوشی کی خاطر ایک گلاب جامن تو کھا ہی سکتا ہوں نا"

وہ جانتی تھی کہ وہ ایسا کس لیے بول رہا ہے۔

"بس آج سے گلاب جامن میری فیورٹ لسٹ سے خارج"

اس نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے سوچا۔

"غازیان بیٹے کی کیا خبر ہے؟"

امی نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"بس آنٹی مصروف ہے۔ایس ایس جی میں ہے تو اکثر خطرناک مشنز پر ہی ہوتا ہے"

دملہ نے اس کی جانب دیکھا۔

"تم کیوں نہیں جاتے خطرناک مشنز پر۔اللہ کرے وزیرستان چلا جائے۔وہاں اس پر گولا گرے وہ بھی عزیز بھٹی والا۔دل پر گرے تاکہ بچنے کے چانس ہی نا رہیں۔گولیوں سے تو یہ ڈھیٹ شخص مرنے نہیں لگا"

اس نے شدت سے دعا کی۔

"کتنا اچھا لگے گا نا نام اے ایس پی ہمائل خان شہید"

وہ اس بار پہلی دفعہ مسکرائی تھی۔

"لیکن۔"

اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔اسی لمحے ہمائل کی نظریں بھی اس سے مل گئیں۔

کسی کو دیکھتا ہوا نہ پا کر وہ ہلکے سے مسکرا دیا اور نظریں جھکا لیں۔

"لیکن پولیس والے تو وزیرستان نہیں جاتے نا ویسے بھی اس جیسے گھٹیا لوگوں کو شہادت نہیں

www.novelsclubb.com

ملا کرتی"

اس نے سر جھٹک کر دھیان صرف آغا جان اور بی جان کی جانب مرکوز کرنے کی کوشش کی جس میں وہ بری طرح ناکام رہی تھی۔

اپنے اوپر اس شخص کی مسلسل نظریں محسوس کرنا اسے کوفت میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔ وہ وہاں سے اٹھ کر بھاگنا چاہتی تھی۔

"اور بیٹا پڑھائی کیسی جا رہی ہے تمہاری؟"

"جی؟"

سوال اتنا مشکل نہیں تھا مگر وہ خود کو دیکھے جانے پر گھبرا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"

بی جان نے سوال دہرایا۔

"جی وہ میں ماسٹرز کر رہی ہوں"

اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔ ابھی پچھلا رزلٹ اسے بھولا نہیں تھا جب وہ دو مضامین میں فیل ہو گئی تھی۔

وہ پڑھائی میں کچھ خاص اچھی نہیں تھی۔بس مر مرا کر پاس ہونے والی طالبہ تھی۔وہ ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی۔ایسی بنادی گئی تھی اور بنانے والا اس کے سامنے بیٹھا تھا۔شکر یہ تھا کہ کل ہی اس نے اپنا آخری پرچہ دیا تھا ورنہ اسے دیکھ لینے کے بعد سارے مضامین میں فیل ہو جاتی۔

"اوماشاءاللہ۔ماشاءاللہ۔ بھئی احسن بچیاں دیکھتے دیکھتے ہی بڑی ہو گئیں ہیں۔ہمیں تو ابھی بھی وہ چھوٹی سی،رونی سی دملہ نظر آتی ہے جو بات بات پر رو پڑتی تھی"

آغا جان کی بات پر سب ہنس دیئے مگر وہ خاموش رہی۔لگا جیسے کسی نے کاری ضرب دے ماری ہو۔

کہیں نا کہیں اسے بھی اپنا معصوم روپ بہت یاد آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ میں بہت تھک گئی ہوں بی جان۔اگر آپ اجازت دیں تو میں"

"ہاں بیٹا جاؤ ریسٹ کرو۔کل ملاقات ہو گی۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دملہ نے سکھ کا سانس لیا کہ کم از کم کل تک اسے اس گھٹیا شخص کی نظروں سے چھٹکارہ مل

جائے گا۔ تیز تیز قدم بڑھاتی ہوئی وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی جو دوسری منزل پر تھا۔

اپنے پیچھے اسے بہت سے قہقہوں اور باتوں کی آوازوں میں ایک ہلکی سی آواز اس کی بھی آرہی تھی۔

اس کی آنکھیں غم و نفرت کے جذبات کی شدت کی وجہ سے نم ہو گئیں۔اسے لگا کہ وہ اس کی بے بسی پر ہنس رہا ہے۔

قریباً بھاگتے ہوئے اس نے سیڑھیاں عبور کیں اور کمرے میں پہنچتے ہی دروازہ بند کر کہ اندر سے لاک کر لیا۔

"کیوں آگیا وہ کیوں؟"

سر کو دونوں ہاتھوں میں پھینکے ہوئے وہ دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔

"میری کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔میں نے بس ایک وفادار سا ساتھی مانگا تھا جو میری عزت کرے، میری حفاظت کو اپنی جان سے بھی زیادہ مقدم رکھے، مجھ سے بے پناہ محبت کرے۔ مگر مجھے کیا ملا؟ یہ؟"

اس نے حقارت سے ہمائل کے بارے میں سوچا۔

اس کی مسکراہٹ سے اسے گھن آرہی تھی۔

"مجھے کیا ملا؟ایک بد کردار، جھوٹا، مکار، فریبی شخص جس نے مجھے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا"

اپنے ساتھ ہوا وہ حادثہ پہلی بار کی طرح پھر سے اس کے حواس پر سوار ہونے لگا تھا۔

اپنے گھٹنوں پر سر رکھتے ہوئے اس نے اپنی چیخوں کو روکا تھا۔

وہ رات پھر سے اس کے حواسوں پر چھانے لگی تھی۔

اس رات اس کی آنکھ ایک نیم تاریک سے کمرے میں کھلی۔ منظر بہت دھندلا سا تھا۔ حواسوں کو قابو میں کرتے ہوئے اس نے سر جھٹکا تاکہ منظر سے دھند کو ہٹا سکے۔ اسے سر میں درد محسوس ہونے لگا تھا۔ دونوں کہنیوں کے بل اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی نرم چیز پر لیٹی ہوئی ہے۔

سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے بمشکل خود کو سمیٹتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی۔ منظر کچھ صاف ہوا تو اس نے پھر سے پلکیں جھپکیں۔

www.novelsclubb.com

دھند دھیرے دھیرے سے ہٹنے لگی اور آخر کار اس کی بصارت بلکل صاف مناظر پیش کرنے لگی۔

"بی بی جی آپ کو ہوش آ گیا"

ٹوٹی پھوٹی اردو میں ایک عورت نے اس سے کہا۔

وہ اس عورت کو پہلے نہیں جانتی تھی۔

"ک... کون ہو تم؟"

وہ نقاہت سی محسوس کر رہی تھی۔اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ وہ یہاں کیسے پہنچی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بی بی وہ مجھے صاحب نے آپ کا خیال رکھنے کو کہا تھا۔"

یک دم اس کے حواس واپس آئے تھے۔

"کون صاحب؟"

وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

اس نے کمرے میں آس پاس نظر دوڑائی۔

بہت عالیشان سا کمرہ لگ رہا تھا۔

مہنگے فرنیچر اور سجاوٹوں سے آراستہ وہ کمرہ صارم کے گھر میں نہیں ہو سکتا تھا۔

"صارم..."

اس نے سر پر ہاتھ رکھا تو سر پر پٹی بندھی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس کے ساتھ کیا ہوا تھا کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو صارم کے ساتھ آج گھر سے بھاگنے والی تھی۔اسے امید تھی کہ اس کے نکاح کے بعد اس کے گھر والے اسے معاف کر دیں گے مگر وہ صارم کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔وہ اس کی 'محبت' جو تھا۔

کم اور عمر ایف اے کی سٹوڈنٹ ہونے کے باوجود بھی وہ اتنا بڑا قدم اٹھانے جا رہی تھی۔اس بات سے انجان کہ اس کا انجام کیا ہو سکتا تھا۔وہ سامان لیے صارم کی بتائی جگہ پر پہنچی تو پتا چلا وہ کوئی جنگل نما علاقہ تھا۔وہ تھوڑی سی ڈری مگر صارم پر پورا یقین تھا۔

اس سے فون پر بات کرتے کرتے ہی اس نے محسوس کیا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے۔مڑ کر دیکھنے سے پہلے کسی کا ہاتھ نظر آیا جس نے ایک رومال اسے سونگھایا تھا۔اس کے بعد اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

"کون صاحب؟ صارم لایا ہے مجھے؟"

وہ عورت نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگی۔

"کون صارم؟ ہمارے صاحب تو... خیر چھوڑیں۔اصل میں بہت برا ہوا جی آپ کے ساتھ۔میں تو صاحب کو ایسا نہیں سمجھتی تھی۔آپ بھی پہلی نظر میں مجھے کوئی شریف عورت نہیں لگی تھیں"

اس کا دل زور سے دھڑکا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہی ہو؟ کون ہو تم؟ مجھے کیسے جانتی ہو؟"

"میں تو ملازم ہوں جی۔ برگیڈیئر صاحب کے گھر پر ہی کام کرتی ہوں۔ آج سے پہلے میں نے بھی ایسا تماشا یہاں کبھی نہیں دیکھا"

وہ کس کے گھر پر تھی اور وہ عورت کیا بول رہی تھی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

"کیا مطلب؟"

"وہ جی میں نے ہی آپ کے کپڑے وغیرہ بدلوائے تھے۔ صاحب آپ کو اپنی چادر میں لپیٹ کر لائے تھے۔ آپ کے کپڑے شریف عورتوں والے تو ہرگز نہیں لگ رہے تھے۔ آپ نے ساڑھی پہن رکھی تھی۔ وہ بھی ایسی کہ مجھے بھی شرم آگئی۔"

اس کا منہ کھل سا گیا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟ ساڑھی تو مجھے تو پہننی بھی نہیں آتی۔ میں کہاں پر ہوں اور تمہارا صاحب مجھے یہاں کیوں لایا ہے؟"

اس نے کمبل ہٹاتے ہوئے کھڑے ہونے کی کوشش کی۔

"وہ جی ایک ڈاکٹرنی کو بھی لائے تھے۔وہ بتا رہی تھی کہ آپ کے ساتھ کسی نے..."

اس کی سانس رکی تھی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟"

وہ چلا کر اس تک پہنچی۔

"نہیں نہیں آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔اس نے کہا کہ کسی نے کوشش کی تھی آپ کے ساتھ برا کرنے کی مگر آپ ٹھیک ہیں۔ایسا کچھ نہیں ہوا۔"

اس کا دماغ پھر سے سن ہونے لگا۔سر کا زخم شدید درد کر رہا تھا۔

"کون ہے تمہارا صاحب؟کون ہے وہ گھٹیا آدمی"

وہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلائی تو اس کے آنسو جاری ہو گئے۔

"گل بانو..."

www.novelsclubb.com

کمرے کے باہر سے آنے والی آواز نے اسے ایک پل کے لیے ٹھٹھکنے پر مجبور کیا تھا۔اس نے پشتو میں کچھ کہا جو وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

دروازہ کھلا تو جیسے کسی نے اس کی جان ہی نکال دی تھی۔

ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔وہ شخص اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔

وہ کسی کو بھی تصور کر سکتی تھی مگر اسے نہیں۔وہ تو اس کے بچپن کا دوست تھا۔اس کا ساتھی۔وہ اس کے اعتبار کو کیسے توڑ سکتا تھا۔اسے شدید صدمہ پہنچا تھا۔

اسی سیاہ شلوار قمیص میں ملبوس جو وہ گلباز بھائی کی مہندی پر پہنے ہوئے تھا مگر اس کی کریم رنگ کی چادر اس کے گلے میں نہیں تھی وہ اسے سرخ سی آنکھیں لیے دیکھ رہا تھا۔جیسے دکھ ،صدمے اور غصے کے ملے جلے جذبات کو قابو میں رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"میر...ت...تم؟ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔"

وہ بے یقین تھی۔بے اعتبار تھی۔

وہ ہمائل تھا یہ تو وہ جانتی تھی کیونکہ اس کے ہونٹ کے اوپر تِل نہیں تھا۔وہ کچھ نہیں بولا تھا۔بس اس نے مٹھیوں اور جبڑے کو بھینچتے ہوئے آنکھیں سختی سے بند کر کہ کھولی تھیں۔

دملہ نے کچھ یاد آنے پر کرنٹ کھاتے انداز میں پیچھے بیڈ کی جانب مڑ کر دیکھا تو اسے وہ چادر وہاں پڑی نظر آئی تھی۔

اس عورت کے کچھ دیر پہلے کہے گئے الفاظ اس کے دماغ پر برسے تھے۔

"جاؤ گل بانو..."

اس نے پشتو میں کہا۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ بند کر کہ چلی گئی۔

"تم نے؟ یہ تم نے؟ یہ تم نے کیا کیا؟"

وہ صدمے پر قابو پاتے ہوئے بولی تو اس کی آواز کافی بلند تھی۔

"تم نے یہ کیا کر دیا میر؟"

www.novelsclubb.com

وہ بھرپور قوت سے چلائی تھی۔

اس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں جیسے وہ اس سے بات نہ کرنا چاہتا ہو مگر وہ اس کا چہرہ نوچ لینا چاہتی تھی۔اس سے جواب چاہتی تھی کہ اس قدر گھٹیا حرکت کرنے سے پہلے اس نے ایک بار بھی یہ کیوں نہیں سوچا کہ وہ اس کے بچپن کی دوست ہے،اس کے احسان چاچو کی بیٹی ہے۔

"کیوں کیا تم نے یہ گھٹیا انسان۔کیوں؟"

وہ اسے قمیص کے کالر سے پکڑ کر جھجھوڑنے لگی مگر اس نے رخ ذرا سا پھیر لیا۔

"میری بات کا جواب دو...کیوں کیا یہ سب؟"

وہ خاموش رہا۔

اس کی مجرمانہ خاموشی اس بات کی دلیل تھی کہ وہی مجرم تھا۔

"کیا کیا تم نے؟یہ کیا کیا؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے سینے پر مارتی ہوئی اتنی زور سے چلائی کہ اسکا سر، زخم کی وجہ سے گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"کیوں کیا یہ سب گھٹیا انسان؟"

وہ زمین پر گھٹنوں کے بیٹھتی چلی گئی۔اس کی چیخوں سے سارا کمرہ گونج اٹھا تھا۔ مگر وہ اسے سہارا دینے کے لیے آگے نہیں بڑھا تھا۔وہیں کھڑا رہا تھا۔بت بنا ہوا وہ وہاں ایسے کھڑا تھا جیسے خود بھی صدمے میں ہو۔

آج پھر اسے وہ سب یاد آیا تھا۔

اپنی چیخیں،اس کی وہ خاموشی اور اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب...

اس نے سر گھٹنوں میں دے دیا۔پرانے مناظر کسی آسیب کی طرح اسے گھیر لیتے تھے اور اب تو اس کی زندگی کا سب سے بڑا آسیب واپس آ چکا تھا۔

پچھلی دفعہ جب وہ اس کے سامنے آیا تھا تو اس کی معصومیت چھین کر لے گیا تھا۔دلہ کو لگا تھا کہ اس کے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں جو ہمائل خان اس سے چھین سکے۔ مگر وہ بہت جلد غلط

ثابت ہونے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہندی کی رات وہ سب سے الگ اور بجھی بجھی سی تھی۔ ہرے، سنہرے اور پیلے رنگ کے کنٹراسٹ والا شرارہ پہنے، لمبے خوبصورت بالوں کی چٹیا بنا کر دائیں کندھے پر ڈالے جس کے ہر بل میں موتیوں اور بیڈز سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ چہرے کے دائیں بائیں جانب تھوڑے سے بالوں کو ہلکا سا رول کر کہ لٹیں بنائے جو گالوں کے نیچے تک آتی تھیں۔ پھولوں کے زیورات سے سجی سجائی ہوئی وہ بلکل آخر والی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ کسی نے بھی حیرت ظاہر نہیں کی تھی کیونکہ سب یہ جانتے تھے کہ اس کا موڈ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور وہ اکثر اداس اور چڑچڑی سی رہتی ہے۔

سٹیج بلکل سامنے تھا۔ گیندے، گلاب اور نا جانے کتنی قسموں کے پھلوں اور روشنیوں سے آراستہ خوبصورت منظر پیش کرتا ہوا سب کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ دلہن، دلہے کو بٹھا کر مہندی کی رسومات ادا کی جا رہی تھیں۔ عائشہ تو حسبِ معمول اپنے ننھیالی کزنز کے ساتھ ہنسی

www.novelsclubb.com

مزاق میں مشغول تھی۔

آغا جان اور ان کی فیملی ابو کے اسرار کرنے کے باوجود اپنے گھر میں ٹھہری تھی جو ہمائل کے دفتر سے کچھ ہی دور تھا۔اس کے لیے یہ تھوڑی سی اچھی بات ہوئی تھی کہ کم از کم اس کی منحوس صورت اس کے گھر پر تو دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ماموں کے ساتھ بھی فاروق خان کے تعلقات ہونے کی بنا پر ان کو دعوت دی گئی تھی۔وہ تینوں ابھی نہیں آئے تھے۔مگر دملہ جانتی تھی وہ اس کی خوشیوں کو برباد کرنے ضرور آئے گا۔کہنے کو تو وہ اپنے موبائل میں مشغول تھی مگر وہ نادانستہ طور پر اس گھٹیا شخص کے آجانے کے ڈر سے راہداری کے داخلی راستے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔وہ شخص اسے ہر پل اپنے ہونے کا احساس دلا کر،خوف میں مبتلا کر دیا کرتا تھا۔

موبائل آن کر کہ وہ فضول ہی سکرولنگ کر رہی تھی۔کبھی اوپر سے نیچے،کبھی نیچے سے اوپر۔

"ہائے دملہ"

اس کی کرنزد ھڑام سے اس کے ساتھ آ بیٹھیں۔نا جانے کہاں سے اچانک نازل ہوئیں تھیں۔اس نے جواباً بس مسکرانے پر اکتفا کیا اور دوبارہ فون میں لگ گئی۔

رنگ برنگی تتلیوں کی مانند وہ چمکیلے،بھاری کام دار لباس زیبِ تن کیے ہوئے،کچھ پھولوں کے

زیورات سے سجی ہوئی تھیں۔چند نگاہیں ارد گرد ڈال کر وہ دلہ کے نزدیک آئیں۔

"وہ۔۔آ۔۔دلہ بات سنو"

اس نے فون سے نظریں ہٹائیں۔ان کے چہروں کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی کہ وہ کچھ ایسا کہنا چاہتی ہیں کہ جس کے جواب میں انہیں اس کی ناراضگی کی توقع ہے۔

"بول بھی دو۔کچھ بکواس ہی کرنا ہو گا"

اس نے بے زاری سے کہا۔

"وہ تمہارے انکل کی فیملی نہیں آئی؟"

دلہ کو تھوڑای سی حیرت ہوئی۔

"کون سے انکل؟"

اسے واقعی اندازہ نہیں تھا کہ مناہل کس کے بارے میں سوال کر رہی ہے۔

"وہ جو تمہارے گھر آئے تھے؟جو پختون ہیں"

فضہ کی بات سے اسکا پارہ ہائی ہونے لگا۔

"آجائیں گے۔مجھے نہیں پتا"

www.novelsclubb.com

اس نے روکھا سا جواب دے کر توجہ موبائل کی جانب مرکوز کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

نتاشا نے اس کے ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر مزید قریب کی۔ پھر سرگوشی میں یوں گویا ہوئی جیسے کہ بڑی راز والی بات ہو۔

"سنو ان کا وہ والا بیٹا آئے گا جس کی بات عائشہ کر رہی تھی؟"

نتاشا کی بے تکی بات پر اسے اس قدر شدید غصہ آیا کہ دل چاہا اس کے سر پر کچھ دے مارے۔ وہ اس سے پوچھ بھی کس کا رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتا"

اس نے موبائل کو مضبوطی سے دبوچتے ہوئے کہا۔

"عائشہ کی طرح تم بھی اس سے ملی تو ہو گی نا۔ اریج نے بتایا تھا کہ تم ان کے گھر میں جا کر چھٹیاں بھی گزارا کرتی تھیں؟"

آخری جملے نے تو اس کے حواسوں کو سن کر کہ رکھ دیا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی ادھی مٹھی ادھی کوڑی"

"میں تمہارا خون پی جاؤں گی پہاڑی بکرے"

"چڑیلیں خون ہی تو پیتیں ہیں"

"میرِ کے بچے۔۔بی جان"

وہ چیخی تھی۔

"او۔۔سب کے سب میرِ کے بچوں کے پیچھے ہی کیوں پڑ گئے ہو۔ہائے میرے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے"

وہ بچپن کی کھلکھلاہٹ،وہ معصومیت،وہ حسین یادیں۔

سب اس شخص نے تباہ کر ڈالیں تھیں۔

بچپن کا منظر آنکھوں کے پردے پر لہراتے ہی اس کی آنکھوں میں نمی اتری۔

"جاتی تھی۔جب بہت چھوٹی تھی۔اب نہیں جاتی"

اس نے آنکھیں جھپک کر نمی خشک کرنا چاہی تاکہ کوئی دیکھ نہ لے۔

اس کی نظریں اب بھی موبائل پر جمی تھیں۔

"یہ کیا بات ہوئی دملہ۔ہم تم سے کچھ پوچھ رہی ہیں اور تم ٹھیک طرح جواب بھی نہیں دے رہی"

www.novelsclubb.com

مناہل نے شکوہ کیا۔

"میں جب اس شخص کے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں تو کیا بتاؤں؟"

اپنے لہجے کو حد درجے تک نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔

مسکان اور اریج پاس سے گزرتے ہوئے ان سب تک آئیں۔

دونوں بہنوں نے ایک جیسا لباس پہن رکھا تھا۔نارنجی اور ہرے رنگ کے کنڑاسٹ والے خوبصورت لہنگے،سب لڑکیوں کی طرح پھولوں کے زیور اور بال کھول رکھے تھے۔

"ارے کیسے نہیں جانتی تم اس کے بارے میں۔عاشی اس کے قصیدے پڑھ پڑھ کر نہیں تھک رہی اور تم ہو کہ کہہ رہی ہو جانتی نہیں ہو۔آخر کو وہ تمہارا بھی 'میر بھائی ہے'۔

ثناء کی بات پر اس کے اندر کالاوا جیسے ابل پڑا۔وہ کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی۔

"ہمائل خان میرا بھائی نہیں ہے وہ میرا۔۔"

وہ یک دم بولتے بولتے رکی۔

"میرے بھائی کا نام ابرار احسن ہے سمجھ آیا۔یہ فضول سو کالڈ رشتے داریاں بنانے کا مجھے کوئی شوق نہیں"

اس نے فوراً ہی بات بدلتے ہوئے کہا۔

سب اس کے اس ردِ عمل پر ششدر رہ گئیں تھیں مگر مسکان...

اسے تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

"ہاں ہاں۔اس کو بھلا بھائی کون بنائے۔وہ دیکھو"

نتاشا جو راہداری کے آغاز کی جانب دیکھ رہی تھی کچھ مخمور سی آنکھیں لے کر بولی تو سب نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

میرون کُرتے، سفید پاجامے میں ملبوس وہ سفید ہی چادر گلے میں مفلر کی طرح ایسے لپیٹے ہوئے تھا کہ ایک حصہ سامنے کی جانب اور ایک حصہ گردن کے گرد ڈھیلا سا بل ڈالے پیچھے کی جانب گر رہا تھا۔وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ آیا تھا۔دملہ نے جب اسے دیکھا تو لگا جیسے کسی نے ہوا سے آکسیجن ختم کر دی ہو۔وہ پھر سے آگیا تھا۔اس کی زندگی برباد کرنے پھر سے آگیا تھا۔

اسے یاد تھا کہ کئی سال پہلے بھی اس کا ڈریسنگ سٹائل یہی تھا۔شلوار قمیص اور گلے میں چادر۔جو کبھی مفلر کی طرح لپیٹ کر رکھتا تھا تو کبھی بغیر بل ڈالے دونوں حصے آگے کو رکھے ہوتے تھے۔

"ہائے میں مر جاواں"

www.novelsclubb.com

مناہل نے وہیں بیٹھے بیٹھے دونوں ہاتھ اپنی گالوں پر رکھتے ہوئے کہا۔

وہ جاوید ماموں اور سب بڑوں سے مل کر ہنستے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا۔

"ہاؤ۔۔امیزنگ"

نتاشا نے تبصرہ کیا۔

"ظالم"

فضہ نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا۔جبکہ مسکان وہ تو اسی لمحے سے پتھر کی ہو گئی تھی جب سے دلمہ نے وہ جملہ کہا تھا۔

ارتیج قدرے غیر دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ان لڑکیوں کی بے تکی باتوں سے تنگ آکر انہیں گھورنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"فار گاڈ سیک پاگل ہو سب کی سب؟وہ ہمارے مہمان ہیں اور یوں گھورنا،فلرٹی نظروں سے دیکھنا زیب نہیں دیتا۔انہیں برا لگے گا"

دلمہ اپنا دوپٹہ ہاتھوں میں مسلتی نم آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا اس کی کوئی بھی دعا قبول نہیں ہوئی تھی؟

اس کی تمام دعائیں رد ہو گئیں تھیں؟

شاید جواب ہاں تھا۔اسے اس لمحے خود پر شدید غصہ آیا کہ اس نے اسے زہر کیوں نہیں دے دیا ۔رات کو وہ کافی اصرار کرنے کے بعد بھی ان کے گھر پر نہیں اپنے گھر پر ہی رکے تھے۔

"زیادہ سلیقے مت سکھاؤ مس اریج ہمیں پتا ہے"

انہیں اریج کی بات تھوڑی بری لگی تھی مگر انہوں نے اپنی نگاہوں کے زاویے بدل لیے تھے۔

دلمہ ابھی بھی ان کی جانب پشت کیے کھڑی تھی ہمائل خان نامی عذاب کو گھور رہی تھی۔وہ قسم کھا کر کہہ سکتی تھی کہ اگر اس لمحے کسی کا قتل جائز قرار دے دیا جاتا تو وہ اس شخص کو ایسی دردناک موت دیتی کہ ہر کسی کے لیے عبرت ہوتی۔مگر نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔وہ بہت کمزور تھی۔وہ جتنی بھی بہادر بنتی وہ اس شخص سے ڈرتی تھی۔وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔کسی بھی حد سے گزر سکتا تھا۔

"دلمہ۔۔لگتا ہے دل آ گیا ہے تمہارا۔'عائشہ کے 'میر بھائی پر"

ثناء کی شرارتی سی بات نے اس کے اندر آگ ہی سلگا دی۔

"میرا دل آوارہ اور فالتو نہیں ہے جو ہر ایرے غیرے،لفنگے،موّلی اور غنڈے بدمعاش پر آ

جائے"

وہ" گھٹیا، ظالم، بلیک میلر، ہوس پرست اور درندے" جیسے الفاظ کا اضافہ چاہ کر بھی نا کر پائی۔

"ہا۔۔ایسے تو مت بولو۔ کہاں سے غنڈہ مولی لگ رہا ہے؟"

مناہل نے اس کی بات کو مزاق میں لیتے ہوئے کہا۔

وہ اب سب کے ساتھ ان کی جانب مڑ رہا تھا۔

ایک قدم، دو قدم۔

دلمہ کے ہاتھوں پر نا محسوس سی کپکپاہٹ تاری ہوئی۔

"میری بات مان لو ورنہ یہیں شوٹ کر کہ دفن کر دوں گا اور تمہارے گھر والوں سے کہوں گا کہ تم کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہو"

اس کے کچھ سالوں پہلے کہے گئے بے رحم جملوں کی گونج آج بھی اس کے ذہن پر، دل پر ہتھوڑے برساتی تھی۔

"میں تمہاری بات نہیں مانوں گی سنا تم نے۔ مجھے گھر چھوڑ کر آؤ"

وہ چیخی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آواز نیچی رکھو"

وہ اتنی زور سے بولا تھا کہ وہ سہم گئی تھی۔

اور اب وہ پھر سے آگیا تھا۔اس راز کو دہرانے جو وہ کئی سال سے اپنے دل کی قبر میں دفن کیے ہوئے تھی۔

وہ چلتا ہوا آرہا تھا۔اس کی نظریں اسی میں گڑھی تھیں۔

وہ اس کی آنکھوں سے نظریں ہٹا ہی نہیں پا رہی تھی۔نا جانے اب وہ کیا کرنے والا تھا۔وہ ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

چند لمحے مزید گزرے اور وہ اس کے سامنے تھا۔چند قدم کے فاصلے پر۔پورے قد سے وہ بغیر کسی ملال، شرمندگی اور جرم کے احساس سے۔مگر وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس سے ڈر رہی تھی۔وہ اس کے سامنے آتے ہی اس کا بھیانک چہرہ یاد کر کہ خوف سے جان خلق کو آجایا کرتی تھی۔

"میرا بچہ دملہ"

اسے بی جان کی پیار بھری آواز اور اپنے ساتھ لگا کر ملنے کے بعد احساس ہوا کہ وہ، آغا

جان،ابو،امی اور ماموں بھی وہیں موجود ہیں۔

آغا جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ اس سے نظریں ہٹا کر بمشکل مسکرائی۔

"اسلام علیکم"

ہمائل نے وہاں موجود سب سے کہا۔

دلمہ کے علاوہ سب نے چہک کر جواب دیا تھا۔ایک دفعہ پھر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔شاید وہ شیطان تلاش کر رہی تھی جو آج سے پانچ سال پہلے نظر آیا تھا۔شاید لاشعوری طور پر وہ سب کو اس بھیانک شیطان کا چہرہ دکھانا چاہتی تھی۔مگر نقصان اسکا اپنا ہی تھا۔بدنام آخر اسے ہی ہونا پڑتا۔

ماموں کن الفاظ میں سب کا آپس میں تعارف کروا رہے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔بس اس کی ہلکی سی مسکراہٹ،دھیرے دھیرے سے ہلتے ہوئے لب نظر آ رہے تھے۔

"اسلام علیکم بی جان،آغا جان،میر بھائی"

عاشی نے اونچی آواز میں پھولی ہوئی سانس سے کہا۔شاید وہ ان کو دیکھ کر بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

"ارے وعلیکم سلام بچے"

وہ اسے گرمجوشی سے ملیں۔

"ویسے میں ایک بات سوچ رہا ہوں۔"

ہمائل نے اس کے سر پر پیار کی تھپکی سی دیتے ہوئے کہا تھا۔

"عاشی اب کافی بڑی ہو گئی ہے"

اس نے بچپن کا ایک پیارا سا دور یاد دلایا تو سب ہنس دیے۔

عائشہ چند دنوں کی تھی جب وہ پہلی دفعہ ان سے ملنے کراچی آئے تھے۔

ابرار بھائی اور دلمہ کی پیاری سی نئی بہن کا نام ان سب بچوں نے مشترکہ طور پر عائشہ رکھا تھا۔

"دیکھ لیں غور سے بھائی میں اب بڑی ہو گئی ہوں۔ دیکھیں میرا قد آپی کے جتنا ہے"

وہ دلمہ کے ساتھ کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

دلمہ کا دل چاہا اسے رکھ کر دو لگائے جس کی وجہ سے اس گھٹیا شخص کو اسے کھلم کھلا دیکھنے کا موقع مل گیا تھا۔

"ہاں ہاں ہماری عاشی اب بڑی ہو گئی ہے"

ہمائل نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری بل بتوڑی بھی تو دیکھو پری بن گئی ہے"

بی جان نے نادانستہ طور پر "تمہاری" کہہ دیا جس پر کسی نے دھیان نہ دیا اور سب ہنس پڑے۔ مگر دونوں نے ہونٹ بھینچ کر سر جھکا لیا۔

وہ بچپن میں اسے اسی نام سے چڑاتا تھا۔

"دلمہ یاد ہے یہ تمہیں کس طرح تنگ کرتا تھا بل بتوڑی کہہ کر اور تم اسے جواباً پہاڑی بکرا کہا کرتی تھیں"

بی جان کی بات پر وہ خاصی گھبرا سی گئی۔

"ج۔۔جی۔وہ۔م۔پ۔پتا نہیں"

اس نے اعتماد بحال کرتے ہوئے کہا۔

"دونوں لڑتے ہی رہتے تھے لیکن جب اس کو ڈانٹ پڑتی تھی تو دلمہ بھی رونے لگ جاتی تھی"

وہ ان لمحوں کو نا چاہتے ہوئے بھی ذہن میں ری وائن کر رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں نمی اتری۔ وہ بچپن کے حسین دن، وہ یادیں جو اس کے یادگار ترین لمحات ہونا تھے، اس شخص نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے بی جان کچھ اور بولتیں آغا جان نے محسوس کیا کہ وہ اس سب سے غیر آرام دہ محسوس کر رہی ہے انہوں نے موضوع بدل لیا۔

"بیٹا تم لوگ انجوائے کرو۔ گھر میں یہ سب باتیں تو اب ہوتی ہی رہیں گی نا"

آغا جان نے بات بدل کر کہا تو بی جان نے بھی شاید محسوس کر لیا اور اسے پھر سے گلے لگا لیا۔

"دلہ میرا بچہ تم کو پتا ہے ہم سب تمہیں وہاں سوات میں کتنا یاد کرتے ہیں؟"

عارش انہیں دیکھ کر ان تک آتے آتے رکا اور ذرا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ اسے دلہ سے کچھ بات کرنی تھی مگر ان کے ہٹنے کا انتظار کرنے لگا۔

"تم نے تو وہاں آنا ہی چھوڑ دیا۔ تم اپنی بی جان کو بھول ہی گئی ہو"

ان کے خلوص اور محبت کو جھٹلا نہیں سکتی تھی۔ وہ واقعی اس سے بہت پیار کرتی تھیں۔ مگر ان کی بات پر وہ محض مسکرا سکی۔

"فکر مت کرو اس دفعہ ایسا کچھ کریں گے کہ تم ہم سے بھاگ نہیں سکو گی۔ آنا تو پڑے گا۔ ہے نا فاروق"

ان کے اس جملے میں کچھ ایسا تھا کہ دلہ کے علاوہ عارش بھی چونکا تھا۔

وہ معنی خیز سا جملہ جس میں محبت کی رمک کے علاوہ بھی کچھ تھا۔انہوں نے اسی طرح دملہ کو اپنے ساتھ لگائے رکھا اور ہمائل کی جانب دیکھ کر بلکل ہلکا سا مسکرائیں۔

جواباً وہ شرارتی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر لا کر چہرہ جھکا گیا۔

عارش کا جیسے سانس ہی رک گیا۔اسے حمزہ کی کل کہی گئی باتیں یاد آنے لگیں۔

"میں تو کہتا ہوں اپنے ماں باپ سے بات کرتا کہ تیری پھوپھو سے تیرے اور دملہ کے رشتے کی بات کر سکیں اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے اور کوئی اور اسے لے جائے"

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ وہ میری سگی پھوپھو کی بیٹی ہے وہ لوگ میرے علاوہ کسی آپشن پر کیوں غور کریں گے بھلا؟اور کس کی بات کر رہے ہو؟ کون لے جائے گا؟"

اس نے حمزہ کی بات کو مزاق میں ٹالا تھا۔

"وہی جس سے تمہاری بچپن سے رقابت ہے۔ہمائل خان۔وہ کتنے سالوں کے بعد آیا ہے وہ بھی یوں اچانک؟اپنی بزی روٹین اور مشکل جاب چھوڑ کر؟یقیناً اس کے دماغ میں کچھ چل رہا ہے دیکھ لینا کہیں دملہ کو ہی نا لے جائے"

اس کی کہی بات کو وہ سچ نہیں ماننا چاہ رہا تھا۔جب کہ دملہ کا عجیب ہوتا برتاؤ،بی جان کی معنی خیز سی

www.novelsclubb.com

بات اور ہمائل کے تاثرات میں اس کے لیے جھلکتے جذبات جو بچپن کے پرانے دوست جیسے کہیں سے بھی نہیں تھے، اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا تھا پھر بھی وہ یقین نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔

"اچھا نا آپ بھی بچیوں کو انجوائے کرنے دیں ہم بوڑھے لوگ بڑوں میں بیٹھتے ہیں"

آغا جان نے ہنستے ہوئے کہا۔

بی جان نے دملہ کے گرد اپنی بانہوں کا حصار کھولا اور سب کے ساتھ باقی مہمانوں کی جانب چلی گئیں۔

دملہ وہیں دم سادھے کھڑی رہ گئی۔ اسے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیئے تھا۔ آخر کار یہ وقت تو آنا ہی تھا۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ اس برے وقت سے وہ نکلے کیسے؟ دو چار ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد جب وہ لوگ آگے چلے گئے تو اس کی جان میں جان آئی۔

"او۔۔ ہو دملہ جی"

اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کی سبھی کزنز معنی خیز شرارتی سی ہنسی لیے اسے دیکھ رہی تھیں۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ جس راز کو وہ کئی سالوں سے چھپاتی آئی ہے وہ اگر کھل گیا تو سب اسے طعنے دے دے کر ہی مار دیں گے۔ اس شخص کا ڈر اسے کسی کے ساتھ گھلنے ملنے نہیں

www.novelsclubb.com

دیتا تھا ناہی وہ اپنا گھر بسانے، خوشحال زندگی، ایک ساتھ نبھانے والے خوبصورت سے ہم سفر کی چاہ کر سکی۔ ہمائل فاروق خان کے ہوتے ہوئے ایسا بھلا کیسے ممکن تھا۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟"

اس نے لہجے کو غصیلہ بنانے کی کوشش کی۔

"تم تو کہہ رہی تھی کہ تمہیں اس کے بارے میں کچھ پتا ہی نہیں جب کہ اس کی ماں جی کے بقول وہ تمہارا بیسٹ فرینڈ رہا ہے؟"

اس نے مناہل کی بات پر تھوک نگلا۔

"نہیں وہ سب بچپن تھا اب ہم بڑے ہو گئے ہیں۔ اور کسی لڑکے کے ساتھ یوں دوستی رکھنا ٹھیک بات نہیں ویسے بھی وہ مجھے کچھ خاص پسند بھی نہیں یہ بات عائشہ جانتی ہے تم لوگ کیا پیچھے ہی پڑ گئے ہو"

وہ انہیں کسی صورت یہ تاثر نہیں دینا چاہتی تھی کہ وہ ہمائل سے کس رشتے کے توسط سے جڑی تھی جو بچپن کی دوستی تو ہرگز نہیں تھا۔

اس کی بات پر سب عائشہ کی جانب متوجہ ہوئے جو تھوڑی بے زار کھڑی تھی۔

"ان کی باتوں کو کون سیریئس لیتا ہے بھلا؟"

عائشہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"انہیں تو ہر بندہ ہی برا لگتا ہے۔اللہ جانے میرِ بھائی جیسے جنٹل مین سے کیوں دشمنی لگائے بیٹھی ہیں حالانکہ ان سے تو وہ پانچ سال سے بھی زیادہ عرصے کے بعد ملے ہیں"

سب کے لب "اوہ" میں سکڑے۔مگر تاثرات ایسے تھے جیسے انہیں دملہ کی وضاحت پر یقین نہ آیا ہو۔

"ہائے قسم سے قاتل پرسنیلٹی ہے یار۔"

فضہ ایک بار پھر سے شروع ہو چکی تھی۔

"اگر یہ میرا بچپن کا دوست ہوتا نا تو کب کا اپنا بنا چکی ہوتی"

نتاشا کی بات پر سب ہنس پڑے مگر دملہ کا دل چاہا وہاں سے دور بھاگ جائے۔وہ ہمائل نامے سے تنگ آ چکی تھی۔

"رکو ذرا اور فل سٹاپ لگاؤ۔"

عائشہ نے ہاتھ کھڑا کر کہ انہیں بولنے سے روکا۔

"میری پیاری کزنز ایک بات بھول رہی ہو کہ وہ پختون ہیں۔اپنے خاندان سے تو کیا قبیلے اور قوم سے باہر بھی شادیاں نہیں کرتے اس لیے نو چانس"

سب کے چہرے اتر گئے۔

"فٹے منہ ذرا سا خوش تو ہو لینے دیتی"

ثناء نے کہا تو اریج کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اوئے ہوئے۔کیا سین ہوا قسم سے مزہ آگیا۔میں جا کر کہتی ہوں ان سے کہ مسٹر ہمائل خان اپنی شادی پر اپنی ان پیاری پیاری بہنوں کو ضرور بلائیے گا"

اریج کے لیے یہ انفارمیشن خاصی محظوظ کن تھی۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ یار"

انہوں نے اسے گھورا مگر اس کی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی۔

"ویسے دلہ..."

مسکان بھابھی نے خاموشی توڑی۔

"وہ اس کی ماں جی تم پر کچھ زیادہ ہی صدقے واری نہیں جا رہی تھیں؟ اور وہ بھی تمہیں دوست کی نظروں سے تو ہرگز نہیں دیکھ رہا تھا۔ سچ بتاؤ کیا جادو تو نہیں کر دیا تم نے خان زادے پر؟"

مسکان جو کافی دیر سے خاموش تھی، جب بولی تو دملہ کا رنگ سفید پڑنے لگا۔

"ب۔بھا۔ بھی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟"

وہ ہڑبڑا سی گئی۔

عارش بھی بہت پریشان سا ہو گیا۔ اسے حمزہ کی بات سچ لگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں جانتی ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں مگر یوں ہی خیال آ گیا تو بول دیا"

مسکان سر سے لے کر پاؤں تک اسے معنی خیز نظروں سے گھورتے ہوئے بولی تھی۔

"آ۔۔آپ کو جو بھی لگا ہے غلط لگا ہے۔ وہ صرف۔۔وہ تو صرف بچپن تھا اور میری دوستی تو

شامل کے ساتھ تھی۔ہمائل مجھے اچھا ہی نہیں لگتا تھا اور یہ بات تو سب کو پتا ہے۔اب بچپن کی باتوں کو بار بار یاد کر کہ آپ لوگ مجھے تنگ کر رہے ہیں"

اس نے جھوٹ کہا تھا۔ہاں وہ اسے تنگ کرتا تھا، چھیڑتا تھا مگر دوستی بھی بہت زیادہ تھی۔وہ اسے بچپن میں کبھی ناپسند نہیں کرتی تھی۔اس پر بھروسہ کرتی تھی۔شاید خود سے بھی زیادہ اور یہی اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی تھی۔

"تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں"

مسکان نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔مگر دلہ جانتی تھی کہ اگر بھابھی اس معاملے کے پیچھے پڑ گئیں یا انہیں معمولی سا بھی شک ہوا تو وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ ہی جائیں گی اور پھر۔۔

پھر سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔

"آ۔۔دلہ"

عارش خود کو نارمل کرتے ہوئے ان تک آیا۔

"وہ وہاں سب ویٹ کر رہے ہیں رسم شروع ہو چکی ہے جا کہ تم لوگ بھی حصہ ڈالو کیا سب کی

www.novelsclubb.com

سب کونے میں کھڑی ہوئی ہو؟"

اس نے یوں ظاہر کیا جیسے اس نے نہ کچھ دیکھا تھا نہ سنا تھا۔

"ہاں ہاں چل رہے ہیں۔پہلے ان محترمہ سے اس ہینڈ سم ہنک کے بارے میں تفتیش تو کر لینے دو"

نتاشا کی نظروں کے تعاقب میں سب کی نظریں جاوید ماموں کے ساتھ کھڑے ہمائل خان پر اٹھیں جو ہنس کر کچھ کہہ رہا تھا۔

"بھاڑ میں جائے ہمائل خان اور بھاڑ میں جاؤ تم سب"

وہ اس کے نام کی گردان سن سن کر زچ ہو چکی تھی۔اپنا شرارہ سنبھالتے ہوئے وہ ان کے پاس سے ہوتی ہوئی چلی گئی۔

وہ اس کے گلے کا طوق بنتا جا رہا تھا۔جس سے خود کو آزاد کرنے کا طریقہ اب اسے خود ہی ڈھونڈنا تھا۔

فنکشن باقاعدہ شروع ہوا تو دملہ سب کی نظروں سے خود کو بچاتے ہوئے گھر کے اندر کی جانب چلی گئی۔تقریب لان میں تھی۔اس نے کسی کے ساتھ نہ کوئی تصویر بنوائی نہ ہی مہندی کی

www.novelsclubb.com

رسومات میں حصہ لیا۔وہ بس اس شخص کی نگاہوں سے دور جانا چاہتی تھی۔اس کی موجودگی میں خود کو انتہائی غیر محفوظ سمجھتی تھی۔

اسے بہت غصہ آیا جب ابو کے ساتھ وہ اکیلے میں کچھ باتیں کرتا ہوا نظر آیا۔ابو اسے بہت پریشان سے لگے مگر اس شخص نے انہیں نا جانے کیا کہا کہ ان کے چہرے پر اچانک ہی خوشی سی پھیل گئی۔

اس نے انہیں اس گھٹیا آدمی کو گلے لگاتے دیکھا اور پھر ان کی آنکھوں کی نمی بھی دیکھی۔زیادہ عجیب بات یہ تھی کہ ابو نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر دوبارہ گلے لگا کر ملے۔وہ اس کے بارے میں زیادہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر کا اندرونی حصہ بلکل خالی تھا۔شادی والا گھر ہونے کی وجہ سے ہر چیز بے ترتیب اور بکھری بکھری سی تھی۔وہ کچن کی جانب بڑھنے لگی۔اسے پیاس لگ رہی تھی۔اس کے آجانے کے خوف کی وجہ سے اس نے کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا۔

کاؤنٹر پر سے گلاس اٹھا کر فرج کی جانب بڑھی، ٹھنڈا پانی نکالا اور لبوں سے لگا لیا۔ایک گھونٹ

بمشکل اس کے خلق سے اترا تھا کہ اس کی نظر سامنے اٹھی۔اس کا سانس ہی جیسے رک گیا۔ہاتھوں پر خوف کے مارے کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔

"سو مس۔۔دملہ احسان یا۔۔"

نہایت صاف اردو میں کہہ کر وہ مسکراتا ہوا ایک ایک قدم اٹھاتا اس کی جانب آرہا تھا۔

وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔اس کے ہاتھوں کی لڑکھڑاہٹ کی وجہ سے گلاس گرنے ہی والا تھا کہ اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا۔

وہ چیخ بھی نہ سکی۔

اس کے سامنے آکر دملہ کی تمام بہادر ہوا ہو جایا کرتی تھی۔

"یا پھر یوں کہوں مسز۔۔دملہ ہمائل خان؟"

اس نے اس کے ہاتھوں سے گلاس لے کر سلیب پر رکھتے ہوئے کہا۔

اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

کتنی نفرت تھی اسے اس رشتے سے۔اس تلخ حقیقت کو وہ پانچ سال سے جھٹلانے کی ہر ممکن

www.novelsclubb.com

کوشش کر چکی تھی مگر کوئی فائدہ نہیں تھا۔

اس گھٹیا شخص کا نام اس کے نام کے ساتھ پانچ سال سے جڑا تھا مگر وہ بے بس تھی۔جب انسان بے بسی اور تکلیف کی اس انتہا پر ہو کہ کچھ کر نہ سکے، چیخ کر کسی کو کچھ بتا بھی نہ سکے تو رو دینے کے علاوہ کوئی چیز اس تکلیف کا مرہم نہیں بن سکتی۔وہ بھی انتہائی ضبط کے باوجود رو دی۔آنسو اس کی گالوں سے بھی نیچے بہنے لگے۔

"دملہ"

اس نے اس کے ہاتھ چھوڑے اور چہرے کو تھاما۔

"کیا ہوا دملہ؟تم رو کیوں رہی ہو؟"

وہ یوں فکر مندی سے بولا جیسے اس کے علاوہ اس پوری دنیا میں اس کا اور کوئی ہمدرد نہیں ہے۔

"آنکھیں تو کھولو پلیز۔دملہ مجھے فکر ہو رہی ہے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"دملہ بتاؤ تو سہی؟کیا ہوا ہے؟کسی نے کچھ کہا ہے؟"

اسے یوں لگا جیسے کوئی اور شخص بول رہا ہے۔وہ ہمدردانہ لہجہ اس کا کیسے ہو سکتا تھا۔

"چ۔۔چلے جاؤ تم۔خدا کے لیے چلے جاؤ"

اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا۔مگر آنکھیں ہنوز بند رکھیں۔

"اگر میری وجہ سے رو رہی ہو تو آئم سوری۔میں پانچ سال صرف تمہارے فیوچر کے لیے دور رہا تاکہ تم اچھی طرح اپنی سٹڈیز پر فوکس کر سکو۔دیٹس اِٹ"

اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔وہ اس کے عین سامنے کھڑا تھا۔اور اس کا چہرہ اس شخص کے ان ہاتھوں میں تھا جن میں پانچ سال پہلے ریوالور تھا اور ریوالور اس کی کنپٹی پر دھرا تھا۔

اس کا دل چاہا کہ اس وقت اس کے پاس گن ہوتی تو وہ اس کو گولیوں سے چلنی کر ڈالتی مگر وہ صرف خواہش کر سکتی تھی۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کسی کا قتل کر سکے۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑو مجھے"

اس نے اپنی تمام تر قوت اکٹھی کر کہ اس کے ہاتھوں کو دور جھٹکا۔

"نفرت ہے مجھے تم سے سنا تم نے۔جھوٹی ہمدردی کا ناٹک مت کرو مسٹر خان"

وہ ڈر بھی رہی تھی کہ کہیں وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔

ہمائل نے گہرا سانس لیا۔

"آئم سوری دملہ...مجھے پتا ہے میں نے تم سے بہت کچھ چھپایا ہے۔بہت تکلیف بھی پہنچائی ہے مگر میں سب کچھ کلیئر کر سکتا ہوں۔یقین کرو میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا سب کچھ نارمل ہو جائے گا"

وہ ہمائل فاروق خان کا لہجہ ہی نہیں تھا۔وہ تو کوئی مہربان شخص بول رہا تھا جسے دملہ کی بہت پرواہ تھی۔

اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تو اس کا حوصلہ تھوڑا سا بڑھا کہ وہ غصہ نہیں کر رہا۔ابھی اس کے پاس اس کے بدلے ہوئے روپ کو دیکھ کر حیران ہونے کا وقت نہیں تھا۔

"تم میری زندگی سے دفع ہو جاؤ۔میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا اور اس کے ازالے کے لیے بس ایک لفظ سوری؟صرف سوری؟"

اس کا لہجہ ذرا سا بلند ہوا۔

"میں نے کب کہا کہ سوری ازالہ ہے؟میں تمہیں یقین دلا رہا ہوں کہ میں سب کچھ ٹھیک کر سکتا ہوں۔میں تمہاری تمام تکالیف ختم کر دوں گا۔تم آزما کر تو دیکھو"

وہ ایک لمحے کے لیے چپ ہوئی۔کیا یہی وہ ہمائل خان تھا جو پانچ سال پہلے کی ایک تاریک رات

کو نظر آیا تھا؟

"آئی ہیٹ یو۔ تم ہو میری زندگی کی سب سے بڑی تکلیف ہمائل خان سنا تم نے۔ کیا یہ تکلیف ختم ہو سکتی ہے؟"

وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی۔

وہ لمحے بھر کو خاموش ہوا۔

"مجھے معلوم ہے تمہاری بدگمانی کی وجہ میرا تم سے گن پوائنٹ پر نکاح ہے... لیکن تم نے کبھی سوچا ہے کہ کون سی مجبوری آن پڑی تھی کہ مجھے اپنی بچپن کی دوست کو یوں دھمکا کر نکاح کرنا پڑا؟ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ میرا بلکل بدلا ہوا روپ تم نے اس رات کیوں دیکھا؟ کیا وجہ تھی؟ تم نے کبھی مجھ سے پوچھا؟"

اس لہجہ بلکل دھیما سا تھا جیسے اسے دملہ کے تلخ الفاظ سے کسی قسم کا کوئی غصہ نہیں آیا تھا۔

اس کا حوصلہ مزید بڑھا۔

"وجہ مجھے پتا ہے۔ تمہاری نیت خراب ہو گئی تھی اور تم نے اسی خراب نیت کی تسکین کے لیے مجھے اغواء کیا اور میری زندگی برباد کر دی۔ تم انسان نہیں جانور ہو سنا تم نے۔ تم درندے

www.novelsclubb.com

ہو۔تمہاری نیت۔۔"

"بس"

وہ غصے پر بہت ضبط کر کہ بولا تھا۔

"میرے کردار کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوں گا میں"

دملہ دو قدم پیچھے کو ہوئی۔اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ گن نکال کر اسے وہیں گولی نا مار دے۔

"میں تمہیں ایک ایک چیز کلیئر کروں گا۔ایک ایک چیز۔اس رات کیا ہوا تھا؟کون مجرم ہے کون نہیں؟مجھے تم سے نکاح کیوں کرنا پڑا سب کچھ بتاؤں گا مگر ابھی نہیں۔یہاں نہیں کیونکہ تم یہ کڑوا سچ برداشت نہیں کر پاؤ گی اور میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا"

www.novelsclubb.com

اس کے آخری جملے پر وہ چونکی۔

"بس کرو جھوٹ بولنا"

اسے اس کی صورت تک سے نفرت تھی۔یہ نفرت اب ڈر پر غالب آ رہی تھی۔

"تمہاری کوئی بھی بکواس کیا اس ظلم کی جسٹی فیکیشن ہو سکتی ہے مسٹر خان جو تم نے میرے ساتھ کیا؟میری زندگی ایک ڈپریشن بن گئی ہے۔میرے نام کے ساتھ جڑا تمہارا نام مجھے جینے

نہیں دیتا۔میرے گلے کا طوق بن گئے ہو تم۔مجھے زندگی کی خوشیوں پر بھروسہ نہیں رہا صرف تمہاری وجہ سے"

وہ چلائی۔

ایک گہری خاموشی چھا گئی۔

"میں نے تمہاری زندگی برباد نہیں کی دلمہ اور کیا تم مجھ سے واقعی اتنی نفرت کرتی ہو کہ میری کوئی دلیل تم سننے کو تیار ہی نہیں"

وہ شاید ابھی تک بے یقین تھا کہ وہ اس سے اس قدر نفرت کرتی ہے۔

"نفرت؟"

www.novelsclubb.com

وہ استہزائیہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔

"نفرت؟"

وہ ہنستی جا رہی تھی۔

"گھن آتی ہے مجھے تم سے مسٹر خان۔غلیظ شیطان ہو تم"

ہمائل یک ٹک اسے دیکھتا گیا۔جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔وہ جانتا تھا کہ دلمہ

اس سے ناراض ہو گی اور ناراضگی کی وجہ اسے اسکا پانچ سال تک غائب رہنا لگتی تھی مگر وہ تو اسے کچھ اور ہی سمجھ رہی تھی۔

'پہلے تم نے میری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی"

"کیا؟ میں نے؟"

وہ اتنا شاک زدہ تھا جیسے اسے اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہ ہو۔

"اور جب کسی وجہ سے تم اپنے گھٹیا ارادے میں ناکام ہوئے تو تم نے نکاح نامے کی صورت میں مجھے ٹارچر کرنے کا لائسنس حاصل کر لیا، میرے قریب رہنے کا پرمٹ تاکہ تم اپنی شیطانی فطرت کی تسکین۔۔"

"دملہ انف"

وہ اتنی زور سے بولا تھا کہ وہ سہم کر فرج کے ساتھ جا لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم میری محبت کی اور ہمارے اس پاکیزہ رشتے کی توہین کر رہی ہو۔اگر میں اس قسم کا ہوتا تو میں اس نکاح سے فائدہ اٹھا چکا ہوتا"

وہ اگلا جملہ بولا تو قدرے آہستہ آواز میں بولا تھا مگر لہجے میں سختی تھی، غصہ تھا۔باہر اگر لوگوں کی باتوں، قہقوں اور میوزک کا شور نہ ہوتا تو یقیناً کسی نا کسی تک ان دونوں کی آوازیں پہنچ چکی ہوتیں۔

"محبت؟"

وہ حیرت سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہمائل نے آنکھیں بند کر کہ کھولتے ہوئے جیسے غصے کو پی لیا اور گہرا سانس خارج کرتے ہوئے لہجہ نارمل کیا۔

"ہاں محبت۔تم صرف میری بیوی ہی نہیں میری محبت بھی ہو۔بہت پیار کرتا ہوں میں تم سے دملہ"

اس کا غصہ جیسے بلکل ہوا ہو چکا تھا اور وہ کسی عام شخص کی طرح بول رہا تھا۔

"بکواس سب بکواس۔نہ میں تمہاری محبت ہوں اور نہ تمہاری بیوی۔میں صرف اس کاغذ کے ٹکرے کی قیدی ہوں۔اور کاغذی رشتہ کبھی پائیدار نہیں ہوتا مسٹر خان۔میں بہت جلد تم سے آزاد ہو جاؤں گی چاہے مجھے خود کشی کرنی پڑے یا تمہیں قتل کرنا پڑے"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پہلی دفعہ بولی تھی۔

نا جانے اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی کہ وہ ہمائل فاروق خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی تھی۔

"تم اس رشتے کو چاہے کاغذی کہو،زبردستی یا کچھ بھی میرے لیے یہ رشتہ میری جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔تم تو کیا کوئی بھی اس رشتے کو نہیں توڑ سکتا۔یہ اتنا کمزور بندھن نہیں ہوتا جتنا کہ آج کل کے معاشرے اور لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے دلہ۔دو اجنبیوں کو محبت کی ڈور میں باندھتا ہے،ایک دوسرے کے لیے جینا سکھاتا ہے،زندگی کے سکھ دکھ کا ساتھی بناتا ہے اور۔"

وہ قدم بڑھاتا ہوا اس تک آیا اور اس کا دایاں ہاتھ تھاما۔اس نے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر

رکھا تھا۔

"ایک کی دھڑکن کو دوسرے کے دل کے ساتھ جوڑتا ہے یہ پاکیزہ رشتہ"

وہ اس سے اس حرکت کی بلکل بھی توقع نہیں کر رہی تھی۔

وہ اپنے ہاتھ کے نیچے دھڑکتے ہوئے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر سکتی تھی۔

کچھ ایسا تھا کہ دلہ نے یک دم ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہی مقید رہا۔

"مجھے یقین ہے کہ میری محبت اور اس رشتے میں اتنی طاقت ہے کہ ایک دن تمہارے دل کے ساتھ میری دھڑکنیں بھی جڑ جائیں گی"

www.novelsclubb.com

وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔ یا اسے کچھ دے مارنا چاہتی تھی۔ واقعی نفرت ایک چھوٹا لفظ تھا جو وہ اس کے لیے محسوس کرتی تھی۔ اس کا ایک ایک حرف اسے جھوٹ کا پلندہ لگ رہا تھا۔

دلہ نے یک دم اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"جھوٹے، فریبی، مکار، شیطان اور جانور کے دل کے ساتھ مجھے اپنی دھڑکنیں جوڑنے کی

ضرورت نہیں ہے۔تم اسی خواہش کے ساتھ قبر میں چلے جاؤ گے مسٹر خان مگر تمہاری خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔"

وہ اپنی بات پوری کر کہ رکی اور اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

مگر جو غصہ، شکست وہ اس کی آنکھوں میں تلاش کرنا چاہ رہی تھی وہ کہیں نہیں نظر آئی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

دملہ جتنا بھی حیران ہوتی کم تھا۔وہ مسکرا رہا تھا؟ ہمائل خان مسکرا رہا تھا۔

اتنی بے عزتی کے بعد بھی یا تو اس میں بہت برداشت تھی یا پھر وہ حد درجے کا ڈھیٹ شخص تھا۔

"تم۔۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ابھی میں نے کیا کہا؟"

اس کے دماغ میں جو سوال چل رہا تھا بول دیا۔

"ہاں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اب محبت کی ہے تو ظاہر سی بات ہے آسانی سے وصالِ یار تو حاصل نہیں ہو گا۔وہ شعر نہیں سنا

یہ عشق نہیں آسان بس اتنا سمجھ لیجئے

اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ بھی انتہا کا ڈھیٹ اور کم ظرف آدمی تھا۔

"ہاں ٹھیک کہا تم نے کہ تم آگ کے دریا میں کود چکے ہو۔ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ میری نفرت کی آگ تمہیں جلا کر راکھ کر دے گی"

اس نے فخریہ سے انداز میں کہا۔

وہ دو قدم مزید آگے بڑھا۔

وہ اتنا قریب آ کر کھڑا ہو گیا کہ اس کی تھوڑی تک دلمہ کا سر آ رہا تھا۔

دلمہ نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے وہیں کھڑا رہنا مناسب سمجھا اور چہرہ اٹھائے رکھا تاکہ وہ یہ نہ جان جائے کہ وہ اس سے ڈر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنی جنگ لڑو اور میں اپنی لڑتا ہوں۔ دیکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ میری محبت کی ہوائیں تمہاری نفرت کو بجھا کر محبت کی وادیاں بسا دیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو"

اس نے اس کے بالوں کی ایک آوارہ لٹ کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

وہ استہزائیہ مسکراہٹ چہرے پر لائی۔

"اچھا؟۔ لگا لو سر دھڑ کی بازی مسٹر خان۔ مگر یاد رکھنا تم بری طرح ہارو گے۔ تم میری زندگی

میں ایک عذاب بن کر نازل ہوئے ہو۔عذاب سے بھی بھلا کبھی کسی کو محبت ہوئی ہے؟"

وہ چاہتی تھی کہ ہمائل خان کی آنکھوں میں شکست کی جھلک دیکھے مگر نہیں اس کی آنکھوں کی چمک اسے مزید طیش دلا رہی تھی۔

"میری بات بھی یاد رکھنا اگر میں جیت نہ سکا تو کبھی ہاروں گا بھی نہیں۔دیکھتے ہیں کہ آخر میں کس کی جیت ہوتی ہے۔تمہاری تمہاری نفرت کی بھڑکتی ہوئی آگ کی یا پھر میری محبت کی گھٹاؤں کی"

چند لمحے خاموشی کی نذر ہوئے۔

دملہ کی لمحے بھر کی طنزیہ مسکراہٹ اب ختم ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑ کیوں نہیں دیتے تم مجھے؟"

وہ جانتی تھی۔بچپن سے جانتی تھی کہ وہ کس قدر ضدی ہے۔اس نے جو کہہ دیا اس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

ہمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم نے خود ہی اعلانِ جنگ کیا تھا مسز۔ابھی تو جنگ شروع بھی نہیں ہوئی اور تم نے ہار بھی مان

لی؟"

"میں نے ہار نہیں مانی۔سنا تم نے میں نہیں ہاری۔مجھے تم سے، تمہاری صورت سے، تمہاری موجودگی سے نفرت ہے۔میں تمہاری موجودگی میں خود سے ہی نفرت کرنے لگتی ہوں۔تم میری جان چھوڑ دو خدا کے لیے دفع ہو جاؤ میری زندگی سے دور جہاں تمہارا منحوس سایہ بھی مجھ پر نہ پڑے"

اس کی آواز بہت بلند ہو چکی تھی۔

"چھوڑنے کے لیے ہاتھ نہیں تھاما تھا"

میر کا ایک جملہ اس کی تمام تر قوت کو ختم کر چکا تھا۔یہ تو طے تھا وہ اسے واقعی آزاد نہیں کرنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"طلاق دے دو مجھے۔پلیز۔چھوڑ دو مجھے"

وہ سر جھکا کر رونے لگی۔

طلاق کا نام سنتے ہی اس کے جبڑے تن گئے۔اسے کندھوں سے تھام کر ذرا سا جھنجھوڑا۔

"یہ لفظ آئندہ منہ سے کبھی مت نکالنا"

اس نے تنبیہہ کرتے ہوئے آہستہ آواز مگر سخت لہجے میں کہا۔دملہ کچھ بول نہ سکی۔

"اگر تمہیں مجھ سے آزادی چاہیئے تو کورٹ سے خلع لے لو"

اس کی آواز بہت بلند نہیں تھی مگر انداز بہت سخت تھا۔

اس کا دل چاہا وہ اس گھٹیا آدمی کا منہ نوچ لے۔وہ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہا تھا کیونکہ اگر وہ خلع لیتی تو اس کے سب گھر والوں کو اس خفیہ "نکاح" کا پتا چل جاتا۔پہلے ہی اس کے ماضی کی غلطیاں معاف نہیں ہوئیں تھیں ایک اور سکینڈل نکل آتا تو اس کی زندگی ہی عذاب بنا دی جاتی۔نا جانے کس طرح ابو اس پر دوبارہ اعتبار کرنے لگے تھے۔اگر یہ بات کھلتی تو اس شخص کی وجہ سے کوئی بھی اس کا یقین نہ کرتا اور خلع کی بجائے رخصتی کروا دی جاتی۔

"کچھ ہی دنوں میں بی جان اور آغا جان احسن چاچو سے ہمارے رشتے کی بات کریں گے"

اس کی تو سانسیں ہی اٹک گئیں۔تو جو کچھ اس نے بی جان کی باتوں سے محسوس کیا تھا وہ سچ تھا۔آخر کو اس کی زندگی کا سیاہ ترین باب دوبارہ سے کھل چکا تھا۔اور اس مرتبہ اس کی سیاہی اس کی پوری زندگی میں پھیلنے والی تھی۔

"میں تم سے شادی نہیں کروں گی"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹا کر حقارت سے کہا۔

وہ بے بسی میں بس اتنا ہی بول سکی۔

"شادی تو ہو چکی ہے بس ایک فارمیلٹی رہ گئی ہے جو کہ تمہاری عزت کے لیے ہی ہے۔ تمہیں عزت کے ساتھ سب کے سامنے رخصت کروانا چاہتا ہوں۔ اگر تم نے کوئی مسئلہ پیدا کیا تو جو راز ہم دونوں پانچ سال سے چھپا رہے ہیں وہ مجبوراً سب کے سامنے آجائے گا اور یاد رکھنا مجھے کوئی نقصان نہیں ہو گا"

"آ گئے نا اپنی خصلت پر۔ پھر سے دڑا دھمکا کر اپنی بات منوانا چاہ رہے ہو"

ایک بار پھر سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

"رونا بند کرو پلیز۔ میں دھمکا نہیں رہا۔ آنے والے وقت کے لیے خبردار کر رہا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ لوگ تمہارے بارے میں کچھ بھی غلط بولیں۔ تم میری عزت ہو دلہ۔ اور میری عزت مجھے جان سے بھی زیادہ پیاری ہے"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے۔

"اگر تمہیں میری تکلیف کی اتنی پرواہ ہوتی تو مجھے آزاد کر دیتے۔ اس طرح آزمائشوں میں ڈال

کر دوہرے معیار کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور نہ کرتے۔ تمہاری وجہ سے اپنی پوری فیملی کے سامنے خود کو مجرم محسوس کرتی ہوں، کھل کر جی نہیں سکتی، جیل بنادی تم نے میری زندگی ہمائل فاروق خان"

اس کے آنسو اسے واقعی تکلیف دیتے تھے۔

وہ مسکرایا۔

"اگر بات صرف اتنی سی ہوتی تو اس ان چاہے بندھن سے کب کا آزاد کر دیتا۔ مگر یہ معاملہ تمہارے ظاہری جذبات سے کہیں آگے کا ہے۔ کچھ محبت کی مجبوری سمجھو اور کچھ وعدوں کی بیڑیاں۔"

www.novelsclubb.com

وہ جیسے کچھ اور ہی سوچتے ہوئے بولا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرا۔

"یہ آنسو یہ تکالیف بس کچھ ہی دنوں کے لیے ہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

"نہیں"

اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

"تم کچھ ٹھیک نہیں کرو گے بلکہ سب کچھ برباد کر دو گے۔ میری زندگی کے مسائل کا بس ایک ہی حل ہے اور وہ ہے تم سے آزادی۔ صرف اور صرف تم سے آزادی"

وہ جواب میں کچھ نہ بولا۔

کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

پھر نفی میں سر جھٹکتا ہوا مڑ گیا۔

"اگر تمہیں مجھ سے آزادی چاہیئے تو میرے مرنے کا انتظار کرو۔ میرے جیتے جی تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی"

وہ یہ کہہ کر رکا نہیں۔ چلتا گیا۔

"تو پھر مر کیوں نہیں جاتے ہمائل خان"

وہ چلائی۔

ایک لاوا تھا جو پھٹ چکا تھا۔ اس کی نفرت نے خوف کے سارے بند توڑ دیئے تھے۔ نفرت اس

www.novelsclubb.com

کے ڈر پر غالب آچکی تھی۔

اس کے بعد جو اس نے حرکت کی وہ اسے سکتے میں ڈال گئی۔

اس نے کاونٹر پر پڑا ہوا گلاس اٹھا کر نیچے پٹخا جو گرتے ہی کرچی کرچی ہو گیا۔

یہ اس کی نفرت کی ایک معمولی سی جھلک تھی کہ وہ اس گلاس کو اس شخص کے سر پر دے مارنا چاہتی تھی۔ مگر اتنی ہمت نہیں تھی۔ گلاس کی آواز پر کرنٹ سا کھا کر پلٹا۔

"پانچ سال۔۔"

وہ بولی تو اس کی آواز تکلیف سے بھری ہوئی تھی۔

"پانچ سال سے ہر وقت، ہر روز، ہر نماز کے بعد، ہر رمضان میں، ہر عید پر...دن رات ...تمہارے مرنے کی دعائیں کیں مگر ایک بھی قبول نہیں ہوئی۔ موت بھی نہیں آتی تمہیں"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے وہ اتنی زور سے چلائی کہ اس کی کنپٹیوں کی نسیں بھی ابھری ہوئیں نظر آئیں تھیں۔

"تمہاری بیوی بننے سے بہتر ہے کہ تمہاری بیوہ بن جاؤں۔ مر جاؤ تم۔ مر کیوں نہیں جاتے؟"

وہ دیوانگی میں وہ کچھ کہہ گئی کہ جس نے ہمائل خان کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ کبھی ٹوٹے ہوئے گلاس کی کرچیوں کو دیکھ رہا تھا کبھی اسے۔وہ اس قسم کے ردِ عمل کی توقع نہیں کر رہا تھا۔یا شاید اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نے اسے شدید تکلیف پہنچائی تھی۔

وہ بول چکی تو پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ اس کے ردِ عمل کا انتظار کرنے لگی۔اب وہ اس کے ردِ عمل سے کہیں نا کہیں خوف زدہ تھی۔

"شاید اس لیے کیونکہ..."

وہ بولا تو اس کا لہجہ تکلیف میں ڈوبا ہوا محسوس ہوا۔

نہ غصہ تھا،نہ وحشی پن۔

"میری لمبی زندگی کے لیے دعا میں اٹھنے والے بوڑھے ہاتھوں کی محبت میں تمہاری بدعاؤں اور نفرت سے زیادہ صداقت اور طاقت ہے۔یوں ہی بددعائیں دیتی رہو۔شاید کسی دن تمہاری کوئی بددعا وہاں میری ماں کی دعاؤں سے پہلے پہنچ جائے"

وہ دوبارہ پلٹ گیا۔

اسے وہیں سسکتے کی حالت میں چھوڑ کر وہ چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا اتنی آرام سے کوئی کسی کے منہ سے اپنے لیے بددعائیں سب کر خاموش رہ سکتا ہے؟

"آئی ہیٹ یو"

اس نے ایک اور گلاس اٹھا کر دیوار سے دے مارا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیپ ٹاپ گود میں رکھے ہوئے آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ کی پیڈ اور ٹچ پیڈ پر مسلسل انگلیاں چلا رہی تھی۔ آنکھیں سکرین پر جمی تھیں جس کی روشنی رات کے اس پہر اس کے چہرے کو گرد و نواح سے زیادہ چمکدار بنائے ہوئے تھی۔ اس کے بائیں جانب بیڈ پر کاغذات سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔

چہرہ تھکن زدہ، زرد اور دبلا سا تھا جس کے رخساروں کی ہڈیاں بہت واضع تھیں۔ آنکھوں کے حلقے چشمے میں سے بھی جھلکتے تھے۔ پونی میں بندھے، کھردرے بے جان سے بال دائیں کندھے پر دھرے تھے جو سیدھے مگر پتلے سے تھے اور بلکل بھی خوبصورت نہیں تھے۔ ان میں چھلکتے کہیں کہیں چاندی جیسے ایک دو سفید بال بھی موجود تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے کمبل ٹانگوں تک اوڑھ رکھا تھا۔ گھڑی کی ٹک ٹک کرتی سوئیاں رات کے دو بجا رہی تھیں۔ اس کا کام لگ بھگ ختم ہونے ہی والا تھا۔

سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے قوسِ قزح کے رنگ والے مگ کو اٹھا کر اس نے لبوں سے لگایا۔ کافی بھی اب ٹھنڈی اور بدمزہ ہو چکی تھی۔ دسمبر کی سخت سردی میں اسے کولڈ کافی پینے کا شوق نہیں تھا۔ بس کام پر دھیان دینے کی مجبوری تھی۔ کئی سالوں سے اس نے راتوں کو سونا چھوڑ رکھا تھا۔ اسے بے خوابی کی بیماری تھی۔ گولیاں کھا کر وہ اگر سو جاتی تو کام کیسے مکمل ہوتا۔

اس کی دائیں جانب کوئی ہلکے سے ہلا۔

اس نے فوراً کافی کا مگ بائیں سائیڈ پر رکھا اور کمبل ذرا سا کھسکا کر دیکھا۔ کھڑکی کے بند شیشے میں سے چھن کے آنے والی چاندنی اس کے چہرے پر پڑی تو اس کے حسین، معصوم چہرے کو اور بھی نکھار گئی۔

سرخ و سفید رنگت، تیکھے تیکھے خوبصورت نقوش، چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹ اور سیاہ گھنے بال جو کہ اس کے ماتھے پر آنکھوں کے اوپر تک بکھرے ہوئے تھے۔ وہ بہت پرکشش اور حسین بچہ تھا۔

اسے دیکھتے ہی اس کی تمام تھکن جیسے کہیں دور بھاگ گئی۔

وہ ہولے سے مسکرائی اور لیپ ٹاپ بند کر کہ، کاغذات سمیٹ کر ایک کونے میں رکھے۔

چار سال کا وہ ننھا سا وجود اس کی کل کائنات تھا۔اس کے جینے کی وجہ، اور اس دنیا میں اس کا واحد اپنا تھا۔اس نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بال ماتھے سے ہٹائے۔

ماں کے لیے تو ویسے بھی اس کی اولاد دنیا جہان سے زیادہ حسین ہوتی ہے۔مگر اس کے لیے وہ واقعتاً اس کی کل کائنات تھا۔کسی ظالم سے اس کا چہرہ بہت میل کھاتا تھا۔بہت زیادہ، حد سے زیادہ۔

وہ اس پر جھکی اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔پھر باری باری گالوں پر، پھر ہونٹوں پر۔

وہ مزے سے خوابوں کی دنیا میں مگن تھا۔ارد گرد سے بے خبر، اپنی ماں سے بھی بے خبر جو اس کے لیے اپنا آپ بھی ترک کیے بیٹھی تھی۔

ہر ماں شاید ایسی ہی ہوتی ہے۔بے لوث، بے غرض، محبتیں لٹا دینے کے لیے تخلیق کی گئی ایک خوبصورت ہستی۔

وہ بیڈ سے فوراً اٹھی اور کھڑکی کا پردہ گرا دیا تاکہ ہلکی سی روشنی بھی اس کی نیند میں بے آرامی پیدا نہ کرے۔پردے آگے کرنے کے بعد جب وہ مڑی تو بیٹے کے چہرے پر نظر پڑی۔شرمندگی، کرب، شکست کے احساس نے اس کے لبوں پر پھر سے افسردگی پھیلا دی۔ہاں وہ اپنے ہی ساڑھے چار سالہ بیٹے سے شرمندہ تھی۔

اس نے شرمندہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو بہت کچھ یاد آیا

طوفان

بربادی

کڑکتی بجلیاں

سسکیاں اور منتیں

لوگوں کی بے رحم چلاتی ہوئی آوازیں

"آئم سوری...ہم آپ کے جڑواں بچوں میں سے دوسرے کو نہیں بچا سکے"

اس کا ہاتھ دل کے مقام پر گیا۔

www.novelsclubb.com

اپنے دوسرے بچے کو تو اس نے بانہوں میں بھی نہیں لیا تھا۔نہ دیکھا تھا نہ محسوس کیا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر چلا بھی گیا تھا۔

اسے وہ رات جب وہ اپنا اور اپنے دونوں بچوں کا مقدمہ ہار گئی تھی جب وہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ایک ماں ہار گئی تھی۔

ماں تو بہت مضبوط ہوتی ہے۔اپنی اولاد کے لیے کتنے ہی طوفانوں سے لڑ جاتی ہے اور بچوں پر آنچ تک نہیں آنے دیتی۔ مگر وہ کمزور پڑ گئی تھی۔اس نے بھری ہوئی نگاہوں سے اپنے بچے کو دیکھا اور واپس اپنی جگہ پر آ کر اس پر جھکی۔

"مجھے معاف کر دو میری جان میں بہت بری ماں ہوں"

ہولے ہولے سے اس کے خوبصورت بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"میں تمہیں انصاف نہیں دلا پائی۔۔تمہارا حق نہیں دلا پائی اور..."

آنسو جیسے ابھی نکلنے کو تیار تھے۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہارے بھائی کو بھی نہیں بچا سکی۔ میں بہت بری ماں ہوں۔"

دو آنسو بہہ رنچے کے چہرے پر گرے۔اس کی نیند میں خلل آیا تو سوئے سوئے اس کے ماتھے پر بل سے آئے۔

وہ فوراً پیچھے ہوئی اور اپنے آنسو پوچھے۔ برسوں گزر چکے تھے کسی کو اس کے آنسو پوچھے ہوئے۔اب تو اس نے رونا ہی چھوڑ دیا تھا اسے لگتا تھا کہ اس کے سینے میں اب دل کی جگہ پتھر دھڑکتا ہے۔جب درد حد سے گزر جایا کرتا تھا تو وہ رات گئے گھٹ گھٹ کر بمشکل چند قطرے آنسو بہا لیا کرتی تھی۔اسے لگتا تھا کہ اس کے سارے خواب، سارے ارمان، ساری محبتیں ختم ہو چکی ہیں۔اسے آئینے میں اپنی آنکھیں اور چہرہ ویران نظر آتا تھا۔ہر جذبے سے عاری۔ مگر وہ غلط تھی۔اس کے سینے میں ایک ماں کا دل دھڑکتا تھا اور ماں بھی کبھی پتھر دل ہوئی ہے؟

وہ زخمی سا مسکرا کر اس کے ساتھ لیٹ گئی۔اس کا کمبل ٹھیک کیا اور اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔وہ اس کی جانب کروٹ لیے ہوئے تھا۔ایک ہاتھ اپنے دائیں گال کے نیچے دھرا تھا اور دوسرا بائیں ٹانگ پر۔

وہ مسکرائی

"بلکل اپنے بابا کی۔۔"

اس کا دل جیسے کسی نے کچل ڈالا تھا۔ مگر وہ رو نہ سکی۔ اتنے سال وہ بہت روئی تھی۔ دن رات ہوئی تھی۔ ان بے ضمیر لوگوں کے لیے روئی تھی جنہوں نے اس کے معصوم بیٹے کی جان لینے کی کوشش کی تھی۔ ایک بار نہیں کئی بار کی تھی۔ ماضی سے جان چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود وہ بے رحم آوازوں سے جان نہیں چھڑوا سکی تھی۔

"اس گناہ کی نشانی کو میں کبھی زندہ نہیں رہنے دوں گا سنا تم نے۔ تم چاہے دنیا کے کسی کونے میں بھی چلی جاؤ میں تمہیں اور تمہیں اور تمہارے اس گناہ کو ڈھونڈ کر ختم کر دوں گا۔ اپنے ہاتھوں سے اس غلاظت کے ڈھیر کو ختم کروں گا تاکہ تمہیں ساری عمر دھوکہ، بے وفائی اور بے حیائی کی سزا ملتی رہے"

اس نے سختی سے آنکھیں میچیں۔

"کچھ نہیں ہونے دوں گی میں اپنے بیٹے کو"

اس نے جیسے از سرِ نو اپنی قوت کو اکٹھا کیا اور اس بے رحم آواز کو جواب دیا تھا۔ وہ پہلے کی طرح

کمزور نہیں تھی جوان سب کو اپنے بیٹے تک پہنچنے دیتی۔

اس کے قریب ہو کر اپنے ساتھ لگا کر بانہوں کا حصار بنایا۔ پھر چوما۔

"میں اب کمزور نہیں ہوں۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی میرا بچہ۔۔ میری جان۔۔ میرا شہزادہ"

اس نے جیسے ماں کی بات سن لی تھی۔ وہ سوتے ہوئے ہی مسکرا دیا اور اپنا ٹانگ پہ دھرا ہاتھ اس کی گردن کے گرد ڈال دیا۔

وہ اس کی مسکراہٹ کے لیے اپنی زندگی وار سکتی تھی۔ خود سے مزید قریب کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے بے خبر سوتے ہوئے اپنے ننھے سے شہزادے کو چوما تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی کا ہارن سنتے ہی چوکیدار نے بھاگ کر دروازہ کھولا۔

وہ گم سم گاڑی میں بیٹھی تھی۔ ہاتھ میں کاغذات کا فولڈر تھاما ہوا تھا اور گود میں بیگ پڑا تھا۔

اس شخص نے جو ذہنی اذیت اسے واجد بھائی کی مہندی کی رات دی تھی وہ ہر گزرتے دن کے

ساتھ مزید بڑھتی جارہی تھی۔وہ یونیورسٹی میں کچھ کاغذات کے لیے گئی تھی مگر یونیورسٹی کی بھیڑ،پرانے کلاس فیلوز کی موجودگی بھی اسے اس کے الفاظ کی بازگشت کو بھولنے میں کوئی مدد نہیں کررہی تھی۔

اسے معلوم تھا کہ جو اس نے کہا ہے وہ ضرور کرے گا۔اسے کسی صورت اس کا ساتھ منظور نہیں تھا۔اسے اس گھٹیا شخص سے گھن آتی تھی۔وہ تو دو ہفتے پہلے صرف مہندی کی تقریب میں شرکت کر کہ جاچکا تھا مگر اس کی زندگی کی تھوڑی بہت بھی خوشی اور سکون اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

گاڑی گیراج میں کھڑی کر کہ ڈرائیور نے دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"بی بی جی گھر آگیا"

وہ کچھ دیر دروازہ کھول کر کھڑا رہا تھا مگر جب وہ بلکل اسی حالت میں بیٹھی رہی تو اسے بولنا پڑا۔

اس کی آواز پر چونک کر وہ باہر کی جانب دیکھنے لگی۔

اتنی جلدی گھر آگیا تھا اور اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔آج کل وہ غائب دماغ رہنے لگی تھی۔اپنی چیزیں سمیٹ کر وہ تیز تیز قدموں سے اندر جانے لگی۔وہ بہت تھک گئی تھی۔بہت

زیادہ۔ ہمائل خان سے بھاگ بھاگ کر تھک گئی تھی مگر قبول نہیں کرنا چاہ رہی تھی نہ ہی ہار ماننا چاہ رہی تھی۔

گھر کے اندرونی دروازے میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنے کمرے کی جانب جانے کے لیے سیڑھیوں کا رخ کیا۔ بمشکل دو سیڑھیوں کا فاصلہ طے ہوا ہو گا کہ اسے بھائی کی ذرا بلند آواز سنائی دی۔

"ابو یہ کیا کیا آپ نے؟ کم از کم کسی سے مشورہ تو کر لیتے؟"

وہ خفا خفا سا کہہ رہا تھا۔

دلملہ کے بڑھتے قدم رکے۔

اسے بھائی کا یہ لہجہ اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ اس سے تو ہمیشہ دور ہی رہتے تھے۔ اسے کسی حقیر شے کی مانند نظر انداز کرنا، اس کی ماضی کی غلطیوں کو دہرا کر اس کے زخم ادھیڑنا ان کا معمول تھا لیکن ابو کے ساتھ ان کا یہ رویہ اسے بہت تکلیف دہ لگتا تھا۔ آج کل بزنس کو لے کر کچھ گڑبڑ چل رہی تھی۔ نقصان بھی ہوا تھا جس کی وجہ سے ابو کو دو ماہ پہلے ہارٹ اٹیک بھی ہوا تھا مگر نقصان کی تو

بھر پائی بھی ہونے کے باوجود بھی ابو اور بھائی کے بیچ بزنس کو لے کر تکرار چلتی رہتی تھی۔اس بزنس کے نقصان سے پہلے دملہ کو لے کر باپ بیٹے کی نہیں بنتی تھی۔

کچھ مہینوں پہلے بھائی کے کہنے پر ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا جس میں دھوکہ ہو گیا تھا اور انویسٹرز نے ابو کو پیسوں کی وصولی کے لیے تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ابو بھائی سے بے حد خفا تھے۔انہوں نے ابو کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔اسی غم میں انہیں دل کا دورہ پڑا مگر وہ ٹھیک ہو چکے تھے۔انہیں دل کا دورہ پڑا تو ان لوگوں کے دلوں میں اللہ نے رحم ڈال دیا اور انہوں نے قرضے کا ایک بڑا حصہ معاف کر دیا۔باقی ماندہ قرضہ آہستہ آہستہ چکایا جا رہا تھا۔نیز اللہ کا کرم ہوا اور وہ دیوالیہ ہونے سے بچ گئے۔ان کا کروبار بھی سٹیبل ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس"

ابو اتنے سخت لہجے میں پہلے کبھی نہیں بولے تھے۔

"مجھے پتا ہے تم کتنے پانی ہو۔اور اگر خدانخواستہ مجھے کچھ ہو جائے تو میری بچیوں کے ساتھ کیا سلوک کرو گے مجھے یہ بھی پتا ہے۔اسی لیے میں وہ فیصلے لوں گا جو میری دونوں بیٹیوں کے مستقبل کے حق میں بہتر ہوں گے۔ہر باپ چاہتا ہے کہ اس کی بیٹیوں کا مستقبل محفوظ ہو۔اور

میرا یہ فیصلہ میری بیٹی کے حق میں بہترین ہے۔یہ میرا اٹل فیصلہ ہے۔تم اپنی بیوی کو بھی سمجھا دو"

دملہ الجھ گئی۔وہ کیا بات کر رہے تھے کچھ سر پیر سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔

"آپ کی بیٹی نے تو جیسے بہت اچھے گل کھلائے ہیں؟آپ بھول گئے ہوں گے وہ سب لیکن میں نہیں بھولا۔خاندان کی عزت آپ کی اس بیٹی نے ہی مٹ میں ملائی تھی۔اور اس میں آپ مسکان کو کیوں گھسیٹ رہے ہیں؟اس بے چاری نے تو"

"بس..."

ان کی ناراضگی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے ہو گی وہ بے چاری۔مجھے پتا ہے تمہیں ایسی پٹیاں کون پڑھاتا ہے۔لیکن یاد رکھنا جب تک زندہ ہوں اپنی بیٹیوں کو عذابوں میں نہیں دھکیلوں گا۔تمہارے یا اپنے بزنس کے فائدے کے لیے میں اپنی بیٹی کو نہیں بیچوں گا۔تمہیں کیا لگتا ہے جو ماں بیٹی میری دملہ کو اس

کے والدین کی موجودگی میں طعنے سناتی ہیں اسے اپنے الفاظ سے ذہنی ٹارچر دیتی ہیں وہ اسے بعد میں چین لینے دیں گی؟"

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ ابو کیا بول رہے ہیں۔ مگر اس کے دل کو تسلی ہوئی کہ ابو نے اسے معاف کر دیا ہے۔ان کے درمیان کافی فاصلے آ چکے تھے۔وہ اس کی حرکت کی وجہ سے اس سے خفا ضرور تھے مگر بھائی کی طرح اس سے نفرت نہیں کرتے تھے۔یہی چیز اس کے لیے بہت تھی۔

"بہت پاک باز ہے نا آپ کی بیٹی؟ جس کے کرتوت جاننے کے بعد آپ کے پسندیدہ لوگ تو جیسے اسے رانی بنا کر رکھیں گے نا۔"

www.novelsclubb.com

بھائی کی باتیں وہ جتنی بھی اگنور کرتی،اس کے دل کو ہمیشہ دکھا دیا کرتی تھیں۔اس کے پرانے ناسور زدہ زخم پھر سے ہرے ہو جاتے تھے۔ان کی اس کے کردار کے متعلق باتیں تو الگ تھیں مگر اس کی پریشانی مزید بڑھ گئی یہ سوچ سوچ کر کہ وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔اسے اب عائشہ سے پوچھنا تھا کہ ماجرا کیا ہے۔

وہ دوڑ کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"جو مرضی آئے کریں"

اس نے بھائی کو کہتے ہوئے سنا۔

دل دھک دھک کر رہا تھا اور کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا۔

"عائشہ"

اس نے ایک ہی آواز دی تو وہ نا جانے کہاں سے نازل ہوئی اور آندھی طوفان کی طرح اسے کندھوں سے پکڑ کر گول گول گھمانے لگی۔

اس کی ساری فائلز اور بیگ وغیرہ گر گئے۔

"آپی۔۔آپی۔۔آپی۔۔۔اومائی گاڈ۔اومائی گاڈ۔آئی کانٹ بی لیو دس۔آپی"

اسے گلے لگاتے ہوئے وہ اچھل اچھل کر خوشی اور جذبات میں کہہ رہی تھی جیسے کوئی چھوٹی سی بچی ہو۔

"چکر آ گئے ہیں مجھے، بے وقوف ہٹو"

اس نے اپنی پاگل سی بہن کو خود سے الگ کیا۔

"آپ کو یقین نہیں آئے گا آج صبح کیا ہوا"

وہ اسے یوں بتا رہی تھی جیسے ابو اور بھائی کی لڑائی کوئی خوشی کی بات ہو۔

"پاگل تو تم پہلے ہی تھی مگر اب پاگلوں کی سردار بھی بن گئی ہو۔بھائی اور ابو نیچے لڑ رہے ہیں اور تمہیں خوشی سوجھی ہوئی ہے؟"

اس نے تھوڑے خفا سے لہجے میں کہا اور نیچے جھک کر فائل اٹھائی۔

"بھائی اور بھابھی کو تو ہر خوشی کی بات میں بھنگ ملانا ہوتی ہے۔ان کی کون سنتا ہے۔اصل بات تو سنیں مس دملہ جی"

وہ آخری جملہ کہتے ہوئے تھوڑی شرارتی سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بکواس کر بھی دو کب سے دماغ کھائے جا رہی ہو"

اسے معلوم تھا کوئی فضول بات ہی ہو گی جس پر مس عاشی صاحبہ پاگل ہوئے جا رہی ہیں۔

"گیس کریں ہنٹ دیتی ہوں"

وہ مسکراتے ہوئے شرارت سے بولی تھی۔

"نہیں تم ایسے ہی بتا دو"

اسے اپنی بہن کی بچگانہ حرکتوں میں نہیں پڑنا تھا۔اس نے اپنی ساری چیزیں سمیٹ لی تھیں۔

"بک بھی دو عاشی"

اس نے فولڈر اسکے کندھے پر مارتے ہوئے کہا۔

"اوہو۔بنو جی اتنی بے صبری مت دکھاؤ۔۔صبر کرو۔اچھا ایک گانا ہے اگر آپ نے گیس کر لیا ناتو آپ کو مان جاؤں گی اور آپ کو آپ کے سوال کا جواب بھی مل جائے گا"

آنکھیں گھماتے ہوئے اس نے ہنس کر عائشہ کو دیکھا۔

"بولو"

دملہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عائشہ نے گلا کھنکارا۔

"تو عرض کیا ہے:

لاڑشہ پے خاوردہ قمیص تور مالار اوڑا

تازہ تازہ گلونادی سلور مالار اوڑا"

اس نے پشتو میں الٹا سیدھا گانا گانے کی کوشش کی جو کہ ان دونوں نے مل کر کچھ عرصہ پہلے سنا تھا۔

دملہ کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کیا مطلب؟"

اس کے ماتھے پر شکنیں ابھری تھیں۔

"اوہو۔آپی کتنی بے وقوف ہیں آپ۔چلیں ٹھیک ہے ایک اور ہنٹ سنیں:

زندگی میں تھی تجھ سے خوشی

چراغوں میں تھی تجھ سے روشنی

میری ہر خوشی تجھ سے جڑی

اب کہیں نہیں چین دو گھڑی

تجھ کو ڈھونڈوں میں کہاں۔۔۔۔جانان۔۔جانان

جانان۔۔جانان"

اس نے بڑے مزے سے سست روی کے ساتھ گانا ختم کیا۔

www.novelsclubb.com

دملہ کی سانسیں اٹکنے لگیں۔

پہلے پشتو گانا، پھر پختون کلچر پر بنی اردو فلم کا گانا۔ایک چیز مشترک تھی۔

پختون

وہ سمجھ تو گئی تھی مگر ماننا نہیں چاہ رہی تھی۔

اس کے منہ سے ایک لفظ تک ادا نہ ہو سکا۔وہ یک ٹک بس عائشہ کو دیکھے گئی۔

"اوہو ابھی بھی سمجھ نہیں آیا"

عائشہ نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"آخری ہنٹ۔۔اوکے۔

وادیٔ عشق سے آیا ہے 'تیرا' شہزادہ"

اس نے دملہ کی دونوں گالیں کھینچتے ہوئے کہا۔

اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

ہمائل؟"

اس کی فائلز نیچے گریں اور یک دم ہی اس کے منہ سے اس کا نام پھسلا۔

www.novelsclubb.com

عائشہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے آنکھیں پھاڑے اسے گھورا پھر حیرت و خوشی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ وہ چیخی۔

"آپ کو پتا تھا؟اومائی گاڈ۔اس کا مطلب کہ وہ اسی لیے آئے تھے۔آپی چھپی رستم نکلیں آپ۔آپ ان کو پسند کرتیں ہیں؟واؤ۔مجھے پتا کیسے نہیں چلا؟بھلا میر بھائی کو بھی کوئی ناپسند کر سکتا ہے۔وہ ہیں ہی اتنے ہینڈسم اور اچھے"

اس نے دوبارہ سے اس کے گال کھینچے۔دملہ اپنی جگہ یوں سن کھڑی تھی جیسے زمین نے اس کے قدموں کو جکڑ لیا ہو۔

"وہ اسی لیے آئے تھے؟واؤ مجھے تو یقین نہیں آرہا۔اومائی گاڈ۔میر بھائی۔۔میرے بہنوئی بنیں گے۔اف۔کتنا مزہ آئے گا سب کو چیخ چیخ کر بتاؤں گی کہ آپ کا سسرال پاکستان کی جنت میں ہے اور آپ کا 'وہ' وہاں کا شہزادہ ہے۔کتنی پیاری جوڑی لگے گی۔سارے کزنز تو سڑ سڑ کے ہی مر جائیں گے۔ان سب کا چہرہ دیکھنے والا ہو گا جو واجد بھائی کی شادی سے میر بھائی پر نظریں رکھے ہوئے تھیں واہ اور۔"

دملہ نے حواس بحال کرتے ہوئے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا ورنہ وہ پتا نہیں کیا کیا بولتی جا رہی

تھی۔

"بھابھی سن لیں گی بس کرو اندر کمرے میں چلو"

وہ اپنی بہن کی عادت سے واقف تھی۔اس نے یہ بات سارے محلے میں پھیلا دینی تھی۔عاشی نے اس کا ہاتھ دور کرتے ہوئے اسے شرارتی نظروں سے گھورا۔

"شہزادے کا سنتے ہی فوراً کیسے بولا ہے ہمائل؟"

اس نے اس کے ہی انداز میں نقل اتاری۔

"یعنی کہ آپ کو پتا تھا کہ انہی کو میں آپ کا شہزادہ کہہ رہی ہوں؟آپی۔۔سچ سچ بتایئے گا۔کیا بات کی تھی انہوں نے آپ سے؟اف مجھے تو سوچ سوچ کے ہنسی آرہی ہے کہ بے چاری ثنا،فضہ باجی،نتاشا باجی اور سب سے بڑھ کر مناہل کا منہ دیکھنے والا ہو گا بس ایک دفعہ یہ سب کچھ فائنل ہو جائے۔دیکھنا کیسے جلا جلا کر بتاؤں گی کہ ان کا ہینڈسم ہنک تو میری آپی لے گئیں"

اس کا لاؤڈ سپیکر تھا کہ آہستہ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"بکواس آہستہ کرو پاگل عورت"

www.novelsclubb.com

دملہ نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"پاگل ہوں گی آپ۔اور خبر دار مجھے عورت کہا کیونکہ عورت تو اب آپ بننے والی ہیں وہ بھی شادی شدہ عورت۔ مسز۔۔۔ہمائل فاروق خان"

وہ خوشی میں دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پھنسائے اچھلتی ہوئی بولی تھی۔

آخری الفاظ نیزے کی طرح اس کے دل میں لگے تھے۔

"اور بھابھی کی فکر مت کریں صبح صبح لڑ جھگڑ کر گئیں ہیں میکے۔ارسل کو بھی لے گئیں ہیں"

اس نے تین سالہ بھتیجے کا نام لیا۔

"کیوں گئیں ہیں وہ؟"

اس کا دل کسی خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

"ان کا دماغ ہی الٹا ہے۔ان کے بقول ماموں اور ممانی عارش کے لیے آپ کو چاہتے تھے۔اب بھلا کوئی بتائے وہ تو آپ سے تین سال چھوٹا ہے۔ایویں بھابھی نے ہر خوشی کے موقع پر ٹانگ اڑانی ہوتی ہے"

اس کی بات دملہ کو سن کر گئی۔

www.novelsclubb.com

عائشہ کو عارش پسند تھا۔ہاں کوئی طوفانی قسم کی محبت نہیں تھی مگر ایک بہن کے طور پر اسے ہمیشہ سے پتا تھا کہ عاشی کے دل میں اس کے لیے نرم گوشہ ہے اور اسے بھی لگتا تھا کہ عارش عاشی میں دلچسپی رکھتا ہے مگر یہ سب۔۔

اور وہ کتنی آسانی سے بتا رہی تھی۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔اسے صرف ہمائل کے پروپوزل نے دیوانہ بنا دیا تھا۔

"عارش کا دماغ خراب ہے؟"

دلمہ کا لہجہ سخت تھا۔اسے اس عارش والے رشتے کی بات سے شدید قسم کی ہتک کا احساس ہوا۔

"چھوڑیں اسے۔دفع کریں۔اور عارش نے کچھ نہیں کہا ہو گا وہ تو ابھی ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔اسے تو پتا بھی نہیں ہو گا اس بات کا۔مجھے یقین ہے جب واپس آئے گا تو ہنگامہ ضرور کرے گا۔یہ سب خرافات بھابھی اور ممانی کی پھیلائی ہوئی ہے۔دفع کریں۔آپ اپنے ان کی بات کریں۔"

وہ اسے چھیڑنے لگی۔

دلمہ کا تو دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا کہ یہ اچانک کیا ہو گیا تھا۔

"وہ گھٹیا شخص کیا لینے آیا تھا یہاں؟اور بھائی نے،ابو نے منہ کیوں نہیں توڑ دیا اسکا؟"

ناجانے وہ گھبراہٹ اور پریشانی میں کیا بولتی گئی۔

عائشہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"کیا؟مطلب کیا ہے آپ کی اس بات کا؟"

وہ عجیب سی نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"تم بتاؤ ابو نے انکار کر دیا نا؟منع کر دیا اس گھٹیا،جانور کو؟"

وہ پتا نہیں عائشہ سے کیا الفاظ سننا چاہ رہی تھی۔

"آپی۔۔وہ خود تو آپ کا ہاتھ مانگنے نہیں آئے ہوں گے نا۔کیا ہو گیا ہے آپ کو؟بی جان،آغا جان اور ارباز بھائی آئے تھے۔اور آپ یہ کس طرح کے الفاظ استعمال کر رہی ہیں میر بھائی کے لیے"

وہ خوشی تو بھول ہی گئی تھی۔

"بھاڑ میں گیا تمہارا میر بھائی۔۔جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔ابو نے۔۔کیا۔۔کہا؟انکار کر دیا نا؟"

وہ بلند لہجے میں الفاظ پیس پیس کر بولی تھی۔

عاشی کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپی؟"

"عائشہ بتاؤ نہیں تو رکھ کر دوں ایک؟"

اس نے تھپڑ دکھایا۔

"ابو کیوں انکار کریں گے بھلا؟ میر بھائی میں کیا کمی ہے؟ اسی لیے تو بھائی سے جھگڑا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے سالے سے آپ کی شادی ہو جب کہ ابو بی جان لوگوں کو گرین سگنل دے چکے ہیں۔ باقائدہ ہاں آپ سے بات کر کہ ہی کریں گے"

وہ قدرے تاسف سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

دلمہ کا رنگ زرد پڑنے لگا۔

"مجھے اس گھٹیا شخص سے شادی نہیں کرنی۔ میں ابھی جا کر انکار کر دوں گی۔۔ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں مجھ سے پوچھے بغیر؟"

عائشہ کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں۔

"تو کیا بھابھی ٹھیک کہہ رہی تھیں کہ آپ اور عارش ایک دوسرے کو۔۔"

"شٹ اپ"

وہ غصے سے بھری ہوئی تھی اوپر سے عائشہ کی بے تکی باتیں اسکا دماغ مزید خراب کر رہی تھیں۔

"میں مر جاؤں گی مگر اس سے شادی نہیں کروں گی۔ان دونوں سے نہیں۔سنا تم نے"

عائشہ کو اس کے بھڑکنے کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"میں ابھی جا کر ابو کو۔۔"

وہ نیچے جانے لگی تو عائشہ نے اس کا بازو تھام کر اسے روکا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا؟۔۔میری بات سنیں آپی۔ہمارے ابو ہمارے لیے دنیا سے لڑ رہے ہیں۔اس شادی میں بھائی بھابھی کا اپنا فائدہ ہے۔ذرا سوچیں اس گھر میں ابو کے ہولڈ کے باوجود بھابھی کیا کیا نہیں کرتیں آپ کے ساتھ؟ وہ لوگ آپ کے حوالے سے ابو کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں تاکہ اس گھر میں مسکان بھابھی اور ممانی کو کنٹرول مل جائے۔۔ابو دور کا سوچ رہے ہیں۔آپ بھی تو سوچیں نا"

وہ بڑوں کی طرح سمجھا رہی تھی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں اس عارش سے شادی کروں گی؟ شادی ہو گی تو کنٹرول کریں گی

نا۔اس کو واپس آ لینے دو اس کا دماغ بھی درست کرتی ہوں۔اور یہ جو سوات کا جنگلی جانور ہے نا ہمائل خان یہ بھی اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے۔پتا نہیں اتنے اچھے ماں باپ کو اس قدر ذلیل اولاد کیسے مل گئی"

عائشہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔وہ جتنی حیران ہوتی کم تھا۔

اس کو اندازہ نہیں تھا وہ ہمائل کے بارے میں کیا خیالات رکھتی ہے۔

"اب کہیں تو شادی کرنی ہے نا۔۔آپ کتنے رشتوں کو ٹھکرا چکی ہیں کبھی کوئی کبھی کوئی بہانہ کر کے ؟بھابھی اور مامی نے تو خاندان والوں میں آپ کو اس قدر بدنام کر کہ رکھ دیا ہے کہ ہر کوئی آپ کے متعلق بکواس کرتا ہے۔شکر کریں یہاں سے دور چلی جائیں گی۔کسی کی سازشیں سوات تک نہیں پہنچ پائیں گی۔اب پڑھائی والا فارمولا بھی نہیں چلے گا۔ابو بھی پتا نہیں کیا سوچ کر بیٹھے ہوئے تھے جو ہر رشتے کو دیکھنے سننے سے بھی پہلے انکار کر دیتے تھے۔شکر ہے ہمائل بھائی کے پروپوزل کو باقی سب کی طرح آتے ہی رجیکٹ نہیں کر دیا۔بھابھی اور بھائی کی خود غرضی کو لے کر ابو بہت غصہ ہیں۔وہ اب جلد سے جلد آپ کو رخصت کر دینا چاہتے ہیں تاکہ آپ ان کی خود غرضیوں سے محفوظ رہ سکیں"

اس نے نفی میں سر ہلا کر اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"زیادہ بنو مت۔ چھوٹی ہو چھوٹی ہی رہو۔ میں اس شخص کے ساتھ محفوظ کیسے رہ سکتی ہوں؟ نفرت نہیں۔ مجھے ہمائل خان سے گھن آتی ہے۔ اگر وہ دنیا کا آخری مرد بھی ہوا نا تب بھی اس سے شادی نہیں کروں گی۔ اور اگر کسی نے زبردستی کی نا تو یا میں اس کو مار دوں گی یا خود مر جاؤں گی"

عائشہ کچھ بول نہ سکی بس حیرت سے اسے دیکھتی جا رہی تھی جو جنونی سی لگ رہی تھی۔

دلمہ کو تو بس ہمائل کا چیلنج یاد آ رہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ہار کر بھی نہیں ہارے گا۔ اسے بھی اس شخص سے ہارنا نہیں تھا۔

"کیا بگاڑا ہے انہوں نے آپ کا ذرا ایکسپلین کریں گی؟"

وہ اب بازو لپیٹے ذرا غصے سے پوچھ رہی تھی۔ اس کے "میر بھائی" کے بارے میں اول فول بولنے والی اگر اس کی سگی بہن نہ ہوتی تو وہ کب کی اس کا سر پھوڑ چکی ہوتی۔

"کچھ نہیں بگاڑا بس مجھے اس سے نفرت ہے تو ہے"

وہ اسے چاہ کر بھی بتا نہیں سکتی تھی جو کچھ اس نے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپی بلاوجہ نفرت کا کوئی جواز نہیں ہوتا۔کچھ تو کیا ہو گا انہوں نے؟کوئی بات؟کچھ بھی جو آپ کی دوستی کو اس قدر نفرت میں بدل گئی؟"

وہ لمحے بھر کو خاموش ہوئی۔وہ کیسے اتنا سب کچھ عائشہ کے سامنے بول گئی تھی۔اور اگر بھابھی یہاں ہوتیں تو ایک نیا باب کھل جاتا۔ویسے بھی وہ ہمیشہ سے دملہ کی ٹوہ میں لگی رہتی تھیں۔وجہ اس کو بھی نہیں پتا تھا کہ کیوں عائشہ سے انکا رویہ قدرے اچھا اور مختلف تھا جبکہ دملہ کو تو کھا جانے کی حد تک نفرت کرتی تھیں۔کچھ سالوں پہلے تک ایسا نہیں تھا جب وہ ابرار کی صرف منکوحہ تھی۔جب سے وہ بیاہ کر اس گھر میں آئی تھیں تب سے ایسا تھا۔

"بولیں نا کیا کیا ہے انہوں نے؟"

وہ غصیلے لہجے میں پوچھ رہی تھی کیونکہ وہ اتنا جانتی تھی کہ اس کی بہن کو بلاوجہ ہی لوگ برے لگتے تھے۔نہ کوئی کزن اچھا لگتا تھا،نہ اس کی کوئی سہیلی تھی۔عجیب چڑچڑی سی تھی۔

"مہندی کی رات اس نے گھر کے اندر تک میرا پیچھا کیا اور۔۔۔"

وہ یک دم چپ ہوئی۔غصے میں وہ کیا کچھ بول جایا کرتی تھی۔

پہلے بول دیا کرتی تھی اور پچھتاوا بعد میں ہوتا تھا۔

"کیا؟"

اگر دملہ اس کے بارے میں کچھ غلط بولتی تو عاشی نے امی ابو کو ضرور بتا دینا تھا اور انکار کی صورت میں ہمائل سب کو سب کچھ بتا دیتا۔ ویسے بھی اس نے کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی۔ بس بات کرنے آیا تھا۔ اس بات کا بتنگڑ اس نے خود بنایا تھا۔

"بولیں کیا کیا انہوں نے؟"

اس نے دملہ کو ہلاتے ہوئے سوال کیا۔

اس نے تھوک نگلا۔

"پرو پوز کیا تھا مجھے"

اس نے بہت سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کیے۔ اسے ابھی اپنی نفرت میں کوئی حماقت نہیں کرنی تھی۔

"کیا؟"

وہ خوشی سے اتنی زور کا چیخی کہ اس کے کان کے پردے تک ہل گئے۔

"آہستہ بولو ذلیل انسان"

عائشہ نے اسے کندھوں سے پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"سچ بتائیں۔۔واؤ۔۔مجھے یقین نہیں آرہا کہ میر بھائی بھی اس طرح کی کوئی رومینٹک بات کر سکتے ہیں۔اچھا چھوڑیں بتائیں کہ اگزیکٹ لفظ کیا بولے تھے۔ایک ایک بات۔۔ایک ایک جملہ حرف باحرف"

دملہ نے اس کے پاگل پنے پر نفی میں سر ہلایا۔

"بکواس کر رہا تھا کہ اسے مجھ سے محبت ہے وغیرہ وغیرہ۔اور یہ بھی کہ پتا نہیں وہ شعر جو ہے۔۔آگ کا دریا والا"

ناجانے کیوں اسے لگا کہ ایک طرف کا آدھا سچ بتا کر بھی وہ عائشہ کی نظروں میں اس کے باوقار امیج کو خراب کر سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اللہ"

اس نے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"میں نے کیوں سین مس کر دیا۔ایک دفعہ شادی ہو جانے دیں پھر پوچھوں گی ان سے کہ شادی اٹینڈ کرنے کے بہانے کسی اور تک پہنچنے کا ارادہ تھا ہاں۔۔ہاں"

اس نے اسے کہنی مارتے ہوئے چھیڑا۔

اسے مزید تپ چڑھی۔

"ایسی واہیات باتیں مجھے اچھی نہیں لگتیں اسی لیے مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔ جیسا نظر آتا ہے ویسا نہیں ہے"

اس نے اپنی طرف سے انکار کی ٹھوس وجہ بتائی۔

عائشہ نے سر پیٹ لیا۔

"اگر کوئی آپ کو اتنے پیارے انداز میں پرو پوز کرے تو کوئی بھی نارمل انسان جو اپنے مکمل ہوش و حواس میں ہو اسے اس وجہ سے کیسے ریجیکٹ کر سکتا ہے؟ آپی پاگل پن اور ہٹ دھرمی کی بھی حد ہے ویسے۔ مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا نا کہ ہمائل بھائی آپ سے محبت کرتے ہیں تو میں خود آپ کی ملاقاتیں کرواتی۔ آپ تو بلکل بور ہیں۔ قسم سے۔ اتنا اچھا لڑکا جس کے پیچھے کئی مرتی ہوں وہ آپ کو اپنا جیون ساتھی بنانا چاہتا ہے آپی تو اس میں کیا برائی ہے؟ انہوں نے آپ کو بیوی بنانے کے لیے پرو پوز کیا تھا نا؟ آج کل کے نام نہاد تھرڈ کلاس گرل فرینڈ بوائے فرینڈ کے رشتے کے لیے تو نہیں نا آفر کی؟ وہ چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے۔ مگر نہیں وہ گریس فل، پڑھے لکھے اور انتہائی شریف خاندان سے ہیں وہ بھلا ایسا کیوں کرتے"

دلمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

کیا بتاتی وہ اپنی بہن کو کہ جو کچھ وہ کر چکا ہے وہ گرل فرینڈ بنانے کی آفر جتنا ہی گھٹیا اور غلیظ ہے یا پھر اس سے بھی زیادہ۔

"آپی اتنا اچھا رشتہ مت ٹھکرائیں۔ محبتیں بہت کم لوگوں کے نصیبوں میں ہوتی ہیں۔ وہ بھی پاک اور خالص محبتیں۔ آپ کو مل رہی ہیں تو ان کو ٹھکرائیں مت۔ ان خوبصورت لوگوں کی محبتوں سے اپنا دامن بھر لیں۔ آغا جان، بی جان، دونوں بھابھیاں، بھائی کتنے اچھے ہیں۔ اور میر بھائی۔۔۔ آپی آپ ان سے اتنے سالوں بعد ملی ہیں اسی لیے نہیں جانتیں کہ وہ کتنے اچھے انسان ہیں۔ آپ میری بات یاد رکھیے گا۔ آپ کو بھی ان سے محبت ہو جائے گی۔ وہ ہیں ہی ایسے۔ ان کی ذات خود محبت ہی محبت ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ایک پل کو اسے لگا کہ عائشہ نہیں امی بول رہی ہیں۔ اتنی سمجھداری کی باتیں وہ عموماً نہیں کرتی تھی۔ اس کی بات وہ مان بھی لیتی اگر آنے والا پروپوزل "ہمائل خان" کا نہ ہوتا۔ اگر وہ "شیطان صفت" نہ ہوتا تو وہ اس کی بات مان بھی لیتی کیونکہ اسے اپنے سارے کزنز زہر لگتے تھے۔ ممانی اور بھابھی کو اس سے خاص قسم کی نفرت تھی مگر اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں

پڑتا تھا۔ لیکن یہیں پر وہ غلط تھی کہ اس نے بھابھی کی نفرت کی وجہ جاننے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ معمولی نند بھابھی کا جھگڑا ہوتا تو عاشی کے ساتھ بھی ہوتا صرف اسی کے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں تھا حالانکہ اس نے ماضی میں جو بھی غلطیاں کیں تھیں اس سے مسکان کی ذات پر تو کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"وہ بلکل ویسا نہیں ہے جیسا تم بول رہی ہو۔ مجھے اس کے غصیلے مزاج سے خوف آتا ہے"

اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی اسے قائل کرنے کی۔

عائشہ ہنسنے لگی۔

اتنا ہنسی اتنا ہنسی کہ لوٹ پوٹ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"س۔۔سو۔۔سوری"

وہ دہری ہوئی پیٹ پر ہاتھ رکھے کہہ رہی تھی۔

اب دلمہ کو اس پر صحیح معنوں میں غصہ آیا۔ اس نے اسے پکڑ کر سیدھا کیا۔

"اس میں گلا پھاڑ کر ہنسنے کی کیا بات ہے؟"

وہ سیدھی ہوئی اور ہنسی ضبط کی۔

"ہنسنے کی بات تو ہے نا آپی۔ غصہ؟ وہ بھی میر بھائی؟ صدی کا سب سے بڑا لطیفہ سنایا ہے آپ نے"

اس نے عائشہ کو ایک چت لگائی۔

"بس کر دو اس کی تعریفیں کرنا۔"

دوسروں کے سامنے وہ بہت مہذب اور شائستہ مزاج بنا ہوا تھا۔ وہ کتنا نرم مزاج تھا یہ تو کوئی اس سے پوچھتا۔

"بس کر دیں آپی میں آپ کو سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں۔ اگر آپ نے ابو کو جا کر صاف انکار کیا نا تو پتا ہے بھابھی اور ان کی والدہ محترمہ کیا کیا باتیں بنائیں گی؟ ابو کو کیا کیا نہیں سننا پڑے گا آپ کی وجہ سے؟"

www.novelsclubb.com

وہ لمحے بھر کو چپ ہوئی۔

عائشہ کو لگا کہ وہ سمجھ گئی ہے۔

"اور وہ آپ سے محبت بھی تو کتنی کرتے ہیں آپی"

اس نے مزید اضافہ کیا۔

"وہ کرتا ہو یا نا کرتا ہو مجھے اس گھٹیا شخص سے شدید نفرت ہے۔مر جاؤں گی مگر اس سے شادی نہیں کروں گی"

وہ اسے کندھے سے ٹھوکر کرواتے ہوئے کمرے کی جانب چل دی۔

"آپی کا کچھ نہیں ہو سکتا"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔

سیڑھیوں سے نیچے کھڑا کوئی ان کی باتیں سن چکا تھا۔

"ہمائل خان؟اور یہ؟میں جانتی تھی کہ ایسا ہو گا۔مگر دیکھتی ہوں اس کی وہاں شادی کیسے ہوتی ہے۔۔اس لڑکی کو اور اس ہمائل خان کو خون کے آنسو نہ رلایا نا تو میرا نام بھی مسکان جاوید نہیں"

www.novelsclubb.com

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔

دلمہ اپنے کمرے میں بیٹھی بس اس پروپوزیشن کو سر پر سوار کیے بیٹھی تھی اس بات سے بے خبر کہ قسمت اس کی تباہی کا باب لکھنا شروع ہو چکی ہے۔

اس کے دماغ میں پھر وہی رات فلم کی طرح ری وائن ہونے لگی تھی۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی مجھے گھر چھوڑ کر آؤ۔"

اسے جھنجھوڑتی ہوئی وہ چلا رہی تھی۔

"تم نے سنا نہیں مجھے گھر چھوڑ کر آؤں ابھی۔"

وہ بلکل خاموش کھڑا تھا جیسے اسے اس کی آواز سنائی ہی نہ دے رہی ہو۔

"اتنے گھٹیا کیسی ہو سکتے ہو تم بولو؟"

وہ اتنی دیر سے چلا رہی تھی۔اب اسے نقاہت سی محسوس ہونے لگی تھی۔وقت کیا ہو رہا تھا کچھ پتا نہیں تھا بس اتنا یاد تھا کہ وہ اس وقت سے بھوکی تھی جب گھر سے نکلی تھی۔

"یہ چادر پکڑو۔"

اس نے غور کیا کہ وہ سیاہ چادر اپنے ساتھ لایا تھا جس پر اس نے غور نہیں کیا تھا۔

"اس سے چہرہ اچھی طرح ڈھک کر تیار ہو جانا کچھ لوگ آئیں گے اور..."

اسے زبردستی چادر تھماتے ہوئے وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا جیسے الفاظ مشکل سے ادا کر رہا ہو۔

"اور؟اور کیا؟"

اس کا دل کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا۔

"نکاح ہے ہمارا..."

اس نے الفاظ کا ایٹم بم گرایا تھا۔

وہ اپنی جگہ ایک لمحے کو ساکت سی ہو گئی اور اس کے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جو ابھی ابھی اس کے سر کے اوپر سے ہی گزرے تھے۔

"کیا؟"

www.novelsclubb.com

"میں دہراؤں گا نہیں۔ نکاح کے بعد تمہیں گھر کے چلوں گا۔ کچھ دیر تک قاضی صاحب آئیں گے اور چند گواہان۔ میں نہیں چاہتا ان کے آگے تمہاری شناخت ظاہر ہو۔ چپ چاپ چہرہ ڈھکو اور..."

"بکواس بند کرو..."

وہ پوری قوت سے چلائی اور چادر اس کے منہ پر پھینکی تھی۔

"میں تم سے کوئی نکاح نہیں کر رہی۔ مجھے میرے گھر چھوڑ کر آؤ ابھی اور اسی وقت۔ ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی۔"

اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"جو کچھ ہونا تھا ہو چکا، جو کچھ تم نے کرنا تھا وہ کر چکیں اب مجھے جو کرنا ہے میں وہ کروں گا۔ مجھ سے بحث مت کرو اور چپ چاپ..."

"مار ڈالوں گی میں تمہیں۔ سنا تم نے۔ دور رہو مجھ سے۔ میں سب کو بتاؤں گی کہ تم کتنے گھٹیا انسان ہو میرے..."

اس نے چیختے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

"میں تم سے نکاح نہیں کروں گی سن رہے ہو۔"

وہ آنکھیں بند کیے اس کی باتیں سنتا رہا۔

"مجھے گھر چھوڑ کر آؤ ابھی..."

وہ اس کا بازو پکڑ کر جھجھوڑتے ہوئے بولی۔

"سن بھی رہے ہو میں کیا کہہ رہی ہوں؟"

ہمائل نے آنکھیں کھولیں۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس تمہاری فضول بکواس کے لیے ٹائم نہیں ہے۔یہ چادر اٹھاؤ اور تیار ہو جاؤ۔اس سے زیادہ تیاری کا ٹائم نہیں ہے"

وہ کس قدر ڈھٹائی سے بول رہا تھا جیسے جرم اس کا اپنا نہیں دملہ کا ہو۔

"چاہے جو ہو جائے نکاح نہیں کروں گی سنا تم نے۔ہٹو میرے راستے سے۔"

وہ اسے دور دھکیلتی ہوئی دروازے کی جانب لپکی۔

"میری بات سنو دملہ۔"

اس کا بازو تھام کر اسے باہر جانے سے روکا۔

"تم یہاں سے میری اجازت کے بغیر نہیں جا سکتی۔ نکاح تو تمہیں کرنا ہی ہو گا"

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ کونسا ہمائل تھا۔اس کا دوست تو ایسا نہیں تھا۔ بچپن کا ہمائل،ان کا میرِ تو بہت نرم دل،لوگوں کی پرواہ کرنے والا اور دل کا بہت اچھا انسان تھا۔یہ کیسا روپ تھا،یہ کون تھا وہ اسے پہچان نہیں پائی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں مار ڈالوں گی"

وہ اس سے بازو چھڑوانے کی کوشش میں بھرپور طاقت لگاتے ہوئے اس کو تھپڑ مارنے کی بھی کوشش کرنے لگی۔

وہ آپے سے باہر ہو رہی تھی۔

"میری بات سنو دلہ..."

اس کے دونوں کندھوں سے پکڑ کر اس نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ کسی صورت ماننے کو نہیں آرہی تھی۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے میں بعد میں سب کچھ..."

"میں تم سے نکاح نہیں کر سکتی میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔"

ہمائل کی آنکھیں اس نے یک دم سرخ ہوتی دیکھیں جیسے ابھی ان سے خون ٹپک پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

"میں صارم احمد سے..."

"جسٹ شٹ اپ..."

وہ اتنی زور سے بولا تھا کہ دلہ سہم سی گئی۔

اب اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ اپنے بچپن والے میرِ سے نہیں کسی وحشی درندے سے بات کر رہی تھی۔اس کا چہرہ اور آنکھیں یوں لال ہو چکا تھا جیسے وہ ضبط کی آخری حدود کو چھو رہا ہو۔

"جسٹ شٹ اپ..."

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"اگر تم نے ایک دفعہ بھی اور اس بیغیرت کا نام لیا تو تمہیں اور اسے دونوں کو جان سے مار دوں گا۔سنا تم نے۔دیکھتا ہوں تم کیسے نکاح نہیں کرتی۔ایسے تو ایسے ہی سہی۔"

وہ یک ٹک اسے دیکھتی گئی جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو کہ وہ کون ہے؟

اس کا بازو پکڑ کر وہ اسے دروازے سے پرے لے گیا اور نیچے گری چادر اٹھا کر اس کے اوپر ڈالی۔

"پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس...صرف پانچ منٹ"

وہ جبڑے بھینچتے ہوئے بولا تھا۔

"میں مار ڈالوں گی تمہیں..."

اس نے باقی ماندہ قوت اکٹھی کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا؟ مار ڈالو گی؟ مجھے؟ اتنی ہمت ہے؟"

وہ خود کو جب بے بس سا محسوس کرنے لگی تو اسے اس سے خوف سا محسوس ہوا۔

"میرے ماں باپ میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ پلیز مجھے جانے دو"

وہ اسے دھمکیاں نہیں دے پا رہی تھی سو منت سماجت پر آ گئی۔

"اوہ..."

www.novelsclubb.com

وہ استہزائیہ انداز میں ہنسا۔

"کاش یہ بات تم نے گھر کی دہلیز پار کرنے سے پہلے سوچی ہوتی۔"

اسے اس کی کسی بات سے سروکار نہیں تھا وہ بس وہاں سے بھاگ کر گھر جانا چاہتی تھی۔

"گھر تم اسی صورت جا سکتی ہو جب میری بات مان لو گی ورنہ ہمیشہ کے لیے یہیں پر قید رہو گی سنا تم نے۔"

قہر برساتی نگاہوں سے اس نے دملہ کی ہمت ویسے بھی توڑ دی تھی مگر وہ ہار نہیں ماننا چاہتی تھی۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میں سب کو تمہارا یہ غلیظ چہرہ دکھاؤں گی ہمائل خان۔ سب کو بتاؤں گی۔ اپنے ابو کو، ابرار بھائی کو، آغا جان، بی جان، ارباز بھائی شامل اور گلباز بھائی سب کو بتاؤں گی۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم یہاں سے جاؤ گی تو کچھ بتا پاؤ گی نا۔"

اس کا دل چاہا اس کا چہرہ نوچ لے۔ وہ پچھتا رہی تھی کہ گلباز کی شادی مس شرکت کرنے کیوں آ گئی تھی۔ کیوں اسے آج بھی اپنا بچپن والا دوست سمجھتی رہی تھی۔ کیسے اسکا شیطانی چہرہ پہچان نہیں پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو ایسا مت کرو۔ میرے ابو تمہارے سگے چاچو کی طرح ہیں تم ان کی عزت سے اس طرح کھلواڑ کیسے کر سکتے ہو؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"جب بیٹیاں خود ہی باپ کی عزت کی دستار مٹی میں ملانے کو تیار ہوں تو باہر والوں کو ان کے والدین کی عزت اچھالنے کا مفت میں لائسنس مل جاتا ہے۔ اگر باہر والوں سے عزت کروانی ہو تو گھر سے شروع کرنا چاہیئے بی بی۔"

وہ کچھ بول نہ سکی۔

"کیا تمہیں خیال آیا تھا اپنے باپ کے بڑھاپے یا ماں کی مشکلات کا جب تم ہمارے گھر سے بھاگنے کے لیے نکلی تھیں؟ اس لمحے سوچا تھا کہ تمہارے باپ کے دوست کی فیملی کیا سوچے گی جن کے بیٹے کی شادی اٹینڈ کرنے آئے ہو تم لوگ؟ کیا کیا باتیں کریں گے وہ لوگ جو شادی پر آئے ہوئے تھے؟ کیا تم نے سوچا تھا کہ تمہارا باپ جیتے جی مر جائے گا جس نے عزت اور نام

کمانے میں اپنی عمر گزار دی؟ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر تمہیں تمہارے جیسی بیٹی مل گئی تو کیا کرو گی؟"

وہ لاجواب ہو چکی تھی۔ اسے دھیان رکھنا چاہیئے تھا کہ کوئی اسے گھر سے نکلتے ہوئے دیکھ تو نہیں رہا۔ ہمائل نے اس چیز کا فائدہ اٹھایا تھا۔ وہ اس کا پیچھا کرتے کرتے اس جگہ تک پہنچا تھا جہاں سے اس نے اسے اغواء کر لیا تھا۔ ابھی بھی اسے صارم کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ نا جانے وہ کتنی دیر اسکا انتظار کرتے کرتے چلا گیا ہو گا۔

"بکواس بند کرو..."

وہ پھر سے جارحانہ انداز اپناتے ہوئے بولی تھی۔

"تم گھٹیا اور غلیظ انسان ہو۔ تم نے بھی کبھی سوچا ہے کہ اگر تمہیں تمہارے جیسا بیٹا ملا تو تم کیا کرو گے؟ تم میرے تو کیا کسی بھی لڑکی کے قابل نہیں ہو۔"

اس نے چادر سر سے اتار کر اس کے قدموں میں پھینکی۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے ساتھ زبردستی نکاح نہیں کر سکتے۔جب نکاح خواں آئے گا تو میں شور مچادوں گی"

ہمائل کا ہاتھ اپنی قمیص کی جیب میں گیا۔

"اچھا؟..."

اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو دملہ کے اوسان خطا ہو گئے۔

وہ پسٹل تھا جسے وہ لوڈ کر رہا تھا۔

اسے اپنے پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

"اب بھی بولو کہ میری بات نہیں مانو گی۔"

اس لمحے وہ اپنی طاقت کے نشے میں دھت کوئی شیطان لگا تھا جسے اس کے آنسوؤں سے کوئی سروکار نہیں تھا۔وہ کوئی فرعون تھا جو اپنی طاقت کمزور پر نکال رہا تھا۔

"ت...تم...تم مجھے نہیں مار سکتے۔م...میں۔میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"

www.novelsclubb.com

وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

"اس ڈرامے کا ٹائم نہیں ہے۔"

اس نے پسٹل کی نوک اس کی پیشانی پر رکھی۔

دملہ کا دل بند ہونے کو تیار تھا اور وہ اپنی جگہ سے خوف کے مارے ہل نہیں پائی۔

"میر... یہ کیا کر رہے ہو؟ پیچھے کرو اسے"

وہ خوف کے مارے آنکھیں میچے اس سے منتیں کرنے لگی۔

"اگر چاہتی ہو کہ اس میں سے نکلنے والی گولی تمہارے سر کو پار نہ کرے تو میری بات مان لو ورنہ یہیں شوٹ کر کہ دفن کر دوں گا اور تمہارے گھر والوں سے کہوں گا کہ تم کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہو"

اس کی آنکھیں صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، ہاتھ کپکپانے لگے۔

"بہت وقت ضائع ہو چکا ہے"

www.novelsclubb.com

اس نے بائیں کلائی میں بندھی گھڑی سے وقت دیکھتے ہوئے کہا اور پھر سے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"میں تمہاری بات نہیں مانوں گی سنا تم نے۔ مجھے گھر چھوڑ کر آؤ"

وہ دوبارہ چیخی تھی مگر اس سے بے پناہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی ہمت ہتھیار ڈال چکی تھی۔

"آواز نیچی رکھو"

وہ سہم کر ذرا سا پیچھے ہٹی تو اس نے پھر سے پسٹل اس کے سر پر ٹکا دی۔

"سوری مگر تم نے کوئی اور آپشن چھوڑا ہی نہیں تھا۔ لیکن اب تمہارے پاس بھی کوئی اور آپشن نہیں ہے اس لیے چپ چاپ نکاح کے پیپرز پر سائن کرو باقی معاملات بعد میں ڈسکس ہوں گے۔ اگر کچھ گڑبڑ کی تو یاد رکھنا یہاں پر قتل بہت عام بات ہے"

اس نے پسٹل اس سے دور کی اور دروازہ پھر سے لاک کرتا ہوا چلا گیا۔ دملہ کو تو سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ اس کے ساتھ ہو کیا گیا تھا۔

لرزتے قدموں سے وہ چادر کی جانب بڑھی اور اسے اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل تک آئی اور اپنا عکس دیکھا۔

اس کا چہرہ زخموں کی وجہ سے سوجا ہوا تھا۔ سر پر پٹی بندھی تھی۔

اگر اس کی عزت بچ گئی تھی تو ان زخموں کا یہ مطلب تھا کہ اس نے اسے تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ کیسا وحشی اور ذہنی مریض تھا۔

اس نے لرزتے ہاتھوں سے چادر لپیٹنا شروع کی تو اپنی بے بسی پر بے انتہا رونا آیا۔ وہ وہاں اس وحشی کے رحم و کرم پر اکیلی تھی جہاں نہ اسکا کوئی ہمدرد تھا نہ غمگسار۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ نکاح خواں اور چند لوگوں کے ساتھ اس کمرے میں آیا تھا۔

"دملہ احسن شفیق کیا آپ کو ہمائل فاروق خان کے ساتھ اپنا نکاح بعوض ستر ہزار روپے حق مہر سکہ رائج الوقت قبول ہے؟"

وہ گھر سے یہ سوچ کر نکلی تھی کہ وہ اب تک صارم کی زندگی میں اس کی بیوی کے طور پر شامل ہو چکی ہو گی مگر یہاں تو قسمت اس کے پلے ہمائل خان کو باندھ رہی تھی۔ خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے اپنی قسمت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے تھے۔

وہ اس کی زندگی کی سب سے بھیانک رات تھی جب ہمائل فاروق خان اس کے شوہر کی حیثیت سے اس کی زندگی میں شامل ہوا تھا۔

سب کے چلے جانے کے بعد اس نے کمرہ دیکھا تو باہر سے لاکڈ تھا۔

اس نے چادر اتار پھینکی اور غصے میں چیزیں پٹخنے لگی۔ اس کا دماغ ابھی تک یہ سب قبول نہیں کر پا رہا تھا۔ اس نے اللہ سے شکوے شروع کر دیے تھے۔ اس کا دماغ جیسے بلکل کام کرنا چھوڑ گیا تھا۔ اسے اس شخص سے اس قدر نفرت ہو چکی تھی کہ اسکے مرنے کی دعائیں کرنے لگی تھی۔ وہ یہ کہہ کر گیا تھا کہ جلد ہی وہ اسے گھر پہنچا دے گا مگر بہت دیر ہو چکی تھی اور وہ اب تک نہیں آیا تھا۔ نا جانے وہ کیا کرنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھٹنوں میں سر دیے فرش پر بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی جب اسے قدموں کی آواز آئی۔وہ اٹھ کر دروازے کی جانب بھاگی۔

"مجھے گھر چھوڑ کر آؤ ابھی..."

دروازہ کھلتے ہی جب وہ نظر آیا تو وہ بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھی۔

اس نے کمرے کی حالت دیکھتے ہوئے اسے تنقیدی نظروں سے گھورا۔

"بے جان چیزوں پر اپنا غصہ اتارنے سے کوئی فائدہ نہیں۔"

وہ بولا تو کچھ دیر پہلے والا ہمائل نہیں تھا۔اس کا لہجہ اب نارمل ہو چکا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔ابھی کے ابھی مجھے گھر چھوڑ کر آؤ۔"

وہ بے صبری سے انتظار کر رہی تھی کہ ابو کے گلے لگ کر انہیں سب کچھ سچ بتا دے۔

"میری بات سنو..."

وہ پر سکون سے انداز میں گویا ہوا۔

"گھر والوں کے سامنے جا کر تم ایسا کچھ نہیں کہو گی جس سے ہماری زندگیوں پر کوئی منفی اثر ہو"

اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے کاٹ دار نظروں سے دیکھا۔

"زندگی پر منفی اثر؟ زندگی میں مزید کچھ برباد ہونے والا رہ گیا ہے؟ تم تو بری ہو جاؤ گے اور میرا کیا؟ کیا ہو گا میری زندگی کا ہمائل خان؟ میں بتاؤں گی۔ سب کو بتاؤں گی کہ تم کس قدر گھٹیا اور شیطان صفت درندے ہو۔"

وہ پر سکون سا کھڑا رہا۔

"تمہاری زندگی برباد نہیں ہو گی یہ میرا وعدہ ہے"

اس کا دل چاہا کچھ اٹھا کر اسے دے مارے۔ ایسی گھٹیا حرکت کرنے کے بعد بھی اس میں اتنی ہمت تھی کہ وہ اس کے سامنے پر اعتماد کھڑا یہ بول رہا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے وعدے... مجھے میرے ابو اور امی کے پاس جانا ہے ابھی"

www.novelsclubb.com

وہ ڈر بھی رہی تھی کہ کہیں وہ پھر سے گن نہ نکال لے۔

"وہیں جا رہے ہیں لیکن پہلے کچھ شرائط سن لو"

"کچھ نہیں سننا مجھے۔نہ تمہاری کوئی شرط ماننی ہے۔مجھے ابھی کے ابھی گھر چھوڑ کر آؤ۔"

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

"نکاح جیسے بھی ہوا ہے جن بھی حالات میں ہوا ہے سچ یہی ہے تم اب میری بیوی، میری عزت ہو۔جتنی جلدی اس بات کو قبول کر لو گی تمہارے لیے اتنا ہی اچھا ہو گا۔فکر مت کرو رخصتی تمہاری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہی ہو گی۔جتنا چاہو پڑھ سکتی ہو، جاب کر سکتی ہو مجھے کوئی ایشو نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

وہ بے یقینی سے اس شخص کی جرأت کو دیکھ رہی تھی جسے یہ یقین تھا کہ وہ اس کے ساتھ زندگی گزارنے کو تیار ہو جائے گی۔

"فی الحال میرا ابھی رخصتی کا کوئی ارادہ نہیں ہے مجھے سی ایس ایس کرنا ہے لیکن اگر تم نے گھر جا کر واویلا کیا تو میں سب کو پتا چل جائے گا کہ تم گھر سے کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ رہی تھیں اور پتا ہے پھر کیا ہو گا؟"

وہ سمجھ نہیں سکی کہ اس شخص کو کیا نام دے۔ایک شاطر، چال باز یا پھر بے وقوف جو یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ کسی کو کچھ بھی نہیں بتائے گی۔

"کیا ہو گا؟"

"وہ ہماری رخصتی ابھی کر دیں گے۔ سو اگر مجھ سے چند سال کے لیے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو تو چپ رہنا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے پھر سے دھمکا رہا تھا صرف فرق یہ تھا کہ وہ اب سختی سے بات نہیں کر رہا تھا۔

"کیا مطلب؟"

"سمجھنا نہیں چاہ رہی تو اور بات ہے لیکن پھر بھی بتا دیتا ہوں۔ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں نا وہاں مردوں کا بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے لیکن اگر عورت کے دامن پر

ذرا سا بھی داغ لگ جائے تو یہ معاشرہ اس سے زندہ رہنے کا حق بھی چھین لیتا ہے۔لوگ مجھے کچھ دن ملامت کر کہ بھول جائیں گے مگر تم برباد ہو جاؤ گی۔تم نے اب تک جو کچھ بھی کیا میں وہ کبھی نہیں دہراؤں گا مگر میں یہ ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ میری بیوی کسی غیر مرد کی منتظر رہے یا اپنی عزت کو داؤ پر لگا دے۔اس لیے آئندہ میں تمہارے منہ سے اس لعنتی انسان کا ذکر نہ سنوں۔جو کچھ بھی تھا ماضی تھا۔میں تمہارا حال ہوں اور مستقبل بھی"

"مجھے نہ ایسا حال چاہیئے نہ ہی مستقبل"

"جو مرضی آئے کہو جو مرضی آئے کرو لیکن اگر تم یہ بات کبھی بھی بھولی کہ تم اب کسی کی بیوی ہو،امانت ہو تو پھر مجبوراً مجھے یاد کروانا پڑے گا کہ میں تمہارا شوہر ہوں"

www.novelsclubb.com

اس نے اسے حقارت سے دیکھا۔

اس کی بات ماننے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ تھا ہی نہیں۔اسے فی الحال گھر پہنچنا تھا۔نا جانے وہاں کیا ہونے والا تھا۔اسے بھائی اور ابو کے ردِ عمل کی بھی فکر تھی۔

"میرے خیال سے تمہیں میری بات اچھی طرح سمجھ آگئی ہے"

اس کی خاموشی کو چند لمحے دیکھنے کے بعد اس نے اسے پھر سے وہی چادر اوڑھائی اور ہاتھ تھام کر وہاں سے باہر لے گیا۔

اس نے پہلی دفعہ اس کمرے سے قدم باہر نکالا تھا۔

وہ کسی کا عالیشان سا گھر معلوم ہوا تھا۔ نا جانے وہ اسے کہاں لایا تھا۔ اس نے زیادہ غور نہیں کیا اور مجبوراً اس کے ساتھ چلتی گئی۔

باہر نکلی تو معلوم ہوا کہ فجر کا وقت ہو چکا تھا یعنی وہ پوری رات گھر سے باہر رہی تھی۔ اب اس کی بدنامی تو یقینی بات تھی۔

"تم اپنی بچپن کی کسی پرانی دوست سے ملنے جا رہی تھی لیکن راستہ بھٹکنے کی وجہ سے ڈھلوان دار گڑھے میں گر کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ ایک عورت نے تمہیں ہسپتال پہنچایا جہاں سے میں تمہیں ڈھونڈ کر لایا ہوں۔ اوکے"

گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے اس نے کہا تو وہ اس کی شیطانی چال پر ششدر رہ گئی۔ یعنی وہ سب کی نظروں میں ہیرو بھی بننا چاہ رہا تھا۔

گھر والے اس کے صحیح سلامت واپس آجانے پر بہت خوش تھے۔بی جان نے اس کا صدقہ اتارا تھا۔ مگر بھابھی کا رویہ کچھ عجیب سا تھا۔ابو وہاں نہیں تھے۔اسے آرام سے کافی دیر کے بعد ان کے ہارٹ اٹیک کے متعلق بتایا گیا تھا۔وہ اس کے صدمے میں ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔

اس لمحے اسے اپنے قدم پر پہلی بار شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔اسے ابو سے ملوایا گیا۔وہاں اس نے ان کی حالت دیکھ کر سچے دل سے توبہ کی تھی کہ وہ آئندہ کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی جس سے اس کے اتنے جان نچھاور کرنے والے باپ کی عزت پر کوئی حرف آتا ۔صارم سے اس نے دوبارہ ایک بار بھی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر ہمائل جو کچھ کر چکا تھا اگر ابو وہ سب جان لیتے تو جیتے جی مر جاتے۔

www.novelsclubb.com

گلباز کی شادی میں کوئی مسئلہ نہ ہوا اسی لیے وہ سب واپس لاہور چلے گئے تھے جہاں عائشہ اپنے ماموں کے ہاں رہ رہی تھی کیونکہ وہ سکول سے چھٹیاں نہیں لینا چاہتی تھی۔واپس جا کر ابو کی طبیعت ابھی بہتر بھی نہیں ہوئی تھی کہ ابرار کے ہاتھ اس کے پرانے میسیجز چڑھ گئے جو اس

نے صارم کو کیے تھے۔اس دن بہت ہنگامہ ہوا لیکن ابو نے بھائی کو کوئی بھی سخت ردِ عمل دینے سے منع کیا تھا۔

اسی دن سے بھائی اور اس کے بیچ بہت دوریاں آ گئیں۔ابو بھی اس سے کم ہی بات کرتے تھے۔مسکان بھابھی جب رخصت ہو کر گھر آئیں تو انہیں اس نئے سکینڈل کا پتا چلا۔پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے اور ان کی ماں نے سارے خاندان میں اسے بدنام کر دیا۔طرح طرح کی ایسی کہانیاں بنا بنا کر خاندان بھر میں مشہور کر دیا جو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

اس کی ایک غلطی نے اس کی ساری زندگی خراب کر دی تھی۔اچھی بات یہ ہوئی کہ ہمائل نے کبھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ابو اور امی کا ان سب کے ساتھ رابطہ فون کی حد تک محدود ہو کر رہ گیا۔انہی سے اسے پتا چلا تھا کہ وہ آرمی سے ریٹائرمنٹ لے چکا تھا اور اے ایس پی کی حیثیت سے پنجاب میں ہی ڈیوٹی کر رہا تھا۔پہلے تو اس کے پنجاب ہی میں ہونے کی وجہ سے وہ ٹینشن میں رہتی تھی پھر اس کی لاہور پوسٹنگ نے تو اس کی نیندیں حقیقتاً چھین لی تھیں۔ وہ خاندان اور اپنے ہی بھائی سے دور ہوتی چلی گئی۔پانچ سالوں میں ابو کا رویہ بہت بہتر ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

مگر بھائی کو مسکان نے کبھی ٹھیک ہونے ہی نہیں دیا۔اب ہمائل خان دوبارہ واپس آچکا تھا اس کی بربادی کا باقاعدہ اعلان کرنے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔مٹھیوں میں کشن جکڑ کر گود میں دھرا تھا۔آنسو تھے کہ بہہ بہہ کر گالوں سے بھی نیچے گر رہے تھے۔اتنی بے بسی کہ اس کے ماں باپ اس کے سامنے بیٹھے تھے اور وہ ان سے اپنا دکھ،اپنی تکلیف بیان نہیں کر سکتی تھی۔اس شیطانی درندے کا راز فاش نہیں کر سکتی تھی کہ ہمائل خان نامی شیطان اس کے ساتھ نہ ہو کر بھی پانچ سال سے اس کے آس پاس تھا۔اس کے خیالوں کو،اس کی سوچوں کو اپنے قابو میں کیے ہوئے تھا۔وہ

نہیں بتا سکتی تھی کہ اس نے اسے کس کس طرح سے ذہنی اذیت دی تھی۔

اس وقت کمرے میں جلتے ہیٹر کے باوجود اس کے ہاتھ ٹھنڈے یخ ہو رہے تھے۔

"بیٹا"

ابو نے پیار سے اس کے ہاتھ تھامے۔ وہ اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے جھریوں بھرے ہاتھوں کی محبت کی گرمائش پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"کیا تمہیں اس کی دوسری بیوی بننے پر اعتراض ہے؟ بیٹا اگر ایسا ہے تو میں تمہیں پھر سے بتا دیتا ہوں کہ اس کی رخصتی سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تھی۔ اس کے اور ہمائل کے بیچ کبھی میاں بیوی والا رشتہ نہیں رہا تھا اور۔"

اس نے آنکھیں میچ کر زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

نا جانے کیا مقصد تھا اس شخص کا جو اس نے اپنے گھر والوں کے ذریعے یہ کہلوایا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ تھا اور رخصتی سے پہلے ہی اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ ابو کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا مگر دملہ اس بات سے شدید خوف زدہ ہو گئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اسی سے نکاح کے متعلق بول رہا ہے مگر کیوں یہ اسے تب سمجھ آئی تھی جب ابو نے خود اس سے اس

www.novelsclubb.com

متعلق بات کی تھی۔وہ اسے یہ پیغام پہنچا کر شاید بلیک میل کرنا چاہ رہا تھا کہ اگر اس نے کوئی مسئلہ پیدا کیا تو وہ سب کو بتادے گا کہ اس کا پہلا نکاح اور کسی سے نہیں بلکہ دلمہ سے ہی ہوا تھا۔اور اس کے بعد۔۔

بدنامی

رسوائی

ساری زندگی کے طعنے اور آخر میں پھر وہی شخص اس کا مقدر بنتا۔

وہ دلدل میں پھنس چکی تھی۔جتنا نکلنے کی کوشش کرتی تھی اتنا ہی دھنستی جارہی تھی۔

"اچھا بتاتو دو کہ ہمائل میں کیا کمی ہے؟"

پچھلے کئی ہفتوں سے خاندان اور ان کے گھر میں ایک سرد جنگ سی چھڑی ہوئی تھی۔ابو تو فوراً ان کو ہاں کر چکے تھے جیسے اسی کے پروپوزل کے منتظر تھے۔سبھی ان سے نالاں تھے۔دلمہ نے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا وہ اس سے پوچھے بغیر ایسا کر دیں گے۔

امی کا بھتیجا ہونے کی وجہ سے انہیں عارش پسند تھا مگر جہاں مقابلے کی بات آتی تھی تو واضع طور پر ہمائل خان ہر لحاظ سے بہتر تھا۔ہر ماں کی طرح ان کو بھی اپنی بیٹی کے لیے بہترین ہمسفر کی

تلاش تھی۔وہ بھی دل سے چاہتی تھیں کہ ہمائل ہی اس کا ہمسفر بنے اسی لیے امی اور ابو کے درمیان اس بات کو لے کر اختلاف نہیں بنا تھا۔مزید یہ کہ اپنی بھابھی اور بہو کو ان سے بہتر کون جان سکتا تھا۔وہ اسے ماضی کے طعنے ہی دے دے کر مار دیتیں۔

اب جب انہوں نے دلمہ سے بات کی تھی تو وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی اور کوئی وجہ بھی نہیں بتا رہی تھی کہ اسے شادی کیوں نہیں کرنی۔عارش کے لیے بھی صرف امی نے اس سے پوچھا تھا کہ اگر اسے وہ پسند ہے تو وہ ابو کو سمجھا لیں گی مگر اس کے نام پر بھی وہ چڑ جایا کرتی تھی۔اس نے سب کو کچھ عجیب سی کشمکش میں ڈال رکھا تھا۔

ابو نے ہاں تو کر دی تھی مگر اگلا قدم تو اسے اعتماد میں لے کر ہی اٹھانا تھا نا۔

"کوئی کمی نہیں ہے بس وہ مجھے پسند نہیں ہے۔سب باتیں بنائیں گے کہ جس گھر میں بچپن سے رہی اسی گھر میں شادی ہو گئی۔سب کہیں گے کہ میں اور وہ پہلے سے۔۔۔"

"شش"

انہوں نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں جب تک زندہ ہوں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔بیٹا۔۔اچھا میری بات سنو۔۔تمہاری شادی تو کہیں نا کہیں اب کرنی ہے۔کیونکہ اب میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔عائشہ کی بات اور ہے وہ ابھی پڑھ رہی ہے مگر تمہارے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔۔"

انہوں نے اسے پیار سے کہا۔

اسکے سنگل صوفے کے سامنے دونوں میاں بیوی کرسیاں رکھ کر بیٹھے تھے۔

ماں باپ اسے ہمائل کے لیے قائل کر رہے تھے جبکہ بھائی بھابھی اکسا رہے تھے کہ وہ عارش کے لیے ہاں کرے۔اسے لگنے لگا تھا کہ وہ ذہنی مریضہ بن جائے گی۔

"میں چاہتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے جاؤں تو اپنی پھول جیسی بیٹیوں کو محفوظ ہاتھوں میں دیکھوں۔تم لوگوں کا دکھ نہ دیکھنے کو ملے"

وہ تڑپ اٹھی۔

"ابو"

"بیٹا یہ حقیقت ہے اور ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ایک نا ایک دن تو سب کو اس دنیا سے جانا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ اسے بچوں کی طرح سمجھا رہے تھے۔

"ہمائل بہت، بہت اور بہت ہی اچھا لڑکا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی تعریف کن الفاظ میں کروں۔ کاش میں سب کو بتا سکتا، ساری دنیا کو اعلانیہ بتا سکتا کہ میری کسی نیکی کا صلہ ہے جو داماد کی صورت مجھے ہمائل ملا ہے۔ میں اس پر ابرار سے زیادہ اعتبار کرتا ہوں۔ ہم بچپن سے جانتے ہیں اس کو اور تمہارے آغا جان، بی جان نے بہت مان سے تمہارا ہاتھ مانگا ہے۔ وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں یہ تم بھی اچھی طرح جانتی ہو۔۔ جانتی ہو نا؟"

اس کا سر خود بخود اثبات میں سر ہل گیا۔

"تو پھر؟ کیا اتنے پیار کرنے والے لوگوں کو جو کہ اپنے قبیلے سے باہر کسی صورت رشتے نہیں کرتے، اپنی روایات کو توڑ کر ہمارے پاس آئے، تمہارا ہاتھ مانگا۔۔ کیا ان کو انکار کر کہ ان کا دل توڑ دوں؟ فاروق میرا بہترین دوست ہے اور میں جھوٹ نہیں بولوں گا ہاں میرے ہمائل کی جانب جھکاؤ کی ایک وجہ یہ بچپن کی دوستی بھی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اگر ہمائل میں ذرا سی بھی کمی کوتی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں دوستی کے لیے کبھی تمہیں اس سے شادی پہ مجبور نہ کرتا بیٹا۔ مگر کچھ اور مجبوری ہے جس کی وجہ سے میں تمہاری شادی کسی اور سے کرنے کا سوچ بھی

نہیں سکتا۔اس لیے یہ مت سمجھنا کہ تمہارا باپ خود غرض ہے۔مجھے جہاں تمہارا محفوظ مستقبل نظر آرہا ہے وہیں پر تمہیں بیاہنا چاہتا ہوں"

وہ کہہ کر خاموش ہوئے۔

دملہ نے سختی سے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

"کچھ تو کہو بیٹا۔۔"

امی نے خاموشی توڑی۔

"امی۔۔"

اس نے امی کی جانب دیکھا۔

پھر ابو کی جانب۔

ان کے بوڑھے ہوتے چہروں پر،ان کی آنکھوں میں امید کی چمک تھی۔

اپنی بیٹی پر مان کی جھلک وہ دیکھ سکتی تھی۔

اسے جلد فیصلہ کرنا تھا۔

عارش

www.novelsclubb.com

ہمائل

یا پھر وہ۔۔۔

جو اسے سالوں سے نظر تک نہیں آیا تھا۔

وہ جس کی جھوٹی محبت کو وہ بھلا چکی تھی۔

وہ اس کی نو عمری کی غلطی تھا مگر۔۔آج۔۔

وہ اسے بہت یاد آیا تھا۔حد سے زیادہ یاد آیا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے اس سے کسی قسم کا طوفانی عشق تھا،وہ صارم احمد کو بھول چکی تھی۔ہر دوسرے مرد کی طرح وہ بھی اس کے لیے عام مرد بن چکا تھا جس کے لیے اب اس کے دل میں کوئی جذبہ نہیں جاگتا تھا۔بلکہ الٹا شرمندگی ہوتی تھی یہ سوچ سوچ کر کہ وہ بھی عام لڑکیوں کی طرح جھوٹی دل لگی میں پھنس گئی تھی۔وہ اب نو عمر کے لڑکے لڑکیوں کی ایسی حرکتوں سے بہت چڑ جایا کرتی تھی کیونکہ انہیں دیکھ کر کہیں نا کہیں اسے ان میں اپنا آپ نظر آتا تھا۔صارم کے نام سے اسے چڑ سی ضرور تھی لیکن ہمائل فاروق خان کی طرح اس کے لیے نفرت بھی

نہیں تھی۔وہ اس سے بس جان چھڑوانا چاہتی تھی۔

ایک لمحہ گزرا

دوسرا لمحہ

یکے بعد دیگرے کئی پل گزر گئے۔دل ودماغ میں عجیب جنگ سی چھڑ چکی تھی۔سارے خیالات،جذبات، گزرا ہوا ماضی۔سب کے سب آپس میں گڈ مڈ ہو رہے تھے۔ایک طرف ماضی تھا،دوسری طرف ماں باپ۔ایک طرف بہن کی پسند تھی تو دوسری طرف وہ شخص جسکے نام سے بھی اسے نفرت تھی۔

آگے کنواں پیچھے کھائی کیا ہوتی ہے اسے اب سمجھ آیا تھا۔ایک دفعہ سوچا کہ اس کا سچ بتادے۔

"م۔۔میں"

اس کے ہونٹ لرزنے لگے۔

آنسو ٹپ ٹپ نیچے گرے۔کشن پر گرفت مزید مظبوط ہوئی۔

اسکی پوری زندگی ایک لفظ پر منحصر تھی۔

بتائے یا نہیں۔

www.novelsclubb.com

بتا دیتی تب بھی تباہی تھی۔نہ بتاتی تب بھی تباہی تھی۔وہ آدمی تھا ہی غارت گر۔

"مجھے۔۔میں۔۔اس نے"

وہ الفاظ اکٹھے نہیں کر پا رہی تھی۔

ابو اسے دیکھتے ہوئے بہت پریشان سے لگے تھے۔

اس نے آنکھیں میچیں۔

آخر فیصلے کی گھڑی آن پہنچی تھی۔اسے جلدی کچھ کرنا تھا۔

دل کو سنبھالا، گہرا سانس لیا مگر آنکھیں ہنوز بند رکھیں۔لب کھولے اور جو اس نے کہا شاید اسے خود بھی یقین نہیں تھا نہ ہی اس کے سامنے بیٹھے اس کے ماں باپ کو۔

"مجھے یہ رشتہ قبول ہے۔آپ آغا جان کو ہاں کر دیں"

دو نفوس پر تو جیسے بم پھٹا تھا جبکہ تین پر خوشی کی برسات ہوئی تھی۔

بھائی بھابھی کمرے کے دروازے پر کھڑے ایک دوسرے کو، کبھی دلہ کو، کبھی امی بو کو ششدر نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

وہ خود مزید کچھ نا بول سکی۔دل پر بھاری بوجھ سا آن گرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری پیاری بیٹی"

ابو نے اس کا ماتھا چوما اور اپنے ساتھ لگایا۔

"دیکھنا تم بہت خوش رہو گی۔۔ ہمائل تمہیں بہت خوش رکھے گا۔"

ابو سے الگ ہوئی تو امی نے اسے گلے لگا لیا۔

ماں کے گلے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"بس بیٹا۔۔ بس۔۔ ایسا ہوتا ہے۔ پر لڑکی کو اس فیز سے گزرنا پڑتا ہے"

وہ اسے کے رونے کو قدرتی ردِ عمل سمجھ رہہ تھیں۔

وہ چاہ کر بھی بتا نہیں سکتی تھی کہ کہ وہ کس قدر تکلیف میں مبتلا ہے۔

عائشہ باہر کھڑی تھی دوڑتی ہوئی اندر آئی اور ابو کی گردن کے گرد پیچھے سے بانہیں ڈال کر ان کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرہ جوڑا۔

"مبارک ہو ابو"

ابو نے اسے پیار کیا۔ پھر دملہ کو اشارے سے پاس بلایا۔

وہ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے ان کے پاس آئی اور ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ان کی

www.novelsclubb.com

گود میں سر رکھ دیا۔

"اللہ میری بچیوں کو دنیا جہان کی خوشیاں دے۔ کبھی آنکھوں میں آنسو نہ آنے دے"

ابو نے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

"آمین"

امی نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اپنی بیٹیوں کو دیکھا جو ان کے لیے آج بھی چھوٹی چھوٹی گڑیوں سے کھیلنے والی بچیاں تھیں۔

ہر ماں باپ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد خاص طور پر بیٹیوں کی زندگیاں جنت سے کم نہ ہوں۔ وہ نازوں سے پالتے ہیں، پڑھاتے لکھاتے ہیں، انتہائی سوچ سمجھ کر رشتے کرتے ہیں، شادیاں کرتے ہیں اور اس کے بعد۔۔

www.novelsclubb.com

سسرال والے، معاشرے والے انہی نازوں پلی نازک گڑیوں پر زمین تنگ کر دیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بہت مختلف نصیب پانے والی ان دونوں بہنوں کی قسمت میں جو ایک بات مشترک تھی وہ تھی درد، تکلیف، اذیتیں جو ان کی منتظر تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو کی ہمائل کے لیے "ہاں" کر دینے کے بعد وہ لوگ آئے اور سادہ سی رسم کے بعد صرف گھر والوں کی موجودگی میں اس کے ہاتھ پر اس کے نام کی انگوٹھی پہنا گئے۔ یہ رسمی "منگنی" تھی جس میں کسی خاص تقریب کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ خاندان والوں کی مخالفت بھی اس چھوٹی سی رسم کی وجہ تھی۔ اس کے بعد گھر کا ماحول پہلے سے بھی زیادہ کھنچا کھنچا سا ہو چکا تھا۔ بھائی اور مسکان بھابھی یوں رہ رہے تھے گویا وہ ان کا گھر ہو ہی نا۔

دلمہ خود کو حد درجے تک نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ ہمائل خان کے ساتھ زندگی گزارنے کے بھیانک تصور کو چاہ کر بھی نارمل انداز میں نہیں لے پا رہی تھی۔ اس نے اپنا فون تک بند کر دیا تھا، کسی کزن کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ جانتی تھی جو اس کا مزاق مہندی والی رات اڑا رہی تھیں اگر ان سب تک یہ خبر پہنچی تو کتنی ہتک آمیز بات ہو گی۔ وہ سب تو یہی کہیں گی کہ پہلے بہت بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی کہ وہ اسے پسند نہیں مگر اب تو شادی کے لیے ہاں کر چکی

www.novelsclubb.com

ہے۔اگر بات صرف منگنی تک رہتی تو پھر بھی قدرے قابل قبول ہوتی۔ مگر وہ دسمبر میں شادی کرنا چاہ رہے تھے۔ابھی ستمبر کا وسط جا رہا تھا۔ابو امی کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔عائشہ تھی کہ پاگل ہوئے جا رہی تھی کہ کب شادی کی تیاریاں شروع کریں گے۔

اس سب میں ایک اچھی بات یہ تھی کہ اس شخص نے واجد کی مہندی کی رات کے بعد اس سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔وہ اس بات سے خوش ہونے کی بجائے پریشان ہو چکی تھی کہ کہیں وہ کچھ اور منصوبے بازیاں نا کر رہا ہو۔

ناشتے کی ٹیبل پر معمول کی طرح سناٹا تھا۔وہ کھوئی کھوئی سی تھی اور کب سے پلیٹ کو محض گھورے جا رہی تھی۔

ابو اور امی کب سے یہ نوٹ کر رہے تھے مگر کچھ کہا نہیں۔شاید وہ سمجھ رہے تھے کہ اس کی پریشانی کی وجہ بھائی اور بھابھی کی ناراضگی ہے۔

"دملہ بیٹا کھانا کھاؤ یہ کیا کب سے نوالے کے ساتھ کھیل رہی ہو؟"

امی ابو کی مرکزی کرسی کی دائیں جانب بیٹھی تھیں۔ان سے دوسری کرسی پر دملہ، پھر عائشہ۔جبکہ ابرار اور مسکان بائیں جانب بیٹھا کرتے تھے۔ارسل کو ناشتہ آیا جی کروایا کرتی

تھیں۔

"کھا رہی ہوں امی"

اس نے بے دلی سے ایک نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

ابو نے بغور سب کے چہروں کو دیکھا۔شاید وہ کوئی بات کہنا چاہتے تھے۔

"فاروق اور سانگہ بھابھی کل سوات سے آرہے ہیں"

بغیر تمہیدی جملوں کے انہوں نے اپنی بات کہی تو سب ناشتہ چھوڑ کر ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

ابرار اور مسکان کے چہروں پر ناگواری کا ایک عکس پھیل گیا جسے سب دیکھ سکتے تھے۔دلمہ کے علاوہ ان کی ناراضگی کی کسی کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ عجیب سی نگاہوں کا تبادلہ کیا۔

"شادی کی ڈیٹ فکس کرنے"

وہ دلمہ کی جانب دیکھنے لگے۔جیسے انہیں ابرار اور مسکان کی موجودگی کا علم ہی نا ہو۔شادی کی بات نے اس کے چہرے کا سارا رنگ نچوڑ لیا تھا۔وہ ہار رہی تھی اور ہمائل خان جیت رہا تھا۔

ابرار کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"مسکان آج آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی ڈنر تک انتظار مت کرنا"

وہ بلند آواز سے کہتا ہوا ماں باپ کو دیکھے بغیر وہاں سے چلا گیا۔

ماں آخر ماں تھیں اسکا یوں ناشتہ ادھورا چھوڑ کر جانے پر دکھی ہو گئیں تھیں۔بیٹا بھوکا تھا تو وہ خود کیسے کھا سکتی تھیں۔انہوں نے محسوس بھی نہیں ہونے دیا اور اپنا ناشتہ بھی چھوڑ دیا۔

"ابو کالج کا ٹائم ہو گیا ہے"

عائشہ نے جلدی جلدی کھانا ختم کرتے ہوئے دودھ کا گلاس لبوں سے لگایا اور دو گھونٹ میں سارا پی گئی۔

www.novelsclubb.com

"ارے آرام سے پاگل"

امی نے اسے ٹوکا۔

اس نے گلاس خالی کر کہ ٹیبل پر رکھا تو اس کے ہونٹ کے اوپری حصے پر دودھ کی لکیر سی بن گئی تھی اور اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔

دلہ اسے دیکھ کر ہنس پڑی۔اس گھٹن زدہ ماحول میں اس کی بچگانہ حرکتیں اسے ذہنی کوفت سے

کچھ دیر کے لیے سہی مگر نجات دلا دیتی تھیں۔

وہ اسے گھورتے ہوئے کھڑی ہوئی۔

کالج یونیفارم مین ملبوس وہ بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے ہوئے تھی۔

"لوگوں کے دودھ کے دانت نکلتے ہیں اور میری بہنا کی دودھ کی مونچھیں نکل آئی ہیں"

وہ دل سے ہنسی تھی۔

تیوری چڑھاتے ہوئے عائشہ نے سامنے پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکالنے کی زحمت گوارہ کیے بغیر وہیں کھڑے کھڑے ہاتھ سے چہرہ صاف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"یکھ تھو گندی"

دملہ نے اسے جان بوجھ کر چھیڑا۔

اس نے کرسی کے ساتھ پڑا ہوا اپنا کالج بیگ کندھوں پر ڈالا اور اسے منہ چڑایا۔

"آپ آئیں بڑی صاف ستھری اور سگھڑ۔۔لگ پتا جائے گا جب ساس کی ڈانٹ پڑے گی"

وہ اپنی جگہ سے ہوتی ہوئی امی تک آئی اور ان سے الوداعی پیار لینے کے بعد ابو کے پیچھے کھڑی

ہو گئی۔ ہمیشہ کی طرح وہ ان کی گردن میں بانہیں ڈال کر جھول گئی پھر ان سے پیار لینے کے بعد ان کو پیار دیا۔

دلملہ کے پاس سے ہوتی ہوئی وہ باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی آنکھوں میں شرارت چمکی۔

اس نے مصنوعی کھانسی کی۔

"عرض کیا ہے:

"دہ ستر گی جادو گری دی۔۔

دہ مینہ لیوانے دہ۔۔۔ جانان۔ جان"

اس نے حدیقہ کیانی کا پشتو گانا بڑے مزے سے گنگنایا۔

"عاشی۔۔۔"

وہ چلائی۔

"او جانِ جاناں مڑ وامیکے۔۔

او جانِ جانان۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بجائے چپ ہونے کے ایک اور گانا گانے لگی۔وہ ہمائل کے بارے میں بھول ہی گئی اور جوتا اتارنے کا اشارہ کیا تو عائشہ بھاگ گئی۔

سب کھلکھلا کر ہنس دیے۔

"آپی ویسے ایک بات بولوں۔۔"

وہ پھر سے پلٹی۔

"ہم تمہاری راہ دیکھیں گے صنم۔۔

تم چلے آؤ پہاڑوں کی قسم۔۔۔

آ بھی جائیں میر بھائی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ڈرامائی انداز میں گنگناتی ہوئی بولی۔

"ابو میں اس کو مار دوں گی"

وہ عائشہ کے پیچھے بھاگی۔

عائشہ آگے آگے تھی اور وہ پیچھے۔

امی اور ابو دونوں ان کی کھلکھلاہٹوں کو ہنستے ہوئے سن رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ایک پر آسائش ریسٹورنٹ کا منظر تھا جہاں پر وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ چہرے پر ڈھیروں بے زاری اور ناگواری لیے ہمیشہ کی طرح ارد گرد سے بے نیاز۔

عارش اسے دس پندرہ منٹ سے بس مسلسل دیکھے جا رہا تھا اور دو چار بے تکی سی باتیں بھی کر چکا تھا۔ اسے اب کوفت محسوس ہونے لگی۔

"عارش میں پھر سے بول رہی ہوں کام کی بات کرو۔۔ کیا بات کرنی تھی جس کے لیے بھابھی سے کہلوایا تم نے؟"

وہ وہاں بھابھی کے کہنے پر آئی تھی۔ صبح والی بات کے بعد حیرت انگیز طور پر مسکان کا رویہ اس کے ساتھ مزید برا ہونے کی بجائے قدرے بہتر ہو چکا تھا۔ وہ دوپہر میں خود اس کے پاس آئی جب وہ کچن میں کوئی نئی ڈش بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا کر رہی ہو؟"

مسکان کے چہرے سے وہ بتا سکتی تھی کہ اسے یقیناً کوئی کام تھا ورنہ وہ اور اسے مخاطب کرے یہ

نا ممکن سی بات تھی۔

"بھابھی نئی ریسیپی ٹرائے کر رہی ہوں۔گلاب جامن بنانے کی۔۔"

ہ سیلب پر پڑے برتنوں میں چیزیں انڈیل رہی تھی۔

ہمائل خان کا تصور کچھ پل کے لیے غائب کرنے کا بس یہی طریقہ تھا کہ وہ خود کو مصروف کر لے۔ایم اے کے امتحان وہ دے چکی تھی اب بس نتیجے کا انتظار تھا۔وہ اس کی مصروفیت کچن تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔وہ نت نئے خوانوں کی ترکیبیں دیکھتی اور تجربات کرتی رہتی تھی۔

"اواچھا۔۔ویسے تمہارے ہاتھوں میں زائقہ بہت ہے"

اگر وہ اس کے دل میں اپنے لیے بیر کو نہ پہچانتی ہوتی تو اسے مسکان کے تبصرے پر خوشی ہوتی ۔اس نے حیرت سے مڑ کر مسکان کو دیکھا جو واضع طور پر چہرے پر مصنوعی، زبردستی کی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس کے لیے یہ اچھی بات ہی تھی کہ اس کی بھابھی کا رویہ بہتر ہو رہا تھا۔اسے گھر کو میدانِ جنگ تو بنانا نہیں تھا۔اس نے بھابھی کی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا۔

"شکریہ"

وہ پھر سے اپنی کام میں مصروف ہو گئی۔

لمبے سیاہ، گھنے بال پونی میں مقید اس کی کمر سے نیچے تک جا رہے تھے جن کی چند لیئرز میں کٹی ہوئی لٹیں بار بار اس کے چہرے پر جھول رہی تھیں جنہیں وہ نزاکت سے بار بار کلائیوں سے پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ مختلف قسم کے اجزاء سے بھرے ہوئے تھے۔

مسکان کے چہرے پر ناگواری کی ایک لہر سی آئی جسے وہ فوراً ہی چھپا گئی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے"

چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ آخر اپنے مدعے پر ہی آ گئی تھی۔ دلملہ ہولے سے مسکرائی۔

"تو اسی لیے پیار کی عنایتیں کی جا رہی تھیں"

وہ سوچتے ہوئے پلٹی۔ کتنا مشکل کام تھا بھابھی کے ساتھ مسکرا کر بات کرنا۔

"وہ۔۔"

مسکان کچھ ہچکچائی۔

دملہ کی سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے اس نے لب کھولے۔

"دیکھو کسی کو مت بتانا ٹھیک ہے۔وہ عارش تم سے ملنا چاہتا ہے"

انہوں نے آسانی سے کہہ دیا مگر اسے زور کا جھٹکا سا لگا۔

"کیا؟ مگر کیوں؟"

وہ یقین نہیں کرنا چاہ رہی تھی کہ وہ اس کے بارے میں ایسا کچھ سوچتا ہے۔

"یوں کا کیا مطلب؟ بس بات کرنا چاہتا ہے۔مجھ سے گزارش کی تھی کہ تمہیں مناؤں۔تم کال بھی تو پک نہیں کرتی وہ بتا رہا تھا کہ تمہارا فون کچھ دنوں سے آف جا رہا ہے"

تو یہ بات تھی جس کی وجہ سے وہ اس سے اچھے سے پیش آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی مجھے اس سے نہیں ملنا"

اس کا موڈ بگڑ چکا تھا۔اسے پرواہ نہیں تھی کہ مسکان کو کتنا برا لگے گا۔اس کے سامنے صرف بہن کا چہرہ تھا۔

"وہ صرف بات کرنا چاہتا ہے دملہ۔ایک بار مل لو۔"

"بھابھی مجھے اس سے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنی آپ اسے منع کر دیں۔صبح آپ نے

سنانا کہ ابو نے کیا کہا؟میری شادی کی تاریخ مقرر ہونے والی ہے اور آپ؟"

اسے عارش پر غصہ آرہا تھا جسے عائشہ کی پسندیدگی نظر نہیں آتی تھی۔

"دملہ خود سری مت دکھاؤ۔ہمائل کا کریکٹر کیسا ہے کیسا نہیں ہم جانتے بھی نہیں اور تم عارش کو تو بچپن سے جانتی ہو نا؟اگر ہمائل خوبصورت ہے تو میرا بھائی بھی کسی سے کم نہیں۔دولت کی بات ہے تو وہ ہم سے زیادہ پیسے والے نہیں ہیں تمہیں ہمارے گھر میں کسی قسم کی کوئی کمی۔۔"

"بھابھی آپ کی ان وجوہات میں سے کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔اور آپ تو جانتی ہیں میں اسے پسند بھی نہیں کرتی"

آخری جملے نے مسکان کو عجیب سا اطمینان بخشا تھا۔

"وجہ صرف یہ ہے کہ وہ میرے ماں باپ کی پسند ہے۔اس کا کریکٹر اگر خراب نکلا تو یہ میری قسمت ہو گی۔عارش کسی سے کم نہیں ہے لیکن وہ میرے لیے بھابھی کے بھائی کے علاوہ صرف ایک کزن ہے اور کچھ بھی نہیں۔اور وہ مجھ سے تین سال چھوٹا بھی ہے۔"

اس نے جیسے یاد دلایا۔

"دیکھو دملہ"

اس نے دملہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔

"تم اس سے ایک بار مل لو۔۔صرف ایک بار میرے کہنے پر"

مسکان نے پیار سے کہا۔

ایسے پیار سے تو وہ اس سے تب بات کرتی تھی جب وہ اس کی بھابھی نہیں بنی تھی۔بھابھی بننے کے بعد نند بھابھی کے رشتے نے ان کا کزنوں والا رشتہ خراب کر دیا تھا۔

وہ سوچ میں پڑ گئی۔اسے سوچ میں گھرا ہوا پا کر مسکان کو مزید حوصلہ ہوا۔

"صرف ایک بار کی ہی تو بات ہے پھر سب کچھ تم پر منحصر ہے۔بس اس کی بات سن لو پھر جو بھی فیصلہ ہو تمہاری مرضی"

وہ جانتی تھی اس کا بھائی اسے اپنی باتوں سے قائل کر لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

"لیکن بھابھی اگر کسی کو پتا۔۔"

"نہیں پتا چلے گا میں کہوں گی کہ میں تمہیں اپنی درزن سے کپڑے لینے بھیجا ہے کیونکہ میں بہت مصروف تھی بلکہ ایسا کرتے ہیں میں بھی ساتھ چلتی ہوں ارسل کو لے کر گاڑی میں ہی بیٹھوں گی تم بات سن کر جلدی جلدی آجانا"

اس نے جیسے منٹوں میں حل نکالا۔یا پہلے ہی سوچ کر رکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن میں کوئی فضول بات برداشت نہیں کروں گی"

اس نے ایپرین کے ساتھ دونوں ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا۔

"وہ کوئی غلط بات نہیں کرے گا۔اب جاؤ ورنہ دیر ہو جائے گی۔جلدی سے ریڈی ہو کر آؤ"

مسکان نے اس کے کندھوں پر سے ہاتھ ہٹائے۔

وہ بے دلی سے اثبات میں سر ہلاتی ہوئی چلی گئی۔

اسے جاتا دیکھ کر پھر سے اس کے تاثرات میں نفرت کا ابال سا اٹھا۔

"میرا بھی وقت آئے گا دلہ بی بی۔اور تب میں تمہیں دکھاؤں گی کہ مسکان جاوید کیا چیز ہے"

اس نے اس کی پشت کو گورتے ہوئے کہا۔

وہ اسے کسی مشہور ریسٹورنٹ میں ڈرائیور کے ساتھ لے آئی تھی۔منصوبے کے مطابق وہ باہر رہی جبکہ دلہ عارش کے منتخب کردہ ٹیبل کو ڈھونڈ کر وہاں بیٹھ گئی۔بمشکل دو منٹ گزرے ہوں گے کہ وہ آ گیا تھا۔

کام کی بات کرنے کی بجائے وہ آگے پیچھے کی فضول باتیں کر رہا تھا جس سے اسے اور بھی چڑ

ہونے لگی تھی۔

"تم شادی کر رہی ہو؟"

وہ اس کے بار بار کہنے پر بلآخر مدعے کی بات پر آیا۔

"ہاں"

اس نے بے نیازی سے کہا۔

"اس میں تمہاری مرضی شامل ہے؟"

"میرے ماں باپ کی مرضی میں ہی میری مرضی ہے"

اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔ان میں کبھی دوستی کا بھی تعلق نہیں رہا تھا جو وہ اس کے ساتھ اپنے دل کی باتیں کرتی۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹ بول رہی ہو تم مجھے معلوم ہے تم اس ہمائل خان سے کتنی نفرت کرتی ہو"

اس کے لہجے میں بھی اس کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

وہ گھبرائی نہیں۔اسے یہ تاثر ہر گز نہیں دینا تھا کہ وہ ہمائل سے کس مجبوری کے تحت شادی کر رہی ہے۔

"ہاں ناپسند کرتی ہوں۔اور ناپسندیدگی کی وجہ بچپن کا ایک واقعہ ہے۔اس نے مجھے پہاڑ سے دھکا دیا تھا اور میں مرتے مرتے بچی تھی۔بس اسی وجہ سے مجھے اس سے چڑ ہے مگر میں نے سوچا ہے کہ بچپن کے واقعات کو وجہ بنا کر تعلقات خراب کرنا،ابو کے دوست کو ہرٹ کرنا صحیح بات نہیں انتہائی بچگانہ حرکت ہے"

وہ سب کچھ سوچ کر آئی تھی کہ اسے بھابھی کو یا ان کے بھائی کو کسی قسم کا کوئی ویک پوائنٹ نہیں تھمانا تھا۔

"تم اپنے ابو کی ایموشنل بلیک میلنگ میں آکر یہ سب کر رہی ہو نا"

یک دم اس کا چہرہ غصے سے لال ہونے لگا۔

"میرے ابو میرے لیے کوئی بھی غلط فیصلہ نہیں لے سکتے سمجھے تم۔اور ان کے بارے میں میں ایسی کوئی بکواس نہیں سنوں گی سو بہتر ہو گا کہ تم اپنی زبان کو لگام دو"

ابو کے اس غلط فیصلے کے باوجود کوئی اور ان کے بارے میں غلط بات بولے یہ اس کی برداشت سے باہر کی بات تھی۔

"غصہ مت ہو دملہ یہ ایک حقیقت ہے کہ تم اپنے ماں باپ کی بلا لخصوص اپنے والد صاحب کی

خواہش پر قربان ہو رہی ہو"

اس نے روز سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔

"عارش جاوید زبان سنبھال کر میرے ماں باپ کے بارے میں بات کرو اور تم کون ہوتے ہو مجھ سے کسی بھی قسم کا سوال کرنے والے؟ تم بھی تو اپنے ماں باپ بلالخصوص اپنی بہن صاحبہ کے فرمان پر یہاں موجود ہو نا"

وہ انتہائی تلخی سے اسی کے انداز میں بولی تھی۔

عارش نے گہرا سانس لیا۔

"نہیں یہ سب غلط ہے۔ہاں امی ابا کی خواہش ہے کہ تم ان کی بہو بنو مگر سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ نظریں چراتے ہوئے خاموش ہوا۔

اسے اس کے اس انداز سے شدید کوفت ہوئی۔

"میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں"

الفاظ سے یا ایٹم بم وہ سمجھ نہیں پائی۔

اس کو کہیں نا کہیں اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا مگر وہ اتنے صاف الفاظ میں کہہ دے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔اور عائشہ ؟

اس کے سامنے ایک چہرہ لہرایا۔

"تم نے اب تک جو کچھ بھی کیا میں وہ کبھی نہیں دہراؤں گا مگر میں یہ ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ میری بیوی کسی غیر مرد کی منتظر رہے یا اپنی عزت کو داؤ پر لگا دے۔"

اس کے ہاتھوں پر کپکپاہٹ طاری ہوئی۔

اسے ہمائل خان سے ایک بار پھر سے وہی خوف محوس ہوا۔جیسے وہ اس کے سامنے ہو۔جیسے وہ گن لیے دوبارہ کھڑا ہو کہ اسے آج زندہ نہیں چھوڑے گا۔وہ جانتی تھی کہ اس نے اگر ذرا سا بھی مثبت اشارہ دیا تو وہ نا صرف عارش کو بلکہ اسے بھی قبر تک پہنچا دے گا۔

"کیا بکواس کی تم نے؟"

وہ یک دم کھڑی ہوئی۔

"دملہ پلیز۔۔بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

وہ اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے لے لیے کھڑا ہوا۔

"اس میں بھڑکنے کی کوئی بات نہیں تم ایک دفعہ سوچو تو سہی۔ میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا۔ ہمائل خان ایک پٹھان ہے وہ تم سے بے وفائی کرے گا۔ ان لوگوں میں تو چار چار شادیاں بھی کرنا عیب نہیں سمجھا جاتا وہ چھوڑ دے گا تمہیں۔ برباد کر دے گا۔ روتی رہو گی ساری زندگی"

دلمہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ٹیبل پر پڑا ہوا گلدان اس کے سر پر دے مارے۔

"شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔ میرے ابو ہاں کر چکے ہیں۔ میں ان کا سر شرم سے کبھی نہیں جھکاؤں گی۔ شرم سے تو تم ڈوب مرو تین سال بڑی ہوں تم سے۔ اور تم۔"

اس کی آواز بلند ہوئی تو آس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہو گئے۔

"دلمہ سب دیکھ رہے ہیں بیٹھ کر بات کر تو"

آس پاس دیکھتے ہوئے اس نے اسے دوبارہ گھورا۔

"مجھے تم سے محبت نہیں ہے سنا تم نے اور یہ بات دماغ میں بٹھا لو عارش جاوید کہ میری اب شادی ہونے والی ہے۔ شادی شدہ لڑکی کی زندگی میں زہر گھولنے والے کو لوگ اچھے القابات سے نہیں نوازتے۔"

اس کی آواز اب آہستہ تھی۔بظاہر لوگ بھی اپنے کام میں مگن ہو چکے تھے۔مگر وہ بیٹھی نہیں تھی۔

"تمہیں اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میرے ساتھ ہمائل کیا سلوک کرے گا۔یہ سب میرا اور میرے گھر والوں کا مسئلہ ہے آئندہ تم نے اگر میرے ساتھ بلاوجہ فری ہونے کی کوشش بھی کی ناتو اسی پٹھان کو تمہارا پتا بتادوں گی۔چار چار شادیوں کی انفارمیشن رکھنے والے کو یہ بھی پتا ہو گا کہ وہ لوگ غیرت میں کس حد تک جا سکتے ہیں"

اسے خود پر حیرت ہوئی کہ اس نے اسے ہمائل کا ہی ڈراوا کیوں دیا۔وہ پہلے بولتی تھی پھر سوچتی تھی۔

اس سے پہلے کہ عارش کچھ بولتا ویٹر ان کے ٹیبل کے پاس آکر مؤدبانہ طریقے سے ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا۔

"سر، میم آپ کا آرڈر؟"

وہ ان سے ان کے کھانے کے متعلق پوچھ رہا تھا۔

"اچھا کام ڈاؤن... کیا لو گی؟"

اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کا اسے اور کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

وہ مزید بھڑک اٹھی۔

"میں تمہارے ساتھ پکنک پر نہیں آئی عارش۔ تمہیں سمجھ آجانی چاہیئے جو میں نے کہا ہے۔ مجھے تیاری کرنی ہے میرے سسرال والے کل آرہے ہیں"

وہ پرس اٹھا کر جانے کی تیاری کرنے لگی۔ ایک طرف ہمائل نامی عذاب سے جان چھوٹ نہیں تھی اور اب یہ نئی مصیبت بھی پیچھے پڑ گئی تھی۔

ویٹر کی دبی دبی سی مسکراہٹ پر یک دم ہی اس کی نظر پڑ گئی۔ وہ رکی۔

"کس بات کی ہنسی آرہی ہے ہاں؟"

وہ تلخی سے بھری ہوئی بولی۔

"س۔س۔ سوری میم وہ"

اس کے خطرناک تیور دیکھ کر وہ گھبرا سا گیا۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں یہ میرا بھائی ہے اور میری اس کے ساتھ لڑائی ہو گئی تھی ۔بہن بھائی کی اس تکرار میں کسی تیسرے کو کھی کھی کرنے کی ضرورت نہیں"

www.novelsclubb.com

وہ پلٹ گئی۔

عارش کا رنگ ندامت کے باعث سرخ ہونے لگا۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ جاتے جاتے وہ ویٹر اور اسے، دونوں کو اچھا خاصا شرمندہ کر چکی تھی۔ وہ ردِ عمل دے گی یہ تو اسے پتا تھا مگر اتنا شدید۔۔

اسے توقع نہیں تھی۔

وہ وہیں سن ہو کر بیٹھا رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

سارا راستہ اس کے موڈ کو دیکھتے ہوئے بھابھی نے اس سے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کی تھی۔ اس کے لیے اچھی ہی بات تھی کیونکہ وہ ان کے منہ لگنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ ایک طرف ہمائل خان اور دوسری جانب اب یہ عارش اس کے گلے کا پھندہ بن گیا تھا۔

گھر پہنچ کر بھی وہ کسی سے اپنا خراب موڈ چھپا نہیں پا رہی تھی۔ اسی لیے وہ اپنے کمرے میں ہی بند ہو گئی تھی۔ عائشہ بھی بس آنے والی تھی اور اسے جلد اپنا موڈ درست کرنا تھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی اور خود کو دیکھا۔

ہلکی ہلکی سرخ آنکھیں اس کے چہرے کو مزید دلکش بنا رہی تھیں۔اسے اس لمحے خود پر، زندگی پر، قسمت پر بہت غصہ آیا۔اس کے دل میں شکوہ ہی شکوہ تھا۔آخر قسمت اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں کر رہی تھی۔

اس کے خیالوں کا سلسلہ موبائل فون کی گھنٹی نے توڑا۔

ابھی وہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔پرس کو اکتائے ہوئے انداز میں کھنگالنے کے بعد اسے موبائل مل ہی گیا تھا۔

اس نے سوچا کہ شاید اس کی کوئی شوخ کزن ہو گی جو اسے چڑانے کے لیے فون کر رہی ہو گی ۔مگر سکرین پر جگمگاتا نمبر اس کے حواس باختہ کر گیا۔

"ان نون نمبر کالنگ"

اس نے تھوڑا حیران ہوتے ہوئے کال اٹھائی۔

"اسلام علیکم بیگم صاحبہ"

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی سی آواز لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

عارش پر جو غصہ تھا وہ بدل کر اب خوف اور بے بسی میں تبدیل ہو چکا تھا مگر وہ کال کاٹ نہ سکی۔

اتنے دنوں کے بعد؟

اس رشتے والے معاملے کے دوران بھی اس کی کوئی کال نہیں آئی تھی پھر اب کیوں؟

"و...وعلیکم السلام"

اپنی سانسوں کو، لہجے کو ہموار کرتے ہوئے کہا۔

دوسری جانب سے کچھ نہیں بولا گیا۔

ایک لمحہ گزرا۔۔دوسرا لمحہ گزرا۔۔

"ہیلو"

اس نے خود ہی خاموشی توڑی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب اس کی دھیمی سی ہنسی سنائی دی۔

وہ شاید اس کی بے بسی پر ہنس رہا تھا۔دملہ کو شدید رونا آیا۔

"دو مہینوں کے ٹریننگ کورس کے لیے جا رہا تھا تو سوچا کہ آخری دفعہ تمہاری آواز سن لوں"

اس کے باقی جملے پر دھیان دینے کا وقت ہی نہیں ملا۔اسے تو بس ایک بات نے چونکا دیا تھا۔

"کیا؟سچ میں؟"

اس نے بے اختیار ہی بے یقینی میں کہا۔

"ہاں"

یک لفظی جواب نے جیسے اسے زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سچ؟"

اس کے لہجے میں بچوں جیسی اکسائٹمنٹ تھی۔

وہ ایک لمحے کو چپ ہوا جیسے اس کی خوشی کی وجہ نا سمجھا ہو۔

"آ۔۔ہاں میں جھوٹ کیوں بولوں گا"

وہ ذرا سے توقف کے بعد بولا تھا۔

"واپس کب آؤ گے ؟"

ہمائل کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس کے بارے میں پوچھ رہی ہے۔اگر اس کا ذہن پڑھ لیتا تو شاید کبھی خوش نہ ہو پاتا۔

"دسمبر کے وسط تک ان شاءاللہ"

وہ ایسے گفتگو کر رہے تھے جیسے وہ بلکل نارمل کپل ہوں۔

"چلو کم از کم دسمبر تک تمہاری منحوس شکل دیکھنے کو نہیں ملے گی"

وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔

"کیا ہوا چپ کیوں ہو گئیں ؟"

"نہیں وہ میں۔۔سوچ رہی تھی کہ وہاں حملے وغیرہ بھی تو ہوتے رہتے ہیں نا؟خطرناک ایریا ہے نا؟"

وہ اس سے بس تسلی کی بات سننا چاہتی تھی کہ وہاں اس کے ہلاک ہونے کے مواقع موجود ہیں۔یعنی اس سے جان چھوٹنے کے مواقع۔

ہمائل کو شاید سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ خوش ہو یا حیران۔وہ شاید اسے لاشعوری میں آرمی کا

حصہ سمجھ رہی تھی کیونکہ وہ کورس کے لئے جارہا تھا آرمی کی طرح مشن پر نہیں۔

"ہاں کافی حساس ایریا ہے۔ایک بات پوچھوں؟"

وہ بولا تو لہجے میں کچھ عجیب سا تھا۔کچھ سننے کی خواہش۔کوئی میٹھا بول۔

"ہر کام میری اجازت سے کرتے ہوتے تو اس وقت میں تمہاری قید میں نا ہوتی مسٹر خان"

اس کے لہجے میں تلخی گھل گئی۔

"تم اب خوش تو ہو نا؟اس رشتے سے؟مطلب کیا تم ہمارے رشتے کو واقعی قبول کرنا چاہتی ہو؟"

اسکے الفاظ پر اسے حیرت ہو رہی تھی۔وہ ہمائل خان جس کے ہاتھوں میں گن ہوتی تھی،بندوق کی زبان سنتا اور بولتا تھا۔پانچ سال بعد اتنا کیسے بدل گیا تھا کہ اس سے بات کرتے ہوئے وہ محتاط انداز میں بول رہا تھا۔

"خوش؟خوش؟مسٹر خان خوشی کیا ہوتی ہے میں نے پانچ سال پہلے محسوس کرنا چھوڑ دیا تھا۔اور کون سا رشتہ؟یہ رشتہ نہیں عذاب،مصیبت اور میرے گلے کا طوق ہے"

اس نے تلخی سے سوچا۔

مگر بولی تو کچھ اور بولی۔

"مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ تمہاری بات مکمل ہو چکی تو میں فون کاٹ رہی ہوں"

اس کا نرم لہجہ دملہ کو اس بات کا حوصلہ دے رہا تھا کہ اس سے وہ تھوڑی اور تلخی کا اظہار کر سکتی ہے۔

"اچھا سنو۔۔۔"

وہ فون آف کرتے کرتے رکی۔

وہ کچھ دیر کے لیے رکا۔

"تم مجھ سے جتنی بھی نفرت کر لو مگر زندگی میں یہ بات کبھی مت بھولنا کہ ہمائل خان نے تم سے بہت محبت کی ہے دملہ احسن۔

بے انتہا کی ہے۔

بار بار کی ہے اور بے شمار کی ہے"

www.novelsclubb.com

وہ جیسے کسی اور دنیا میں کھویا ہوا کہہ رہا تھا۔

وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوئی اور پھر استہزائیہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

اسے اس شخص کی منافقت اور کھوکھلے الفاظ سے نفرت ہی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔اس کے الفاظ، جذبات کا مزاق اڑا کر اسے قدرے سکون محسوس ہوا تھا۔

"تم بھی یہ کبھی مت بھولنا کہ مجھے نہ کبھی تم سے محبت تھی، نہ ہے اور نا کبھی ہو گی۔ دملہ احسن نے تم سے بہت نفرت کی ہے ہمائل خان، بے انتہا کی ہے، بار بار کی ہے، بے شمار کی ہے"

اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر وہ اسی کے انداز میں، اسی کے الفاظ لوٹا رہی تھی۔اس کے دل کا غبار کچھ تو کم ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموش ہو گیا۔

"تمہیں میرے ان الفاظ کا کبھی تو یقین آئے گا۔ میں ساری عمر تمہارے اقرار کا انتظار کر سکتا ہوں"

وہ ہنسی۔

"تو پھر لگتا ہے تمہاری ساری عمر اسی لاحاصل انتظار میں گزر جائے گی۔تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میں تو کیا کوئی بھی تم سے محبت کرے۔شرط سے پیچھے ہٹ جاؤ...ہار جاؤ گے"

وہ نا جانے کیسے اتنا سب کچھ بول گئی۔

"گر جیت گئے تو کیا کہنا

ہارے بھی تو بازی مات نہیں"

وہ اس کے سامنے ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتی۔ایک شعر کہہ کر وہ اسے بے انتہا چڑا چکا تھا۔

"میں دعا کروں گی تمہارے لیے"

وہ ضبط سے بولی۔

دوسری جانب بے یقین سی خاموشی چھا گئی۔

"کیا؟"

"ہاں دعا کروں گی کہ تم کبھی واپس نا آؤ"

اس نے ہمائل کی گہری سانس کی آواز سنی۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا کرتی رہو دعائیں کہ شاید تمہاری کوئی بددعا میری ماں کی دعاؤں سے

www.novelsclubb.com

پہلے عرش پر پہنچ جائے"

وہ اس کی کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر تمہاری زندگی رہی تو شادی پہ ملاقات ہو گی۔"

وہ اس کے طنز پر شاید مسکرایا تھا۔

"اچھا؟...فرض کرو کہ اگر میں مر گیا، تمہاری خواہش پوری ہو بھی گئی تو کیا گارنٹی ہے کہ تم زندہ رہو گی؟ کیا پتا تم بھی میرے ساتھ ہی مر جاؤ۔ پھر ہمیشہ کے لیے دونوں ساتھ رہیں گے۔ وہاں سے کیسے مجھ سے جان چھڑواؤ گی؟"

وہ خود ہنس رہا تھا لیکن اسکا دل جلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہارے ساتھ جہنم میں نہیں جانا"

اس نے جل کر کہا تو وہ ہنس دیا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے مجھے دیر ہو رہی ہے۔ آج کے لیے تم بحث جیت گئی۔ زندگی رہی تو شادی پر ملیں گے۔"

اسی کے الفاظ دہرا کر وہ پھر سے ہنسا تھا۔

"زندگی؟ تمہیں تو سکون کی موت بھی نصیب نہ ہو بدبخت انسان"

وہ دل میں اس سے مخاطب تھی۔ وہ اسے اللہ کی امان میں کیسے دے سکتی تھی۔

"بائے"

یہ لفظ بمشکل ادا کرتے ہوئے اس نے کھٹاک سے بند کر دیا۔ اس برے دن میں یہ خوشخبری بھی سننے کو ملے گی اس نے سوچا نہیں تھا۔

وہ حد سے زیادہ خوش تھی۔ اس نے سوچا کہ زندگی اتنی بھی ظالم نہیں تھی۔ اسے اس شخص سے نجات مل سکتی تھی۔ کیا پتا وہ وہاں جائے اور پھر آئے ہی نہیں۔ کسی بم دھماکے یا دہشت گرد کی گولیوں کا نشانہ بن جائے۔ مگر وہ بھول رہی تھی کہ وہ آرمی کے مشن پر نہیں پولیس کے کسی کورس کے لیے جا رہا تھا۔

اس کے لیے یہ سوچ ہی کتنی مسرور کن تھی۔

وہ خود ہی مسکرائی۔

طرح طرح کی سوچیں اس کے دماغ کو گھیرے میں لیے ہوئے تھیں۔ عارش اب دوبارہ اسے

www.novelsclubb.com

تنگ نہیں کرے گا یہ تو طے تھا۔ایک طرف اس سے جان چھوٹ گئی تھی تو دوسری جانب اس کی زندگی کا سب سے بڑا عذاب دور جا رہا تھا۔بہت دور۔شاید کبھی نا آنے کے لیے۔

"ایسی زندگی جس میں ہمائل خان نہ ہو؟"

اس نے خود سے سوال کیا تو دل جیسے ڈھیروں خوشی اور آزادی کے احساسات سے بھر گیا۔

وہ ہنس دی۔اس نے پھر سے خود کو آئینے میں دیکھا۔

وہ بھی اب اس گھٹیا شخص کے خوف کے بغیر کھل کر مسکرا سکے گی،دل سے تیار ہو سکے گی، تقریبات کو،زندگی کو انجوائے کر سکے گی۔سوچ ہی کتنی مسرور کن تھی تو حقیقت میں کیسا منظر ہو گا جب وہ اس کی زندگی سے چلا جائے گا۔

وہ اپنی پسند سے شادی کر سکے گی۔محبت کر سکے گی۔زندگی کو جی سکے گی۔وہ کہیں بھی نہیں ہو گا۔وہ اسے خوفزدہ کرنے دوبارہ کبھی نہیں آئے گا۔اس کی منافقت سے بھری وہ دھیمی سی آواز جو اس کے اندر زہر گھول دیا کرتی تھی اب سنائی نہیں دے گی۔وہ ہمیشہ کے لیے چپ ہو جائے گا۔

وہ ہنستے ہوئے بیڈ تک آئی اور اچھل کر اس پر لیٹی۔

پانچ سال بعد۔ پانچ سال کا سرصہ کم نہیں ہوتا۔اس نے آج پانچ سال بعد حقیقی خوشی محسوس کی تھی۔خوشی کے جذبات سے لبریز ہو کر اس نے عائشہ کی طرح آنکھیں میچیں اور کھلکھلا کر ہنس دی۔کوئی اور دیکھتا تو سمجھتا کہ وہ پاگل ہو گئی ہے۔

برسوں بعد اس کا آج جیسے جینے کا جی چاہا تھا۔اسے لگا تھا کہ زندگی پر اس کا بھی حق ہے۔

کیا ہمائل کی موت واقعی اتنی خوشیاں لا سکتی تھی؟

زندگی بھی عجیب کھیل تھی جو وہ اپنے بچپن کے ساتھی، دوست بلکہ بہترین دوست سے اس قدر نفرت کرنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ اس کے مرنے تک کی دعائیں وہ پانچ سال سے ہر پل کر رہی تھی۔

اسے وہ آواز، وہ لہجہ، وہ چہرہ اتنا ناپسند اور قابلِ نفرت لگتا تھا کہ اس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔اسے وہ وقت بھی اچھی طرح یاد تھا جب وہ اس کی اصلیت نہیں جانتی تھی۔گلباز کی شادی پر وہ اس سے نفرت نہیں کرتی تھی۔

پانچ سال پہلے

دن تو روشن اور خوبصورت تھا۔سوات کے ہر دن کی طرح دل موہ لینے والا۔مگر رات...

کاش وہ اس رات کو اپنی زندگی سے نکال سکتی، کاش وہ ان دنوں گھر والوں کے ساتھ گلباز فاروق خان کی شادی پر گئی ہی نہ ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھڑکی کے پردے پیچھے کیے تو سورج کی کرنیں اس کے چہرے پر پڑیں۔ وہ تھوڑا سا کسمسایا مگر اٹھا نہیں۔ مسکراتے ہوئے وہ بیڈ تک آئی اور جھک کر اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی۔

"میرِ۔۔ماما کی جان اٹھ جاؤ سکول کا ٹائم ہو رہا ہے"

www.novelsclubb.com

اس نے منہ بنا کر بند آنکھوں کے ساتھ ہی کروٹ بدل لی۔

"میرِو...میرا پیارا بیٹا اٹھ جاؤ...آج تو آپ کے سکول میں فنکشن ہے نا"

وہ مسکرا کر پیچھے ہو گئی۔

وہ جھٹکے سے اٹھا۔

"ماما دیر ہو گئی؟او...نو...میرا فنکشن"

وہ بیڈ پر کھڑا ہو کر پریشانی میں اچھلنے لگا۔

"ماما جلدی کریں جلدی"

نیند جیسے کہیں دور بھاگ گئی تھی۔وہ بلکل تازہ دم لگ رہا تھا تبھی تو اچھل رہا تھا۔وہ ہنستی جا رہی تھی۔میر بیڈ سے اترا اور بھاگ بھاگ کر کمرے میں جوتے تلاش کرنے لگا۔

"ارے آرام سے...آرام سے بچے"

ہڑبڑاہٹ میں اس نے جوتے ڈھونڈ کر پہن ہی لیے اور ماں کے پاس آیا۔

www.novelsclubb.com

"ماما دیر ہو گئی ہے جلدی"

اس نے مسکرا کر اسے اٹھالیا اور شرارت سے سارے بال بکھیرے۔

"کوئی دیر ویر نہیں ہوئی بہت ٹائم ہے ابھی۔پینِک کیوں کر جاتے ہو؟آرام سے سارے کام کرتے ہیں اوکے ہر کام کی جلدی نہیں مچاتے"

اسے آرام سے سمجھاتے ہوئے اس نے اس کی چھوٹی سی ناک نرمی سے کھینچی جو اس کے کانوں اور گالوں کی طرح سرخ ہو رہی تھی۔

"پھر بھی دیر ہو جائے گی نا"

اس نے اس کی ناک دوبارہ کھینچتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"ابھی ماما نے کیا سمجھایا ہے میر کو؟ آرام سے...آہستہ آہستہ سارے کام ہو جائیں گے۔ماما سکول لے کہ جاتی ہیں نا؟ ہر روز جاتے ہو؟ کبھی لیٹ ہوئے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر کس بات کی جلدی ہے؟"

وہ ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

ایک وہی تو تھا اس کے چہرے کی مسکراہٹ کی وجہ۔اس کا اگر مسکرانے کا دل چاہتا تھا تو اس کی وجہ صرف اس کا بیٹا میر تھا۔

"چلو پہلے برش کرتے ہیں، منہ ہاتھ دھوتے ہیں۔پھر ناشتہ اور پھر سکول اور پھر فنکشن پھر وہاں سے گھر اور پھر..."

وہ اسی کی طرح نان سٹاپ باتیں کرتی ہوئی باتھ روم میں لے گئی۔

اسے یونیفارم پہنا کر بیڈ پر بٹھایا اور اس کے بالوں کو برش کرنے لگی۔

"میر آج بال بھی کٹوا دیں گے دیکھو کتنے بڑھ گئے ہیں"

ایک سائڈ سے مانگ نکال کر اس نے اس کے بال پیچھے کیے۔

"ممانو۔"

"اچھے بچے ضد نہیں کرتے۔آپ کی ٹیچر نے بھی مجھ سے کہا ہے کہ اپنے بیٹے کے بال کٹوائیں"

وہ اسے بال کٹوانے نہیں دیتا تھا۔اسے اپنے ابروؤں تک بکھرے ہوئے گھنے بال بہت اچھے لگتے تھے۔

"نہیں نامامامپلیز مامامپلیز نہیں"

وہ ہر دفعہ کی طرح ضد کرنے لگا۔

"اچھاٹھیک ہے لیکن اب سے آپ کا نام میر نہیں'میرہ'رکھ دیتی ہوں"

اسے شرارت سوجھی تھی۔

"میر لڑکی نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

اس نے چڑ کر کہا۔

"میر بے بی بوائے ہے تو پھر بال کٹوائے گا اوکے..."

اس کے بالوں میں برش کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"'am a strong man not a baby boy mamaI"

وہ ہنس دی۔

"اگر بال نہیں کٹواؤ گے تو پھر اسی طرح بڑے ہوتے رہیں گے اور لڑکیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر سب میر کو بے بی گرل کہیں گے نا"

اس کے بال بلکل سنور چکے تھے۔

اس نے برا سا منہ بنایا۔

وہ اور بھی پرکشش لگنے لگا تھا۔ گال یوں سرخ ہو رہے تھے جیسے سرخ ٹماٹر ہو۔

"اوکے"

وہ کچھ افسردہ سا ہو کر بولا تھا۔

ہر دفعہ اس کی یہی ضد ہوتی تھی کہ اسے بال نہیں کٹوانے۔ اس کے پسندیدہ شو کے کسی کردار کے بال یوں بکھرے ہوئے گھنے سے تھے اسی لیے وہ یوں ہی رکھنا چاہتا تھا۔ اس کے افسردہ سے معصوم چہرے کو ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس نے پیار کیا۔

www.novelsclubb.com

"ماما میں نے ہیری پوٹر والی لک بنائی تھی"

وہ مسکرائی۔

"میرا بیٹا تو ہیری پوٹر سے زیادہ پیارا بچہ ہے۔پھر ہم کیوں اس کی نقل کریں۔ویسے بھی مجھے اپنا پرنس سب سے زیادہ پیارا پتا ہے کب لگتا ہے؟"

"کب"

اس نے تجسس سے پوچھا۔

"جب اپنے بابا کی طرح والا ہیئر کٹ ہو"

اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اوکے ماما ہم بال کٹوالیں گے۔۔مانی بھائی سے بول کر آج ہی بال کٹوالیں گے"

وہ مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

اسے خوش کرنے کے لیے، کوئی بات منوانے کے لے بس ایک نام لینے کی دیر ہوتی تھی۔وہ توخوشی سے جھوم اٹھتا تھا مگر اس کا دل کرب اور تکلیف سے بھر جاتا تھا۔اس تکلیف میں،اس بے وفا کو یاد کرنے میں،اس کرب میں بھی عجیب سا سرور ملتا تھا اسے۔

"یہ لو سٹوری بک پکڑو اور پکچرز دیکھو اتنی دیر میں ماما تیار ہو جائیں"

اسے رنگین سی تصاویر والی کتاب تھما کر وہ خود باتھ روم میں چلی گئی۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ کپڑے بدل کر نکلی تھی۔

فیروزی اور سفید رنگ کے سادہ سے شلوار قمیص میں ملبوس تھی مگر دوپٹہ موتی ستاروں سے مزین تھا۔اسے سجنے سنورے کا شوق تو کب کا ختم ہو چکا تھا مگر اس کے میر کو اس کا سجنا سنورنا پسند تھا۔اپنے درد کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے بس اسی کا سوچنا ہوتا تھا۔

دوپٹہ ایک سائڈ پر رکھتے ہوئے وہ آئینے کے سامنے آئی اور ہیئر ڈرائیر سے گیلے بال خشک کرنے لگی۔

ایک ہاتھ میں برش پکڑے ایک میں ڈرائیر تھامے وہ اپنے بے جان سے بالوں کو بے رحمی سے جلدی جلدی برش کرتی جا رہی تھی۔

دونوں کہنیاں اپنے چھوٹے چھوٹے گھٹنوں پر جمائے۔اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں پر گرائے بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر ہلاتا ہوا وہ مسلسل دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کے بال سوکھ چکے تو اس نے جلدی جلدی برش کر کہ انہیں پونی میں باندھا اور پھر جوڑی بنا کر کلپ لگا دیا۔

اس کے بال کمزور سے تھے اس لیے بالوں کا جوڑا بھی چھوٹا سا ہی بنتا تھا۔ہلکی سی پرفیوم چھڑکنے کے بعد اس نے بیڈ پر پڑا ہوا دوپٹہ اٹھایا اور اوڑھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"ماما"

وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"لپ اسٹک لگائیں نا"

"کیوں آپ کو ماما ایسے اچھی نہیں لگتیں؟"

وہ اس کی کوئی بھی خواہش رد نہیں کر سکتی تھی مگر کبھی کبھی وہ کچھ ایسا مانگ بیٹھتا تھا کہ جسے چاہ کر بھی وہ پورا نہیں کر پاتی تھی۔

"نہیں میری ماما تو سب سے پیاری ماما ہیں۔پر میک اپ میں زیادہ پیاری لگیں گی نا۔سب کرتی ہیں۔وہ زباریہ اور شازم سب کی ماما میک اپ کر کہ سکول آتی ہیں۔شمسہ آنٹی بھی تو میک اپ کرتی ہیں نا۔"

وہ لمحے بھر کو خاموش ہوئی۔

"بیٹا۔۔دیر ہو رہی ہے میں ہینڈواش کر کہ آتی ہوں پھر ناشتہ کرتے ہیں۔آپ دیکھ کر آؤ ذرا شمسہ آنٹی ریڈی ہوئیں؟"

وہ جھٹ سے اٹھا اور باہر کو بھاگا۔بچہ تھا فوراً سے بات بھول جاتا تھا۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی آئینے تک آئی اور خود کو دیکھا۔

آنکھوں کے گرد گہرے سے سیاہ حلقے، کمزور، زرد اور بے رونک سا چہرہ۔ وہ تلخ سا مسکرائی۔ ناجانے کہاں سے اس کے بیٹے کو وہ خوبصورت لگتی تھی۔

کچھ لوگوں کی آنکھوں میں تو ان ماں بیٹے کو پہلی بار دیکھتے ہوئے اس بات پر حیرانی پھیل جاتی تھی کہ میر جیسا خوبصورت بچہ اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے۔

کئی تو باتوں باتوں میں یہ تک پوچھ بیٹھے کہ کہیں اس نے اسے گود تو نہیں لیا۔ وہ برا نہیں مانتی تھی۔ جو سچ تھا وہ سچ تھا۔ اسے الٹا خوشی ہوتی تھی کہ اس کا بچہ ایک پرکشش اور خوبصورت بچہ ہے۔ اس کے اپنے بارے میں لوگ کیا رائے رکھتے تھے اسے حقیقتاً کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

جس کی رائے کی، جس کی سوچ کی، جس کے اظہار کی اہمیت تھی وہ تو اب اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھا۔ سو لوگ جو بھی بولتے اسے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بہت خوش تھی۔اتنی کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ گھر میں اس کی اور ہمائل کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔وہ خوشی خوشی ہر چیز میں شرکت کر رہی تھی۔ہر چیز بڑے دل سے خرید رہی تھی۔ہمائل کی دونوں بھابھیاں لالہ رخ اور پلوشہ اسے سے ملنے آئیں تھیں۔وہ انتہائی خوش اخلاقی سے ان سے بھی ملی۔ابو اور امی خوش تھے کہ دملہ اس شادی سے اب مطمئن ہے۔پورے گھر میں اس کی اور عائشہ کی چہکتی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی ہوتی تھیں۔

مسکان یہ دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی مگر ابو کے ہوتے ہوئے اس کی کچھ کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ابرار بھائی کے پاس بھی اب کرنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔سو بے دلی سے ہی سہی مگر وہ اس کی شادی کی تیاریوں میں ہاتھ بٹانے لگا تھا۔ماموں ممانی ناراض ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ہر عام خاندان کی طرح ان میں بھی اس رشتے کی وجہ سے دوریاں آچکی تھیں۔امی ایک جانب بھائی کی ناراضگی سے دکھی تھیں تو دوسری جانب بیٹی کی خوشی دیکھ کر وہ خوش ہو جایا کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ دملہ کی خوشی کی اصل وجہ ہمائل کا ٹریننگ کے لیے چلے جانا تھا۔اس کے دل کو انجانی سی خوشی تھی کہ وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔

جب اس نے واپس آنا ہی نہیں تھا تو دو چار دن گھر والوں کو خوش کر دینے میں کیا عیب ہو سکتا تھا۔

اس نے عائشہ کے ساتھ کچھ عرصہ پہلے ایک ڈرامہ دیکھا تھا جو اصلی کہانی پر مبنی تھا۔اس کا مرکزی کردار ایک فوجی تھا جو شادی سے کچھ دن پہلے شہید ہو جاتا ہے۔اس کے دل نے یہ مان لیا تھا کہ وہ بھی وہاں سے مر کر تابوت میں لوٹے گا۔اپنے تئیں اس نے اس کے "مرنے" کے لیے رونے کی اداکاری اور غم زدہ ہونے کا ڈرامہ کرنے کی مشق تک کر لی تھی۔

www.novelsclubb.com

گویا اس کے تابوت کا استقبال کرنے کی پوری تیاریاں تھیں۔

"تم ایسے نہیں جا سکتے۔۔"

وہ آئینے کے سامنے کھڑی رونے کی پریکٹس کر رہی تھی۔

"نہیں ایسے تو سب کو پتا چل جائے گا کہ ایکٹنگ کر رہی ہوں۔۔پھر سے ٹرائے کرتی ہوں"

اس نے خود کلامی کرتے ہوئے چہرے کو غمزدہ بنانے کی ناکام کوشش کی۔

"ہمائل ابھی تو میری مہندی کا رنگ بھی ہلکا نہیں پڑا تھا۔اف۔۔تم کیوں چلے گئے۔ابھی تو تم نے چیلنج جیتنا تھا؟کیا ہوا؟چیلنج ہار گئے؟ہمائل فاروق خان ہار گیا۔اف"

ہاتھ پر ہاتھ مار کر خود ہی قہقہ لگا کر ہنس دی۔اگر کوئی دیکھ لیتا تو سمجھتا وہ پاگل ہو چکی ہے۔کیا کرتی آزادی کا خمار ہی اتنا مسرور کن تھا۔

بیڈ پر بکھرے ہوئے شادی کے مختلف ملبوسات کے پاس آئی اور ایک خوبصورت سا سرخ بھاری کام والا دوپٹہ اٹھا کر اپنے سر پر رکھتے ہوئے آئینے کے پاس آئی۔

کھلے ہوئے خوبصورت لمبے بالوں پر وہ دوپٹہ بہت کھل رہا تھا۔

"ہائے ہمائل خان۔۔افسوس چچ چچ چچ۔۔حسرت ہی رہی تمہاری"

وہ ہنسی۔

"اُدھر زندگی کا جنازہ اٹھے گا

اِدھر زندگی 'میری' دلہن بنے گی"

وہ دوپٹہ اوڑھے سارے کمرے میں گول گول گھومنے لگی۔ گانے کے الفاظ اس نے اپنے مطابق ڈھال لیے تھے۔

"وہ کیا نغمہ تھا ہاں

وردی مٹی میں اٹی ہو گی۔۔

شاید لہو میں رنگی ہو گی۔۔"

اس کا دماغ واقعہ خوشی کے مارے خراب ہو گیا تھا۔

ذہن میں اس کا چہرہ لا کر وہ گاتے ہوئے ہنسی۔

"چہرے پہ رنگِ وفا ہو گا۔۔

www.novelsclubb.com

سینے پہ چاند سجا ہو گا۔۔

میں نا آیا تو بھی آؤں گا۔پرچم میں سج کر آؤں گا۔۔ہاں ہاں۔۔اونہیں نہیں"

وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"مت آنا تم تو۔۔چہرے پہ رنگ وفا نہیں لعنت پڑی ہو گی جب مرے گا۔ویسے بھی پولیس والوں کو کہاں مرنے کے بعد ایسا پروٹوکول ملتا ہے۔آرمی میں ہی رہتا تو مرنے کے چانس بھی زیادہ ہوتے۔اسے یہ فائدہ ہوتا کہ وہ زندگی تو پروٹوکول سے گزارتا ہی مگر جنازہ بھی پروٹوکول سے اٹھتا۔"

دوپٹہ اتار کر اس نے بیڈ پر پھینکا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

اس نے اپنا خوشی سے دمکتا چہرہ نارمل کیا۔

"آجاؤ"

دروازہ کھلا تو غیر متوقع مہمان کھڑے تھے۔

"بڑی ذلیل نکلی ہو تم"

اس کی کزنز اسے مصنوعی غصے سے گھور رہی تھیں۔اسکی خوشی اتنی زیادہ تھی کہ اسے ان سے شرمندگی بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی ان الفاظ کے لیے جو اس نے ان سے ہمائل کے بارے میں کہے تھے کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔

"تم تو اسے پسند ہی نہیں کرتی تھی میڈیم پھر یہ سب کیا ہے؟"

وہ آتے ہی شروع ہو گئیں۔

"بیٹھ تو جاؤ طعنے بعد میں دے لینا"

وہ ہنس کر بولی تھی۔

"دملہ مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا"

ثنا حیرت و حیرانگی سے اس کے گلے لگتی ہوئی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار مجھے جب سے پتا چلا ہے میں تو شاک میں چلی گئی ہوں اپنے کرش کو بھائی کہے بولوں گی؟"

مناہل اسے منہ چڑاتی ہوئی مصنوعی غصہ کرتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

ثنا اس سے الگ ہوئی تو باقی سب اس سے ملیں۔

"کم از کم ہم سے مل تو لیتیں تم بے وفا انسان۔۔کرش تو چھین ہی لیا ہے بندہ بتا ہی دیتا ہے"

فضہ نے بھی ناراضگی ظاہر کی۔

وہ ہنس دی۔

"مجھے خود بھی نہیں پتا سب کچھ بس اچانک ہوا۔بہت ہی اچانک"

ارتیج کے علاوہ سب آئیں تھیں۔اسے ماموں ممانی نے آنے ہی نہیں دیا تھا۔

"بس بس رہنے دو۔۔دکھاؤ تو کیا کیا لائے سسرال والے؟"

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر بھرے اس کے گفٹس دیکھنے لگیں جو بی جان اور آغا جان اسے کل دے کر گئے تھے۔

ایک سے بڑھ کر ایک جوڑا تھا، زیورات، جوتے، پختون کلچر، پنجابی کلچر سب کی چیزیں تھیں۔

"واؤ۔۔"

ایک خوبصورت ڈبیہ سے نتاشا نے ماتھا پٹی نکال کر اپنے ماتھے پر رکھی۔

"ہماری دلہ بھی اب پٹھانی بن جائے گی"

وہ سب اس کی چیزیں نکال نکال کر دیکھنے لگیں۔

"ویسے تو تم میرے کرش کو چرا کر میری دشمن بن ہی چکی ہو مگر خیر یہ بتاؤ کہ شادی کی ڈیٹ کب کی فائنل ہوئی؟"

مناہل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کے مطابق ان کا بیٹا دسمبر کی دس تاریخ تک آجائے گا اس لیے فائنل ڈیٹ بیس کو مہندی، پھر دو دن کا وقفہ پھر تئیس دسمبر کو بارات اور ایک دن کے بعد پچیس دسمبر کو ولیمہ "

وہ خوشی سے بتا رہی تھی کیونکہ ولیمے، مہندی یا بارات کی نوبت ہی نہیں آنی تھی۔

"واؤ۔۔دملہ۔کتنی لکی ہو تم اتنا ہینڈسم دلہا"

نتاشا نے تصور کرتے ہوئے کہا۔

"نظر نا لگا دینا میرے جیجا جی کو"

عائشہ چائے چائے بسکٹ سے سجی فوڈ ٹرالی گھسیٹے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

"نہیں نظر لگا رہے ہے بھئی تمہارے بہنوئی صاحب"

مناہل نے کھڑے ہو کر ٹرالی سے ایک بسکٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہوئی بہت بری ہے تم لوگوں کے ساتھ۔پہلے سئیاں بنانے کے چکروں میں تھیں اور اب وہ بھئیا بن گئے"

www.novelsclubb.com

عائشہ خود ہی کہہ کر خود ہی ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو گئی۔

وہ ہنس ہی ایسے رہی تھی کہ سب ہنسنے لگیں۔

مناہل نے اس کے کندھے پر زور سے مارا۔

"تم نے ہی بکواس کی تھی کہ وہ اپنے قبیلے اور قوم سے باہر شادیاں نہیں کرتے پھر یہ کیا ہے؟"

اس نے منہ چڑاتے ہوئے اسے جیسے یاد دلایا۔

"ہاں جی میڈم عاشی۔۔تم نے یہ بکواس کیا تھا اسی لیے ہم سست ہو گئیں تھیں اور تمہاری بہن صاحبہ نے قبضہ کر لیا"

www.novelsclubb.com

دلمہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔تو ثنا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

عائشہ نے آگے بڑھ کر دلمہ کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

"میری شہزادی سی بہن پر اے ایس پی صاحب خود لٹو ہوئے تھے سمجھیں"

دملہ نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے ان سب کی جانب یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ اب بتاؤ؟

"ہاں ہاں بڑی آئی شہزادی۔ نک چڑھی چڑیل ہے"

فضہ نے کہا۔

"اچھا سنو۔۔"

ثنا نے عائشہ سے کہا۔

"ڈھولکی تو رکھی ہے نا؟ کب سے شروع ہو رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

سب نے سر پیٹ لیے۔

"اف۔۔ جدھر ڈھولکی کی رسم ہو نا وہیں اس نے جا گھسنا ہوتا ہے۔ رکھی ہے میڈم رکھی ہے۔۔ ابھی ابھی میں پوچھ کر آ رہی ہوں صائقہ آنٹی سے"

مناہل نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اب دیکھنا اس کے دن ہی نہیں گزریں گے۔رات کو سوتے ہوئے بھی گیت گانے لگے گی"

عائشہ نے کہا۔

"بکواس بند کرو ساری کی ساری۔خود بھی تو سب کی سب موجود ہوتی ہیں ناہر جگہ۔۔مجھے ویسے ہی ہٹ لسٹ پر رکھا ہوا ہے۔دفعہ ہو جاؤ میں اس دفعہ کوئی گانا نہیں گاؤں گی"

سب نے اسے ہنستے ہوئے گھورا۔

"قائم رہنا اپنی بات پر"

سب کو پتا تھا وہ اپنی اس بات پہ کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔

"ہاں ہاں پکا کنفرم۔اس دفعہ کوئی پارٹیسپیشن نہیں کروں گی"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ یاد آیا...عاشی نے کہا تھا کہ ہمائل بھائی کا ایک جڑواں بھائی بھی ہے؟وہ نہیں آیا؟"

مناہل نے شرارت سے کہا تو وہ سب کھی کھی کر کہ ہنسنے لگیں۔

دلمہ کے ذہن میں بھی اچانک سے سوال اٹھا تھا۔شامل نے نہ تو فون پر بات کر کہ مبارک باد دی تھی نہ کسی کے ذریعے کہلوایا تھا۔بے شک وہ اب آسٹریلیا میں مقیم تھا اور دلمہ نے بھی ان سالوں میں کبھی رابطہ نہیں رکھا تھا مگر اب تو وہ اس کے بھائی کی بیوی بننے جا رہی تھی۔ایسی بھی کیا مصروفیت کہ وہ فون کرنے سے بھی رہا تھا۔

اس نے سر جھٹک کر خیالات کو بھگایا۔

"چلو بھی کیا فضول باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو چائے ٹھنڈی ہو جائے گی"

دلمہ کی بات پر سب اپنے اپنے کپ اٹھا کر پھر سے ہنسی مزاق میں مصوف ہو گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح وہ خوشی خوشی اٹھی تھی۔ناشتہ تیار ہونے کی بھینی بھینی خوشبو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔عائشہ ابھی سو رہی تھی۔جلدی جلدی اٹھ کر تیار ہونے کے بعد وہ سب سے ملنے کمرے سے باہر جانے والی تھی۔

آج تو اسے ہمائل کی کلاس لینی ہی لینی تھی۔

اتنے سال اس نے خود اس سے رابطہ نہیں کیا پھر بھی اسے ہی نظر انداز کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جب اسے بچپن کا ایک ایک لمحہ یاد ہے۔ تو پھر اسے کیسے بھول سکتا ہے۔ اسے بچپن کے ان حسین لمحوں کی گونج ابھی بھی سنائی دیتی تھی۔ اس گھر کا ایک ایک کونا اپنے اندر اس کے بچپن کی یادگار تھا۔ وہ ان لمحوں کو دوبارہ سے جینا چاہتی تھی۔

سوئی ہوئی عائشہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس نے موبائل آن کیا اور گیلری کھول کر کچھ ڈھونڈنے لگی۔

وہ بچپن کی تصویر تھی۔ یہیں سوات میں، اسی گھر کا لان۔ وہ جھولے کی دونوں رسیاں پکڑے بیٹھی تھی۔ دائیں جانب والی رسی ہمائل نے تھام رکھی تھی۔ وہ اپنی ازلی شرارتی ہنسی کے ساتھ کیمرے کی آنکھ میں مقید تھا۔

بھورے، گھنے بالوں والا، شربتی آنکھوں والے دو بلکل ہمشکل بچے شامل اور ہمائل تھے۔

تیسرے بچے کی آنکھوں سے پہچان ہو جاتی تھی کہ نیلی آنکھوں والا وہ بچہ غازیان تھا جو مسکراتا ہوا ان کے پیچھے کھڑا تھا جبکہ شامل ان کے آگے زمین پر فٹ بال لیے بیٹھا تھا۔

کتنے خوبصورت دن تھے۔

وہ آنکھیں بند کر کہ مسکرائی۔

ان کی ہنسی کی گونج اس کی سماعتوں سے ٹکرائی پھر یوں محسوس ہوا جیسے کوئی ابھی ابھی پاس سے بھاگتا ہوا گیا ہے۔

"بِل بتوڑی ناساں چوڑی۔۔ساری کوڑی"

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں کھولیں۔

منظر بدل چکا تھا۔اس کمرے کی سجاوٹ، فرنیچر، پردے سب کچھ بدل چکا تھا۔

عائشہ وہاں نہیں تھی۔

وہ تصور میں اس وقت کے اندر دوبارہ پہنچ چکی تھی۔ جیسے ٹائم ٹریول کر رہی ہو۔

"ایک، دو، تین، چار۔۔"

اسے اپنی ہی آواز آئی وہ دس تک گنتی گن رہی تھی۔

مسکراتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھی اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آئی۔

"میں آرہی ہوں"

گھر کے وسط میں ہال نما لاؤنج کے ایک ستون کے پیچھے وہ اس طرح کھڑی تھی کہ دیوار پر دونوں بازو ٹکا کر ان میں اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔

"میں آرہی ہوں"

بازوؤں میں سے سر ہٹا کر اس نے دوبارہ پوچھا۔ کوئی جواب نہ آنے پر وہ خود ہی سب کو ڈھونڈنے نکل پڑی۔

www.novelsclubb.com

دملہ مسکرائی تھی۔

تصور کی دنیا بھی جادو نگری ہی ہوتی ہے۔اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا،نہ ہی محسوس کر سکتا تھا مگر وہ سب کو دیکھ سکتی تھی۔وہ لمحے دوبارہ جی سکتی تھی۔

بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے جب کوئی بھی نہ ملا تو برا سا منہ بنا کر وہ وہیں رکھے دیوان پر آ بیٹھی۔

بڑی دملہ اس چھوٹی دملہ کو کھیلتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

"غازی بھائی مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"

وہ اس سے ناراضگی کی اداکاری کرنے لگی۔

"مجھے کسی سے بات نہیں کرنی"

رونے کی بھرپور اداکاری کرتے ہوئے وہ آنکھیں ملتے ہوئے رونے کی آوازیں نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اسے خود پر ہی ہنسی آئی کہ وہ بچپن میں کتنی ڈرامے باز تھی۔

پردے کے پیچھے، بڑے سے گلدان کے پیچھے سے شامل اور غازیان نکل کر باہر آ گئے۔

"اوہو۔۔دملہ پھر سے یار"

شامل نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔

"اچھا تنگ نہ کرو اسے۔۔کوئی بات نہیں ہم ہار گئے ہیں اب تو رونا بند کرو نا"

غازیان نے شامل کو اسے ڈانٹنے سے منع کیا اور اس تک آیا۔

"دملہ اوکے نا اب بس۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ہنستے ہوئے دونوں کو دیکھا۔

"ڈھونڈ لیا۔ڈھونڈ لیا۔۔آپ دونوں ہار گئے"

وہ اچھلنے لگی۔

غازیان اور شامل نے ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے دیکھا۔

"تمہاری وجہ سے ہوا ہے غازی۔ تمہیں بڑا پیار آرہا تھا روتی ہوئی چڑیل پر۔۔ ٹھیک کہتا ہے میر یہ ناچڑیل ہی ہے"

وہ غازی کو ملامت کرنے لگا جو ہر دفعہ اس کے ڈرامے میں پھنس جایا کرتا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ بے وقوف تھا۔ بس جب وہ روتی تھی تو اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ غازیان کو وہ ہمیشہ اپنی اس بہن جیسی لگتی تھی جو سوات میں ہی اپنے "اصل" خاندان کے ساتھ رہتی تھی۔

غازیان اپنی بہنوں کو بہت یاد کرتا تھا مگر وہ لوگ اسے سوتیلا ہونے کی وجہ سے حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"دملہ تم ہمیشہ مجھے ڈانٹ پڑواتی ہو۔"

اس نے اس سے ذرا سا خفا ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو نہیں کہا کہ سامنے آئیں۔"

وہ کندھے اچکاتی ہوئی اٹھی اور دوسرے کمروں کی جانب بھاگی۔

"مجھے پتا ہے وہ پہاڑی بکرا اس کمرے میں ہے"

تیزی تیزی سے ہال سے نکل کر کمروں کی جانب بھاگنے لگی۔

بڑی دلہ ہنستے ہوئے اپنے چھوٹے روپ کے پیچھے جانے لگی۔

سب کچھ ایسے تھا جیسے طلسماتی دنیا ہو۔وہ دوبارہ سے سب کچھ اپنی آنکھوں سے تیسرے فریق کی طرح دیکھ رہی تھی۔جیسے بڑے پردے پر فلم چلتی ہے اور ناظرین اس کا لطف اٹھاتے ہیں۔

"میرے۔۔تم چھپ نہیں سکتے میں ڈھونڈ لوں گی۔"

وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھتے ہوئے بولی۔

"میرے پہاڑی بکرے۔۔اب تمہاری ساری چاکلیٹس میری ہونے والی ہیں۔تمہاری ساری سیونگز بھی"

اس کا خیال تھا کہ وہ اسے چڑائے گی تو وہ باہر نکل آئے گا۔ مگر وہ تو اداکاروں کا استاد تھا۔

"ٹھہر وذرا مجھے پتا چل گیا۔"

وہ چھت پر بھاگی جہاں دو اور کمرے تھے۔

ایک کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے واپس مڑی۔

دونوں میں سے ایک کمرے کا دروازہ ذرا سا کھلا تھا۔

اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اس دفعہ اس پہاڑی بکرے نے اپنے پیچھے clue چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈھونڈ لیا ڈھونڈ لیا"

وہ چہکتے ہوئے دھڑام سے دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

بڑی دلہ دروازے تک آئی اور مسکراتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھنے لگی۔

چھوٹی دلہ کی نظر جیسے ہی کمرے کے فرش پر پڑی تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

"میرِ"

وہ چلائی۔

ہمائل فرش پر بے سدھ گرا ہوا تھا۔

وہ بھاگ کر اس پاس آئی اور گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے ہلانے لگی۔

"میرِ آنکھیں کھولو میرِ"

کئی دفعہ ہلانے پر بھی اس کے جسم میں ذرا سی بھی جنبش نہ ہوئی۔

وہ رو دینے کو تیار تھی۔

www.novelsclubb.com

"بی جان۔۔آغا جان"

وہ روتے ہوئے چلائی مگر اس کی آواز ہی خوف کے مارے حلق میں اٹک گئی تھی۔

"میرِ آنکھیں کھولو نا۔۔پلیز۔۔اچھا تمہیں نہیں تنگ کروں گی میرِ"

وہ بے بسی سے اسے ابھی بھی جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

چھوٹی بچی تھی بہت ڈر گئی تھی کہ ناجانے اسے کیا ہو گیا تھا۔

"ہمائل۔۔اچھا سوری نا میں تم سے کوئی چیز نہیں چھینوں گی، تنگ بھی نہیں کروں گی، کسی کو شکایت بھی نہیں کروں گی پرامس"

اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنی گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ اس سے کہہ رہی تھی۔

"اچھا میری چاکلیٹس لے لینا، میری ڈول بھی کے لینا"

وہ بہت ڈر گئی تھی۔وہ ابھی بھی جاگ نہیں رہا تھا۔

"بی جان"

وہ اٹھی اور نیچے جانے کے لیے بھاگی۔

یک دم ہی اس نے اٹھ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔

"کیسا لگا پھر میرا پرینک؟"

وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

اس طرح اچانک وہ اٹھ بیٹھا تھا۔وہ اس سب کے لیے تیار نہیں تھی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ مزاق کر رہا ہے۔

چند لمحے تو وہ اسے شاک کے عالم میں دیکھتی رہی جب اسے سمجھ آیا تو اس نے اس کو دھکا دے کر پیچھے گرا دیا۔

"میرے کے بچے"

وہ پوری قوت سے چلائی۔

وہ بھی فرش سے اٹھا اور اس سے آگے آگے بھاگنے لگا۔

"تمہاری چاکلیٹس میری، تمہاری ڈول بھی میری"

وہ اسے چڑھتے ہوئے آگے آگے بھاگنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ روتے روتے اس کے پیچھے کمرے سے بھاگتے ہوئے نکلی۔

"بِل بتوڑی ڈر گئی۔۔اوہو بل بتوڑی ڈر گئی"

وہ بھاگتا ہوا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

"میں تمہیں مار دوں گی"

وہ چلاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

"ارے ارے کیا ہو گیا کے بچے؟"

بی جان اور آغا جان شور کی آوازیں سن کر لان سے اندر آ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہمائل بھاگ کر آغا جان کے پیچھے چھپ گیا۔

"آغا جان مجھے اس چڑیل سے بچا لیں۔"

وہ معصوم بننے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا۔

"میں تمہیں مار دوں گی"

وہ جنونی انداز میں چلائی۔

اسی لمحے خواب کا اثر ٹوٹا تو اس نے خود کو اپنے گھر میں ہی پایا۔

وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

بچپن کا وہ منظر کتنا عجیب مسحور کن سا تھا۔اس خواب میں اسے کچھ یاد نہیں تھا کہ 'وہ' کون تھا۔

ان پانچ سالوں میں یہ ایسا پہلا موقع تھا جب اسے ہمائل سے متعلق کوئی اچھا خواب یا بچپن کا کوئی یادگار لمحہ نظر آیا تھا۔

اٹھ کر وہ عجیب سی بے چینی میں مبتلا ہو گئی تھی۔اسے اس شخص سے مزید نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔

وہ کیا تھا اور کیا بن گیا تھا۔اس نے اس کے بچپن کے لمحات تک تباہ کر دیے تھے۔

"آئی ہیٹ یو..."

نم آنکھیں لیے چادر کو مٹھیوں میں مسلتے ہوئے اس نے اس کے چہرے کو تصور کرتے ہوئے کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشتہ کرنے کے بعد وہ ہمیشہ کی طرح بہزاد اور شمسہ کے ساتھ بہزاد کی گاڑی میں ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔ شمسہ اپنے شوہر، ساس، تین بچوں اور دیور کے ساتھ اس کے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔ بہزاد اس کا دیور تھا۔ شمسہ کی بڑی بیٹی کرن پانچویں جماعت کی، منجھلا بیٹا زین دوسری جماعت کا جبکہ سب سے چھوٹا بیٹا عثمان میر کا ہی ہم جماعت تھا۔

"جلدی انکل جلدی۔۔"

وہ سارا راستہ یہی بولتا جا رہا تھا۔

"اف یار پہنچ جائیں گے۔۔ کیوں بے صبرے ہو رہے ہو؟"

اس نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ میری کوئی بات نہیں مانتے"

وہ منہ پھلا کر بیٹھ گیا۔

"باجی کیا کھلاتی ہیں اس طوطے کو؟ہر وقت بس بولتا رہتا ہے۔نان سٹاپ...لگاتار ٹر ٹر ٹر۔۔"

بہزاد کی بات پر دونوں ہنس دیں۔

"میری سب ٹیچرز مجھے 'تام کڑوز' بولتی ہیں۔۔پتا بھی ہے؟"

ٹام کروز کے نام کو بگاڑے جانے پر خود بخود سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"واٹ سو فنی؟"

اسے اب سچ مچ کا غصہ آرہا تھا۔

"تام اکڑوز؟۔۔لیکن مجھے bread put لگتے ہو"

بہزاد نے جان بوجھ کر Brad Pit کو غلط تلفظ کے ساتھ بولا تھا۔

"آپ میرے دشمن ہیں اوکے"

اس نے سرخ ہوتی چھوٹی سی ناک پھلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"

بہزاد نے جھٹکے سے گاڑی روکی۔

"میں بھی نہیں لے کر جا رہا"

وہ سینے کے گرد ہاتھ باندھ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"بہزاد انسان بنو۔"

شمسہ نے اسے ڈانٹا۔

"بھابھی رکیں تو سہی۔اب کوئی بندہ کسی دشمن کے ساتھ کیسے سفر کر سکتا ہے؟"

اس کی اور میر کی تکرار چلتی رہتی تھی۔سب اس سے انجوائے بھی کرتے تھے۔

"چاچو دیر ہو جائے گی"

باقی بچوں نے بھی شور کرنا شروع کر دیا۔ لیکن میر سینے کے گرد اپنے چھوٹے چھوٹے بازو لپیٹے ہوئے غصے سے کھڑکی کے باہر جھانک رہا تھا۔

"بولو نا کوئی بندہ دشمن کے ساتھ کیسے ٹریول کر سکتا ہے؟"

اس نے غصے سے بہزاد کو گھورا۔

"میں کر سکتا ہوں"

وہ استحقاق سے بولا تھا جیسے گاڑی اسی کی ہو۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ وہ کیسے؟"

"کیونکہ میں بندہ نہیں بچہ ہوں"

سب کھلکھلا کر ہنس دیے۔

"تم میرے بیٹے سے باتوں میں آگے نہیں نکل سکتے سو آج کی تکرار کو ختم کرو ہم واقعی لیٹ ہو رہے ہیں"

اس نے ہنستے ہوئے لڑائی ختم کروائی۔

"اوکے جی ایک دفعہ پھر سے ہم ہار گئے اور اب ہار مانتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کرتے ہیں"

اس نے ہنستے ہوئے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر دی اور سڑک پر بھگانے لگا۔

میر اپنی ماں کی گود میں بیٹھا تھا اور ابھی تک ناراض تھا۔

"اب تو موڈ ٹھیک کر لو میں نے ہار مان لی"

"عثمان تمہارے چاچو بلکل بھی اچھے نہیں ہیں"

اس نے صاف گوئی سے کہا تو وہ ہنس دیا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ بد تمیز تھا لیکن کوئی اسے فضول تنگ کرے یہ اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔ چاہے وہ اس کے بہزاد انکل ہی کیوں نا ہوں۔

"اچھا؟تو کون اچھا ہے پھر؟"

"میرے چوچو"

اس نے چڑانے والے انداز میں کہا۔

"وہ مجھے بلکل بھی تنگ نہیں کرتے،ہر بات مانتے ہیں اور مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں"

وہ اپنے چاچو کی بڑائی بیان کر رہا تھا۔

بہزاد مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے طوطے۔۔ہارمانی آپ کے چوچو ہی ہم سے بیسٹ ہیں کیوں باجی

؟اب ٹھیک ہے؟"

وہ مسکرا دی۔

"سو تو ہے"

اسی اثنا میں اس کے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پرس میں سے موبائل نکالا تو ہلکا سا مسکرا دی۔

"اسلام علیکم"

کال اٹھاتے ہی دوسری جانب سلام کرنے میں پہل کی گئی۔

"وعلیکم سلام۔۔بھائی یقین کریں ابھی ابھی ہم آپ کی ہی بات کر رہے تھے"

دوسری طرف ہنسنے کی آواز سنی۔

"یہی بات کر رہے ہو گے کہ کتنا بے حس بھائی ہے جو مہینوں مہینوں کے بعد بہن کی اور بھتیجے کی خبر لیتا ہے"

وہ جیسے شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔

"ارے نہیں بھائی ہم ایسا کیوں بولیں گے۔۔مجھے پتا ہے آپ اپنی اتنی بزی روٹین میں سے بھی ہمارے لیے وقت نکالتے ہیں۔کم از کم یہ احساس تو ہوتا رہتا ہے کہ ہم ماں بیٹا بلکل اکیلے نہیں ہیں۔کوئی ہماری خبر گیری بھی رکھتا ہے ورنہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے جملوں میں اسے کچھ جتا گئی تھی۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہا۔

"میرا سِمبا کہاں ہے؟"

اس نے موضوع بدلنے کے لیے کہا۔

"میر..."

اس نے جھٹ سے موبائل تھاما۔

"اشما علیکم چوچو"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم سلام۔۔چوچو کی جان۔۔میرا lion Kong کیسا ہے؟"

اس کے لہجے میں محبت ہی محبت چھلک رہی تھی۔پوری دنیا میں اگر اس کے علاوہ میر سے کوئی بے انتہا اور بے لوث محبت کرتا تھا تو وہ صرف وہی شخص تھا۔

"فائن چوچو۔۔آپ کب آرہے ہیں؟آپ کو پتا ہے میں آپ کو کتنا مس کرتا ہوں؟اب آپ نہ آئے تو ناراض ہو جاؤں گا"

وہ ہنس دیا۔

"ارے یار جونئیر...رکو تو سہی ایک بات تو سن لو پھر شکایتیں کرنا"

وہ خاموش ہوا۔آواز اتنی تھی کہ وہ باآسانی سن سکتی تھی۔

"میں نے آپ کے لیے پیاری سی چاچی ڈھونڈلی ہے۔اس دفعہ جب میں آؤں گا تو اپنے میرِو سے ملوانے کے لیے انہیں بھی ساتھ لاؤں گا"

www.novelsclubb.com

وہ چیخ اٹھا۔

"سچی؟واؤ"

وہ بھی مسکرائی۔اس نے میر کے ہاتھ سے موبائل لے لیا اور اپنے کان کے ساتھ لگایا۔

"یہ کیا سین ہے ایکسپلین کریں ناذرا؟مجھے بتائے بغیر؟حد ہے بھائی؟وہ وہی ہیں نا؟"

وہ مصنوعی غصہ کرتے ہوئے بولی تھی۔

"ہاں وہی ہے صحیح گیس کیا پروفیسر صاحبہ... تفصیل آکر بتاؤں گا۔اس کو میں نے سب کچھ بتادیا ہے کہ میرا ایک پیارا سا کیوٹ سا بھتیجا بھی ہے اور ایک پیاری سی بہن بھی ہے۔اسے جب یہ پتا چلا کہ وہ تم ہو تو وہ خود مجھ سے انسسٹ کر رہی ہے کہ اسے میرِ سے ملنا ہے"

وہ مسکرائی۔

"بہت بہت مبارک ہو بھائی سچ میں میں آپ کے لیے بہت خوش ہوں۔شکر ہے آپ نے اپنے بارے میں بھی کچھ سوچا۔انہیں کہیے گا میں ان سے ضرور ملوں گی۔مجھے سب لوگ یاد ہیں لیکن میں وہاں آ نہیں سکتی۔"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"کاش میں کچھ کر سکتا اور..."

"بھائی۔۔"

اس نے بات کاٹی مگر وہ کچھ شرمندہ سا بولی تھی۔

"آئم سوری"

"کیا؟ کس لیے؟"

وہ اس کی بات کو سمجھا نہیں تھا۔

"اس رات میں نے آپ کو۔۔بہت کچھ کہہ دیا تھا۔یہ جانے بغیر کہ آپ کو کس قدر تکلیف پہنچی ہو گی۔آپ کس کرب سے گزر کر آئے ہیں یہ احساس ہی نہیں کیا اور۔۔"

"بس پلیز وہ رات۔۔نا تمہارے لیے آسان تھی، نا میرے لیے نا ہی میرو کے لیے۔ہم سبھی سے سہا تھا۔اب زندگی بہت آگے بڑھ چکی ہے۔اس اذیت ناک رات کو یاد کر کر کہ خود کو تکلیف مت دو۔اور تمہارے الفاظ تو مجھے یاد بھی نہیں پاگل۔تم نے جو کچھ کہا شاک میں، تکلیف میں کہا۔کتنی دفعہ معافی مانگو گی بھول جاؤ۔۔اوکے"

آخری جملہ اس نے بڑی دھیمے اور پیار بھرے لہجے میں کہا۔اس کا وہی لہجہ جو بچپن سے اس سے بات کرتے وقت ہوتا تھا۔

"اچھا چھوڑو۔۔میری وائف کے بارے میں نہیں پوچھو گی؟"

وہ بات آگے پیچھے گھمانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہاں بتائیں کیسی ہیں میری بھابھی؟کب لا رہے ہیں ان کو؟"

بہزاد اور شمسہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔دونوں میں سے کوئی بھی اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

"ٹائم نکال کر ہی لا سکوں گا۔اسے سوات کا یہ موسم بہت پسند ہے اس لیے وہ..."

اس کے چہرے کی مسکراہٹ اس جگہ کے نام پر سمٹی تھی۔وہ جگہ جہاں کبھی اس کا جہان آباد تھا۔وہ وادی جو اس کی جنت تھی۔لوگ تو آج بھی اسے پاکستان کی جنت کہتے تھے مگر کوئی اس سے پوچھتا کہ اس کی جنت تو پانچ سال پہلے ہی اجڑ چکی تھی۔وہ وادی اس کا سب کچھ چھین چکی تھی۔

وہ خاموش ہو گیا۔ شاید اسے ادراک ہو گیا تھا کہ وہ غلط بات بول چکا ہے۔

"سنا ہے کہ۔۔آج بھی وہاں کے لوگ بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔چہروں کے بھی اور دل کے بھی"

اس کے لہجے میں طنز کی رمک محسوس ہوئی تھی۔

"دیکھو بیٹا۔۔تمہاری اس وادی کے ساتھ بھیانک یادیں وابستہ ہیں اسی لیے تم یہاں کی ہر چیز سے خائف ہو۔۔میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم سب کچھ بھول جاؤ مگر اس علاقے کو ایک موقع اور دو۔دیکھنا یہی وادی تمہارے زخم سی دے گی"

وہ استہزائیہ ہنسی۔

"اس علاقے کو ایک چانس اور دوں؟یعنی کہ وہاں اس جہنم نظیر وادی میں دوبارہ جاؤں جہاں میرے اور میرے بیٹے کے خون کے پیاسے درندے کھلے عام گھوم رہے ہیں؟اس جگہ جاؤں جہاں میں نے اپنا سب کچھ کھو دیا؟جہاں آپ کا پیارا بھائی مجھے ان بے حس درندوں کے رحم و کرم پر اکیلا چھوڑ چلا گیا؟"

www.novelsclubb.com

وہ بہت تلخ ہو گئی تھی۔

"آپ کے لیے کہنا بہت آسان ہے بھائی کیونکہ وہ آپ کا علاقہ ہے۔ وہ آپ کا گھر ہے۔ اپنے گھر سے سب کو ہی محبت ہوتی ہے"

"صرف میرا نہیں... جونیئر کا بھی گھر ہے۔"

وہ چپ ہو گئی۔ کہہ تو وہ سچ رہا تھا مگر جو وہ چاہتا تھا وہ ناممکن تھا۔ کئی سالوں سے وہ اسے واپس لے جانے کی کوشش کر چکا تھا مگر وہ واپس جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔

"بھائی آپ ایسا کریں فوراً ہی بھابھی کو لے کر ہم سے ملنے آجائیں۔ میر بھی اپنی چچی سے مل کر بہت خوش ہو گا"

www.novelsclubb.com

میر دانتوں کی نمائش کرتا ہوا اسے دیکھتے ہوئے فون دینے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"یہ لیں اپنے جونیئر سے جلدی جلدی بات کر لیں ہم سکول پہنچنے ہی والے ہیں۔ آج سکول میں یومِ آزادی کی تقریب ہے"

"اچھا؟ میر نے بھی پارٹیسپیٹ کیا ہے؟"

اس نے پوچھا۔

"جی چوچو میں نے بھی پرفارم کرنا ہے"

وہ چہک کر بولا تو اس نے اسے فون تھما دیا۔

"واؤ۔۔ گڈ بوائے۔ تو اس کا مطلب جونیئر اب بہت بڑا ہو گیا ہے"

اپنی تعریف سننے پر اس کے گال سرخ ہوئے تو وہ شرمیلی سی مسکان لبوں پر لایا۔

"اچھا گفٹ کیا لو گے اس دفعہ؟"

وہ جب بھی آتا تو اس کے لے کھلونوں، تحفوں کے ڈھیر لے کر آتا تھا۔ان چیزوں پر اس نے کبھی اعتراض نہیں کیا تھا کیونکہ وہ بہت مان سے اپنے بھتیجے کو تحفے دیا کرتا تھا۔ لیکن وہ اس سے اس سے بڑھ کر کوئی مالی امداد نہیں لیتی تھی۔اتنے سالوں میں شاید اس نے بھی یہ جان لیا تھا کہ وہ اپنی خودداری پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گی اس لیے اس کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے بھائی نے کبھی اس کو مشکل میں نہیں ڈالا تھا۔

"نہیں کچھ بھی نہیں"

اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"بولو نا یار ایسے شرما رہے ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں"

وہ ذرا سا مسکرایا۔

"کچھ بھی نہیں چوچو"

"اچھا اگر کچھ نہ بتایا تو ڈولز لے آؤں گا"

"نو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ چلا کر بولا۔

"لڑکے ڈولز سے نہیں کھیلتے"

اس نے اپنے تئیں اپنے چاچو کی اصلاح کی۔

کال کی دوسری جانب وہ ہنس دیا۔

"مجھے پتا ہے لڑکے ڈولز سے نہیں کھیلتے لیکن کچھ بتاؤ تو سہی بیٹا"

اس نے کچھ الجھے ہوئے انداز سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔

"وہ مجھے نا۔۔۔"

"یار آج ایسے کیوں بول رہے ہو؟ سیدھی طرح بولو کیا چاہیئے؟ ماما منع کر رہی ہیں؟ یا کوئی اور بات ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ماما تو منع نہیں کر رہیں۔۔پر۔۔وہ چوچو مجھے ناگفت میں"

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے چپ ہو گیا۔

"پہلے پرامس کریں کہ مجھے لا کر دیں گے"

ادھورا جملہ چھوڑ کر وہ فوراً ہی اس سے تصدیقی کلمات سننا چاہتا تھا کہ وہ اس کی خواہش ضرور پوری کرے گا۔

"پرامس میری جان۔۔لا کر دوں گا۔۔پکا والا پرامس چاہے آپ کی چیز سات سمندر پار ہی کیوں نا ہوئی وعدہ رہا کہ چوچو آپ کو لا کر دیں گے"

اس نے پیار سے اس معصوم سے بچے کو اپنے وعدے کا یقین دلایا۔

اس کا چہرہ جیسے کھل اٹھا۔

"مجھے نا۔۔گفت میں۔۔"

اس نے چہک کر اپنی خواہش کا اظہار کر دیا۔

اس کی عجیب سی خواہش پر مڑ کر شمسہ اور بہزاد نے بھی دیکھا تھا۔

فون کی دوسری جانب یک دم ہی سناٹا سا چھا گیا تھا۔اور وہ

۔۔وہ تو جیسے پتھر کی ہو چکی تھی۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میر کیا مانگنے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

اگست کی حبس میں بھی سردی کی عجیب سی لہر اسے اپنی ہڈیوں کو سن کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔اسے لگا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں پائے گی جبکہ میر معصومیت سے اپنے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

کئی لمحے گزر گئے مگر کوئی بھی ایک لفظ تک نہ بول سکا۔

"بیٹا۔۔میر ود یکھو۔۔"

وہ اسے کس طرح اور کن الفاظ میں انکار کرنے والا تھا وہ یہ تو نہیں جانتی تھی مگر اس انکار کے بعد اس کا بیٹا ٹوٹنے والا تھا یہ وہ جانتی تھی کیونکہ کال پر موجود شخص کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا تھا۔وہ میر سے اب بھی کوئی ایسا وعدہ نہیں کرنے والا تھا جو وہ نبھا نا سکے۔

"جونیئر میں۔۔۔"

وہ شاید الفاظ جمع کر رہا تھا۔ایک معصوم دل کو توڑنے لے لیے۔

اس نے سرد آہ بھری۔

"جونیئر۔۔چوچو کبھی آپ سے جھوٹے پرامس نہیں کرتے آپ کو پتا ہے نا؟"

اس نے اثبات میں یوں سر ہلایا جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

"تو پھر میں آج بھی پرامس کرتا ہوں۔۔آپ کا گفٹ آپ کو ضرور ملے گا"

اس کے لہجے نے،الفاظ نے گاڑی میں موجود تینوں نفوس کو چونکنے پر مجبور کیا تھا۔وہ کیا بول رہا تھا؟شاید وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔

یا شاید اس نے بھی اپنے بھائی کی طرح جھوٹے وعدے کرنا سیکھ لیے تھے۔

"سچی؟"

اسکی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔

"ہاں سچی۔۔۔گفٹ ملنے میں دیر ضرور ہو سکتی ہے مگر وعدہ۔آپ تک گفٹ ضرور پہنچ جائے گا۔لیکن تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا بیٹا۔کر لو گے ویٹ؟"

"یس چوچو۔۔۔یس کر لوں گا ویٹ پرامس"

www.novelsclubb.com

اس کا جملہ کاٹتے ہوئے وہ خوشی سے قریباً چلا کر بولا تھا۔

وہا بھی بھی بے حس و حرکت ایک ہی حالت میں بیٹھی تھی۔ کبھی کبھی میرِ بھی اسے عجیب سی آزمائش میں ڈال دیا کرتا تھا۔

اس نے فون پر بقیہ کیا بات کی؟

اس کا جواب کیا دیا گیا اس نے کچھ نہیں سنا تھا۔

کچھ بھی سنائی دینا بند ہو گیا تھا۔ میر اس سے لپٹ کر نا جانے خوشی سے چہکتے ہوئے کیا کیا کہہ رہا تھا۔ کیا بتا رہا تھا۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ شمسہ نے ہمدردی بھری نگاہ دونوں ماں بیٹے پر ڈالی تھی۔

www.novelsclubb.com

انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ افسوس کس پر کرے۔

میر کی معصوم سی خوشی پر یا پھر اس کے دل پر گزرنے والی حالت پر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وائن ریڈ اور سنہری رنگوں کے خوبصورت عروسی لباس میں ملبوس وہ وہ دلہن بنی کمرے میں بیٹھی تھی۔لالہ رخ اور پلوشہ اسے کچھ دیر پہلے پھولوں سے سجے ہوئے کمرے میں بٹھا کر گئیں تھیں۔

اس کے مختلف ہیئر جیولری سے سجے لمبے سیاہ بالوں کو خوبصورت جوڑے کی شکل دے کر سائڈ بن ہیئر سٹائل بنایا ہوا تھا۔وہ بلاشبہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

آنکھوں میں نمی لیے وہ بمشکل خود کو قابو میں رکھے ہوئے وہ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی جب اس کی نظر اس شخص کی تصویر پر ٹھہری۔وردی میں ملبوس جس کی نیم پلیٹ پر "خان" درج تھا۔وہ ہاتھ میں پسٹل تھامے یوں پوز بنائے کھڑا تھا جیسے اس کا نشانہ کیمرہ ہی ہو۔اس کی مسکراتی ہوئی صورت اسے زہر لگ رہی تھی۔اسے وہاں کی ہر چیز سے نفرت محسوس ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

سرخ و سفید گلابوں اور قیمتی فرنیچر سے سجا وہ کمرہ بہت خوبصورت تھا۔ جس میں داخل ہوتے ہی پہلی نظر داہنی جانب کی دیوار پر لگی اسی تصویر پر جاتی تھی۔

وہ سر جھکا گئی۔ لہنگا پھیلائے وہ اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو بس گھورتی جا رہی تھی۔

یہی شاید قسمت کے کھیل تھے۔ جس شخص سے اس نے بے انتہا نفرت کی وہ اسی کے کمرے میں دلہن بنی بیٹھی تھی۔

ہتھیلیاں پھیلا کر اس نے مہندی سے بنے خوبصورت نقش و نگار کو حقارت سے دیکھا۔ ڈیزائن سے لکھا ہوا حرف 'H' اس کے ہاتھوں پر گہرے رنگ سے جیسے چھپا ہوا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی قسمت کی لکیروں سے یہ نام کیسے بھی مٹا دے۔ جب حقارت اور نفرت حس سے بڑھ گئی تو اس نے کچھ بھی کرنے کے لیے خود کو بے بس پایا۔ اس کی آنکھوں سے بے بسی کے آنسو نکل آئے۔ خدا سے بس شکوے ہی شکوے دل میں لیے اس نے اوپر کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اسے معلوم تھا کہ اس کی کوئی بھی دعا قبول نہیں ہو گی۔شدید بے بسی میں اس نے سر جھکا دیا اور رو دی۔اپنی قسمت پر وہ جتنا بھی ماتم کرتی کم تھا۔

اس کی یاداشت میں کچھ دنوں پہلے کی میموری جیسے ری وائن ہونے لگی تھی۔ڈھولکی کی رسموں میں وہ خوشی سے شرکت کر رہی تھی جب اسے پتا چلا تھا کہ وہ واپس بھی آ گیا ہے۔

اچانک ہی اس کی خوشی جیسے ماتم میں بدل گئی۔وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ شخص ہمیشہ کے لئے اس کی نظروں سے دور ہو گیا تھا۔اب اسے شادی کی ساری رسمیں اپنی آخری رسومات لگنے لگیں تھیں۔اس کا یہ بدلا ہوا رویہ سب کو محسوس ہوا تھا لیکن کسی نے خاطر خواہ توجہ نہ دیتے ہوئے گھر والوں سے دوری کا غم سمجھا۔

www.novelsclubb.com

مہندی کی رات بھی آ گئی جب اس کے ہاتھوں پر اس کا نام تک چھپ چکا تھا۔اس نے بہت دعائیں کیں کہ وہ بارات پر نہ آ سکے لیکن اب اسے اپنی دعاؤں پر یقین نہیں رہا تھا۔

"یا اللہ تئیس دسمبر کو ہمائل خان لوگوں کے کندھوں پر آئے خود چل کر نہیں۔"

اس نے اس رات شدت سے دعائیں کیں تھیں مگر قبول نہیں ہوئیں تھیں اور وہ وہاں اس کے گھر میں رخصت ہو کر بھی آچکی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

وہ مسکراتا ہوا کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔اس کی استہزائیہ مسکراہٹ اسے یہ جتانے کے لیے کافی تھی کہ وہ اس کی شکست پر ہنس رہا تھا۔اس کی بے بسی پر ہنس رہا تھا۔ گھمنڈ اور فتح کا نشہ اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا۔

اس نے آنکھیں میچ لیں تاکہ وہ اسے نظر نہ آسکے۔

وہ اس کی غلیظ آنکھوں میں دیکھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی اسی لیے اس نے رخ پھیر لیا۔بھاری کام دار دوپٹے پلو ہاتھوں میں لیے وہ اسے مسلسل مروڑ رہی تھی۔

"ادھر دیکھو"

اس نے آہستہ سے کہا مگر وہ لہجہ تو اس کا نہیں تھا۔کچھ تو عجیب تھا۔

وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا مگر اس نے اسے آنکھ اٹھا کر دیکھنا گوارا نہ کیا۔

آنکھیں میچے اس نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

"لڑکی میری طرف دیکھو۔"

اس نے پھر سے کہا۔

"میں نے کہا یہاں دیکھو"

اس کے بعد نے جو کیا بلکل غیر متوقع تھا۔

سختی سے دائیں ہاتھ میں اس کا منہ دبوچ کر بے رحمی سے اپنی جانب کیا۔

"کیا سمجھتی تھی تم خود کو ہاں؟"

انگوٹھے اور دو انگلیوں میں ابھی بھی اس کا چہرہ بے رحمی سے مقید کیے ہوئے تھا۔اسے شدید تکلیف ہونے لگی کیونکہ اس کی انگلیاں اس کی گالوں میں پیوست تھیں۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑو...ہمائل"

اس نے بمشکل کہا۔

"درد ہو رہا ہے ہاں؟ ہاں بولو؟"

اس کی آنکھوں میں جیسے جنون سا اترا ہوا تھا۔

"تم کیا سمجھتی تھی کہ اتنی بے عزتی پر میں چپ کر کہ بیٹھ جاؤں گا؟ مجھے بد دعائیں دیتی رہی۔اس صارم کے ساتھ افیئر چلایا...اور نا جانے کتنوں کے ساتھ تعلقات تھے تمہارے"

اس نے اپنا چہرہ چھڑوانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے درد ہو رہا ہے میر چھوڑو... میر"

وہ دونوں ہاتھ استعمال کر کہ بھی اس کی گرفت سے آزاد نہ ہو سکی۔

"تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ کوئی تم سے شادی کرتا...تم ہو ہی کیا جو اتنا اکڑتی تھی ہاں"

اس نے جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑا۔

اس کی انگلیوں کے نشان اس نئی نویلی دلہن کے چہرے پر چھپ چکے تھے۔

وہ تکلیف کے مارے رو دی۔اسے اس گھٹیا انسان سے اسی سلوک کی توقع رکھنی چاہیئے تھی۔

"پتا ہے جب تم روتی ہو نا تو مجھے سکون ملتا ہے خوشی ملتی ہے"

وہ ہنسا۔

اس کی ہنسی بھی وحشیانہ پن اپنے اندر سموئے ہوئے تھی۔وہ ہنس رہا تھا اس کی بے بسی اور شکست پر۔اس نے جب روتا ہوا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اسے استہزائیہ مسکراہٹ لیے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے جھوٹ بولا تھا۔مجھے تم سے کوئی محبت نہیں ہے۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ مجھے۔۔ہمائل فاروق خان کو تم جیسی داغ دار لڑکی سے محبت ہو گی؟"

اس کے دل پر شدید چوٹ پڑی۔

ایسا نہیں تھا کہ ہمائل کے جذبات اس کے لیے کچھ معنی رکھتے تھے بلکہ اس لیے کہ جس بات کا وہ اسے طعنہ دے رہا تھا اس کی وجہ بھی وہ ہی تھا۔

"داغ دار بھی تو تم نے ہی کیا تھا نا"

وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا کہا؟ پھر سے کہنا؟"

اس نے اس کی چوڑیوں سے لیس کلائیاں پکڑیں۔کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کے بازوؤں میں گھس گئیں۔اس کے لبوں چیخ برامد ہوئی۔

"ہمائل۔۔چھوڑو مجھے پلیز۔۔ہمائل"

وہ غصے میں جیسے بپھرا ہوا تھا۔اسے جیسے اس کی کلائیوں سے نکلتے خون،اس کی تکلیف سے سکون مل رہا تھا۔

"اٹھو۔۔ابھی اٹھو"

www.novelsclubb.com

وہ خود کھڑا ہوا اور نہایت بے رحمی سے اسے کہنی سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"نیچے بیٹھو"

وہ اپنی تکلیف بھول کر اس کی بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"بیٹھو نیچے"

وہ اتنی زور سے بولا کہ اس کا دل سہم سا گیا۔ شادی سے پہلے وہ جو جو منصوبے بنا کر آئی تھی اسے ستانے کے، تنگ کرنے کے سب بھول چکے تھے۔

بغیر سوال کیے وہ گھٹنوں کے بل روتی ہوئی نیچے بیٹھ گئی۔

اس کے امی ابو کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کی نازوں پلی بیٹی کس جہنم میں پہنچ چکی تھی۔

وہ اس کے عین سامنے بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ اس کے گھٹنوں پر تھے۔ وہ خاموش تھا جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"نظریں نیچے رکھو بد کردار عورت"

اپنی عزتِ نفس، اپنی خودداری یوں پامال ہوتے دیکھ کر اس کے پاس رونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ شخص خود بد کردار تھا اور اسے ہی طعنے دے رہا تھا۔ اس کی بات مانتے ہوئے اس نے نظریں جھکا لیں۔

"میری بات کان کھول کر سنو لڑکی۔۔ تم سے میں نے شادی صرف اسی لیے کی کہ تمہاری یہ قینچی کی طرح چلتی زبان بند کر سکوں۔ مجھ سے کوئی توقع مت رکھنا کہ میں تمہیں کسی قسم کا کوئی مقام، مرتبہ یا عزت دوں گا۔ تم اس گھر میں صرف ایک ملازمہ کی حیثیت سے رہو گی۔ میری کنیز بن کر"

www.novelsclubb.com

اس کے زخموں میں شدید درد شروع ہو چکا تھا۔

"ساری زندگی قید رکھوں گا موت مانگو گی تو موت نصیب نہیں ہو گی۔ اور آئندہ میرے سامنے..."

اس نے پھر سے پہلے جیسے انداز میں اس کا چہرہ دبوچا۔

"اپنی یہ زبان کھولنے کی ہمت بھی مت کرنا۔ورنہ چیل کوؤں کو کھانے کے لیے تیری لاش بھی نہیں ملے گی"

اس کا لہجہ بہت توہین آمیز تھا۔وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں تھی۔بس روتی گئی۔رونے کی وجہ سے اس کی ہچکی بندھ چکی تھی۔

"رونا بند کر۔۔"

اس نے جھٹک کر اس کا چہرہ چھوڑا۔

"جوتے اتار میرے"

دملہ نے نا سمجھے کے عالم میں اسے یک دم دیکھا۔

"سمجھ نہیں آئی کیا بکواس کی میں نے؟جوتے اتار میرے"

وہ اس لمحے پڑھا لکھا افسر نہیں بلکہ کوئی جاہل، گنوار ٹرک ڈرائیور لگا تھا۔کپکپاتے ہوئے ہاتھ اس نے اس کے جوتوں کی جانب بڑھائے۔

توہین ہی توہین۔۔ذلت ہی ذلت تھی۔

اس کے قہقہوں کی آواز اسے پاگل بنا رہی تھی۔

"تیری جگہ یہیں ہے لڑکی میرے قدموں میں"

وہ اور زور سے ہنسا۔پھر منظر بدلنے لگے۔

قہقہے،سسکیاں،چیخیں،گولیاں

جنگل،صارم،قبر،طوفان،بجلیاں،بارش،وہ رات۔۔۔۔

"دملہ"

یک دم اس کی آنکھ کھل گئی۔

تنفس کی رفتار انتہائی تیز تھی۔زیادہ رونے کی وجہ سے آنسوؤں کا گولا سا اس کے خلق میں چبھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"ری لیکس...دملہ...اٹس اوکے...سب کچھ ٹھیک ہے"

وہ ابھی بھی اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ مگر وہ نیچے نہیں بیڈ پر موجود تھی۔اس نے بدحواسی میں اپنی کلائیاں دیکھیں، چہرہ چھوا۔

نہ کوئی زخم تھا اور نہ انگلیوں کے بے رحم نشانات۔ لیکن کمرہ اور وہ شخص وہی تھا۔جو اسے پریشانی میں دیکھ رہا تھا۔پہلے والی شیطانی آنکھیں،قہقے،اسکا وحشیانہ روپ...سب منظر بدل چکے تھے۔وہ خود اسے ناسمجھی میں دیکھ رہا تھا۔شاید وہ سو گئی تھی۔

"دملہ یہ لو..."

اس نے اپنے حواس بحال کیے تو اسے پتا چلا کہ وہ ہاتھ میں پانی کا گلاس تھامے بیٹھا تھا اور اسے تھما رہا تھا۔

"پی لو شاباش تم شاید سو گئی تھی اور کوئی برا خواب دیکھا تھا"

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے گلاس تھام کر فوراً جھٹ سے سارا ختم کر دیا۔

"آرام سے...دملہ تم"

اس کا لہجہ ہی بلکل الٹ لگ رہا۔اس منظر سے الٹ جو اس نے کچھ دیر پہلے دیکھا تھا۔دونوں ہی ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

اس سے گلاس تھام کر ہمائل نے سائڈ ٹیبل پر رکھا اور واپس آ کر اس کے سامنے بیٹھا۔وہ ابھی بھی خواب کے خوف کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہمائل نے کچھ کہنے کو لب کھولے۔

"کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا...کیوں ظلم کرنا چاہتے ہو؟بتا ہی دو آخر کس چیز کا بدلہ لے رہے ہو"

www.novelsclubb.com

اسے پورا یقین تھا کہ خواب والا منظر حقیقت بن جائے گا۔اس کے بولنے سے پہلے اسی لیے وہ خود روتے ہوئے بول پڑی۔

"دملہ"

ہمائل کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا بولے۔کیونکہ اس کا رو دینا بلکل غیر متوقع تھا۔

"ایک ہی دفعہ مار دو مجھے۔میں تمہارا ظلم،ٹارچر،زخم کچھ بھی برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔ایک ہی دفعہ گولی مار دو"

وہ سر جھکا کر زار و قطار رو رہی تھی۔

"دملہ۔۔میری بات سنو"

اس نے دونوں ہاتھوں میں نرمی سے اس کا چہرہ تھاما۔وہ سر اٹھائے بغیر روتی ہی جا رہی تھی۔

"دملہ میری طرف دیکھو...ادھر دیکھو"

الفاظ وہی خواب والے تھے مگر لہجہ...

وہ اتنی نرمی اور محبت سے مخاطب تھا گویا اس جیسا نرم گفتار کوئی تھا ہی نہیں۔دملہ کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں تم پر کیوں ظلم کروں گا؟ کیوں ماروں گا تمہیں؟ ہاں اس رات تم سے مجھے گن پوائنٹ پر نکاح کرنا پڑا لیکن وہ وقت کا تقاضا اور میری مجبوری تھی۔ میں تمہیں سب کچھ بتادوں گا۔ ایک دفعہ موقع تو دو"

وہ روتی ہی جارہی تھی۔ گن پوائنٹ پر نکاح کرنا اس کے لیے کوئی "مجبوری" تھی۔ وہ اس کی زندگی برباد کرنے کا بھی کوئی جواز پیش کرنا چاہ رہا تھا۔

"دملہ پلیز رونا بند کرو...اچھا ادھر دیکھو...میری طرف دیکھو"

اس نے اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے نرمی سے تھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اٹھایا۔

"بلکل بھی اچھی نہیں لگتی تم روتے ہوئے بل بتوڑی چڑیل"

وہ اپنی بات پر خود ہی ہنسا۔ دملہ کو تو بچپن کے گزرے لمحات سے بھی نفرت ہو گئی تھی۔

"یار اب تو ہنس دو۔ پلیز۔"

www.novelsclubb.com

وہ التجائیہ انداز میں بولا اور اس کے چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹائے۔

"کیوں اچھا بننے کا ڈرامہ کر رہے ہو؟"

اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"میں کوئی ڈرامہ نہیں کر رہا بیگم صاحبہ... میں ہوں ہی اتنا اچھا"

وہ ہنسا تھا کہ جیسے کوئی مزاقیہ بات ہو۔

"اچھا اپنی منہ دکھائی کا گفٹ نہیں دیکھو گی؟"

اس نے اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کا یہ روپ دیکھ کر جتنا بھی حیران ہوتی کم تھا۔ کیونکہ اس نے اس خواب جیسے کئی خواب دیکھے تھے اور وہ انہی کو سچ مانتی تھی کہ اصل میں بھی ہمائل خان ایک وحشی سا انسان ہے۔ وہ جو اس نے پانچ سال قبل صرف اور صرف اسی رات کو دیکھا تھا۔ نہ اس سے پہلے اور نہ ہی آج تک اس روپ میں اسے دوبارہ دیکھا تھا۔

وہ سامنے موجود اپنی الماری کی جانب بڑھا۔الماری کا دروازہ مکمل طور پر سلائڈنگ گلاس کا بنا ہوا تھا۔اسے بائیں جانب دھکیلتے ہوئے اس نے درازوں میں سے کوئی چیز نکالی اور پھر اسے دروزہ بند کر کہ اس تک آیا۔

اس کے ہاتھ میں میرون سے رنگ کی زیور کی ڈبیہ تھی۔وہ مسکرا کر دو باری بیٹھ گیا اور ڈبہ کھولا۔

"میں نے بہت محبت سے بنوایا ہے یہ"

اس نے ڈبی نے اندر سے کچھ نکالا اور اس کے سامنے کیا۔

چمکدار خوبصورت وائٹ گولڈ سے بنے، چھوٹے چھوٹے قیمتی موتیوں سے آراستہ حروف Hاور Dایک دوسرے میں لپٹے ہوئے تھے جن کی چین باریک سی تھی۔وہ دیکھنے میں ہی اپنے قیمتی ہونے کا تاثر دے رہا تھا۔

"پہنا دوں؟"

وہ مسکراتے ہوئے اس سے اجازت مانگ رہا تھا۔

کیا بھروسہ تھا اس آدمی کا کہ وہ اسی چین سے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیتا۔

"بولو؟ کیا میں پہنا دوں؟"

ہمائل اور اس سے مہذب انداز میں اجازت مانگ رہا تھا؟

"لڑکی کی خاموشی رضامندی سمجھی جاتی ہے"

وہ شوخ سا ہوا تھا۔

اس نے چین کی ہک کھولی اور اس کی جانب بڑھائی۔ وہ جھٹکا سا کھا کر پیچھے کو ہوئی تو وہ رکا۔

"کیا ہو گیا ہے؟ دملہ نیکلیس پہنا رہا ہوں...اچھا ٹھیک ہے تم کمفرٹیبل نہیں تو یہ لو"

وہ مسکراتے ہوئے اسے دوبارہ ڈبیہ میں بند کرنے لگا۔

"یار کیا کروں کہ تمہارے لبوں کی ہنسی واپس آ جائے؟ ایسا کیا کرنا ہو گا مجھے؟ ایک دفعہ کہو تو سہی۔ جو بولو گی میں پلک جھپکتے ہی پوری کروں گا"

www.novelsclubb.com

وہ اس سب کو ہلکے پھلکے انداز میں لے رہا تھا۔ یا شاید اسے آرام دہ محسوس کروانے کے لیے کر رہا تھا۔

"ایک کام کر سکتے ہو؟"

وہ مسکرایا اور ڈبیہ بند کر کہ بیڈ کے سائڈ ٹیبل کے دراز میں رکھ دی۔

"زما خائستہ جانان"

ذرا سا آگے کو ہوتے ہوئے اس نے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت سے اس کی دائیں گال کو نرمی سے چھوا اس کی آنکھیں جیسے دملہ کی خوبصورتی سے مسحور ہو چکی تھیں۔

"حکم تو کرو"

اس نے پشتو میں کیا کہا تھا وہ یہ تو نہیں سمجھ سکی مگر اس کی یہ حرکت اسے سخت ناگوار گزری تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے جواب کا منتظر تھا۔ دملہ کو اس کی شربتی خوبصورت آنکھوں سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔

"چھوڑ دو مجھے۔ صرف اسی طرح میرے ہونٹوں کی مسکراہٹ واپس آسکتی ہے"

وہ یک دم سنجیدہ ہوا اور گہرا سانس لیتے ہوئے ذرا پیچھے ہوا۔

اب وہ گن نکال ہی لے گا ایسا اس نے سوچا تھا۔

"دیکھو دملہ یہ بحث ہم بہت دفعہ کر چکے ہیں۔ میں پھر سے تمہیں یہ چیز کلیئر کر دینا چاہتا ہوں"

وہ بولا تو اس کا لہجہ بہت ہی دھیما سا تھا۔ جیسے وہ عموماً بات کرتا تھا۔

"میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ تمہاری یہ خواہش میں کبھی پوری نہیں کر سکتا۔ جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں تمہارے بغیر اب زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ان پانچ سالوں نے مجھے صرف ایک بات سکھائی ہے"

وہ اس کے ہاتھوں کو نرمی سے تھام کر اس جی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب تھا۔

"وہ یہ کہ ہمائل فاروق خان دملہ احسان کے بغیر نامکمل ہے"

اس کا دل چاہا وہ اس مکار اور جھوٹے انسان کے چہرے پر زوردار طمانچہ رسید کرے۔ کتنی ڈھٹائی سے وہ جھوٹ بول رہا تھا۔

"اس گھر میں تمہیں میں زندگی کی ساری خوشیاں دوں گا دملہ"

اس نے نرمی سے اس کے مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں مقید کیا اور انہیں محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"تم نے جتنی بھی تکلیفیں اٹھائی ہیں نا"

اس نے اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں ان سب کا ازالہ کروں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں اس گھر میں میری جانب سے یا میری فیملی کی جانب سے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی"

اس نے نظریں اٹھا کر دملہ کی جانب دیکھا اور اس کی بائیں گال پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔

"میں تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں کبھی بھی آنسو نہیں آنے دوں گا۔ میرے لیے یہ آنکھیں بہت خاص ہیں"

وہ اپنی آنکھوں میں جذبات کے جلتے دیے لیے اتنی آہستہ آواز میں بولا تھا کہ گویا سرگوشی ہو۔

"تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دوں گا۔ ہماری زندگی میں اتنی خوشیاں ہوں گی دملہ کہ تم انہیں سمیٹ نہیں پاؤ گی۔ زندگی کی ہر خوشی اور ہر غم میں تم مجھے اپنے ساتھ کھڑا ہوا پاؤ گی۔ لیکن تم مجھے ایک موقع تو دو۔ اپنے درد، اپنی تکالیف بانٹنے کا ایک موقع دو۔ اور ہاں اس رات جو کچھ ہوا وہ میں نے نہیں۔۔"

دملہ کا سارا خوف کہیں کھو گیا۔

اس نے حقارت سے اس کا ہاتھ جھٹک کر دور ہٹایا۔

"دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان ہو تم مجھے تم سے نفرت ہے یہ بات کتنی دفعہ بتاؤں تمہیں؟"

وہ اس رات کے بارے میں بات تک نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ بھیانک رات جسے وہ چاہ کر بھی اپنی یاداشت سے مٹا نہیں سکتی تھی۔

"مجھے تمہارے سنگ کوئی خوشی نہیں سمیٹنی۔۔سنا تم نے۔نفرت کرتی ہوں تم سے۔نفرت۔نفرت۔نفرت اور صرف نفرت"

وہ جو کہہ رہی تھی اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا۔

وہ خاموش رہا۔

"تم جیسا گھٹیا،وحشی درندہ آج تک نہیں دیکھا میں نے۔تمہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں تم سے نفرت کرتی ہوں؟بولو؟"

نا جانے اس نے اتنی ہمت کہاں سے اکٹھی کر لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم سونے کے بھی بن کر آجاؤ گے ناتب بھی معاف نہیں کروں گی۔تم نے میری زندگی برباد کی اور اب خود ہی خوشیوں کی بات کر رہے ہو؟۔کس منہ سے ہمائل فاروق خان؟ کس منہ سے؟"

اس کا لہجہ بلند ہو چکا تھا۔

"میرے ماں باپ کے سامنے اچھائی کا ڈرامہ کر کہ تم ان کو دھوکہ دے سکتے ہو مجھے نہیں۔کاش کہ تم مجھے بچپن سے نہ جانتے ہوتے،کاش کہ آغا جان میرے ابو کے دوست نا ہوتے،یا کاش کہ تم ان کے بیٹے نہ ہوتے۔تمہیں پتا ہے تمہارے اس چہرے کی وجہ سے۔اس شیطانی چہرے کی وجہ سے مجھے شامل سے بھی نفرت ہے۔کیونکہ وہ بھی تمہارا ہی چہرہ ہے۔ہاں مجھے تمہارے بھائی سے بھی نفرت ہے"

اس کے چہرے پر شامل کے نام پر کئی رنگ آئے اور گئے۔

پہلے وہ بہت آرام سے اس کی ساری بد تمیزی والی باتیں سن رہا تھا۔بہت غور سے جیسے وہ اس کی شان میں قصیدے پڑھ رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"نفرت ہے مجھے تمہاری اس گھٹیا صورت سے۔اگر میرا بس چلے نا تو تمہارے اس چہرے کو اس قدر مسخ کر دوں کہ کوئی بھی پہچان نہ سکے۔میری بددعا ہے تمہیں۔۔بلکہ"

وہ ہنسی۔اس کی ہنسی میں بھی تکلیف واضع تھی۔

"بلکہ میری تو بددعائیں بھی قبول نہیں ہوتی۔اگر قبول ہوتیں تو تم اس وقت قبر میں ہوتے"

اس قدر نفرت۔اس قدر بے عزتی وہ نا جانے کیسے برداشت کر رہا تھا۔

ہونٹ بھینچ کر اس نے سر ذرا سا جھکایا ہوا تھا۔

"تم مجھے ساری عمر قید نہیں رکھ سکتے۔۔کبھی نا کبھی تو تم سے آزاد ہو جاؤں گی۔کبھی تو میری نفرت سے تنگ آ کر جان چھوڑ دو گے"

اس نے سر اٹھایا۔

"جو بھڑاس نکالنی ہے نکال لو کیونکہ جب تمہیں سچائی پتا چلے گی تو تم مجھ سے یا شامل سے نفرت نہیں کر پاؤ گی۔"

وہ کافی دیر بعد بولا تھا۔

"اور ہاں یہ بات یاد رکھنا بیچ راستے چھوڑ کر جانے والوں میں سے نہیں ہوں میں۔ہاتھ تھاما ہے تو ساری عمر ساتھ نبھاؤں گا۔تم فکر مت کرو تمہاری نفرت کے بدلے میری جانب سے بس محبت ہی محبت ملے گی۔میری محبت تمہاری اس نفرت سے زیادہ طاقت ور ہے۔اس معاملے میں میرا پلہ بھاری ہے اسی لیے ہتھیار کبھی نہیں ڈالوں گا"

دملہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کی اس ڈھٹائی پر اس کے سر میں کیا چیز دے مارے۔

"تمہارا میرا ساتھ بس موت ہی چھڑوا سکتی ہے"

اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

"تو پھر میری دعا ہے کہ میں مر جاؤں تاکہ تمہارا منحوس چہرہ نہ دیکھنا پڑے"

وہ جھجھکے بغیر بولی تھی۔

"میں نے کہا نا کہ میری محبت تمہاری نفرت سے زیادہ طاقت ور ہے۔میں جو تمہاری لمبی عمر کی دعائیں کرتا ہوں ان میں تمہاری ان کھوکھلی بد دعاؤں سے زیادہ صداقت ہے دملہ"

وہ سپاٹ انداز میں بولا تھا۔

"مسٹر خان۔۔مجھے تمہاری دعاؤں کی کوئی ضرورت نہیں ہے سنا تم نے"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم نے آج سے پانچ سال پہلے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا اور ابھی بھی اتنی ہمت ہے کہ میرا سامنا بھی کر سکو؟"

وہ نظریں جھکائے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہا تھا۔

بلکل بے تاثر چہرہ لیے جیسے اسے اس کے الفاظ سے کوئی فرق ہی نہ پڑ رہا ہو۔

وہ اس کی ڈھٹائی پر ششدر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہمائل نے گہری سی سانس خارج کرنے کے بعد سر اٹھایا۔

"بھڑاس نکال لی دل کی؟"

اس نے آہستہ آواز میں سوال پوچھا۔

وہ اس کو ڈھٹائی اور بے غیرتی کی اعلیٰ مثال لگ رہا تھا۔

"دملہ"

وہ اس کے مقابل کھڑا ہوا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میں آج تمہیں وہ سچ بتانے جا رہا ہوں جس کے بارے میں تم کئی سالوں سے غلط فہمی کا شکار ہو۔اسے میری غلطی سمجھو یا میری محبت کی خود غرضی کہ تمہیں سچ سے بے خبر رکھا"

وہ ایک ایک کر کہ الفاظ ادا کر رہا تھا جیسے بہت سوچ سمجھ کر مناسب جملوں کا انتخاب کر رہا تھا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہارا ماضی دہراؤں اور تمہیں شرمندگی محسوس کرواؤں اس لیے تمہیں سچ نہیں بتایا اور دیکھو تم مجھے ہی اس نہ بتانے والی غلطی کی وجہ سے اپنا مجرم سمجھتی ہو"

اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ تھامے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ۔۔وہ سب کیسے دوبارہ دہراؤں۔"

اس نے نظریں جھکالیں۔

وہ سب دہراتے ہوئے اسے کس قدر تکلیف ہو رہی تھی دملہ اس سے یکسر بے خبر تھی۔

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"اس رات۔۔"

اس نے نظریں اٹھائیں تو اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میرا جرم یہ تھا کہ میں نے دیر کر دی تھی دملہ۔میری وجہ سے تم نے اس رات جو کچھ سہا تھا اس کا ازالہ میں کبھی نہیں کر سکتا۔لیکن یہ بات میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے تمہیں کڈنیپ نہیں کیا اور"

اس رات کا ذکر سنتے ہی وہ جیسے جنونی سی ہو جاتی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ"

وہ پوری قوت سے بولی اور اس کے ہاتھ جھٹک کر اپنے ہاتھ آزاد کیے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم جو کہو گے میں مان لوں گی؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بھول ہے تمہاری۔۔ان جھوٹی سچی کہانیوں سے کسی اور کو بہکانا۔مر کر بھی یقین دلاؤ گے ناتب بھی تمہارا یقین نہیں کروں گی۔"

وہ اہانت سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری بات ختم نہیں ہوئی اور تمہیں آج سچ سننا ہو گا۔ ہم صرف اسی صورت میں اپنی نئی زندگی شروع کر سکتے ہیں دملہ"

دملہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر مار کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا۔

"نہیں گزارنی مجھے تمہارے ساتھ زندگی۔ دفع کیوں نہیں ہو جاتے بدبخت انسان۔"

وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔

"آہستہ بولو باہر آواز چلی جائے گی"

اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"کیوں بولوں آہستہ ہاں۔"

اس نے ایک بار پھر سے اسے سینے پر مارا۔

"اونچا بولوں گی۔۔ بلکہ چیخوں گی۔ سب کو بتاؤں گی کہ تم گھٹیا اور بے غیرت انسان ہو"

www.novelsclubb.com

"دملہ"

اس بار وہ سختی سے بولا تھا۔

وہ گھر والوں کو تماشا نہیں دکھانا چاہتا تھا۔

"مجھ سے شادی کر کہ بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے مسٹر خان۔۔تمہاری عزت کو دو کوڑی کا کر دوں گی۔ویسے ہی جیسے اس رات تم نے میری عزت کو، میری آبرو کو داغ دار کرنے کی کوشش کی تھی۔"

وہ ضبط کی انتہاؤں کو چھوتا ہوا خاموش تھا۔مگر مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔اس کی آنکھیں غصے کی وجہ سے لال تھیں اور ہونٹ ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

"بے غیرت انسان ہو تم سنا تم نے۔تم اس نکاح کو لائسنس بنا کر میرے قریب رہنے کا پلان بنائے بیٹھے ہو ناہوس زدہ گھٹیا انسان۔"

اس نے اسے نفی میں سر ہلاتے ہوئے افسوس بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"تمہاری سوچ گھٹیا ہے دملہ احسان میں نہیں۔"

اس کے لہجے میں کرب اور ذلت کا احساس تھا۔

"اوہ ریئلی؟ تو تم بتاؤ نا کہ کیوں کی مجھ سے شادی جبکہ میں تو داغ دار ہوں۔اور تمہیں تو ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی مل جاتی۔اگر نہیں تو تم اپنے گاؤں کی،اپنی وادی کی ہی کسی لڑکی کو اغواء کر کہ اپنی ہوس پوری۔۔"

اس کی برداشت کی حد ختم ہو گئی۔

"زبان سنبھال کر بات کرو دملہ"

وہ اتنی زور سے بولا کہ ایک پل کو وہ ٹھہر سی گئی۔

"میں نہ صرف اپنی وادی کی بلکہ اپنے پورے وطن کی عزتوں کا محافظ ہوں۔یہ جو تم الفاظ استعمال کر رہی ہو ان کی کاٹ کا اندازہ شاید تمہیں خود بھی نہیں ہے۔ہر چیز کی کوئی لمٹ ہوتی ہے۔مجھے اتنا مت آزماؤ کہ تمہارے یہ گھٹیا الزامات میری برداشت سے باہر ہو جائیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش ہوا تو وہ ہنسنے لگی۔

اسے شدید تکلیف پہنچی تھی۔وہ تو سب کچھ ٹھیک کرنا چاہ رہا تھا لیکن یہاں پر سب کچھ الٹ ہو رہا تھا۔

"اپنے بارے میں سچائی سننے کی ہمت نہیں تم میں مسٹر خان۔جب کہ میں اور تم یہ سچ جانتے ہیں کہ تم سے بڑا درندہ پوری دنیا میں کہیں نہیں ہو گا۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کردار پر جب کوئی سوال اٹھاتا ہے نا، یہ سوال نہیں نیزہ ہوتا ہوتا ہے جو دل کو چیر دیتا ہے۔مگر نہیں تمہیں کیا اندازہ اپنے الفاظ کی چابک کا۔دعا کرتا ہوں کہ تمہیں کبھی اس تکلیف کا احساس ہو بھی نہ۔یہ تکلیف نہیں سہہ پاؤ گی۔"

دلمہ نے مٹھیاں بھینچیں۔

"شرم سے ڈوب مرنا چاہیے تھا تمہیں کہ تم نے اپنے باپ کے دوست کی بیٹی کو۔۔"

"فار دالاسٹ ٹائم دملہ میں نے وہ سب نہیں کیا"

اس دفعہ اس کا لہجہ ذرا بلند ہوا تھا۔وہ اس کی برداشت کو آزمائش میں ڈال رہی تھی۔

"پتا نہیں بی جان آغا جان جیسے نیک لوگوں کو تم جیسا بد کردار، ہوس پرست، گھٹیا اور ذلیل بیٹا کیسے مل گیا؟ پتا نہیں تم ان کی آزمائش ہو یا کسی گناہ کی سزا"

وہ چلاتے ہوئے بولی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر کہ سرد آہ بھری۔

"افسوس کہ تم نے ان پانچ سالوں میں نفرت کی آگ کو اتنی ہوا دی ہے کہ میں بھی شاید اب اسے بجھا نہیں سکتا۔سوچو جس دن تمہیں سچائی کا علم ہو گا؟ کیا برداشت کر پاؤ گی جب تمہیں پتا چلے گا کہ میں تمہارا مجرم تھا ہی نہیں۔غلط انسان سے نفرت میں تم نے کئی سال گنوا دیے"

دملہ کا دل چاہ رہا تھا وہ اسکے چہرے کو نوچ دے۔اسی شیطانی چہرے کو جس نے اس کی زندگی کو اس قدر بے بسی کے موڑ پر لا کھڑا کیا تھا۔

"ایسا کوئی دن آئے گا ہی نہیں۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ جو کہانی سناؤ گے میں یقین کر لوں گی؟ تمہارے دیے گئے زخم اتنے گہرے ہیں ہمائل خان کہ میری روح پر اتر چکے ہیں۔"

اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

"مر جاؤ تم ہمائل خان۔۔ مر کیوں نہیں جاتے؟ میری بد دعا ہے تمہیں کہ تمہارے گھر والوں کو تمہاری لاش بھی نہ ملے"

وہ بولتی ہی جا رہی تھی۔

"بد دعائیں لوٹ آتی ہیں دملہ۔ مجھے اپنی نہیں تمہاری فکر ہے کہ کہیں تمہاری یہ بد دعائیں تمہیں ہی اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔"

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"بد دعا صرف اسی صورت لوٹتی ہے جب وہ شخص اس بد دعا کا اہل نہ ہو جس کے لیے بد دعا کی گئی تھی۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم ان کے اہل نہیں ہو؟"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کرتے ہوئے کہا۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہا۔

"دیکھو۔میری بات سنو۔"

اس نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اب چاہے نفرت کرو یا محبت یہ سچ ہے کہ میں تمہارا شوہر ہوں اور تم میری بیوی۔ ہمیں اب زندگی گزارنے کا کوئی نا کوئی راستہ تو نکالنا ہے نا۔ایسے کب تک چلے گا؟ کب تک نفرت کرتی رہو گی میں نا کردہ گناہوں کی صفائیاں پیش کرتا رہوں گا؟"

دملہ نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

"اسی بات کا تو افسوس ہے کہ تم نے مجھے اس نکاح کی قید میں ڈال دیا ہے۔کون سے خواب سجائے بیٹھے ہو مسٹر خان؟ میں تمہارے ساتھ ساری زندگی گزاروں؟"

وہ استہزائیہ مسکراہٹ چہرے پر لائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری بھول ہے۔میں اس گھر میں تمہاری قیدی ہوں اور تم صیاد۔میں تمہیں اس قید سے آزاد ہو کر دکھاؤں گی۔اور مجھ سے دور رہ کر بات کیا کرو۔"

توقع کے برعکس وہ بھی اسی انداز سے مسکرایا تھا۔

اس کی اس طنزیہ مسکراہٹ نے دملہ کو جیسے نیچا دکھانے کی کوشش کی تھی۔

وہ جل کر رہ گئی۔

"بڑے بڑے بول نہیں بولتے دملہ احسان۔کیا پتا تم ہی مجھ سے خود کہو کہ تم میرے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو۔اگر تمہارا دماغ تمہیں میری قید سے آزادی کے خواب دکھاتا ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقت میں تمہارا دل تمہیں اسی صیاد سے محبت پر مجبور کر دے اور یہی قید تمہیں گلزار لگنے لگے"

وہ ہنسی۔

وہ ایسے زور زور سے ہنسی جیسے اس نے لطیفہ سنایا ہو۔

ہمائل بغیر تاثرات بدلے اسے اسی انداز سے دیکھتا گیا۔

"واؤ۔۔کیا کیا خواب پال رکھے ہیں مسٹر خان نے"

وہ ہنستے ہوئے ہی بولی تھی۔

"محبت لفظ کی توہین کرے گی وہ لڑکی جو تم سے محبت کی دعویدار ہو گی۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

"اور میں کبھی بھی محبت کی توہین نہیں کروں گی"

وہ اس کی آنکھوں میں شکست دیکھنا چاہتی تھی جو اسے نظر نہیں آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے بحث نہیں کرنی۔ صبح بات کریں گے"

وہ مڑا۔

"مجھ سے میری محبت کو چھین کر تم توقع کر رہے ہو کہ تمہیں بدلے میں محبت ملے گی؟"

حیرت و شاک کے تاثرات لیے وہ مڑا۔

"ہاں میں صارم سے محبت کرتی ہوں۔ تم نے اسے مجھ سے چھینا"

وہ چلائی۔

ہمائل کے چہرے کے تاثرات یک دم بدلے تھے۔

وہ اس کے منہ سے نکلا کوئی بھی جملہ برداشت کرنے کی ہمت رکھتا تھا۔ وہ اسے بددعائیں بھی دیتی تھی تو وہ کچھ بھی ردِ عمل ظاہر نہیں کرتا تھا مگر یہ نام۔ یہ شخص۔

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔ وہ ضبط کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔

دملہ نے یہ جھوٹ کہا تھا کہ صارم اس کے محبت ہے۔ وہ اس کی لڑکپن کا ایک خمار تو ہو سکتا تھا مگر محبت نہیں۔ وہ یہ بات جانتی تھی کہ اسے صارم سے محبت تو کیا اب دلچسپی بھی نہیں رہی ہے مگر وہ یہ سب اسے ایذا پہنچانے کے لیے کہہ رہی تھی۔

"تم چاہ کر بھی صارم کی جگہ نہیں لے سکتے۔ میری عزت خراب کرنے کی کوشش کی، مجھ سے صارم کو چھینا تم بدذات انسان۔۔"

وہ پوری قوت سے چلائی۔

اور یہی لمحہ تھا جب ہمائل فاروق خان کا بھی ضبط ٹوٹ گیا تھا۔

"دملہ...جسٹ شٹ اپ"

اسے کندھوں سے یک دم پکڑ کر اسے جھنجھوڑ کر دیوار سے لگا دیا۔

اس کا لہجہ اتنا بلند اور آنکھیں اتنی وحشی سی تھیں کہ دملہ کو اس سے اس لمحے خوف محسوس ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس کے بند دروازے سے آواز کم ہی باہر جایا کرتی تھی۔ اگر گھر والے دن بھر کے تھکے ہارے گہری نیند نہ سوئے ہوتے تو یقیناً ان کی آوازیں سن کر یہاں پہنچ چکے ہوتے۔

www.novelsclubb.com

ہونٹ بھینچے ہوئے، سرخ آنکھوں کے ساتھ وہ اسی طرح وحشی سا لگ رہا تھا جیسے پانچ سال پہلے صرف ایک رات میں لگا تھا۔

اس روپ میں وہ اسے خوابوں میں تو کئی بار دیکھ چکی تھی مگر حقیقت میں دوسری بار دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں خون جیسی سرخ ہو رہی تھیں۔

"اپنی بکواس بند کرو سنا تم نے۔جسٹ شٹ اپ"

وہ ایک ایک لفظ الگ الگ کرتا ہوا بولا تھا۔اس کی کنپٹیوں اور پیشانی کی نسیں تک واضع ہو رہی تھیں جو اس کے ضبط کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔

"تمہیں سچ نہیں سننا تو مت سنو۔مجھے کوئی پرواہ نہیں سنا تم نے۔میں تمہاری محبت بھیک میں نہیں مانگ رہا۔نہ ہی میں نے وہ سب تم سے یا کسی اور سے داد وصول کرنے یا تمہیں اپنا احسان مند کرنے کے لیے کیا تھا۔"

وہ کیا بول رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"سچ نہیں سننا تو ٹھیک ہے میں بھی قسم کھاتا ہوں دملہ احسن کہ اگر مجھے مار بھی دو گی نا تب بھی تمہیں اپنے منہ سے اس رات کا سچ نہیں بتاؤں گا۔رہو ساری زندگی خود ساختہ اندھیرے میں۔اور آئندہ کے بعد اس کتے کا نام بھی میرے سامنے لیا یا اس سے رابطہ رکھنے کی کوئی بھی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا پھر اپنی محبت کی قبر پر بیٹھ کر روتی رہنا کیونکہ میں اُس ابلیس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

دملہ خوف کے مارے بس اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہی رہ گئی۔

شاید اسے لگتا تھا کہ وہ اس سے اسی نرم لہجے میں ہی بات کرے گا۔اُس رات کے بعد اور اُس رات سے پہلے اس نے کبھی بھی کسی کے ساتھ اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔وہ اسے سمجھنے سے قاصر تھی کہ اتنے سال بعد اچانک سے اس کا یہ وحشیانہ روپ کیوں دکھائی دیا ہے۔وہ روپ جس سے ناچاہتے ہوئے بھی وہ خوف کھاتی تھی۔

"رہی بات ہمارے اس رشتے کی تو فکر مت کرو۔یہ ہمیشہ سے کاغذی رشتہ تھا اور کاغذی رشتہ ہی رہے گا۔میری عزتِ نفس یہ گوارہ نہیں کرتی کہ تمہیں کسی ایسے بندھن میں بندھنے پر مجبور کروں جو تم نہیں چاہتی۔ہم صرف دنیا والوں کے سامنے میاں بیوی ہیں۔گھر والے جیسے ہی چلے جائیں گے تمہیں الگ کمرے میں بھیج دوں گا۔"

وہ اسی طرح وحشت زدہ تاثرات لیے اس سے کہہ رہا تھا۔

دملہ ساکت نظروں سے اسے دیکھنے کے علاوہ کچھ نہ کہہ پائی۔

"بھول جاؤاس گھٹیا، بے غیرت، کتے کو۔ تمہیں کبھی اس کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے لیے آزاد نہیں کروں گا دملہ۔ میں مر بھی گیا ناتب بھی میرا نام اسے تمہارے پاس بھٹکنے بھی نہیں دے گا۔ یہ بات تم بھی کان کھول کر اپنے اس دماغ میں بٹھالو کہ میں تمہیں کبھی بھی، سنا تم نے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ میری غیرت پر تف ہے اگر میں نے اپنی عزت اس کتے کے رحم و کرم پر چھوڑ دی۔ تف ہے میری غیرت پر۔"

ایک جھٹکے سے اس کو چھوڑتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور زور سے دروازہ پٹخا جس کی آواز سے وہ چونک گئی۔

اس کی باتیں اسے خوف دلا رہی تھیں۔ اسے لگنے لگا تھا کہ اس کا خواب سچ ہونے والا ہے۔ جو وہ کہہ کر گیا تھا اس سے تو وہ یہی نتیجہ اخذ کر رہی تھی کہ وہ محض گھر والوں کی وجہ سے اس سے نرمی سے پیش آ رہا تھا۔

کیسی قسمت پائی تھی اس نے۔

اس کا دل چاہا کہ کہیں بھاگ جائے۔

www.novelsclubb.com

کہیں دور۔

ایسی جگہ جہاں اس جیسے آسیب کا سایہ بھی نہ پڑے۔ایسی دنیا جو اس کے خوابوں کا جہان ہو۔جہاں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں

مگر تقدیر نے اسے بے بسی کے اس موڑ پر لا کھڑا کیا تھا جہاں سے پلٹنا اور فرار حاصل کرنا ناممکن تھا۔

وہ دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

ایک دفعہ پھر سے اس نے آسمان کی جانب چہرہ اٹھایا اور شکوہ کیا۔

"مر جائے یہ شخص۔۔مرتا کیوں نہیں۔کیوں میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیوں؟"

اس نے سر ہاتھوں میں پھینک لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دسمبر کی سرد رات میں وہ لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھا تھا۔اس کے آس پاس پھیلی دھند اور ہڈیوں کو جمانے والی سردی بھی جیسے اس کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہی تھی۔

دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو بند آنکھوں پر رکھے اور باقی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ اسے اس جرم کی سزا دے رہی تھی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔

باقی گھر والے تھکے ہارے سو چکے تھے مگر اس کی نیندیں اڑ چکی تھیں۔

اس نے تو فیصلہ کیا تھا کہ آج ساری غلط فہمیاں ختم کر دے گا مگر وہاں تو سب کچھ ہی الٹ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کاش وہ دملہ کو اسی وقت گھر سے قدم باہر نہ نکالنے دیتا جب وہ گلباز کی شادی پر آئی تھی۔ کاش اسے پتا چل جاتا کہ وہ کہاں بھٹک چکی تھی۔

اس سے یہی غلطی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ خود کو مجرم سمجھتا تھا۔

گلباز کی مہندی کی شام سبھی تیاریوں میں مصروف تھے جب سجاوٹی کام کرتے ہوئے اس نے چھت سے دملہ کو باہر نکلتے دیکھا۔شامل کو تو اچانک یونیو سٹی کے انٹر وڈیو کے لیے اسلام آباد جانا پڑ گیا تھا اس لئے سارے کام وہی سنبھالے ہوئے تھا۔وہ لائٹوں کو درست کر رہا تھا جب اسے وہ دکھائی دی۔وہ بڑی سی چادر میں خود کو لپیٹے ہوئے مشکوک نظروں سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا پھیلنا شروع ہو چکا تھا۔وہ اتنا مصروف تھا یاد ملہ کی چادر بہت بڑی تھی کہ اسے اس کے ہاتھ میں موجود اس کا بیگ نظر ہی نہیں آیا تھا۔

وہ پیدل اور اکیلی ہی کہیں جا رہی تھی۔ہمائل کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کرنے جا رہی تھی۔اس نے سوچا کہ اس کا بھی بچپن اسی علاقے میں گزرا ہے کسی سہیلی سے چھپ کر ملنے جا رہی ہو گی جیسے وہ بچپن میں کیا کرتی تھی لیکن یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی تھی۔

اسے گھر والوں نے کام میں اتنا مصروف کر لیا تھا کہ اسے دملہ کے متعلق یاد بھی نہ رہا۔وقت جیسے جیسے گزرتا رہا سب کو اس کی غیر موجودگی کا احساس ہونے لگا۔

پھر سارے گھر میں اس کی تلاش شروع ہو گئی مگر وہ کہیں نہیں ملی۔ہمسائے بھی لاعلم تھے۔ مہمان اکٹھے ہوئے شروع ہو چکے تھے مگر وہ کہیں نہیں ملی۔

احسن چاچو اور صاعقہ چچی کی حالت بری ہو رہی تھی۔

"چاچو آپ پانی پیئیں میں اور غازیان اسے ڈھونڈ لائیں گے۔ میں نے اسے باہر جاتے دیکھا تھا۔شاید شیریں گل سے ملنے گئی ہے۔آپ کو تو پتا ہے راستہ خطرناک ہے۔اندھیرے میں راستہ بھول گئی ہو گی۔"

اس کی تسلی پر انہیں تھوڑی سی امید ملی۔

"بھائی آپ لوگ مہمانوں کو دیکھیں ہم اسے ڈھونڈ کر لاتے ہیں... چلو غازی۔"

وہ دونوں جانے لگے تو احسن چاچو نے انہیں روکا۔

"میری بیٹی ہے میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔"

ان کے بھی وہم و گمان میں کہاں تھا کہ ان کی "پیاری بیٹی" ان کی عزت کی دھجیاں بکھیر نے گھر سے جا چکی تھی۔

انہیں تو اسکا معصوم چہرہ نظر آ رہا تھا اور دل بے چین تھا کہ کہیں وہ کسی مصیبت میں نہ ہو۔

وہ تینوں گاڑی لے کر نکل گئے اور ہر اس جگہ پر اسے تلاش کیا جہاں اس کی موجودگی کا معمولی سا بھی شک ہوتا تھا۔ وقت گزرتا جا رہا تھا اور احسن چاچو کا حوصلہ ٹوٹ رہا تھا۔

اس کے نمبر کی لوکیشن پہلے تو مل نہیں رہی تھی لیکن جب ملی تو حیران رہ گئے کہ اس کا موبائل تو کسی ویرانے کی لوکیشن دکھا رہا تھا۔

وہاں پہنچ کر انہوں نے اسکی تلاش شروع کی مگر جھاڑیوں میں غازیان کو اسکا موبائل ہی ملا تھا وہ خود کہیں نہیں تھی۔

"کیا ہوا غازی کیا دیکھ رہے ہو؟ کچھ پتا چلا؟"

غازیان ہاتھ میں اسکا موبائل لیے شاک زدہ سا کت سا کھڑا تھا۔

"غازی بیٹا کچھ تو بولو..."

اس نے ہونٹ بھینچے اور موبائل اسے تھما دیا۔

اس کا ان باکس کھلا تھا۔

ساری کہانی سامنے آچکی تھی۔وہ جیسے جیسے میسیجز پڑھے،پہلے اسے شاک لگا پھر دل پر چوٹ لگی اور پھر یہ تکلیف غصے میں بدل گئی۔

وہ اسے کتنا چاہتا تھا اور اس نے کیا کر دیا تھا۔نہ باپ کی عزت کا خیال کیا نہ رشتوں کا احساس۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ یوں اتنی احمق بھی ہو سکتی ہے کہ کسی پرائے لڑکے لے لیے اپنے رشتے بھلا دے۔وہ کسی صارم احمد نامی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔

دونوں احسن چاچو کو کچھ بتانے کے قابل ہی نہیں رہے تھے۔

انہیں گڑبڑ کا احساس ہوا تو انہوں نے خود ہی ان سے موبائل چھین کر میسیجز پڑھے۔

ایک عزت دار اور محبت کرنے والے باپ کے لئے مر جانے کا مقام تھا۔وہ صرف اس لڑکے کو چھ مہینے سے جانتی تھی جو کہ اس کے کالج کے باہر آکر رکا کرتا تھا۔رانگ نمبر زاور سوشل میڈیا سے شروع ہونے والی یہ نام نہاد دوستی اس حد تک بڑھ گئی کہ اسے کسی کی عزت تک کا خیال نہیں رہا تھا۔

ان کی طبیعت وہیں بگڑنے لگی تو انہیں اس نے غازیان کے ساتھ ہاسپیٹل بھجوا کر خود دملہ کی تلاش شروع کر دی۔اسے یقین تھا کہ وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔اپنے پھوپھو زاد کزن مرغوز خان جو کہ پولیس میں آفیسر تھا اسے خاموشی سے اس کا پتا کروانے کو بھی اس نے بول دیا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو اور دملہ کا پتا بھی چل جائے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد خود کبھی بس کے اڈوں پر، کبھی ہوٹلز میں اسے تلاش کرتے کرتے اسے مرغوز کی کال آئی تھی۔وہ خود اس وقت پی ایم اے کا کیڈٹ تھا جو کچھ ہی عرصے میں پاس آؤٹ ہونے والا تھا اور غازیان اس کے بچپن کا دوست،اس کا کلاس فیلو اور اب کورس میٹ بھی تھا۔

"جی مرغوز لالہ کچھ پتا چلا؟"

وہ اس گاڑی چلا رہا تھا۔

"اچھی خبر نہیں ہے میر..."

"کیا مطلب؟"

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"ایک خراب ریپوٹیشن والے ہوٹل میں آج پولیس کی نفری نے چھاپا مارا ہے۔کچھ عرصے پہلے میں نے بتایا تھا نا کہ ہم سمگلرز کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے والے ہیں۔ان کے پاس سے ڈرگز کے علاوہ کچھ تو مغوی اور کچھ..."

وہ خاموش ہوا۔

"کیا ہوا لالہ آگے بھی تو بولیں"

www.novelsclubb.com

"ان کے پاس سے لڑکیاں بازیاب ہوئی ہیں جن میں کچھ تو مغوی لڑکیاں ہیں اور کچھ پیشہ ور پراسٹیٹیوٹس (طوائفیں) ہیں۔اور ہمائل ان بازیاب ہونے والی لڑکیوں میں تمہارے انکل کی بیٹی بھی شامل ہے۔"

اس نے یک دم بریک پر پاؤں رکھا۔

وہ درخت سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

"کیا؟"

"ہاں... تم بس جلدی سے اس لوکیشن پر پہنچو اس سے پہلے کہ میڈیا پہنچ جائے اور اس لڑکی کی شناخت چھپانا میرے لیے مشکل ہو جائے۔"

اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔

وہ لڑکی جسے وہ سات پردوں میں دنیا سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا وہ بازار کی زینت بننے جا رہی تھی۔اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہونے لگا اور آنکھوں میں نمی بھر گئی۔اس کا دماغ جیسے کام کرنا چھوڑ گیا۔

"ہیلو...ہیلو میر...تم سن رہے ہو؟"

اس کے ہونٹ لرز رہے تھے اور زبان کو تالا لگ چکا تھا۔

"وہ...ل...لالہ پلیز...کچھ بھی کریں اس کی جگ ہنسائی نہیں ہونی چاہئے۔کچھ بھی کریں پلیز۔"

وہ جیسے اس کی منتیں کر رہا تھا۔

"اسے الگ کمرے میں رکھا ہے فی الحال کسی نے غور نہیں کی مگر تم جلدی پہنچو۔وہ زخمی ہے اور بلکل بھی...مطلب کہ...وہ غیر مناسب لباس میں ہے میر اور مجھے لگتا ہے اس کے ساتھ کچھ غلط بھی ہوا ہے لیکن میں شیور نہیں ہوں۔"

اسے اپنی کانوں میں جیسے سائیں سائیں ہوتی محسوس ہونے لگی تھی بس یہی سننا باقی رہ گیا تھا۔اس کے دل پر جو زخم اس لمحے لگا تھا وہ نا قابل بیان تھا مگر اسے دیر نہیں کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے تیسے مشکل سے وہ گاڑی چلا کر وہاں پہنچا اور اپنی چادر اتار کر اسے اس میں لپیٹا۔اس نے آنکھیں میچیں ہوئی تھیں کچھ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اور کچھ اس کی نامناسب حالت کی وجہ سے۔

"غازی میں تیرے گھر پہنچ رہا ہوں"

اس سے صرف اتنا ہی بولا گیا اور وہ اسے لے کر غازیان کے گھر پہنچ گیا۔

اس کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا، چھوٹا بھائی ہاسٹل میں پڑھتا تھا اور والد آرمی میں تھے جن کی ان دنوں پوسٹنگ کسی اور علاقے میں تھی نیز گھر پر صرف نوکر تھے جو اسے جانتے تھے۔

غازیان کے پہنچنے سے پہلے اس کی ملازمہ گل بانو کو اس نے اس کے کوئی کپڑے بدلوانے کا کہا اور پھر ڈاکٹر کو بلا کر پٹی وغیرہ کروائی۔

اس کی جان میں جان آئی جب اسے پتا چلا کہ وہ صرف زخمی تھی۔نا جانے اس کی ماں کی کون سی دعا تھی جس نے اس کی عزت بچالی تھی۔

وہ اسے وہیں چھوڑ کر ہاسپیٹل احسن چاچو سے ملنے گیا اور انہیں سب کچھ بتایا۔اس کا خیال تھا کہ اسے زندہ پا کر وہ خوش ہوں گے مگر انہوں نے جو بات کہی وہ دونوں کو سکتے میں ڈال گئی۔

"مجھ پر ایک احسان کرو بیٹا...اس بدبخت کو مار دو..."

یہ کہتے ہوئے وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو دیے۔وہ اس سے کتنا پیار کرتے تھے اس بات کے وہ دونوں خود گواہ تھے۔اپنی لاڈلی بیٹی کی اس حرکت نے انہیں یہ سب کہنے پر مجبور کیا تھا جس کو کانٹا بھی چبھنا وہ برداشت نہیں کرتے تھے۔شاید ان کی جگہ اگر فاروق خان ہوتے تو اسے کب کا مار چکے ہوتے۔

کاش ہر بیٹی گھر کی دہلیز پار کرنے سے پہلے بوڑھے باپ کی آنکھوں کی بے بسی دیکھ لے تو ایسا قدم اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچے۔

"ایسا مت کہیں چاچو وہ آپ کی بیٹی ہے۔"

غازیان نے ان کے ہاتھ تھام کر انہیں سمجھایا۔

"اس عمر میں بچوں سے غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔آپ باپ ہو کر ایسا بول رہے ہیں تو دنیا والے تو اس کی زندگی کو جہنم ہی بنا دیں گے۔"

ہمائل نے کہا۔

"تو اور کیا کروں؟اس نے مجھے کسی قابل نہیں چھوڑا۔میں اپنی بیٹیوں کی قسمت سے خوفزدہ رہتا تھا کہ کہیں ان کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے۔دنیا والوں سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا مگر اس نے تو خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی تباہ کر دی۔اس کی ماں جو گھر پر اس کے انتظار میں بیٹھی ہے اسے جب پتا چلے گا،جب اپنی تربیت پر انگلیاں اٹھتی دیکھے گی تو کیسے زندہ رہے گی؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے سر ہاتھوں میں پھینک دیا۔

اس وقت ہاسپیٹل کے کمرے میں وہی تینوں موجود تھے۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا چاچو۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی عزت محفوظ رہی اور کسی کو اس واقع کا علم بھی نہیں ہوا۔"

"تم نہیں جانتے ہمائل۔اگر ایک دفعہ عورت کے کردار پر داغ لگ جائے تو ساری عمر وہ اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔چاہے وہ بدل بھی جائے پھر بھی اس کی غلطی ساری زندگی اسے یاد کروائی جاتی ہے۔اس کی زندگی جہنم بنادی جاتی ہے۔اس کی آنے والی نسلیں بھی اس غلطی کی سزا جھیلتی ہیں۔میں اسے طعنے سنتے اور تکلیف میں کیسے دیکھوں گا؟کیسے اس کا دکھ برداشت کروں گا؟اسی لئے تمہیں کہہ رہا ہوں ایک ہی دفعہ اسے آنے والی تکلیفوں سے آزاد کردو۔"

غازیان نے انہیں اپنے ساتھ لگایا۔

"ایسا کچھ نہیں ہوگا چاچو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا کہ کیا ہوا تھا۔"

اس نے انہیں تسلی دی۔

"کل کو اس کی شادی بھی کرنی ہے۔میری جان سولی پر لٹکی رہے گی یہ سوچ سوچ کر کہ اگر اس کے شوہر کو سچائی کا علم ہو گیا تو کیا ہوگا۔اوپر سے یہ پولیس کیس فی الحال تو ٹل گیا ہے مگر میں جانتا ہوں کبھی نا کبھی یہی اس کا ماضی بن کر اس کے سامنے کھڑا ہوا جائے گا۔اس لئے مار دو

www.novelsclubb.com

اس کو۔اگر تم لوگ یہ نہیں کروگے تو اس کا بھائی اسے مار دے گا۔وہ بھی نہ کر سکا تو میں خود مار دوں گا۔اگر تم دونوں یہ نہیں چاہتے کہ ایک باپ کے ہاتھوں بیٹی کا قتل ہو تو میری بات مان لو"

لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ انہوں نے کہا۔

"ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے چاچو...نہ ہی آپ کو ایسا کرنے دیں گے۔ہر کسی کو دوسرا موقع ملنا چاہیئے۔جو اس نے کیا وہ یقیناً اس کی بہت بڑی غلطی تھی مگر وہ بھٹک گئی تھی۔اس لڑکے نے اسے manipulate کیا ہے۔نا سمجھی میں اگر ایسی غلطی ہو جائے تو ماں باپ کو ٹھنڈے مزاج کے ساتھ دل بڑا کرنا چاہیئے اور سمجھانا چاہیئے۔"

غازیان نے انہیں سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"جب اتنے سالوں کی پرورش اور پیار بھی اسے یہ قدم اٹھانے سے نہیں روک پایا تو چند دنوں کا سمجھانا کیا اثر کرے گا؟"

وہ ایک لمحے کو خاموش ہوئے۔

"انسان ٹھوکر کھا کر ہی سمجھتا ہے۔اسے موقع دیں وہ بدل جائے گی۔"

ہمائل نے کہا۔

"موقع والدین اور قریبی لوگ تو دے دیں گے لیکن دنیا موقع نہیں دے گی بیٹا۔اسے اب کوئی نہیں اپنائے گا۔عزت کی زندگی کو ترسے گی وہ۔"

"اللہ نہ کرے چاچو آپ ایسا کیسے بول سکتے ہیں"

"بس تم لوگ یہ کام کر رہے ہو یا میں کروں؟"

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں اس بارے میں ہم بعد میں..."

www.novelsclubb.com

"نہیں۔"

انہوں نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑائے۔

"اگر تم لوگ ابھی مجھے روکو گے تو میں گھر جا کر اسے اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا۔"

سرخ آنکھیں اور خطرناک تیور لیے وہ جنونی سے لگنے لگے تھے۔

"چاچو خدا کے لیے ٹھنڈ دماغ سے سوچیں۔"

ہمائل نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں روکا۔

"میں تم دونوں کی ایک نہیں سنوں گا۔ہٹو میرے راستے سے۔مجھے غازی کے گھر کا راستہ معلوم ہے۔میں وہاں جا کر اکیلا اسے مار سکتا ہوں۔پیچھے ہو جاؤ دونوں۔"

وہ ان کے قابو سے باہر ہوتے جا رہے تھے اور وہ انہیں روک نہیں پا رہے تھے۔انہیں یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں آوازیں سن کر ڈاکٹرز اور نرسز میں سے کوئی یہاں نہ آ پہنچے۔

"چاچو میری بات سنیں۔"

غازیان نے کچھ سوچتے ہوئے ہمائل کی جانب دیکھا۔

"آپ کو یہی فکر ہے نہ کہ کوئی اسے اپنائے گا نہیں؟"

اس نے سوال کیا۔

"ہمارے پاس آپ کی پریشانی کا حل موجود ہے۔آپ کو کبھی فکر نہیں ہو گی کہ اسے اس کا شوہر طعنے دے گا یا اذیت دے گا۔"

ہمائل اور احسن چاچو دونوں نے نا سمجھی میں اسے دیکھا۔

"اگر اس کا شوہر کوئی ایسا شخص ہو جو سب کچھ جانتا ہو پھر بھی اسے اپنانے اور اسے خوش رکھنے پر آمادہ ہو تو؟"

وہ کچھ سمجھے نہیں تھے۔

"کیا مطلب؟"

"اگر ہمائل ہی آپ کا داماد بن جائے تو؟"

اس کی بات نے دونوں کو چونکایا تھا۔

"غازی...تم یہ..."

ہمائل نے اسے کوئی اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

احسن چاچو نے ایک لمحے کو حسرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں اس سے اتنی بڑی قربانی نہیں مانگوں گا۔ہر ایک کو اپنی زندگی جینے کا پورا حق حاصل ہے۔اپنی اولاد کی غلطی پر پردہ ڈالنے کے لیے میں اتنا خود غرض کبھی نہیں بنوں گا کہ پرانے تعلق کی بنیاد پر اسے ایمو شنل بلیک میل کروں۔اس نے جو کیا ہے اس کی سزا وہ خود کاٹے گی ہمائل نہیں"

ان کی آنکھیں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔

ہمائل کچھ بول نہ سکا۔

اگر وجہ کچھ اور نہ ہوتی تو وہ ان کے کہنے سے پہلے یہ بول چکا ہوتا۔

"چاچو ایسی کوئی بات نہیں۔آپ اس کے ساتھ کوئی ظلم نہیں کریں گے۔الٹا اس کا امتحان ہے کہ یہ اپنی محبت میں کتنا سچا ہے"

غازیان نے اس کا وہ راز بول دیا جو وہ دل کے کونے میں چھپا کر رکھتا تھا۔

اس نے پہلے غازی کو گھورا پھر احسن چاچو کو اپنی جانب حیرت سے دیکھتا ہوا پا کر شرمندگی سے نظریں چرا گیا۔

"کیا؟"

"جی ہاں۔یہ دملہ کو پسند کرتا ہے۔آج سے نہیں پتا نہیں کب سے"

وہ نظریں چرانے لگا۔اس کا دل چاہا وہ غازی کو رکھ کر لگائے۔

"بولو ہملائل کیا تم اسے سہارا اور اپنا نام دینے کو تیار ہو؟"

اس نے غازی کو گھورا۔

"تم میرے ساتھ ذرا باہر چلو۔"

اس کی بات کا جواب دیے بغیر احسن چاچو کو حیرت و شاک زدہ چھوڑ کر باہر آ گیا۔

"یہ کیا حرکت کی ہے تو نے؟"

وہ غصے میں بھرا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہی جو وقت کا تقاضا تھا۔اب ہی تو تمہاری محبت کا اصل امتحان ہے۔"

اس نے مستحکم لہجے میں جواب دیا۔

"تم جانتے ہو میں ایسا نہیں کر سکتا"

وہ ممکن حد تک آواز کو دباتے ہوئے بولا۔

"کیوں نہیں کر سکتے ؟"

"وجہ تمہیں معلوم ہے۔"

غازی نے گہرا سانس لیا۔

"تم جو کچھ کر سکتے تھے تم نے کیا۔لیکن اگر دلہ تمہارے نصیب سے جڑی ہے تو تم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"شامل مجھے جان سے مار دے گا۔وہ پہلے ہی مجھ سے بہت دور جا چکا ہے۔اگر اسے یہ بات پتا چلی تو جانتے ہو وہ کیا کرے گا؟"

غازیان نے ایک منٹ کے لیے سوچا۔

"تم نے اس سے یہ بات چھپانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ تم دلہ کو چاہتے ہو۔ہر ممکن کوشش،حالانکہ تم نے حد کر دی ہمائل۔لیکن دیکھو اب سچویشن اس طرح کی ہے کہ اسے تمہاری ضرورت ہے۔شامل یہاں پر موجود نہیں ہے اس لیے تمہیں ہی کچھ کرنا ہو گا۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میرا بھائی مجھ سے دور ہو جائے گا"

غازیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"احسن چاچو کی ذہنی حالت کیسی ہو رہی ہے تم جانتے ہو۔ابرار کو پتا چلا تو وہ دلہ کو یقیناً نقصان پہنچا دے گا۔تم نے تو اس سے محبت کی ہے نا۔تمہیں اسے واپس زندگی کی جانب اور سیدھی راہ کی جانب لانا ہو گا۔اگر تمہارے دل میں بھی غیرت اور انا محبت پر غالب آ گئی تو وہ

کہاں جائے گی۔وہ معصوم تھی،ناسمجھ تھی اس لئے ایسا قدم اٹھا گئی۔تم اس کا ساتھ دو گے تو وہ بدل جائے گی۔ہماری دملہ ایسی نہیں تھی ہمائل اور یہ بات تم بھی جانتے ہو۔"

وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"اسے تمہاری ضرورت ہے۔اگر کوئی بھی اور اس کی زندگی میں آیا تو یہ راز کھلتے ہی اس کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔کیا تم یہ چاہتے ہو؟"

"لیکن شامل..."

"اچھا اس کو فون کرو اور پوچھو کہ اگر وہ آسکتا ہے تو فوراً آجائے۔اگر وہ وقت پر پہنچ جاتا ہے تو ٹھیک ورنہ نکاح تو تمہیں ہی کرنا ہو گا"

اس کے پاس سوچنے کے لیے وقت نہیں تھا۔ایک طرف بھائی تھا تو دوسری جانب دملہ جس کی زندگی تباہ ہونے کے دہانے پر تھی۔

اس نے شامل کو کئی دفعہ فون کرنے کی کوشش کی مگر اس نے اٹھایا نہیں۔وہ اس کا فون اب اٹھاتا ہی نہیں تھا۔

وقت گزرتا جارہا تھا۔اسے جلدی فیصلہ لینا تھا۔

"چاچو میں..."

کچھ ہی دیر کے بعد وہ کمرے میں ان کے سامنے موجود تھا۔

"میں نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں"

"نہیں میں تمہیں قربانی کا بکرا نہیں بناؤں گا۔اور کیا تمہاری فیملی ایک داغ دار لڑکی کو اپنائے گی؟رات کے اس اندھیرے میں جس سے تم نکاح کروگے اس لڑکی کو تمہارے گھر والے کبھی عزت نہیں دیں گے بیٹا۔"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش ہوا۔

"ان کو یہ بات نہیں پتا چلے گی۔فی الحال صرف نکاح ہو گا تاکہ اگر اس سکینڈل میں تھانے کچہری کا مسئلہ ہوا تو آپ کو نہ گھسیٹا جائے۔میں اور ہمائل اپنے سورسز سے سب کچھ سیٹل کر لیں گے۔"

غازیان نے کہا۔

"لیکن ایسے کیسے ان کو پتا نہیں چلے گا؟"

"آپ فکر مت کریں۔یہ سب ہم کر لیں گے۔نکاح صرف اس کی سیفٹی کے لیے ہو گا۔ابھی آپ بھی اس سے اس متعلق کوئی بات نہیں کریں گے وہ شاک سے گزری ہے۔اسے کسی قسم کا دوش دینا اس کی مینٹل ہیلتھ کے لیے صحیح نہیں ہو گا۔ابھی آپ لوگ اسے گھر لے جایئے گا اور یہ راز دار ہنے دیجئے گا۔وہ پڑھائی ختم کرے گی اور میں..."

اس نے ایک لمحے کا توقف کیا۔

"میں سی ایس ایس کروں گا۔اپنی اپنی زندگی میں سیٹل ہونے کے بعد ہی رخصتی وغیرہ کا سوچیں گے۔اس دوران آپ نہ اسے کسی قسم کا طعنہ دیں گے نہ اسے نقصان پہنچائیں گے۔وہ آپ کے گھر میری امانت کے طور پر رہے گی۔"

ان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ قسمت ان پر اتنی مہربان بھی ہو سکتی ہے۔سب کچھ کرنے کے بعد بھی ان کی بیٹی کو عزت اور محبت کرنے والا شخص اپنانے کو تیار تھا۔انہیں اور کیا چاہیئے تھا۔

غازیان کے گھر پہنچ کر وہ دلمہ کے پاس پہنچا تو منظر ہی توقع کے برعکس تھا۔وہ کسی صورت نکاح کے لیے راضی نہیں تھی۔اگر احسن چاچو کو پتا چلتا تو وہ اسے اسی وقت مار دیتے اسی لیے مجبوری میں اسے گن سے ڈرنا دھمکانا پڑا تھا۔

نکاح سے پہلے تک اسے اس پر بہت غصہ تھا۔اس نے اسے باتیں بھی سنائی تھیں مگر جب وہ اس کی بیوی بن گئی تو اسے وہ سب دہراتے ہوئے اس کی غیرت پر چوٹ پڑ رہی تھی۔اسے کسی اور مرد کے حوالے سے طعنے دینا یا اس متعلق بات بھی کرنا گوارا نہیں تھا۔

نکاح کے فوراً بعد احسن چاچو کو ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔انہیں ہاسپیٹل پہنچاتے ہوئے دیر ہو گئی اور وہ دیر سے ہی اسے گھر لے کر پہنچا تھا۔فی الحال اس کی عزت گھر والوں کی نظروں میں بھی بچ گئی تھی۔سب نے اس کی اور غازیان کی بنائی کہانی پر یقین کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شادی اٹینڈ کیے بغیر وہ سب گھر چلے گئے اور وعدے کے مطابق احسن چاچو نے اس سے دوبارہ اس موضوع پر کبھی بات نہیں کی کیونکہ وہ اب صرف ان کی بیٹی نہیں ہمائل خان کی امانت بھی تھی۔

کچھ عرصے کے بعد دملہ کا پرانا فون جو کہ گم ہو گیا تھا ابرار کے ہاتھ لگ گیا۔ شکر یہ تھا کہ اس میں صرف ایسے میسیجز تھے جو صارم اور اس کے ابتدائی تعلق کے بارے میں تھے۔ وہ فون جس میں اس کے بھاگنے کا منصوبہ اور وہ ساری کہانی تھی وہ اسی رات غازیان نے ضائع کر دیا تھا۔ پھر بھی ابرار اس بات کی اسی آج تک سزا دے رہا تھا۔

ان پانچ سالوں میں بہت کچھ بدلا تھا۔ شامل آسٹریلیا جا چکا تھا۔ ہمائل آرمی میں کچھ عرصہ رہا جس دوران اس نے سی ایس ایس کی تیاری کی اور پھر ریٹائرمنٹ لے لی۔ وہ مقابلے کے امتحان میں کامیاب ہوا اور پولیس کی سروس شروع کر دی۔

www.novelsclubb.com

اس دوران وہ احسن چاچو سے مستقل رابطے میں رہا تھا۔ دملہ کی حفاظت اپنے ذرائع سے کروا رہا تھا تاکہ کبھی بھی اس گینگ کے لوگ دوبارہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کر سکیں۔ صارم ابھی تک مفرور تھا جسے ڈھونڈنے اور سزا دینے کی وہ بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

واجد کی شادی کا دعوت نامہ ملا تو اس نے رخصتی کا فیصلہ کر کہ احسن چاچو سے بات کی۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ ان سالوں میں انہوں نے دملہ کو معاف کر دیا تھا۔ کچھ تو بیٹی کی محبت تھی اور کچھ اس کے مسلسل سمجھاتے رہنے کا نتیجہ۔

"میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا ہمائل۔ یہ مجھے بہت لاڈلی ہے"

رخصتی کے وقت انہوں نے اسے آنسوؤں بھری نگاہوں سے کہا تھا۔ شاہدا نہیں کہیں نا کہیں فکر تھی کہ وہ بھی بدل نہ جائے۔

"آپ فکر مت کریں۔ میں دملہ کا بہت خیال رکھوں گا۔ اس کی آنکھوں میں کبھی بھی میری وجہ سے آنسو نہیں آئیں گے یہ میرا وعدہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسے اپنا وعدہ یاد آیا تو نگاہیں اٹھا کر اپنے کمرے کی کھڑکی کی جانب دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح اس کی آنکھ کھڑکی کے راستے نکل کر اس کے چہرے پر پڑنے والی سنہری کرنوں سے کھلی تھی۔

اس نے بے زارگی سے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے جمائی لی اور آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

میک اپ دھل چکا تھا، بھاری بھر کم لباس بدلا جا چکا تھا، لمبے سیاہ بال ریشم کی چادر کی مانند اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے جن کی کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔

ہمائل کی رات والی باتیں ابھی بھی اس کے دماغ میں گونج رہی تھیں مگر وہ ہمیشہ کے لیے قسمت کے کھیل پر ماتم نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے جتنا رونا تھا رو لیا تھا۔اب اسے خود اپنے لیے کچھ کرنا تھا۔رو کر اس شخص کے سامنے خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا تھا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جب وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تو غسل خانے سے شاور کھلنے کی آواز نے اسے چونکا دیا تھا۔وہ تو چلا گیا تھا پھر اندر کون تھا؟اسے عجیب سا لگا۔وہ بیڈ سے اٹھی اور آس پاس جائزہ لینے لگی۔سرخ و سفید گلابوں اور سبز سجاوٹی پھولوں سے سجا کمرہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

وہ سجاوٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے واش روم کے دروازے تک آئی اور کچھ سوچتے ہوئے دروازے کو دیکھنے لگی۔اسے جاننا تھا کہ اندر کون ہے۔انجانا سا خوف بھی محسوس ہوا تھا کیونکہ کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تو وہ مزید قریب گئی اور دروازے کی جانب دستک دینے کو ہاتھ بڑھایا تاکہ پوچھ سکے اندر کون ہے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور اندر سے وہ نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

دلمہ کا ہاتھ ہوا میں یوں معلق تھا کہ گویا وہ دستک دینا چاہ رہی ہو۔

سفید شلوار قمیص میں ملبوس وہ تولیے سے گیلے بال رگڑ کر صاف کر رہا تھا جب اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"گڈ مارننگ"

اس نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اس نے ہاتھ نیچے کیا اور اپنی حیرانگی کے تاثرات کو غصے کے تاثرات میں بدلا۔

"اٹھ گئیں؟"

وہ اس سے مسکراتے ہوئے یوں مخاطب تھا گویا رات کو کوئی تلخ کلامی ہوئی ہی نہ ہو۔یوں جیسے وہ ہر نئے شادی شدہ جوڑے کی طرح محبت کرنے والے، خوشگوار زندگی کی شروعات کرنے والے ہوں۔

"نہیں ابھی سوئی ہوئی ہوں"

اس نے جل کر کہا۔

"آف کورس جاگ گئی ہوں نظر نہیں آرہا۔؟"

وہ تلخی سے بولی تھی۔

"ایسے ہی پوچھ لیا تھا یار"

وہ بال رگڑتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟اور کب سے کر رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

دملہ کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ غصے میں کیا الٹے سیدھے جملے بول رہی ہے۔وہ ہنس دیا اور اس کی جانب دیکھے بغیر تولیہ ڈریسنگ پر ہی رکھ کر ہیئر ڈرائیر اٹھالیا۔ڈریسنگ ٹیبل بیڈ کی دائیں جانب دروازے کے عین سامنے تھا جبکہ واش روم اسی جانب ڈریسنگ ٹیبل سے کچھ قدموں کے فاصلے پر تھا۔

"میں کیا کر رہا ہوں؟"

وہ اس کی بات دہراتے ہوئے ہنسا۔

"میڈم میں اپنے کمرے میں موجود ہوں غالباً کل رات سے آپ نے میری چیزوں پر قبضہ جمار کھا ہے۔"

ہیئر ڈرائیر آن کرتے ہوئے اس نے بالوں میں ایک ہاتھ سے برش کرنا شروع کیا۔وہ ساتھ ساتھ بالوں کو سوکھا بھی رہا تھا اور برش بھی کر رہا تھا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں تمہاری چیزوں کو ہاتھ لگانے کا۔اگر تمہیں بھول گیا ہو تو میں یاد کروا دیتی ہوں کہ کل رات تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم اس کمرے میں اپنے منحوس قدم نہیں رکھو گے"

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔

"میں نے ایسا کب کہا تھا؟"

اس کی بات پر دلمہ کا دل چاہے اسی آئینے میں اس کا سر دے مارے۔

"ذرا پھر سے یاد کرو کہ میں نے کیا کہا تھا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم گھر والوں سے سامنے میاں بیوی ہیں جس کا مطلب سمجھتی ہو؟ تمہیں سب کے سامنے ایک محبت کرنے والی اچھی بیوی کا رول پلے کرنا ہے۔"

وہ غصے میں بھری ہوئی اس تک آئی اور اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

"اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ ابھی اگر میں جا کر سب کو سچ سچ بتا دوں تو؟"

وہ ڈرائیر رکھتے ہوئے اپنے بال ہاتھوں سے اور برش سے سنوارنے لگا۔

"تم کچھ بھی نہیں کرو گی۔"

اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ نارمل انداز سے بولا تھا۔

"کیوں نہیں کر سکتی؟ سمجھتے کیا ہو خود کو؟ میں یہاں ایسا ہنگامہ مچا سکتی ہوں کہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ برش رکھتے ہوئے مڑا تو اس کے چہرے کے اطمینان نے اسے جملہ ادھورا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

ایک قدم، دو قدم وہ اس کے عین سامنے کھڑا تھا۔ دملہ لاشعوری میں ایک قدم پیچھے ہوئی۔

وہ پھر سے آگے بڑھا۔

دملہ تھوڑا اور پیچھے ہوئی۔

"کر تو میں بھی بہت کچھ سکتا ہوں"

وہ قدم مزید آگے کو ہوا۔

"پیچھے رہو کیا کر رہے ہو؟"

وہ تھوڑا سا گھبراتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہادر تو اتنی بنتی ہو اور اتنی سی بات سے گھبرا گئیں؟"

وہ ذرا سا ہنسا تھا۔

دملہ نے غصے سے پیر پٹخا۔

"ڈراور تم سے مسٹر خان؟ مائی فٹ"

حقارت آلود جملے سے اس نے اسے چت کرنے کی کوشش کی۔

"میں اپنا وعدہ بھولا نہیں ہوں دملہ"

وہ سنجیدہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میری بھی ایک شرط ہے۔"

"کیسی شرط؟"

وہ اسے گھورتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔

وہ اس کی کوئی بھی شرط ماننا نہیں چاہتی تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کے سبھی گھر والوں کے سامنے اس کی ساکھ اور عزت کے پرخچے اڑا کر رکھ دے تاکہ اس کے دل میں جلتی بدلے کی آگ تھوڑی ٹھنڈی ہو۔مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے بدلے کی آگ کو ان چھوٹی موٹی تکلیفوں سے قرار نہیں آنے والا۔

اس کے دل کے قرار کا عوض صرف اور صرف اس شخص کی موت تھی۔اگر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارتی صرف اسی صورت میں اس کی نفرت کی آگ میں کچھ کمی آ سکتی تھی۔

"بس یہی کہ میرے گھر والوں سے سامنے تم ایسی کوئی حرکت یا بات نہیں کرو گی جس سے ہمارے بیچ کی کسی بھی مس انڈر سٹینڈ نگ کا انہیں پتا بھی چلے"

وہ سینے کے گرد بازو لپیٹتے ہوئے بولا۔

"اچھا؟اور اگر ایسا نہ کروں تو؟"

اس نے بھی اسی انداز میں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسا کرو گی کیونکہ میں ایسا کرنے کا بول رہا ہوں"

اس نے مسکراتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

"تمہیں کس بیوقوف نے کہہ دیا کہ میں تمہاری بات مانوں گی؟"

تمسخر اڑاتے لہجے میں اس نے جواب دیا۔

"دیکھ لو ڈیل دونوں طرف سے چلتی ہے اگر تم میری شرط نہیں مانو گی تو میں بھی شرط نہیں مانوں گا۔"

وہ آخری الفاظ ادا کرتے ہوئے تھوڑا شرارتی سا مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟۔"

وہ مسکرایا اور اس کے بالوں کی لٹ کو اس کے چہرے سے پیچھے کیا۔

وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی"

اس کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے اس نے اسے اشارے سے دھمکانے کی کوشش کی۔

"میں نے کیا کیا ہے؟"

کندھے اچکاتے ہوئے اس نے معصومیت سے کہا۔

"زیادہ سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے میں اچھی طرح سمجھتی ہوں تم کیا کہنا چاہ رہے ہو اور میری بھی بات سن لو میں تمہیں واقعی جان سے مار دوں گی اگر اس کمرے میں قدم بھی رکھا۔"

وہ مسکرایا۔

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی تمہارا کمرہ الگ کر دوں گا لیکن سب گھر والوں کے جانے کے بعد۔ان کے یہاں رہنے تک تم یہیں رہو گی"

اس نے اپنی بات مکمل کی تو وہ جل بھن کر رہ گئی۔

"لیکن۔"

"سوچ لو سب کی نظروں میں تمہاری ہی عزت بڑھے گی۔احسن چاچو کی بیٹی،ان کی تربیت پر سب کو فخر ہو گا کہ وہ ایک اچھی بیوی اور ایک اچھی بہو ہے"

وہ اسے ایمو شنل بلیک میل کر رہا تھا۔

اس کی بات سن کر دملہ کے ماتھے کے بل تھوڑے کم ہوئے۔

"اگر تم بد تمیزی کرو گی تو میرا کیا جائے گا؟سب تمہارے گھر والوں کو ہی باتیں سنائیں گے۔"

وہ سوچ میں پڑ گئی۔

کہنا تو نہیں چاہتی تھی مگر وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔اس کی نفرت میں اپنی اور اپنے والدین کی عزت کو داؤ پر لگانے کا کیا فائدہ ملتا۔

"تو پھر کیا خیال ہے؟گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔"

وہ کچھ بھی نہ بولی۔

ابھی بھی وہ شش و پنج میں مبتلا تھی۔

"بولو بھی۔"

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

اس نے گہری سانس لی۔

"اوکے۔"

اس کا جواب سنتے ہی ہمائل کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ٹھیک ہے چلو نیچے سب ناشتے کے لیے انتظار کر رہے ہیں۔ میں یہیں پر ہوں تم تب تک تیار ہو جاؤ"

دلمہ کو اس پر شدید غصہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے یہ نہیں کہا کہ تمہاری ہر بات پر جی حضوریاں کروں گی۔ تمہارے گھر والے ہیں تم جا کر ناشتہ کرو۔ اور میری طرف سے جو بھی کہو آئی ڈونٹ کیئر۔ جا کر کہو ان سے کہ مجھے ناشتہ نہیں کرنا۔"

اس کی مسکراہٹ سمٹی۔

"وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ آج سسرال میں تمہارا پہلا دن ہے۔ سب تمہارے منتظر ہیں اور بہت خوش ہیں پلیز۔ انہوں نے تو تمہارا کچھ نہیں بگاڑا نا۔"

وہ اس وقت اسے طیش نہیں دلانا چاہتا تھا۔

"سسرال شوہر کے دم سے ہوتا ہے اور تمہیں میں اپنا شوہر نہیں مانتی مسٹر خان سو تمہارے گھر والے میرے کچھ نہیں لگتے۔"

اس نے رسانیت سے جواب دیا۔

اسے بہت تکلیف پہنچی۔ وہ اس قدر نفرت کرتی تھی ان سب سے کہ بچپن کے کسے تعلق کا لحاظ بھی نہیں رہا تھا۔

"تم ان سب سے اتنی نفرت کیسے کر سکتی ہو؟ بھول گئی وہ پیار، وہ محبت جو تمہیں میرے گھر والوں نے دیا تھا؟ وہ پیار جو تمہیں ان سب سے تھا؟ آج انہی لوگوں کو حقارت سے پکار رہی ہو جو کچھ سالوں پہلے تک تمہاری زندگی کا اہم حصہ ہوا کرتے تھے۔"

دملہ کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔

"زندگی کا وہ خوبصورت حصہ ایک بدصورت درندے نے برباد کر دیا۔ اب کچھ بھی خوبصورت نہیں لگتا، کسی کی یاد نہیں آتی، کسی کی محبت یاد نہیں رہی۔"

وہ جب بول رہی تھی تو اس کی آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا۔

وہ اس کی آنکھوں میں موجود اذیت کے تاثرات دیکھ سکتا تھا۔

اس کی آنکھیں پڑھتے ہوئے وہ ہمیشہ اس کی تکلیف میں خود کو سلگتا ہوا پاتا تھا۔ آج بھی وہ آنکھیں اور ان کا درد اسے بھی تکلیف پہنچا رہے تھے۔

"کچھ بھی تو یاد نہیں رہا مجھے۔"

وہ کسی سوچ میں جیسے گم ہوئی کہہ رہی تھی۔

"یاد ہے تو وہ کالی رات، طوفان، بربادی"

ہمائل نے گہرا سانس خارج کیا۔وہ پہلے بھی اس کو صفائی کا موقع کہاں دیتی تھی اور اب تو وہ اسے کچھ نہ بتانے کی انجانے میں قسم اٹھا چکا تھا۔ہاں وہ اس کی درد اور اس کی حالت کا ذمہ دار خود کو سمجھتا تھا۔

"میں ناشتے پہ سب کو بتادوں گا کہ تمہارے سر میں درد ہے ناشتہ یہیں کرو گی۔"

اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا وہ دروازہ بند کر کہ کمرے سے باہر چلا گیا۔بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے بلا اختیار دو آنسو نکل کر بہہ گئے۔

"رونا نہیں ہے مجھے۔"

اس نے آنسو پوچھتے ہوئے خود سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہاری الٹی گنتی شروع ہے نو سر باز بھیڑیے۔ تمہاری شکل پر جو یہ خوبصورتی کا ماسک ہے نا اسے جلد سب کے سامنے لاؤں گی۔ اپنی قسمت کا بند دروازہ مجھے خود کھولنا ہے۔"

وہ کچھ سوچتے ہوئے واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈائینگ ٹیبل پر معمول کی طرح شور برپا تھا۔ مگر ابھی تک ناشتہ چنا نہیں گیا تھا۔ پلیٹیں وغیرہ بلکل خالی تھیں۔ یوں جیسے کسی کا انتظار ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لالہ رخ اور بی جان گزرے ہوئے فنکشن پر تبصرہ کر رہی تھیں۔ ارباز اور گلباز آغا جان کے ساتھ ولیمے کی تیاریوں اور مہمانوں کی لسٹوں کے متعلق بحث کر رہے تھے۔

پلوشہ فرویٰ اور زرمینہ کے ساتھ مصروف تھی۔ مینہ سات سال جبکہ فرویٰ تین سال کی تھی۔

آغا جان ہمیشہ کی طرح مرکزی کرسی پر براجمان تھے۔ان کے دائیں جانب بی جان،لالہ رخ اور ارباز بیٹھے تھے جبکہ بائیں جانب کی کرسیوں پر دو کرسیاں چھوڑتے ہوئے گلباز،پلوشہ اور دونوں بچیاں بیٹھی تھیں۔

آغا جان کے بائیں طرف کی دو کرسیاں ان کے چھوٹے بیٹوں ہمائل اور شامل کی ہوتی تھیں۔ہمائل ان کے بلکل ساتھ بیٹھتا تھا جبکہ شامل دوسرے نمبر والی کرسی پر بیٹھتا تھا۔

اب بہت کچھ بدل چکا تھا۔ہمائل کے لیے تو ہمیشہ کرسی خالی چھوڑی جاتی تھی۔وہ گھر نہ بھی ہو تب بھی چھوڑی جاتی تھی مگر شامل کی جگہ اب شاید ختم ہو چکی تھی۔آغا جان کے دل میں بھی اور گھر میں بھی۔

آج بہت سالوں بعد دونوں کرسیاں پھر سے خالی تھیں جن کو بی جان وقفے وقفے سے نگاہ ترچھی کر کہ دیکھتیں تو آنکھیں بھر جاتیں مگر پھر سے مسکراٹ کا لبادہ اوڑھ کر محوِ

www.novelsclubb.com

گفتگو ہو جاتیں۔ایک ماں کا دل اپنی اولاد کے لیے کیسے کیسے نہیں تڑپتا تھا یہ تو صرف ان کو اور خدا کو معلوم تھا۔

"اسلام علیکم"

ہمائل نے بلند آواز سے اپنے آنے کا اعلان کیا اور بی جان کو ملتے ہوئے ان سے بوسہ لیا۔

"وعلیکم سلام بچے"

آغا جان کو سلام کرتے ہوئے وہ مؤدب ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھنے لگا۔

"دملہ کہاں ہے بچے؟"

آغا جان کے سوال پر وہ بیٹھتے ہوئے ایک لمحے کے لیے رکا۔

"وہ آغا جان..."

بیٹھ کر اس نے دونوں بازو ٹیبل پر جمائے۔

www.novelsclubb.com

"اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔اسی لیے وہ ناشتہ کمرے میں ہی کرے گی۔"

وہ آپس میں اپنی مادری زبان میں ہی گفتگو کیا کرتے تھے۔

"اللہ خیر کرے کیا ہو گیا اسے؟"

بی جان نے پریشانی میں کہا۔

"میں دیکھ کہ آتی ہوں۔"

لالہ رخ اٹھنے لگی وہ وہ فوراً بول پڑا اور اسے روک دیا۔

"بھابھی وہ ابھی سو رہی ہے فکر مت کریں بس معمولی سا سر درد ہے ناشتے کے بعد پین کلر لے کر ٹھیک ہو جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

لالہ رخ اٹھتے اٹھتے رکی۔

"اچھا؟لیکن ایک دفعہ دیکھ لیتے تو اچھا ہوتا نا۔"

اس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"بھابھی پریشان مت ہوں وہ ٹھیک ہے۔اور ابھی تک ناشتہ کیوں نہیں لگا؟"

اس نے موضوع سے بچنے کے لیے بات بدلی۔

"تم دونوں کے شاہی جوڑے کا انتظار ہو رہا تھا کہ کب اپنی شرکت سے محفل کو رونق بخشیں۔"

پلوشہ نے زرمینہ کو گود میں لے کر پیار کرتے ہوئے اردو میں جملہ ادا کیا تو سب نے ہنستے ہوئے حیرانگی کے مصنوعی تاثرات چہروں پر لاتے ہوئے ایک ساتھ اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ہ(سہ)شوي دي(کیا ہوا؟)"

اس نے سوال کیا۔

"مرزا غالب کا بھوت آگیا ہے۔"

ہمائل نے ہنستے ہوئے کہا تو سب ہنس دیے۔

www.novelsclubb.com

"ورک (دفع)۔"

اسے وگھورتے ہوئے وہ پھر سے مینہ کے ساتھ کھیل میں لگ گئی۔ گلباز اور اس کے اپنے بچے نہیں تھے لیکن مینہ اور فرویٰ سے دونوں اپنی اولاد کی طرح ہی پیار کرتے تھے۔

"تمہارے سسرال والوں نے فون کیا تھا کہ وہ لوگ ناشتہ لے کر آرہے ہیں اسی لیے سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔"

ار باز نے اسے بتایا۔

"اوہاں ذہن سے نکل گیا تھا اور۔۔"

اس کی نظر ڈائننگ ہال کے داخلی دروازے پر پڑی تو وہ جملہ ادھورا ہی چھوڑ کر اسے دیکھتا ہی چلا گیا۔

گہرے سبز رنگ کی ٹخنوں تک آتی کامدار فراک، چوڑی دار پاجامہ میں ملبوس وہ ریشمی خوبصورت دوپٹہ درست کرتے ہوئے انہی کی جانب آرہی تھی۔

میک اپ اور جیولری اس نے موقع کی مناسبت سے پہن رکھی تھی۔وہ بلکل خوش باش نئی نویلی دلہن کے روپ میں سجی سجائی خوبصورت اور شرمیلی سی مسکراہٹ لیے دستر خوان تک آئی تھی۔ہمائل کا منہ اس کی اداکاری پر ذرا سا کھلا تھا۔

"اسلام علیکم"

اس نے آہستہ سے کچھ جھجھکتے ہوئے انداز میں کہا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے ذرا سا مسکرایا اور دوسری جانب متوجہ ہو گیا۔

"وعلیکم سلام بچے پاخیر راغلے۔"

بی جان نے اپنی نشست سے اٹھ کر اسے محبت اور اپنائیت سے گلے لگا کر پیار کیا۔

وہ سب اسے خاندان کے فرد کی حیثیت سے پہلے ناشتے پر خوشآمدید کہہ رہے تھے۔

"بیٹھو نا بچے"

آغا جان نے شامل والی کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی"

وہ شرمیلی سی ادا لیے ہمائل کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

وہ اس کا یہ روپ دیکھ کر تھوڑا حیران سا ہوا تھا کہ کچھ دیر پہلے وہ اس سے کیا بول رہی تھی اور اب اچانک اتنی بڑی تبدیلی کیسے آگئی۔

"تمہاری طبیعت اب کیسی ہے دملہ؟"

پلوشہ نے وہ سوال کیا جو سب ہی اس سے پوچھنے والے تھے۔

www.novelsclubb.com

"طبیعت؟"

اس نے پلوشہ کو تھوڑی سی حیرانگی سے مسکراتے ہوئے یوں دیکھا جیسے وہ اس کی بات سمجھی نہ ہو۔

"ہاں میر بتا رہا تھا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں؟"

اس نے ناسمجھی کے عالم میں پہلے ہمائل کو دیکھا پھر سبھی گھر والوں کو۔

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔ان سے میں نے کہا تھا کہ میں تیار ہو کر آرہی ہوں میرا ویٹ کریں مگر یہ تو انتظار کیے بغیر اکیلے ہی آ گئے۔"

وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

"اتنی عزت"؟

اس نے سوچا۔

اچانک ہی اس نے اپنا زاویہ تین سو ساٹھ درجے بدلہ تھا۔وہ کتنی صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔سب نے بے یقین،کچھ ناسمجھی نظروں سے ہمائل کی جانب دیکھا۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ۔۔"

ارباز نے اس سے سوال کیا۔

"مزاق کر رہے ہوں گے ہے نا؟"

اس نے خود ہی بات بدلی اور ہمائل کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

باقی سب کو تو اس کی مسکراہٹ میں کوئی شک نہیں تھا مگر ایک نظر میں ہی وہ اس کی مشکوک مسکراہٹ کو سمجھ گیا تھا۔

ایک ہلکا پھلکا سا مزاق سمجھ کر سبھی ہنستے ہوئے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے اور وہ شرمیلے سے انداز میں مختصر مختصر جواب دینے لگی۔

"دملہ تمہیں اپنی بارات والی لک اچھی لگی تھی؟"

لالہ رخ نے سوال کیا۔

"جی بھابھی۔آپ نے بہت اچھی میک اپ آرٹسٹ ہائر کی تھی سب کزنز کو لک بہت اچھی لگی۔"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ ان کو یہ تو بتا نہیں سکتی تھی کہ وہ عروسی جوڑا، وہ زیورات وہ بناؤ سنگھار اس کے لیے محض ایک قید کا لباس تھے۔

"ولیمے کے لیے وہی آرٹسٹ ٹھیک رہے گی نا؟"

لالہ رخ نے اس کی رائے مانگی۔

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔"

اس نے ہمائل کی جانب دیکھتے ہوئے لالہ رخ سے کہا۔

"ارے بھئی دن تمہارا ہے ہم کیسے رائے دیں دلہن رانی۔ کھل کر بتاؤ اگر کوئی اور اس سے زیادہ اچھا تیار کر سکتا ہے تو ہم پہلے والی اپائنمنٹ کینسل کر کہ وہیں سے کروالیں گے۔"

پلوشہ نے کہا۔

"نہیں بھابی۔مجھے واقعی بارات والی لک بہت اچھی لگی تھی ویسے بھی آپ سب اتنے پیار سے میرے لیے سب کچھ کر رہے ہیں۔میک اپ میں آپ سب کے پیار کی آمیزش بھی تو شامل ہو گی مجھے یقین ہے کہ ولیمے پر بھی بہت اچھی لک آئے گی۔"

اس کے جواب پر سب نے مسکراہٹوں کا تبادلہ کیا تھا۔

وہ بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔اسے خوشی تھی کہ وہ بھلے ہی اس سے نفرت کرتی ہے مگر اس کے گھر والوں کے لیے اس کے دل میں کوئی قدورت نہیں جس کا اظہار وہ کمرے میں کر کہ آئی تھی۔

کچھ ہی دیر کے بعد اس کے گھر والے ناشتہ لے کر آ گئے۔حیرت انگیز طور پر وہ ان سب سے بھی خوش باش ملی۔ارسل تو ابرار کے ساتھ آیا تھا مگر مسکان نہیں آئی تھی۔دملہ کو اس کے آنے یا نا آنے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔اس کی طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنایا گیا تھا وہ تو پہلے سے اس سے بغض رکھتی تھی اب دوسری بڑی وجہ اس کے بھائی کو ٹھکرانا بن گئی تھی۔

"آپی آپ کا روم تو بہت خوبصورت ہے۔"

ناشتے کے بعد باقی گھر والے باتوں میں مصروف تھے تو عاشی نے اس کے وسیع اور خوبصورت کمرے کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم..."

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔

وہ مسلسل کمرے میں موجود ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی۔اس کے کپڑوں کی الماری سے لے کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی پرفیوم تک کو چیک کر کر کہ ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے رکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عاشی بس کرو تم مجھ سے ملنے آئی ہو یا یہ فضول چیزیں دیکھنے؟"

اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بے زارگی سے کہا تو عائشہ نے ناچاہتے ہوئے چیزوں کو چھوڑا اور اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"منہ دکھائی کیا ملی ہے؟"

یک دم ہی عائشہ کو یاد آیا تو وہ متجسس ہو کر استفسار کرنے لگی۔ دلہ کی آنکھوں کے سامنے پھر وہی رات والا منظر چلنے لگا۔

"وہ آ..."

کچھ سوچتے ہوئے بالوں کی لٹ کو دائیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ اس سے نظریں چرانے لگی۔ اسے پتا ہی نہیں تھا کہ وہ نیکلیس کہاں ہے جو کل رات وہ اس کے لیے لایا تھا۔ اب کیا بہانہ کرتی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"وہ کیا؟ بولیں نا آپی..."

"وہ تو میں نے سنبھال کر رکھ دیا اب مجھ سے بار بار چیزوں کو اتھل پتھل نہیں کرنے ہو گا۔"

عائشہ اس کی منہ دکھائی کا تحفہ دیکھنے کے لیے بے تاب ہوئے جا رہی تھی اور دلہ راز کھلنے کے ڈر سے آئیں بائیں شائیں کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپی...دکھانا نہیں چاہتیں تو بہانے مت بنائیں"

منہ بسورتے ہوئے اس نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

"دملہ..."

دونوں آواز کی جانب متوجہ ہوئیں۔ہمائل دروازے میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"او تم بھی یہیں ہو...چلو اچھا ہے اپنی آپی کو کمپنی دو کل سے تم سب کو یاد کر کر کہ اداس ہے"

وہ کمرے میں آتے ہوئے بولا۔

"رہنے دیں میر بھائی۔ان کو آہی نہ جاؤں میں کبھی یاد۔"

وہ ان کے پاس سے ہوتا ہوا بیڈ سائڈ ٹیبل تک پہنچا اور دراز کو کھول کر کچھ ٹٹولنے لگا۔وہ دونوں بیڈ کے بائیں طرف بیٹھیں تھیں جبکہ وہ دوسری جانب تھا اسی لیے عائشہ کو تھوڑا ترچھا ہو کر اسے دیکھنا پڑ رہا تھا۔

"کیوں بھئی میڈم کیوں ناراض ہو اپنی آپی سے؟"

وہ ابھی بھی دراز کی جانب متوجہ تھا اور کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

جب وہ عائشہ کو اپنائیت سے بلاتا تھا تو وہ گویا ساتویں آسمان پر پہنچ جاتی تھی۔ سگے بھائی کو تو کبھی توفیق نہیں ہوئی تھی کہ چھوٹی بہنوں کے ساتھ محبت بھرے دو لمحے ہی گزار لے۔

"میر بھائی آپ کو بھی پتا نہیں کیوں ان جیسی سڑی مرچ سے محبت ہو گئی تھی۔ شادی دیکھ بھال کر کرنی تھی نا۔ بات کرتی ہیں تو دل ہی جلا دیتی ہیں۔"

وہ ہنس دیا۔

دملہ نے اسے کندھے پر زور سے چت کرائی۔

"آؤچ۔"

وہ کندھا سہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے وہ محبت ہی کیا جو دل نہ جلائے۔"

اس نے دیکھے بغیر کہا تو دملہ کلس کر رہ گئی۔

"دھیان سے رہیے گا آپ کی مت مار دیں گی۔ان سے شادی کر کہ آپ نے اپنا ہی نقصان کیا ہے۔یہ نہ ہو کچھ عرصے کے بعد آپ کو سائیکولوجسٹ کی مدد لینی پڑ جائے۔"

وہ کون سا ٹلنے والی تھی۔

وہ ہنستے ہوئے سیدھا ہوا تھا۔اس کے ہاتھ میں وہی رات والی ڈبیہ تھی جسے دیکھ کر دملہ کا سانس اٹکا۔

"یہی تو بات ہے۔اسی کو تو محبت کہتے ہیں۔کمبخت اچھے خاصے انسان کی مت مار دیتی ہے۔سوچنا سمجھنا، نفع، نقصان یہ سب بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔"

"بے تکے ڈائیلاگز"

وہ کہنا چاہتی تھی مگر صرف سوچ کر رہ گئی۔

اس نے عاشی کو چت کرائی اور آنکھیں گھماتے ہوئے ہمائل کی جانب ناچاہتے ہوئے بھی دیکھا۔

"اس کی ہک ہی ٹھیک کروانی ہے نا یا کچھ اور بھی پرابلم ہے؟"

دونوں نے نا سمجھی میں دیکھا تو اس نے ہاتھ میں وہ نیکلیس تھام رکھا تھا جو اور H حروف کے ساتھ روشنی میں جگمگا رہا تھا۔اسے اس کی بات کی کچھ سمجھ نہیں آئی تھی وہ کیا پوچھ رہا تھا۔

"اوہ...تو یہ ہے منہ دکھائی کا تحفہ واؤ میرے بھائی۔"

وہ اٹھ کر ستائشی نظروں سے اس کے ہاتھ سے نیکلیس لے کر دیکھنے لگی۔

"واؤ...اس میں تو آپ دونوں کے نام کے لیٹرز بھی ہیں۔دیکھیں آپی کتنا پیارا ہے۔"

وہ خوشی میں شاید بھول گئی کہ وہ "آپی" کا ہے۔

"لیکن آپ اسے دکھانا کیوں نہیں چاہ رہی تھیں؟"

اس کی ڈبیہ میں واپس ٹکاتے ہوئے اس نے مشکوک نظروں سے دملہ کو گھورا۔

"اس کی ہک تھوڑی سی لوز ہے۔ فکس کروانا ہے اس لیے رکھ دیا تھا۔"

ہمائل کے جھوٹ پر وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔اس کے حق میں جو جا رہا تھا۔اگر بات صرف اس شخص کی ہوتی تو ایک لمحے میں اس کا جھوٹ کھول کر رکھ دیتی۔

"اوہ..."

اس کا انداز ایسا تھا کہ دملہ نے سکھ کا سانس لیا۔اسے یقین آ چکا تھا۔اگر نہ آتا تو وہ بال کی کھال نکال لیتی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہمائل کو ڈبیہ تھماتے ہوئے مسکرائی۔

"D اور H تو لکھوا لیا ہے ساتھ میں A بھی لکھوا لیتے۔"

وہ تھوڑی شرارتی نظروں سے انہیں باری باری دیکھتے ہوئے بولی۔

" A مطلب عائشہ ؟"

اس نے تصدیق کرنے کے لیے نا سمجھی میں سوال کیا۔

"ارے نہیں بھئی...میرا نام آپ کی لوسٹوری کے بیچ کیوں آنے لگا بھلا؟ میں تو کہہ رہی تھی کہ جو میری پہلی ننھی مُنی بھانجی یا ننھا مُنا بھانجا ہو گا نا اس کا نام A سے رکھیے گا۔پوری ہو جائے گی DHA فیملی۔"

وہ کھل کر اپنی ہی بات پر ہنسی تھی۔

وہ زیرِ لب مسکرا کر دلہ کو دیکھنے لگا جبکہ وہ تو ایک لمحے کے لیے سن سی ہو گئی۔اس کا دل چاہا عاشی کا سر پھوڑ دے۔اوپر سے وہ شخص اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

"بے وقت بھونڈے مزاق۔"

خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے عائشہ کو ناراضگی میں گھورا۔

"تو اور کیا۔اب دیکھیں آپ کے بچوں کی اکلوتی اکلوتی خالہ ہوں میرا جائز حق ہے کہ میرے پہلے بھانجی یا بھانجے کا نام میں سیلیکٹ کروں۔"

وہ بول رہی تھی اور دلمہ کا رنگ غصے سے لال پیلا ہوتا جا رہا تھا۔وہ تو بس ہنسی پر ضبط کرتا ہوا اس کی باتوں کو انجوائے کر رہا تھا۔اسے دلمہ کا ردِ عمل محظوط کن لگ رہا تھا۔

"عاشی بکواس بند کرو اور دفع ہو جاؤ۔"

"غصہ کیوں ہو رہی ہیں میں نے صرف نام کا پہلا حرف بتایا ہے۔نام آپ ہی رکھیے گا۔"

دلمہ اب اٹھ کر اس تک آنے لگی۔

"میں تمہیں بتاتی ہوں رکو زرا۔"

بہن کو آستینیں چڑھاتا دیکھ وہ دانتوں میں زبان دبائے باہر کو بھاگی۔

"A سے ہی رکھیے گا"

www.novelsclubb.com

وہ جاتے جاتے اسے پھر سے چھیڑ کر گئی تھی۔

"عاشی میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔"

اس نے یہ سوچے بغیر ہانک لگائی کہ وہ سسرال میں موجود ہے۔

گہرے سانس لیتی جب وہ خود کو نارمل کر کہ مڑی تو وہ سینے پر ہاتھ باندھے ہنس رہا تھا۔ نیکلیس کی ڈبی ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔

"تمہیں زیادہ خوش ہونے کی ضروت نہیں ایسی کوئی نوبت نہیں آنے ہی والی۔"

اس نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ کہا؟"

اس کا انداز اسے اور تپا گیا۔

"تمہاری یہ شیطانی ہنسی اور تمہاری یہ گھٹیا آنکھیں ہی سب کچھ کہہ ڈالتی ہیں مسٹر خان۔"

اس نے چڑ کر کہا۔

"اوا چھا؟ تبھی لوگ بھی مجھے کہتے ہیں کہ میری آنکھیں بولتی ہیں۔"

"میں بھی کس بھینس کے آگے بین بجا رہی ہوں۔ بات یہ ہے کہ جو کچھ بھی وہ بک بک کر کہ گئی ہے اسے دماغ میں فیڈ کرنے کی ضروت نہیں ہے۔ایسا کبھی نہیں ہو گا اور تم وعدہ کر چکے ہو۔"

"بار بار بتانے کی ضروت نہیں ہے جانتا ہوں اور میری فی الحال ایسی کوئی خواہش نہیں سو تمہیں ڈرنے کی ضروت نہیں۔"

وہ شرارتی سا مسکرایا تھا۔

"ڈرتی ہے میری جوتی اور ہاں اپنی یہ منحوس صورت میرے سامنے کم ہی لانا تو اچھا ہو گا۔"

وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔اس کی ڈھٹائی پر وہ مزید تپ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اُف"

پیر پٹختی ہوئی وہ وہاں سے جانے لگی۔

"سنو..."

اس کی آواز پر وہ رکی اور مڑ کر دیکھا۔

وہ مسکراتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہے؟"

اس نے تپے ہوئے انداز میں سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتے ہوئے چند لمحے رکا۔

"کچھ نہیں۔"

اس کی مسکراہٹ اسی طرح برقرار رہی۔

اس کی وہ مسکراہٹ دملہ کے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔

"گو ٹو ہیل۔"

زیادہ بحث کرنا بے وقوفی سمجھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔اس کے جاتے ہی نفی میں سر ہلاتا وہ ہنس دیا۔ جیسے اس کی جلی کٹی باتوں سے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

"لیوَنے (پاگل)"۔

مسکراتے ہوئے وہ ڈبیہ لے کر الماری کی جانب بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اس کو ایسے ریز کر کہ یہاں لکھو"

وہ اسے ہوم ورک کروانے میں مصروف تھی۔

اس کے چھوٹے سے سٹڈی ٹیبل پر پنسلیں، کاپیاں اور کتابیں بکھری ہوئی تھیں۔ دونوں ماں بیٹا انتہائی مصروف نظر آرہے تھے۔

"شاباش ویری گڈ۔"

اس نے میرِ کو بوسہ دیا۔

"ماما آپ کو پتا ہے کہ نا۔"

وہ لکھتے لکھتے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر رہا تھا۔

"زباریہ کی ماما بیمار ہیں۔ وہ بات بھی نہیں کرتیں اور چلتی بھی نہیں۔"

کاپی کا اگلا صفحہ پلٹتے ہوئے اس نے سرخ پنسل کلر اٹھایا اور اس پر بنے ہوئے سیب میں رنگ بھرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہاں ملے اس کی ماما سے؟"

وہ بغور اس کی کاپی کا معائنہ کر رہی تھی تاکہ اگر اس سے غلطی ہو تو وہ اسے ٹھیک کروا سکے۔

"وہ اس کے بابا نے اس کے برتھ ڈے پر ساری کلاس کو بلایا تھا اور ہم ٹیچرز کے ساتھ گئے تھے اس کی ماما کو گیٹ ویل سون کے کارڈ بھی دیے۔"

اس نے یک دم اسے چونک کر دیکھا۔

"آپ سکول سے باہر گئے تھے؟"

اس کے لہجے میں تشویش ابھر آئی۔

"جی۔"

وہ اپنے دھیان رنگ بھرنے میں مصروف تھا۔

"کہاں؟ وہیں سکول کے نزدیک؟"

وہ اس کا ہوم ورک تو دیکھنا بھول ہی گئی تھی۔

"نہیں ماما وہ جہاں فوجی انکل کھڑے ہوتے ہیں نا ان سے دور باہر جا کر۔"

www.novelsclubb.com

وہ سمجھ گئی کہ وہ کینٹ سے باہر گئے تھے۔اس انکشاف سے اس کی سانسیں اٹکیں تھیں۔وہ اس کو جن سے بچانا چاہتی تھی اس کے سکول سے باہر کہیں بھی ہو سکتے تھے۔اسی لیے اس نے میرِ کو کینٹ میں داخل کروایا تھا تاکہ وہ محفوظ ہو جائے۔اسے سکول سے گھر اور گھر سے سکول تک وہ بڑی احتیاط سے لاتی اور لے جاتی تھی۔اس کا گھر کینٹ میں نہیں تھا نہ ہی وہ لے سکتی تھی مگر بہت پھونک پھونک کر قدم رکھتی تھی۔وہ کئی سالوں سے اسے اپنے تئیں چھپائے ہوئے تھی۔

"بیٹا آپ کلرز کرو میں فون کال کر لوں اوکے۔"

اپنی تشویش چھپاتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھی اور موبائل لے کر دوسرے کمرے میں جاتے ہی دروازہ بند کر دیا۔

تشویش اب غصے میں بدل چکی تھی۔

اس نے تیزی سے سکول لی پرنسپل کا نمبر ڈائل کیا۔

"اسلام علیکم کیسی ہیں آپ؟"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب فون اٹھاتے ہی خوشدلی سے کہا گیا۔

"وعلیکم سلام جی میں بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں۔"

اس نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا تو ایک لمحے کے لیے پرنسپل خاموش ہوئیں۔

"خیریت؟آپ؟"

وہ اس کے غصے کی وجہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

"خیریت ہو سکتی ہے بھلا؟آپ کے سکول کی انتظامیہ بغیر پوچھے بچوں کو کینٹ ایریا سے باہر کسی بچی کے گھر لے گئی۔اجازت تو کیا آپ لوگوں نے انفارم تک نہیں کیا۔"

وہ بھڑک اٹھی تھی۔

"آرم سے بات کیجیے میڈم صرف آپ کا بیٹا نہیں باقی بچے بھی گئے تھے۔ان کی سکیورٹی کا پورا پورا دھیان رکھا گیا تھا۔ویسے بھی بچوں کو آؤٹ ڈور ایکٹویٹیز کروانی چاہئیں ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

پرنسپل کے لہجے سے صاف پتا چل رہا تھا کہ ان کو اس کا انداز پسند نہیں آیا۔

"مجھے پتا ہے میرے بچے کے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔آپ آئندہ کسی صورت میرِ کو باہر نہیں بھیجیں گے۔جب تک میں خود نہ لینے آؤں اسے باہر نہیں جانے دیں گی آپ۔"

پرنسپل بہت ضبط کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے آئندہ ایسا نہیں ہو گا لیکن ماؤں کو اتنا بھی اوور پوزیسیو نہیں ہونا چاہئے۔وہ بڑا ہو رہا ہے آپ اسے ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر نہیں رکھ سکتیں۔اسے باہر کی ہوا بھی لگنے دیں۔"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولیں تھیں۔

"وہ ابھی چھ سال کا بھی نہیں ہوا اور آپ کہہ رہی ہیں کہ بڑا ہو گیا ہے۔آپ پلیز آئندہ خیال رکھیے گا"

پرنسپل نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے آئندہ ایسا کچھ نہ ہونے کی یقین دہانی کرواتے ہوئے فون بند کیا۔

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر میر کی جانب دیکھنے لگی۔

اپنے آپ میں مگن گنگناتا ہوا ٹانگیں ہلاتا ہلاتا وہ تصویروں میں رنگ بھر رہا تھا۔ وہ ایسا کرتے ہوئے بہت پیارا لگ رہا تھا۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

وہ گانے کی دھن بنانے کی کوشش کر رہا تھا جو وہ سمجھ گئی تھی۔

"Baby shark Do Do Do Do Baby shark

کیا اتنی معصوم صورت سے بھی بھلا کسی کو نفرت ہو سکتی ہے۔

اس کا دل یہ سوچ کر دہل جایا کرتا تھا کہ اس کے اس معصوم بیٹے کے خون کے پیاسے درندے آج بھی گھوم رہے ہوں گے۔

"آج کے بعد تم یا تمہارا یہ گناہ مجھے اپنے کسی گھر والے کے آس پاس بھی نظر آیا تو میں اسے تمہاری نظروں کے سامنے ماروں گا۔ تڑپتی رہنا پھر ساری زندگی"

وہ بھاگ کر اس تک پہنچی اور اسے گلے سے لگا لیا۔ وہ اسے بار بار چومتے ہوئے خود میں بھینچے ہوئے تھی۔

اس کے لیے بھی یہ کوئی نیا منظر نہیں تھا۔ اس کی ماں اکثر یوں بیٹھے بیٹھے کچھ یاد آنے پر ایسے ہی جذباتی سے انداز میں اسے پیار کیا کرتی تھی۔

"میں ہوں نا... میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔"

وہ نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگا۔

"ماما آپ کی باتیں مشکل ہوتی ہیں"

وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی اور اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے پیار کیا۔

"جب میرا بیٹا بڑا ہو جائے گا نا تو ماما کی مشکل باتیں سمجھ آنے لگ جائیں گی"

اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اسے پھر سے ہوم ورک کروانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے وقت جب وہ کمرے میں آئی تو یہ دیکھ کر اس کا پارہ ہائی ہو گیا کہ وہ بیڈ پر ہی سویا ہوا تھا۔وہ بھی اتنی گہری نیند کہ اسے اس کے آنے کا احساس بھی نہ ہوا۔

اس نے دروازہ جان بوجھ کر زور سے بند کیا تاکہ اس کی آواز سے وہ اٹھ جائے مگر اسے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

پھر اس نے کھانسی کی،ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں پٹخیں مگر وہ جیسے بے ہوش ہو کر سویا ہوا تھا۔آخر اس کا ضبط جواب دے گیا اور وہ اس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

"بات سنو..."

اسے ہلکا سا ہلانے سے بھی وہ نہ اٹھا تو وہ زچ ہونے لگی تھی۔

"میں صوفے پر نہیں سو رہی...تم اٹھو یہاں سے"

www.novelsclubb.com

اس نے ذرا بلند آواز میں کہا۔

وہ ہلا تک نہیں تھا مگر وہ جانتی تھی وہ اداکاری کر رہا ہے۔

"مسٹر اٹھو یہاں سے..."

اس نے آنکھوں پر سے بازو تک نہیں ہٹایا تھا۔

"مجھے پتا ہے تم سونے کا ناٹک کر رہے ہو؟"

اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

جواب نہ پا کر اس کا دل چاہا وہ اسے کچھ رکھ کر دے مارے۔

www.novelsclubb.com

'مسٹر خان!!'

مٹھیاں بھینچتے ہوئے اس کی نظر سوئچ ڈیسنگ ٹیبل پر گئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

وہ اس کے قریب گئی اور آنکھوں پر رکھا اس کا بازو پکڑا۔

یہ غیر متوقع عمل تھا جس نے اداکاری کرتے ہمائل کو بھی ایک پل کو چونکایا تھا مگر پھر بھی وہ ہلا نہیں تھا۔اس نے اپنے بازو وغیرہ ڈھیلے چھوڑے ہوئے تھے۔اس نے اس کا بازو ممکن حد تک اونچا کیا اور ہوا میں چھوڑ دیا۔

بیڈ پر گرنے کی آواز کے ساتھ دلہ کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی۔

اسے کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ کر وہ ڈریسنگ ٹیبل تک آئی اور دراز سے چھوٹا آئینہ نکال کر اس تک لائی۔

اس کے ناک کے نیچے شیشہ رکھ کر وہ کچھ دیکھنے لگی تھی۔ہمائل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بی جان...آغا جان...بھائی۔دیکھیں ہمائل کو کیا ہو گیا"

یک دم اس کے یوں چلانے کی آواز سے وہ خود بھی ہڑبڑا سا گیا۔

"اس کی سانس نہیں آرہی اللہ کو پیارا ہو گیا ہے اور..."

اس نے یک دم اٹھ کر اسے بازو سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر جمایا۔

"پاگل ہو گئی ہو؟"

بکھرے بکھرے بالوں اور گلابی مائل آنکھوں کے ساتھ اسے کوئی بھی دیکھتا تو سویا ہوا سمجھا مگر وہ بھی دلمہ احسن تھی۔

"ویری گُڈ..."

اس کا ہاتھ ہٹاتی وہ مسکرا کر بولی تھی۔

"اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے"

ہمائل نے اسے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔

"لیونی (پاگل)"

دلمہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بچپن میں اسے کافی پشتو آتی تھی کیونکہ وہ لوگ کئی سال یہیں رہے تھے مگر اب وہ سب کچھ بھول چکی تھی۔

"کیا؟"

"اس کا مطلب مائی ڈیئر..."

ہنسی پر ضبط کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"خبردار جو مجھے اس قسم کے کسی بھی نام سے پکارا... نہیں ہوں تمہاری۔ڈیئر"

اس نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے نہیں کہتا...اب خوش بِل بتوڑی"

اس نے لیٹتے ہوئے کہا۔

"ہمائل میں تمہیں جان سے مار دوں گی اٹھو اور جاؤ یہاں سے"

آنکھیں بند کر کہ وہ ڈھٹائی کا بھرپور مظاہرہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بولتی رہو..."

وہ کروٹ بدل گیا۔

"میں کہاں سوؤں گی؟"

"جہاں مرضی سو جاؤ...فی الحال گھر میں کوئی کمرہ خالی نہیں ہے اس لئے سٹڈی میں بھی سو سکتی ہو"

"اف"

اس نے چڑ کر اسکا گلا دبانے کا اشارہ کیا مگر وہ دیکھ نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم صوفے پر سو جاؤ نا پلیز..."

وہ بہت تھک گئی تھی ورنہ کبھی اس کی منتیں نہ کرتی۔

"کل ولیمہ ہے اور ٹائم پر تیار بھی ہونا ہے۔"

"مجھے بھی کل تھوڑی دیر کے لیے آفس جانا ہے۔"

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم مینٹل ہو؟ ولیمے پر دفتر کون جاتا ہے؟"

وہ اس کی جانب کروٹ بدل کر ہنسا۔

"مینٹل تو تم نے کب کا کر دیا ہے بیگم"

ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

اس نے اسے گھوری سے نوازا۔

"فلرٹ کرنے سے باز نہ آئے تو کسی دن تمہارا گلا دبا دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے تیور دکھاتے ہوئے کہا۔

"اتنی حسین صورت پر ایسی خطرناک دھمکیاں سوٹ نہیں کرتیں..."

وہ اسے بچپن سے ہی زچ کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔

"بکواس مت کرو اور اٹھ کر صوفے پر سو جاؤ۔"

اس نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"بی بی ڈرامے فلمیں کم دیکھا کرو میں فلموں ڈراموں کی طرح صوفے پر ہر گز نہیں سوؤں گا جہاں کہانی کے عین مطابق بیچارے ہیرو کے سونے کے لیے صوفا پہلے ہی رکھا ہوتا ہے۔اور بے چارہ ہیرو ایک اچھے زن مرید کی طرح شاطر اور لڑاکی ہیروئن کی ہر بات مان لیتا ہے۔اول تو یہ کہ باہر والا صوفا میری ہائٹ سے بہت چھوٹا ہے دوئم یہ کہ کمرے میں کہیں صوفا ہے بھی نہیں"

اس نے آس پاس دیکھا اور غصے سے لال پیلی ہونے لگی۔واقعی اس کے کمرے میں صوفا تھا ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

"صوفا کیوں نہیں ہے؟"

وہ کبھی کبھی عجیب بے تکے سوال کرتی تھی۔

"مجھے پتا نہیں تھا کہ مجھے کانٹریکٹ میرجز والے ناولز کے ہیرو کی طرح صوفے پر سونا پڑے گا ورنہ ایک خوبصورت اور جہازی سائز کا صوفا بنوا کر یہاں لگوا دیتا۔"

اس نے ہاتھ باندھے اور اسے گھور کر دیکھنے لگی۔

"بار بار تم خود کو ہیرو کس خوشی میں بول رہے ہو؟"

"مانو یا نہ مانو ہیرو تو میں ہوں"

اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لائی۔

Khan.In your dreams Mr

"تم میری زندگی کے ولن ہو۔ایک عذاب اور ظالم درندے۔"

وہ مسکرایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

"خود کو معصوم اور مجھے ظالم سمجھتی ہو پھر تو بڑے مزے کا کام ہو گیا ہے کیونکہ مجھے پتا ہے کہ میں ہیرو ہوں اور کہانی کے آخر پر تمہیں مجھ سے محبت بھی ہو جائے گی۔کیونکہ ایسا ہی ہوتا ہے ناہیش ٹیگ انوسنٹ ہیروئن اور روڈ ظالم ایکسٹریملی ہینڈسم اور ڈون ٹائپ ہیرو شاہ شاہ والے ناولز میں؟مار اور دھکے مکے کھا کر بھی جب شاہ صاحبان کو گولی لگتی ہے یا ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو

آخر پر ہیرو ئنز کو اپنے شاہ صاحبان سے محبت ہو جاتی ہے۔اور پھر ہیپی اینڈ نگ ہمیشہ کے لیے۔"

اس کا منہ کھل سا گیا۔ایک پل کو اسے اس میں بچپن والا ہمائل نظر آیا تھا۔بات بات پر زچ کر دینے والا "پہاڑی بکرا"۔

"ہماری کہانی ویسے بور نگ ہی ہے نہ تو کانٹریکٹ میرج والی کہانیوں کی طرح والا ٹوئسٹ ہے نہ میں کہیں کا ڈون شون ہوں۔صرف بے چارہ شریف سا آفیسر ہوں ہاں اگر شاہ صاحبان کی معصوم ہیرو ئنز کی طرح تمہیں خود پر ظلم کروانے کا شوق ہے تو مجھے بتاؤ میں سکرپٹ میں کچھ تڑکا ڈال سکتا ہوں لیکن پھر پلیز اس کے بعد میرے گولی کھانے یا ایکسیڈنٹ سے ہڈیاں وغیرہ ٹوٹنے سے پہلے پہلے اظہار محبت کر دینا۔تمہارا شاہ صرف اظہارِ محبت کی خاطر گولیاں نہیں کھا سکتا۔سوری۔"

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی گئی۔آج بھی وہ کتنا نان سٹاپ بولتا تھا لیکن لوگوں کو لگتا تھا وہ بہت سنجیدہ مزاج اور کم گو ہو گیا ہے۔شاید شامل اور اس میں کنفیوژ ہو کر لوگ ایسا بولتے تھے۔

"تمہیں کیسے پتا یہ سب؟ کیا تم نے پڑھے ہیں؟"

وہ حیرت سے اسے دیکھتی ہوئی بولی جو بند آنکھوں سے ہی اسے جواب دے رہا تھا۔

"ارے نہیں بھئی میں کیوں فضول چیزیں پڑھنے لگا۔وہ تو زرتاشہ مجھے اور شامل کو بٹھا کر زبردستی سناتی..."

اس نے آنکھیں کھول دیں اور چپ سا ہو گیا۔

زرتاشہ اس سے کچھ سال بڑی بہن تھی جس کا انتقال ہو چکا تھا۔شاید اسے کچھ یاد آیا تھا جس نے اس کے الفاظ روک دیے تھے۔

"شامل؟ مجھے تو یاد نہیں رہا پوچھنے کا وہ کہاں ہے؟ اس نے فون تک نہیں کیا؟ تمہاری شکل کے ساتھ ساتھ بے حسی اور بدلحاظی بھی اسے تحفے میں ملی ہے کیا؟"

اس نے جان بوجھ کر لفظوں کی چوٹ کی۔دو دنوں میں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ صرف نوکری کی خاطر باہر نہیں تھا بلکہ اس کی ناراضگی چل رہی تھی جو اپنے سارے بھائیوں سے کم اور ہمائل سے زیادہ تھی۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"بولو نا۔تم دونوں تو کہتے تھے کہ دونوں ایک روح کے دو حصے ہو۔یہ اچھے حصے ہو؟ایک جان کی شادی تھی دوسری جان سڈنی میں اتنی مگن تھی کہ فون تک نہیں ہو سکا۔"

وہ تمسخر اڑاتے لہجے میں بولی تو وہ اٹھ کر بیٹھا۔

اس کے چہرے سے ہزن کے تاثرات واضع جھلک رہے تھے۔

"تمہیں نیند آئی ہو گی سو جاؤ..."

وہ تکیہ بیڈ کے درمیان رکھتے ہوئے بولا۔اس کی بات پر اسے اس قدر شدید غصہ آیا کہ اسے شامل سے متعلق مزید سوال جواب کرنے کی یاد نہ رہی۔

"پاگل ہو گئے ہو؟"

اس نے کندھے اچکائے۔

"میں نے پہلے ہی بولا ہے میں صوفے پر نہیں سو رہا نہ ہی مجھے اس ٹھنڈ میں باہر جا کر سونے کا شوق ہے۔ تمہیں سونا ہے تو جاؤ۔ نہیں تو یہیں سو جاؤ۔ یہ دائیں ولا آدھا حصہ میرا ہے اور وہ بائیں والا حصہ تمہارا"

وہ ایک لائن میں درمیان میں تکیے رکھتے ہوئے بولا۔

"دفع ہو جاؤ تم..."

وہ پھنکاری تھی۔

"اوکے میں مسکین تو دفع ہو رہا ہوں...آپ محترمہ تشریف لے جایئے"

وہ لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمائل نہیں..."

www.novelsclubb.com

وہ اس کی بات نہیں ماننا چاہ رہی تھی۔

"اٹھو اور باہر جاؤ یا صوفا اندر لے کر آؤ..."

"نان سینس باتیں کر کہ ٹائم ضائع نہ کرو۔اور سو جاؤ۔اگر باہر جانا ہوا تو جاتے ہوئے لائٹ بند کر کہ جانا"

"اف..."

وہ پیر پٹخاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

دروازے کی کھٹاک کے ساتھ ہی اس نے بھی آنکھیں کھول دیں اقر گہرا سانس خارج کیا۔

www.novelsclubb.com

"تجھے پتا ہے نا تو جان ہے میری..."

کہیں ماضی سے اسے آواز آئی تھی۔

"میرا واحد رشتہ جو پیدا ہونے سے بھی پہلے سے میرے ساتھ ہے اور آخری سانس کے وقت بھی ساتھ ہی رہے گا"

وہ خود ہی زخمی سا مسکرایا۔

"میں تیری جان ہوں؟اس کا مطلب تو خود کو ہی اپنی جان بول رہا ہے۔کتنا پیار ہے نا تجھے اپنے ہی اس چہرے سے۔ویسے میں زیادہ ہینڈسم ہوں"

شامل نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔

Self obsessed joker""

ہمائل نے اس کی کمر پر چت کرواتے ہوئے کہا تھا۔

زرتاشہ کی شادی پر دونوں تیار ہو رہے تھے۔

ایک جیسے کپڑے،ایک جیسا ہیئر سٹائل،ایک جیسے چہرے اور آوازیں۔

www.novelsclubb.com

"کیڈٹ نمبر چار سو بیس"

شامل نے کہا تو وہ ہنس دیا۔

بیڈ کے سائڈ پر پڑا موبائل اٹھا کر اس نے آن کیا تو وال پیپر پر ہی دونوں کی تصویر تھی۔

ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے سفید ٹی شرٹس اور آسمانی رنگ کی جیکٹس میں ملبوس۔ خوشیوں اور محبت سے بھرپور۔

"کہاں چلا گیا تو یارا..."

اس نے واٹس ایپ کھولا اور اس کا نمبر نکالا۔

"آج پھر مجھے تمہاری بہت یاد آ رہی ہے جانم... جانا تھا تو اپنی یادیں بھی مٹا کر جاتے۔ بچپن مٹا کر جاتے، خون کا رشتہ مٹا کر جاتے۔"

اس نے واٹس میسج بھیجا۔

www.novelsclubb.com

"اگر ہمارے چہرے ایک جیسے نہ ہوتے تو تب بھی میں تمہیں کبھی نہ بھولتا یار۔جب بھی میں آئینہ دیکھتا ہوں تم یاد آتے ہو۔مجھ سے میری روح کا آدھا حصہ چھین کر تم نے اچھا نہیں کیا۔دیکھنا ایک دن میں بھی تم سے گن گن کر بدلے لوں گا۔ہر گزرے دن کی جدائی کا بدلہ لوں گا۔تم اسی طرح مجھے مناتے رہو گے اور میں نہیں مانوں گا"

اس کی آواز لڑکھڑائی تھی۔

وہ واحد شخص جس کے آگے ہمائل خان ٹوٹ جاتا تھا وہ شامل ہی تھا۔اس کا دوسرا حصہ،اس کی جان اس کا سایہ۔

وہ غازیان کے سامنے بھی اپنا دکھ کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا بس شامل ایسی حد تھی جہاں وہ ٹوٹ جاتا تھا۔اس کی نفرت اسے اندر ہی اندر سے کھانے لگی تھی۔

اس نے سکرول کر کہ واٹس ایپ ہسٹری دیکھی۔

www.novelsclubb.com

ان گنت وائس میسج، ٹیکسٹ میسج تھے جن پر ایک ہی ٹِک لگی ہوئی تھی۔شامل نے وہ کبھی دیکھے ہی نہیں تھے۔اس کا نمبر جو بلاک کیا ہوا تھا۔ مگر پھر بھی وہ اسے ہر روز میسج کرتا تھا،ہر عید پر،اپنی سالگرہ پر،ہر موقع پر اس امید کے ساتھ کہ شاید کسی دن وہ دیکھ لے۔

"شب بخیر..."

موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس نے آنکھیں موند لیں۔

وہ پندرہ منٹ کے بعد ہاتھوں میں تکیہ تھامے آہستہ سے کمرے میں داخل ہوئی۔ضد میں وہ باہر چلی تو گئی تھی مگر سردی نے پندرہ منٹ میں ہی اس کی اکڑ ٹھیک کر دی تھی۔

ناک منہ چڑھائے اس نے کچھ سوچتے ہوئے اس کو دیکھا کہ کیا وہ واقعی سو گیا ہے۔پھر آہستہ سے تکیہ اپنی جگہ پر رکھا اور بیڈ کی بائیں جانب لیٹ گئی۔

"ایڈیٹ سے پتا نہیں کب جان چھوٹے گی۔"

اس نے آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ چیپٹر ختم ہو چکا ہے کلاس تو اب ہم ایسا کریں گے کہ اس کی سمری تیار کریں گے۔ کی بک استعمال نہیں ہو گی او کے۔ چلیں سب نوٹ بکس نکالیں اور خود اپنا اپنا کام لکھیں۔اس سٹوری سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے اور اس کی آلٹرنیٹ اینڈ نگ کیا ہو سکتی تھی یہ اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔ یہ ٹیسٹ نہیں ہے اسی لیے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں لیکن آئی ریپیٹ ہیلپنگ بک یوز نہیں ہو گی او کے ؟"

"یس میم"

www.novelsclubb.com

انٹر کے پہلے سال میں پڑھنے والی پندرہ سولہ سالہ طالبات انگلش کی کلاس میں مصروف تھیں۔

بورڈ پر تاریخ، دن، سٹوڈنٹس کی حاضر اور غائب تعداد پھر عین وسط میں چیپٹر کا بڑا سا نام لکھنے کے بعد وہ ان کو بیگز میں سے کاپیاں نکالتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

"میم مے آئی کم ان"

معصوم سی آواز نے ساری کلاس میں کھلکھلاہٹ دوڑا دی۔

اے پی ایس کی سبز اور سفید وردی میں ملبوس وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔

"نو... آیا جی کے پاس جاؤ... ابھی ماما کلاس لے رہی ہیں"

آج اسے جلدی چھٹی ہو گئی تھی تو آیا جی اسے سکول سے یہیں لے آئی تھیں۔ کالج نے ٹیچرز کے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے آیا بھی رکھی ہوئی تھیں جن کے ساتھ وہ بہت خوش رہتے تھے۔ مائیں جب پڑھانے میں مصروف ہوتیں تو اس دوران وہ انہی کے ساتھ رہتے تھے۔ اسے ان پر بھروسہ بھی تھا اس لیے میر کے حوالے سے وہ مطمئن تھی۔

"لیکن ماما..."

"میم پلیز آنے دیں نا..."

ایک لڑکی اٹھی اور اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"ادھر آؤ کیوٹ بے بی"

یہ یونیورسل بات ہے کہ ٹیچرز کے بچوں کے ساتھ لڑکیوں کو کوئی خاص ہی لگاؤ ہوتا ہے۔ یا وہ ہوتے ہی اتنے پیارے ہیں کہ انہیں بے اختیار پیار کرنے کا دل کرتا ہے۔

اسے معلوم تھا اگر میرِ صاحب کلاس میں آکر بیٹھ گئے تو لڑکیوں نے پڑھنا بلکل نہیں۔

"میرِ... شونُو مونُو ادھر آؤ..."

www.novelsclubb.com

"نہیں میرے پاس آؤ..."

"اچھا ایک دفعہ بولو ٹام اکڑو ز"

"نہیں اشام علیکم بولو"

لڑکیاں بس شروع ہو چکی تھیں۔ہر کوئی اسے اٹھانا اور پیار کرنا چاہتی تھی مگر وہ چڑتا تھا۔اسے اپنے گالیں کھینچے جانا اور فضول کے پیار بلکل بھی پسند نہیں تھے۔وہ ماں کے پیچھے چھپ گیا۔

"ماما میرے یونیفام میں کوئی چیز گھس گئی ہے۔اب بیک پر لگ رہی ہے"

وہ رونے والا ہوا تھا۔

"کیا کرتے ہو میر..."

وہ اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے جانے لگی۔

"سویرا کلاس کو دیکھو میں دس منٹ میں آرہی ہوں۔تم سب بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھو اور کام کرو۔میر نے تم لوگوں کے حصے کے پیپرز نہیں دینے۔"

وہ اسے لے کر ٹیچرز کے واش روم تک جانے لگی۔

"آؤ چھ...ماما زیادہ پین ہو رہا ہے"

وہ ہاتھ پیچھے لے جا کر کمر تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا۔

"اچھا رکو..."

ٹیچرز کا واش روم دور تھا اس لیے وہ کلاس سے چند قدم کے فاصلے پر موجود سٹوڈنٹس کے واش رومز کی جانب بڑھ گئی۔

وہ ایک لمبی سی راہداری تھی جس سے گزر کر قطار میں بنے واش رومز آتے تھے۔ یہ واش رومز اب استعمال نہیں ہوتے تھے اور اب یہاں پانی وغیرہ کا کنیکشن نہیں رہا تھا۔ بچیاں یہ واش روم صرف میک اپ وغیرہ ٹھیک کرنے کے لیے استعمال کیا کرتی تھیں۔

وہ اسے وہاں لے کر پہنچی اور اس کی جرسی اور شرٹ اتروا کر دیکھا تو ایک باریک سا کنکر نکلا۔

"لو ہو گیا چھوٹا سا پتھر تھا"

وہ اسے دوبارہ شرٹ اور جرسی پہنانے لگی۔

"آیا جی سے بولنا تھا نا۔ایسے ماما کو کلاس کے دوران پریشان نہیں کرتے اوکے"

جرسی کے اوپر سکول کے لوگو والا سبز بلیزر پہناتے ہوئے اسے پیار کیا۔

"جاؤ اب دوستوں کے ساتھ کھیلو۔"

"اوکے..."

وہ ماں کے گال پر پیار کرتا ہوا بھاگ گیا۔

وہ بھی مسکرا کر وہاں سے نکلنے لگی تو سامنے لاشعوری طور پر نظریں ٹھہریں۔دیوار مختلف قسم کی تحریروں سے بھری ہوئی تھی۔کچھ دھندلی ہو چکی تھیں اور کچھ واضع تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آئی لو یو شہزاد..."

"میری جان آصف"

"آئی وانٹ ٹو ہگ یو قاسم..."

اس نے آنکھیں سکیڑے مزید پڑھا۔

"ساتھ والے بوائز کیمپس میں شہزادے پڑھتے ہیں۔"

"ایف جی گرلز کالج..."

اور ساتھ ناقابل بیان گالیاں تھیں جو کالج کو دی گئیں تھیں۔

بیہودہ ترین اشعار، لڑکوں کے ناموں سے ساتھ بے حیائی بھرے جملے اور ناجانے کیا کیا تھا۔

اسے شدید تکلیف پہنچی۔

کیا ماں باپ اپنی بچیوں کو یہ سب کرنے کے لیے بھیجتے تھے؟

کالج کی کرسیوں پر غیر اخلاقی شاعری لکھنے پر تو پرنسپل نے پہلے ہی ایکشن لیا ہوا تھا مگر واش رومز کی دیواروں پر کیا لکھا ہوا تھا یہ انہیں معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔

اس کے دل کو عجیب بے سکونی اور پریشانی لاحق ہو گئی تھی۔ ٹیچرز تو ماں باپ کی جگہ پر تھے تو کیا وہ اپنی بچیوں کی اخلاقی تربیت کرنے میں ناکام ہو گئے تھے۔

کیا تعلیمی اداروں میں آنے کا مقصد صرف لڑکے لڑکیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق بنانا تھا؟

تو پھر پڑھائی کس کام کی تھی؟

ماں باپ کا پیسہ ضائع کرنے کا کیا فائدہ تھا؟

اسے پیرنٹ ٹیچر میٹنگ کے مناظر نظر آنے لگے جب سادہ لوح، سادہ مزاج، محنت کش ماں باپ اپنی بچیوں کی کارکردگی کی رپورٹس لینے آتے تھے۔انہیں ان کے مضامین تک کا پتا نہیں ہوتا تھا مگر وہ صرف اپنی بیٹیوں کو اچھی تعلیم دے کر بہتر زندگی دینا چاہتے تھے۔

اسے ان پر ترس آیا۔

"کاش بیٹیوں کو سمجھ آجائے کہ ان کی چار دن کی نام نہاد دل لگی ماں باپ کی بے لوث محبت سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور کاش کہ محبت کے جال میں بھولی بھالی لڑکیوں کو پھنسا کر پھر استعمال کر کہ چھوڑ دینے والوں کو یہ سب کرنے سے پہلے اپنی بہن بیٹی کے چہرے نظر آجایا کریں تو اس ملک کے تعلیمی اداروں کا یہ المیہ ہی ختم ہو جائے"

www.novelsclubb.com

وہ سوچتی ہوئی جا رہی تھی۔

وہ تشوش زدہ راہداری سے نکل کر کلاس کی جانب بڑھ گئی۔

"کاش اس کم عمری میں ہی لڑکیوں کو باہر کے درندوں کے پھیلائے جالوں کی سمجھ آ جائے تو کوئی بھی لڑکی راستہ نہ بھٹکے۔"

اس نے افسوس سے سر جھٹکا اور کلاس روم میں داخل ہو گئی

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولیمہ بھی خیر سے گزر گیا تھا اور اب دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ گھر والے ابھی یہیں پر تھے۔ اچھی بات یہ تھی کہ دلمہ نے کوئی گڑبڑ نہیں کی تھی۔ وہ اچھے سے سب سے ملی اور

فنکشن میں کسی کو کسی قسم کا شک تک نہیں ہوا تھا۔ڈیل کے مطابق وہ گھر والوں کے ساتھ بھی بہت اچھے سے پیش آ رہی تھی۔

"اوکے...ٹھیک ہے۔اکرم سے کہو فی الحال میں جاذب سر سے ملنے جا رہا ہوں۔نہیں نہیں آفیشل میٹنگ نہیں ہے پرسنل میٹنگ ہے ابھی تو میں شادی کی لیو پر ہوں نا۔اوکے جو بھی اپڈیٹ ہو مجھے انفارم کرنا۔"

کان اور کندھے کے درمیان فون رکھے وہ الماری سے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔

"نہیں وہ اجالا کرمانی والے کیس سے کڑیاں نہیں ملتیں۔وہ تو کب کا کلوز ہو چکا ہے۔ویسے بھی وہ اس ایریا کا تو نہیں تھا نا۔"

اس نے فون دوسرے کان کے ساتھ لگایا اور ہاتھ میں کپڑوں کا ایک ہینگر نکال کر بیڈ پر رکھا۔

"بھابھی پوچھ رہی ہیں کیا بناؤں؟"

www.novelsclubb.com

بد تمیزی سے وہ کمرے میں داخل ہوئی اور آتے کی بغیر دیکھے سنے اونچی آواز میں بولی تھی۔اس نے اشارے سے اسے چپ رہنے کا بولا مگر اسے اس کی کہاں پرواہ تھی۔

"کس گرل فرینڈ سے ملنے جا رہے ہو؟"

وہ جان بوجھ کر اونچا بول رہی تھی۔

ہمائل نے اسے پھر سے اشارہ کیا مگر اسے تو کسی طرح اسے زچ کرنا تھا۔

"ڈیٹ پر جا رہے ہیں اے ایس پی صاحب؟"

"رضا میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں"

اس نے سنجیدگی سے فون بند کیا اور اس کی جانب دیکھا۔

"حد ہے بچپنے کی دملہ..."

وہ سنجیدہ تھا مگر غصہ نہیں تھا۔

"میں نے کیا کیا؟"

www.novelsclubb.com

معصوم بنتے ہوئے اس نے کندھے اچکائے۔

"شام کو ٹائم پر تیار ہو جانا۔ میں ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں آتے ساتھ ہی جلدی نکلنا ہو گا۔"

وہ اپنے کپڑوں کو دیکھنے لگا۔

ڈارک براؤن جرسی جیسی شرٹ اور گہرے نیلے رنگ کی جینز نکال کر رکھی ہوئی تھی۔ وہ ایسا لباس کم ہی پہنتا تھا۔

"میرے گھر میں تمہارا جانا ضروری ہے؟"

"نہیں جاؤں گا تو لوگ باتیں بنائیں گے کہ شادی کے بعد داماد نے سسرال کا منہ تک نہیں دیکھا۔ ویسے بھی اب مجھ سے پیچھا چھڑانا آسان نہیں میڈم"

اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"زیادہ باتیں مت بناؤ بھابھی پوچھ رہی ہیں ناشتے میں کیا کھاؤ گے؟"

وہ سوچنے لگا۔

"ان سے کہو صرف بریڈ ٹوسٹ ہی بنا دیں۔دہی اور چائے بھی۔"

وہ جانے لگی تو پھر سے مڑی۔

"میری اماں جان کا فرمان ہے کہ تمہاری پسند کے کپڑے پہن کر آؤں ورنہ وہ گھر میں نہیں گھسنے دیں گی۔"

اسے ہنسی آئی۔صاعقہ چچی کو اپنی بیٹی کی چڑچڑی عادات کا پتا تھا اسی لیے وہ پریشان تھیں کہ اپنی اس بری عادت کی وجہ سے سسرال میں تعلق نہ خراب کر لے۔

"کچھ بھی پہن لو یار...ہر رنگ تم پر اچھا ہی لگتا ہے"

"زیادہ خوش مت ہو اور فضول گوئی سے پرہیز کیا کرو۔بتاؤ کون سے کپڑے پہنوں؟"

اس نے بے دلی سے سوال کیا۔

وہ اپنے کپڑے چھوڑ کر اس تک آیا اور اس کے ہاتھ نرمی سے تھامے۔

"زما خائستہ جانان (میری خوبصورت محبوب)... تم پر کوئی بھی کلر اچھا لگے گا۔"

ہمیشہ کی طرح وہ اس کی آنکھوں میں کھو کر کہہ رہا تھا۔

"اب یہ کیا بکواس ہے؟"

اس نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑا لیے۔

"کون سی بکواس کہ تم پر ہر رنگ سوٹ کرتا ہے؟"

"نہیں جو پشتو میں بونگیاں مار رہے ہو..."

وہ شرارتی سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"خود ہی سیکھ لو۔ میں تمہارا پشتو ٹیچر نہیں بنوں گا۔ لیونے۔"

اس نے ہولے سے اس کی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔

"دور رہو..."

وہ یک دم پیچھے ہوئی۔

"اوکے اوکے...اب غصہ مت کرنا۔کچھ بھی پہن لو بس لیمن کلر مت پہننا۔مجھے زہر لگتا ہے"

وہ جیسے استہزائیہ سی مسکراہٹ چہرے پر لائی تھی۔

"آف کورس..."

وہ مڑ گئی تو ہمائل پھر سے موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

☆☆

"تو کیا سوچا تم نے پھر؟!"

ہمائل کے سامنے ایک باوقار سا تیس بتیس سالہ مرد بیٹھا تھا۔اس نے پشاوری ٹوپی پہن رکھی تھی۔کھلی سی شلوار قمیص مگر پھر بھی پر کشش اور مؤقر سا لگ رہا تھا۔

وہ دونوں ایک عام سی سڑک کے کونے والے ہوٹل کے چھوٹے سے ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔

ٹیبل پر چائے اور بسکٹ سجے ہوئے پڑے تھے۔بھاپ اڑاتی چائے کے تین کپ بتا رہے تھے کہ ابھی بھی کسی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

"سر...میرے خیال سے ہمیں کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔پچھلی دفعہ میرا تبادلہ اسی وجہ سے کر دیا گیا کیونکہ میں نے اونچی شخصیت پر ہاتھ ڈالا تھا"

ہمائل نے کہا۔

"لیکن ہمیں کسی طرح ان کی جڑ تک پہنچنا ہے۔اور یہ تمہارا دوست کہاں رہ گیا ہے؟"

اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کریں سر اسے دیے گئے ٹائم کے مطابق ابھی دس منٹ باقی ہیں۔وہ پانچ منٹ میں پہنچ جائے گا لیٹ نہیں کرتا۔"

جاذب نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"ابھی کوئی مجھے کہہ رہا تھا کہ کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔"

"سر آپ اس سے مل لیں تو آپ جان جائیں گے میں ایسا کیوں بول رہا ہوں۔"

ہمائل ایسا بولتے ہوئے کچھ جھجھکا تھا۔

جاذب مسکرایا اور چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔

"لیٹس سی...ویسے سوری یار تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے اور میں نے تمہیں یہاں بلا لیا"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا کپ اٹھایا۔

"سر بہت مشکل سے ملتے ہیں آپ جیسے سینیئرز جو حقیقت میں سسٹم کو بدلنا چاہتے ہیں ورنہ میں تو ہمیشہ رشوت خور جونیئرز اور کرپٹ سینیئرز میں گھرا رہا ہوں۔ماتحت جو ہوتے تھے وہ چھوٹے لیول کی کرپشن میں ڈوبے ہوتے تھے اور افسر بڑے لیول کی گیمز میں۔"

وہ مسکرایا۔

"سسٹم کو بدلنا آسان نہیں ہے ہمائل۔خاص طور پر بیوروکریسی کا یہ سسٹم جس کی جڑوں میں کرپشن بیٹھ چکی ہے۔ہم بھی پرفیکٹ نہیں ہیں۔نہ میں نہ تم لیکن بدلاؤ لانے کی کوشش کو کر سکتے ہیں نا۔آج ہم تین ہیں میں تم اور تمہارا ایس ایچ او۔ہمارے بعد کیا پتا اس کاروان میں پانچ لوگ اور شامل ہو جائیں ان کے بعد دس اور... مقصد یہ ہے کہ ہم چاہے دو آدمی بھی ہوں ہمیں اس سسٹم کے آگے سر نہیں جھکانا۔حق پر چلنے والے چند لوگ بھی اگر مستقل طور پر ثابت قدم رہیں تو ایک نا ایک دن ظلم کے اس نظام کو سرنگوں ہونا پڑے گا۔"

اس کا سمجھانے کا دھیما دھیما سا، ٹھہرا ٹھہرا انداز بہت پرکشش تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمائل مسکرایا۔

"رائٹ سر"

اس کی نظر تنگ سے دروازے سے آتے غازیان پر پڑی۔

گرم چادر میں خود کو لپیٹے ہوئے وہ انہی کی جانب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا آ رہا تھا۔

"غازی آ گیا سر..."

ہمائل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

جاذب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں پہلے بے یقینی سے پھیلیں پھر کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

وہ ایک دفعہ ہمائل کو دیکھ رہا تھا تو دوسری دفعہ غازیان کو۔

"اسلام علیکم... جاذی لالہ..."

وہ بلکل قریب آ کر بولا تو وہ کھڑا ہو گیا۔

"تم؟..."

وہ اس قدر بے یقین تھا جیسے اسے خود اپنی بصارت پر یقین نہ ہو۔

"غازیان تم یہیں ہو؟ تم تو؟"

www.novelsclubb.com

"نو... تم ہمائل کے دوست ہو جو کہ ایس ایس جی میں ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم تو چلے گئے تھے۔ یہ سب"

غازیان نے اپنا پر سکون انداز برقرار رکھا۔

"یہی وہ راز تھا جو آپ لوگوں کو اس دن بتا نہیں سکا تھا۔ اور یہی میرا گناہ بنا دیا گیا تھا۔"

جاذب ابھی بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم نے یہ سب کیوں چھپایا؟ تمہیں سب سے ذلیل ہونے کا شوق تھا؟ اسی رات کیوں نہیں بتا دیا؟"

وہ اب شاک سے زیادہ غصے میں تھا۔

"میں کسی کو نہیں بتا سکتا لالہ... آپ کے سامنے بھی راز اسی لیے کھولا ہے کیونکہ اس کیس میں ہمیں ساتھ کام کرنا ہے۔ آج نہیں تو کل آپ کو پتا چل ہی جاتا۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے سمجھ نہیں آتی تم ہو کون؟ عالم چاچو کے بیٹے؟ ایک انگریز عورت کے بیٹے؟ برٹش؟ یا پاکستانی؟ بینک میں ملازمت کرنے والا عام سا شخص یا یہ جو تم ابھی مجھے بتا رہے ہو؟"

وہ مسکرایا۔

"میں سب کچھ ہوں"

وہ خود ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"آپ کے پاس اس بارے میں سوچنے کے لیے کافی وقت ہے۔ گھر جا کر سوچ لیجئے گا۔ لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ ہم کیس کو ڈسکس کر لیں۔"

جاذب کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسا ردِ عمل دے۔

"گھر میں کس کس کو معلوم ہے؟"

اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"کسی کو بھی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں سب سے نفرتیں سمیٹنے کا شوق ہے؟ابھی میرے ساتھ تم گھر چلوگے اور سب کو سچ سچ بتاؤ گے"

وہ یک دم بڑے بھائی والی ٹون میں آگیا تھا۔

"میں نہیں جاسکتا آپ سمجھ نہیں رہے مجھے چھپا ہوا راز ہی رہنا ہے۔اور رہی بات نفرتوں کی تو وہ میرے مقدر میں پہلے ہی لکھی جاچکی ہیں۔یہ راز فاش کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔کون سا وہ لوگ مجھے قبول کرلیں گے"

جاذب نے گہرا سانس لیا۔

"اس کام کی وجہ سے تم نے اتنی ذلت سہی؟اور تم کہہ رہے ہو کہ راز فاش کرنے سے فائدہ نہیں ہو گا؟"

ہمائل چپ چاپ کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا۔وہ کیا بات کر رہے تھے اسے کبھی سمجھ نہ آتی اگر کچھ عرصے پہلے غازیان نے اسے خود نہ بتایا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو اپنے صرف دور شتوں شامل اور دملہ سے نفرت سمیٹتے ہوئے کبھی کبھی ٹوٹ جاتا تھا دوسری طرف غازی تھا جسے کبھی کسی رشتے نے پیار دیا ہی نہیں تھا۔اس کی بے لوث محبتوں کے بدلے اسے نفرت اور حقارت ہی ملی تھی۔اس کے بچپن کی ویرانی اور اکیلے پن کا وہ خود گواہ تھا۔اسے بے لوث محبت کرنا شاید غازیان کی صحبت نے ہی سکھایا تھا۔مگر وہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ اگر وہ اس کی جگہ ہوتا تو کب کا ٹوٹ چکا ہوتا۔

"لالہ میرے خیال سے کام کے وقت ہمیں گھریلو جھگڑے ڈسکس نہیں کرنے چاہیئیں۔ ہمائل نے آپ کو بتادیا ہوگا کہ ہم آپ سے کیا چاہتے ہیں۔مجھے پلیز دو دن میں ساری انفارمیشن چاہیئے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ہمائل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ اس کی ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کاش وہ اس کی زندگی بہتر بنانے کے لیے کچھ کر سکتا جو اس کے بچپن کا ساتھی تھا۔شامل کے بعد اس کا سایہ بنا رہنے والا وہ شخص کتنی مشکل زندگی گزار رہا تھا یہ صرف چند لوگ جانتے

تھے جن میں سب جاذب بھی شامل ہونے والا تھا۔ابھی تو اس کی زندگی کا ایک پہلو اس کے سامنے کھلا تھا آگے نا جانے کیا کیا انکشافات ہونے باقی تھے۔

اس نے آنکھیں بند کر کہ کھولیں۔

"ٹھیک ہے۔ابھی کام کی بات کرتے ہیں لیکن میں اس مسئلے کو ایسے نہیں جانے دوں گا۔ تمہیں گھر تو آنا ہو گا"

وہ عجیب سا ہنسا۔

جب وہ ایسے ہنستا تھا تو اس کا مطلب "نہ" ہوتا تھا یہ بات ہمائل جانتا تھا۔

"سب سے مین suspect جو ہے وہ ہے قدیر سیٹھ اس کے علاوہ دو اور..."

وہ ہلکی ہلکی آوازوں سے کیس کے متعلق بات کر رہے تھے۔ان کی آوازیں بھیڑ اور ٹریفک کے شور میں دب گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آسمان ہلکا ہلکا ابر آلود تھا۔ صبح صبح کا وقت تھا اور سب ناشتے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے قہوے کا لطف اٹھا رہے تھے۔ وہاں چائے کم ہی بنتی تھی کیونکہ وہ سب قہوہ ہی پسند کرتے تھے۔ یہ روایتی بات تھی۔

دلمہ کو تو عادت نہیں تھی مگر اب وہ ان کے خاندان کا حصہ تھی اس لیے ان کی عادات و روایات میں سے کچھ نا کچھ تو اسے اپنانا ہی تھا۔ ویسے بھی وہ کل جا رہے تھے تو اسے ان کو وہاں سے برا تاثر دے کر نہیں بھیجنا تھا۔ کم از کم تب تک جب تک وہ ہمائل سے جان نہیں چھڑا لیتی۔

www.novelsclubb.com

فرویٰ اور مینہ سارے گھر میں اچھل کود کر رہی تھیں جن کو وہ بڑی دلچسپی سے دیکھ کر مسکراتی جا رہی تھی۔ کون جانتا تھا کہ اس کی مسکراہٹ کے پیچھے کیا وجہ ہے۔

"چاچی آپ بھی کھیلیں نا..."

زرمینہ کی بات پر وہ مسکرائی۔

فروہٰ تقریباً تین سال کی تھی مگر باتیں پھر بھی زیادہ نہیں کرتی تھی۔

"میں تو اب بڑی ہو گئی ہوں نا بیٹا..."

مینہ کو پیار کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"نہیں نا...اٹھیں نا۔ہم چھپتے ہیں آپ ہمیں ڈھونڈیں"

وہ دونوں اس کے بازو پکڑ کر اسے اٹھانے لگیں۔

"اچھا اچھا رکو..."

وہ کپ سائڈ پر رکھتے ہوئے اٹھی۔

"دملہ..."

اسے ہمائل کی کمرے سے آتی ہوئی ناراض سی آواز سنائی دی تو وہ مسکرا دی۔یعنی اس کا نیا کارنامہ کام کر گیا تھا۔

"آپ کے چاچو بلا رہے ہیں میں بس ابھی آئی"

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چل دی جہاں وہ سینے کے گرد ہاتھ باندھے کافی ناراض تاثرات لیے کھڑا تھا۔

اس کے ہاتھ میں اس کی وردی تھی۔

"کیا ہے یہ؟"

اس نے بیڈ پر وردی کی شرٹ پھینکتے ہوئے کہا جو جگہ جگہ سے کٹی ہوئی تھی۔

"کیا مطلب کیا ہے؟ تمہاری یونیفارم ہے اے ایس پی صاحب اور کیا ہے؟"

وہ معصوم بنتے ہوئے بولی تھی۔

"دملہ بند کرو یہ بچوں والی حرکتیں۔ بڑی ہو جاؤ۔ میں تمہارا شوہر ہوں بے بی سٹر نہیں ہوں۔"

وہ مسکرائی۔

"ڈیئر ہسبینڈ میں نے یہ نہیں کیا۔ چاہو تو کسی سے بھی پوچھ لو"

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"دلمہ میں تم سے کہہ رہا ہوں اپنی یہ حرکتیں بند کر دو۔ایسی حرکتوں سے تم مجھے زچ نہیں کر سکتی۔"

"کر تو دیا ہے مسٹر خان"

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے بولی تھی۔

"ایسے ہی چھوٹے چھوٹے سرپرائز دیتے دیتے ایک دن تمہیں ایسا شاک دوں گی جس سے تم سنبھل نہیں پاؤ گے مسٹر خان"

اس نے گہری سانس خارج کی۔

"تم نے مجھ سے میری محبت چھین لی۔"

"انف..."

اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

"یہیں بس کر دو..."

وہ ہنسی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے مجھ سے میرا سکون چھین کر تم سکون سے رہو گے۔ میں صارم..."

"بکواس بند کرو دملہ"

اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ..."

اسے سختی سے منع کرتے ہوئے وہ نا جانے کیسے خود پر قابو پائے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرِ...؟"

دروازے کی جانب نظریں گھماتے ہی دونوں کے تاثرات بدلے تھے۔

"بی جان..."

وہ بھاگتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔

ہمائل کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔

"بی جان دیکھیں نا یہ کیا بول رہے ہیں۔ میں نے ان کا یونیفارم خراب نہیں کیا۔ اور... اور
"

وہ رونے کی کمال اداکاری کر رہی تھی۔

بی جان کے تاثرات اسے سمجھانے کے لیے کافی تھے کہ وہ ان کی نظر میں اسے "ولن" بنا چکی ہے۔

"یہ کیا نیا تماشا ہے ہمائل فاروق خان..."

انہوں نے پشتو میں سختی سے کہا۔

"بی جان وہ... میں نے ایسا... آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں..."

انہوں نے نفی میں سر ہلایا اور دملہ کو خود سے الگ کیا۔

www.novelsclubb.com

"نئی نویلی دلہن کے ساتھ ایسا سلوک کروگے تم؟ابھی تو ایک مہینا ہوا ہے شادی کو۔اسی دن کے لیے ہم سب سے لڑائی کی تھی تم نے کہ اسی سے شادی کرنی ہے؟یہ تربیت کی تھی میں نے؟"

وہ افسوس سے سر جھٹک کر رہ گیا۔بولتا بھی تو کیا بولتا۔

"فرویٰ نے خراب کی تھی تمہاری وردی۔"

اب کی دفعہ وہ اردو میں بولی تھیں۔

وہ حیران سا ہوا۔اگر اس نے خراب کی تھی تو دلہ کیوں ایسا بول رہی تھی۔

"میں نے اسے تمہاری وردی اور قینچی کے ساتھ دیکھا تھا۔میں نے ہی اس سے قینچی لے کر وردی بیڈ پر رکھ دی تھی تاکہ تمہیں بتا سکوں"

وہ دلہ سے تھوڑا شرمندہ سا ہوا۔

"میں معافی چاہتا ہوں بی جان۔"

اس نے شرمندگی سے کہا۔

"معافی مجھ سے نہیں اپنی بیوی سے مانگو"

اس نے دملہ کی جانب دیکھا جو معنی خیز سی مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جسے وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔

"آئم سوری دملہ..."

بی جان نے اب دملہ کی جانب دیکھا تو ایک بار پھر سے اس نے تاثرات کو معصوم بنالیا۔

"اٹس اوکے..."

وہ دھیمی سی آواز میں بولی تھی۔

"اپنے معاملات اور جھگڑے کمرے تک رکھو۔ باقی گھر والوں کو آئندہ یہ تماشا مت دکھانا"

ہمائل کو خبردار کرتے ہوئے وہ بولیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ بے فکر ہو جائیں۔آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی بہتر ہے"

اسے گھورتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئیں۔

"اگر یہ سب نہیں کیا تھا تو الٹی سیدھی باتیں کیوں کی تھیں؟"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ خود ہی بولا تھا۔

"تمہیں سچ میں ایسا لگتا ہے کہ یہ میں نے کیا ہے؟"

رونی صورت بناتے ہوئے وہ اب اوور ایکٹنگ کر رہی تھی۔

"اچھا سوری"

اس کی بات پر وہ ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا چھوٹے چھوٹے سرپرائز دیتے دیتے ایک دن تمہیں ایسا شاک دوں گی جس سے تم اٹھنے کے قابل نہیں رہو گے"

"کیا مطلب؟"

وہ سچ میں اسے سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"مطلب یہ مسٹر خان کہ..."

وہ چلتی چلتی بیڈ تک آئی اور شرٹ اٹھا کر اس کے سامنے کی۔

"پہلے میں نے سوچا یہ نیک کام خود سرانجام دوں پھر مجھے خیال آیا کہ تھوڑا سرپرائز دوں۔ فرویٰ کے ہاتھ میں قینچی تھی اور وہ اس کمرے میں بیڈ شیٹ کاٹنے کو تھی کہ میں نے اس کے آگے تمہاری شرٹ رکھ دی۔ میں جانتی تھی کہ وہ ایسا ہی کرے گی تو سمجھو کہ عمل فرویٰ کا تھا لیکن منصوبہ میرا تھا۔ کیسا لگا؟"

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"تم نا..."

"کیا میں؟"

اس سے بحث کرنے کا فائدہ کچھ بھی نہیں تھا۔

"میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔راستے سے ہٹو..."

"میری زندگی کا راستہ تو تم نے بند کر رکھا ہے مسٹر اے ایس پی۔میں تمہیں اتنا زچ کر دوں گی کہ تم خود ہی مجھے طلاق دے دو گے"

وہ اس کی جانب مڑا۔

تم چاہے جو مرضی کر لو دلمہ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"

وہ جانے لگا

"تو پھر بھاڑ میں جاؤ"

www.novelsclubb.com

اسکا جواب دیے بغیر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

دلمہ نے ہاتھ میں پکڑی شرٹ دیکھی تو نیم ٹیگ پر "خان" لکھا تھا۔

حقارت سے اس نے شرٹ نیچے پھینکی اور اس کے نیم ٹیگ پر پاؤں رکھ دیا۔

"آئی ہیٹ یو..."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چڑھتے ہوئے سورج کی روشنی افق پر چادر کی مانند پھیلی ہوئی تھی۔دن اب سورج اپنی موجودگی کا احساس دلانے لگا تھا کیونکہ سردی کا زور ٹوٹ رہا تھا۔جیسے جیسے دن گزر رہے تھے سردی میں کمی ہوتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وسیع و عریض بنگلے کے داخلی دروازے سے باہر نکل کر وہ خارجی دروازے کے پاس کھڑے تھے۔اندرونی اور بیرونی دروازے کے درمیان ایک خم دار راستہ سا بنا ہوا تھا جسکے دونوں طرف کشادہ سا خوبصورت لان تھا جس میں طرح طرح کے پودے اور پھولوں سلیقے سے لگائے گئے تھے۔ان سب کا سامان ان کی گاڑیوں میں پہنچ چکا تھا اور سب الوداعی ملاقات کر رہے تھے۔

"بی جان کچھ اور دن ٹھہر جاتے آپ لوگ۔"

دملہ نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا۔

وہ واقعی ان سب کے جانے سے خوش نہیں تھی کیونکہ ان کے جانے کے بعد اسے سب سے زیادہ ناقابلِ قبول شخص کے ساتھ رہنا تھا۔

"میرا بچہ...ہم پھر آئیں گے۔"

اسے اپنائیت سے اپنے ساتھ لگا کر پیار کرتے ہوئے انہوں نے اسے دلاسا دیا۔

"ہم کیوں آئیں گے اب یہ دونوں آئیں گے کیوں بھئی جوان؟"

www.novelsclubb.com

آغا جان نے اس کے پیچھے کھڑے ہمائل کو دیکھتے ہوئے تاکید کی۔

لالہ رخ اپنی بچیوں اور ارباز کے ساتھ بہت دن پہلے چلی گئی تھی کیونکہ ان کے سکول کا خرج ہو رہا تھا۔ پلوشہ، بی جان اور آغا جان گلباز کے آج جا رہے تھے۔ اس کا دل گھبرا بھی رہا تھا اور اداس بھی تھا۔ آخر یہ دن تو آنا ہی تھا اسے اب اسی آدمی کے ساتھ گھر اس جیل نما گھر میں رہنا تھا۔ شاید ہمیشہ کے لیے۔ یہی سوچ سوچ کر اس کا دم گھٹتا تھا۔

"جی جی بلکل جب آپ کی بہو کا دل چاہا ہم آ جائیں گے۔"

اس نے اس کی بات پر مسکرانے کی بھرپور کوشش کی۔

"بہو نہیں بیٹی۔"

آغا جان نے اس کی تصحیح کی۔

ان کی ان محبتوں کو دیکھ کر اس کا دل بہت دکھتا تھا۔ ایسے مخلص اور صاف دل کی لوگوں کا خون اتنا گھٹیا نکلے گا۔ اگر انہیں اپنے بیٹے کی سچائی کا علم ہو گیا تو وہ کیسے برداشت کر پائیں گے۔

www.novelsclubb.com

آنسوؤں کو آنکھوں کے اندر کھینچتے ہوئے وہ مسکرائی۔

"میں تو ابھی آنا چاہتی ہوں آغا جان۔"

اسے امید تھی کہ شاید کوئی فرار کی راہ مل ہی جائے۔

"کیا کریں بچے...اس کی نوکری ہی ایسی ہے اور ابھی ویسے بھی سردی کا موسم ہے تمہیں بھی اب کافی سالوں سے وہاں کے شدید سرد موسم کی عادت نہیں رہی ہے۔"

وہ سمجھ گئی کہ اس سے چاہ کر بھی وہ اب پیچھا نہیں چھڑوا سکتی۔وہ ساری عمر کا پھانس تھا۔

"کچھ عرصہ صبر کرو موسم کی شدت کم ہو گی پھر ہم خود اپنی بیٹی کو وہاں لے جائیں گے ٹھیک ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ شفقت سے بولے تو وہ بس مسکرا کر رہ گئی۔

"اور تم بھی سن لو ہماری بیٹی کا بہت خیال رکھنا۔میرے دوست کی بہت لاڈلی بیٹی ہے اور مجھے بھی بہت پیاری ہے۔اگر تنگ کیا نا تو..."

"توبہ میری مجال۔"

ان نے کان کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تو اس کے علاوہ سب ہنس دیے۔بی جان اور پلوشہ اس سے جانے سے پہلے کئی بار ملیں۔بی جان نے تو گاڑی میں بیٹھنے تک اسے دعائیں اور پیار دیا۔

وہ سب گاڑی میں بیٹھے تو وہ اس کے بلکل ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔اپنی نفرت کو نا جانے کیسے اس نے دل میں ہی دباتے ہوئے ان سب کو بہت اچھی طرح الوداع کیا۔

گاڑی دروازے سے اوجھل ہو چکی تھی اور چوکیدار دروازہ پھر سے بند کر رہا تھا۔دروازہ بند ہوتے ہی اس کے تاثرات بدل گئے۔

"بس ختم ہو گیا ڈرامہ...اب بہتر ہو گا کہ ہم معاملات ڈیسائڈ کر لیں تاکہ مستقبل میں کوئی پرابلم نہ ہو۔"

اس نے گزرے دنوں کی طرح اب لہجے کی نفرت چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی کیونکہ جن کے سامنے یہ سب ڈرامہ کر رہے تھے وہ تو جا چکے تھے۔

"معاملات پہلے سے ہی ڈسائیڈڈ ہیں۔ تمہارا کمرہ نوراں ریڈی کر دے گی اور اسے بھی میں نے سختی سے بول دیا ہے کہ اس بارے میں کچھ بھی کسی کو پتا نہیں چلنا چاہئیے۔"

وہ سنجیدہ تاثرات لیے کہہ رہا تھا۔

"گڈ ویری گڈ۔ مجھے اوپر والا کمرہ چاہئے تاکہ تمہاری منحوس شکل بھی دیکھنی نہ پڑے۔"

وہ مسکرایا۔

"یہی شکل اب ساری زندگی دیکھنی ہے بیگم صاحبہ۔"

وہ مسکراہٹ اسے بار بار اسے اس کی بے بسی اور شکست کی یاد دہانی کرواتی تھی۔

"تمہاری یہ منحوس شکل جس دن میری زندگی سے غائب ہو گئی نا اس دن کہیں خوشی سے پاگل ہی ہو جاؤں گی، شکرانے کے نوافل ادا کروں گی اور وہ دن دور نہیں ہے مسٹر خان۔"

اس کی مسکراہٹ برقرار رہی۔

"تمہاری زندگی سے دور ہو کر تمہیں پاگل کرنا نہیں چاہتا اس لیے سوری... میرا تمہارے ساتھ رہنا تمہاری مینٹل ہیلتھ اور تمہارے نارمل رہنے کے لیے اشد ضروری ہے۔"

اس کی ڈھٹائی پر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"بھاڑ میں جاؤ..."

کندھے سے اسے زرا سی ٹھوکر کرواتے ہوئے وہ گھر کے اندر جانے لگی۔

"ارے سنو تو..."

اسے جیسے کوئی شرارت سوجھی تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

"بہت خوشی ہوئی سن کر کہ اگر میں تمہارے ساتھ نہ رہا تو تم پاگل ہو جاؤ گی۔"

وہ ضبط کیے آگے آگے چلتی رہی۔

"ارے جواب تو دیتی جاؤ۔"

وہ شاید بچپن والے انداز میں واپس لوٹ آیا تھا۔اسے زچ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کیونکہ اس کا غصہ کرنا اسے اچھا لگتا تھا۔

"ویسے بہت خوش قسمت ہوں میں"

دملہ سیڑھیاں تیز تیز عبور کر رہی تھی کہ اس کا پاؤں پھسلا تو وہ پیچھے کی جانب گرنے لگی۔ایک چیخ سی منہ سے نکلی تھی مگر اس سے پہلے کہ وہ نیچے گر کر اپنا سر زخمی کروا لیتی وہ اسے تھام چکا تھا۔

اس اچانک افتاد کے لیے وہ تیار نہیں تھی۔

"خیریت ہے؟کون سی فلم کا رومینٹک سین دیکھا ہے؟..."

اس نے شرارتی سے تاثرات لیے کہا تو اسے اندازہ ہوا وہ اس کی بانہوں میں تھی۔غصے اور نفرت کی شدید لہر اٹھی اور وہ اسے دھکا دیتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

"اپنے گندے ہاتھ مجھ سے دور رکھو۔اور یہ تھرڈ کلاس لطیفے کسی اور کو سنانا۔ بچپن کے دن اور تھے جب میں تمہاری ان فضول حرکتوں پر صرف غصہ کرتی تھی۔اب وقت بدل چکا ہے اور میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں مسٹر خان۔"

وہ خاموشی اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کرتا رہا پھر ہلکا سا مسکرایا۔

"شکر ہے کہ تمہیں بچپن کا کچھ حصہ تو یاد ہے ورنہ میری نفرت میں تو تم ان سنہرے دنوں سے بھی خائف ہو بیٹھی تھی۔"

وہ ایک پل کے لیے رکی۔

"وہ سنہرے دن...؟"

اس نے استہزائیہ لہجے میں اس کے الفاظ دہرائے۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میرے لیے وہ سنہرے دن تھے؟"

اس کی مسکراہٹ بدستور قائم رہی۔

www.novelsclubb.com

"تھے تو سہی اب تم مانو یا نہ مانو..."

اس کی ڈھٹائی کے آگے وہ زچ ہو چکی تھی۔

"بھاڑ میں جاؤ..."

پیر پٹختی ہوئی وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

ہمائل وہیں کھڑا اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"لیو نے..."

اس نے مسکراتے خود کلامی کی۔

www.novelsclubb.com

اس نے خوشی سے اوپر والا کمرہ لیا تھا۔ نوراں سے کہہ کر اس نے اپنا سارا سامان اسی کمرے میں شفٹ کروالیا تھا۔ وہ کمرہ سیٹ کرتے وقت بہت حیران پریشان تھی کہ نئی نویلی دلہن کمرہ الگ کیوں کر رہی ہے۔ دونوں نے اسے اچھی طرح خبردار کر دیا تھا کہ یہ بات کسی اور تک کسی صورت نہیں پہنچنی چاہیئے اور وہ بے چاری سر ہلا کر رہ گئی۔

"عجیب لوگ ہیں۔"

اس نے خود سے ہی تبصرہ کیا تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر رات کا کھانا کھا رہی تھی۔

"کل صبح آفس کے بعد مجھے ضروری کام ہے۔وہاں سے واپسی پر تمہیں پک کر لوں گا۔رات کا کھانا وہیں تمہارے میکے میں ہے۔"

وہ اس وقت نوراں کا بنایا کھانا کھا رہے تھے۔خانسامہ چھٹیوں پر تھا اور ظاہر ہے دملہ تو اس کے لیے کچھ پکانے سے رہی۔وہ خود بھوکی مر جاتی مگر اسے کبھی نہ کھانا بنا کر دیتی۔

"تمہارے آنے کی ضرورت نہیں۔میں امی ابو کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں۔تمہاری منحوس شکل دیکھ دیکھ کر میں اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی۔"

اس نے چاول کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے ہمائل کے تاثرات نوٹ کیے۔شاید وہ اس کے چہرے پر ناگواری دیکھنا چاہتی تھی۔

لیکن اسے سخت کوفت ہوئی جب وہ بلکل نارمل انداز میں کھانے میں مصروف رہا۔اس کے ماتھے پر شکن تک نہیں پڑی۔

"سوری میں تمہاری یہ بات نہیں مان سکتا کیونکہ ساسوماں کا سخت آرڈر ہے کہ کھانا ان کے ساتھ کھاؤں۔"

دملہ نے ناگواری سے اسے کھاتے ہوئے دیکھ کر تیوری چڑھائی تھی۔

اب میرے گھر بھی یہ ساتھ جائے گا؟"

اس نے دل میں سوچتے ہوئے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

شام کا اندھیرا پھیلنا شروع ہو چکا تھا مگر آسمان پر ڈوبتے ہوئے سورج کی سرخی ابھی باقی تھی۔وہ گھر کے دروازے کے سامنے گاڑی کھڑی کیے اس کا انتظار کر رہا تھا۔جیسے جیسے شام کا اندھیرا بڑھ رہا تھا سردی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔گاڑی میں رکھا کوٹ وہ اب اوڑھ کر باہر نکلا اور کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔

اسے انتظار کرتے کرتے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اور وہ کال بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔ایک خیال آیا کہ گھر کے اندر جا کر دیکھ ہی لے جب اسے وہ گیٹ سے باہر آتی ہوئی دکھائی دی۔

اس نے آدھے بال سر کے پیچھے کیچر میں باندھ کر باقی کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ہینڈ بیگ بازو پر ڈال رکھا تھا،بھاری جھمکوں میں سے ایک کو ٹھیک کرتے ہوئے کچھ خفا خفا اور ناراض سے تاثرات لیے وہ اس کے دل میں ہمیشہ کی طرح اتر رہی تھی۔وہ مسکرایا۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس تک آئی۔

اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر وہ بھی مسکرائی جو کہ ناقابلِ یقین بات تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا جیسے ان میں کھو سا گیا۔اس کی آنکھیں جن میں اس کے لیے محبت تو کیا پسندیدگی بھی نظر نہیں آتی تھی مگر وہ یک طرفہ محبت کا زہر پینے کا عادی ہو چکا تھا۔ایسا زہر جس میں تکلیف بھی تھی اور سکون بھی جو جان لیوا بھی تھا اور جاں بخش بھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟"

اس کے جملے نے فسوں کی سی کیفیت توڑی تو وہ متوجہ ہوا۔

اس نے لیمن کلر کی لمبی قمیص،اونی جرسی اور کیپری زیب تن کر رکھی تھی جس پر سفید رنگ کی لیس اور موتی ستاروں کا کام ہوا تھا۔اس رنگ سے میل کھاتا نیٹ کا دوپٹہ اس نے دائیں کندھے پر ڈال رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا کر اس کے ردِ عمل کی منتظر تھی مگر اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

ہمائل کو سمجھ آگئی تھی کہ وہ کیوں خوش ہو کر اس کے ساتھ بھی چل رہی تھی اور اس کی مرضی بھی پوچھ رہی تھی۔

اصل میں وہ اسے جتانا چاہتی تھی کہ اس کی پسند نہ پسند کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔اس کا ناپسندیدہ رنگ پہن کر اسے عاجز کرنا چاہتی تھی۔

"بولو نا..."

گھوم کر اس نے اپنے کپڑوں کی نمائش کی۔

اس کا خیال تھا کہ اب اس کا سارا موڈ خراب ہو جائے گا اور اسے یہ دیکھ کر دلی سکون حاصل ہو گا مگر وہ مسکرا دیا۔

وہ اسے محبت لٹاتی نگاہوں سے کچھ لمحے دیکھتا رہا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو...زماجانانہ"

وہ مسکراتا ہوا بولا تو اسے شدید جھنجھلاہٹ ہوئی۔

"مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے جو جانان کا مطلب نہیں پتا ہو گا؟ یہ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔آئندہ مجھے اس طرح کے نام سے کبھی مت بلانا مسٹر خان ورنہ..."

www.novelsclubb.com

وہ اسے انگلی کے اشارے سے دھمکا رہی تھی۔

"اوہ ہو...تو محترمہ کو دھمکانا بھی آتا ہے"

نا جانے وہ کس مٹی کا بنا تھا جس پر کسی چیز کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا تھا۔

"واہ...تم تو بہت بہادر ہو امپریسیو مگر ایک پولیس والے کو دھمکانے کے جرم میں تمہیں جیل بھی ہو سکتی ہے"

وہ ہنسی۔

"تمہارے ساتھ زندگی گزارنا جیل کی سزا سے کم تو نہیں۔بلکہ جیل اس گھٹن زدہ زندگی سے بہتر ہو گی"

www.novelsclubb.com

اس نے رسانیت سے کہا۔

"جیل دیکھی بھی ہے میڈم؟اچھے اچھوں کو دن میں تارے دکھا دیتی ہے۔خیر چھوڑو میں بھی کیا بحث کر رہا ہوں۔تم نے آج میری زندگی میں ایک اور چیز بدل دی ہے"

"اب کیا ہے؟"

وہ اکتائی ہوئی بولی۔ کبھی کبھی وہ عجیب باتیں کرتا تھا۔

"آج سے میں نے اپنے فیورٹ کلرز کی لسٹ میں یہ پہلے نمبر پر رکھ دیا ہے۔"

اس کی پیشانی پر بل پڑے۔

"اوکے پھر یہ میرا ناپسندیدہ ترین بن گیا ہے۔میں چینج کرنے جا رہی ہوں۔"

وہ مڑی تو اس نے بازو سے پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔

"ہر چیز کا نعم البدل نہیں ملتا دلہ جی۔ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس چلو..."

www.novelsclubb.com

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر خود ہی گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی کیونکہ اسے اپنے گھر والوں سے ملنے کی جلدی بھی تھی۔

ہمائل نے مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دونوں اس کے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔

سارا راستہ وہ اسے نظر انداز کرنے کے لیے کبھی باہر دیکھتی رہی کبھی موبائل پر فضول چیزیں۔وہ اس کی اس بچگانہ حرکت پر محظوظ ہو رہا تھا۔

"تمہیں یاد ہے بچپن میں تمہیں..."

"چپ کر کہ بیٹھو پلیز...مجھے بچپن کا کچھ بھی یاد نہیں اور نہ ہی میں یاد کرنا چاہتی ہوں"

اس نے جواب میں صرف کندھے اچکا دیے۔

"اوکے سر..."

وہ اس کی کسی بات کا برا نہیں منا رہا تھا الٹا وہ زچ ہو رہی تھی۔

"اچھا غیروں کی طرح کیوں منہ پھلائے بیٹھی ہو؟ سلام دعا ہی کر لو۔حال چال ہی پوچھ لو"

اس نے نہ ہمائل کی جانب دیکھا نہ کسی قسم کا کوئی جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

اپنے فون کے ساتھ کنیکٹ کرتے ہوئے اس نے گاڑی میں گانا پلے کر دیا۔

رباب کی خوبصورت دھن کے ساتھ کوئی پشتو گانا چلنے لگا تھا۔

"زما خُکلی جانانہ (میرے پیارے محبوب)

زہ زار شمہ لہ تانہ (میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں)

مہ مہ شڑہ لہ زان نہ (مجھے خود سے دور مت کرو)

قربان دی شمہ (میں تم پر قربان ہو جاؤں)

وہ ساتھ ساتھ گنگنانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام...اسلام"

کھڑکی کے باہر دیکھتے ہوئے دملہ نے آنکھیں بے زارگی سے گھمائیں۔

"شیدا چی زہ پہ تاشومہ (جب سے میں تمہاری محبت میں گرفتار ہوا ہوں)

دہ خپل پردو جُدا شومہ (میں سب سے تعلق کھو چکا ہوں)"

ہمائل نے والیم تیز کر دیا تھا۔

"رسوانہ ووم، رسواشومہ (میں رسوا ہو چکا ہوں جو پہلے کبھی نہیں تھا)

دہ خلقودہ خنداشومہ (میں لوگوں کے لیے مزاق بن چکا ہوں)"

"گزریگم ویرانہ (میں اب یہاں وہاں بھٹک رہا ہوں)"

اس نے والیم اور تیز کیا۔

زہ زار شمہ لہ تانہ (میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں)

مہ مہ شڑہ لہ زان نہ (مجھے خود سے دور مت کرو)

www.novelsclubb.com

قربان دی شمہ (میں تم پر قربان جاؤں)

"اسلام...اسلام"

وہ پرس میں سے ہیڈ فونز نکال کر اپنے موبائل کے ساتھ کنیکٹ کرنے لگی تو اس نے والیم مزید بڑھا دیا۔

"دوہ ستر گودی خواڑلے یم (میں تمہاری آنکھوں میں ڈوب چکا ہوں)

پہ زڑہ باندی وِشتلے یم (تم نے میرا دل چرا لیا ہے)"

وہ ہیڈ فونز لگا چکی تھی۔

"بی اورہ دی سی زلے یم (تم نے مجھے بن آگ کے جلا ڈالا ہے)

پہ دی خہ پوحیدلے یم (اور میں اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں)"

وہ اپنی دھن میں مگن رہا اور وہ ہیڈ فونز لگا کر کچھ اور سننے میں مصروف ہو گئی۔ پھر بھی وہ اس کے پشتو گانے کو مکمل طور پر اپنے کانوں تک پہنچنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آخر بہ شم دیونہ (میں آخر کار پاگل ہو جاؤں گا)

زہ زار شمہ لہ تانہ (میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں)

مہ مہ شڑہ لہ زان نہ (مجھے خود سے دور مت کرو)

قربان دی شمہ (میں تم پر قربان جاؤں)

اسلام...اسلام"

اس نے ہیڈ فونز اتار کر اپنے بیگ میں پٹخے۔

"بند کرواس بکواس کو"

اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا گانا پسند نہیں آیا؟"

اس نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے والیم کم کیا۔

"مجھے پتا ہے تم مجھے ستانے کے لیے یہ سب کر رہے ہو"

اس نے معصوم سے تاثرات دے کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

"اتنے پیارے گانے سے کون چڑتا ہے؟"

"میں چڑتی ہوں۔اور اب چپ چاپ گاڑی چلاؤ"

وہ حکمیہ انداز میں بولتی ہوئی نگاہیں دوسری جانب بدل گئی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے گانا اگر پسند نہیں آیا تو یہ سن لو..."

"نانی تیری مورنی کو مور لے گئے

باقی جو بچا تھا کالے چور لے گئے۔"

اس نے بچوں کی نظم پلے کر دی۔

"ہمائل پلیز..."

"اوکے اوکے..."

اس نے پھر سے گانا بدلا۔

www.novelsclubb.com

Twinkle twinkle

little star

How I wonder what you are

Up above the world so high

Like a diamond in the sky

دلمہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"اب کیا ہے؟ نہ تمہیں پشتو گانے اچھے لگتے ہیں نہ پنجابی نہ اردو۔ پیچھے یہ بچوں والی نظمیں ہی بچ جاتی ہیں۔"

"تمہیں میری پسند نہ پسند جاننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رہی بات پشتو کی تو تم سے منسلک ہر چیز سے مجھے نفرت ہے۔ تمہارے نام سے، تمہارے پروفیشن سے، تمہارے کلچر سے، تمہاری زبان سے اور تمہاری لمس شدہ ہر چیز سے نفرت ہے مجھے"

اس نے سٹیئرنگ وہیل پر سختی سے ہاتھ جمائے۔

اب وہ قدرے سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"اب تم میری شناخت کی انسلٹ کر رہی ہو۔"

وہ بولا تو اس کا لہجہ بہت مدھم تھا۔

"ہاں کر رہی ہوں اور مجھے اس بات کا کوئی افسوس نہیں"

اس نے بے رحمی سے کہا۔

"نفرت میں اتنی آگے مت چلی جاؤ کہ واپس پلٹنا مشکل ہو جائے۔"

اس نے اس کی جانب دیکھے بغیر کہا۔

"مجھے تمہاری جانب پلٹنا بھی نہیں ہے۔وہ راستہ ہی اختیار نہیں کرنا جس کے کسی بھی موڑ پر تمہاری موجودگی کا امکان ہو۔"

چند لمحے خاموشی چھا گئی تو دملہ کو ذہنی سکون سا ملا۔

آخر کار وہ اسے لفظوں سے دکھ پہنچانے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔

"لیکن میرا ہر راستہ تم سے شروع ہو کر تم ہی پر ختم ہوتا ہے۔"

اسے اس کی ڈھٹائی پر کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے خود ہی خاموش ہونے میں بھلائی سمجھی۔

باقی سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔نہ اس نے کوئی بات کی تھی نہ دملہ نے۔گھر پہنچے تو دروازے پر دونوں نے ہی اپنے اپنے تاثرات نارمل کر لیے تھے۔

امی،ابو،عائشہ حتیٰ کہ بھائی بھی اس سے بہت اچھے سے ملے تھے۔شاید ہمائل کے سامنے اس کا "راز" نہیں کھولنا چاہتے تھے۔اریج بھی وہیں پر تھی جسے دیکھ کر دملہ کا موڈ اور خراب ہو چکا تھا وہ البتہ ہمیشہ کی طرح بہت اچھے انداز سے ملی تھی لیکن مسکان ہمیشہ کی طرح بے زارگی کے تاثرات اور ناپسندیدگی لیے ہوئے تھی۔

کچھ دیر سب بیٹھے رہے اور گپ شپ لگتی رہی۔ابو اس سے کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہے تھے۔مردوں کو لاؤنج میں چھوڑ کر وہ سب کچن میں اکٹھا ہوئی تھیں۔ان کی باتیں کرنے کی آواز کچن تک آ رہی تھی۔

"سیاست ایک ایسا اندھا کنواں ہے کہ جو اس چکر میں پھنس جاتا ہے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔"

ہمائل کی آواز آرہی تھی۔

"آیا بڑا فلاسفر..."

اس نے ڈونگے میں سالن ڈالتے ہوئے سوچا۔

"مزے ہیں بھئی تمہارے تو دملہ..."

فریج سے چیزیں نکالتے ہوئے بھابھی نے کہا۔

"یہاں تھی تب بھی ہم خدمتیں کرنے کو موجود تھے اب سسرال چلی گئی پھر بھی ہم خدمتیں کرنے کو موجود ہیں"

اس نے ضبط کرتے ہوئے کوئی جواب نہ دیا۔

"آپی برتن میں نے رکھوا دیے ہیں۔ کھانا لگوانا شروع کر دیں"

ارتیج ڈائننگ روم سے آئی تھی۔

"وہی کرنا ہے...ہم تو ٹھہرے سسر صاحب کے حکم کے غلام"

www.novelsclubb.com

دلمہ کے ہاتھ سے سالن کا ڈونگا لیتے ہوئے وہ کچن سے باہر چلی گئی۔

اس کا یہ اکھڑا ہوا رویہ سب کو محسوس ہوا تھا۔ عارش ارتیج کا بھی بھائی تھا مگر اس نے اس بات کو لے کر کبھی مسئلہ پیدا نہیں کیا مگر مسکان تو ہر بات پر طعنے دیتی رہتی تھی۔

"آئم سوری پھوپھو... آپ کو ان کی عادت کا پتا تو ہے"

ارتیج نے شرمندگی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا..."

انہوں نے اپنا موڈ صحیح کرتے ہوئے کہا۔ داماد کی موجودگی میں وہ اسے کیا ہی کہتیں۔ ویسے بھی مسکان سے بحث کرنا بے وقوفی تھی۔

"تم یہ باقی چیزیں رکھو جا کر..."

ارتیج نے مسکراتے ہوئے دوسری چیزیں وغیرہ اٹھائیں اور باہر چلی گئی۔

"ان دونوں بہنوں سے ذرا کم اپنائیت جتایا کریں۔"

www.novelsclubb.com

دملہ نے امی کو سنایا۔

"اب تم مت شروع ہو جانا۔ ہاٸل کو تماشاد کھانے کی کوئی ضرورت نہیں"

اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی پھیلی۔

"تماشا تو دکھاؤں گی مسٹر خان کو"

اس نے دل ہی دل میں کہا اور امی کی مدد کروانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب کھانے کے ٹیبل پر اس نے خوان دیکھے تو ایک لمحے میں وہ بددل سا ہوا تھا۔ وہ اس کی جانب دیکھ کر معنی خیز سا مسکرا رہی تھی۔

سب کچھ اس کی پسند کے الٹ تھا۔

سبزیوں کا سوپ، آلو پالک، قورمہ اور نا جانے کیا کیا۔

اس نے بی جان سے بہانے بہانے سے پوچھا تھا کہ اس کی ناپسندیدہ ترین چیزیں کون کون سی ہیں۔ باقی سب کچھ تو پھر بھی کھالیتا تھا مگر پالک کسی صورت نہیں۔

"دیکھو ہمائل تمہاری پسند کی ڈشز"

اس نے "پسند" پر زور دیتے ہوئے کہا اور اس کی پلیٹ میں پالک نکالنے لگی۔

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لائے سب کی نظروں سے بچا کر اسے نفی کا اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ یہ کیا بچگانہ حرکت ہے۔

وہ اس بات سے محظوظ ہو رہی تھی۔

چاہتے نہ چاہتے ہوئے اسے سب چیزیں تھوڑی تھوڑی ہی سہی مگر کھانی پڑیں۔ ڈائٹ اور فٹنس کا بہانہ کر کہ اس نے زیادہ کھانے سے پرہیز کیا۔

وہ مزے لے لے کر پالک اور قورمہ کھاتی رہی۔

"حیرت کی بات ہے نا ہمائل کہ اچانک ہی اتنے سالوں بعد تم لوگ شادی پر آئے پھر تم نے اسے پرو پوز کیا اور پھر شادی ہو گئی۔ایسا تو ڈراموں میں ہی دیکھا تھا"

مسکان کی بات پر کھانا کھاتی دملہ کو اچھو سا لگا۔

ٹیبل پر شرمندہ سی خاموشی پھیل گئی۔

ابو نے اسے نفی کا اشارہ کیا مگر اسے جو کہنا تھا وہ کہہ چکی تھی۔

بھائی کے چہرے کا رنگ بدلتے ہوئے وہ دیکھ سکتی تھی۔پہلے ہی وہ اسے طعنے دیتے رہتے تھے اب یہ انکشاف ہوا تھا تو وہ نا جانے کیا کرنے والے تھے۔

ہمائل کو ناپسندیدہ کھانا کھلانے کی خوشی دھری کی دھری رہ گئی۔

"بھابھی آپ کو کسی نے غلط انفارمیشن دی ہے۔بی جان نے اسے پسند کیا تھا۔شادی پر بھلا میں نے اس سے کہاں بات کی ہو گی؟ کیا آپ کے سامنے پرو پوز کیا تھا؟"

وہ مزا قاًان کی بات کو ٹال گیا مگر باقی سب کے چہروں پر مسکان کے لیے سرزنش کے تاثرات تھے۔

"بولیے نا... لگتا ہے آپ نے نیا نیا کوئی ڈراما دیکھا ہے۔ یا کوئی خواب دیکھا ہے ورنہ میں اور اسے پرو پوز کرتا؟ مار نہ ڈالتی یہ مجھے ؟"

کھلکھلاہٹیں سے بکھریں تو دلمہ نے بھی سکھ کا سانس لیا مگر وہ جانتی تھی اگر بھابھی نے یہ بات کی ہے تو ضرور وہ کچھ نا کچھ جانتی ہوں گی اور اب بھائی کے کان بھرنے کی تیاریوں میں ہوں گی۔

"ایسے ہی بول دیا تھا۔"

اس نے جب دیکھا کہ سب اسے بعد میں باتیں سنائیں گے تو خود ہی موضوع بدل گئی۔

مسکان کے رویے نے سب کو شرمندہ سا کر دیا تھا۔ مگر وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کوئی نا کوئی چٹکلے سنا کر ہنسا رہا تھا۔

"چلو کوئی تو اچھا کام کیا"

www.novelsclubb.com

اس نے شاید ان سالوں میں پہلی بار لاشعوری طور پر اسے سراہا تھا۔

کھانے کے بعد جب میٹھے کی باری آئی تو اسے حیرت سی ہوئی۔

گاجر کا حلوہ بنا تھا۔وہ تو امید کر رہا تھا کہ کوئی ناپسندیدہ چیز ہی ہو گی مگر وہ واقعی گاجر کا حلوہ شوق سے کھاتا تھا۔

بات تھوڑی عجیب سی تھی۔اس نے خود اس کی پلیٹ میں حلوہ ڈالا اور سب کے سامنے بہت میٹھے انداز میں کھانے کے لیے کہا۔

اس نے چمچ ہلا کر پہلے اچھے سے دیکھا کہ حلوے میں مونگ پھلی وغیرہ تو نہیں تو کافی حیران ہوا۔یعنی اسے پتا تھا کہ اسے پی نٹ الرجی ہے۔

دو ہی چمچ کھانے کے بعد اسے اندازہ ہو گیا کہ ثابت نہیں لیکن پیس کر مونگ پھلی ڈالی گئی تھی۔

"و...واش روم؟"

منہ پر ہاتھ جماتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سب پریشان ہو گئے۔

"ارے...ہمائل بیٹا کیا ہو گیا؟"

"واش روم کہاں ہے؟"

وہ بمشکل بولا تھا۔

"جاؤ دملہ واش روم دکھاؤ اسے"

وہ مسکراتے ہوئے اٹھی اور آگے آگے چل پڑی۔

سبھی پریشان ہو چکے تھے۔

واش روم کے باہر وہ کھڑی رہی جہاں اسے یہ معلوم تھا کہ وہ الٹی کر رہا ہو گا۔کافی دیر کے بعد واش روم کا دروازہ کھلا تھا۔

وہ مسلسل کھانستا ہوا ہینڈل کا سہارا لیے باہر آیا تھا۔

اسے دیکھ کر اس کی مسکراہٹ ایک پل کو غائب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر عجیب سی الرجی ظاہر ہو چکی تھی۔یہی حال ہاتھوں کا تھا۔سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔

وہ ڈر سی گئی۔اسے نہیں پتا تھا کہ اس کی الرجی اس حد تک شدید ہے۔وہ تو اسے بس تنگ کرنا چاہتی تھی۔

"ڈاکٹر کو فون کرو..."

وہ بیٹھتا چلا گیا۔

"ہ...ہمائل...تم ہمائل"

وہ اسے سہارا دینے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ گر سا گیا۔

"ابو...بھائی...امی..."

وہ چلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے ہمائل کی پرواہ تو ہر گز نہیں تھی بس ڈر تھا کہ اگر اس کے ساتھ ایسی ویسی بات ہو گئی تو الزام اسی پر آئے گا کیونکہ اسی نے ان سے کہا تھا کہ اسے ایسا حلوہ پسند ہے۔

"ابو...بھائی"

وہ گرے ہوئے کو جگانے کی کوشش کرتے ہوئے چلا رہی تھی۔

اسے وہیں چھوڑ کر وہ باہر کی جانب بھاگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے ہاسپیٹل میں ہوش آیا تھا ابرار، احسان چاچو اور صاعقہ چچی اس کے آس پاس اکٹھا تھے۔ وہ ایک کونے میں ذرا ہٹ سہمی سی کھڑی تھی۔

الرجی اب کافی حد تک بہتر ہو چکی تھے مگر گلا اندر سے سوج چکا تھا جس کی وجہ سے اس سے بات نہیں ہو پا رہی تھی۔

وہ خود بھی پریشان تھی۔اگر وہ آج مر جاتا تو سسرال والوں کو پتا چل جاتا کہ اسی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے کیونکہ بی جان نے اسے خاص ہدایات کی تھیں کہ اسے مونگ پھلی سے بنی کوئی چیز نہ کھلائی جائے۔

بچپنے میں وہ ایسی حرکت کر تو چکی تھی مگر اب نتیجے سے ڈر لگ رہا تھا۔

"اللہ کا شکر ہے بیٹا تمہیں ہوش آ گیا۔"

اس نے صاعقہ چچی کو کہتے سنا۔

آس پاس نظریں دوڑائیں تو اسے سہما ہوا دیور اسے لگا پایا۔

"کیسی طبیعت ہے اب؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا جس کا مطلب تھا کہ اب وہ ٹھیک ہے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے گھر والوں کا فون آیا تھا۔ تم دونوں سے بات کرنے کے لیے مینہ ضد کر رہی تھی کہ ابھی تک گھر کیوں نہیں آرہے۔ ہم نے جھوٹ کہہ دیا کہ آج تم لوگ ہمارے ہاں رکو گے اور تھک کر سو گئے ہو"

احسن چاچو نے اسے بتایا۔

"بیٹا سوری ہمیں یاد ہی نہیں رہا کہ بچپن سے تمہیں الرجی ہے اوپر سے اس نے ہمیں کہا تھا کہ تمہیں گاجر کا حلوہ پسند ہے۔ پی نٹس بھی اسی نے ڈلوائے تھے"

امی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

وہ سمجھ رہی تھیں کہ یہ سب اس کی لاپروائی کی وجہ سے ہوا ہے جبکہ اصل بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کی سوچی سمجھی سکیم ہے۔

ہمائل نے اسے مایوس نظروں سے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تو دملہ کا سانس اٹکا۔ اسے لگا کہ وہ سب کو بتادے گا۔

"چ...چچی...اس کو..."

وہ بولا تو آواز بہت مشکل سے سنائی دی۔

اس کے چہرے کے تاثرات سے پتا چل رہا تھا کہ اسے گلے میں شدید تکلیف ہو رہی تھی۔

"اس کو نہیں پتا تھا..."

حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

وہ اس کی غلطی پر پردہ ڈال رہا تھا۔اسے تو لگ رہا تھا کہ وہ ابھی کے ابھی اس کے سارے راز کھول کر رکھ دے گا مگر وہ نا جانے کس مٹی کا بنا تھا۔

"اسے پتا ہونا چاہئے تھا۔"

انہوں نے دملہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ بات اگر تمہارے گھر والوں تک پہنچے تو وہ سب کیا سوچیں گے ؟اس کو یہ تک نہیں پتا کہ اس کی اس لاپروائی کی وجہ سے اس کے شوہر کی جان جا سکتی ہے۔ابھی اللہ کا شکر ہے کہ تم نے دو چمچ ہی کھایا تھا ورنہ نا جانے کیا ہو جاتا"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی ڈری ہوئی تھیں۔

"اب پتا چل گیا ہے اسے...آئندہ خیال رکھے گی"

وہ کچھ بھی بول نہیں سکی۔

اسے ایک رات کے لیے وہیں رکھا جانا تھا۔حالانکہ وہ وہاں رکنا نہیں چاہتا تھا۔اس نے ساتھ صرف ایک انسان کو رہنے کی اجازت تھی جو کہ ظاہر ہے دملہ کو ہی رہنا تھا۔

بقیہ رات اس نے اس سے کوئی فالتو بات نہیں کی تھی۔نہ تنگ کیا تھا نہ طعنے دیے تھے۔وہ بھی دواؤں کے زیرِاثر سو گیا تھا۔

اگلے دن وہ صبح صبح گھر جانے کو تیار تھا۔

"امی ناشتہ لے کر آرہی ہیں۔اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ابھی تو ڈاکٹرز نے بھی ڈسچارج نہیں کیا۔"

وہ جواب میں خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ تو بولو..."

وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور دلہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ بغیر ہمدردی کے تاثرات لیے۔ بس ایک فارمیلٹی نبھاتے ہوئے۔

"کل رات تم جان سے مارنے والی تھی اور آج ناشتہ کروانے کی بات کر رہی ہو؟"

قدرے خراب آواز میں اس نے کہا۔

"زیادہ طعنے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے واقعی نہیں پتا تھا کہ تم اتنا سخت بیمار ہو جاؤ گے چند چمچوں سے"

وہ شرمندہ نہ ہونے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

"تو تمہیں واقعی بچپن کی کوئی بات یاد نہیں؟"

"وہ بچپن تھا۔ مجھے لگا اب تم دونوں کی الرجی ختم یا کم ہو گئی ہو گی"

وہ سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے مان لیا۔"

اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ اسے جتا رہا ہو کہ اسے اس کی بات پر یقین نہیں۔

"اب بی جان لوگوں کے سامنے اس بات کا ذکر مت کرنا ورنہ تم بری طرح پھنسو گی۔"

اس نے بمشکل تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

دونوں کے درمیان ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔

وہ بیڈ کے سامنے لگے ایک صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"اچھا سنو..."

www.novelsclubb.com

کچھ سوچتے ہوئے اس نے ہمائل کو مخاطب کیا۔

"ہوں..."

"سوری..."

وہ ہنس دیا۔

"ہنسو مت..."

اس کے ہنسنے سے اسے لگا کہ سوری کہنے سے اس کی انا پر چوٹ پڑی ہے تو وہ پھر سے جارحانہ انداز میں لوٹ آئی۔

"صرف اس لیے کیونکہ میں قاتل نہیں بننا چاہتی۔ ورنہ میں تو دعا ہی کرتی کہ تمہارا یہ گلا ہمیشہ کے لیے ہی بند ہو جائے۔ فی الحال اگر تم اوپر پہنچ گئے تو الزام مجھ پر آئے گا"

اس نے تلخی سے کہا۔

"مر جاتا تو ساری زندگی تم نے ہی رونا تھا۔"

"You wish"

تمسخر اڑاتے لہجے میں اس نے جواب دیا۔

ان کی توجہ دروازہ کھلنے کے آواز کے ساتھ اسی جانب ہو گئی۔

"اسلام علیکم گائز..."

www.novelsclubb.com

ارتیج کو دیکھتے ہی دملہ کے چہرے پر ناگواری پھیلی۔

"سوری ناشتہ لانے میں تھوڑی دیر ہو گئی۔"

اس کے ہاتھ میں ٹفن اور تھرماس کے بیگز سے تھے مگر اس کے ساتھ امی یا عائشہ نہیں تھیں۔ ٹیبل پر سے دوائیاں ہٹاتے ہوئے اس نے ٹفن اوپر رکھے۔

"پھوپھو دوسرے روم میں ہیں۔ان کی کوئی سہیلی ان کو مل گئی تھی اس لیے ان کو دیر ہو جائے گی اور عاشی کالج گئی ہے"

اس نے خود ہی دملہ کے پوچھے بغیر بتا دیا تھا۔

"اب آپ کیسے ہیں؟"

اس نے ہمائل کی جانب گھومتے ہوئے کہا تو اس نے مسکرا کر صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا کیونکہ دملہ سے بحث کرتے ہوئے وہ کافی مشقت اٹھا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

چائے اور ٹوسٹ کے ساتھ مکھن اور جیم تھے۔اور کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے نرم غذا کون سی دی جائے۔

دس پندرہ منٹ کے بعد امی بھی آچکی تھیں۔ان کے سامنے اچھی بیوی کا رول نبھاتے ہوئے اس کے ساتھ اچھے سے پیش آرہی تھی۔

آپ جناب کے ساتھ عزت کے القابات دیتی وہ اسے محظوظ کر رہی تھی۔یعنی وہ امی سے ڈرتی تھی۔

اسے بہت ہنسی آئی۔

تھرمس سے چائے ڈسپوزیبل کپ میں انڈیلتے ہوئے وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھی مگر وہ مسلسل اسے اپنی نظروں میں قید کیے ہوئے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میرِ کو سکول چھوڑنے کے بعد وہ رکشے پر واپس گھر جا رہی تھی۔آج کالج کی ٹرپ اسلام آباد گئی تھی مگر اس نے معذرت کر لی۔بہزاد کی کو بار بار زحمت دینا اچھا نہیں لگتا تھا اس لیے اس نے رکشہ لگوایا ہوا تھا جو دونوں ماں بیٹے کو پک اینڈ ڈراپ دیتا تھا۔

"شوکت چاچا یہاں سبزی منڈی کی جانب ذرا چلیے گا۔"

بیگ میں سے کچھ ڈھونڈتے ہوئے اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے استانی جی مجھے بھی آتے ہوئے گوبھی کے دو پھول لانے کا حکم ہے۔"

وہ مسکرائی۔

"آپ کی بیوی کھانا بناتی ہیں یا عندلیب؟"

اس نے ان کی بیٹی کا نام لیا جو اس کے ہی کالج میں پڑھتی تھی۔ایف اے کی سٹوڈنٹ تھی اور چار بہنوں میں سب سے بڑی تھی۔وہ اس کے پاس ٹیوشن بھی پڑھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عندلیب کو فی الحال میں نے کہا ہے کہ پڑھائی پر دھیان دے۔پڑھ لکھ کر آپ کی طرح استانی بن جائے گی تو اگلی زندگی بھی سنور جائے گی۔گھر داری تو ساتھ ساتھ چلتی رہے گی۔"

وہ مسکرائی۔

محنت کش باپ دن رات پسینہ بہا کر رزقِ حلال سے اپنی چاروں بیٹیوں کو پال رہا تھا۔اسے خوشی ہوتی تھی یہ دیکھ کر کہ اگر ایک طرف چند لوگ بیٹیوں کو اچھا نہیں سمجھتے تو دوسری جانب ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو انہیں بہتر زندگی دینے کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔

"کل بھی میں ٹماٹر لے جانے بھول گیا تھا۔آج بھی اگر سبزی بھول گیا تو پھر مجھے اللہ ہی بچائے۔"

"بیگم سے ڈرتے ہیں آپ؟"

ادھیڑ عمر سے وہ چاچا بہت اچھی عادات کے مالک تھے۔سادہ لوح سے۔

"لو بھئی...گھر والی سے کون نہیں ڈرتا؟

وہ ہنسی۔

"آپ کا بھی تو رعب ہو گا اپنے میاں پر..."

اس کی مسکراہٹ سمٹی۔

"سبزی منڈی آگئی ہے چاچا..."

وہ مزید کوئی بات کرنا ہی نہیں چاہ رہی تھی۔ کھلی فضا میں بھی اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔

اس نے رکشے سے اتر کر آگے آگے چلنا شروع کر دیا۔

چاچا ایک ریڑھی کے پاس رک گئے جبکہ وہ آگے آگے چلتی گئی۔

اسے ٹماٹر پیاز وغیرہ خریدنے تھے اور میر کے لئے کچھ پھل بھی۔ وہ صرف سبزی منڈی نہیں تھی وہاں پھل بھی بیچے جاتے تھے۔

میرِ کو مالٹے بہت پسند تھے لیکن کھٹے نہ ہوں وہ اس بات کا بھرپور خیال رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی صاحب ہمیشہ والے مالٹے دے دیں۔ کھٹے بلکل بھی نہ ہوں اور نرم سے ہوں۔ خراب نکلے تو واپس کروا جاؤں گی"

"جی بہتر..."

وہ اچھے اچھے مالٹے چیک کر کر کہ شاپر میں ڈال رہا تھا۔

"پکڑو اس کو..."

"ہاں ہاں پولیس کے حوالے کرو..."

"پتا نہیں کیسے ماں باپ ہوتے ہیں جو ایسی تربیت کرتے ہیں"

www.novelsclubb.com

وہاں جیسے ہنگامہ سا مچ گیا تھا۔

"یہ اکیلا نہیں ہو گا اس کی پوری ٹیم ہو گی۔ بول اور کون کون ہے تیرے ساتھ؟"

لوگ کسی کو گھیرے میں لیے کھڑے تھے۔ وہ کون تھا نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایسے لڑائی جھگڑے سے وہ دور ہی رہنا پسند کرتی تھی۔ شاید کوئی چوری کرتا ہوا پکڑا گیا تھا۔ اس نے سارے

منظر کو نظر انداز کرتے ہوئے پیسے دیے اور بقایا پرس میں رکھ رہی تھی جب اسے گھیرے کے اندر ایک بچے کی پشت نظر آئی۔ وہ لوگ بچے کو گھیرے ہوئے کھڑے تھے۔ وہ اسے اب چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر پائی۔ نا جانے وہ اس معصوم کے ساتھ کیا کرتے۔ لاشعوری طور پر اس کے قدم اسی جانب بڑھ گئے۔ لوگوں کو پیچھے دھکیلتی وہ اس کے قریب پہنچی۔

منظر تھا یا دھماکا جو اس کے دل و دماغ پر ہوا تھا۔

اس کے ہاتھ سے شاپر گر گیا۔ ماتھے بکھر گئے۔ اسے لگا اس کے قدموں سے جان نکل گئی ہے۔

"میر...؟"

وہ بلاشبہ میر تھا۔

لیکن عجیب پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑے پہنے، بال عجیب بکھرے ہوئے اور بڑھے ہوئے لگ رہے تھے۔ چہرہ دھول مٹی سے اٹا ہوا تھا۔ وہ بہت کمزور اور دبلا پتلا سا لگ رہا تھا۔ اس نے کوئی جرسی بھی نہیں پہن رکھی تھی۔ مگر وہ میر ہی تھا۔ وہ کیسے اپنے بیٹے کو نہ پہچانتی۔

www.novelsclubb.com

ایک آدمی نے اس کی پھٹی ہوئی شرٹ کے کالر سے اسے پکڑ رکھا تھا۔وہ جیسے ڈر سے کپکپا رہا تھا۔

"نہیں...یہ میرا بیٹا ہے..."

وہ چلا کر سب کو دھکیلتے ہوئے اس تک پہنچی اور اسے اپنی آغوش میں لیتے ہوئے اس آدمی کو پیچھے دھکا دیا۔

"چھوڑو میرے بیٹے کو۔پاگل ہو گئے ہو؟"

اسے خود میں بھینچے وہ مشتعل ہجوم کو اس تک پہنچنے سے روک رہی تھی۔

"بی بی یہ تمہارا بچہ ہے؟سیب چوری کر کہ بھاگ رہا تھا۔تم حلیے سے چورنی تو نہیں لگتی"

"دونوں کو پولیس کے حوالے کرو...خود ہی اپنے گروہ کے بارے میں اگل دیں گے"

طرح طرح کی باتیں شروع ہو چکی تھیں۔

میرِ سہما ہوا اس کے ساتھ لگا ہوا کپکپا رہا تھا۔ وہ وہاں کیسے پہنچا یہ تو بعد کی بات تھی پہلے اسے یہاں سے بچانا تھا۔

"بکواس بند کرو تم لوگ... کتنے سیب لیے تھے اس نے بولو؟"

وہ پوری قوت سے چلائی۔

"دو..."

ایک آدمی نے بے شرمی سے کہا۔

اس نے کندھے سے بیگ اتارا اور اندر سے نوٹ نکال کر اس کے پاؤں میں پھینکے۔

"لو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے... اگر کسی نے بھی میرے بچے کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دوں گی۔"

پل بھر میں جیسے اس میں ان سب سے اکیلے لڑنے کی طاقت آ چکی تھی۔ ماں جو تھی۔ وہ اپنے بیٹے کی خاطر بڑے بڑے طوفانوں سے لڑ آئی تھی پھر یہ تو صرف چند مشتعل لوگ تھے۔

"ایسے کیسے جانے دیں بی بی... یہ بچہ..."

"کیا کر رہے ہو؟ یہ محترم استانی صاحبہ ہیں۔ ہمارے محلے کی ہیں۔ میں جانتا ہوں ان کو۔ دفع ہو جاؤ سارے"

فروٹ کی ریڑھی والا آدمی اسے دیکھ کر آیا اور انہیں روکا۔

"تو جانتا ہے ان ماں بیٹے کو؟"

"ہاں جانتا ہوں۔ تجھے تیرے پیسے مل گئے اب جانے دے۔ بچہ ڈرا ہوا ہے۔ اگر بھوک کی وجہ سے کوئی بچہ ایسا کر بھی دے تو کیا تم لوگ جان لے لو گے اس کی؟ اس بچے کو میں اچھے سے جانتا ہوں۔ بہت اچھا بچہ ہے۔ ہاتھ بھی مت لگانا اس کو۔"

www.novelsclubb.com

طرح طرح کی باتیں کرتے ہوئے آخر کار لوگ وہاں سے ہٹتے چلے گئے۔ میرِ اتنا ڈرا ہوا تھا کہ وہ اس کے آنچل میں سے اپنا چہرا تک ہٹانے کو تیار نہیں تھا۔

وہ ریڑھی والا اور کچھ دوسرے لوگ اس کے بکھرے ہوئے پھل شاپر میں ڈالنے لگے۔

"کچھ نہیں ہوا...سب ٹھیک ہے۔سب کچھ ٹھیک ہے میری جان"

اسے خود میں بھینچے ہوئے وہ اٹھی اور کندھے سے لٹکتا بیگ سیدھا کیا۔وہ اسے بار بار پیار کر رہی تھی اور روتی جا رہی تھی کہ اگر وہ نہ مڑتی تو نا جانے کیا ہو جاتا۔

"میرِ و میری جان...بس بس...ماما آپ کے پاس ہیں۔میرا بچہ"

اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ پیار سے بول رہی تھی۔

اس نے رونا شروع کر دیا۔پہلے وہ شاک میں تھا مگر اب آہستہ آہستہ حواس بحال ہونے پر وہ اونچی آواز میں رونے لگا تھا۔

"میرو...بس بچے...بس"

اس سے یہ پوچھنا حماقت تھی کہ وہ وہاں کیسے پہنچا تھا۔

"میرِ بس کرو...ماما آپ کو کچھ نہیں ہونے دیں گی۔"

www.novelsclubb.com

اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے دھول سے اٹے چہرے پر سے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے چوما۔

چہرے جگہ جگہ خراشیں تھیں جنہیں دیکھ کر اس کا دل بند سا ہونے لگا۔وہ تو اسے سکول کے اندر تک خود چھوڑ کر آئی تھی پھر یہ سب کیا ہو گیا تھا۔وہ سبزی منڈی میں کیا کر رہا تھا۔

"گھر چلتے ہیں۔ماما آپ کو کچھ نہیں ہونے دیں گی"

وہ چلا اٹھا۔

"نہیں گھر نہیں...گھر نہیں جانا۔"

وہ اسکا حصار توڑ کر جیسے بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔

"میر کیا ہو گیا ہے آپ کو؟"

"گھر نہیں جانا بابا گندے ہیں ماما بھی دادی بھی سب گندے ہیں"

اسے سخت تشویش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بابا سے کہاں ملے؟ میر بولو؟ کون دادی؟ کون سی ماما؟ کیا بول رہے ہو؟

اسے یوں دیکھ کر شوکت چاچا بھاگتے ہوئے آئے۔

"بابا گندے ہیں۔ بہت برے ہیں مجھے مارتے ہیں اور..."

"آپ ایسا کیوں بول رہے ہو؟ بابا آپ کو کیوں ماریں گے؟ وہ آپ کو کیسے ملے؟ ابھی میں نے آپ کو سکول چھوڑا تھا یہ کیا ہو گیا ہے؟"

اسے لگا وہ پاگل ہو جائے گی۔ میر سب کو برا کہہ سکتا تھا لیکن اسے اور اپنے بابا کو کبھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

"میر ہوش کرو..."

اسے جھنجھوڑتے ہوئے اس کی آواز ذرا بلند ہوئی تو جیسے میر کا سانس اکھڑنے لگا۔

"میر و..."

وہ اس کے ہاتھوں سے پھسلنے لگا۔

"میرا آنکھیں کھولو...میرا بچہ..."

وہ اس کی آغوش میں بے ہوش ہو چکا تھا۔

چاچا نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

"بیٹی ہسپتال چلو جلدی..."

وہ اسے لے کر رکشے کی جانب بھاگے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاسپیٹل میں اس کے زخم اور خراشیں وغیرہ صاف کر کہ مرہم وغیرہ لگادی گئی تھی۔

"یہ آپ کا بچہ ہے؟"

ڈاکٹر نے کافی غصے میں سوال کیا تھا۔

"ج...جی میرا بیٹا ہے۔وہ ٹھیک تو ہے نا؟"

ڈاکٹر اسے کمرے میں نہیں جانے دے رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا اسے؟"

ڈاکٹر کے سوال پر اس نے تمام روداد اس کے گوش گزار کر دی مگر اس کے تاثرات بہت کٹیلے سے تھے۔

"میڈم آپ کو اندازہ ہے کہ آپ پر پولیس کیس بھی ہو سکتا ہے؟"

اسے کچھ بھی سمجھ نہ آئی۔

"بچے کی ذہنی حالت بہت تشویش ناک ہے۔ایسا لگ رہا ہے کہ اسے نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔وہ severely malnourished ہے۔اس کا مطلب سمجھتی ہیں آپ؟ حلیے سے تو اچھے گھر کی پڑھی لکھی خاتون لگ رہی ہیں پھر یہ سب کیا ہے؟"

وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں اپنے بیٹے کا بہت خیال رکھتی ہوں۔وہ کہیں سے بھی بیمار نہیں تھا۔میں اسے کوئی ذہنی اذیت یا جسمانی اذیت کیسے دے سکتی ہوں۔میرا بچہ ہے میرا واحد رشتہ ہے۔میرا اس کے علاوہ اس دنیا میں اور کوئی ہے ہی نہیں"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہر مجرم ایسے ہی بہانے بناتا ہے"

"میرا یقین کریں ڈاکٹر صبح میں اسے خود سکول چھوڑ کر آئی تھی مجھے نہیں پتا یہ وہاں کیسے پہنچا؟آپ مجھے اس سے ملنے دیں"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں سکول فون کرتی ہوں سکول سے ہی وہ وہاں پہنچ گیا تھا..."

اس نے فوراً موبائل نکالا اور سکول کی پرنسپل کا نمبر آن کر کہ لاؤڈ سپیکر آن کر دیا۔

"اسلام علیکم کیسی ہیں آپ؟"

www.novelsclubb.com

پرنسپل نے خوش دلی سے کہا۔

"یہ کیا کیا ہے آپ لوگوں نے؟"

وہ ڈاکٹر کی موجودگی بھلا کر پرنسپل پر چڑھ دوڑی۔اسے اب میرِ کی حالت نظر آرہی تھی جس کا ذمہ دار سکول تھا۔

"اب کیا مسئلہ ہے؟"

انہوں نے قدرے بے زارگی سے کہا۔

"میرے بچے کی جان جانے والی تھی اور آپ کہہ رہی ہیں کہ کیا ہوا؟آپ کے سکول پر میں کیس کروں گی میرے بچے کی حالت کی ذمہ دار آپ ہیں"

"کیا بکواس ہے یہ؟کیا کہہ رہی ہیں آپ؟"

"میرِ کو سکول سے باہر کس نے بھیجا؟وہ سکول سے پچیس منٹ کی مسافت پر موجود ایک سبزی منڈی میں اکیلا کیا کر رہا تھا؟"

وہ منظر یاد کرتے ہوئے اس کی روح کپکپا گئی کہ اگر وہ وہاں نہ ہوتی تو میر کو ہمیشہ کے لیے کھو دیتی۔

"مجھے لگتا ہے آپ کو ذہنی بیماری ہے۔پاگل ہیں آپ۔ میرِ سکول میں موجود ہے"

ان کا آخری جملہ ناقابلِ یقین بات تھی۔

"میرِ ابھی ہاسپیٹل میں موجود ہے میں اس کے کمرے کے باہر کھڑی ہوں"

آنسو پوچھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا پرنسپل سامنے ہو اور اسے رکھ تھپڑ لگائے۔

"مجھے نہیں پتا آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے میڈم مگر آپ کا بیٹا سکول میں ہے اپنی کلاس میں ہے بلکل ٹھیک ٹھاک ہے"

"اچھا تو کہاں ہے پھر؟ میری بات کرائیں"

انہوں نے کال کاٹ کر دوبارہ ویڈیو کال کی اور خود اٹھ کر میرِ کی کلاس میں گئیں۔

اس کا نام پکارنے پر جواب میں اس نے اس کی آواز سنی تھی۔

"یس میم"

اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"اپنی ماما سے بات کرو..."

انہوں نے اسے فون تھمایا۔

وہ صاف ستھری سبز و سفید وردی میں ملبوس تھا۔ بلکل صحت مند اور گلابی گلابی رنگت لیے۔ ویسے ہی جیسا وہ اسے سکول چھوڑ کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میر؟"

اس نے بے یقینی سے اس کا نام پکارا۔

"اسلام علیکم ماما"

کوئی شک بچا ہی نہیں تھا کہ وہ میر ہی تھا۔

اگر وہ سکول میں تھا تو کمرے اندر کون تھا؟

"ماما میں سکول میں ہوں آپ کے کال کیوں کی؟اور آپ نے میرے نیو کھلونے لے لیے؟فروٹ لینے گئی تھیں آپ؟"

اس کی چہکتی آواز سن کر جہاں اس کے دل کو ٹھڈک پہنچی تھی وہیں کمرے میں موجود بچے کا سوچ کر وہ شدید تشویش اور انتشار کا شکار ہو چکی تھی۔

"ہیلو ماما...ماما"

کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔

"م...ماما کی...ج.ماما کی جان"

ہاتھ کے اشارے سے اسے پیار دیا۔

"اپنا خیال رکھو اور خوب سارا پڑھو۔اللہ حافظ"

"اللہ حافظ ماما"

www.novelsclubb.com

پرنسپل نے فون اس سے لیا۔

"یقین آگیا؟"

وہ شرمندہ سی تھی۔

"کل سے اپنے بیٹے کو ہمارے سکول بھیجنے کی ضرورت نہیں۔آپ کا بیٹا بہت عالیشان ہے جس کی ذمہ داری ہم نہیں لے سکتے۔اس کی شان کے مطابق کسی سکول میں داخل کروا دیجیے گا۔بائے"

"میری بات تو..."

انہوں نے فون کاٹ دیا تھا۔

ڈاکٹر بھی اسی بے یقینی کے ساتھ کھڑا جس کے ساتھ وہ کھڑی تھی۔

"یہ کیا ماجرا ہے؟"

اس نے فون کی گیلری کھولی اور ڈاکٹر کو میر کی تصویر دکھائی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی گود میں، اس کے حصار میں بیٹھا تھا۔ ہنستا مسکراتا ہوا، زندگی سے بھرپور۔

"یہ میرا بیٹا ہے ابھی جس سے میں نے ویڈیو کال پر بات کی تھی"

"ناممکن"

یک دم اس دروازے کے پار سے اس کے رونے کا شور اٹھا تھا۔

"مجھے مت مارو... نہیں نہیں"

دونوں نے بند دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ بچہ تھا۔ شاید ہوش آنے پر نرسز سے ڈر گیا تھا۔

"مجھے نہیں پتا یہ کون ہے سر لیکن یہ بلکل میرے بیٹے جیسا ہے"

ڈاکٹر نے اسے کچھ بے یقین نظروں سے دیکھا۔

"Unbelievable "

وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں اس بچے سے مل سکتی ہوں پلیز؟"

وہ آواز بھی بلکل میر جیسی تھی۔اس سے اس کی چیخیں برداشت نہیں ہو رہی تھیں۔ابھی بھی لگ رہا تھا کہ وہ میر ہے۔

شوکت چاچا فاصلے پر کھڑے چپ چاپ سارا ماجرا دیکھ رہے تھے۔

"اوکے لیکن یہ کافی کمپلیکیٹڈ کیس ہے۔مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پولیس کو کال کروں یا نہیں۔"

اب اس کا لہجہ کافی نرم تھا۔

"پہلے مجھے اس سے بات کر لینے دیں۔وہ کافی ڈرا ہوا تھا۔کسی کے پاس بھی جانے سے ڈر رہا تھا۔پولیس اسے اور ڈرا دے گی اس لیے ابھی کے لیے ریکویسٹ ہے کہ فی الحال اس سب کو رہنے دیں۔مجھے خود اس سے اس کے ماں باپ کے بارے میں، گھر کے بارے میں پوچھ لینے دیں"

اس کا مشورہ اچھا تھا۔ جیسی بچے کی حالت تھی کچھ بھی ہو سکتا تھا اور وہ بچے کی جان خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

اسے اندر جانے دیا گیا جہاں بچہ بیڈ پر کھڑا ہوا تھا اور نرسز کو دیکھ کر مسلسل شور مچا رہا تھا۔

"بیٹا کچھ نہیں ہوا کوئی آپ کو نہیں مارے گا"

اسے دیکھتے ہی وہ بیڈ سے اتر کر اس کی جانب بھاگا اور اس سے لپٹ گیا۔ اس بھیڑ سے بچانے کی وجہ سے وہ اسی میں اپنی پناہ تلاش کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا بیٹا... کچھ نہیں ہوا میری جان۔"

اسے اٹھاتے ہوئے وہی الفاظ کہے جو وہ میر سے کہتی تھی۔

اب وہ چیخنا بند کر چکا تھا مگر ہچکیوں سے رو رہا تھا۔

اس کے دل میں ٹھیس سی اٹھی جیسے میر تکلیف میں ہو۔

"کیوں ڈر رہے ہو؟ بتاؤ؟ یہاں سب اچھے ہیں۔ یہ نرسز ہیں یہ آپ کو میڈیسن دینے آئی ہیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آئی پرامس کچھ نہیں ہو گا بیٹا۔ آپ رونا تو بند کرو"

وہ اسے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور نرسز کو جانے کا اشارہ کیا۔

وہ بہت دبلا سا تھا۔ اس کے ساتھ لگا ہوا وہ بلکل میر کی ڈٹو کاپی تھا۔

اس کے سر پر پیار سے بوسہ دیتے ہوئے اپنے ساتھ ہی لگائے رکھا تاکہ اسے تحفظ کا احساس ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی اوکے۔ اب رونا بند کرو..."

اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے اسے بلا اختیار پھر سے چوما تھا۔

وہ کافی دیر اسے لے کر اسی طرح بیٹھی رہی۔ کبھی لوری سناتی کبھی نظمیں۔آگے پیچھے کی غیر متعلقہ باتیں کر کہ وہ اس کا دھیان بٹانے میں کسی حد تک کامیاب ہو چکی تھی کہ اس نے رونا بند کر دیا تھا۔

"آپ تو بہت ہی پیاری بچی ہو۔کیا نام ہے آپ کا؟"

اسے گود میں لیے اس نے کہا۔

"بچی نہیں بچہ"

یہ پہلی بات تھی جو وہ روئے بغیر کہہ رہا تھا۔

وہ ہنسی۔

"اوہو میں بھی کتنی بے وقوف ہوں نا"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"تو اس پیارے سے بچے کا نام کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

وہ تھوڑا سا جھجکا۔

"یلماز"

وہ مسکرائی۔

"ارے واہ یہ تو بہت پیارا نام ہے۔"

وہ شرمیلی سی مسراہٹ چہرے پر لایا۔

اس کی مسکراہٹ اور دانتوں کی بناوٹ تک میر کی کاپی تھی۔

اس میں اور میر میں فرق صرف صحت کا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو یلماز ہمیں اپنے گھر کے بارے میں کچھ بتا سکتا ہے؟ یا بابا ماما کا نام؟"

وہ پھر سے زور زور سے نفی میں سر ہلاتا ہوا رونے لگا۔

"نہیں نہیں نہیں"

"اچھا اچھا...روتے نہیں میری جان۔"

اسے سمجھ آگئی کہ اس کے والدین کے ساتھ ہی کوئی مسئلہ تھا جو وہ ان کا نام تک لینے سے ڈر رہا تھا۔

"بابا گندے ہیں؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ماما بھی؟"

اس نے پھر سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے ہم پھر ان کے پاس کبھی نہیں جائیں گے اوکے؟"

www.novelsclubb.com

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کو بھوک لگی تھی تو آپ نے سیب اٹھائے تھے؟"

وہ نگاہیں جھکا گیا۔

اسے اس پر بہت پیار اور ترس آیا۔

اگر وہ میر کا ہمشکل نہ ہوتا تب بھی وہ کسی بچے کے ساتھ ایسا سلوک دیکھ کر برداشت نہ کر پاتی اب تو چہرہ ہی اس کے جگر کے ٹکرے کا تھا۔

"ابھی بھوک لگی ہے یلماز کو؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے آپ رکو یہیں پر میں آپ کے لیے کچھ لے کر آتی ہوں"

"نہیں"

وہ اس کے ساتھ لگ گیا جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اسے جانے نہیں دینا چاہتا۔

"اچھا... ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں کال کر کہ منگوا لیتی ہوں"

اس نے شوکت چاچا کو کال ملائی۔

"سوری چاچا آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں۔ باہر جو دکانیں ہیں وہاں سے جوس کا ڈبہ بلکل بھی ٹھنڈا نہ ہو، بسکٹ، کیک اور کچھ چاکلیٹس وغیرہ لا دیں میں پیسے دے دوں گی آپ کو"

فون رکھ کر وہ پھر سے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"آپ کا نام کس نے رکھا تھا؟"

وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"پتا نہیں"

"سکول جاتے ہو؟"

"جی"

وہ چھوٹے چھوٹے جواب ہی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے آنٹی بول سکتے ہو"

وہ مسکرایا نہیں تھا۔

"ماما بھی بول سکتے ہو۔ جیسے آپ کا دل چاہے"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ماما گندی ہوتی ہیں۔پیار نہیں کرتیں بس عینی اور ہمزہ سے پیار کرتی ہیں"

وہ غالباً اپنے دوسرے بہن بھائیوں کا نام لے رہا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ آنٹی بول لیا کرو۔"

اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوال کیا۔

"یلماز کو کھانے میں کیا پسند ہے؟"

"بریانی..."

وہ اسی طرح اسے مصروف رکھے ہوئے تھی جب چاچا ساری چیزیں کر آئے تھے۔

وہ اپنے ہاتھوں سے اسے بسکٹ وغیرہ کھلا رہی تھی۔اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت وقت سے بھوکا تھا۔

اسے اس حالت میں دیکھ کر اس کی اپنی حالت بھی غیر ہو رہی تھی۔لاشعوری طور پر یہی لگ رہا تھا کہ میر کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے کھلانے کے بعد دوا پلا کر گود میں ہی سلایا اور پھر بیڈ پر لٹا کر کمبل اوڑھا دیا۔

میرِ کو سکول سے بھی لانا تھا اور اسے بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ پولیس والوں کے رحم و کرم پر تو بلکل بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

اس نے پل بھر میں فیصلہ کیا کہ وہ اس بچے کو اس کے ماں باپ کے حوالے اسی صورت کرے گی جب اسے تسلی ہو جائے گی کہ وہ اس پر ظلم نہیں کرتے یا بچہ صرف دوسرے بہن بھائیوں سے حسد کا شکار ہے۔

لیکن اگر اس کی تمام باتیں سچ ہوئیں تو؟"

سوئے ہوئے یلماز کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔

"کسی کے بچے کی یوں ذمہ داری لینا؟ کیا ٹھیک بات ہے؟"

اس نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا۔

اسے میرِ سویا ہوا نظر آیا تو بلا اختیار اسے پیار کیا۔

"میں اپنے میرِ کو ایسے دھکے کھانے نہیں دے سکتی۔"

اس کے ننھے ننھے ہاتھ اٹھا کر اس نے چومے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا گلا ابھی مکمل طرح سے ٹھیک ہی نہیں ہوا اور تم آفس جا رہے ہو؟"

صبح صبح وہ اس کے کمرے میں آئی تو اسے سنگھار میز کے سامنے وردی میں ملبوس بالوں کو برش کرتا دیکھ تھوڑی حیران سی ہوئی۔

ابھی تو اس کے واقعے کو تین دن ہی ہوئے تھے۔اس کی آواز بھی مکمل طور پر واپس نہیں آئی تھی اور وہ تیار ہو کر تھانے جا رہا تھا۔

"کچھ ذمہ داریاں صحت سے زیادہ اہم ہوتی ہیں"

اس نے برش رکھتے ہوئے کالر وغیرہ ٹھیک کیے۔

"اینی ویز...مجھے کیا"

اس نے کندھے اچکا دیے۔

"تم بتاؤ کیوں آئی ہو؟ ناشتہ بنایا ہے؟"

وہ ہنس دی۔

"میں؟ اور تمہارے لیے ناشتے بناؤں؟ نوراں بنا دے گی۔ میں یہ بتانے آئی تھی کہ میری کچھ فرینڈز اور میں نے یونیورسٹی میں دوبارہ اکٹھا ہونے کا پروگرام بنایا ہے تو میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر تک نکل رہی ہوں۔ بتایا اس لیے ہے کہ کہیں میری امی کو شکایت نہ لگا دو"

اس نے بات واضع کر دی کہ اس کی اجازت کی اسے ضرورت نہیں۔

"پیسے وغیرہ چاہئیں؟"

وہ اس کی جانب مڑا۔

"جی نہیں مجھے تمہارے پیسوں کی بلکل ضرورت نہیں۔"

اس نے ایک آبرو اٹھا کر اسے گھورا جیسا کہہ رہا ہو "واقعی؟"

"ایسے مت دیکھو"

وہ مسکرایا اور اس تک چلتا ہوا آ پہنچا۔

"تو پھر ایسے دیکھ لیتا ہوں"

الفتیں برساتی نگاہوں کی محبت اسے دکھائی دیتی بھی کیسے۔ضد اور انا نے اس کی آنکھوں وہ پٹی باندھی ہوئی تھی جو وہ اتارنا ہی نہیں چاہتی تھی۔چند قدم کا فاصلہ مگر صدیوں کی مسافت تھی۔

"ہمائل میرا موڈ خراب مت کرو..."

وہ مڑ گئی اور دروازے کھٹاک سے بند کر دیا۔

"لیو نے"

www.novelsclubb.com

میز سے گھڑی کلائی پر باندھتے ہوئے اس نے اپنی ٹوپی، فون اور گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکلا۔

"سنو..."

وہ گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا جب اسے دملہ کی آواز سنائی دی۔

"وہ..."

وہ کچھ جھجک رہی تھی تو وہ ہنس دیا۔

"کتنے چاہئیں؟"

وہ والٹ نکال کر اس میں سے کارڈ نکالنے لگا۔

"او نہیں۔ کارڈ نہیں کیش دو..."

اس کے ہاتھ رکے۔

"شاپنگ نہیں کرنی؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں صرف یونیورسٹی کا وزٹ کرنا ہے۔آؤٹنگ کا کوئی پلین نہیں۔"

اس نے کئی نوٹ نکالے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس میں تھما دیے۔

"احسان مت کرو...مجھے تھوڑے سے چاہئیں کینٹین وغیرہ میں اگر ضرورت پڑ گئی۔"

اس نے پیسے اس کی مٹھی میں دبائے۔

"زیادہ سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔بچپن میں تو میری چاکلیٹس چوری کر کہ بھی کھا جایا کرتی تھی۔ساری چیزیں حق سمجھ کر لے جایا کرتی تھی اب جب سچ مچ کا حق ہے مجھ پر ،میری چیزوں پر تو تمہیں یہ ڈرامے یاد آ گئے ہیں"

اس نے تیوری چڑھائی۔

"اگر ابو کی ڈانٹ اور باقی لوگوں کے طعنوں کا ڈر نہ ہوتا تو تم سے کبھی نہ کہتی"

اس نے پیسے لیتے ہوئے کہا۔

"اتنا ڈر ہے تمہیں امی ابو کا؟ تھینکس مجھے اپنی کمزوری تھمانے کے لیے"

www.novelsclubb.com

وہ شرارتی سی مسکراہٹ لیے بولا تو وہ چڑ سی گئی۔

"جاؤ اپنا کام کرو... میرا دماغ مت کھاؤ"

اس نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر کے دیکھا۔ پھر انگلی سے دستک دیتے انداز کے ساتھ ہی پریشان کن تاثرات دیے۔

"کیا ہے؟"

"خالی ہے... کھاؤں کیا؟"

"ہمائل جسٹ گیٹ لاسٹ"

وہ ہنسی ضبط کرتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگانے لگا۔

"اوکے اوکے سوری۔ جا رہا ہوں۔ جاؤ گی کس کے ساتھ اور واپس کس کے ساتھ آؤ گی؟"

اس نے آنکھیں گھمائیں۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ لوگ مجھے گھر سے پک کریں گی اور واپس یہیں پر چھوڑ دیں گی"

اس نے جواباً کندھے اچکائے۔

"میں تو سوچ رہا تھا کہ تمہیں لینے آجاؤں۔"

"بہت مہربانی مگر میں آجاؤں گی۔مجھے مانسٹر دکھا کر اپنی سہیلیوں کو ڈرانا نہیں"

"یار اب اتنی بھی بری شکل نہیں ہے۔ٹھیک ٹھاک تو ہوں۔"

وہ ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"خوش فہمیاں تو دیکھو"

جواباً وہ مسکرا دیا۔

"تم کبھی مجھے دیکھو تو... کیا پتا پیار ہو جائے"

"امپاسیبل"

"Impossible itself says I’m possible "

"جاؤ نا پلیز..."

وہ اب منتیں کر رہی تھی۔

"گڈ بائے تو بول دو..."

وہ وہاں سے جانے کے لیے مڑ گئی۔

"جا رہا ہوں... تمہارے کہنے سے رکوں گا بھی نہیں"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"جاؤ..."

"اچھا نہیں جا رہا جانانہ"

"بھاڑ میں جاؤ"

وہ زور سے کہتی ہوئی گھر کے اندر جا چکی تھی۔

ہنستے ہوئے اس نے والٹ جیب میں رکھا اور گاڑی میں بیٹھ کر آنکھوں پر سن گلاسز لگا لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاندار اور وسیع سے کمرے میں داخل ہوتے ہی قائدِ اعظم کی تصویر نظر آتی تھی جس کے سامنے اس کی میز کرسی رکھے تھے۔ کرسی کے دائیں جانب پاکستان کا بڑا سا جھنڈا اور بائیں جانب پولیس ڈیپارٹمنٹ کا نیلا اور سرخ جھنڈا سجا ہوا تھا۔ یہی جھنڈے چھوٹے سائز میں میز پر سجے ہوئے تھے۔ طرح طرح کے قلم، انٹر کام، لیمپ اور رائٹنگ پیڈ کے علاوہ چند فائلز بھی سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔

میز کے وسط میں باہری کنارے پر اس کے نام کی لکڑی کی افقی تختی رکھی ہوئی تھی جس پر اس کا نام سنہرے رنگ سے کندہ تھا۔

"ہمائل فاروق خان..."

بڑبڑاہٹ کی آواز آئی۔

"مصیبت کا دوسرا نام"

بڑبڑاتے ہوئے وہ اس کے ٹیبل سے کچھ فائلز اٹھا کر اے ایس آئی کو تھمانے لگا۔ وہ فائلز جو کچھ دیر پہلے ایک ترتیب سے ٹیبل پر رکھی تھیں اب بے ترتیب انداز سے بکھری ہوئی تھیں۔

"سر جی کچھ نہ بولیں۔ تھانے کی دیواریں بھی ان کے لیے جاسوسی کرتی ہیں"

اے ایس آئی اصغر کی بات پر ایس ایچ او اکرام الدین نے منہ بسورا۔

بھاری جسم، بڑھا ہوا پیٹ، بل دی ہوئی مونچھیں۔ وہ ٹپیکل پولیس والا ہی تھا۔

"وہ انسان جب سے تھانے میں آیا ہے زندگی عذاب کر کہ رکھ دی ہے۔"

وہ اس کے ٹیبل سے فائلز اٹھا کر ادھر اُدھر رکھ رہا تھا۔

"سر جی آدھے گھنٹے سے کیا ڈھونڈ رہے ہیں آپ؟"

اس نے اکتا کر کہا۔

"چوہدری صاحب کے کیس کی فائل تھی جو انہوں نے چھپالی ہے۔اس میں کافی سارے ثبوت بھی تھے۔اگر ہم غائب کر دیں گے تو اے ایس پی صاحب کی بے عزتی تو پکی۔اور چوہدری صاحب کی نوازش الگ"

وہ شیطانی سی ہنسی کے ساتھ اے ایس آئی سے کہہ رہا تھا۔

"سر جی...وہ اتنے بے وقوف نہیں ہیں کہ خود چھٹیوں پر ہوں اور اہم فائلز یوں ہی چھوڑ جائیں"

اے ایس آئی کی بات میں وزن تو تھا۔

"تو اور کیا کریں۔زندگی عذاب کر رکھی ہے اس آدمی نے۔سکون سے جینے بھی نہیں دیتا۔عامر صاحب تھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔اسے ہی ایمانداری کی شوخیاں مارنی ہوتی ہیں۔جیسے کہ ہمیں پتا ہی نہیں فوج کتنی ایمان دار ہوتی ہے۔"

وہ طنز کرتے ہوئے ہنسا تھا۔

"بہت... عمدہ معلومات ہیں آپ کے پاس میرے بارے میں ایس ایچ او صاحب"

ان کی ہنسی اب گلے کا پھندا سا بن کر اٹک گئی۔

وہ مڑے تو وہ مسکراتا ہوا دروازے میں کھڑا تھا۔اسکے ہاتھ میں اس کی۔ چھڑی تھی، سر پر ٹوپی اور وہ مطمئن سے انداز میں چلتا ہوا ان تک آیا۔

وہ سب کچھ سن چکا تھا اس کا مطلب تھا کہ ان کے لیے آج قیامتِ صغریٰ تھی۔

"سلام علیکم س... س... سر"

بمشکل سلیوٹ کرتے ہوئے ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

اس سے زیادہ برا دن بھلا کیا ہو سکتا تھا۔

"کرو کرو کیا کر رہے تھے؟"

وہ پر سکون سے انداز میں چلتا ہوا اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ٹوپی اتار کر میز پر رکھی اور چھڑی اس کے اوپر ٹکا دی۔

www.novelsclubb.com

ان کی رنگت زرد اور ہونٹ نیلے پڑنے لگے جیسے آخری قطرہ خون بھی کسی نے نچوڑ لیا ہو۔

"بولیں ایس ایچ او صاحب۔آپ کو کیا انعام دوں اس کارنامے پر؟"

ٹیک لگاتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا۔

"وہ...و...وہ سر وہ"

"وہ سر نہیں یہ سر"

ان دونوں نے تھوک نگلا تھا۔

"وہ ہم تو بس چیک کرنے آئے تھے کہ سب چیزیں سلیقے سے رکھی ہیں یا نہیں۔"

اس نے ٹیبل پر بکھری فائلز کو دیکھا تو ایس ایچ او کو فرار کے لئے کوئی بہانہ نہ ملا۔

نم...معاف کر دیں سر...آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"

انہیں اپنی پیٹیاں اترتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

"آئندہ کی نوبت آنے ہی نہیں والی جناب"۔

www.novelsclubb.com

اس کا پر سکون سا انداز قائم رہا۔

"سر پلیز سر...ہم معافی مانگتے ہیں۔آپ کے پیر پکڑ کر معافی مانگے کو تیار ہیں"

"سر ہماری روزی روٹی چھن جائے گی"

"سر ہم وعدہ کرتے ہیں ایسی غلطی دوبارہ کبھی نہیں کریں گے"

وہ منتوں پر اترے تو اس نے سنجیدگی سے انہیں دیکھا۔

"کس کے نوکر ہو تم لوگ؟"

"جی سر؟"

www.novelsclubb.com

اس نے ایک لمحے کا توقف کیا۔

"کس کی ملازمت کرتے ہو؟ حکومت کی یا چوہدری صاحب کی؟"

انہوں نے ایک دوسرے کو شرمندہ سی نگاہوں سے دیکھا۔

"وہ چوہدری ریاض جس کا بیٹا ایک گینگ ریپ کیس میں مرکزی ملزم ہے اس کی نوکری کرتے ہو تم لوگ؟ دوسروں کی بیٹیوں کی عزتوں سے کھیلنے والے لعنت زدہ شخص کے پالتو ہو؟"

وہ نظریں جھکا کر سن رہے تھے۔

"آج کسی اور کی بیٹی کے ساتھ ان درندوں نے ظلم کیا کل کو یہی لوگ تمہارے گھروں میں بھی گھسیں گے۔ یہ مت سمجھنا کہ تمہارا گھر اس گندے کھیل سے محفوظ رہے گا۔"

وہ نگاہیں نہیں اٹھا پا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ لوگ جن کو طاقت کا بہت نشہ ہوتا ہے۔ یہ اپنے خون کے رشتوں سے بھی مخلص نہیں ہوتے تو اپنے پالتو ملازموں کے کہاں سگے ہوں گے؟ سو بہتر ہے کہ اپنی وفاداریاں ان کو پیش کرو جن کی حفاظت اور خدمت کے لیے یہ وردی پہنی تھی۔ ان لوگوں کو اپنی وفاداری پیش

کرو جن کے خون پسینے کی کمائی سے لیے گئے ٹیکسوں سے تم لوگوں کے گھروں کے چولہے جلتے ہیں۔"

ہونٹ بھینچے نظریں جھکائے وہ کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں تھے۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہا۔

"تم لوگوں کے سسپینشن آرڈرز..."

"نہیں سر پلیز..."

"ایسا مت کریں پلیز"

www.novelsclubb.com

"ہم بدنام ہو کر رہ جائیں گے"

وہ مسکرایا۔

"اپنی بدنامی کی بہت فکر ہے؟ تو جو بدنامی اس ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے تم جیسوں کی وجہ سے اس کا کیا؟"

وہ کرسی سے آگے ہو کر ٹیبل پر ہاتھ جمائے گویا ہوا۔

"س...سو...ری سر"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"میں تم لوگوں کی اس سنگین غلطی پر تم دونوں کو معاف کرنے کو تیار ہوں۔"

ان کو جیسے مرتے مرتے کسی نے زندگی کی نوید سنائی تھی۔ابھی ان کے چہرے بے یقینی سے ہی دوچار تھے کہ وہ پھر سے بول پڑا۔

"لیکن میری بھی ایک شرط ہے"

"آپ حکم کریں سر..."

وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور چلتا ہوا قائدِ اعظم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔اس نے ہاتھ پیچھے کی جانب باندھ رکھے تھے اور پشت ان دونوں کی جانب تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے تعلقات اس چوہدری ریاض کے ساتھ بہت گہرے ہیں۔ایک ہی گاؤں سے تعلق ہے۔تمہارے والد اس کے پرانے منشی تھے وغیرہ وغیرہ۔"

اکرام نے سر اٹھا کر اصغر کو ناسمجھی میں دیکھا۔

"مدعے کی بات پر آتے ہیں"

وہ ان کی جانب مڑا۔

"مجھے اس کے کالے دھندوں کا ٹھوس ثبوت چاہیئے اور تم یہ کام کروگے اکرام الدین"

اس کا رنگ اڑتا ہوا اس کے چہرے سے نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ل...لیک...لیکن سر وہ"

"وہ،یہ،آپ جناب،لیکن میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔میرے پاس تمہارے خلاف کافی ثبوت ہیں جو تمہاری نوکری تو کیا تمہاری فیملی کے ساتھ تعلقات کو بھی خراب کر سکتے ہیں۔"

اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے۔

"سو بہتری اسی میں ہے کہ اپنی نوکری اور عزت بچاؤ۔اس چوہدری کی چمچہ گری کا فائدہ اٹھا کر مجھے دو ہفتوں کے اندر اندر ثبوت لا کر دو"

اس نے تھوک نگلا۔

"وہ...وہ مجھے اور میرے گھر والوں کو زندہ گاڑھ دے گا سر"

"اور ثبوت نہ ملنے پر میں تمہیں زندہ گاڑھ دوں گا"

اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

www.novelsclubb.com

"سر...وہ بہت خطرناک آدمی ہے اور..."

اصغر بولنے لگا تو اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"اس کے بیٹے بدر چوہدری اور کے مفرور دوستوں کے متعلق معلومات تم اکٹھی کرو گے"

اس کی بولتی ہی جیسے بند ہو چکی تھی۔

"یاد رکھنا صرف دو ہفتے کا ٹائم ہے۔اور فکر مت کرو وہ تم دونوں کو کچھ نہیں کر سکے گا"

دونوں نے ایک دوسرے کی جانب بے بسی سے دیکھا۔

"یو مے گو ناؤ"

انہوں نے بد دلی سے سلیوٹ کیا اور اس کے دفتر سے باہر نکل گئے۔

اس کی نظر قائد کی بڑی سی تصویر پر ٹھہری جو ہر سرکاری دفتر، پارلیمنٹ، معزز اداروں اور عدالتوں میں ہونے والی بے ایمانیوں، ناانصافیوں اور کرپشن کی گواہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرِ کارواں ہم تھے روحِ کارواں تم ہو

ہم تو صرف عنواں تھے، اصل داستاں تم ہو"

اس کے دماغ میں بچپن کا ترانہ گونج رہا تھا۔

"کیا داستان اور کیا عنوان۔ ہم تو شاید ایک قوم بھی نہیں رہے۔ ہمیں بھیڑ سے قوم بنانے والے جب چلے گئے تو ہم پھر سے مرکزیت بھول کر بھیڑ بن گئے ہیں۔"

سر جھٹکتے ہوئے وہ کرسی پر آ بیٹھا اور بکھری ہوئی فائلز کو کھول کر دیکھنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم نے نہ تو ہمیں اپنی شادی پر انوائٹ کیا تھا نہ گھر پر کوئی دعوت دی۔ دس از ناٹ فیئر"

اس کے کندھے اچکا دیے۔

سارا دن وہ یونیورسٹی کی سیر ہی کرتی رہی تھیں۔ اس کی کسی کے ساتھ حد سے زیادہ دوستی نہیں تھی بس وہ وقت گزارنے ان کے ساتھ وہاں واپس آئی تھی۔

"اچھا ابھی فون کرو اپنے ہسبینڈ کو اور کہو کہ تمہیں پک کریں آ کر"

وہ ہربڑا سی گئی۔

گھاس پر دائرہ سا بنا کر وہ بیٹھیں ہوئیں پرانا وقت یاد کرتے کرتے اس کی شادی تک پہنچ گئیں تھیں۔

"ن... نہیں وہ...وہ بزی ہوں گے اور..."

بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے وہ ہچکچاتے انداز سے بول رہی تھی۔

"تمہیں واپس چھوڑتے چھوڑتے شام ہو جائے گی۔اس لئے بھائی کو فون کرو کہ تمہیں لینے آجائیں۔اسی بہانے ہم بھی دیکھ لیں گے۔پکس تو تم نے رکھی ہی نہیں ہوئیں"

کب سے وہ ان کو ٹالنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ موضوع بدلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔عصر کا وقت ہو چکا تھا اور اب انہیں گھر بھی جانا تھا۔

"کرونا دملہ..."

"ہاں...پلیز کرونا"

"جان نہیں چھوڑنی ہم نے تمہاری"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"بیلا پلیز تم لوگ سمجھو نا...وہ بزی ہوں گے"

انہوں نے اپنی ضد جاری رکھی۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے فون نکالا اور اس کا نمبر ڈھونڈنے لگی۔

"مسٹر عذاب خان"

اس نے سکرین ان سب سے چھپائی اور کال ملائی۔

"لاؤڈ سپیکر آن کرو"

www.novelsclubb.com

ناچاہتے ہوئے بھی اسے ان کی بات ماننا پڑی۔

وہ دعا کر رہی تھی کہ وہ فون نہ اٹھائے۔

چند رنگز کے بعد ہی فون اٹھا لیا گیا۔

"زہے نصیب...آج بیگم صاحبہ نے ہمیں خود کیسے یاد کر لیا؟"

وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں وہ کچھ الٹا سیدھا ہی نہ بول دے۔

"وہ...ہمائل آپ مجھے لینے آ سکتے ہیں؟"

ایک لمحے کو وہ رکا۔

"جو حکم جناب۔میں جلدی گھر آ گیا تھا دس پندرہ منٹ میں پہنچتا ہوں۔"

"اوکے بائے"

اس نے شکر کیا کہ اس نے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی جس سے اس کی سہیلیوں کو شک پڑتا۔

www.novelsclubb.com

"ان کے لہجے سے تو پٹھان نہیں لگتے۔"

"ہاں اردو اور پنجابی دونوں بہت اچھی بولتا ہے۔"

انہوں نے اسے گھورا۔

"بے شرم کچھ تو عزت کرو..."

وہ بمشکل ہنسی۔

باقی سارا وقت وہ اسی کے متعلق باتیں کرتی رہیں جس سے اسے بہت بوریت سی ہونے لگی تھی۔ ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد اس نے کال کی کہ وہ یونیورسٹی کے باہر آچکا ہے۔

اس کی ساری سہیلیاں بھی اس کے پیچھے پیچھے نکل پڑیں۔ انہیں اس کے "شوہر" کو دیکھنا تھا۔ ابھی وہ دروازے سے باہر آرہی تھیں کہ دملہ کو وہ روڈک دوسری جانب نظر آیا تھا۔

وہ کار سے باہر کھڑا تھا۔ بار بار گھڑی کو عادتاً دیکھتے ہوئے۔

"کہاں گئے بھائی؟"

اس نے اس کی جانب اشارہ کیا۔

"وہ... بلیک کوٹ پہنا ہوا ہے۔"

اس نے اسی لمحے دملہ کو دیکھتے ہوئے وہاں ٹھہرے رہنے کا اشارہ کیا اور خود سڑک پار کرنے کے لیے کنارے پر آیا۔

"ہائے اللہ.. تمہاری جوڑی کتنی پیاری ہے دملہ"

"اومائی گاڈ۔ تم جیسی نک چڑھی اور بد تمیز کے ہتھے یہ کیسے چڑھ گئے"؟

"دملہ..."

ایک نے اسے بازو سے تھام کر ایکسائٹمنٹ کا اظہار کیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ ان کے ساتھ موجود تھا۔

"اسلام علیکم بھائی۔"

اس نے خوشدلی سے سب سے گفتگو کی جس میں دملہ نے بلکل کوہی حصہ نہیں لیا تھا۔چند باتیں کرنے کے بعد وہ دونوں الوداع کہتے ہوئے سڑک پار کرنے لگے تو ہمائل نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔ سہیلیوں کے سامنے وہ اس کا ہاتھ جھٹک بھی نہیں سکتی تھی۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

سڑک پار کر چکے تو مڑ کر اس نے ان کی جانب ہاتھ ہلاتے ہوئے ہمائل کو سنایا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ہی واہ واہ ہو رہی تھی۔ دیکھا نہیں"

اس نے گاڑی کو چابی لگاتے ہوئے کہا۔

"ویسے وہ جو چھوٹے بالوں والی ہے نا اس کا نام بیلا ہے۔ تم پر کچھ زیادہ ہی فدا ہو رہی تھی۔ کہو تو بات کروں اس سے؟"

"شٹ اپ یار"

اس کے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اگر میری زندگی میں دوسری عورت آگئی تو مشکل تمہارے لیے ہی ہو جائے گی"

وہ ہنسی۔

"اگر تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ مجھے جیلسی وغیرہ ہو گی تو بھول جاؤ۔ تم دوسری شادی کرو یا دو سو گرل فرینڈز بناؤ۔ آئی ڈونٹ کیئر"

وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سوچ لو..."

"سوچ لیا"

اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"بھوک لگی ہے؟"

"نہیں"

اس نے اس کی بات مکمل سنے بغیر کہا۔

"اوکے پھر شاپنگ پر چلتے ہیں اس کے بعد کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں ڈنر کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چڑ کر اسے دیکھا۔

"آر یو سیریئس؟ میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے بھوک نہیں ہے اور تم نے شاپنگ کا بھی پلین بنالیا۔"

اس نے کندھے اچکائے۔

"دیکھا ہماری سوچ کتنی ملتی جلتی ہے۔"

اسے لگ رہا تھا وہ آج حواسوں میں نہیں ہے۔

"کیا بولتے جا رہے ہو؟"

"تھینک یو ڈارلنگ"

اس کا منہ کھل سا گیا۔

"سٹھیا گئے ہو کیا؟"

وہ مسکرایا۔

"آئی لو یو ٹو"

اس نے اسے گھورا۔

"نہایت ہی کوئی سستا نشہ کر کہ آئے ہو"

وہ ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"تو تم نے کون سا ایسا نشہ کر رکھا تھا جس نے تمہیں یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھوں گا؟"

اسے اسکی منطق سمجھ نہیں آئی تھی۔

"جب تم ایسی باتیں کرتی ہو تو مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے"

"دماغ مت کھاؤ۔ مجھے گھر جانا ہے بھوک..."

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"اوہو... تو سچ زبان پر آ ہی گیا محترمہ"

وہ کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔

"کہاں چلو گی؟"

وہ خاموش رہی۔

"اوکے مجھے بھی وہی ریسٹورنٹ پسند ہے"

www.novelsclubb.com

اس کی بچگانہ باتوں پر اب اس نے حیران ہونا بھی چھوڑ دیا تھا۔وہ عادی ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈھیر ساری شاپنگ کروانے کے بعد سامان گاڑی میں رکھ کر وہ اسے کھانے پر لے آیا تھا۔پہلے تو اس کے سامنے اس نے یہی کہا تھا کہ اسے بھوک نہیں لگی مگر کب تک بھوک پر قابو پاتی۔

اس نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا تھا کیونکہ صبح اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔

"سنو..."

"ہوں"

چائے پیتے ہوئے وہ مسلسل اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔

"بولو بھی"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا۔

"اپنے بالوں کو سجا کر رکھا کرو بہت خوبصورت لگتے ہیں۔"

وہ ہمیشہ کی طرح آدھے بالوں پر کیچر لگائے ہوئے تھی۔

وہ ایک لمحے کے لیے رکی۔

"تو تمہیں میرے بال خوبصورت لگتے ہیں اسی لیے گھورتے رہتے ہو؟"

"ہاں... تمہارے یہ خوبصورت بال وہ کیا کہتے ہیں شاعری کی زبان میں۔کالی گھٹائیں ہیں جانانہ۔انہی کے پھندے میں آپ نے ہمیں جکڑ رکھا ہے جناب"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسی۔

"بے وقوف"

وہ اسے کہہ کر ہنستی چلی گئی۔

وہ اس کی ہنسی کی وجہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

چائے کے بعد وہ گھر جانے کو تیار تھے۔آسمان پر بادل چھا جانے کی وجہ سے سات بجے ہی کافی اندھیرا ہو چکا تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی مگر ہمائل کو اسی وقت کوئی کال آگئی تھی۔

"اسلام علیکم سر..."

وہ گاڑی سے باہر نکل گیا اور ذرا فاصلے پر کھڑا ہوا کر فون پر بات کرنے لگا۔

"کافی دن ہو گئے ہیں نہ تو اسے اچھی طرح زچ کیا ہے نہ اس کی بے عزتی ہوئی ہے۔"

وہ سوچ رہی تھی۔

اس نے ریسٹورنٹ کی جانب دیکھا جہاں وہ ابو امی کے ساتھ اکثر آیا کرتی تھی۔وہاں سے اپنے میکے کا راستہ اسے اچھی طرح معلوم تھا۔

پل بھر میں اس کے دماغ نے شیطانی سا منصوبہ بنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نا میں یہاں سے رکشہ لے کر گھر چلی جاؤں۔ایک تو یہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھکے گا پھر گھر جا کر ڈبل بے عزتی کرواؤں گی۔ابو کو کہوں گی کہ مجھے اکیلے آنے کے لیے کہہ کر خود کسی لڑکی دوست سے ملنے چلا گیا تھا۔"

آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے اس نے باہر نکل کر بند بھی کر دیا مگر ہمائل جو کہ کال میں بہت مصروف تھا اسے پتا نہیں چلا تھا۔

بازو پر ہینڈ بیگ ڈالے موبائل اس میں رکھے وہ وہاں سے آہستہ سے نکل گئی۔

جب اس سے کافی دور ہو گئی تو اس نے بھاگنا شروع کر دیا کہ جلدی جلدی چوک تک پہنچ جائے۔موسم خراب ہو رہا تھا مگر اس نے اس کی بے عزتی کی خوشی میں اس طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

وہ چلتی چلتی چوک تک آئی اور جو پہلا رکشہ ملا وہ پکڑ کر اپنے میکے کا پتا بتاتے ہوئے اسے چلنے کا کہہ دیا۔

اسے ہمائل خان کی بے عزتی کا سوچ سوچ کر کتنی خوشی ہو رہی تھی۔

تیز ہواؤں اور بجلیوں نے موسم زیادہ خراب کر دیا تو اسے اپنی شدید بیوقوفی کا احساس ہوا۔

رکشے میں اس کے علاوہ اور کوئی سواری نہیں تھی اور وہ راستہ بھی کوئی اور ہی لے رہا تھا۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"بھائی یہیں اتار دیں"

سڑک اب سنسان سی ہو چکی تھی۔

"باجی تھوڑا سا راستہ رہ گیا ہے بس صبر کر جائیں۔"

اس کی سانسیں اٹکنے لگیں۔

"نہیں ادھر ہی اتار دیں۔م میرے شوہر یہیں آ رہے ہیں"

اس نے رکشہ نہ روکا تو اس کی جان حقیقتاً مٹھی میں آ گئی۔

"روکو..."

وہ چلائی مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میں کود جاؤں گی روکو"

اس کا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔

اچانک ہی اس نے ہمت کر کہ باہر چھلانگ لگادی۔

جب وہ گری تو اس کی ہتھیلیوں اور گھٹنوں پر شدید رگڑ کی وجہ سے چوٹ لگ گئی تھی مگر ابھی اسے اپنی جان اور عزت کی خاطر بھاگنا تھا۔وہ اندھا دھند رکشے کی مخالف سمت میں بھاگتی چلی گئی۔موبائل اور پرس وہیں کہیں گر گیا۔

اپنے پیچھے اسے رکشہ مڑتے اور پھر اس کی جانب آنے کی آواز آئی۔

ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی اور ہوائیں مزید تیز ہو گئیں۔

وہاں دور دور تک ہوئی ذی روح نہیں تھا۔اپنی بیوقوفی اور انا میں وہ کس مصیبت میں پھنس چکی تھی۔

رکشہ مزید قریب آتا گیا اور اس کی ہمت جواب دینے لگی۔

اتنی شدت سے اس نے کبھی ہمائل کے اس کے پاس ہونے کی دعا نہیں کی تھی جتنی اس لمحے کی تھی۔

وہ بے شک نہ مانتی مگر یہی حقیقت تھی کہ وہ اس کا محافظ، اس کا شوہر تھا۔

"ہمائل..."

لاشعوری طور پر خوف میں اس کے منہ سے اسی کا نام نکلا تھا۔

"ہمائل پلیز... کہاں ہو تم"

وہ بدحواسی میں چلا رہی تھی جب اس کا پاؤں مڑا اور وہ گر گئی۔

اسے لگا کہ یہ اس کا آخری دن ہے۔ وہ کسی کو آج کے بعد دیکھ نہیں پائے گی۔

سامنے سے آنے والی کار کی لائٹوں نے اس کی آنکھیں بھی چندھیا دیں۔

پیچھے سے رکشہ آ کھڑا ہوا تھا اور آگے وہ گاڑی والا۔

"ہمائل..."

وہ پوری قوت سے آنکھیں بند کر کہ چلائی۔

اسے کار کا دروازہ پہلے کھلنے اور پھر اسی لمحے بند ہونے کی آواز آئی۔

"دملہ..."

وہ اتنی خوف زدہ تھی کہ اس نے آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔

"آنکھیں کھولو...دملہ"

اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے وہ اس سے بولا تو یک دم اس نے آنکھیں کھول دیں۔

وہ اس کے ساتھ تھا۔اس کے پاس۔

www.novelsclubb.com

اپنی حفاظت کی گرفت میں لیے ہوئے۔

"کہاں چلی گئی تھی؟دماغ خراب ہے؟کچھ ہو جاتا تو؟میں تمہاری حرکتوں سے تنگ آ گیا ہوں۔"

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا۔

پہلی بار اس کا کچھ بھی کہنا اسے برا نہیں لگ رہا تھا۔اس کے دل کو اس کی صورت نے پہلی بار عجیب سے خوشی،راحت اور تحفظ کا احساس دیا تھا۔

"ہمائل..."

وہ اس کی بانہوں میں چھپ سی گئی اور زور زور سے رو دی۔

وہ اپنا غصہ جیسے بھول گیا۔

"دم...دملہ"

وہ بس روتی چلی گئی۔

اس کی نظر سامنے کھڑے رکشے والے پر گئی تو ایک منٹ میں سمجھ گیا۔اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کھڑا ہوا اور گن نکال کر اس پر تان دی۔

وہ آدمی جو کچھ دیر پہلے شیر بنا ہوا تھا اب خوف کی مانند بھیگی بلی بن چکا تھا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی ہاں؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے پیچھے بھاگا تو دملہ نے اسے بازو سے پکڑ کر روک دیا۔وہ اسے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

"چھوڑو دملہ میں اس آدمی کو"

اس نے اس کا بازو مزید مضبوطی سے تھام لیا اور نفی کا اشارہ کیا۔

"دملہ یہ"

وہ آدمی بھاگ کر رکشے پر سوار ہوا اور رکشہ بھگا کر لے گیا۔

"تجھے میں دیکھ لوں گا"

وہ دملہ کی جانب مڑا۔

اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے خوب جھاڑ پلائے مگر وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اس سے کچھ بھی بولا نہیں گیا۔

"کچھ نہیں ہوا۔سب کچھ ٹھیک ہے"

www.novelsclubb.com

اس کے کندھوں کے گرد بازو کا حصار بناتے ہوئے اسے تحفظ کا احساس دلایا اور اسے کر کر گاڑی تک آ گیا۔ وہ اس کا ہاتھ چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔

جیسے تیسے اسے دلاسے دے کر گاڑی میں بٹھایا اور گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ یلماز کو گھر لے آئی اور بہزاد سے فون پر کہا کہ وہ میر کو واپس لے آئے۔ اسے سلانے کے بعد وہ کچن میں گئی اور کھچڑی بنانے کا سامان نکالنے لگی۔ عجیب سا احساس تھا جس نے اسے گھیر لیا تھا۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ اسے کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

ایسا کیسے ممکن تھا کہ اس کے میر سے اس قدر مشابہت والا کوئی اور بچہ موجود ہو۔ ایسا تو انڈین ڈراموں میں ہی ممکن تھا۔

"آپ کے جڑواں بچوں میں سے ایک سروائیو نہیں کر پایا"

ماضی کی آوازیں پھر سے اسے گھیرنے لگیں۔

"نہیں میرے بچے کو تو میں نے سوات میں کھویا تھا۔یہ نہیں ہو سکتا۔یہ میرا بیٹا نہیں ہو سکتا"

وہ دال اور چاول نکال کر صاف کرنے لگی۔

"لیکن اگر ایسا ہوا تو؟"

یہ امکان اس کی جان نکالنے کو کافی تھا۔

یہ بلکل ناممکن سی بات تھی۔اس کا بیٹا اسے دکھایا گیا تھا وہ میر کا ہمشکل نہیں تھا۔اسے بتایا گیا تھا کہ اس کے دونوں بچوں کے چہرے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔اسے مردہ حالت میں اس نے تھاما تھا۔اس کا ایک ایک نقش اسے یاد تھا۔اگر اس کا بیٹا مر چکا تھا تو یہ کیا معجزہ تھا؟ یہ بچہ کس کا بیٹا تھا؟ کون اسے یہاں

بے یار و مددگار چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

گھنٹی کی آواز سے اس کا جمود ٹوٹا۔

وہ کچن سے باہر نکلی اور دروازہ کھولا۔

میرِ آتے ہی اس کے گلے لگ گیا۔بہزاد نے اس کا بیگ اسے تھما دیا۔

آج وہ اسے تنگ کیے بغیر لایا تھا۔گھر آکر بھی اسے چڑانے والی کوئی بات نہیں کی تھی جو وہ اکثر کیا کرتا تھا۔

اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے بانہوں کے حصار میں لیا اور کافی دیر تک خود سے لگائے رکھا۔آج جو وہ منظر دیکھ کر آرہی تھی اس کی جان نکالنے کو کافی تھا۔

"ماما کیا ہوا؟"

اس کے آنسو بس نکلنے کو تیار تھے۔

بہزاد ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔یلماز کے بارے میں وہ اور اس کے گھر والے بھی جان چکے تھے۔وہ خود بھی حیران تھے کہ یہ کیسا معجزہ تھا۔

"ماما آپ کیوں رو رہی ہیں؟"

وہ اس سے الگ ہوا اور اس کے آنسو پونچھے۔

اس نے میر کے ہاتھ تھام کر چومے۔

"بس ایسے ہی...آپ کے بابا کی یاد آگئی تھی"

اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"تو ان کو کال کیوں نہیں کرتیں آپ؟"

وہ لاجواب سی اسے دیکھتی گئی۔

"آپ ان سے کہیں کہ آپ انہیں مس کر رہی ہیں۔اور وہ واپس آجائیں"

www.novelsclubb.com

اس نے اسے پھر سے گلے لگا لیا۔

"وہ میری بات نہیں سنتے"

بہزاد نے ان کو اکیلے چھوڑنا مناسب سمجھا اور وہ وہاں سے چلا گیا۔

"بابا گندے ہیں۔جب واپس آئیں گے تو میں ان سے بات نہیں کروں گا۔وہ آپ کو رلاتے ہیں۔"

اس نے اسے خود سے الگ کیا اور نفی میں سر ہلایا۔

"ماما بابا کبھی گندے نہیں ہوتے بچے۔اوکے۔"

وہ منہ بسور کر کھڑا ہو گیا۔

"پھر بھی میں ان سے بات نہیں کروں گا"

اس نے اسے چوما۔

"چلو تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے"

بات بدلتے ہوئے وہ کھڑی ہوئی اور دروازہ بند کیا۔میر کا ہاتھ تھامے ایک ہاتھ میں اس کا بیگ پکڑے کمرے تک آئی۔

یلماز کمبل میں لیٹا ہوا سو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کون ہے ماما؟"

اس نے بیگ اس کے سٹڈی ٹیبل پر رکھا اور اس تک آئی۔

پتا نہیں وہ دونوں کیسا ردِ عمل دیتے۔

"یہاں آؤ"

وہ بیڈ کے بلکل پاس کھڑا ہو گیا۔

"شور مت کرنا اوکے"

اس نے قدرے آہستہ آواز میں کہا اور نرمی سے یلماز کا رخ اپنی جانب موڑا۔

میرِ کا منہ پورے کا پورا کھل گیا۔ وہ ساکت سا ہو گیا۔

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"میرِ یہ یلماز ہے"

وہ چیخ پڑا۔

www.novelsclubb.com

"میر آہستہ بولو..."

اس نے چیخنا جاری رکھا اور ڈر کر اس کے پیچھے چھپ گیا۔

یلماز ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"بیٹا کچھ نہیں ہوا۔ سو جاؤ آپ"

وہ حیران پریشان آس پاس دیکھنے لگا۔

"سو جاؤ"

اسے لٹانے کی کوشش کرتے کرتے میر کا ہاتھ بھی اس نے تھام رکھا تھا جو مسلسل چھپ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جن..."

وہ چلایا تو یلماز بھی ڈر سا گیا۔

"میر...ہوش کرو۔"

اسے زبردستی یلماز کے سامنے کیا تو اس کا منہ بھی کھل سا گیا۔

"میر یہ یلماز ہے جن نہیں۔ ہینڈ شیک کرو"

وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

"میر گندے بچے مت بنو"

دونوں کے ہاتھ تھام کر اس نے ایک دوسرے کے اوپر رکھے تو میر کا خوف کچھ کم ہوا۔

یلماز کبھی اسے دیکھ رہا تھا کبھی میر کو۔

"یلماز... یہ میر ہے۔ میرا بیٹا اور آپ کا فرینڈ"

www.novelsclubb.com

دونوں ایک دوسرے کو ناسمجھی میں دیکھ رہے تھے۔

"میر؟"

یلماز نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تو اس نے ڈرتے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھوا پھر اپنے چہرے کو چھوا۔

"ماما یہ کون ہے؟"

وہ اسے گود میں لے کر یلماز کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"آپ کا نیا دوست۔"

"پر یہ... یہ تو میں ہوں۔ یہ دیکھیں اس کی آئیز کا کلر۔ اور... اور"

اسے وضاحت دینی نہیں آ رہی تھی کہ کیا بولے۔

"میں بھی نہیں جانتی بیٹا لیکن کچھ گندے لوگ اس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے تو ماما اسے اپنے گھر لے آئیں۔ آپ کو بھائی یا بہن چاہئیے تھی نا؟ دیکھو آپ کی دعا قبول ہو گئی"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی بہت کنفیوز تھے۔

"آ... آنٹی م۔ یہ تو"

وہ کافی دیر بعد بولا۔

اسے بھی اپنی آغوش میں لیتے ہوئے اس نے پیار کیا۔

"ہاں...آپ کا چہرہ بلکل میرے بیٹے جیسا ہے۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کو حیران پریشان دیکھتے ہی جا رہے تھے۔

"اچھا چھوڑو۔میں کھانا بنا رہی ہوں۔ میرِ آپ خود آج کپڑے چینج کرو اور یلماز کو کھلونے دکھاؤ"

وہ انہیں بیڈ پر بٹھاتی ہوئی خود اٹھ کر چلی گئی۔

ان کے درمیان عجیب سی خاموشی چھا گئی۔وہ بس ایک دوسرے کو دیکھتے جا رہے تھے۔ میرِ ہاتھ بڑھا کر بار بار اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا کہ کہیں اس کے ماسک تو نہیں لگا رکھا۔

www.novelsclubb.com

"فرینڈ..."

بولنے کی عادت سے مجبور میرِ آخر کار بول پڑا۔

"آپ کا نام بہت مشکل ہے۔"

وہ کچھ نہ بولا۔

"کہاں سے آئے ہو؟"

خاموشی ہنوز قائم رہی۔

"بات کیوں نہیں کر رہے؟ کہیں سچی والے جن تو نہیں؟"

یلماز نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کی ماما کا کیا نام ہے؟"

اس کی آنکھوں میں پھر سے خوف جھلکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا رکو میں اپنے ٹوائز دکھاتا ہوں"

وہ اس کے ردِ عمل کو دیکھے بغیر اپنے کھلونے لینے کمرے سے باہر بھاگا۔

یلماز کمبل کو جکڑے تلخ یادوں سے گھر گیا۔

میر کچھ ہی دیر کے بعد بلاکس، کار اور روبوٹس کے ڈھیر کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا اور آتے ہی چیزوں کو بیڈ پر پھیلا دیا۔

کچھ دیر پہلے والا خوف اور کنفیوژن اب دور ہو چکی تھی۔ وہ سب سے بہت جلدی گھلتا ملتا تھا۔

"یہ دیکھو۔ یہ والا آپ لے لو۔ اس کا نام ہے آپٹیمس پرائم"

ٹرانسفارمر موووی کے روبوٹس کی پوری کلیکشن وہ اس کے آگے کھولے بیٹھا تھا۔

"میرا فیورٹ ہے بمبل بی"

وہ مسلسل بولتا جا رہا تھا مگر یلماز نے ایک چیز کو بھی ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

"یہ ڈائنوسارس والے میرے چوچو نے بھیجے تھے۔ پتا ہے وہ بہت اچھے ہیں"

یلماز بس حسرت سے آن کھلونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر تم نے ان کھلونوں کو آئندہ ہاتھ لگایا تو تمہارے ہاتھ

توڑدوں گا"

آوازاس کے ذہن میں گونجی تھی۔

اس کا تنفس بگڑنے لگااور وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر رونے لگا۔

میرِاسے دیکھ کر یک دم گھبرا اٹھا۔

"ماما..."

اس نے چلا کر کہاتو وہ قریباً بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

"یلماز...بیٹا کیاہو گیاہے آپ کو؟"

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دینے لگی۔

"میں نے تو کچھ بولا بھی نہیں میں بس ٹوائز دکھارہا تھا"

وہ خود بھی رونے والا ہو چکا تھا۔

"بس بس...کچھ نہیں ہوا"

www.novelsclubb.com

اسے بوسہ دیتے ہوئے وہ اسے تحفظ کا احساس دلانے لگی۔

کافی دیر کے بعد اس کی یہ حالت سنبھلی تھی۔

وہ اس سے الگ ہونے کو تیار ہی نہیں تھا۔

"بیٹا کس چیز سے ڈر جاتے ہو بتاؤ مجھے؟ کیا ہوا ہے؟"

وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

"بولو بیٹا"

"وہ..."

www.novelsclubb.com

اس کے آنسو پوچھتے ہوئے اس نے سوال دہرایا۔

"پاپا کہتے ہیں کہ اگر کھلونوں کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دوں گا"

اس کا دل دہل سا گیا۔

یعنی کہ وہ سوتیلے ماں باپ کے ظلم کا شکار تھا۔اگر وہ اس کے سوتیلے والدین تھے تو پھر اس کے اصلی ماں باپ کون تھے اور کہاں تھے؟

"کوئی کچھ نہیں کہے گا آپ کو۔میں ہوں نا میری جان"

میر بھاگ کر کچن میں گیا اور گلاس میں پانی ڈال کر لایا۔

"ماما اسے پانی پلائیں"

وہ اس کی سمجھداری پر مسکرائی۔

"بھائی سے پانی پیو"

اس نے اسے خود پلانے کا اشارہ کیا تو کچھ جھجھکتے ہی سہی مگر میر کے ہاتھوں سے اس نے پانی پی لیا تھا۔

"شاباش...گڈ بوائے۔"

میر نے بھاگ کر گلاس کچن میں رکھ دیا اور خود دوبارہ واپس آیا۔

www.novelsclubb.com

یلماز کی طبیعت اب کافی سنبھل چکی تھی۔

"یہاں کوئی بھی آپ کو کچھ نہیں کر سکتا اوکے۔ میرِ آپ کا بہت اچھا فرینڈ بنے گا۔ کبھی لڑائی نہیں کرے گا۔ بولو کیا آپ بنو گے میر کے فرینڈ؟"

وہ کچھ سوچتے ہوئے میر کی جانب دیکھنے لگا۔

"بولو بیٹا؟"

اس نے ہچکچاتے ہوئے ہاتھ بڑھا دیا تو میر نے گرمجوشی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلا ہلا کر خوشی کا اظہار کیا۔ یلماز نے فوراً ہاتھ کھینچا تھا۔ شاید وہ ان سب کا عادی نہیں تھا۔

"واؤ ماما بہت مزہ آئے گا۔ میرا ڈوپلیکیٹ دوست۔ واؤ۔ واؤ... واؤ"

وہ اچھل اچھل کر سارے کمرے میں شور مچانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاسپیٹل سے اس کو پٹیاں وغیرہ کرانے کے بعد اسے گھر تو لے آیا مگر وہ خوف کے مارے اس کا بازو چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ وہ اسی کے کمرے میں رکا تھا کیونکہ بہت خوفزدہ تھی۔ ساری رات وہ اس کا بازو تھامے خوف سے جاگتی رہی اور اسے بھی جگائے رکھا۔

فجر کی اذن سے کچھ دیر پہلے اس کی آنکھ لگی اور پھر کھل بھی گئی تھی۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ دونوں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئے تھے۔ دملہ نے ہمائل کا بایاں بازو ایک ہاتھ میں جکڑ رکھا تھا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ اس کے سینے پر دھرا تھا۔ اس نے دملہ کے ہاتھ اپنا ہاتھ جمار کھا تھا۔

اس کے دل کی دھڑکنیں جب اسے اپنے ہاتھ تلے محسوس ہوئیں تو وہ یک دم کرنٹ سا کھا کر اس سے دور ہوئی۔

وہ بھی غنودگی سی کے عالم میں اٹھا اور اسے نا سمجھی میں دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

وہ کچھ دیر کے لیے الفاظ بھول گئی۔ رات والی اپنی غلطی یاد آنے پر وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

"اگر...وہ...اگر تم نہ آتے تو۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"رات گئی بات گئی۔ بھول جاؤ اس واقعہ کو"

اذان شروع ہو چکی تھی۔

وہ اسے ٹکر ٹکر دیکھتی گئی۔اسے لگ رہا تھا کہ ابھی اسے تھپڑ دے مارے گا۔اس کی بے وقوفی قابلِ معافی نہیں تھی مگر وہ کچھ بھی نہیں بول رہا تھا۔

اذان مکمل ہونے تک ان کے درمیان خاموشی حائل رہی۔

www.novelsclubb.com

"آرام کرو..."

شرٹ کے بازو اوپر کرتا وہ یقیناً وضو کرنے جا رہا تھا۔وہ بیڈ سے اٹھنے لگا۔

"ہمائل..."

اس نے مڑ کر دیکھا مڑا۔

"تھینک یو"

یہ پہلا جملہ تھا جو اس نے دل سے بولا تھا۔

وہ کچھ دیر ٹھہرا۔اس کی پشت دملہ کی جانب تھی۔

"اپنی محبت اور عزت کی حفاظت کر کہ میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔جب تک زندہ ہوں... تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤ گی۔"

وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

دملہ کو وہ منظر اب ساری زندگی نہیں بھولنے والا تھا۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور وضو کرنے کے لیے واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

وہ فجر اس نے شکرانے کے آنسو بہاتے گزاری کہ اس کی عزت محفوظ رہی تھی۔وہ ان سالوں میں پہلی نماز تھی جس کے بعد اس نے دعا میں ہمائل کو بددعائیں نہیں دی تھیں۔

اس نے بس شکر ادا کیا تھا۔

اگلی صبح وہ اس سے ملے بغیر دفتر چلا گیا تھا۔اسے لگا تھا کہ وہ اس کی طبیعت کا پوچھ کر جائے گا۔اس سے کوئی بات کرے گا۔اسے غصہ سا آیا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد اس نے کپڑے بدلے اور بال سنوارنے لگی۔سادہ لمبی قمیص اور کھلے ٹراؤزر میں قدرے بہتر محسوس ہونے لگا تھا کیونکہ وہ کل صبح سے تھوڑے بھاری کپڑوں میں ملبوس تھی۔

"مانا کہ غلطی ہوئی ہے مگر اب یہ مسٹر خان ایسے روڈ ہی پیش آئے گا کیا؟"

اسے بہت برا لگا جیسے اس کی انا کو ٹھیس پہنچی تھی۔بھلا وہ کون ہوتا تھا اس کی کسی بھی بات پر رعب دکھانے والا۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ ایک رات پہلے والی دلہ بن رہی تھی۔

بالوں کو برش کرتے کرتے یک دم اسے خیال سا آیا تھا۔

چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

"نوراں"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس شام بارش بھی کھل کر برس رہی تھی۔وہ گھر ذرا دیر سے آیا تھا۔گاڑی کھڑی کرنے کے بعد وہ گھر کے اندر گیا تو پہلا خیال دملہ کا ہی آیا تھا۔وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تو کچن میں نوراں سے بات کرنے کی آواز پر وہ اسی جانب مڑ گیا۔

"میں نے امی لوگوں کو بلایا ہے اور..."

وہ سٹول رکھ کر بڑے کیبنیٹس کھولے کھڑی تھی۔نوراں نیچے اس کی دائیں جانب کھڑی اس کے حکم کی تعمیل کر رہی تھی۔

وہ مڑی تو ہمائل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

اس کے بال نہ صرف باب کٹ میں کٹے ہوئے تھے بلکہ ان کا رنگ بھی سیاہ سے بھورا اور گولڈن مکس ہو چکا تھا۔ وہ بہت عجیب و غریب سی لگ رہی تھی۔

"او... ہمائل صاحب آئے ہیں"

اس کا چہرہ تھکا تھکا اور آنکھیں سرخ تھیں۔

وہ کچھ لمحے تو بول ہی نہ سکا۔ وہ دملہ ہی کیا جو سدھر جائے۔

اس نے نوراں کو جانے کا اشارہ کیا اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"یہ سب؟ یہ کیا نیا تماشا ہے؟"

وہ ہنسی۔

"نیا لک پسند نہیں آیا؟ ہسبینڈ جی؟"

وہ طنز کر رہی تھی۔

"نیچے اترو ابھی..."

www.novelsclubb.com

وہ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔

"اصل میں کل میں نے امی کو..."

اس نے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ شاید اسے زور کا چکر سا آیا تھا۔

"دملہ..."

اس نے اسے گرنے سے بچانے کی کوشش کی مگر سٹول کے کسی کیل کے ساتھ اس کا دائیاں پاؤں اچھا خاصا زخمی ہو گیا۔

"دملہ... کیا ہوا ہے؟"

اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ وہ بخار میں تپ رہی تھی۔

"نوراں فرسٹ ایڈ کٹ لاؤ..."

وہ اب مکمل حواسوں میں آچکی تھی۔

اس کا دوپٹہ لے کر اس نے پاؤں پر خون روکنے کے لیے گولا سا بنا کر رکھ دیا تھا۔

اب اسے شدید درد ہو رہا تھا۔

"کاش تم مجھ سے نفرت سے زیادہ خود سے ہی محبت کر لو"

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا تھا۔

نوراں جب فرسٹ ایڈ باکس لے آئی تو اسکا زخم صاف کر کہ اس نے دھیان سے پٹی باندھ دی۔

"چلو اب ڈاکٹر کے پاس..."

"اس کا ایک ہاتھ اپنے کندھے کے گرد ڈالتے ہوئے وہ اس کو چلا کر باہر گاڑی کی جانب لے آیا اور ہاسپیٹل کی جانب روانہ ہو گیا۔

"تم کسی دن اپنے اس بچپنے میں خود کا ہی نقصان کروا بیٹھو گی"

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔اسکا سر چکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاسپیٹل پہنچ کر اس کی اچھی طرح پٹی کی گئی۔دو سٹیچز بھی لگانے پڑے تھے۔اس کا بخار کافی تیز ہو چکا تھا جس کو کم کرنے کے لیے اسے ٹھنڈی پٹیاں لگانا پڑی تھیں۔

کافی دیر کے بعد اس کا بخار تھوڑا کنٹرول میں آیا تھا۔

وہ تو اسے ایک رات ہاسپیٹل میں ہی رکھنا چاہتا تھا مگر وہ ضد کر رہی تھی کہ اسے گھر ہی جانا ہے۔سو اسے اس کی بات ماننا پڑی۔

"اب یہاں سے اٹھنا مت..."

اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ہمائل نے اسے کمبل اوڑھاتے ہوئے اس نے اسے سختی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ نقاہت سی محسوس کر رہی تھی۔

"کھانا کھایا ہے تم نے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے تنگ کرنے کے منصوبے کم بنایا کرو اور اپنے کھانے پینے پر ہی کم از کم دھیان دے لیا کرو"

اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔اب زیادہ پروفیسر بننے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں چینج کر کہ آتا ہوں تو دیکھتا ہوں"

وہ صبح سے اسی وردی میں ملبوس تھا کیونکہ دفتر سے آتے ہی اس کو ہاسپٹل لے جانا پڑ گیا تھا۔

کپڑے بدل کر اس نے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنی۔خود بھی وہ کافی تھک گیا تھا۔چینج کرنے کے بعد کافی سکون ملا تھا۔

وہ کچن میں گیا تو اسے کچھ بھی پکا ہوا نہیں ملا تھا۔نوراں کو شاید لگا ہو گا کہ وہ دونوں باہر سے کھانا کھا کر آئیں گے۔ویسے تو اسے نوراں کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں تھا مگر دلہ نے اسے اپنے ہاتھ کا کھانا بنا کر کھلانے کا شرف کہاں بخشا تھا۔اس وقت وہ کھانا بناتا تو دیر لگ جاتی۔

کچن سے نکل کر وہ اس کے کمرے میں دستک دے کر گیا تو وہ موبائل پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھی۔

"نوراں نے کھانا نہیں بنایا؟"

اسے ابھی یاد آیا تھا۔

"وہ میں نے ہی اسے منع کر دیا تھا۔آج پزا کھانے کا دل کر رہا تھا"

"بخار میں گندی چیزیں کھانے کا دل کر رہا تھا؟"

وہ دروازے میں ہی کھڑا ہو کر بولا۔

"پزا گندی چیز تو نہیں مسٹر"

"فاسٹ فوڈ تو ہے"

وہ اسے گھورنے لگی۔

"اچھا کچھ اور منگوالو"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بریڈ اور انڈا بنا کر لے آتا ہوں"

اس نے منہ بسورا۔

"مجھے نہیں کھانا بریڈ اور انڈا"

وہ بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی۔

"اس وقت تمہارے لیے اور کیا بناؤں؟"

وہ کچھ سوچنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مم...ایسا کرو کہ پاستا بنا لو..."

بخار کی وجہ سے اس کا دل کچھ بھی کھانے کو نہیں کر رہا تھا وہ بس اسے ستانا چاہ رہی تھی۔

"پاستا؟ سیریئسلی؟"

اسے اس کی بات پر یقین نہیں آیا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے ہاسپیٹل میں وہ ڈاکٹر کو بتا رہی تھی کہ اسے بھوک محسوس نہیں ہو رہی۔

"کچھ بھی بنا دو"

کچھ سوچتے ہوئے وہ مڑ گیا۔

"اوکے کچھ بھی بنا دیتا ہوں"

وہ پھر سے موبائل میں مصروف ہو گئی۔

کچھ ہی دیر کے بعد اسے بلینڈر چلنے کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"بلینڈر سے کیا کر رہا ہے؟"

وہ اٹھتے اٹھتے رک گئی کیونکہ اس کے پاؤں میں درد کی ایک ٹھیس سی اٹھی تھی۔

"ٹماٹر کا سوس بنا رہا ہو گا"

آدھا گھنٹہ گزرا تھا کہ دروازے کی دستک کے ساتھ ہی وہ ہاتھوں میں ٹرے لیے داخل ہوا تھا۔

ٹرے کپڑے سے ڈھکی ہوئی تھی۔وہ اس کے بیڈ کے قریب گیا اور ایک ہاتھ پر ٹرے اٹھا کر ہوا میں لہرائی۔

"تو ناظرین پیش خدمت ہے پاکستان کے نمبر ون شیف ہمائل فاروق کے ہاتھوں کی..."

وہ ہنسنے لگی۔

"مشہورِ زمانہ ڈِش...کچھ بھی"

اس نے ٹرے نیچے کرتے ہوئے کپڑا ہٹایا تو اس میں سفید کاغذ پڑا تھا جس پر بڑے بڑے سیاہ الفاظ میں "کچھ بھی" لکھا ہوا تھا۔

اس کے نیچے اس نے اپنا نام بھی لکھا تھا جیسے بہت ہی کوئی اعلیٰ کارنامہ سرانجام دیا ہو۔وہ بچپن کی جھلک سی تھی جب وہ اسے تنگ کیا کرتا تھا۔

"ہمائل میں تمہارا خون پی جاؤں گی"

"چچ چچ استغفر اللہ ڈائن...پہلے اپنے پیروں پر تو کھڑی ہو جاؤ..."

وہ موبائل رکھ کر پاؤں کی چوٹ جو بھولتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"بِل بتوڑی ناساں چوڑی ادھی مٹھی ساری ہی کوڑی"

وہ ہمیشہ سے بچپن میں اسے یوں ہی چڑایا کرتا تھا۔

"میں سچ میں تمہارا خون پی جاؤں گی پہاڑی بکرے..."

دو الفاظ جو اس نے جملے کے آخر میں کہہ ڈالے تھے پل بھر میں اسے ساکت کر گئے۔سوات کی حسین وادی کے پہاڑوں، جھیلوں اور سبزہ زاروں کے دامن میں کھیلتے ہوئے قہقہوں کی آوازوں میں وہ جیسے ڈوبنے لگی۔

وہ دو الفاظ اسے بچپن کے اس حسین دور میں لے گئے تھے جسے وہ اپنی یاداشت سے مٹانے کی سر توڑ کوشش کر چکی تھی۔

ماضی کی وہ گونج کہیں دور رہ گئی۔نہ وہاں شامل تھا،نہ غازیان اور زرتاشہ مگر ہمائل وہیں کھڑا تھا۔ مسکراتے ہوئے۔وہی شرارت اپنی آنکھوں میں لیے۔

پہلی بار اسے اس میں بچپن کے ہمائل کی چھوٹی سی جھلک دکھائی دی تھی۔یا اس نے بغیر نفرت کے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔

وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھتی گئی۔پہلی بار اسے اس کے چہرے میں شیطان نظر نہیں آیا تھا۔

"اوہیلو..."

اس کے سامنے ہاتھ لہرا کر اس کیفیت سے اس نے باہر نکالا تھا۔

"ہاں؟"

"کہاں گم ہو؟"

وہ نظریں ہٹا کر آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

"جاؤ یہاں سے۔فضول نکمے ہو تم"

وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا اور "کچھ بھی" والا سفید کاغذ اسے تھمایا۔

"کچھ بھی تو کھالو"

"ہمائل جسٹ گو...جاؤ یہاں سے پلیز میرے سر میں درد ہو رہا ہے مجھے سونا ہے"

وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی تو وہ کھڑا ہو گیا۔

"اوکے اوکے...مزاق کر رہا تھا۔"

خالی ٹرے وہ ساتھ لے گیا اور کچھ ہی دیر کے بعد فوڈ ٹرالی گھسیٹتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

غالباً اس نے کمرے کے باہر ہی اس سے چھپا کر رکھی ہوئی تھی۔

گرم گرم روٹیوں کی خوشبو کمرے میں پھیل سی گئی۔

"ہاتھ دھو پہلے..."

اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ اسے سہارا دے کر واش روم تک لے جائے۔

www.novelsclubb.com

"میں خود دھو سکتی ہوں۔ بیمار ہوں معذور نہیں ہوئی"

اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی مگر زخم میں درد شروع ہو چکا تھا۔

"دھیان سے"

لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ اور دیواروں کا سہارا لیتے وہ جیسے تیسے واش روم میں گئی اور ہاتھ منہ دھو کر واپس آنے لگی تو لڑکھڑا گئی۔

"رکو..."

وہ تیز قدموں سے اس تک پہنچا اور اسے سہارا دے کر واپس لایا۔

"انا اپنی جگہ لیکن اس انا کی جنگ میں خود کا ہی نقصان کر لینا کوئی عقل مندی نہیں ہے"

وہ درد پر ضبط کرتے ہوئے چپ رہی۔

ٹیبل کی طرح اس نے ٹرالی اس کے آگے سجا دی اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔

سالن کی جگہ پودینے کی چٹنی، کھیرے ٹماٹر کا سلاد اور مکس اچار تھا۔تب ہی وہ اتنی جلدی کھانا لے آیا تھا۔

"یہ؟...مجھے یہ نہیں کھانا"

"نخرے مت کرو..."

اس کے روٹی نکال کر دو حصے کیے اور ایک اسے تھما دیا۔

"تم کیوں میری امی بننے پر تلے ہو؟"

اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"اتنے مزے کی چٹنی ہے۔کھا کر تو دیکھو۔ویسے بھی میرا دل کر رہا تھا"

وہ مزے لے لے کر کھانے لگا۔

"میری بیماری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو مسٹر"

وہ کھانے میں ہی مگن رہا۔

شادی کے شروع کے دنوں میں اسے غصہ آتا تھا کہ وہ زبردستی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا تھا۔اسے زبرستی بلا کر لے آتا تھا یا خود آ کر اس کے ساتھ بیٹھ جاتا تھا۔

اب اسے عادت ہی ہو گئی تھی کیونکہ اسی کے بقول وہ تو تھا ہی "اول درجے کا ڈھیٹ" پھر ہار تو اسے ہی ماننی تھی نا۔

"سن بھی رہے ہو؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نو..."

یہ کہتے ہی اس نے اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھا تو یاد آیا ایک دن پہلے ہی تو اسے سڑک سے رگڑ لگی تھی۔

"رکو..."

اس نے اس کے ہاتھ سے روٹی لے کر رکھ دی اور اپنی میں سے نوالہ توڑ کر اسے کھلانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"اب شروع مت ہو جانا۔ چٹنی میں ہری مرچیں ہیں۔ تمہارے ہاتھ زخمی ہیں۔احسان نہیں کر رہا ہوں کبھی ضرورت پڑی تو واپس بھی لے لوں گا"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی وہ اس کو لاجواب کر چکا تھا۔

اپنے ہاتھوں کو اس نے ایک نظر دیکھا۔پٹیاں تو وہ اتار چکی تھی مگر رگڑ کے زخم بہت سارے تھے۔

"اوکے لیکن یہ مت سمجھنا میں تمہارے کسی احسان تلے دب جاؤں گی"

وہ اسے سنانا نہ بھولی۔

"منہ کھولو..."

گھورتے ہوئے اس نے نوالہ لیا۔

واقعی چٹنی کے ساتھ ذائقہ اچھا لگ رہا تھا۔

"ویسے تمہارے اس ایڈونچر کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔بخار میں تپتے ہوئے پارلر جا کر یہ بے تکا ہیئر کٹ کروا کر اور بال رنگوا کر بھی آ گئی؟"

وہ کندھے اچکا کر مزے سے کھاتے ہوئے اس بات سے بلکل انجان تھی کہ وہ کس کے ہاتھ سے کھا رہی ہے۔وہ شخص جسے وہ دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی۔

"میں کیا پاگل ہوں؟ پارلر نہیں گئی تھی۔نوراں سے کہہ کر ہیئر کلر کا پیک منگوایا تھا پاس کے بازار سے۔اور کٹ میں نے یوٹیوب سے دیکھ لیا۔"

اسے اب سمجھ آئی تھی کہ وہ ہیئر کٹ اتنا برا کیوں لگ رہا تھا کیونکہ وہ اصل میں کوئی کٹ تھا ہی نہیں۔اس کی بیگم کا نیا تجربہ تھا جو بری طرح ناکام ہوا تھا۔

"آئینے میں اب صبح اپنی شکل دیکھ لینا۔ایسے ہی تو نہیں تمہارا نام بِل بتوڑی ڈالا۔"

"تمہاری ہر پسندیدہ چیز کو خراب کرنا میرا فرض ہے اے ایس پی"

وہ ہنسنے لگا۔

"خطرناک بنتی جارہی ہو"

"بچ کر رہنا۔ مجھ سے...ایسے بھاگو گے کہ شامل کی طرح واپس ہی نہیں آؤ گے"

اسکے چہرے کے تاثرات یک دم سے بدلے تھے۔

کرب، تکلیف اور پشیمانی کے تاثرات کو اس کے چہرے پر پھیلتا دیکھ کر وہ کوئی سوال نہیں کر سکی۔

اس سے ذہن میں ہزاروں سوال جنم لینے لگے تھے۔ایسی کون سی دشمنی تھی جس کی وجہ سے ایک جان کے دو ٹکرے ایک دوسرے سے ایسا الگ ہوئے کہ اب شامل اس کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔

وہ کچھ ہی لمحوں کے بعد سنبھل گیا تھا مگر وہ جاننا چاہتی تھی۔شامل کیوں گیا تھا؟

باقی وقت وہ اسے چھوٹے چھوٹے چٹکلے سناتا، کبھی چڑاتا، کبھی ہنساتا وہ خود بھی کھانا کھاتا رہا اور اسے بھی کھلاتا رہا۔ دوا کے بعد وہ اسے خاموشی سے کمبل اوڑھا کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"شامل کا فون نمبر کہاں سے ملے گا؟ ایسی بھی کیا ناراضگی؟ بی جان کو بھی میں نے اس کے لیے راتوں کو یہاں چھپ چھپ کر روتے دیکھا ہے۔ عجیب..."

سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہمائل میرا چارجر تمہارے پاس ہے؟"

پیکنگ کرتے ہوئے وہ اسے آوازیں دے رہا تھا۔

باقی سب گھر پر نہیں تھے۔ شامل کو کل آسٹریلیا کے لیے نکلنا تھا کیونکہ اس کا وہاں کی یونیورسٹی میں داخلہ ہو گیا تھا۔ پہلی ایسی کامیابی جس پر اسے فخر تھا کہ ہمائل کی کامیابیوں سے زیادہ بڑی ہے۔

www.novelsclubb.com

پہلے ان کے درمیان جو بھی غلط فہمیاں تھیں وہ دور کر کہ جانا چاہتا تھا۔آخر وہ اس کا بھائی تھا۔

"میر..."

وہ اسے آواز دیتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوا جو اس کے کمرے کے بلکل سامنے تھا۔دونوں کے کمرے دوسری منزل پر تھے۔

"میر..."

اسے وہ آس پاس کہیں نظر نہیں آیا تو وہ الماری اور دراز کھول کر چارجر ڈھونڈنے لگا۔

"کیا کرتا ہے یہ بھی..."

الماری کھولے وہ کھڑا تھا مگر اسے اس کا چارجر نہیں مل رہا تھا۔

کپڑوں کے نیچے اس نے ہاتھ مارا تو چارجر اس کے ہاتھ میں آگیا۔

اس نے نکالنا چاہا مگر اس کی تار ہمائل کی کسی شرٹ کے بٹن سے اٹک گئی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑا زور لگا کر کھینچا تو سب کچھ اس پر آ گرا۔

"لو اور مصیبت کھڑی ہو گئی۔"

نیچے جھکا ہوا وہ اس کے سارے کپڑے سمیٹنے لگا جب خاکی لفافے میں سے کوئی کاغذ باہر نکلا ہوا نظر آیا۔ وہ بغیر دیکھے اسے رکھنے والا تھا کہ اس پر اس نے کورٹ کی مہر دیکھ لی۔

اس نے کاغذات لفافے میں سے باہر نکالے اور پڑھنا شروع کیا۔

"ن... نکاح نامہ؟"

وہ پڑھتا گیا۔

اسے اپنی زندگی کا سب سے بڑا دھچکا، سب سے بڑا دھوکہ ملا تھا۔

"ہ... ہمائل فاروق خان"

اس نے دلہن کا نام پڑھا۔ وہ بے یقین تھا۔ صدمے میں تھا۔

جیسے اس کی دنیا ہی رک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا مجرم وہ تھا جس پر وہ کبھی شک بھی نہیں کر سکتا تھا۔اس کا بھائی،اس کا ہم راز،اس کا ہم پلہ...جو اس کے سب جذبات سے واقف تھا۔

"د...دم...دملہ احسن"

اس کے دل پر جو ہمائل نے وار کیا تھا اس کا زخم شاید کبھی بھرنے والا نہیں تھا۔

"شامل تم آواز دے رہے تھے؟"

دروازے تک آتے ہی وہ رک گیا۔

شامل کے ہاتھ میں اس کا سب سے بڑا راز تھا۔

وہ راز جسے وہ شامل سے ہی تو چھپا کر رکھنا چاہتا تھا۔

وہ ساکت کھڑا ہاتھ میں دھوکے کے ثبوت کو پکڑے کھڑا تھا۔

وہ دھوکہ جو کسی باہر والے نے نہیں بلکہ اس کے اپنے سگے بھائی نے دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے نظریں اٹھا کر ہمائل کو دیکھا جس کے چہرے پر شرمندگی اور پشیمانی صاف صاف جھلک رہی تھی۔

اور وہ...

وہ تو ٹوٹ گیا تھا۔

ایک پل میں اس کے بھائی نے اس کی ذات کو کرچی کرچی کر کہ بکھیر ڈالا تھا۔

"ش...شامل۔م۔میری بات سنو..."

وہ اس تک پہنچا اور نکاح نامہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

شامل کی آنکھیں سرخ تھیں۔

ہارے ہوئے انسان کی حالت اور کیا ہو سکتی تھی۔

"دیکھ میری بات سن...ایسا کچھ نہیں ہے۔میں ایکسپلین کر سکتا ہوں۔سکون سے میری بات سنو۔تمہیں یقین ہے نا مجھ پر ہاں؟"

www.novelsclubb.com

اس پل شامل کو اپنے ہی چہرے والے اس بھائی سے شدید نفرت محسوس ہونے لگی۔

"کیا یہ نکاح نامہ سچ ہے؟"

ہمائل نے ہونٹ بھینچے۔

"میری بات سنو"

"ہاں یا نہ؟"

وہ کچھ بول نہ سکا۔

"بولو...؟ایک جواب بس۔اس سے زیادہ کچھ بولنے کی ہمت مت کرنا"

www.novelsclubb.com

وہ خود نا جانے کیسے بولنے کی ہمت کر پا رہا تھا۔

"بولو..."

اس نے سر جھکا دیا۔

"ہاں سچ ہے"

شامل نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

"کیوں؟..."

"میری بات سنو۔حالات نے مجبور کیا تھا۔"

اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ..."

وہ پوری قوت سے اسے دور دھکیلتے ہوئے بولا۔

"تم جیسا خود غرض اور جھوٹا شخص میں نے اپنی ساری زندگی میں نہیں دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

دونوں کی آنکھوں میں کرب تھا،تکلیف تھی۔

"بتاؤ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟میری ہر چیز چھین لیتے ہو تم میر۔"

وہ بچوں کی طرح رو دیا۔

"عیدی سے لے کر میرے حصے کے بھی کھلونے، بی جان آغا جان کا پیار اور اب ...د...د ملہ؟"

ہمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

"تمہاری وجہ سے میں کھائی میں گرا تو میری ٹانگ فریکچر ہو گئی۔ میں آئی ایس ایس بی نہیں دے پایا، میرے گریڈز گرتے چلے گئے تمہاری وجہ سے... تمہاری وجہ سے زرتاشہ مر گئی"

وہ دل کا سارا غبار آج اس پر نکال رہا تھا۔

اس کا آخری جملہ ہمائل کی جان نکال چکا تھا۔

"لوگ کہتے ہیں ہمارے چہرے، آوازیں، پسند ناپسند سب کچھ ایک جیسا ہے مگر ان کو کیا پتا کہ تم جیسا خود غرض شخص کتنی اچھی قسمت لے کر آیا ہے۔ کہنے کو تو ہم میں کوئی فرق نہیں تھا لیکن پھر بھی تم ہر چیز میں آگے تھے"

ہمائل کے دل پر اس وقت کیا گزر رہی تھی یہ سب سن کر یہ صرف وہی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا سایہ بنا رہنے والا بھائی اس کے لیے یہ سب سوچتا ہے اسے اندازہ نہیں تھا۔

ایف ایس سی میں یہ دوریاں شروع ہوئی تھیں جب کسی کا بدکا ہوا بیل ان کے پیچھے لگا تو ہمائل کو بچاتے بچاتے وہ خود کھائی میں گر گیا۔

اس کے کالج کا سال ضائع ہو گیا جبکہ ہمائل نے ٹاپ کر لیا۔

حسد کا وہ بیج ایسی جنم لے گا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ ہمائل کی کامیابیاں اسے پڑھائی سے دور کرتی چلی گئیں۔ گھر والوں کے ہر عمل، ان کی ہر بات پر وہ یہی سمجھا کہ ہمائل کو زیادہ پیار دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پڑھائی میں اچھا تھا۔

ہمائل نے یہ دوریاں ختم کرنے کی سر توڑ کوشش کی مگر یہ گہری ہی ہوتی چلی گئیں۔ اس نے شامل کو تب بھی اپنی محبت پر فوقیت دی جب اسے پتا چلا کہ وہ بھی دلہ کو پسند کرتا ہے۔ وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ گیا تھا مگر قسمت نے اسی کے نصیب میں دلہ کو لکھا ہوا تھا۔

"اب تم فوجی افسر بن کر سارے علاقے کی شان بن جاؤ گے اور میں؟ میں کون ہوں؟ کچھ بھی نہیں۔ تم سے تو میری یہ خوشی بھی نہیں دیکھی گئی"

وہ چپ چاپ اس کی نفرت کی حد کو دیکھتا رہا۔ وہ بھائی جو کہتا تھا کہ وہ اس سے جدا ہو کر ختم ہی ہو جائے گا وہ آج اس سے کھلم کھلا نفرت کا اظہار کر رہا تھا۔

"میں نے اپنا راز تمہیں بتایا اور تم نے اسے ہی اپنے جال میں پھنسا لیا؟"

"میں نے جان بوجھ کر ایسا کچھ نہیں کیا"

وہ لڑکھڑاتی آواز میں بس اتنا بول سکا۔

"کاش... تم میرے بھائی نہ ہوتے"

سننے والے پر بھی یہ جملہ بھاری تھا اور کہنے والے پر بھی۔

"کاش میں اس دنیا میں اکیلا آتا۔ تم میرے ساتھ ہر چیز کے شراکت دار نہ ہوتے۔ کیوں ہو تم میری زندگی میں؟ کیوں؟"

وہ چپ چاپ سنتا رہا۔

"آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا..."

www.novelsclubb.com

وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو ہمائل اس کے پیچھے بھاگا۔

اس کا سامان جو بندھا ہوا تھا کچھ باہر ہی بکھرا تھا اٹھا کر پیک کرنے لگا۔

اس نے کان کے ساتھ فون لگایا ہوا تھا اور وہ کسی گاڑی والے کو ارجنٹ پر بلا رہا تھا اور اسلام آباد جانے کا کہہ رہا تھا۔

اسے آسٹریلیا کے لیے کل نکلنا تھا مگر وہ ابھی گھر چھوڑ کر شاید کسی دوست کے گھر جا رہا تھا۔

"میری وجہ سے تم باقی گھر والوں سے بھی رشتہ ختم کر دو گے؟"

"ان کو میری کوئی ضرورت نہیں۔ تم جو ہو ان کے پاس۔ میرا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ بلکہ میرے جانے سے سب بہت خوش ہو جائیں گے"

ہمائل نے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ موڑا۔

"تم ہم سب کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔"

وہ سامان باندھ چکا تھا۔

"میرے پیچھے آنے کی یا مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں تم میرے کیا لگتے ہو۔"

ایک بیگ کندھے پر ڈالے، سوٹ کیس کا ہینڈل ہاتھوں میں تھامے وہ جانے کو تیار تھا۔

"رک جاؤ شامل مت جاؤ...خدا کے لیے ایسا مت کرو۔"

وہ گھر سے باہر نکل رہا تھا اور ہمائل اس کے پیچھے پیچھے منتیں کر رہا تھا۔

دملہ اب اس کی بیوی تھی۔اس کی گھر سے بھاگنے والی حرکت کس طرح شامل کو بتاتا۔یا کس طرح بتاتا کہ وہ اسے کس حالت میں ملی تھی۔بتائے بغیر وہ اسے کھو رہا تھا اور اگر بتا دیتا تو بیوی کی عزت اور اس کی غیرت پر چوٹ پڑتی۔

گھر کے باہر اس نے ٹرانسپورٹ والی گاڑی بلوائی ہوئی تھی جس میں بیٹھ کر وہ نا جانے کہاں جا رہا تھا۔

"مت جاؤ...تم سب رشتوں کر کھو کر بہت پچھتاؤ گے۔"

"تم سے شدید نفرت کرتا ہوں۔سنا تم نے نفرت۔تم نے میرا سب کچھ چھین لیا۔کاش تم میرے بھائی نہ ہوتے۔تم ہمیشہ سے میرا سب کچھ چھین لیتے ہو۔پر آج تم نے میری زندگی چھین لی"

گاڑی والا بھی یہ تماشا دیکھ کر حیران تھا۔

"مت جاؤ۔پلیز"

ہمائل اردو میں بات کرنے لگا تاکہ ڈرائیور کو سمجھ نہ آئے۔

"مت جاؤ پلیز۔میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔تمہاری نفرت مجھے مار ڈالے گی شامل"

اس نے شامل بازو پکڑے ہوئے کہا جب وہ گاڑی میں سوار ہو رہا تھا۔لیکن اس نے حقارت سے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔اپنے ہی سگے بھائی کا ہاتھ۔اس کا ہاتھ جو کبھی اس کی جان ہوا کرتا تھا۔

"مر گئے تم میرے لیے اور وہ بھی جس کے ساتھ مل کر مجھے بے وقوف بنایا تم نے۔"

آخری جملہ اس نے یہی کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمائل وہیں ساکت رہ گیا۔

وہ منجمد ہوا وہیں کھڑا اپنی جان کے حصے کو خود سے الگ ہوتے دیکھتا رہا۔ کچھ کہنے یا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی۔

اس نے اس کی دھول اڑاتی گاڑی کو دور دور تر ہوتے دیکھا۔ اس لمحے نا جانے کیوں اسے لگا کہ وہ اپنے بھائی تو دوبارہ کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔

وہ چلا گیا۔

اسے گلے لگائے بغیر اس سے دور چلا گیا۔

آغا جان اور سبھی گھر والے ان کے بیچ کے کھنچاؤ سے تو واقف تھے مگر یہ بات تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔

چوکیدار چاچا کے بقول اس کو جتنی بھی سمجھ آئی تھی اس نے انہیں بتا دی مگر سب نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ آپس کی چھوٹی موٹی لڑائی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا۔

آغا جان نے، باقی بھائیوں نے اسے کال کرنے کی ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر وہ آسٹریلیا جا کر بلکل گم ہو گیا تھا۔ نا جانے یونیورسٹی کے، رہائش کے اور کھانے پینے کے اخراجات کیسے اٹھاتا تھا۔

بی جان اس کے غم میں نڈھال ہو چکی تھیں مگر اسے اپنی انا سارے رشتوں سے زیادہ پیاری تھی۔

آغا جان خود اس سے ملنے اس کی یونیورسٹی بھی گئے مگر ان سے بھی اس نے بد تمیزی کر کہ انہیں بد ظن کر دیا تھا کہ واپس آتے ہی انہوں نے اس کے ذکر پر ہی جیسے پابندی لگا دی۔ اب تک وہ گھر نہیں لوٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

پرانے واقعات دہراتے ہوئے ہمائل نے آنکھیں موند لیں تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اتنی صبح صبح کیوں ناشتہ لے آ گئے ہو؟"

اپنے سامنے اسے ناشتہ رکھتے ہوا دیکھ کر وہ بے زار گی سے بولی تھی۔

"صبح صبح اٹھا کر منہ ہاتھ دھولا کر اب زبردستی ناشتہ بھی کروا رہے ہو۔نوراں کہاں ہے؟"

برا سا منہ بناتے ہوئے اس نے بریڈ کا نوالہ لیا۔

"نوراں کا صبح صبح پیغام ملا تھا کہ اس کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں تو وہ کچھ دن نہیں آسکے گی۔سو فی الحال یہ نیک کام مجھے ہی سرانجام دینا ہو گا۔"

وہ وردی میں ملبوس تھا۔اسے تھانے جانا تھا اور دملہ کو ناشتہ اور دوا کے بغیر کیسے چھوڑ کر جا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بچی تو نہیں ہوں۔ناشتہ میں خود کر لیتی"

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ اوور ڈراما کر رہی تھی۔

"اگر مجھے ذرا سا بھی یقین ہوتا کہ میرے جانے کے بعد اکیلے تم اپنا خیال رکھ سکتی ہو تو یہ سب کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟"

دوسرے ٹوسٹ پر جیم لگاتے ہوئے اس نے اسے زبردستی تھمانا چاہا۔

"بس کرو نا..."

"تم جیسی ضدی لڑکی کو پالنے والے ان عظیم لوگوں کو سلام ہے"

اس نے ساتھ رکھا تکیہ اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا تو اس کے بال بکھر سے گئے۔

www.novelsclubb.com

"لیو نے...یہ کیا کیا؟"

تکیہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

"اتنی محنت سے بال سیٹ کیے تھے"

دلمہ نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ سے بریڈ لے لی۔

"کھا رہی ہوں... کھا رہی ہوں۔ جاؤ اب"

"دوا کس نے لینی ہے؟"

اسی اثنا میں دلہ کا موبائل بجا۔

"امی کالنگ..."

وہ تھوڑی حیران سی ہوئی۔

"امی...اس وقت..."

اس نے فوراً کال اٹینڈ کر لی۔

www.novelsclubb.com

"امی خیریت؟اس وقت؟سب ٹھیک تو ہے؟"

سلام دعا کے بغیر وہ ایک ہی سانس میں نا جانے کتنے سوالات پوچھ گئی۔

"اوہو...مجھے بات تو کرنے دو۔کچھ بھی نہیں ہوا سب کچھ ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے۔اصل میں تمہیں بتایا تھا نا کہ عاشی کو کالج کی سکر دوٹرپ کے لیے صبح صبح روانہ ہونا تھا۔ڈرائیور کے ساتھ اسے ہی چھوڑ کر واپس آ رہی تھی تو مسکان اور ارسل سے ملنے بھائی کی طرف چلی گئی۔"

مسکان کے نام پر اس کا منہ بگڑا۔

"وہ اپنے میکے گئی ہوئی تھیں؟"

بد دلی سے اس نے پوچھا۔

ہمائل کو جب لگا کہ کوئی ایمرجنسی والی بات نہیں تو وہ وہاں سے اٹھ گیا اور باتھ روم میں جا کر ہاتھ دھونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جب میں وہاں گئی تو اریج بھی ساتھ آنے کو تیار تھی۔ہم نے سوچا کہ گھر جاتے ہوئے تمہاری طرف چکر لگاتے جائیں"

وہ کرنٹ سا کھا کر سیدھی ہوئی۔

"کیا؟ا...اب...ابھی؟نہیں میرا مطلب وہ آ"

کمرے کو دیکھتے ہوئے وہ گھبرا سی گئی۔

"مجھے پتا ہے صبح صبح کا ٹائم ہے لیکن مسکان ہی ضد کر رہی ہے کہ اسے تم سے ملنا ہے۔"

اسے حیرت کا جھٹکا سا لگا۔انہیں اس کی اتنی فکر کب سے ہو گئی تھی۔

"ہاں لیکن وہ..."

اس نے باتھ روم سے نکلتے ہمائل کو کچھ پریشانی میں اشارہ کیا۔

"بیٹا اگر تم لوگ فری نہیں تو کوئی بات نہیں ہم..."

www.novelsclubb.com

"نہیں امی...وہ...آ..."

ہمائل نے اشارے سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے لاؤڈ سپیکر آن کر دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے پھر ہم ابھی آ رہے ہیں۔بس کچھ ہی دیر بیٹھیں گے۔ہمائل گھر ہی ہے نا؟"

ہمائل کو بھی پریشانی لاحق ہو گئی۔

ایک تو اس کی بیماری اور زخمی ہونے کے بارے میں چھپایا تھا دوسری پریشانی یہ تھی کہ کمرہ الگ تھا۔ سامان الگ تھا۔ تیسری اور سب سے بڑی پریشانی مسکان تھی۔

"اچھا امی میں ہمائل کو بتا دوں۔ اوکے۔ اللہ حافظ"

اس نے کھٹاک سے فون بند کیا۔

"اب کیا کریں"

بریڈ کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے وہ اٹھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں جا رہی ہو؟"

"سامان شفٹ کرنے۔ بھابھی کو جانتے نہیں ہو تم؟"

اس نے اسے بازو سے پکڑ کر بٹھایا۔

"میں اپنا سامان یہاں لے آتا ہوں۔ کہیں گے کہ کمرہ بدل لیا ہے۔ تمہارا اٹھنا ضروری ہے کیا؟"

وہ کچھ سوچتے ہوئے واپس بیٹھ گئی۔

"پاؤں کا تو سچ بتا بھی دیں تو کچھ نہیں لیکن اور ان زخموں کا کیا کہنا ہے؟"

اس نے ہتھیلیاں پھیلاتے ہوئے کہا۔

وہ کچھ سوچنے لگا۔

"جلدی بولو ہمائل"

وہ شدید گھبراہٹ کا شکار تھی۔

"اوہو رکو تو سہی..."

وہ ٹہلتے ہوئے کچھ سوچنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کمرہ بدل رہے تھے تو اسی کے دوران فرنیچر آگے پیچھے کرتے ہوئے یہ چوٹیں لگ گئیں۔ان میں سے کسی نے یہ کمرہ نہیں دیکھا ہوا۔"

وہ کچھ سوچنے لگی۔

ہمائل جلدی جلدی کمرے سے باہر چلا گیا۔

مسکان کے آنے کا سن کر ویسے ہی وہ ناخوش تھی اوپر سے یہ مسئلہ الگ گلے پڑ گیا تھا۔

وہ جلدی جلدی سامان لا کر بیڈ پر رکھ رہا تھا۔کچھ ہی دیر میں بیڈ اس کے سامان سے بھر گیا۔

"میں ہیلپ کرتی ہوں..."

وہ بیڈ کا سہارا لے کر آہستہ آہستہ چلتی اس تک آئی اور بیڈ کے کنارے بیٹھ کر اسے اس کے کپڑے ہینگرز کے ساتھ درست کر کہ پکڑانے لگی۔

"رہنے دو میں کر لوں گا"

www.novelsclubb.com

"معذور نہیں ہوئی ہوں ہمائل..."

بحث کرنے کا وقت تھا ہی نہیں۔دملہ پکڑاتی جا رہی تھی اور وہ الماری میں اس کے کپڑوں کے ساتھ انہیں لٹکاتا جا رہا تھا۔

دملہ کو سر میں چکر اور پاؤں میں درد شروع ہو چکا تھا مگر ظاہر نہ کرواتے ہوئے وہ کام میں لگی رہی۔

بیس پچیس منٹ کے اندر اندر ضروری ضروری سامان سیٹ ہو گیا تھا کہ امی اور مسکان کو ذرا بھی شک نہ پڑتا۔

وہ تھک کر بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی۔

"تم نے دوائی بھی نہیں کھائی۔"

بیڈ کی سائیڈ پر پکڑی دوائیاں اٹھا کر وہ اس تک آیا تو اس نے اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا جو درد کی شدت کے باعث ایسا ہو رہا تھا۔ہمائل کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی تو اسے پتا چلا رات والی پٹی خون سے بھر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ یار منع کیا تھا نا"

دوائیاں رکھ کر اب وہ دراز میں رکھی مرہم پٹی نکالنے لگا جو اسی کے لیے اس نے وہیں رکھی ہوئی تھیں۔

"ٹیک لگاؤ..."

اس کے پیچھے تکیے سیٹ کرتے اسے نرمی سے ٹیک لگوائی۔

"لاؤ دکھاؤ..."

وہ اس کے پاؤں والی طرف بیٹھا اور پٹی کھولنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ درد ہو رہا ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

پٹی کھول کر اس نے نیچے پھینکی اور روئی کے بڑے سے گولے پر سپرٹ سا لگا کر اس کے زخم کے آس پاس پھیلے خون کو صاف کرنے لگا۔ جیسے ہی روئی اس کے زخم کے ساتھ مس ہوئی اس نے کرنٹ سا کھا کر پاؤں کھینچ لیا۔

"آرام سے...بس ہلکے ہلکے ہاتھوں سے صاف کروں گا"

وہ دوبارہ اسے وہی عمل دہرانے لگا۔

دملہ نے آنکھیں سختی سے میچیں ہوئی تھیں اور ہونٹ آپس میں بھینچے ہوئے تھے۔

اس کے علاوہ اسے کوئی درد محسوس نہیں ہوا تھا۔ وہ کب دوا لگا کر پٹی بھی کر چکا تھا اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہو گیا۔ دیکھو اتنا سا کام تھا۔"

اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"اب تو نہیں ہو رہا درد؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"زماجانانہ میرے ہاتھوں سے مرہم لگوئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ زخم تنگ کریں؟"

اسے ہنسانے کے لئے اس نے کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

"خوش فہمیاں دیکھو ذرا۔اور ڈائیلاگ الٹ بول رہے ہو۔ صحیح جملہ ہونا چاہئیے کہ "میرے ہاتھوں سے مرہم لگوئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ زخم تنگ نہ کریں"

اس نے "نہ" پر زور دیتے ہوئے اسی کے انداز میں آواز کو موٹا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا۔

"اب پتا چل گیا ہے کہ تم ٹھیک ہو"

اس نے استعمال شدہ پٹیاں ڈسٹ بن میں ڈالیں اور ہاتھ دھو کر دوبارہ واپس آیا۔

"اب دوائیاں کھالو..."

گولیوں کو اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے وہ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں دیر ہو رہی ہو گی جاؤ میں کھالوں گی۔"

پانی کا گلاس تھماتے ہوئے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تاکہ بخار چیک کر سکے۔

وہ دوا لے چکی تھی۔

"فی الحال تو سب کچھ ٹھیک لگ رہا ہے۔میں وقفے وقفے سے کال کرتا

رہوں گا۔فون بند مت کرنا ورنہ میں اسی وقت پوری نفری کے ساتھ واپس آجاؤں گا۔"

اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تمہارے کولیگز اور ماتحت تمہیں زن مرید بولیں گے"

www.novelsclubb.com

اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔

"ہائے اس حسین مرشد کی مریدی بھی قبول ہے۔حکم تو کیجئے جناب"

وہ شوخ سا ہو رہا تھا۔

"مرشد کو تم جیسا فلرٹی مرید قبول نہیں۔اب جاؤ کام کرو۔"

اس نے ادا سے کہا جیسے وہ تخت پر بیٹھی ملکہ ہو۔

"ہائے... کتنی ظالم ہیں آپ حضورِ علیٰ"

اس نے نرمی سے اس کے چہرے پر آتی چھوٹے بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا تو وہ کرنٹ سا کھا کر دور ہوئی۔ وہ اسے کچھ سناتی اس سے پہلے دروازے پر دستک کی آواز پر انہوں نے مڑ کر دیکھا تو امی اور اریج دروازے میں کھڑی شرارت سے مسکرا رہی تھیں۔ مسکان ان کے پیچھے ارسل کو اٹھائے کھڑی تھی جس کے تاثرات سے واضع پتا چل رہا تھا کہ وہ اسے "خوش" دیکھ کر خوش نہیں۔

"سوری پرائیویسی ڈسٹرب کر دی"

اریج آنکھوں پر ہاتھ رکھے شرارت سے مڑی۔

"ارے واپس آؤ..."

امی نے اسے پکڑ کر روکا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم چچی..."

ہمائل کچھ شرمندہ سا تھا۔

"وعلیکم اسلام... کیسا ہے میرا بیٹا؟"

"الحمدللہ"

وہ نظریں چرا سا رہا تھا۔

"ہمائل بھائی شرمندہ ہونے کی ضروت نہیں۔ ہمیں ہی دور سے شور مچاتے آنا چاہئے تھا۔"

ارتیج نے اس سے کہا تو دونوں بمشکل مسکرائے۔

"اصل میں وہ..."

امی جب اس سے ملنے بیڈ کی جانب بڑھ رہی تھیں تب انہیں احساس ہوا کہ وہ انہیں اٹھ کر کیوں نہیں ملی۔

www.novelsclubb.com

کمبل نہ اوڑھنے کی وجہ سے اس کے پاؤں کی موٹی سی پٹی ان کے سامنے تھی۔اس کا رنگ بھی کافی زرد سا لگ رہا تھا۔رہی سہی کسر اس کے بالوں کے سٹائل نے نکال دی تھی۔

"دملہ...یہ کیا ہوا ہے بیٹا"

انہوں نے اسے گلے لگا کر پیار کرتے ہوئے کہا۔

ارتج بھی پریشانی میں اس کے پاس آئی۔

"کچھ نہیں امی وہ کچھ دن پہلے کمرے کی سیٹنگ کرتے کرتے گر گئی اور رات کا ویسے ہی بخار ہے"

اس نے ہمائل کا رٹایا ہوا سبق دہرا دیا۔

"بیٹا دھیان سے کام کرنا تھا۔زیادہ تو نہیں لگی؟"

وہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بار بار اسے پیار کر رہی تھیں۔

"ارے میرا ارسل بھی آیا ہے۔کیسا ہے پھوپھو کا شہزادہ"

www.novelsclubb.com

اس نے ارسل کو دور سے دیکھتے ہوئے بانہیں پھیلا دیں تو وہ بھی ماں کی گود سے نکلتے ہوئے اس کے پاس آ گیا۔

"ٹھیک ہو؟"

بھابھی نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لائی۔

"جی بھابھی آپ کیسی ہیں؟"

مروت تو اب اسے بھی دکھانی تھی۔

"ٹھیک ہوں...اپنے گھر میں خوش باش۔اللہ کا کرم ہے ورنہ کچھ لوگوں کو تو لگتا تھا کہ میں کبھی خوش نہیں رہوں گی کیونکہ میں گھر بسانے والی عورت نہیں ہوں"

امی نے اسے گھورا۔

ناجانے وہ کس کو سنا رہی تھی۔

ہمائل نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا اور فوڈ ٹرالی کی جانب بڑھا جس پر ناشتے کے برتن رکھے تھے۔

"میں کچھ لے کر آتا ہوں..."

وہ ٹرالی گھسیٹتا ہوا باہر لے گیا۔

"آپی جگہ بھی دیکھ لیا کریں کیا بات کہاں کر رہی ہیں۔"

ارتیج نے مسکان سے کہا۔

"زیادہ بڑی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ دملہ کرسیاں کہاں ہیں؟"

اسے کھری کھری سناتے ہوئے وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے دملہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بتانے پر اریج ساتھ والے کمرے سے کرسیاں لے آئی تھی جن کو بیڈ کے سامنے سیٹ کر کہ وہ دونوں بہنیں بے تکلفی سے بیٹھ گئیں۔ارسل امی اور دلمہ کے درمیان مزے سے بیٹھا اس کے فون پر کارٹونز دیکھ رہا تھا۔

وہ خود تو بھابھی کی فضول باتوں پر دھیان نہیں دیتی تھی مگر امی کو اس کی بہت بری لگی تھی۔ان کے داماد کے سامنے وہ الٹی سیدھی باتیں کر کہ نا جانے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔

کچھ ہی دیر کے بعد ہمائل ٹرالی میں چائے، کیک اور بسکٹ وغیرہ لے آیا تھا۔

"ارے واہ ہمائل بھائی آپ تو ہر فن جانتے ہیں"۔

اریج نے کرسی سے اٹھ کر اس کی مدد کرنے کو ٹرالی کا ہینڈل تھام لیا۔

"ہاں جی آج کل آل راؤنڈر بنا ہوا ہوں"

اس نے امی کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے کہا جو دلمہ کی دائیں جانب بیٹھی تھیں۔

"ارے بیٹا اس سب کی ضرورت نہیں تھی۔ہم کون سا غیر ہیں؟"

وہ مسکرایا۔

"اگر بیوی کو چائے ناشتے بنا کر دے سکتا ہوں تو باقی گھر والوں کو کیوں نہیں؟"

ارتیج نے مسکان کو چائے پکڑائی اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ارے کیا مطلب؟ وہ نوراں کہاں ہے؟"

دلمہ نے بھی چائے نہیں پی تھی اس لیے وہ اس کے لیے بھی بنا کر لایا تھا

"وہ چھٹیوں پر گئی ہے چچی جان"

وہ کافی پریشان سی ہو گئیں مگر وہ آرام سے بے فکری سے چائے پی رہی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ مسٹر خان کے ہاتھ کی بنی چائے اسے اب اچھی لگنے لگی تھی۔

"اوہو بیٹا۔تو گھر کے کام اور کھانا وغیرہ کیسے مینج ہوتا ہے؟ کم از کم تم لوگ بتا تو دیتے"

وہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھتا ہوا مسکرایا۔

"کام تو مینج کر ہی لیں گے۔فی الحال ہماری بیگم صاحبہ ٹھیک ہو جائیں۔"

مسکان نے چائے کا کپ ٹرے میں رکھا۔

"تم نے بالوں کے ساتھ کیا حرکت کی ہے؟"

ان تینوں نے ہی اس کا عجیب حلیہ نوٹ کیا تھا لیکن اس کے پاؤں کی چوٹ اور بیماری کی باتوں میں الجھ گئیں تھیں۔

"وہ...یہ...آ۔"

وہ اس سب کے لیے تو تیار ہی نہیں تھی۔

ہمائل کو تنگ کرنے کی خاطر حلیہ بگاڑ تو چکی تھی مگر اب باقی گھر والوں سے کیا کہتی کہ اتنے خوبصورت بالوں کا ستیاناس کیوں کر دیا۔

"وہ اصل میں بھابھی اس سے میں نے کہا تھا"

انہوں نے ذرا سا چونک کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

دملہ کے لیے اب یہ نئی بات نہیں رہی تھی۔وہ گڑبڑ کرتی رہتی تھی اور ہمائل اس کی بے وقوفیوں پر پردہ ڈالتا ہی رہتا تھا۔

"بھابھی میں نے اس سے کہا تھا کہ یہ والا سٹائل نیو آیا ہے یہ ٹرائی کر کہ دیکھے۔"

مسکان نے آنکھیں گھماتے ہوئے دملہ کرو کو دیکھا جو نظریں چراتے ہوئے ارسل کو بسکٹ تھمارہی تھی۔

"سیریسلی...دملہ بہت بری لگ رہی ہو۔جب باہر نکلو گی تو لوگ مزاق اڑائیں گے"

وہ اسے کیا جواب دیتی۔بات تو وہ سچ کہہ رہی تھی مگر پھر بھی اسے بے عزتی سی محسوس ہوئی۔مسکان کو باتیں بنانے کا جو موقع مل گیا تھا۔

"بھابھی دوسرے لوگ کیا سوچتے ہیں یا کیا کہتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہمارے لیے صرف ایک دوسرے کی رائے کی اہمیت ہے۔"

ہمائل،کے جواب پر جہاں اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا وہیں بھابھی نے بھی مسکراتے رہنے کی بھرپور کوشش کی۔

"مجھے میری بیوی ہر حال میں بہت خوبصورت لگتی ہے...یہ ہے ہی اتنی پیاری کہ کوئی بھی روپ ہو...کوئی بھی حلیہ ہو سیدھا یہاں اتر جاتی ہے"

اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اس کی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا۔

اس کی آنکھوں سے دکھائی دیتی محبت اور احترام کی گہرائیاں دیکھ کر وہ کچھ لمحوں کے لئے ٹھہر سی گئی۔

اسے اس کا یوں مسکرا کر دیکھنا آج بہت اچھا لگا تھا اور یہ دیکھ کر بھابھی کے چہرے کا رنگ بدلتا دیکھ کر تو اسے اور بھی سکون ملا تھا۔

وہ جواباً اسی انداز سے مسکرائی تھی اداکاری کے بغیر...

پورے دل سے...

"اوئے ہوئے..."

اپنی آنکھوں پر ایک ہاتھ رکھتے ہوئے ارتیج نے شرمانے کی اداکاری کی۔

www.novelsclubb.com

"پھوپھو...اپنے ہسبینڈ جی سے کہیں مجھے بھی ان جیسا دولہا ڈھونڈ کر دیں ورنہ میں لڑ پڑوں گی آپ سے"

مسکان سے اسے گھورا لیکن باقی سب ہنس پڑے۔

"آپ کو بہت اچھا دولہا ملے گا جناب...ہم سے بھی زیادہ اچھا"

ہمائل کے کہنے پر وہ پھولے نہ سما گئی۔

"یہاں آنے سے پہلے میں بہت ایکسائیٹڈ تھی۔سوچا تھا سرپرائز ملے گا مگر یہاں تو ساری کہانی ہی الگ ہے"

مسکان نے اچانک مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو کسی کو اس کی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی۔بات کیا ہو رہی تھی اور وہ کہاں لے کر جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سرپرائز؟...کیسا سرپرائز بھابھی؟"

ہمائل نے بھی اچنبھے سے دیکھا تھا۔

"بھئی رات کو جب تم لوگ ہاسپیٹل سے نکل رہے تھے تو میری دوست نے تم لوگوں کو دیکھا تھا۔میری اس سے بات ہوئی تو باتوں باتوں میں اس نے مجھ سے ذکر کیا۔میں تو اتنی ایکسائٹڈ ہو گئی تھی۔مجھے لگا تھا کہ میں مامی بننے والی ہوں"

اس کی بات سنتے ہی چائے کا گھونٹ دملہ کے حلق میں اٹکا اور اسے اچھو سا لگ گیا۔

اس نے یک دم ہی کہہ دیا کہ وہ ہڑبڑا سی گئی۔ہمائل کی حالت بھی کوئی مختلف نہیں تھی مگر وہ تاثرات چھپا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہو...آرام سے بیٹا"

امی نے اس کا کپ لے کر سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

کھانستے کھانستے اس کی نظریں ہمائل سے مل گئیں جو پہلے تو اس کی لگاتار کھانسی کی وجہ سے تھوڑا پریشان تھا مگر اس کی وجہ جان کر اس کے چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔دملہ کو بے انتہا غصہ آیا۔بھابھی بھی کیا کیا بولتی رہتی تھیں۔

"ویسے آپی صحیح کہہ رہی ہیں دملہ...میں تو ایک بار پھر سے خالہ بننے کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہوں۔عاشی سے بھی کل میں کہہ رہی تھی کہ ہمائل بھائی تو بہت ہی لونگ فادر ہوں گے جبکہ تم سڑیل اور ظالم اماں ہو گی۔بلاوجہ ڈانٹنے مارنے کو تیار لڑاکا اماں جس سے ہمارے بھانجے بھانجیاں ڈر ڈر کر رہیں گے۔"

تینوں ہنس پڑیں مگر دملہ کا دل چاہا کہ اس کو رکھ کر تھپڑ مارے۔عاشی یہاں بونگیاں مارنے کے لیے نہیں تھی تو اس کی جگہ ارتیج صاحبہ لیے بیٹھی تھیں۔کچھ ہی لمحوں پہلے والا موڈ برباد ہو چکا تھا۔

وہ شرمندگی کی باعث نظریں چرانے لگی تھی مگر ہمائل ہلکی سی شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کی غیر ہوتی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عاشی کہتی ہے کہ تم دونوں کے بچے تمہاری ڈانٹ اور مار کھا کر پناہ کے لیے ہمائل بھائی کے پاس ہی بھاگا کریں۔ مگر بھائی صاحب تو خود ڈرتے ہیں بیگم سے"

"اچھا کوئی بات کرو۔ ہر وقت بھونڈے مزاق۔ اور اس عاشی کی بچی کو تو میں پوچھتی ہوں۔ بد تمیز کہیں کی"

ان ناک بھوں سکیڑ کر اس کی بات کاٹی۔

"ایسی بھی بات نہیں۔ کسی سے ڈرتے ورتے نہیں ہم۔ بس وہ تھوڑا سا سمجھا کرو نا"

ہمائل نے مزاق کا رنگ دیتے ہوئے مزید کھلکھلاہٹیں بکھیریں۔

"پتا ہے ہمائل بھائی ایک دفعہ نا..."

اس کے فون کی رنگ پر اس نے ارتیج کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

شاید اہم کال تھی جو اٹینڈ کرتے ساتھ ہی اس کے چہرے کی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل گئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے...ریڈی ہو جاؤ۔میں آرہا ہوں"

بس اتنا کہہ کر اس نے کال ڈسکنیکٹ کر کہ موبائل جیب میں رکھا اور بکھرے بال ہاتھوں سے ہی جلدی جلدی سیدھے کرتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا۔

"سوری چچی جان، سوری بھابھی، ارتیج...شام تک اگر آپ لوگ رکے تو ملاقات ہو گی۔"

وہاں سے چابیاں اور ٹوپی وغیرہ اٹھاتا ہوا ان تک آیا۔

"اللہ حافظ..."

"اللہ حافظ بیٹا..."

ہوا کے جھونکے کی طرح وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بیچارے کو کون کون سی مصیبت ڈال دی ہے تم نے دملہ۔دھیان سے کام کرنا تھا نا"

اسے تھوڑا برا لگا۔

www.novelsclubb.com

"میں کون سا جان بوجھ کر بیمار ہوئی ہوں یا کون سا خود زخم کیے ہیں؟"

امی ہمائل کی طرف داری کر رہی تھیں جبکہ ماں وہ اس کی تھیں۔

"اچھا زیادہ موڈ مت خراب کرو۔ تمہارا یہ بخار تو مجھے آج بھی خوفزدہ کر دیتا ہے کہ خدانخواستہ دوبارہ ٹائیفائڈ کی شکل نہ بن جائے۔ اس لیے بیٹا دھیان سے رہا کرو۔ ہمائل کی جانب سے تو مجھے اب کوئی فکر نہیں۔ میری بیٹی کے نصیب میں اللہ نے بہترین ساتھی لکھا ہے"

وہ اس کو پیار کرتے ہوئے بولیں تو وہ بمشکل مسکرائی۔

"واقعی دملہ... تم سوچ بھی نہیں سکتی میں تمہارے لیے کتنی خوش ہوں۔ ہمائل بھائی جیسا ساتھی قسمت والوں کو ملتا ہے۔ تم بہت قسمت والی ہو۔"

www.novelsclubb.com

اریج کی بات پر اس کا ذہن بھٹکتا ہوا پھر سے اس رات پر ٹھہر گیا۔

جب اس کی زندگی برباد ہوئی تھی۔

ان کی ہنستی آوازوں میں اسے اپنا آپ تنہا محسوس ہونے لگا تھا۔

جس راستے سے گزر کر وہ باہر گیا تھا اس دروازے کو گھورتے ہوئے اس نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑا۔

"خوش قسمت؟..."

اپنی آنکھوں کو اس نے نا جانے کیسے آنسوؤں سے بھر جانے سے روکا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی کرسی پر بیٹھا وہ غور سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

تین عورتیں فی میل کانسٹیبلز کی حراست میں اس کے سامنے دائیں جانب جبکہ دو آدمی میل کانسٹیبلز کی حراست میں کھڑے تھے۔ان سب کے حلیے سے پتا چل رہا تھا کہ ان کی کافی دھلائی کی گئی ہے۔

اے ایس آئی اور ایس ایچ او تابعداری سے کھڑے اسے سارے معاملے سے آگاہ کر رہے تھے۔

"یہ دو عورتیں، حسنہ اور راشدہ عطائی ڈاکٹر ہیں جو لوکل ہسپتال میں گائناکالوجسٹ بن کر عورتوں کا ٹریٹمنٹ کرتی ہیں۔ یہ تیسری نجمہ ہے جو ان کے پیشے میں نئی ہے اور عطائی نرس بن کر ان کے ساتھ کام کرتی ہے۔

"منہ کھولا ان دونوں نے؟"

ایک چالیس بیالیس سالہ مرد تھا اور دوسرا تیس کے آس پاس تھا۔

"فی الحال تو یہی بک رہے ہیں کہ یہ پہلا بچہ تھا جو ان کے نام نہاد ہاسپٹل نے بیچا ہے مگر ابھی ان کو ڈرائنگ روم دکھاتے ہیں۔ فر فر بولیں گے"

ایک کو کالر سے پکڑتے ہوئے ایس ایچ او نے کہا۔

کافی دنوں سے وہ ایک چھوٹے سے محلے سے شکایات موصول ہونے کے بعد لوکل کلینک پر انویسٹی گیشن کروا رہا تھا کہ وہاں کچھ غیر قانونی کام چل رہا ہے۔ گہرائی میں چھان بین کی تو پتا چلا اس کلینک کو چلانے والے ڈاکٹرز تو ہیں ہی نہیں۔ ان کے پاس کوئی ڈگری کوئی لائیسنس نہیں تھا۔ مزید یہ کہ نومولود بچوں کی بھی خرید و فروخت کی جاتی تھی۔

پولیس والوں کو ہی اس نے بچوں کا گاہک بنا کر بھیجا تو سارا سچ کھل کر سامنے آ گیا تھا۔

ہمائل جانتا تھا کہ ان کے پیچھے کسی "بڑے" کا ہاتھ تھا۔اسی طرح کے چھوٹے چھوٹے گروہ ایک چین کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے اور اس چین کے سرے تک پہنچنے کے لیے ہی وہ جاذب اور غازیان کے ساتھ مل کر خفیہ طور پر کام کر رہا تھا۔

"ہمارے مہمان جن کو ہم اپنے مہمان خانے کی سیر کرواتے ہیں ساری زندگی اس experience کو بھول نہیں پاتے۔شاید ان سب کو بھی وہ مشہورِ زمانہ یادگار نشانات چاہئیں...کیوں سرور؟"

اس نے ایک سپاہی سے کہا جو لمبا چوڑا اور بھاری سا تھا۔

"سمجھ گیا سر..."

وہ بازو رول کرتا ہوا بولا۔

"اچھے سے خاطر داری کرتا ہوں ان کی"

www.novelsclubb.com

دونوں کو کالر سے پکڑتا ہوا وہ لے جانے لگا تو وہ چلا اٹھے۔

پہلے جو اکڑ رہے تھے اب معافیوں تلافیوں پر اتر آئے تھے۔

"صاحب ہمارا کوئی قصور نہیں صاحب... معاف کر دیں۔ صاحب"

سرور انہیں لے گیا تو وہ عورتوں کی جانب متوجہ ہوا۔

"سلمیٰ ان نا قابل احترام ڈاکٹرز کو بھی ذرا اپنے اپنی مہمان نوازی دکھاؤ... پہلی بار ہمارے تھانے میں آئی ہیں کچھ کھلاؤ پلاؤ۔"

"رائٹ سر..."

وہ انہیں لے جانے لگیں تو ان میں سے ایک اکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

"ہمارا کوئی قصور نہیں ہے انسپیکٹر صاحب... آپ غلط الزام لگا رہے ہیں۔ ہم صرف وہی بچے ایڈاپشن کے لئے دیتے ہیں جن کو ماں باپ غریبی یا ناجائز ہونے کی وجہ سے ہمارے پاس چھوڑ جاتے ہیں۔"

لیڈی کانسٹیبل نے اسے جھنجھوڑا۔

"سر کے سامنے بکواس کرنے کی ہمت..."

اس نے اشارے سے اسے روکا۔

"بولنے دو..."

وہ اطمینان سے اس کی بات سننے لگا تو اسے حوصلہ سا ہوا۔

"جو بچے ناجائز ہوتے ہیں ان کو ان کے ماں باپ مار دیتے ہیں یا کوڑے میں پھینک دیتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ ہم ایڈاپشن کے لیے بے اولاد جوڑوں کو دے دیتے ہیں اب اس میں کون سا جرم ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے بات مکمل کی تو وہ مسکرایا۔

"ایڈاپشن؟...ریئلی مسز حسنہ شاہد؟"

اس کے سامنے کچھ فائلز کھلی ہوئی پڑی تھیں۔

وہ مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس تک آیا۔

"آپ نے ہمارے جاسوس جوڑے سے پہلے چند لوگوں کے ساتھ پانچ بچیوں کا سودا کیا تھا۔ پانچ مغوی نومولود بچیاں جن میں سے کوئی بھی ناجائز نہیں تھی۔ ان کے ماں باپ سے آپ نے کہا تھا کہ وہ مر گئی ہیں۔ کہیں تو تاریخ اور وقت بھی بتا دیتا ہوں۔"

اس کے ماتھے پر پسینے کے چند قطرے نمودار ہوئے۔

"صرف اتنا ہی نہیں۔ جن لوگوں کو آپ نے وہ بچیاں دی تھیں وہ آپ کے ریگولر کسٹمرز ہیں نا؟ اس علاقے کے سب سے بدنام ترین کوٹھے کے لوگ جن پر انسانی سمگلنگ کا بھی الزام لگ چکا ہے؟"

تینوں کے چہروں کے رنگ اڑ گئے۔

"یہ... آپ... نہیں ایسا نہیں ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی..."

"بس..."

اس کے تاثرات اب سخت ہو چکے تھے۔

"یہ تو مجھے سننا ہی نہیں کہ اس کام میں بس تم لوگ شامل ہو۔ جھوٹ بول کر اپنی موت کو خود دعوت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ان کوٹھے والوں کے ایک ایک جرم سے واقف ہوں۔ اس دفعہ ان کو ہڈیاں ڈالنے والے، ان کو چلانے والے اور ان کے مالکوں میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اور جب قانون کے ہاتھ ان کی اپنی گردنوں تک پہنچیں گے نا تو تم جیسے کٹھ پتلیوں کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔"

اس کا لہجہ بھی کرخت ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آدھے گھنٹے کے اندر اندر سوچ لو کیا کرنا ہے۔ اگر خود ہی اپنے سرغنہ کا نام بتا دو گی تو عدالت تم لوگوں کی سزا کم کر سکتی ہے لیکن اگر ہم نے اگلوایا نا تو اچھا نہیں ہو گا۔"

ان کے ساتھیوں کی دھلائی ہو رہی تھی اور اب آوازیں یہاں تک آ رہی تھیں۔

"او... لگتا ہے مہمان نوازی کچھ زیادہ ہی اچھے طریقے سے ہو رہی ہے۔"

لیڈی کانسٹیبل نے کہا۔

تینوں کا خوف اب چہروں سے عیاں ہو رہا تھا۔

ہمائل کے اشارے پر وہ ان تینوں کو وہاں سے لے گئیں۔

"باقی سب جاؤ...اصغر اور اکرام تم دونوں یہیں پر رکو..."

کمرے میں اس کے کہنے پر اب وہ ہی دو تھے۔

"کام کا کیا بنا؟"

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اسے۔

www.novelsclubb.com

"ان کا بیٹا شیر از امریکہ میں ہے۔اس کے باقی تینوں دوست بھی یہاں وہاں فرار ہیں..."

اے ایس آئی نے بتایا۔

"اوکے...یہ تو مجھے معلوم ہے۔مزید کیا ڈیٹیلز لائے ہو؟"

اپنا موبائل کھول کر کچھ دیکھتے ہوئے وہ بے دھیانی سے بولا۔

"سر وہ اگلے ہفتے اپنے ماں باپ سے چھپ کر ملنے آرہا ہے"

وہ اس کی بات پر مسکرایا۔

"سات تاریخ کو...اس کی فلائٹ ہے۔حساب وغیرہ لگا کر آٹھ کو رات کے اندھیرے میں بارہ ایک بجے کے بیچ اسے گھر منتقل کیا جائے گا"

اس نے اصغر کو دیکھا۔

"ویل ڈن...اور تمہارے کام کا کیا؟"

اکرام تھوڑا گھبرایا ہوا سا تھا۔

"سر وہ...کوشش کر رہا ہوں"

اس نے تھوک نگلا۔

"مجھے ہر حال میں یہ کام پورا چاہیئے اکرام ورنہ..."

دروازے پر کھڑے اہلکار نے سلام کہا تو ہمائل اس کی جانب متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جنید بولو..."

"سر وہ مل گیا ہے"

اس کے چہرے کے تاثرات یک دم کرخت ہوئے۔

"کہاں ہے؟"

وہ اپنے دفتر سے باہر اس کے ساتھ آ گیا تھا۔

چند اہلکاروں نے ایک سادہ شلوار قمیص میں ملبوس آدمی کو پکڑ رکھا تھا جس کا گریبان پھٹا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بدبخت..."

وہ جیسے اس کے ٹکڑے کر دینا چاہتا تھا۔

"دیکھ مجھے... غور سے دیکھ۔ پہچانا کون ہوں؟ ہاں بول؟"

اس کے کالر سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا تو سب حیران سے ہوئے۔

وہ ایسا کبھی نہیں کرتا تھا۔غصے میں بھی اپنے حواس نہیں کھوتا تھا۔

"میں تیرے ٹکرے کر دوں گا۔بتا تیری ہمت کیسے ہوئی ہاں؟"

اسے جھجھوڑتے ہوئے، تھپڑ مارتے ہوئے وہ بارش والی رات کا منظر اس کے سامنے دوبارہ چلنے لگا۔

اس کی نظروں کے سامنے،اس کی گاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچ جانے والی، گھبرائی ہوئی دملہ تھی۔وہ وہی شخص تھا جس نے اس کی بیوی پر غلط نگاہ ڈالی تھی۔وہ اسے ایسے کیسے چھوڑ دیتا۔

"سر...کول ڈاؤن پلیز"

"لے کر جاؤ اس بے غیرت کو یہاں سے"

اسے دھکا دیتے ہوئے اس نے آرڈر دیا۔

"سب کچھ اگلواؤ کے کس کس کی عزت کے ساتھ اس آدمی نے کھلواڑ کی ہے اور کون کون اس کا ساتھی ہے"

www.novelsclubb.com

اس کا خون کھول رہا تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ ابھی اسے گولی مار دے مگر قانون کا رکھوالا خود کیسے قانون توڑتا۔

اس آدمی کو وہاں سے لے جایا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ٹیچر ہمیں یقین نہیں آ رہا... یہ بچہ میر سے کتنا زیادہ ملتا جلتا ہے..."

عندلیب سمیت اس کے سارے ٹیوشن والے بچے آج یلماز کو دیکھنے میں مصروف تھے مگر وہ اس کے آنچل کے پیچھے دبکا ہوا بیٹھا تھا۔

"اسے تنگ مت کرو... اپنا کام کرو سب..."

میر کھلونے پھیلائے فرش پر بیٹھا تھا جس کے آس پاس ٹیوشن والے بچے اکٹھا تھے۔

"زیادہ باتیں مت کرو...آج سارا دن تم لوگ یلماز کے پیچھے ہی رہے کچھ بھی نہیں پڑھا۔اور تم عندلیب..."

وہ نا صرف اس کے کالج کی سٹوڈنٹ تھی بلکہ ٹیوشن بھی اسی کے پاس پڑھا کرتی تھی۔

"کافی دنوں سے میں نوٹ کر رہی ہوں تمہارا دھیان پڑھائی میں لگتا ہی نہیں۔کلاس میں بھی تمہارے گریڈز گر گئے ہیں"

وہ جو کچھ دیر پہلے ہنس رہی تھی اب سنجیدہ سی ہو گئی۔

"ٹیچر آئندہ دھیان سے پڑھوں گی"

چھٹی کا وقت ہو چکا تھا اور وہ سب کتابیں سمیٹتے ہوئے اٹھنے لگے تھے۔

"اپنے بوڑھے باپ کی محنت کا سوچ کر تمہیں تعلم پر توجہ دینا ہو گی بیٹا۔"

اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے بے زار گی سی پھیل گئی۔

"پھر وہی لیکچرز..."

بظاہر مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ سلام کرتی ہوئی چلی گئی۔

اس وقت عصر کے بعد کا وقت تھا۔اس کا باپ تو کام پر تھا۔گھر بھی زیادہ دور نہیں تھا اس لیے وہ اپنی ایک سہیلی شمع کے ساتھ ٹیوشن آیا جایا کرتی تھی۔

"آؤ...مازی ہم باہر جا کر کھیلتے ہیں۔ماما جلدی تیار ہو جائیں"

کھلونے اکٹھا کرتا ہوا میر یلماز سے مخاطب ہوا تھا۔

"ماما اس کو بولیں نا..."

اسے ان کے ساتھ دو دن ہو چکے تھے پھر بھی وہ سہما سہما رہتا تھا۔

"چلو نا..."

اس نے یلماز کو اپنی گود میں بٹھایا اور پیار کیا۔

"ہم دونوں روز اس وقت پارک میں جاتے ہیں اور مغرب کے وقت واپس آ جاتے ہیں۔مزہ آئے گا چلو چلتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ جھجک رہا تھا۔

"کھیلنا ہے نا آپ نے؟..."

اس نے جھجھکتے ہوئے ہی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے...میں ابھی چادر لے کر آتی ہوں۔آپ میر کی مدد کروا اوکے؟"

اسے پیار سے سمجھاتی ہوئی وہ کمرے میں چلی گئی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا میر کے پاس آیا اور خاموشی سے کھلونے ایک بڑے سے بیگ میں ڈالنے میں مدد کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم کون سی کلاس میں پڑھتے ہو؟"

میر نے سوال کیا تھا۔

"میں تو پریپ میں ہوں۔پہلے ریسیپشن میں تھا، پھر نرسری اور اب پریپ میں"

یلماز خاموش رہا۔

"بولو بھی... تمہیں باتیں کرنی نہیں آتیں؟"

یلماز نے اس کی جانب غور سے دیکھا۔

"تم... تو میرے جیسے ہو..."

یہ پہلا طویل جملہ تھا جو اس نے بولا تھا۔

"ہاں۔ لیکن تم تو پتلے سے ہو۔ اس لیے اتنے زیادہ میچ نہیں ہوتے۔ جلدی سے تھورے موٹے ہو جاؤ۔ ماما کہتی ہیں کہ دودھ پینے سے بچے سٹرانگ اور بڑے ہو جاتے ہیں۔ تم روز پیا کرو تو دیکھنا پھر کتنا مزہ آئے گا بلکل ایک جیسے ہو جائیں گے ہم۔"

www.novelsclubb.com

وہ جو باآہلکا سا مسکرایا۔

"چلو بچو ریڈی ہو؟"

بڑی سی چادر لپیٹے، بازو پر اپنا ہینڈ بیگ ڈالے وہ جانے کے لئے تیار تھی۔

وہ کھلونے سمیٹ کر بیگ کی زپ بند کر کہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیگ بھاری ہو جائے گا لاؤ میں اٹھا دیتی ہوں"

وہ اسے اپنے چھوٹے موٹے کام خود کرنا سکھا رہی تھی جیسے کھلونے وغیرہ سمیٹنا۔

کھلونوں کو اپنی جگہ پر رکھنے کے بعد اس نے دونوں کے ہاتھ تھامے اور اپارٹمنٹ کو لاک کر کہ شمسہ لوگوں کے دروازے پر پہنچی جہاں وہ بھی اپنے تینوں بچوں کرن، زین اور عثمان کے ساتھ جانے کو تیار تھی۔

"ارے واہ...یلماز تو آج بہت فریش لگ رہا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی۔

"یہ بہت اچھا بچہ ہے۔"

شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ پھر سے اس کے پیچھے چھپ سا گیا۔

"چلیں؟"

"ہاں چلو..."

گھر سے نکلتے ہی افق پر چھائی لالی ختم ہونے والی تھی۔

گھر سے پیدل پانچ منٹ کے فاصلے پر ایک پبلک پارک موجود تھا جہاں بچے بہت خوش رہتے تھے۔

"مازی چلو بھی..."

میرا سے زبردستی اپنے ہر کھیل میں شمار کرتا رہا۔

جھولا جھولتے ہوئے، سی سا پر، ریس میں۔

وہ دونوں بنچ پر بیٹھیں انہیں کھیلتا دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

"نا جانے کون ہے؟ کس کا بچہ ہے؟ اس کی ماں تو پریشان ہو رہی ہو گی۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔اس کے ماں باپ جو بھی ہیں یہ ان سے ڈرتا ہے۔اس کی ساری پرسنیلٹی ان کے غلط رویے کی وجہ سے دب کر رہ گئی ہے۔اس کا ڈرا سہما انداز...یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ بے چارہ کس قسم کے لوگوں کے ساتھ رہ کر آیا ہے"

شمسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر بھی کب تک اس کو ساتھ رکھو گی؟میرا مشورہ ہے اس کے ماں باپ کو ڈھونڈو اور ان کے حوالے کر دو۔بے شک میر کا ہمشکل ہے لیکن میر نہیں ہے۔تم ساری زندگی پرائے خون کو ایسی کیسے پالو گی؟پہلے ہی مالی حالات بہت اچھے نہیں ہیں۔"

وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"میں اسے کسی صورت اس جہنم میں نہیں بھیجوں گی۔اس کی معصوم صورت تو دیکھو۔اگر یہ میر کا ہمشکل نہ بھی ہوتا تب بھی میں اسے لاوارث نہ چھوڑتی شمسہ۔بچے بہت قیمتی ہوتے ہیں،ان کی مسکراہٹوں کی آواز قسمت والوں کے نصیب میں لکھی ہوتی ہے۔اگر اس کا نصیب میرے گھر میں لکھا ہے تو میں کیوں اس کے نصیب اور اس کے بیچ کی دیوار بنوں؟"

شمسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔یوں کسی کی لاوارث اولاد کو پالنا آسان کام نہیں ہے۔اوپر سے اب میر کے لئے نیا سکول بھی ڈھونڈنا ہے۔"

"پرنسپل کو میں نے آج پرسنلی مل کر معذرت کی تھی اور ساری بات بتادی تھی۔ان کا غصہ پوری بات سننے کے بعد ختم ہو گیا تھا۔یلماز کی بات کی تھی میں نے۔وہ اسے بھی پڑھانے کو تیار ہیں۔"

یہ بہت خوشی کی بات تھی جو اس نے سنائی تھی۔

"دیٹس گریٹ یار... چلو پھر کوئی مسئلہ نہیں۔"

بچوں کے قہقہوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو دونوں نے ان کی جانب دیکھا۔

یلماز بھی کھل کر ہنس رہا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر اس کے دل کو آسودگی کا احساس ہوا تھا۔ پہلی بار وہ بچہ زندگی سے بھرپور عام بچوں سا لگا تھا۔ اسے حوصلہ ہوا کہ وہ اسے ٹھیک کر سکتی ہے۔

شام کے وقت گھر جاتے وقت وہ کافی تر و تازہ سا تھا۔ بول تو کم ہی رہا تھا مگر بہت زیادہ سہما ہوا بھی نہیں تھا۔

کھانا کھلانے کے بعد وہ دونوں کو اپنے حصار میں لیے لیٹی ہوئی کہانی سنا رہی تھی۔ یلماز اس کے دائیں بازو پر اور میر بائیں بازو پر سر رکھے ہوئے تھا۔

"اور پھر شہزادہ گل فام نے اپنے سارے گھر والوں کو جادوگر کی قید سے آزاد کروا لیا۔"

وہ مختلف قسم کی کہانیاں بنا کر سنایا کرتی تھی جن میں سبق ہوتا تھا۔

"پھر کیا ہوا؟"

اس کے ہاتھوں سے کھیلتے ہوئے میر نے ہمیشہ کی طرح سوال کیا۔

"پھر کیا...وہ سب خوشی خوشی رہنے لگے۔شہزادے کی ماما،اس کے بابا اور سارے بھائی بہنیں"

وہ کچھ دیر خاموش ہوا۔

"ماما..."

"جی ماما کی جان"

وہ پھر سے کوئی سوال کرنے والا تھا۔

"اگر فیملی میں اتنے زیادہ لوگ ہوتے ہیں تو ہم لوگ دو کیوں ہیں؟ابھی تو مازی آگیا ہے لیکن..."

www.novelsclubb.com

میر کے کچھ سوالات اسے عجیب کشمکش میں ڈال دیا کرتے تھے۔

پرنسپل صحیح کہتی تھیں۔وہ بڑا ہو رہا تھا اور وہ اسے ساری زندگی اپنے پروں کے حصار میں نہیں رکھ سکتی تھی۔

"بیٹا کچھ فیملیز چھوٹی ہوتی ہیں کچھ بڑی۔اور ہم کہاں دو لوگ ہیں؟ چوچو ہیں نا؟ بابا بھی ہیں بس وہ ہمارے ساتھ نہیں رہتے"

اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"اوہو...میں بھی کتنا سٹوپڈ ہوں۔"

یلماز نے میر کی دیکھا دیکھی جھجھکتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تو اسے بہت اچھا لگا۔

"ماز آپ بتاؤ...فیملی میں کون کون ہوتا ہے؟"

اسے یہی موقع ملا تھا اس کے بارے میں کچھ جاننے کے لیے۔

وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔

"ماما، پاپا، چھوٹے بہن بھائی دادی دادا، چاچو اور نانی..."

وہ اپنی ننھی انگلیوں پر گن کر بتا رہا تھا۔

"ماما پاپا کا نام کیا ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

وہ پھر سوچ میں پڑ گیا۔

"میرا مطلب ان کو دوسرے لوگ کن ناموں سے بلاتے ہیں؟"

اس نے سوال مزید آسان کر کہ پوچھا۔

"ماما کو عیشو بولتے ہیں اور پاپا کو..."

وہ غور سے سننے لگی۔

"اسد..."

اتنا تو پتا چلا تھا کہ اس کے باپ کا نام اسد تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا... چلو چھوڑ ہم بیڈ لوگوں کو یاد نہیں کرتے۔ یلماز مجھے بتائے کہ اسے کھانے میں کیا پسند ہے؟"

وہ اسے زیادہ ذہنی دباؤ نہیں دینا چاہتی تھی اسی لیے بات کو بدل دیا۔

"بریانی..."

اس نے آہستہ سے کہا۔

"ارے واہ...ہمیں بھی"

وہ مسکرایا۔

"چلو پھر کل ہم سکول سے واپس آکر بریانی بنائیں گے اوکے۔اس کے آئیس کریم بھی کھائیں گے۔آپ کو پسند ہے آئس کریم؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سکول؟...مایلماز بھی میرے ساتھ سکول جائے گا؟"

میر بہت خوش تھا۔

"ہاں بیٹا۔سکول جانا تو ضروری ہے نا۔ہم نیو بکس بھی لیں گے،یونیفارم بھی سب کچھ"

یلماز نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"میرے لیے؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹا...آپ کے لیے۔کل آپ سے پرنسپل میم چھوٹا سا ٹیسٹ لیں گی۔اس کے بعد آپ کو ایڈمشن مل جائے گا۔ٹھیک ہے نا؟"

"جی"

"اچھا بہت دیر ہو گئی ہے سو جاؤ دونوں۔"

دونوں کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے آنکھیں بند کرنے کا کہتے ہوئے وہ لوری سنانے لگی اور ساتھ ساتھ دونوں کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔

کتنا عجیب اتفاق تھا۔وہ یلماز سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس کا تعلق کسی طرح سوات سے تو نہیں۔دل میں عجیب سی کشمکش تھی۔

www.novelsclubb.com

دور اندر کوئی آواز جو اسے خدشات دکھا رہی تھی وہ لمحے بھر کو بھی سچ مانتی تو اس کی جان نکالنے کو کافی تھا۔دماغ کہتا تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔اسے اس کا مرا ہوا بچہ دکھایا گیا تھا۔

ڈاکٹر فہمیدہ سے اس کی بہت اچھی دوستی تھی،وہ اس کی محسن تھیں۔

ان کی پیدائش کے وقت وہ ساتھ تھیں۔اسے ان پر بھروسہ تھا مگر وہ ان سے سوال کرنا چاہتی تھی۔ایک آخری دفعہ۔بس دل کی تسلی کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دیکھیں ہم اس بچے کو یوں ایڈمشن نہیں دے سکتے۔آپ سمجھنے کی کوشش کریں"

وہ پرنسپل کے دفتر میں بیٹھی تھی اور یلماز چپ چاپ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا آس پاس کی چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ..."

"دیکھیں مجھے لگا تھا کہ بچے کی شناخت تو کم از کم آپ کو معلوم ہو گی۔ایسے کیسے ڈاکومنٹس کے بغیر ایڈمشن دے دیں۔یہ آرمی پبلک سکول ہے۔اصولوں کی پابندی لازمی ہے۔میں پرنسپل ہوں اونر نہیں۔ہم کم از کم برتھ سرٹیفکیٹ یا ماں باپ کی شناخت کے بغیر یوں اسے ایڈمشن نہیں دے سکتے سوری"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ سوچنے لگی۔

"پھر آپ کوئی مشورہ دیں۔میں اسے ان پڑھ تو نہیں رہنے دوں گی نا۔پھر مجھے کالج بھی جانا ہوتا ہے۔اسے اکیلا کیسے چھوڑ کر جاؤں؟"

انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"آپ ایسا کریں کہ اسے فی الحال گھر پر ہی پڑھائیں۔کالج ساتھ لے جایا کریں۔"

"لیکن میم کب تک؟"

انہوں نے کچھ جھجھکتے ہوئے آگے ہو کر گہرا سانس لیا۔

"آپ کو مشورہ دے سکتی ہوں۔یہ الیگل ہے لیکن میں آپ کو اپنے ایک جاننے والے کا کانٹیکٹ نمبر دوں گی۔اس کا نام فرید ہے۔"

اسے ان کی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کسی کو بھی یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ آپ کا بیٹا نہیں۔میر کا ٹوئن ظاہر کریں۔ڈاکومنٹس آپ کو فرید بنوادے گا"

وہ حیران سی ہوئی۔

"لیکن میم اگر کسی کو پتا چل گیا۔اور میں سب سے کہوں گی کیا کہ اچانک میر کا جڑواں بھائی کہاں سے آگیا؟اور اس کے ماں باپ اسے ڈھونڈتے ہوئے آگئے تو"

انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے یلماز کو دیکھا۔

"کہیئے گا کہ آپ کے سسرال والوں نے آپ سے چھین کر اسے رکھا ہوا تھا۔اب اس کی کسٹڈی آپ کو واپس مل گئی ہے۔"

سسرال والوں کے نام پر اس کا رنگ اڑ سا گیا۔

"نہیں میں...یہ...یہ خطرناک بات ہے۔میں یلماز اور میر دونوں کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔"

www.novelsclubb.com

پرنسپل کو اس کی بات کی بلکل سمجھ نہیں آئی تھی۔

"اس سے ان دونوں کی جان کو کیسے خطرہ ہو سکتا ہے؟ کچھ نہیں ہو گا ہمت کریں۔ باقی فیصلہ تو آپ کا ہے کہ آپ اس بچے کا مستقبل روشن دیکھنا چاہتی ہیں میر کی طرح یا پھر اسے واپس ان ماں باپ کے پاس بھیجنا چاہتی ہیں جن کے نام سے بھی یہ سہم جاتا ہے۔"

اس نے یلماز کی جانب دیکھا جو ذرا سہمے ہوئے سے انداز میں کب سے آس پاس کی چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔

اسے وہ وقت بھی یاد آیا جب وہ بھوکا پیسا اسے لوگوں کے ہجوم میں نظر آیا تھا۔ بگڑی ہوئی حالت، پھٹے ہوئے کپڑے۔ کمزوری کی وجہ سے اس میں اس وقت رونے تک کی ہمت نہیں تھی۔

میر کے چہرے سے وہ پھر ہار گئی تھی۔ غیر قانونی کام تو کیا وہ اس کے لیے اپنی جان دے بھی سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پلیز آپ... کسی کو مت بتایئے گا۔ بہت احسان مند رہوں گی۔"

انہوں نے مسکراکراپناموبائل نکالااوراسے کسی کانمبر بھیج دیا۔

اس نے ان کاشکریہ اداکرتے ہوئے یلماز کاہاتھ تھامااور آفس سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر پہنچتے ساتھ ہی اس نے اپنے کمرے میں جانے کی بجائے دملہ کے کمرے کی جانب رخ کرلیا۔ سارادن وہ مصروفیت کی وجہ سے اس کی طبیعت کانہیں پوچھ سکا تھا۔ ابھی اسے کھانا بھی بنانا تھا۔ دن بھر وہ بھوکی رہی ہو گی اسے یہی فکر تھی۔

دستک دیتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا تو چونک ساگیا۔

"اوہ...اسلام علیکم ہمائل بھائی"

اریج اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

"وعلیکم اسلام..."

چہرے پر مسکراہٹ لائے وہ سلام کا جواب دیتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور دملہ کے پاس کھڑا ہو کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

"ابھی تو کافی ہلکا ہو گیا ہے بخار۔دن کو کیسی طبیعت تھی؟"

وہ تھوڑی بیزار سی لگ رہی تھی۔

"دن کو ایک دفعہ زیادہ ہو گیا تھا لیکن میں نے پٹیاں وغیرہ کر دی تھیں تو بہتر ہو گئی ہے اب"

ارتج نے جواب دیا تھا۔

"پھوپھو تو کہہ رہی تھیں کہ اسے گھر لے چلتے ہیں وہاں خیال رکھ لیں گے مگر یہ خود بھی جانا نہیں چاہ رہی تھی اور میں نے ہی کہا تھا کہ آپ اکیلے کیسے رہیں گے۔ملازمہ بھی چھٹیوں پر ہے۔اس لیے میں رک گئی۔"

ارتج نے اپنے رکنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ نے کیوں زحمت کی۔اگر دلہ جانا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔میں مینج کرلوں گا"

اس نے دراز کھولتے ہوئے کہا جس میں اس کی دوائیاں رکھی ہوتی تھیں۔

"ارے ایسے کیسے ہمائل بھائی۔کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے۔رشتے ایسے وقت میں کام آنے کے لئے ہی تو ہوتے ہیں۔پھوپھو خود رکنا چاہتی تھیں مگر وہاں بھی گھر کا سسٹم ان کے بغیر نہیں چلتا۔احسن پھوپھا اس کی طبیعت کا سن کر پریشان ہو جاتے اس لیے ان کو نہیں بتایا۔خود بھی وہ آج کل بیمار ہی رہتے ہیں"

وہ نان سٹاپ بولتی جا رہی تھی۔

"کھانا کھانے کے دوائی کھانی تھی آج تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں"

بازو فولڈ کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"اوہو...آپ کی بیگم کو کھانا بھی کھلا دیا ہے اور دوا بھی"

www.novelsclubb.com

اسے خوشگوار سی حیرت ہوئی تو اس نے دملہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ہاں"

اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

"آپ بھی فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں"

وہ تیزی سے اٹھی اور کمرے سے باہر جاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔

"یہ نئی مصیبت گلے پڑ گئی ہے۔"

دملہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کزن ہے تمہاری۔اتنی اچھی تو ہے۔اتنا خیال رکھتی ہے تمہارا"

وہ طنزیہ مسکرائی۔

"بھابھی کی بہن ہے۔یہ بات کافی ہے اسے مشکوک بنانے کے لیے۔"

ہمائل کو برا سا لگا۔

"ایسے نہیں بولتے۔کسی کی نیت پر یوں شک کرنا بری بات ہوتی ہے۔"

گھڑی اتار کر اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"جتنے دن یہ یہاں رہے گی مجھے اس کمرے میں تمہاری منحوس شکل دیکھنی پڑے گی۔تم عذاب کم تھے جواب یہ بھی آ ٹپکی ہے۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہر ایک رشتے کی مخلصی پر شک نہیں کرتے دلہ"

وہ ہنسی۔

"بہت اچھی لگتی ہے تمہیں؟اسی سے پلیز شادی کر لو میری جان چھوڑ دو"

وہ مسکرایا۔

"تم ابھی تک یہ دماغ میں لیے بیٹھی ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا؟غلط فہمی ہے تمہاری۔"

اس نے غصے سے اسے دیکھا۔

"تمہاری بھی غلط فہمی ہے کہ تم مجھے اس نکاح کی قید میں ساری زندگی رکھ سکتے ہو۔"

"لیٹس سی..."

دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم ان..."

دروازے پر اریج تھی۔

"وہ...مجھے پوچھنا تھا کہ روٹیاں کتنی بناؤں؟"

"دو..."

وہ مسکراتے ہوئے چلی گئی۔

"آئیڈیل وائف میٹیریل ہے۔سوچ لو..."

وہ اس کے قریب آیا اور سر پر ہلکی سی چت کرائی۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ..."

نفی میں سر ہلاتا ہوا وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ چائے بنا کر لے آئی اور کافی دیر تک ان سے بیٹھ کر باتیں کرتی رہی۔ ہمائل اسے کمرہ دکھا چکا تھا جہاں اس نے کچھ دن رہنا تھا۔ ہر کسی سے بیزار دلہ اسے ناجانے کیسے برداشت کر رہی تھی۔

وہ جب کمرے سے چلی گئی تو اس نے شکر ادا کیا۔

"باتیں کرتی ہے تو کرتی ہی چلی جاتی ہے"

بڑبڑاتے ہوتے اس نے تکیہ سیدھا کیا اور لیٹ گئی۔

"بھابھی سے کتنی مختلف ہے نا"

وہ بھی لیٹ چکا تھا۔

"پتا نہیں..."

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"تم سے ایک بات پوچھوں۔؟"

دلمہ آنکھیں بند کر چکی تھی۔

"پہلے کون سا میری اجازت سے پوچھتے ہو۔"

وہ مسکرایا۔

"بھابھی تھوڑی عجیب ہیں مطلب نند بھابھی کی لڑائیاں اپنی جگہ لیکن ہر وقت کے بے موقع طعنے، طنز، الٹی باتیں عجیب لگتی ہیں۔جب سے ہماری شادی ہوئی ہے بھابھی نے کبھی مجھ سے بھی سیدھی طرح بات نہیں کی۔آئی مین تم سے لڑائی جھگڑا ہونا اور بات ہے لیکن لگتا ہے انہیں مجھ سے بھی کوئی خاص پرابلم ہے"

اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

وہ اسے کیا بتاتی کہ عارش کا رقیب ہونے کی وجہ سے اس سے انہیں نفرت تھی۔

"چھوڑو دفعہ کرو... تم سے یہی پرابلم ہے کہ تم میرے شوہر ہو"

وہ یک دم سے چونکا اور اسے مسکرا کر دیکھا۔

"کیا؟..."

"تمہارے منہ سے یہ اقرار سن کر اچھا لگا کہ میں تمہارا شوہر ہوں"

اس نے تیوری چڑھائی۔

"زیادہ دیر کے لئے نہیں"

وہ کروٹ بدل گئی۔

"چلو مانا تو سہی نا۔"

"سو جاؤ ہمائل..."

وہ مسکرایا۔

"گڈ نائٹ....بل بتوڑی"

www.novelsclubb.com

"پہاڑی بکرا..."

وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے لاشعوری میں بول گئی تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"زماجانانہ..."

"ہوں... کیا ہے؟"

"زہ تاسرہ مینہ کوم..."

اس نے سرگوشی سی کی۔

ناجانے وہ کیا کہہ رہا تھا۔ دھیان نہ دیتے ہوئے وہ آدھی نیند میں جا چکی تھی مگر اس کے الفاظ ذہن میں ہی کہیں گونجنے لگے تھے۔

"زہ تاسرہ مینہ کوم..."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

صبح صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو کمرے میں کافی روشنی تھی۔

آنکھیں ملتے ہوئے اس نے اپنے برابر دیکھا تو بیڈ خالی تھا یعنی وہ آفس جا چکا تھا۔

انگڑائی لیتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھی اور چھوٹے بکھرے بالوں کو پیچھے کی جانب سمیٹتے ہوئے پونی باندھ لی۔

گھڑی پر نظر گئی تو بارہ بج کر دس منٹ ہو چکے تھے۔ وہ اتنا زیادہ سوتی رہی تھی اور اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔ ہمائل نے اسے ناشتے کے لیے اٹھایا ہی نہیں تھا۔ دوائی کا وقت بھی نکل چکا تھا۔

اسے تھوڑا عجیب لگا تھا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس کو ناشتہ کروائے بغیر، دوا کھلائے بغیر یوں چلا جاتا۔ اس کے پاؤں کی پٹی بھی تو روز بدلنا ہوتی تھی۔ یہ کام بھی وہ ہی کیا کرتا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ بیڈ سے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی الماری تک آئی۔

استری شدہ کپڑوں کا جوڑا نکالنے کے بعد اس نے پلاسٹک کا شاپر لیا اور زخم والے پاؤں پر چڑھا کر باتھ روم میں چلی گئی۔

نہا کر فریش ہونے کے بعد فرسٹ ایڈ کٹ کھول کر اس نے خود ہی زخم صاف کر کہ جیسے تیسے پٹی کر لی۔

اب اسے بھوک لگ رہی تھی لیکن فون بھی نا جانے کہاں تھا۔

رات کو تو وہ ٹیبل پر رکھ کر سوئی تھی۔

دیوار کا سہارا لیے وہ کمرے سے باہر آئی۔

ہمائل کا اصل کمرہ نیچے تھا۔ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس نے احتیاط سے قدم رکھے اور کچن کی جانب رخ کر لیا۔

"جی جی... بلکل آپ فکر مت کریں۔"

ارتیج کی آواز پر اسے بے زارگی سی محسوس ہونے لگی۔

بن بلائے مہمان بن بیٹھی تھی۔

"جی میں نے صبح صبح ناشتہ کروا کر پٹی بھی کر دی تھی"

وہ کچن میں داخل ہوتے ہوتے یک دم رک گئی۔

"دوا بھی کھلا دی تھی اور بینڈ یج تو تبدیل کرنی ہی تھی۔جی بخار بھی بلکل ٹھیک ہے۔ابھی دوبارہ سو گئی ہے۔آپ بتائیں رات کے کھانے میں کیا بناؤں۔دن کو تو آپ آنے ہی نہیں والے"

وہ ہمائل سے بات کر رہی تھی یہ اسے اندازہ ہو گیا تھا مگر وہ جھوٹ کیوں بول رہی تھی اور اس کا نمبر اس کے پاس کہاں سے آیا تھا یہ بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"اوکے بائے..."

فون کاٹ کر وہ ہنستے ہوئے مڑی تو جیسے چونک سی گئی۔

ایپرن پہنے وہ نا جانے کیا بنانے میں مصروف تھی۔ساری چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔

"او...دملہ تم؟ کب اٹھی؟ مجھے آواز دے لی ہوتی"

وہ آکر گول میز کے گرد رکھی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئی۔

"میرا فون دیکھا ہے کہیں؟"

اسے یہ ظاہر کروائے بغیر کہ وہ اس کی باتیں سن چکی تھی وہ فون کے بارے میں استفسار کرنے لگی۔

"اوہاں رکو...یہ لو"

کاؤنٹر پر رکھا فون اس نے ہاتھ میں لہرایا تو دملہ کو جھٹکا سا لگا۔

"ہمائل نے لیا تھا؟"

اس کے ہاتھ سے فون تھامتے ہوئے وہ قدرے حیران ہو کر بولی۔

وہ ایسا کبھی نہیں کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"او نہیں ایکچوئلی میرے پاس ان کا نمبر نہیں تھا نا۔اس لیے میں نے تمہارے فون سے..."

اس کے ہاتھ سے تقریباً فون چھینتے ہوئے اس نے اسے گھورا۔

"حد ہوتی ہے کسی بات کی اریج... کسی کا فون بغیر اجازت یوں لینا بہت ہی گھٹیا بات ہے ۔پاسورڈ کیسے پتا چلا تمہیں؟"

اسے شدید غصہ آرہا تھا۔

"کام ڈاؤن۔ہم کزنز ہیں اور ایسے ایک دوسرے سے چیزیں شیئر کرنا نارمل بات ہوتی ہے۔رہی بات پاسورڈ کی تو جب تم سو رہی تھی میں نے تمہارے فنگر پرنٹ سے کھول کر صرف نمبر لیا تھا"

اس کا دل چاہا اسے رکھ کر تھپڑ لگائے۔

"آئندہ کے بعد میری کسی پرسنل چیز کو ہاتھ مت لگانا"

ارتیج کے چہرے پر شرمندگی کے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

"اوکے... نہیں لوں گی۔ناشتہ کیا کرو گی؟"

وہ چولہے کی جانب مڑ گئی۔

"مجھے کچھ بھی نہیں کھانا... تم اپنے لئے بنالو"

وہاں سے اٹھتے ہوئے وہ باہر جانے لگی تو ارتیج نے اس کا بازو تھام لیا۔

"کیا کر رہی ہو آرام سے چلو... تمہارے میاں صاحب مجھے ڈانٹ دیں گے اگر تمہارا خیال نہ رکھا"

اس نے ہاتھ چھڑوایا۔

"مجھے اپنا خیال رکھنا اچھی طرح سے آتا ہے۔تم جو کر رہی ہو کرو..."

بغیر کسی مروت لحاظ کے وہ وہاں سے لان کی جانب چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

بیڈ پر پڑے رہ رہ کر اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ موسم اب معتدل سا تھا۔ سردیاں ختم ہو چکی تھیں۔ کسی سہارے کے بغیر وہ لان میں لگی کرسیوں پر آ بیٹھی تھی۔

اسے اریج سے تو کوئی بات کرنی ہی نہیں تھی۔ ٹی وی پر فضول رونا دھونا دیکھنے کا تو اس کا جی ہی نہیں چاہ رہا تھا۔ موبائل کھولا تو امی کی کئی کالز آ چکی تھیں۔

"اسلام علیکم امی..."

اس نے کال بیک کی تو فوراً فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"وعلیکم اسلام بیٹا۔ کیسی ہو؟ مجھے ساری رات سکون نہیں آیا کہ اپنی بیٹی کو اکیلا چھوڑ آئی ہوں۔ بیچاری اریج کو بھی مصیبت ڈال دی ہے۔"

وہ مسکرائی۔

"اب میں بڑی ہو گئی ہوں۔ اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔ آپ ابو کا خیال رکھیں۔ رات کو اریج بتا رہی تھی کہ وہ بھی بیمار ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ زخمی پاؤں لے کر ابو سے ملنے جاتی تو وہ اور پریشان ہو جاتے۔

"ہاں بس موسمی بخار سا ہے۔ تمہارا پوچھ رہے تھے۔ اسی لئے کالز کیں مگر شاید تم سو رہی تھی۔"

"ابھی بات کروادیں۔"

کچھ دیر کے بعد اسے ابو کی آواز سنائی دی۔

"اسلام علیکم ابو"

"وعلیکم السلام میری بیٹی کیسی ہے؟"

وہ بہت اپنائیت سے بولے تھے۔ جیسے اس واقع سے پہلے بولا کرتے تھے۔ اس کی آنکھیں بھر سی گئیں مگر وہ آنسو پی گئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ان کی آواز سے نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔

"میں نے اپنی بیٹی کی آواز سن لی تو سمجھو ٹھیک ہی ٹھیک ہوں"

وہ ہنس دی۔عاشی ابھی ٹرپ سے واپس نہیں آئی تھی ورنہ اس کی طبیعت کا سن کر فوراً سے پہلے یہاں حاضر ہو جاتی۔

کافی دیر وہ اس سے باتیں کرتے رہے تھے۔اس نے سوچا کہ ہمائل آئے گا تو اس سے کہہ کر وہ ان سے ملنے ضرور جائے گی۔

کافی دن ہو گئے تھے بی جان اور باقی گھر والوں سے بھی بات نہیں ہوئی تھی۔

بی جان آغا جان تو گلباز اور لالہ رخ کے ساتھ سوات میں رہتے تھے جبکہ پلوشہ اور ارباز کراچی میں شفٹ ہو چکے تھے۔ارباز کی نئی نئی نوکری شروع ہوئی تھی۔وہ اور پلوشہ دونوں اب کراچی میں رہتے تھے۔

اس نے باری باری سب سے بات کی تھی۔

دن گزارنے کا یہی طریقہ تھا۔

باقی سارا دن کبھی ڈرامے دیکھتے، کبھی کھانے کی ترکیبیں دیکھتے گزارنے کی کوشش کی۔ارتیج گھر کے اندر کیا کر رہی ہے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ تین بجے کے قریب وہ لان سے اٹھ کر جانے لگی تو چوکیدار اندر آیا۔اس کے ساتھ اس کا دس بارہ سالہ بیٹا بھی تھا جو سکول کی وردی میں ملبوس تھا اور ہاتھ میں ٹرافی تھام رکھی تھی۔

"سلام بی بی جی"

"وعلیکم سلام افضل چاچا..."

اس کے بعد بچے نے بھی اسے سلام کیا تو اس نے خوشدلی سے جواب دیا۔

"وہ بی بی جی صاحب تو ابھی نہیں آئے یہ ضد کر رہا تھا کہ ان سے ملے بغیر گھر نہیں جائے گا۔"

وہ مسکرائی۔

"کیوں بیٹا کوئی کام تھا آپ کو؟ مجھے بتادو میں کہہ دوں گی"

وہ تھوڑا جھجکا۔

"وہ اصل میں آج نا اس کا نتیجہ آیا ہے۔ کلاس میں اول آیا ہے تو خان صاحب کو بتانا چاہتا تھا"

اسے حیرت سی ہوئی۔ بھلا وہ گھر والوں سے پہلے ہمائل کو کیوں بتانا چاہتا تھا۔

"صاحب کو کیوں پہلے بتانا تھا؟"

تجسس میں اس نے سوال کیا۔

"یہ سب ان ہی کی وجہ سے تو ممکن ہو سکا ہے۔ فرشتہ صفت انسان ہیں خان صاحب... اللہ ان کو اور آپ کو بہت سی خوشیاں دے"

وہ کچھ بول نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

"یہ بہت ذہین بچہ تھا۔ڈاکٹر بننا چاہتا تھا۔خان صاحب کے ہاں ملازمت کرنے سے پہلے کی بات ہے۔اس کی چھوٹی بہن تھی آمنہ جس سے بہت پیار کرتا تھا۔اسے کینسر ہو گیا اور پیسوں کی کمی کی وجہ سے علاج نہ ہو سکنے کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا۔"

بچے کی آنکھوں میں وہ اس غم کی جھلک اب بھی وہ دیکھ سکتی تھی۔

اس کے دل کو کچھ ہوا۔

"اس کے جانے کے بعد یہ پڑھائی چھوڑ کر بیٹھ گیا۔اسے ڈاکٹروں سے نفرت ہو گئی۔بہت پریشان تھا میں اس کے لیے جی۔اس کے باقی بہن بھائیوں پر بھی اثر ہو رہا تھا۔اللہ لمبی زندگی دے ہمارے صاحب کو۔ان کی کوششوں سے یہ واپس پڑھنے لگا ہے۔اس کی فیس وغیرہ بھی وہی ادا کر رہے ہیں۔اور آج اس نے پہلے کی طرح اول پوزیشن حاصل کی ہے۔"

ان کی آنکھوں میں ہمائل کے لیے محبت اور احترام واضع نظر آ رہا تھا۔

"ادھر آؤ"

مسکرا کر اس نے بچے کو اپنے پاس بلایا۔

www.novelsclubb.com

اس کا انعام اور سرٹیفیکیٹ تھام کر اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا۔

"واہ...بہت شاندار۔ تم تو بہت لائق بچے ہو عبدالرحمن"

وہ خوشی سے جیسے کھل سا اٹھا۔

"تمہارے صاحب کی بہن کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔"

آج اس بچے کو دیکھ کر اسے زرتاشہ بہت یاد آئی تھی۔

افضل اور عبدالرحمن دونوں کے لیے یہ چونکانے والی بات تھی۔

"جی...؟"

www.novelsclubb.com

اس نے مسکرا کر گہرا سانس لیا۔

"بہت پیار کرتے تھے تمہارے صاحب بھی ان سے۔"

اس کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔

"بہت افسوس ہوا جی سن کر"

اس نے اس کا سرٹیفیکیٹ اسے تھمایا۔

"بس جب کبھی اپنی بہن کو یاد کرو تو ساتھ اپنے صاحب کی بہن کے لیے بھی دعا کر دیا کرو ٹھیک ہے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو شام کو آ جائیں گے"

دملہ نے اشارے سے افضل کو روکا۔

"رکو...ایک چیز ہے میرے پاس۔"

کچھ یاد آنے پر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ کرسیوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ چلنے لگی تو لڑکھڑا سی گئی۔

"کیا کر رہی ہو؟"

دور سے آتی آواز نے تینوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ دروازے سے اندر آرہا تھا۔پولیس کی وردی میں ملبوس۔

"دھیان کیا کرو..."

وہ تیزی سے اس تک پہنچا اور اس کا ہاتھ تھام کر سہارا دیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔پریشان مت ہو۔"

اس کی نظر اس کے پاؤں پر تھی۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اسے لے جانے لگا تو عبدالرحمن پر نظر پڑی۔

"ارے چھوٹے تم؟"

www.novelsclubb.com

"سلام خان جی"

وہ چہک کر بولا۔

"یہ دیکھیں میرا رزلٹ آگیا۔"

دملہ کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے وہ اس کا انعام دیکھنے لگا۔

"واہ...ماشاءاللہ.."

وہ حقیقتاً بہت خوش لگ رہا تھا۔

کچھ دیر کے لیے وہ اسے دیکھتی چلی گئی۔

ایک غیر وہ بھی ملازم کے بچے کے لیے وہ کتنا خوش تھا۔اسے گلے لگا کر انعام دیکھ کر اسے شاباشی دیتے ہوئے۔

اسے لگا وہ اسے نہیں پہچانتی۔

وہ کون تھا...

اس کا مجرم...؟

یا کسی اور کا مسیحا؟

اس نے بچے کو پیسے بطور انعام بھی دیے تھے۔وہ لے نہیں رہا تھا مگر زبردستی اسے تھما کر گھر بھیجا۔

www.novelsclubb.com

"اب تم بتاؤ... کیا کر رہی تھی یہاں اکیلے؟"

ان کے جانے کے بعد وہ گویا ہوا۔

"پہلے تم بتاؤ... تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ جلدی کیوں آ گئے ہو؟ گاڑی کہاں ہے؟"

وہ ہنسنے لگا۔

"میرا گھر ہے جب مرضی آؤں... جب مرضی جاؤں..."

اس نے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے آگے پیچھے دیکھا۔

"تمہیں دیکھنے آیا تھا کہ ٹھیک ہو یا نہیں"

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک ہوں"

ہاتھ باندھتے ہوئے اس نے لاتعلقی سے کہا۔

"تمہارا زخم زیادہ خراب تھا اس لیے پہلے واک پر نہیں لے جا سکا۔ کل سے صبح شام تمہیں واک پر ساتھ لے کر جاؤں گا تاکہ بور نہ ہو تم"

اس کے باہر اکیلے بیٹھنے کی وجہ وہ سمجھتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"بہت جلدی خیال آگیا ہے..."

"اچھا چلو تمہیں اندر تک چھوڑ آؤں۔ گاڑی باہر کھڑی ہے مجھے واپس بھی جانا ہے۔"

اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو دلہ نے کچھ سوچتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اس کا سہارا لئے چلتی ہوئی وہ گھر کے اندر داخل ہوئی تو اریج سجی سنوری اپنے کمرے سے باہر آتی ہوئی نظر آئی۔

"اوہ...اسلام علیکم۔"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام..."

اس نے مسکراہٹ کے ساتھ اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔

"کھانا ریڈی ہے کھا کر جایئے گا"

وہ قدرے حیران سا ہوا۔

"آپ کو کیسے پتا کہ مجھے واپس جانا ہے؟"

اس نے دملہ کو لاؤنج کے صوفے پر بٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"پہلے تو مجھے آپ کہنا بند کریں۔ بڑی ہوں کیا میں آپ سے؟"

وہ ہنس دیا۔

"تو پھر تکلف کیسا؟ چلیں جا کر ہاتھ منہ دھو لیں میں نے کھانا بنا لیا ہے۔"

وہ مسکرایا۔

"بہت دیر ہو جائے گی ارتیج... گھر آ کر کھا لوں گا"

www.novelsclubb.com

گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے اس نے معذرت کی۔

"نہیں پلیز تھوڑا سا ہی کھا لیں میں نے بہت پیار سے بنایا ہے"

وہ جو موبائل میں مصروف تھی اس کی بات پر چونکی۔

"خاص آپ کے لئے بنایا ہے"

دملہ کو ہنسی آئی۔

"واہ...یعنی میڈم صاحبہ پھسل گئی ہیں"

اس نے مشکل سے ہنسی ضبط کی۔

وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ..."

اس کے فون کی گھنٹی بجی تھی۔

"ہاں اصغر بولو..."

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر جیسے یک دم خوشی سی پھیل گئی۔

"ویل ڈن...میں آرہا ہوں۔تیار رہو..."

فون بند کرتے ہی اس نے عجلت میں اریج سے معذرت کی اور دملہ کی جانب بڑھا۔

"کھانا کھانے کے بعد دوا ٹائم پر لے لینا...اریج پلیز اس کی بینڈیج دوبارہ تبدیل کر دیجئے گا...اللہ حافظ"

وہ جلدی جلدی اور خوشی میں کہتا بے دھیانی میں دملہ کے سر پر محبت بھرا لمس چھوڑ گیا تھا۔

جہاں اریج نے ہنسی ضبط کی ہوئی تھی وہاں دملہ جیسے پتھر کی ہو چکی تھی۔وہ اپنی ہی کسی خوشی میں کیا کر کہ گیا تھا اسے خود احساس تک نہیں ہوا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا ردِ عمل دے۔اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کرتا تو یقیناً آج وہ اسے زندہ نہ چھوڑتی مگر وہ جانتی تھی اس نے دھیان بھی نہیں دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اریج ہنسی دباتے ہوئے مڑ گئی۔

"کھانا لگا رہی ہوں آ کر کھا لو۔"

الفاظ تو اس کے ذہن میں گونج رہے تھے مگر وہ ہونق سی وہیں بیٹھی رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اے ایس پی... تم جانتے نہیں ہو تم نے کس سے پنگا لیا ہے"

اس کی بد تمیزی کے جواب میں وہ آرام سے اپنی کرسی پر بیٹھا مسکرائے جا رہا تھا جو ریاض چوہدری کو مزید طیش دلا رہا تھا۔

کچھ دیر پہلے اس کے بیٹے کو بس سٹاپ سے ائیر پورٹ کے لیے نکلتے وقت گرفتار کیا گیا تھا جو گینگ ریپ کیس میں مرکزی ملزم تھا۔

اب وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے اس کے دفتر میں کھڑا تھا۔اس کا فون مسلسل بج رہا تھا مگر وہ تو ہمائل کو دھمکانے میں مصروف تھا۔ باقی کوئی کام اب بیٹے سے زیادہ اہم نہیں تھا۔

"بہت پچھتاؤ گے تم... جانتے ہو میں کون ہوں؟"

اطمینان سے وہ کرسی پر سے آگے کو ہوا۔

"اکرام... جنید..."

اس نے اہلکاروں کو آواز دی تو وہ فوراً مؤدب سے ہو کر حاضر ہوئے۔

"یس سر..."

اس نے مسکراتے ہوئے ریاض کی جانب دیکھا۔

"گمشدگی کی رپورٹ لکھو کہ ایک پچپن چھپن سالہ، خوبرو نوجوان کھو کر تھانے میں آ پہنچا ہے۔اسے یہ بھی نہیں پتا کہ یہ کون ہے۔اس لیے دوسروں سے پوچھتا پھر رہا ہے۔اس کے گھر والوں کو فوراً تلاش کیا جائے"

کچھ اہلکاروں نے ہنسی ضبط کی تو اسے انتہائی ہتک محسوس ہوئی۔

"تم دو کوڑی کے پولیس افسر... تمہاری ہمت..."

"آرام سے بات کرو"

www.novelsclubb.com

اس کے تاثرات سخت ہوئے۔

"ایک باوردی پولیس آفیسر کو دھمکانے کے جرم میں تمہیں ابھی اریسٹ کر سکتا ہوں"

وہ مٹھیاں بھینچنے لگا مگر کچھ کہہ نہ سکا۔

فون ابھی بھی بجتا ہی جا رہا تھا۔

"ابھی کے ابھی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے... تمہارے درندہ صفت بیٹے کو تو میں کیفر کردار تک پہنچا کر رہوں گا۔"

وہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔اس کا اکلوتا بیٹا جیل میں تھا جس پر الزام بھی سچ ثابت ہونے والا تھا۔اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود، چار سال کیس کو لٹکانے کے باوجود اس ایک اے ایس پی کے آنے کی وجہ سے منظر نامہ بدل کر رہ گیا تھا۔

"پانی میں رہنا ہو تو مگرمچھ سے بیر نہیں مول لینا چاہیئے اے ایس پی"

اس کی بات پر وہ ہنسا۔

"تو تم نے مان لیا کہ تم انسان نہیں ایک غارت گر جانور ہو۔"

ریاض نا جانے کیسے خود پر ضبط کیے ہوئے تھا۔

"ان وحشی جانوروں...ان predators میں سے ایک جو اس ملک کی ہڈیاں تک نوچ کر کھا رہے ہیں لیکن پھر بھی پیٹ نہیں بھر رہا"

وہ اس کی بھینچی ہوئی مٹھیاں دیکھ رہا تھا مگر اس جیسے کئی طاقت کے اندھے دیکھ چکا تھا۔ان گیدڑ بھبکیوں سے وہ ڈرنے والا تو ہر گز نہیں تھا۔

"اے ایس پی تم..."

اس کے فون کی گھنٹی بجتی ہی جا رہی تھی۔

ہمائل مسکرایا۔

"کیا چوہدری صاحب...کیوں کسی بیچارے کو انتظار کروا رہے ہو؟ اٹھا لو کیا پتا اہم کال ہو"

اس کا لہجہ چوہدری کے لیے خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا تھا۔

کچھ نا کچھ تو گڑ بڑ تھی۔

وہ قمیص کی جیب سے موبائل نکالنے لگا تو مسکراتے ہوئے ہمائل نے اپنی کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی۔

ریاض اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا جب اس نے کال اٹینڈ کی۔

"کیا موت آگئی تمہیں کیوں بار بار..."

فون میں شور سن کر وہ سن ہو کر رہ گیا۔اس نے ذو معنی سی ہنسی والے اس اے ایس پی کو دیکھا جو شاید جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

"چوہدری صاحب غضب ہو گیا ہے۔"

فون کے باہر تک کسی مرد کی گھبرائی ہوئی آواز آ رہی تھی۔

ہمائل ہلکا ہلکا مسکراتا جا رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ بکو بھی"

www.novelsclubb.com

وہ فون پر اپنے کسی ملازم پر غصہ نکال رہا تھا۔

"گاؤں والی حویلی پر چھاپہ پڑا ہے۔ چھ لڑکیاں برآمد ہو گئی ہیں۔ یہاں میڈیا بھی ہے اور پولیس بھی"

اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"کیا بکواس ہے یہ"

ہمائل نے مسکراتے ہوئے ٹیبل پر رکھی اپنی چھڑی اٹھائی اور انگلیوں پر گھمانے لگا۔ بظاہر وہ چوہدری کی گفتگو سن ہی نہیں رہا تھا۔

اس کا ملازم یہاں کے کسی گاؤں کی بات کر ہی نہیں رہا تھا۔ یہ تو شہر تھا۔ جس حویلی کی وہ بات کر رہا تھا وہ علاقہ تو اے ایس پی ہمائل فاروق کے انڈر آتا ہی نہیں تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم..."

اس نے ایک نظر ہمائل کو دیکھا۔

"ہ...ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا"

پولیس سٹیشن میں کھڑے ہو کر اسے جرم چھپانے کی ترغیب کیسے کرتا۔

"صاحب جی آپ جلدی آئیں..."

"کس نے چھاپہ مارا ہے؟اور کس کی اجازت سے؟"

ہمائل اب بھی لاتعلقی ظاہر کیے چھڑی ہی گھما رہا تھا۔

"اسسٹنٹ کمشنر جاذب سیال کی اجازت سے"

ہمائل کو چھڑی گھماتا دیکھ کر اور اپنے ماتحت کی بات سن کر اس کے ماتھے پر پسینہ سا آ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور صاحب یہ کہ وہ سارے کاغذات بھی لے گئے ہیں۔"

وہ لڑکھڑایا۔

اس نے جب کرسی کا سہارا لیا تو ہمائل نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

فون کاٹتے ہی وہ جانے کے لیے دروازے کی جانب بڑھا۔اس کی ہڑبڑاہٹ،پریشانی واضع جھلک رہی تھی۔

دروازے میں پہنچ کر اس نے پلٹ کر دیکھا۔

"تم دونوں شاید اس سسٹم میں نئے ہو اس لیے یہاں کے قاعدے قانون اور ادب کے تقاضوں کو نہیں جانتے۔تم نے جاذب سیال کے ساتھ مل کر جو گستاخی کی ہے،جو کھیل رچایا ہے ہمائل خان...اس کی سزا تو ضرور ملے گی۔تم دونوں کو یہ حرکت بہت مہنگی پڑنے والی ہے۔پسِ دیوار جو موجود ہے وہ اس کھیل کے ایک ایک کردار کو اب براہِ راست سبق سکھائے گا۔اچھا نہیں کیا تم دونوں نے...جاذب تو شاید بچ جائے۔لیکن تم کیا کرو گے؟کیا تمہارے پاس اتنی پاور ہے کہ اس خطرے کا مقابلہ کر سکو؟"

ہمائل کی مسکراہٹ ہنوز قائم رہی۔

"خطروں سے کھیلنے میں مجھے بہت مزہ آتا ہے۔میں صرف اے ایس پی نہیں بلکہ ریٹائرڈ فوجی بھی ہوں ریاض چوہدری۔"

www.novelsclubb.com

ریاض ایک قہر زدہ نگاہ اس پر ڈال کر نکل گیا تو ہمائل نے کسی کو کال ملائی۔

"اسلام علیکم سر..."

وہ حد سے زیادہ خوش تھا۔

"پہلی جیت مبارک ہو..."

جاذب ہنس دیا۔

"خبر مل گئی تمہیں؟..."

وہ کھڑا ہوا اور سپاہیوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"سارے تھانے میں وہ منادی کر کہ گیا ہے۔ خبر کیسے نہ ملتی؟"

وہ باہر چلے گئے تو اس نے قائد کی تصویر گے آگے کھڑے ہو کر مسکرا کر دیکھا۔

"کیا کہہ رہا تھا؟"

اس نے سوال کیا۔

"کہنا کیا ہے...وہی ان جیسوں کے پرانے ہربے...وہی دھمکیاں جو روز ہزار دفعہ سننے کو ملتی ہیں"

جاذب اب سنجیدہ سا ہوا۔

"بہت زبردست پلان تھا تمہارا...ویل ڈن"

"تھینک یو سر...لیکن اگر آپ ہیلپ نہ کرتے تو شاید یہ ممکن نہ ہوتا"

وہ ٹہلتے ہوئے واپس اپنی کرسی کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔

"یہ ٹیم ورک تھا۔اگلا قدم اب مزید سوچ سمجھ کر اٹھانا ہو گا۔اور تم بھی اب بہت احتیاط کرو۔اب تو سکیورٹی رکھ لو۔اے ایس پی ہو کر بھی ایسے ہی گھومتے ہو"

وہ ہنسا۔

"سیکیورٹی گارڈز مجھے مرنے سے بچا لیں گے؟"

"مرنے سے تو نہیں لیکن ہڈیاں ٹوٹنے، گولیاں کھانے سے پہلے بچ جاؤ گے"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"چلو ٹھیک ہے اگلی ملاقات میں اپڈیٹ لیتے ہیں کہ تمہارا وہ دوست کیا کہتا ہے اب"

وہ سنجیدہ سا ہوا۔

"سر کیا آپ لوگ اسے... سوری میں آپ کے پرسنل معاملے میں بول رہا ہوں لیکن میں آپ کو شیورٹی دے سکتا ہوں کہ وہ بلکل بے قصور ہے۔اسے کسی نے پھنسایا تھا۔غازی ایسا نہیں ہے۔میرا اس کا ایک ساتھ بچپن گزرا ہے۔وہ کبھی کسی صورت ایسی حرکت کر ہی نہیں سکتا۔کئی بار آپ لوگوں نے اس کے کردار کی،اس کے وقار کی دھجیاں بکھیر دیں۔

اتنے بڑے خاندان کے ہوتے ہوئے بھی وہ اکیلے زندگی..."

"ہمائل مجھے باقی کام نبٹانا ہیں۔بعد میں بات کریں گے"

وہ دانستہ بات بدل کر کال ہی کاٹ گیا۔

اسے بہت افسوس ہوا تھا۔تھوڑی دیر پہلے ملنے والی خوشی اب ماند پڑ چکی تھی۔

"کاش میں تیرے لیے کچھ کر سکتا غازی..."

سر جھٹک کر وہ کچھ فائلز کھول کر دیکھنے لگا۔

ریاض چوہدری تو بس ایک پہلی کڑی تھی جو اس گندے کھیل کے ماسٹر مائنڈ تک جاتی تھی۔اس چین کے آخری سرے پر کون تھا یہی انہیں پتا لگانا تھا۔

ریاض اس علاقے میں محفوظ تھا کیونکہ اس کے تعلقات والے کئی لوگ ہمائل کے آفیسرز تھے۔وہ چاہ کر بھی یہاں اس کے خلاف

براہِ راست کوئی کروائی نہیں کر سکتا تھا۔

جاذب کے علاقے میں بھی ریاض کی کچھ جاگیریں تھیں مگر وہاں وہ ایسے کام کرنے سے پرہیز کرتا تھا۔ایک وجہ تو جاذب خود تھا جس کے مضبوط فیملی بیک گراؤنڈ کی وجہ سے نہ تو وہ اسے کوئی بڑا نقصان پہنچانے کا سوچ سکتا تھا نہ اسے خرید سکتا تھا۔دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ اس کا آبائی علاقہ تھا جہاں کوئی اسکینڈل نہیں بننے دینا چاہتا تھا۔

ہمائل، جاذب اور غازیان نے یہی چال چلی کہ ایس ایچ او اکرام کو استعمال کیا جائے۔

ہمائل نے اسے بار بار ڈرا دھمکا کر ریاض کے خلاف ثبوت اکٹھا کرنے کو کہا جو کہ اس کے پاس پہلے سے ہی موجود تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ خبر اکرام اس تک پہنچائے کہ پولیس جلد اس کے گندے دھندوں کا پردہ فاش کرنے والی ہے اور یہ کہ اس سلسلے میں اے ایس پی ہمائل اپنے کسی آفیسر کی بھی کوئی بات نہیں مانے گا۔ اس خوف سے اس نے ہڑبڑاہٹ میں اپنا سارا ڈیٹا وغیرہ اور چور بازاریوں کا کام اسی علاقے میں شفٹ کر دیا جس میں وہ تینوں چاہتے تھے۔ باقی کام جاذب سنبھال چکا تھا۔

بیٹے کی گرفتاری اور اپنے دھندے کے پکڑے جانے پر وہ ہڑبڑا کر اپنے "بڑوں" سے رابطہ ضرور کرے گا وہ یہ جانتے تھے۔ اگلا کام اب غازیان کا تھا کہ ان تک کیسے پہنچنا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتا جا رہا تھا۔

"بیٹا... یہ کرنا ضروری ہے۔ آپ سمجھو تو سہی نا۔"

وہ کالج سے واپس آکر دونوں بچوں کو بٹھائے سمجھا رہی تھی۔

میر تو فوراً مان گیا تھا مگر یلماز یہ بات ماننے کو راضی نہیں تھا۔

"ماما گندی ہوتی ہیں۔آپ ماما نہیں ہیں"

اس نے گہرا سانس لیا۔

یلماز کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے اسے جھوٹ کا سہارا تو لینا ہی تھا۔اسے خود بھی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ ہمیشہ اس نے میر کو سچ بولنے اور سچائی کی ترغیب دی اب اسے جھوٹ بولنے پر اکسانا پڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا"

اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

"ماما گندی نہیں ہوتیں۔ماما بہت اچھی ہوتی ہیں۔اپنے بچوں سے بہت پیار کرتی ہیں۔ان کی ہر بات مانتی ہیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں بھی تو میر کی ماما ہوں نا؟ اتنے دنوں سے آپ ہمارے ساتھ ہو کیا کبھی مجھے دیکھا کہ میں نے میر کو مارا ہو؟ بھوکا رکھا ہو؟"

وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"میں میر کی ہر بات مانتی ہوں نا؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں میر سے ڈھیر سارا پیار کرتی ہوں نا؟"

www.novelsclubb.com

اس نے دوبارہ اثبات میں سر ہلایا۔

"تو آپ بھی میرے بیٹے بن جاؤ۔ میں آپ سے بھی ڈھیر سارا پیار کروں گی، آپ کی ہر بات مانوں گی اور کبھی بھی نہیں ماروں گی۔ پرامس۔"

وہ کچھ سوچنے لگا۔

میر پُر تجسس سا کبھی ماں کی طرف کبھی یلماز کی طرف دیکھ رہا تھا۔وہ تو نیا بھائی مل جانے پر اچھلنے کودنے کو تیار تھا۔

"نہیں آپ پھر تو آپ بھی گندی بن جائیں گی"

اسے بے حد افسوس ہوا۔اس بچے پر کتنا منفی اثر ڈالا گیا تھا کہ وہ ماں باپ کے مقدس رشتے سے ہی خائف تھا۔

"آئی پرامس...میں کبھی گندی ماما نہیں بنوں گی۔جیسا میر ہے آپ بھی میرے لیے ویسے ہی رہو گے۔"

اس کے ننھے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں تھے۔

"لیکن..."

"اچھا ٹھیک ہے۔آپ صرف باہر جاتے وقت اور دوسرے لوگوں کے سامنے مجھے ماما بول لیا کرو...گھر پر جو آپ کا دل چاہے وہ بول لینا کوئی آپ کو مجبور نہیں کرے گا"

وہ اس کے پیار بھرے انداز کے آگے ہتھیار ڈالنے لگا تھا۔

"میں آپ کو کبھی آپ کے گندے ماما پاپا کے پاس نہیں جانے دوں گی بیٹا۔ بس آپ کو یہ کرنا ہے کہ سب کو یہی کہنا ہے کہ آپ میرے بیٹے ہو۔ کئی سال کے بعد اب آپ کو ماما سے ملنا دیا گیا ہے"

وہ کچھ پریشان سا ہوا۔

"اور میر آپ کا بھائی ہے۔ جڑواں بھائی۔ اوکے۔ ماما پاپا کا نام اسد اور ایشو نہیں۔ کسی سے آپ نے یہ نہیں کہنا۔"

اس نے نظریں جھکائیں۔

"بیٹا..."

اس نے اسے خود میں بھینچ کر پیار کیا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ ایسا نہیں کروگے تو پولیس والے انکل آپ کو ہم سے دور لے جائیں گے اور گندے والے ماما پاپا کے پاس چھوڑ دیں گے"

وہ ڈر سا گیا۔

"نہیں...مجھے نہیں جانا...مجھے نہیں جانا"

"اوکے اوکے...بیٹا...میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی۔پرامس۔میں آپ کی اچھی والی ماما بنوں گی۔ کبھی آپ کو ہرٹ نہیں کروں گی۔ مجھ پہ بھروسہ کرو میری جان"

میر دلچسپی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"میر کے ساتھ رہو گے؟ بھائی بن کر؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر مجھے میرے بیٹے بن جاؤ۔ بہت مزہ آئے گا۔ ہم تینوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔ کھیلیں گے، آئس کریم کھائیں گے، کارٹونز دیکھیں گے، سکول جائیں گے۔ سوچو کتنا مزہ آئے گا"

وہ اس سے اسی کے ذہن کے مطابق بات کر رہی تھی۔

"بولو کیا میں آپ کی ماما بن جاؤں؟"

اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔

اسے اس بچے کی آنکھوں کی بے یقینی تکلیف پہنچا رہی تھی۔

"مازی...بس لوگوں کے سامنے ہی تو آپ نے ماما بولنا ہے۔ جیسے آج کالج کی آپیوں کے سامنے بولا تھا۔"

وہ اسے آج کلاس میں اپنے ساتھ لے کر گئی تھی اور وہی کہانی سب کو سنائی تھی جو میر کی پرنسپل نے کہا تھا۔ یلماز کو بھی اس نے اس وقت اپنی کلاس کے سامنے ماما بولنے کا کہا تھا وہ مان بھی گیا تھا مگر اب شاید اسے اپنے ماں باپ کے بارے میں سوچ کر خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

"اوکے..."

اس نے اسے گلے سے لگا کر پیار کیا۔

"یس...یس...یس"

میر بھی اچھلتا ہوا اس کے گلے لگ گیا۔

"اب ہم بھائی بن گئے۔یاہو..."

اس نے پورے گھر میں شور مچادیا تو وہ ہنسنے لگی۔

"ماما تم سے بھی بہت پیار کرتی ہیں"

اس نے یلماز کے گرد اپنے ننھے بازوؤں کا حصار بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماما تم دونوں سے بہت پیار کرتی ہیں"

اس نے دونوں کو پیار کیا۔

"ماما ہم اب ایک ساتھ بڑے ہوں گے نا؟"

www.novelsclubb.com

اس نے مسکرا کر میر کی جانب دیکھا۔

"ہاں...میرے دونوں بیٹے ایک ساتھ بڑے ہوں گے،ایک دوسرے سے بہت پیار سے رہیں گے پھر ماما جب بوڑھی ہو جائیں گی تو پھر دونوں کی شادی بھی کریں گی"

اس نے شرارت میں کہا تو دونوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔

"شادی؟..."

ہنستے ہوئے میر نے کہا۔

"وہ جیسے عندلیب باجی کہہ رہی تھیں کسی کو فون پر کہ ان کی شادی ہے..."

یلماز کی بات پر وہ تھوڑی سنجیدہ ہوئی۔

"کیا؟ نہیں بیٹا...اس کی شادی تو نہیں ہے۔فون بھی نہیں ہوتا اس کے پاس"

وہ اس کے ہاں ٹیوشن پڑھنے آیا کرتی تھی اسی لئے میر اور یلماز دونوں اسے جانتے تھے۔

"نہیں ان کے پاس فون ہے۔اتنا بڑا ہے"

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔

"آپ نے کہاں دیکھا؟"

اسے اب کچھ شک سا ہو رہا تھا۔

"وہ آپ کے سکول میں۔ جہاں بڑی آپیاں پڑھتی ہیں۔"

اسے یلماز کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

ایک تو یہ کہ عندلیب کی کہیں بھی فی الحال شادی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا تھا اس کے باپ نے تو اسے یہی کہا تھا کہ وہ ابھی پڑھے گی۔ دوسرا یہ کہ اس کے پاس سرے سے فون تھا ہی نہیں اور نہ ہی کالج میں استعمال کرنے کی اجازت تھی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا آپ کو غلط لگا ہے۔ عندلیب باجی کے پاس فون نہیں ہے"

"نہیں میں نے ان کو دیکھا تھا وہ درخت کے ساتھ والے بینچ پر بیٹھ کر فون پر بات کر رہی تھیں۔"

اس کا دماغ کچھ غلط ہونے کا الارم بجانے لگا تھا۔

"ان کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟"

وہ یقیناً گراؤنڈ کے اس حصے کی بات کر رہا تھا جو زیادہ استعمال ہوتا ہی نہیں تھا۔

"وہ...دو اور تھیں جو آپ کی کلاس میں ہوتی ہیں۔"

اس نے گہری سانس خارج کی۔

"آپ کو یاد ہے وہ کیا کہہ رہی تھی فون پر؟"

وہ تھوڑی دیر خاموش ہوا جیسے باتیں یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"وہ کسی کو کہہ رہی تھیں ڈارلنگ، بے بی اور..."

اس کا منہ کھل سا گیا۔

www.novelsclubb.com

یلماز کو خود تو معلوم نہیں تھا کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے مگر وہ ساری کہانی جان گئی تھی۔اس کے اچانک گریڈز گر جانے کی وجہ،پڑھائی میں دل نہ لگنے اور کالج کی کئی کلاسز بنک کرنے کی وجہ،سب کچھ سمجھ آ چکا تھا۔

"وہ کہہ رہی تھیں کہ کچھ دنوں تک میں تمہارے پاس ہوں گی...پھر انہوں نے موبائل پر کس بھی کی اور..."

"اچھا بس بس"

اسے انتہائی افسوس اور شرمندگی کا احساس ہونے لگا۔

اس کی سب سے قابل شاگرد اسی دلدل میں پھنس چکی تھی جس سے وہ ہر لڑکی کو بچانا چاہتی تھی۔

"ہاں وہ...اس کے ماما بابا نے سرپرائز دینا تھا۔آپ نے یہ بات کسی سے نہیں بولنی اوکے...دونوں سے کہہ رہی ہوں"

انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس کی نظروں کے سامنے کچھ اذیت ناک مناظر چلنے لگے۔

مرد کی تو غلطیوں کو یہ معاشرہ فوراً معاف کر دیتا ہے لیکن عورت کا بیوقوفی میں اٹھایا ایک قدم نہ صرف اس کی بلکہ اس سے جڑے ہر رشتے کی زندگی تباہ کر کہ رکھ دیتا ہے۔

اس نے کرب آمیز نگاہوں سے میر کی جانب دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارتیج نے تو کھانا بنا کر اسے پوچھا تک نہیں تھا۔اس نے خود ہی گرم کیا،خود ہی دوائی لے کر پٹی بھی کر لی مگر وہ کمرے میں ہی گھسی رہی۔سارا دن اس کا موڈ اسی وجہ سے خراب رہا تھا کہ ہمائل اس کے کہنے کے باوجود کھانا کھا کر نہیں گیا۔

دلمہ اب اپنے کمرے میں آ کر لیٹ چکی تھی۔اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ارتیج کیا کر رہی تھی یا کیا سوچ رہی تھی۔ہمائل کے جانے اور گھر واپس آنے کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔اس کا کام ہی ایسا تھا۔ کبھی جلدی گھر آ جاتا تھا تو کبھی آدھی رات کو۔

وہ کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی جب اسے ہمائل کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔ نا جانے کیوں وہ اٹھی اور کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ اسے گھر کے اندر آتا دکھائی دیا تو وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔

ابھی وہ اپنے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ اریج کے بھاگ کر ہمائل کی طرف جانے کی آواز سے وہ رک گئی۔

"اسلام علیکم کیسے ہیں آپ؟"

پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ وہ بولی تھی۔

دملہ بس ان کی آوازیں سن پا رہی تھی۔

"وعلیکم السلام...میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسی ہیں؟"

ہمائل جیسے اس اچانک "حملے" کے لیے تیار نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بلکل بھی ٹھیک نہیں...آپ کھانا کھائے بغیر چلے گئے تھے۔میں نے اتنے دل سے بنایا تھا۔"

اس کے مروت میں پوچھے سوال کے جواب میں وہ بغیر سانس لیے کتنا کچھ کہہ گئی۔

"سوری مجھے واقعی بہت ضروری کام تھا۔ابھی آگیا ہوں نا۔ابھی ضرور کھاؤں گا"

"میں کھانا لگاتی ہوں..."

"آ...رکیں۔میں دملہ کے ساتھ کھاؤں گا۔وہ کھا تو نہیں چکی؟"

اپنے بارے میں اس کا یوں پوچھنا اسے اچھا لگا تھا۔

"وہ آپ کا انتظار کہاں کرتی ہے؟میں نے اسے دوا اور کھانا کھلا کر،پٹی کر کہ سلا دیا ہے۔"

اسے اریج کے اس جھوٹ پر غصہ سا آیا تھا۔بھلا وہ کب اسے ہمائل سے دور رکھنا چاہتی تھی۔وہ تو خود میدان خالی کیے ہوئے تھی مگر اب اس کے جھوٹ حد سے بڑھ رہے تھے۔

"سو گئی؟...طبیعت تو ٹھیک تھی نا اس کی؟میں دیکھتا ہوں"

دملہ ذرا پیچھے ہٹی۔

"رکیں...اس نے کہا تھا کہ آپ سے کہہ دوں اسے ڈسٹرب نہ کریں"

دملہ کا شک اب یقین میں بدل چکا تھا کہ وہ ہمائل پر لٹو ہو چکی ہے۔

اس نے آنکھیں گھمائیں اور کمرے میں واپس جانے لگی۔

"اوہ... نہیں کوئی بات نہیں میں اسے ڈسٹرب نہیں کروں گا اصل میں آج میں بہت خوش تھا تو سوچا اس کے ساتھ اپنی یہ خوشی شیئر کروں۔وہ صرف بیوی نہیں میری بچپن کی بیسٹ فرینڈ بھی ہے۔ہر اچھی بری خبر اس کے ساتھ شیئر کرنا میری عادت ہے"

www.novelsclubb.com

دملہ کے قدم رکھ تھے۔

"تو آپ میرے ساتھ شیئر کر لیں۔میں بھی آپ کی بات سن سکتی ہوں"

وہ ہنسا۔

Thats very kind of you""

وہ اسے اگنور کرنے کے لئے بچپن کا حوالہ دے رہا تھا مگر دملہ کو وہ وقت پھر سے یاد آ گیا تھا۔ جیسے وہ بھاگتا ہوا آ کر اسے ہر خبر کی اپ ڈیٹ دیا کرتا تھا۔

مستان خان کے باغ سے آج کتنے پھل چرائے، کس کس استاد کو شامل اور اس نے ایک جیسا چہرہ ہونے کی وجہ سے بے وقوف بنایا، آغا جان کیسے ان کے پلان کا شکار بنے، درخت پر الٹا کیسے لٹکا جاتا ہے، قاری صاحب کی مار سے کیسے بھاگے، آج کس کس کو ستانے کا پلان ہے۔

وہ بے اختیار ہی مسکرا دی۔

"کچھ خاص نہیں بس ایک مجرم جو کئی سالوں سے فرار تھا ہم نے گرفتار کر لیا۔ بس یہی بات تھی"

www.novelsclubb.com

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔ لیکن آپ اپنا بھی خیال رکھا کریں۔ حالات بہت خراب ہیں۔"

وہ کمرے میں چلی گئی تو ان کی آوازیں آنا بھی بند ہو گئیں۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ اس کا انتظار ہی کر رہی تھی کہ اس سے پوچھے کل ڈاکٹر کے پاس کتنے بجے جانا تھا۔

ایک گھنٹا گزرا، دو گزر گئے مگر وہ نہیں آیا تھا۔اسے اب غصہ آنے لگا تھا۔ارتیج سے جتنی مرضی دوستیاں کرتا مگر اسے اپنا اگنور ہونا پسند نہیں آرہا تھا۔

کافی دیر کے بعد اس کے قدموں کی آواز آئی تو وہ غصے سے لیٹ گئی اور کمبل اوڑھ لیا۔

وہ کمرے میں آتے ہی اس تک آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر ہمیشہ کی طرح بخار چیک کرنے لگا۔پھر ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

وہ سونے کی اداکاری کرتی رہی۔اسی وقت وہ وہاں سے ہٹ کر واش روم میں چلا گیا۔

اسے بے انتہا غصہ آیا۔

اگر اس نے واقعی کھانا یا دوا نہ کھائی ہوتی تو وہ تو اس ارتیج کے کہنے پر مطمئن ہو جاتا یعنی وہ اس کی فکر کرنے کی فارمیلٹی نبھا رہا تھا۔

وہ واپس آکر لیٹ گیا مگر دلہ اسے خود مخاطب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ کہیں نا کہیں چاہتی تھی کہ بات وہ شروع کرے مگر وہ شاید اتنا تھک گیا تھا کہ فوراً ہی سو گیا تھا۔

"ایڈیٹ"

اس نے منہ بسور کر کروٹ بدل لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کی اچانک آنکھ کھلی تو ابھی اندھیرا ہی تھا۔اسے پیاس محسوس ہونے لگی۔

"ہمائل پانی..."

ہمیشہ کی طرح خود اٹھ کر پینے کی بجائے نخرے دکھاتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر کہاسے آواز دی۔

"ہمائل..."

کافی دیر بعد بھی کوئی آواز نہ آئی تو اس نے ہاتھ لگا کر اسے جگانا چاہا۔

اسے جھٹکا سا لگا کہ وہ وہاں نہیں تھا۔ ہڑبڑا کر وہ اٹھ بیٹھی اور اسے کمرے میں ارد گرد دیکھنے لگی۔ وہ کہیں نہیں تھا۔

وال کلاک پر نظر گئی تو لیمپ کی مدھم سی روشنی میں بھی صبح کے ساڑھے چار بجے واضع دکھائی دے رہے تھے۔

وہ اٹھی اور واش روم میں دیکھا۔ وہ وہاں بھی نہیں تھا۔

چاہیئے تو تھا کہ وہ پانی پی کر سو جاتی لیکن اس کا پہلا دھیان اریج کی جانب گیا۔

"اوہ..."

وہ پر تجسس سی ہو کر کمرے سے باہر نکلی اور اریج کے کمرے کی جانب جاتے جاتے رکی کیونکہ اسے ایک دوسرے کمرے سے ہلکی ہلکی روشنی نظر آ رہی تھی۔

اسے آج ہمائل کا "باکردار" روپ تباہ کرنا تھا۔وہ خوش بھی ہو رہی تھی اور غصہ بھی۔کچھ عجیب سی ہی کیفیت تھی۔

لنگڑا کر چلتے چلتے وہ کمرے تک پہنچی۔آج تو ہمائل کے اس سارے اچھائی کے اور محبت کے ڈرامے کا ڈراپ سین ہونے والا تھا۔اسی بات کا واویلا مچا کر وہ اپنے میکے والوں سے طلاق کا بھی کہہ سکتی تھی۔

وہ دروازے تک پہنچی تو رک گئی۔

یوں جیسے وقت اس کے ساتھ تھم سا گیا تھا۔

جیسے کسی نے رک کر اسے تھپڑ لگایا تھا،اس کی انا کو،اس کے غرور کو۔وہ سجدہ ریز ہوتی پیشانی اسے پشیمانی کی آخری حد تک لے گئی تھی۔

کچھ لمحات پہلے کیا کیا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے چل رہے تھے اور اس نے کیا کیا گھٹیا باتیں نہیں سوچیں تھیں۔

حقیقتاً شرم سے وہ پانی پانی ہوئے جا رہی تھی کیونکہ اس سے نفرت ایک طرف مگر عبادت کرتے انسان پر وہ کیا الزام لگانے چلی تھی۔

وہ اسے دیکھتی ہی چلی گئی۔

شفاف اور پر نور سا چہرہ کہیں سے بھی کسی مجرم کا چہرہ نہیں لگ رہا تھا۔ وہ یوں مگن تھا کہ اسے اس کے آنے کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔

اسے اس لمحے وہ بہت الگ سا لگا۔ جیسے وہ کوئی خاص ہو۔ جیسے کسی نرم سے جذبے نے اس کے دل پر ہلکی سی دستک دی تھی۔ جیسے اس کے دل کی تاروں کو کسی احساس نے چھوا تھا۔

وہ وہیں دروازے میں گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گئی۔

سکون سے اس نے نماز مکمل کی، دعا مانگی اور پھر جائے نماز کو تہہ لگانے لگا۔ یک دم اس کی نظر دلمہ پر پڑی تو اس نے دانستہ طور پر نظریں چرا لیں۔

"تم؟...کچھ چاہیئے تھا؟"

ٹوپی اتارتے ہوئے اس نے دونوں چیزیں ایک کرسی پر رکھ دیں۔

"نہیں... مطلب ہاں"

اس نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"میری جاسوسی کر رہی تھی؟"

وہ ہڑبڑا سی گئی۔

"م... میں بھلا کیوں تمہاری جاسوسی کرنے لگی۔ وہ مجھے وہ..."

وہ اس کے پاس آ کر اسی طرح فرش پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے پیاس لگی تھی"

اس نے جھٹ سے کہا۔

"کمرے میں ہی پانی رکھا تھا... دھیان سے دیکھتی نا"

"وہ... م... مجھے پتا نہیں چلا"

اس نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"اچھا چلو...اٹھ کر سو جاؤ..."

وہ اٹھنے لگا تو یک دم غیر متوقع طور پر دملہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میرے پاؤں کا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہے"

اس نے اسے یاد دلایا کہ اس سے ٹھیک طرح سے چلا نہیں جاتا۔

"یہاں تک پھر کیسے آ گئی ہو؟"

اسے سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے اس نے ہنستے ہوئے اسے تنگ کیا۔

www.novelsclubb.com

"لنگڑاتے اور دیواروں کا سہارا لیتے ہوئے"

اس کا ہاتھ ہمائل کے ہاتھ میں تھا۔اب اسے گھن نہیں آتی تھی اور اتنا بڑا بدلاؤ وہ محسوس بھی نہیں کر پائی تھی۔

"تو اب کیا میرے سہارے ہی چلتی رہو گی؟ ابھی تو ارتیج آ گئی ہے ورنہ اگر گھر میں اکیلے رہنا پڑتا میرے جانے کے بعد تو پھر کیا کرتی؟"

اس نے آنکھیں گھمائیں۔ ارتیج تو جیسے اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔

"تو میں امی کے پاس چلی جاتی..."

وہ ہنسا۔

"انسان کو ہر طرح کے حالات میں سروائیو کرنا آنا چاہئے۔ کبھی مصیبتوں سے اکیلے بھی لڑنا پڑتا ہے جب کوئی بھی پاس نہیں ہوتا۔ نہ کوئی سہارا، نہ کوئی اپنا۔"

وہ چلتے چلتے اب باہر آ چکے تھے۔

"اف... ہمائل پلیز... اتنی نارمل سی بات کو شاعرانہ انداز سے بیان کر کہ فلاسفر بننے کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہیں میری ہیلپ نہیں کرنی تو چھوڑو میرا ہاتھ میں اکیلی چلی جاؤں گی"

وہ ہاتھ چھڑوا کر جانے لگی۔

"ایک تو مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی۔ایک پل میں موڈ 180 ڈگری بدل لیتی ہو۔"

اس نے اسے جانے سے روکا۔

"ویسے ہی سمجھا رہا تھا پاگل۔"

"چھوڑو میں چلی جاؤں گی"

ہمائل اس کا بازو نہیں چھوڑ رہا تھا اور وہ مان نہیں رہی تھی۔

"اگر اب تم نے ضد کی تو میں اٹھا کر لے جاؤں گا"

وہ رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو تم نے ہمت بھی کی"

وہ ہنسا۔

"ہمت تو مجھ میں بہت ہے۔چاہو تو دکھاؤں؟"

وہ شرارت سے بولا تھا۔

"انسان بن جاؤ ورنہ..."

"تھوڑی تو عزت کر لیا کرو یار۔ صرف بچپن کا دوست تو نہیں شوہر بھی ہوں"

اسے گھورتے ہوئے دملہ نے پھر سے اس کا ہاتھ تھام کر چلنا شروع کر دیا۔ وہ اسے کمرے میں لے کر آیا اور اسے سونے کا کہا۔

لگ رہا تھا وہ خود تھکا ہوا ہے اور دوبارہ سونا چاہتا ہے اس لیے دملہ نے اسے زیادہ ستایا نہیں تھا اور چپ چاپ سونے کے لیے چلی گئی تھی۔ اس کا اندازہ ٹھیک تھا وہ لیٹتے ہی سو گیا تھا۔ اب اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔

ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے دوسرا بازو اپنی ٹانگ کے اوپر رکھے اس کی جانب کروٹ لیے گہری نیند سو چکا تھا۔ وہ لاشعوری طور پر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ سوتے ہوئے وہ کتنا معصوم سا لگتا تھا۔ اسے بچپن کی یاد آئی تھی۔

"تمہارا دلہا ہے بہت ہینڈسم"

شادی پر اپنی کسی کزن کی بات نا جانے کہاں سے اسے یاد آ گئی تھی۔

"سو تو ہے"

اس نے سوچا۔

"یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔ استغفر اللہ"

سر جھٹک کر اس نے کروٹ بدل لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریج نے اسے ستار کھا تھا۔ فضول کی باتیں کرتی رہتی تھی۔ جھوٹ پر جھوٹ اور باتونی عادتوں سے وہ تنگ آچکی تھی مگر اسے واپس جانے کا نہیں کہہ سکی۔ وہ ہمائل کا ہر کام بھاگ بھاگ کر کیا کرتی تھی۔ کھانا بنانا، کپڑے استری کرنا۔ ہمائل کو بھی یہ سب اچھا نہیں لگتا تھا کہ وہ مہمان سے کام کروائے۔ دملہ کو اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں تھا کہ وہ ایک غیر عورت ہو کر بھی اس کے شوہر کے آگے پیچھے گھومتی ہے۔ ایک دن تو ہمائل جب اس کے لیے گجرے لے کر آیا تھا اس نے وہ تک اس سے جھپٹ کر لے لیے تھے یہ کہتے ہوئے کہ اسے یہ سب پسند

نہیں۔ پھر بھی اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔ نوراں واپس بھی آچکی تھی۔ اس کا بخار ٹھیک ہو چکا تھا، زخم بھی کافی بہتر تھا مگر پھر بھی ارتیج میڈم جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ وہ اب اسے اپنے منہ سے کیسے کہتی کہ واپس چلی جائے۔

اس دن ہمائل شام کے وقت کہیں باہر جا رہا تھا جب ارتیج بھاگ کر اس کے ساتھ زبردستی چلی گئی کہ اسے کچھ خریدنا ہے۔

"بیٹا اب تمہارا زخم کیسا ہے؟"

وہ بی جان سے بات کرتے کرتے کھڑکی میں کھڑی باہر لان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"اللہ کا شکر ہے کافی بہتر ہو گیا ہے۔ اب چل پھر سکتی ہوں"

"یہ تو بہت اچھی بات ہو گئی۔ میں کافی دنوں سے سوچ رہی تھی کہ اب تو وہاں گرمیاں شروع ہو چکی ہیں تو تم دونوں یہاں آجاؤ سوات...مالم جبہ وغیرہ کی سیر بھی کر لینا۔ شادی کے بعد کہیں گئے ہی نہیں دونوں"

اسے ان کا مشورہ اچھا لگا تھا۔ سوات جانے سے کون منع کر سکتا تھا۔

"جی بی جان...میں ہمائل سے کہوں گی کہ چھٹیاں لے لے۔مجھے بھی آپ لوگوں سے مل کر ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں۔یہاں اکیلے رہ رہ کر دل ہی اداس سا رہنے لگا ہے"

وہ مسکرائیں۔

"ہاں میں بھی کہوں گی اس سے۔اگر اسے چھٹی نہ ملی تو تم ہی آجانا"

یہ آئیڈیا سب سے زیادہ اچھا تھا کہ وہ وہاں اکیلے کچھ دن سکون سے گزارتی۔

"جی میں آج سے ہی پیکنگ کرتی ہوں...مجھ سے تو انتظار ہی نہیں ہوگا"

وہ ہنس دیں۔

"اگر مجھے پتا ہوتا کہ میری بیٹی اتنی اداس ہے تو میں پہلے ہی بلوا لیتی"

وہ مسکرائی۔

"آپ کو پتا ہے بی جان میری سہیلیاں نا اپنی اپنی ساسوں کی سازشوں کے قصے سنا سنا کر میرا دماغ کھاتی ہیں۔میرے پاس کچھ ہوتا ہی نہیں سنانے کو تو مجھے اپنا آپ بور سا محسوس ہوتا

ہے...اب جب میں وہاں آپ کے پاس آؤں تو پلیز کوئی سازش وغیرہ ضرور کیجئے گا تاکہ اگلی دفعہ تڑکا لگا کر کہانیاں سناؤں ان کو"

وہ ہنستی چلی گئیں۔

"سیریسلی بی جان... کوئی دھوم تانا دھوم تانا ہے ہی نہیں۔مجھے انڈین سیریئلز دیکھ کر شوق ہوتا ہے آپ بھی بھاری میک اپ، بھاری جیولری اور بھاری سے کپڑوں کے ساتھ ڈارک سا آئی لائنر لگا کوئی دھماکے دار سا ڈرامہ کریں۔"

وہ ان کا دل بہلا رہی تھی کیونکہ ان کی ان دنوں طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔وہ دل کی مریضہ تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اگر صرف ساس ہوتی تو ضرور سازشیں کرتی کہ تم نے میرا بیٹا چھین لیا ہے۔وہ کیا کہتے ہیں زن مرید بنا دیا ہے۔ہر وقت دلہ دلہ دلہ"

وہ ہنس دی۔

"رکاوٹ یہ ہے کہ تم بیٹی ہو بہو نہیں۔ بچپن گزرا ہے میرے پاس، میری آنکھوں کے سامنے پلی بڑھی ہو۔ تو اپنی بیٹی کے خلاف کیسے سازشیں کروں"

اس کی آنکھوں میں پانی سا بھرا۔

کتنا حسین تھا وہ وقت۔ نہ کسی کی پرواہ تھی نہ زندگی کے دکھوں کا علم تھا۔

"اچھا چھوڑو... وہ کہاں گیا ہے؟ آتا ہے تو میری بات کرواؤ فون نہیں اٹھا رہا۔ میں خود اس سے کہتی ہوں کہ تمہیں لے کر جلدی سے یہاں آجائے ورنہ ارباز سے کہتی ہوں"

وہ خوش ہو گئی۔

کتنے دنوں سے وہ بس گھر میں ہی پڑی تھی۔ ہمائل اسے واک پر تو لے جاتا تھا مگر وہ ارتیج وہاں بھی ساتھ چپکی رہتی تھی۔

"بی جان وہ ارتیج کے ساتھ کچھ خریداری کرنے کے لیے گیا ہے۔ دونوں آتے ہی ہوں گے"

وہ کچھ سنجیدہ سی ہوئیں۔

"اس کے ساتھ؟ وہ اب تک یہاں ہے؟"

ان کا انداز دیکھ کر وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

"جی وہ...بس جانے ہی والی ہے کچھ دنوں تک"

انہوں نے چند لمحوں کا توقف کیا۔

"دیکھو بچے مجھے غلط مت سمجھنا۔میں جانتی ہوں وہ تمہاری ماموں زاد ہے لیکن اپنی جگہ کسی کے لیے یوں خالی نہیں چھوڑتے۔چاہے کتنا بھی قابلِ اعتبار بندہ ہو۔تمہیں اسے میر کے ساتھ یوں نہیں جانے دینا چاہئے تھا"

"نہیں بی جان ایسی کوئی بات نہیں ہمائل ایسا نہیں ہے"

اس کے منہ سے اریج کی نہیں بلکہ ہمائل کی صفائی میں الفاظ نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں بچے۔وہ میرا بیٹا ہے۔مجھے اس پر بھروسہ ہے۔میں نے ہی اس کی پرورش کی ہے لیکن مجھے کسی غیر پر اعتبار نہیں ہے نہ ہی تمہیں کرنا چاہئیے۔اپنی سب سے قیمتی چیز کو لے کر تمہیں کسی صورت کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔گھر میں نقب لگانے والے اکثر اپنے ہی ہوتے ہیں"

اس کا ذہن ان کے دو الفاظ پر اٹکا۔

"قیمتی چیز..."

"بچے میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ان پر شک کرو مگر احتیاط کرو...مجھے اس کا میر کے ساتھ یوں بے تکلف ہونا بلکل بھی اچھا نہیں لگا"

وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"سوری بی جان...آئندہ خیال..."

www.novelsclubb.com

الفاظ اس کے منہ میں تھے جب اسے وہ دونوں ہنستے، قہقے لگاتے ہوئے اندر آتے دکھائی دیے۔ اریج کے ہاتھوں میں ڈھیر سارے شاپنگ بیگز تھے۔ اسے پہلی بار اس کا ہمائل کے ساتھ قہقہے لگا کر باتیں کرنا برا لگا تھا۔

"بی جان میں آپ کو بعد میں کال کرتی ہوں..."

"ٹھیک ہے بچے۔ خدائی پہ امان بچے"

"اللہ حافظ"

فون کاٹتے ہی وہ باہر کی جانب چل دی۔

"ویسے بہت مزے کی آئس کریم تھی۔"

اریج ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اوہ... تم اٹھ گئیں دملہ؟"

www.novelsclubb.com

ہمائل کے سوال سے وہ تپ گئی کیونکہ وہ سوئی ہی نہیں تھی۔اسے اریج جو بتا رہی تھی وہ مان لیتا تھا۔

"میں سوئی کب تھی؟"

اس نے اس بار اریج کا جھوٹ کو رنہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ہمائل نے کنفیوز ہو کر اریج کو دیکھا جو نظریں چرا کر مسکراتے رہنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

"یہ دیکھو نا دملہ...ہمائل بھائی نے مجھے کتنی زیادہ شاپنگ کروائی ہے"

دملہ نے نظریں ہمائل پر مرکوز رکھیں۔

"میری دوائی لائے ہو؟"

اس کا لہجہ بلکل بھی دوستانہ نہیں تھا۔

"اوہو...باتوں باتوں میں بھول گیا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا جملہ اسے مزید طیش دلانے کو کافی تھا۔

"میں ابھی لے آتا ہوں..."

وہ مڑا تو ارتیج نے روک دیا۔

"کیا ضرورت ہے بار بار چکر لگانے کی۔آپ تھک گئے ہیں۔کسی ملازم سے کہہ دیں۔"

دلمہ نے مٹھیاں بھینچیں۔

"او نہیں ان کو پتا نہیں چلے گا۔میں جلدی جلدی لے آتا ہوں۔"

دوائیاں بہت اہم نہیں تھیں کیونکہ بخار تو ٹھیک ہو چکا تھا۔بس زخم کے لیے کچھ پین کلرز اور ملٹی وٹامنز لانے تھے پھر بھی دلمہ کا دل چاہا ارتیج کے سر پر کچھ دے مارے۔پہلی بار اس کی وجہ سے ہمائل اس سے غافل ہوا تھا۔اسے اپنا اگنور ہونا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

ہمائل جب وہاں سے چلا گیا تو ارتیج کے چہرے پر وہ صاف پڑھ سکتی تھی کہ اسے ہمائل کا جانا اچھا نہیں لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہم سوات جارہے ہیں...اب بہتر ہے کہ تم بھی واپس چلی جاؤ۔میری وجہ سے تمہیں بہت تکلیف اٹھانی پڑی ہے"

تاثرات کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے دملہ نے اس سے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔میر کو پرابلم ہو رہی تھی تمہاری بیماری کی وجہ سے تو اپنوں کو ہی کام آنا تھا نا۔"

وہ ہمائل بھائی سے میر پر آچکی تھی۔اسے اس نام سے صرف اس کے قریبی لوگ پکارتے تھے۔یعنی وہ کیا جتانا چاہتی تھی۔

"بحر حال تمہارا بہت شکریہ تم نے میرا اتنا خیال رکھا۔آج گھر جاؤ گی تو ممانی اور ماموں کو سلام کہنا"

ارتج کا چہرہ اتر سا گیا۔

دملہ یہ کہہ کر رکی نہیں۔

"تمہارے لیے نہیں کیا..."

وہاں سے جاتے ہوئے دلہ نے اسے کہتے ہوئے سنا تھا۔

"گوٹو ہیل"

منہ ہی منہ میں وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔

تمام باتیں اس کا دماغ خراب کرنے لگیں تھی۔ہمائل کی طرف بار بار مائل ہوتا اس کا دل جس سے ابھی وہ بلکل ناواقف تھی اسے خسارے کا خوف دلا رہا تھا جبکہ دماغ وہی انا بار بار سامنے لا کر رکھ رہا تھا۔

خود سے ہی جیسے جنگ شروع ہو چکی تھی۔اسے ارتیج پر اتنا غصہ کیوں آ رہا تھا۔

"بھاڑ میں جائیں دونوں۔جو مرضی کریں۔میری تو جان چھوٹے اس ہمائل سے"

اپنی پرانی ضدی عادت سے مجبور اس نے سوچا۔

"لیکن پھر میں کہاں جاؤں گی؟اپنے گھر؟"

اس نے سوچا۔

"ارتیج اس سارے گھر کی مالک بن جائے گی۔"

اسے بی جان کی یاد آنے لگی۔

"ان سب کی محبتیں، یہ پیار، سارے رشتے جو بچپن سے میرے ہیں۔ وہ اس اجنبی ارتیج کو مل جائیں گے؟"

اس کے دل کو تکلیف دہ احساس ہوا۔

"نہیں...وہ تو میرا بچپن تھا۔ یہ سب میری یادیں ہیں۔ اس ارتیج کو کیا پتا؟ اسے کیا پتا کہ آغا جان کو کون سا پکوان پسند ہے یا بی جان کو کون سا رنگ پسند ہے۔ میرا اور شامل کی دوستی اور شرارتوں کا اسے کیسے پتا ہو سکتا تھا؟ زرتاشہ باجی تو میری سہیلی تھیں نا۔ گلباز بھائی اور ارباز بھائی تو مجھے سپیشل سمجھتے ہیں نا۔ اور بی جان...وہ تو میری امی کی طرح ہیں۔ یہ سب کیا ارتیج کو مل جائے گا؟"

ایک عجیب کشمکش میں وہ گھر چکی تھی۔

"اور ہمائل؟...

اس نے سر جھٹکا کیونکہ وہ اس کے بارے میں زیادہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

"بھاڑ میں جائے ہمائل..."

اس نے کہا تو بی جان کے الفاظ اس کے ذہن میں گونجنے لگے۔

"قیمتی چیز..."

"نہیں...وہ میری قیمتی چیز نہیں ہے۔میری قیمتی چیز میرے امی ابو اور بہن بھائی ہیں۔بھاڑ میں جائے ہمائل۔کوئی بات نہیں اگر باقی رشتے چھن جائیں گے۔کم از کم اس درندے سے آزادی تو ملے گی"

www.novelsclubb.com

درندہ کہتے ہوئے اب کو ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

"بی جان کا پیار جو میرے لیے ہوتا ہے وہ اس منحوس کو مل جائے گا؟"

اسے حسد سا محسوس ہوا۔

"بھابھی تو طعنے مار مار کر میرا جینا حرام کر دیں گی اور ان کا لنگور بھائی...وہ تو پہلے ہی پختونوں کے خلاف بکواس کرتا ہے۔مزید بکواس کرنے لگے گا اور مجھ سے پھر برداشت نہیں ہو گا کہ میرے اتنے پیارے رشتوں کو کوئی برا بھلا کہے"

وہ ادھر اُدھر ٹہلتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

"لیکن میں ہمائل کے ساتھ بھی تو یوں ساری زندگی نہیں نارہ سکتی۔یہ کیسے ممکن ہے۔"

اس نے لب کاٹے۔

اس کا خیال رکھنا، تنگ کرنا،اس کا شرارتی سا انداز ہر لمحہ یاد آرہا تھا مگر اپنی جگہ اریج نظر آ رہی تھی۔پھر نا جانے اس کا ذہن بھٹکتے ہوئے ان کی شادی کے منظر سے ہوتا ہوا بچوں تک بھی جا پہنچا۔اریج کو کھانا کھلاتا ہمائل،اس کے ساتھ واک پر جاتا،اس کی محبت بھری باتوں پر شرماتی ہوئی اریج اور اسے گھر میں طعنے دیتی بھابھی اور ان کی ماں۔

اسے بے حد غصہ آیا۔

"بھاڑ میں جاؤ سب۔میرے ابو میرے سر پر سلامت ہیں۔طلاق کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہو گی مجھے طعنے دینے یا بکواس کرنے کی۔ اریج کی شادی ہمائل سے ہو ہی جائے تو اچھا ہے۔میرے تو جان چھوٹے"

ابو تھے تو کوئی فکر نہیں تھی۔باقی کون سا اس کے خون کے رشتے تھے۔ ختمی نتیجہ نکالتے ہوئے اس نے اپنے تاثرات نارمل کیے اور اریج کے ساتھ باتیں کرنے اور اسے وہیں رکھنے کے لئے چل پڑی کیونکہ اس کی انا نے اسے اندھا کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

عندلیب آنکھوں میں آنسو لیے پرنسپل آفس میں بیٹھی تھی۔

وہ اس کے ساتھ تھی اور پرنسپل غصے سے یہاں وہاں چکر لگا رہی تھیں۔

"تمہیں پتا ہے تم نے حرکت کیا کی ہے؟"

وہ سر جھکائے روتی جا رہی تھی۔اس کا فون پرنسپل کے ہاتھ میں تھا۔

"مائے گاڈ جس طرح کے بیہودہ مسیجز تم دونوں نے کر رکھے ہیں ایسے تو میاں بیوی بھی آپس نہیں کرتے ہوں گے۔یہ عمر ہے تم لوگوں کی یہ سب کرنے کی؟"

وہ اس کی صفائی کیا پیش کرتی جو غلط تھا وہ غلط تھا۔کچھ دن پہلے یلماز کے بتانے کے بعد اس نے ٹیوشن میں اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ باز نہیں آئی تھی اور اس دفعہ تو پرنسپل نے اسے خود رنگے ہاتھوں پکڑا تھا۔

"اور یہ تصویریں؟ یہ اگر تمہارا باپ دیکھے تو کیا زندہ رہے گا عندلیب؟"

وہ روتی ہی جا رہی تھی۔اس کے ساتھ اس کی دو اور سہیلیاں تھیں جو رو نہیں رہی تھیں بلکہ خاموش تھیں اور ان کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"کم از کم تم سے یہ امید نہیں تھی۔"

"میم اسے آخری چانس دیں میں..."

"آپ بیچ میں مت بولیں پلیز..."

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسے سختی سے روکا۔

"یہ ہمارے کالج کی ریپیوٹیشن کا سوال ہے۔گھروں میں جو مرضی کرتی پھریں لیکن یہاں آکر اس بے حیائی کی کوئی گنجائش نہیں۔میں ان تینوں کو کالج سے نکال رہی ہوں۔فون کروائیں ان کے والدین کو"

ان تینوں تڑپ اٹھیں اور منتیں کرنے لگیں۔

"پلیز میم پلیز...ہمارا فیوچر تباہ ہو جائے گا"

وہ کسی صورت سننے کو تیار نہیں تھیں۔

ان کے والدین کو بلایا گیا تو بوڑھے سے رکشے والے اس چاچا پر اسے بے حد ترس آیا۔

وہ خالی خالی سی بے بس اور شرمندہ آنکھیں جن میں ٹوٹے اعتماد کی کرچیاں تھیں نا جانے کیوں وہ بے بسی ان کی اپنی بیٹی کو نظر نہیں آئی تھی۔وہ پرنسپل کی منتیں کرتے رہے مگر وہ کسی صورت اسے رکھنے کو راضی تھیں ہی نہیں۔

"مجھے لگتا ہے تمہاری چہیتی میم نے شکایت لگائی ہے"

وہ بیگ لینے کوریڈور سے کلاس کی جانب جا رہی تھیں جب اس کی ایک سہیلی نے غصے سے کہا۔

"ہاں...اسی عورت نے بتایا ہو گا۔اس کا بیٹا جو اس دن وہیں کھیل رہا تھا۔"

عندلیب نے آنسو صاف کیے۔

"اگر ایسا ہے تو میم نے اچھا نہیں کیا"

وہ نفرت سے پھنکاری کیونکہ صرف وہی جانتی تھی ٹیوشن ٹائم میں میم نے اس سے اس موضوع پر بات کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم شاہد سے اس متعلق بات کرو...اس کے بہت تعلقات ہوں گے نا۔امیر جو ہے۔میم صاحبہ کو سبق سکھانا لازمی ہے اب۔بڑی باکردار بنتی ہیں۔اپنی اپنی جوانی کے سب ہی تیس مار خان ہوتے ہیں اور اپنے سے چھوٹوں کو اپنی باکرداری کے قصے سناتے ہیں"

ان کی باتیں اسے ٹھیک لگیں۔

وہ جس لڑکے سے تعلق میں تھی وہ امیر باپ کا بیٹا تھا جس سے اس کی بات چیت فیس بک پر شروع ہوئی اور اس حد تک پہنچ گئی تھی۔

اسے اب ٹیچر کو سبق سکھانا تھا۔

شاہد نے ہی اس ڈری سہمی عندلیب کو مضبوط اور خود مختار بننے میں مدد کی تھی۔ماں باپ کے بلاوجہ "ظلم "اور غربت کی چکی سے نکالنے کا وعدہ بھی اسی نے کر رکھا تھا۔وہ کہتا تھا کہ وہ اس سے بے حد محبت کرتا ہے۔

لیکن شاید وہ اس "محبت "کا مطلب نہیں جانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یلماز اور میر دونوں ایک ہی سکول میں جانے لگے تھے۔ عندلیب کے قصے کے بعد وہ ٹیوشن بھی نہیں آتی تھی۔ وہ اسے اپنی چھوٹی بہن، اپنے بچوں کی طرح عزیز تھی مگر وہ اس کے کیے کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

میر اور ماز میں کھو کر وہ اس واقعے کو بھولتی جا رہی تھی۔ ماز کی صحت اب بہت بہتر ہو چکی تھی۔ اب تو میر سے زیادہ مشابہت تھی کہ کبھی کبھی وہ خود کنفیوژن کا شکار ہو جاتی تھی۔ اسی لیے ان کو الگ الگ رنگوں کے کپڑے پہنانے پڑتے تھے۔ وہ ہنسنے بولنے لگا تھا۔ میر جیسا باتونی نہیں تھا لیکن کافی بہتر ہو چکا تھا۔ پڑھائی بھی اب دل سے کرتا تھا۔ مگر اسے صرف باہر والوں کے سامنے ماما کہتا تھا وہ بھی جب اشد ضرورت ہوتی تھی تب۔ ورنہ وہ کسی بھی رشتے کے حوالے سے پکارنے سے گریز کرتا تھا۔ اس نے بھی زور نہیں دیا تھا۔ وہ اپنی کلاس کے ٹیسٹ چیک کر رہی تھی اور دونوں بچے باہر کھیلنے کے لیے نکلے ہوئے تھے۔

فون کی رنگ ہوئی تو مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

"سلام سلام... میرے بھائی کو آج کہاں فرصت مل گئی"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسا۔

"وعلیکم اسلام...طعنے مارا کرو تم بھی"

"ارے نہیں توبہ...میری اتنی مجال۔آپ بتائیں۔کیسی طبیعت ہے؟بھابھی کیسی ہیں؟باقی گھر والے؟"

وہ ایک ہی سانس میں کئی سوال کر گئی۔

"سب کچھ ٹھیک ہے الحمدللہ...تم بس جلدی سے میرے جونیئر سے بات کرواؤ..."

وہ جلدی میں لگ رہا تھا۔

"وہ باہر کھیلنے گیا ہے یلماز کے ساتھ"

وہ ایک لمحے کے لیے رکا۔

"اب یہ یلماز اس کا کوئی نیا دوست ہوگا۔پوری فوج بنا رکھی ہے اس نے دوستوں کے نام پر"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسی۔

"بھائی وہ... صرف دوست نہیں ہے۔میں اسی متعلق آپ سے بات کرنا چاہتی تھی کہ کب آپ کی کال آئے"

وہ اس سے خود رابطہ نہیں کرتی تھی ہمیشہ وہ ہی کال کرتا تھا۔

"کیا مطلب؟ کھل کر بات کرو"

اس نے شروع سے آخر تک ساری کہانی سنادی اور اس کی تصویر بھی بھیجی۔

وہ کچھ دیر رک سا گیا۔

"تم... جانتی ہو اس کا مطلب کیا ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ ڈراموں فلموں میں ہمشکل والا کھیل ہوتا ہے۔اصل میں مجھے جو وجہ سمجھ آرہی ہے وہ شاید تم برداشت نہیں کر سکو گی"

www.novelsclubb.com

اس کا دل تھم سا گیا۔وہ کس جانب اشارہ کر رہا تھا اسے معلوم تھا۔

"لیکن بھائی...ہاسپیٹل میں انہوں نے مجھے میرا بچہ دکھایا تھا۔وہ میر کی شکل کا نہیں تھا"

"سنو...میری بات سنو"

وہ کافی پریشان سا لگا تھا۔

"تم جانتی ہو میرے ساتھ بچپن میں کیا ہوا تھا؟ مجھے بھی ایسے ہی بدلا گیا تھا۔میری ماں کو مرا ہوا بچہ تھمایا گیا اور مجھے کسی اور کو دے دیا گیا تھا۔یہ کتنے سالوں پہلے کی بات ہے۔اب تو یہ مافیا اور مضبوط ہو چکا ہے۔"

اس کی سانسیں اٹکیں۔

"ایسا مت کہیں میرا دل بند ہو جائے گا۔"

"تمہیں ہمت کرنی ہو گی۔یہ راز صرف ڈی این اے سے کھل سکتا ہے۔میں ابھی تو نہیں آ سکتا لیکن اگلے مہینے ضرور کوشش کروں گا۔تم فکر مت کرو میں تمہارے ساتھ ہوں۔اگر یہ

بچہ واقعی ہمارے میر کا جڑواں ہے تو اس کے مجرموں کو میں چھوڑوں گا نہیں۔جو جو اس گھٹیا کام میں ملوث تھا ایک ایک سلاخوں کے پیچھے ہو گا"

اس کے آنسو بہہ نکلے۔ابھی یہ بات کنفرم نہیں تھی تو اتنی تکلیف دہ تھی اگر یہ سچ ثابت ہو گئی تب وہ کیا کرے گی؟

یہ احساس اس کی جان نکال رہا تھا۔

"تو...اب...میں کیا کروں بھائی؟"

وہ مضبوط عورت اپنی اولاد کے لیے ایک بار پھر ٹوٹ گئی تھی۔

"اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھو۔اسے تحفظ کا احساس دلاؤ کہ ماں کا رشتہ برا نہیں ہوتا"

اس نے آنسو اندر کھینچنے کی کوشش کی۔

"ماں تو پھر بھی...لیکن وہ باپ کے رشتے سے زیادہ خفا ہے بھائی۔میر جب بابا، بابا کرتا ہے،اسے تصویریں دکھاتا ہے تو وہ بہت سہم جاتا ہے۔ماں کا امیج تو اچھا بن جائے گا لیکن باپ کا

کیا؟اگر وہ سچ مچ میرا بچہ ہے تو میں اسے یہ کیسے یقین دلاؤں گی کہ اس کا باپ برا آدمی نہیں؟کیسے یقین دلاؤں کہ اس کا باپ اس سے بہت پیار کرتا ہے؟"

وہ خاموش ہو گیا کیونکہ جواب اس کے پاس بھی نہیں تھا۔

"میں اس کی پرورش ویسے ہی کرلوں گی لیکن آپ بھی دعا کریں کہ وہ میرا بیٹا نہ ہو۔میں ایک اور صدمے سے نہیں گزر سکتی۔میری ہمت جواب دے گئی ہے۔میں یہ سوچ کر زندہ کیسے رہوں گی کہ میرا بچہ کسی اجنبی کے گھر ظلم سہتا رہا اور مجھے خبر تک نہیں ہوئی۔میں مر جاؤں گی بھائی۔مزید برداشت نہیں ہو گا۔"

وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی۔

"تمہاری ہمت کبھی جواب نہیں دے سکتی۔میری بہن بہت ہمت والی ہے۔اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو کب کا ہار مان چکا ہوتا۔بس کچھ عرصے کی بات ہے۔تمہاری ہر تکلیف دور کر دوں گا۔بس میرے لیے دعا کر دیا کرو۔دعا کرو کہ جو میں سوچ رہا ہوں،جیسا سوچ رہا ہوں ویسا

www.novelsclubb.com

ہی ہو۔ تمہارے لیے، میر کے لیے اور اگر... یہی تلخ سچائی ہے تو یلماز کے لیے بھی بہت روشن مستقبل ہو گا ان شاءاللہ"

وہ کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

یلماز کا وہ چہرہ، اس کی بھوک جب یاد آتی تھی تو وہ لرز کر رہ جاتی تھی۔

"اللہ حافظ"

اس نے فون بند کر دیا اور تکیے میں منہ دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تاکہ آواز باہر نہ جا سکے۔ یلماز سے کی تکلیف اسے بے چین تو کرتی تھی مگر یہ تکلیف جان لیوہ تب بنتی تھی جب وہ یہ سوچتی تھی کہ اگر واقعی وہ اس کا بیٹا ہوا تو وہ کیا کرے گی۔

وہ خود سے یہ سوال پوچھتی تھی تو تکلیف سے اس کا دل چھلنی ہو جاتا تھا۔ جواب نہ ملنے پر وہ رو دیا کرتی تھی اور پھر سے دل بہلا لیتی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہو ہی نہیں سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دملہ...اٹھو..."

سوئے ہوئے اس کے کانوں میں آواز گونج رہی تھی۔

"دملہ...اٹھو پلیز..."

"ہوں کیا ہے؟"

ہمائل کچھ دیر کے لئے ٹھہرا۔

"دملہ جاگو پلیز..."

اس نے آنکھیں کھول کر اسے گھورا اور چاہا کہ اسے دو چار باتیں سنا دے مگر اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی دیکھ کر وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

وہ پریشان تھا، غمزدہ تھا۔

"ک...کیا ہوا؟..."

وہ خود بھی کسی انہونی کے ڈر میں مبتلا ہو گئی۔

"وہ...احسن چاچو ہاسپٹل میں ہیں۔ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔"

اس کے نیم بیدار ذہن پر بم سا پھٹا تھا۔

"ن... نہیں...ابھی صبح بات کی تھی میں نے۔"

وہ بیڈ سے اٹھ کر باہر کو جانے لگی تو ہمائل نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

"کپڑے چینج کر لو اور جوتے وغیرہ تو پہنو..."

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔ابو نے کہا تھا وہ بلکل ٹھیک ہیں۔اس کا دل چاہ رہا تھا زور زور سے رو دے مگر وہ نا سمجھی میں ہی واش روم کی جانب بھاگی۔

جلدی جلدی کپڑے بدلنے کے بعد وہ اس کے ساتھ گاڑی کی جانب بھاگی۔ارتیج بھی ان لوگوں کے ساتھ تھی۔سارا راستہ وہ خاموش رہا۔اس کے سوالوں کے جواب میں وہ بس ہوں ہاں کر رہا تھا جس سے دملہ کے دل و دماغ نے کچھ برا ہو جانے کی گھنٹیاں بجائی تھیں۔

اوراس کا شک درست نکلا تھا جب وہ کسی ہاسپیٹل کی بجائے اسے لے کر اس کے میکے آگیا تھا۔

آدھی رات کے وقت لوگوں کی ایسی بھیڑ نے اس کا دم گھوٹنا شروع کر دیا۔لوگوں میں سے راستہ بناتے ہوئے وہ جب گھر کے اندر تک پہنچے تو دملہ کو لگا اس کی سانس رک جائے گی۔

سبھی گھر والے کسی کی میت کے گرد جمع تھے۔امی اور عاشی بھائی کے گلے لگی نڈھال تھیں

۔

"نہیں...ہمائل واپس چلو نہیں"

اس نے ہمائل کو بازو سے دبوچا۔

اس کے حواس سن ہو رہے تھے۔اسے لگ رہا تھا کہ حقیقت سے راہِ فرار حاصل کر کہ وہ حقیقت ہی بدل سکتی ہے۔

ہمائل نے اس کے کندھوں سے تھام کر گھر والوں تک لے آیا۔

www.novelsclubb.com

"واپس چلو پلیز..."

وہ آنکھیں بند کر کہ چلائی۔

وہ ابو کو ایسے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"دملہ...پلیز..."

"واپس چلو... تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی ہمائل پلیز..."

عاشی بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی۔

"آپی...ابو...ہمارے ابو"

www.novelsclubb.com

عاشی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"نہیں"

وہ بھی کتنی دیر تک خود کو دھوکہ دیتی۔

سبھی پر ایک قیامت ہی ٹوٹی تھی۔ نیند میں ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

دملہ تو ان سے دور رہ رہی تھی۔ اسے پتا بھی نہیں چلا تھا کہ ان کی آواز وہ آخری دفعہ سن رہی تھی۔

"ابو آپ ایسا نہیں کر سکتے... میں کہاں جاؤں گی؟ میں تو آپ کے سہارے پر زندگی گزار رہی تھی۔"

ابرار نے پہلی بار اسے دل سے گلے لگا کر پیار کیا تھا۔ شاید اسے اس لمحے احساس ہوا تھا کہ اس کی بہنیں اب اس کی ذمہ داری ہیں۔ اسی لمحے اس نے دملہ کی ساری غلطیوں کو دل سے معاف کر دیا تھا۔

کاش کہ وہ ابو کو نہ ستاتا...

کاش کہ وہ ان کے ساتھ کبھی بدتمیزی نہ کرتا...

انسان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد یہ "کاش" ہی تو دل میں کھٹکتا رہتا ہے۔

ہمائل نے اسے کھل کر رو لینے دیا۔

باپ کا صدمہ تھا ہی اتنا بڑا...

کوئی لفظ، کوئی تسلی اس کے دل پر اثر نہیں کر سکتی تھی۔

کفن دفن کے انتظامات اور باقی لوازمات اس نے خود دیکھے تھے۔ابرار کو کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئی تھی۔

بی جان اور آغا جان کو اطلاع پہنچ چکی تھی وہ صبح تک ہی پہنچ سکتے تھے۔

جنازے کو کندھا دیتے وقت اسے زرتاشہ یک دم سے یاد آئی تھی۔کسی اپنے بہت پیارے کا جنازے بہت بھاری ہوا کرتا ہے۔اسے زرتاشہ کے جنازے کا وزن آج تک یاد تھا۔

"تمہاری وجہ سے ہماری بہن مر گئی ہمائل"

شامل سے آخری ملاقات کے تکلیف دہ الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تو اس کے بھی آنسو بہہ نکلے۔

"کلمہ شہادت..."

جنازہ اٹھالیا گیا اور وہ روتی سسکتی عورتوں کو پیچھے چھوڑ کر زبردستی وہاں سے لے گئے۔

یہ پہلی قیامت تھی جو دلہ احسن پر ٹوٹی تھی۔ جس نے اس کے غرور، اکڑ اور ہمت کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔

نا جانے کتنی اور باقی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اس جاذب سیال کی ہمت کیسے ہوئی ہاں؟"

کسی انجان کمرے میں کسی انجان کی آواز گونج رہی تھی۔

"اس نے ریاض پر ہاتھ ڈالا ہے مطلب مجھ پر ہاتھ ڈالا ہے"

کوئی بہت غصے میں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سر کول ڈاؤن پلیز...وہ یہی تو چاہتے ہیں"

کسی نوجوان کی آواز نے اسے روکا تھا۔

"کیا کول ڈاؤن؟...آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ ایسا کر سکے۔آئی جی کو فون کرو اور اس ہمائل خان کا بھی پتا کرواؤ۔اسی نے یہ کھیل شروع کیا ہے۔جاذب کو تو دوسرے طریقے سے دیکھ لوں گا۔پہلے ذرا اس اے ایس پی کی طبیعت صاف کرتا ہوں"

"سر نہیں ابھی نہیں۔ہم ان کے پلان میں پھنس جائیں گے۔ٹھنڈے دماغ سے سوچیں اور اسے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ضدی اور بد تمیز ضرور ہے مگر کام آسکتا ہے۔"

اس نے کوئی چیز نیچے پھینکی تھی۔

"کام کیا خاک آسکتا ہے؟"

"سر...جوان خون ہے۔جوش مار جاتا ہے عوامی خدمت میں۔لیکن سوچیں ذرا کہ اسے اتنی اندر کی معلومات دیں کس نے؟اس کے ہاتھ کچھ نا کچھ تو ہے تب ہی وہ ہمارے اندر تک کے راز جانتا ہے"

کچھ دیر کا توقف ہوا۔

"کھل کر کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"کہنا یہ چاہتا ہوں کہ ضرور آپ کے ادارے کا کوئی بندہ ہے جو اسے یہ انفارمیشن لا کر دیتا ہے۔"

دروازے کے باہر کھڑا ادھیڑ عمر نوکر مسکرا کر دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔

"سلام صاب...چائے لایا ہوں"

خالص دیہاتی انداز میں کہا گیا۔

"آجاؤ"

جھریوں سے اٹے ہاتھوں میں اس نے ٹرے تھام رکھی تھی۔

سیاہ رنگت اور لمبی لمبی سفید و سیاہ بالوں کی لٹوں میں وہ عجیب سا ابنارمل سا لگتا تھا۔

"صاب جی وہ..."

www.novelsclubb.com

ٹرے رکھتا ہوا وہ ان کی جانب مڑا۔

ایک پچپن چھپن سالہ باوقار سا آدمی تھا جس کے ساتھ کوئی نوجوان تھا جو حلیے سے سٹوڈنٹ لگ رہا تھا۔

"بکو..."

چائے کا کپ اٹھا کر وہ اپنی راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔

"کچھ پیسے چاہئیے تھے۔بیٹی کی شادی کرنی ہے اور..."

اس کی آواز ایسے تھی جیسے گلا خراب ہو۔جسے سن کر کراہیت سی آتی تھی۔

"حرام کا مال نہیں ہے میرے پاس...دفعہ ہو جاؤ"

وہ بے نیازی سے بولا۔

"صاب جی...دعائیں دوں گا"

"مجھے تمہاری دعاؤں کی کوئی ضرورت نہیں۔گیٹ لاسٹ۔انور...نکالو اس کم ذات کو"

www.novelsclubb.com

وہ ہمائل کا غصہ اس پر نکال رہا تھا۔

نوجوان نے اسے پکڑ کر باہر نکال دیا۔

"سر کول ڈاؤن پلیز..."

دروازے کے پار سے سنتے ہوئے وہ طنزیہ مسکرایا تھا۔

"کرنل صاحب... دیکھ لوں گا آپ کو۔ پھر آپ بتائیے گا کہ کم ذات کون ہے"

بلکل بدلی ہوئی آواز سے کہہ کر وہاں سے ہٹ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو کو ان سے بچھڑے ہوئے ایک مہینا ہو چکا تھا۔ وہ اپنے گھر کے لان میں جھولے پر چپ چاپ بیٹھی تھی۔ رات ہو چکی تھی مگر اس کا سونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ ذہن خالی اور بے مقصد سا لگ رہا تھا۔ اب نہ کسی سے بات کرنے کا دل چاہتا تھا نہ ہمائل کو ستانے کا دل چاہتا تھا۔

چوٹ ہی اتنی گہری لگی تھی۔

آج ہی امی نے اسے زبردستی واپس بھیجا تھا۔وہ ان کو چھوڑ کر واپس نہیں آنا چاہتی تھی۔

"بیٹا...جب تمہارے ابو زندہ تھے تو یہ گھر تمہارے ماں باپ کا تھا۔اب صرف بھائی اور بھابھی کا ہے۔تم سمجھ رہی ہو نا؟"

اس کے ذہن سے امی کی باتیں نکل ہی نہیں رہی تھیں۔

"اب تمہیں اپنے گھر بار پر توجہ دینی ہے۔ہمائل کے ساتھ اچھی زندگی گزارنی ہے تاکہ لوگ باتیں نہ کر سکیں۔اب تمہارے پاس غلطیوں کی کوئی گنجائش نہیں رہی میری جان۔مجھے غلط مت سمجھنا مگر میں اب کمزور ہو گئی ہوں تم دونوں کو وہ سہارا نہیں فراہم کر سکتی جو تم لوگوں کے ابو کر سکتے تھے۔اس لئے ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا۔تم شادی شدہ ہو اور شادی شدہ بچیاں اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں"

شوہر کے چلے جانے سے یک دم اپنے ہی گھر میں کیسے درجے بدل جاتے ہیں وہ اس بات پر کبھی یقین نہ کرتی اگر امی کو نہ دیکھا ہوتا۔

ان دونوں بہنوں کے سر سے باپ کا سایہ کیا اٹھا جیسے وہ آسمان سے زمین پر آ گئیں تھیں۔اب وہ مسکان کو نہ تیور دکھا سکتی تھی نہ جواب دے سکتی تھی۔وہاں امی کے پاس بھی رکنا چاہتی تھی مگر مسکان کے ساتھ اب ایک چھت کے نیچے رہنا محال تھا۔وہ بھی تب جب وہ بلا شرکت سارے گھر کی مالک بن بیٹھی تھی۔بے شک گھر امی کا ہی تھا مگر رہنا تو انہوں نے بھائی کے ساتھ ہی تھا۔

دملہ نے خود ہمائل کو فون کیا تھا کہ اسے آ کر لے جائے۔مسکان کی مسلسل بک بک سننے سے بہتر تھا وہ ہمائل کے ساتھ رہے۔کم از کم وہ اس کا خیال تو رکھتا تھا۔

"دملہ..."

www.novelsclubb.com

اس کی آواز پر وہ چونکی۔وہ اس کے ساتھ بیٹھا تھا اور پتا بھی نہیں چلا تھا۔آج کل وہ اسی طرح غائب دماغ رہنے لگی تھی۔

ہمائل نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما۔

"میں تمہیں صبر کے لمبے لیکچر نہیں دوں گا"

وہ نرمی سے بولا تھا۔

"تمہارا دکھ بہت بڑا ہے۔جب کوئی اپنا ایسے یوں اچانک چلا جائے تو کیا قیامت گزرتی ہے مجھ سے بہتر شاید کوئی نہیں سمجھ سکتا۔تمہارا دکھ زیادہ بڑا ہے کیونکہ جانے والا تمہارا باپ تھا۔میں جانتا ہوں باپ کے سائے کے اٹھ جانے کے بعد اولاد کی دنیا جیسے اجڑ سی جاتی ہے خاص طور پر بیٹیوں کی۔"

دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ نہیں رہے تھے۔شاید ایک دوسرے سے اپنے اپنے آنسو چھپا رہے تھے۔

ہمائل کے ہاتھ کے نیچے اس کا ہاتھ دبا تھا اور دونوں سامنے غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہے تھے۔وہ خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"احسن چاچو تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتے تھے دلہ...وہ تم سے بہت پیار کرتے تھے۔بہت زیادہ..."

اس نے آنکھیں میچیں اور لرزتے لب بھینچ لیے۔

"اپنے لیے نہ سہی ان کے لئے ہی تھوڑا سا سنبھال لو خود کو..."

وہ بس سن رہی تھی۔

"وہ تمہیں اس حالت میں دیکھ کر سکون میں نہیں ہوں گے۔کچھ تو سنبھالو خود کو تاکہ انہیں سکون مل سکے"

وہ پھوٹ پھوٹ کر پھر سے رو دی۔

"جس نے ہاتھ پکڑ کر چلنا سکھایا وہی ہاتھ چھڑوا کر یوں چلا جائے تو انسان کیسے سنبھالے خود کو ہمائل؟"

اس نے ہمائل کے کندھے پر سر رکھ دیا۔اس وقت اسے وہی ایک واحد سہارا میسر تھا۔اس نے اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنایا مگر مزید کچھ نہ بولا۔اسے رو لینے دیا۔

آغا جان دور کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

"کتنا گہرا صدمہ لگا ہے بیچاری کو...احسن بھائی کی یوں اچانک موت..."

بی جان ان کے پیچھے آکر کھڑی ہو گئیں۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں دملہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہیئے سوات...دل بہل جائے گا۔ہمائل بعد میں آجائے گا"

وہ ان کی بات پر سوچنے لگیں۔

"لیکن فاروق...ابھی اسے میر کی ضرورت ہے۔ہم اسے اس طرح تسلی نہیں دے سکتے جیسے وہ دے سکتا ہے"

وہ ان کی جانب مڑے۔

"ہم آج کل میں جب چلے جائیں گے تو میر کے دفتر جانے کے بعد دملہ اکیلی کیسے رہے گی؟اسی لیے کہہ رہا ہوں۔اسے ساتھ ہی لے چلتے ہیں۔"

انہوں نے روتی ہوئی دملہ کو دیکھا تو آغا جان کی بات درست لگی البتہ وہ چاہتی تھیں ہمائل اور وہ ساتھ ہی رہیں۔

"بات کر کہ دیکھ لیتے ہیں اگر مان جاتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں یہیں پر اس کے ساتھ رہ لوں گی جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی"

آغا جان کو بھی ان کا یہ مشورہ اچھا لگا تھا۔

صبح ناشتے پر انہوں نے دونوں سے یہ بات کی تھی جس پر ہمائل فوراً مان گیا تھا مگر دلہ کچھ ہچکچا رہی تھی۔ وہ امی سے دور نہیں جانا چاہ رہی تھی۔

"بچے... تمہارا دل ہلکا ہو جائے گا۔ دکھ تو اب ساری زندگی کا ہے لیکن اپنی صحت کا بھی تو خیال رکھنا ہے نا؟ ایسے تو تم بیمار پڑ جاؤ گی"

وہ اتنے پیار سے اصرار کر رہے تھے کہ وہ نہ نہیں کر پا رہی تھی۔

"پلوشہ... لالہ رخ اور بچیاں سب ہیں وہاں۔ یہاں دن بھر اکیلے رہ رہ کر تو اور ڈپریشن ہو گا۔"

"لیکن بی جان... میں..."

ہمائل نے اس کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا۔

"بی جان ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ سامان پیک کرو... میں چھٹی کے لیے اپلائی کر دوں گا اگر ملی تو میں بھی آجاؤں گا۔ جانا تو پہلے بھی تھا نا"

وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"اگر تم نہیں جانا چاہتی تو ہم مجبور نہیں کریں گے بچے... کل تک سوچ لو۔ اگر دل مانتا ہے تو چلنا نہیں تو تمہاری بی جان یہیں رکیں گی اور مجھے جانا پڑے گا۔"

وہ ابو کے انتقال سے پہلے وہاں جانا چاہتی تھی مگر اب حالات بدل سے گئے تھے۔ دن بھر وہ شش و پنج میں مبتلا رہی تھی کہ کیا فیصلہ کرے۔

بلآخر اس نے جانے کی حامی بھر لی تھی۔ رات کو اپنا سامان بھی پیک کرنے لگی تھی جب ہمائل گھر آیا تھا۔

"میں ہیلپ کر دیتا ہوں"

www.novelsclubb.com

فریش ہو کر آیا تو اسے اکیلے کام کرتے دیکھ کر اسے مدد کی پیشکش کی۔

"نہیں میں کر لوں گی۔ تم جا کر کھانا کھا لو میں نے بنایا ہے"

آخری جملہ حیران کن سا تھا۔

"تم نے؟ مگر وہ کیوں؟"

کپڑے چھوڑ کر وہ اسے گھورنے لگی۔

"میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھانا تو ویسے ہی کہہ دو"

"ایسی بات نہیں بس حیران ہوں"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم اور تمہاری حیرانیاں"

وہ پھر سے مصروف ہو گئی۔

"سنو..."

"بولو..."

اسے دیکھے بغیر وہ کام میں ہی مصروف رہی۔

"میری تصویر ساتھ پیک کر کہ لے جاؤ...تاکہ جب میری یاد آئے تو جی بھر کے دیکھ سکو"

وہ ہنس دی۔

اتنے دنوں بعد پہلی دفعہ وہ شاید اس طرح ہنسی تھی۔

"میں؟اور تمہیں یاد کروں گی؟"

اس کے جواب پر ہمائل نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔

www.novelsclubb.com

"اب اتنا برا بھی نہیں ہوں کہ کسی کو یاد بھی نہ آؤں۔"

اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے دملہ کچھ دیر جیسے ساکت سی رہ گئی۔

"نہ ہی اتنا بے مول ہوں کہ کسی کو میری غیر موجودگی میں...میری کمی محسوس نہ ہو۔وادیٔ حسن و عشق کا سارا حسن ہمائل خان کے بغیر ادھورا ہے۔"

وہ اس کے جواب میں کوئی طنز یا طعنہ سننے کو تیار تھا مگر حیران کن طور پر وہ صرف ہنس رہی تھی۔ ہنسی بھی طنزیہ نہیں تھی۔

"کون سا ہمیشہ کے لیے الگ ہو رہے ہیں جو اتنا ایموشنل ہو رہے ہو۔"

دلمہ کا یہ جملہ مزید حیران کن تھا۔

"تمہارے لیے ہی کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں بے حد یاد آنے والا ہوں۔ وہ کیا کہتے ہیں فلموں ڈراموں میں کہ میرے بغیر تمہاری زندگی کے چراغوں کی روشنی گل ہو جائے گی"

دلمہ نے کندھے پر اسے ہلکی سی چت کرائی۔

"اس کا مطلب سننے میں پتا ہے کیا لگ رہا ہے؟"

اس نے کندھے اچکا دیے۔

"زندگی کے چراغوں کی... فلاں فلاں پتا نہیں کیا بونگیاں مار رہے ہو۔ ایسا لگ رہا ہے تم مجھے کہہ رہے ہو کہ تم سے الگ ہو کر میں مر ہی جاؤں گی۔"

ہمائل کے تاثرات یک دم سنجیدہ ہوئے تھے۔

دملہ کے تاثرات بھی کرب زدہ ہوئے تھے۔اسے ابو کا بے جان جسم نظر آیا تھا۔زندگی ہی جیسے بے یقین ہو گئی تھی۔وہ کیا بول رہی تھی اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"اگر میں مر گئی تو...تم کیا کرو گے؟دوسرے شادی کر لو گے؟کیا ہر چیز کی ریپلیسمنٹ مل جاتی ہے"

وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھتا گیا۔عجیب سی خاموشی تھی۔

پھر اس نے اسکا دایاں ہاتھ تھاما اور اپنے دل کے مقام پر رکھا۔

دملہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے تھا جہاں وہ اس کی دھڑکنیں محسوس کر سکتی تھی۔

"یہ دھڑکنیں رک نہ جائیں جس دن ایسا کچھ ہو؟..."

وہ اپنا ہاتھ کھینچ نہ سکی،نہ اسے دھکا دے سکی۔

نہ اس کی آنکھوں سے جھلکتی محبتوں کی شدتوں کو جھٹلا سکی۔

وہ ہنستا مسکراتا، غیر سنجیدہ سا لڑکا جسے وہ بچپن سے جانتی تھی کب اس کی محبت میں مبتلا ہوا؟

کب اس نے اپنی دھڑکنیں اس کے نام لکھ دیں؟

وہ کیوں اس کی ہر بد تمیزی، نفرت، ہر الٹا کام ہنس کر سہہ لیتا تھا؟

اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔

وہ دم سادھے اسے دیکھتی گئی۔

جیسے اس کی باتوں پر یقین کرنا چاہتی ہو۔

www.novelsclubb.com

پورے دل سے۔

اس کا دھڑکتا دل اس کے ہاتھ کے نیچے تھا۔ وہ ان دھڑکنوں کو محسوس کر سکتی تھی جن پر اس کا حق تھا، صرف اور صرف اسکا۔

سامنے کھڑا شخص خود پورے کا پورا اسکا تھا۔وہ صرف اپنے مقام سے،اپنی ملکیت سے ناواقف تھی کہ اس شخص نے اسے اپنے دل کی کس اونچی مسند پر بٹھا رکھا تھا۔

باقی رشتوں کے کھو جانے کا ملال کرتی اس لڑکی کو کہاں احساس تھا کہ سامنے کھڑا اس کا وہ رشتہ...اس کا محافظ،اس کے اپنے لیے کیا حیثیت رکھتا تھا۔

"جھوٹ...سب جھوٹ بولتے ہیں۔تم بھی جھوٹے ہو۔کوئی محبت وحبت نہیں ہوتی۔سب بدل جاتے ہیں۔جیسے ابو چلے گئے تو امی نے مجھ سے بھی نظریں پھیر لیں۔اپنے پوتے کے ساتھ ہنسی خوشی رہ رہی ہیں۔وہ بہو جس نے ساری زندگی انہیں طعنے دیے اسی کے لیے مجھے کہہ دیا کہ چلی جاؤں"

www.novelsclubb.com

وہ رو دی اور ہاتھ کھینچ لیا۔

"جب ماں کا رشتہ بدل سکتا ہے تو تم کیوں نہیں؟"

ہمائل نے گہرا سانس لیا۔

"وہ نہیں بدلیں دملہ...وہ تم سے بہت پیار کرتی ہیں۔وہ بس یہ چاہتی ہیں کہ ان کی بیٹی اس گھر میں رہے جہاں اسے عزت،مان اور تحفظ ملے کیونکہ اب ان کے پاس اس گھر میں اتھارٹی نہیں رہی۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم سے بڑا جھوٹا کون ہو گا؟میں کیوں تم پر یقین کروں؟اگر آج میں مر گئی تو کل تم دوسری شادی کر کہ گھر بسالو گے۔محبت گئی بھاڑ میں۔نہ ماں باپ کی محبت سچی ہوتی ہے نہ کسی اور کی"

اس نے اس کا چہرہ نرمی سے تھاما اور آنسو صاف کرتے ہوئے اس کے بالوں کی چند بکھری لٹیں پیچھے کیں۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا دملہ...کیونکہ میرا یقین ہے کہ میری دعائیں حصار کھینچ کر تمہاری حفاظت کرتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

نہ جانے کیوں اس کا دل چاہ رہا تھا وہ اپنی اسی دھیمی سی آواز میں بولتا جائے اور وہ سنتی جائے۔

"اگر تمہاری دعائیں تقدیر کے آگے ہار گئیں تو؟"

اس کے ہاتھ جو اس کے چہرے پر ٹکے تھے، وہ تھام کر بولی۔

وہ مسکرایا۔

اس کی مسکراہٹ اس سے جیسے کہہ رہی تھی کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا...اگر کبھی ایسا ہوا تو میری سانسیں بھی زیادہ دیر نہیں چل پائیں گی۔"

www.novelsclubb.com

دملہ نے تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔

"کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا"

"اگر کوئی کسی کے بغیر مرتا نہیں تو جیتا بھی نہیں... مرنا صرف مردہ جسم کا نام نہیں ہے دملہ... روح، خواہشات، خوشیوں اور زندگی کی چاہت کے مر جانے کو بھی مرنا ہی کہتے ہیں۔ اگر انسان کے دل سے جینے کی خواہش ختم ہو جائے۔ اس کی جگہ زندہ رہنے کی مجبوری لے لے اسے بھی مرنا کہتے ہیں۔ اس انسان کو جسے آپ دن رات اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتے ہوں جب وہ ہی آپ کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا جائے تو تمہارے خیال میں اسے جینا تصور کریں گے؟"

وہ خاموش رہی۔

اس وقت ہمائل کی کوئی بھی بات اسے یہ سوچنے سے دستبردار نہیں کر سکتی تھی کہ ابو کے جانے کے بعد اس کے سارے رشتے بدل چکے تھے۔

"ویسے بھی..."

وہ بولا تو اب اس کی آنکھوں میں شرارتی سی چمک تھی۔

"اگر ایسا ہوا تو اگلی ٹکٹ کروا کر میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔"

www.novelsclubb.com

"ہمائل..."

وہ ہلکا سا ہنس دی اور اسے پیچھے دھکیلا۔

"کم آن یار... چل کرو تم تو مجھ سے دور جانے کے غم میں زندگی دے ہی منہ موڑ بیٹھی ہو"

وہ ہنسی۔

"تم سے دور جانے کا غم؟ کون سا نشہ کر رہے ہو آج کل؟ میں بہت خوش رہوں گی تم سے دور جا کر"

وہ اس کا دھیان بھٹکانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"لو بھلا... کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے؟ وہاں میں نہیں تو سمجھو سوات میں رنگ نہیں۔ محفل کی جان تو میں بچپن سے ہی تھا۔ میری موجودگی سے ہی میرے آس پاس کے لوگوں کی زندگی میں زندہ دلی ہوتی تھی یاد ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"سب یاد ہے تمہیں... جھوٹی کہیں کی بل بتوڑی..."

ہمائل نے نرمی سے اسکا ناک کھینچا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔ وہ ناراض چہرہ بنانے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔

"ساری زندگی کے لیے تو نہیں البتہ چند مہینوں کے لیے تو الگ ہو رہے ہیں نا۔ دیکھنا مجھ سے الگ ہو کر تمہیں سوات کا حسن بھی بے رنگ لگنے لگے گا۔"

"خوش فہمی ہے آپ کی"

وہ مسکرایا۔

"ہائے... چچ چچ چچ... کیا کرتی ہو ظالم خوش فہمیاں بھی نہیں پالنے دیتی"

اس نے کپڑے وہیں رکھے اور اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنی فضول باتوں میں الجھا کر نہ صرف مجھے بھوکا مارو گے بلکہ خود بھی بھوکے مرو گے"

اس نے آنکھیں پوری کھول کر اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"تم نے میرا انتظار کرنے کے لئے کھانا نہیں کھایا؟"

"جی نہیں...وہ تو بی جان اور آغا جان کو دکھانا تھا کہ ہم کتنے پرفیکٹ کپل ہیں۔"

وہ واقعی خوش فہمیاں نہیں پالنے دیتی تھی۔

"اوکے...اوکے...چلو کھانا کھاتے ہیں۔آخری ڈنر ایک ساتھ کر کہ جدائی کی گھڑی کو یادگار بناتے ہیں..."

www.novelsclubb.com

وہ ہنس دی اور تہہ شدہ کئی کپڑے اس کے سر پر مار کر اس کے بال بکھیر دیے۔

"یہ نہ کیا کرو...باقی جو مرضی کر لیا کرو۔"

ہمائل نے اسے مصنوعی گھوری دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہو...تو تمہیں غصہ بھی آتا ہے؟"

کمر پر ہاتھ رکھے وہ اسے ستانے کے انداز میں بولی۔

"کوئی ایسا ویسا؟"

"تم مجھ پر غصہ کر کہ تو دیکھو۔پہاڑی بکرے"

وہ ہنس دیا۔

"تم ہو ہی لاہور کی بل بتوڑی چڑیل...بل بتوڑی ناساں چوڑی"

اس نے اس کا ناک نرمی سے کھینچا۔

www.novelsclubb.com

"سوات کا جنگلی جانور...ہمائل فاروق خان..."

دملہ نے جان بوجھ کر پھر سے اس کے بالوں کو بکھیر ڈالا اور ہنسنے لگی۔

ہمائل کو یہ جان کر اچھا لگا کہ وہ سوات جانے پر خوش ہے۔آج پہلی بار وہ کچھ اس طرح کی باتیں دوبارہ کر رہی تھی۔یعنی کہ وہ سوات جا کر مکمل طور پر ٹھیک ہو جائے گی یہ پکی بات تھی۔

کمرے میں یوں ہی وہ بکھرے کپڑوں کو چھوڑ کر کچن میں آ بیٹھے۔

دملہ نے ہی کھانا گرم کر کہ لگایا اور دونوں ٹیبل کے گرد بیٹھ گئے۔

دال چاولوں کی بھینی بھینی خوشبو کچن میں پھیل سی گئی تھی۔

دملہ اپنی پلیٹ سے کھانے میں مگن تھی جب اس نے ہمائل کو پلیٹ کو کچھ مشکوک نظروں سے گھورتا ہوا پایا۔

"کیا ہوا؟..."

اس نے سوال کیا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی..."

چمچ اٹھا کر وہ بلا مقصد ہی چاولوں میں چلانے لگا مگر کھا نہیں رہا تھا۔

وہ کافی دیر نوٹ کرتی رہی پھر اسے غصہ آ گیا۔

"زہر نہیں ملایا کھالو..."

www.novelsclubb.com

اس نے ہنسی ضبط کی۔

"کیا پتا ملایا ہو یہ سوچ کر کہ سوات جانے سے پہلے اپنی آزادی کا بندوبست کرتی جاؤں"

دملہ نے چمچ پلیٹ میں پٹخی۔

"تم واقعی اتنے بد عقل ہو؟ اگر زہر ملایا ہوتا تو میں خود کیوں کھاتی؟"

اس نے تاثرات سنجیدہ کیے۔

"کیا پتا کھانا گرم کرتے کرتے میرے پلیٹ میں زہر..."

اس کی بات مکمل ہوئی بھی نہیں تھی کہ اس نے اس کی پلیٹ اپنی جانب گھسیٹ کر بڑے بڑے نوالے لینا شروع کر دیے کہ ہمائل کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟ کوئی پیچھے لگا ہوا ہے؟"

وہ کھاتی گئی اور جب کافی سارے نوالے ہو گئے تو پلیٹ دوبارہ اس کی جانب دھکیل دی۔

"اب خوش؟ مریں گے تو ساتھ مریں گے۔ تم اکیلے نہیں مرنے لگے اس زہر سے"

www.novelsclubb.com

ہمائل ایک ہاتھ منہ پر رکھ کر قہقہے روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

"اب کیا ہے؟ کھالو نا۔"

اس نے جیب سے موبائل نکالا اور اس کی تصویر کھینچ لی جب وہ اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔اسے مزید غصہ آیا۔

"تمہاری اس گھوری اور اس غصے کو بہت مِس کروں گا اسی لئے تصویر لے لی تاکہ جب بھی تمہاری یاد آئے اس تصویر کو دیکھ لیا کروں"

وہ کچھ دیر ساکت سی ہوئی پھر اس کے تاثرات نرم پڑے اور وہ مسکرا دی۔

"اس سے پہلے کہ مجھ سے مار کھاؤ۔ کھانا کھالو"

وہ بھی مسکرا کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"اچھا ہے"

اس نے تعریف کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"صرف اچھا؟"

"چاول ابال کر دال کو پریشر کوکر میں بنا کر کون سا تیر مارا ہے بیگم؟ بھاری لفظوں سے تعریف تب کروں ناجب کوئی محنت مشقت کا کام ہو"

"ہمائل...میں تمہیں جان سے مار دوں گی"

وہ چڑ کر بولی۔

"آپ حکم تو کریں عالی جاہ...ہم مرنے کو تیار ہیں۔بلکہ آپ پر مر مٹنے کو تیار ہیں"

"کھانا کھاؤ...بعد میں مرنا"

ان کی ہلکی ہلکی باتوں کی آوازیں کچن اور ہال میں گونجنے لگی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

جلدی کرو آپی جلدی ہمیں نکلنا ہے"

آٹھویں جماعت کی طالبہ عاشی اسے چیخ چیخ کر آوازیں دے رہی تھی۔

وہ اس وقت ایف ایس سی سال اول میں پڑھتی تھی۔

کتنے سالوں کے بعد سوات جانے کی خوشی، بی جان، آغا جان، دونوں بھائی، لالہ رخ بھابھی ،شامل اور ہمائل سے ملنے کو کتنی بے تاب تھی۔

وہ تب زندگی سے بھرپور ہوا کرتی تھی، ہنسنے ہنسانے والی، معصوم سی لڑکی۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

اس کے گھنے سیاہ بال ہمیشہ سے بہت خوبصورت تھے۔اوپر سے سیدھے جبکہ کمر سے نیچے آتے آتے کرل ہو جاتے تھے جو بہت خوبصورت لگتے تھے۔

اس نے بالوں کو سیاہ، سرخ، نیلے پیلے نا جانے کتنے رنگوں کے امتزاج والے ہیئر بینڈ سے جکڑ رکھا تھا جو بلکل اس کی پختون پشاوری فراک کے ہم رنگ تھا۔

ابو سے خاص فرمائش کر کہ اس نے یہ سب کچھ منگوایا تھا تاکہ وہ بچپن کی یادوں کو دہرا سکے۔ گھٹنوں تک آتی فراک جس پر پشاوری دستکاری کا خوبصورت چھوٹے چھوٹے

www.novelsclubb.com

شیشوں، لیس اور نا جانے کتنی قسم کے موتی ستاروں سے سجا کام ہوا تھا۔ فراک اور اس کے نیچے چست پاجامے کا اصل رنگ سیاہ تھا جس پر مختلف رنگوں کی لیسیں لگی ہوئی تھیں۔ اس نے پیروں میں میچنگ کھسہ بھی پہن رکھا تھا۔

وہ اتنی خوش تھی کہ جس کی انتہا نہیں تھی۔ خود کو آئینے میں اچھی طرح ہر زاویے سے دیکھنے کے بعد اپنا سرخ رنگ کا دوپٹہ اٹھایا اور گلے میں مفلر کی طرح لپیٹا۔

خود کو آئینے میں دیکھتی ہوئی وہ ہنس دی۔

ہمائل کی تصویروں میں اس نے دیکھ رکھا تھا کہ وہ گلے میں یوں چادر لپیٹا کرتا تھا۔

"تمہیں تو میں آ کر ٹھیک کروں گی پہاڑی بکرے۔ شامل کو تھوڑی رعائیت دے دوں گی کیونکہ اس نے رابطہ رکھا ہوا ہے مگر یہ مسٹر توبہ کتنا بے وفا نکلا ہے۔ اگر میں اتنے سالوں سے نہیں جا سکی، رابطہ نہیں رکھ سکی تو اس نے بھی کبھی مجال ہے جو ایک دفعہ فون ہی کر دیا ہو۔ اکلوتی دوست تھی میں دونوں پاگلوں کی۔ ہاں غازی بھائی کی بات اور ہے وہ تو کتنے اچھے اور سویٹ ہیں ہمیشہ سے۔ ابھی تک مجھے یاد رکھا ہوا ہے"

وہ ان کے بچپن کا دوست تھا۔ بچپن سے ہی وہ اسے بھائی بولتی تھی۔ ابھی تک وہ اس سے رابطے میں تھا اور یوں بات کرتا تھا جیسے وہ اس سے ایک سال نہیں بلکہ دس سال چھوٹی ہو۔ غازیان عالم خان شروع سے ہی ایسا تھا۔ سب کی پرواہ کرنے والا، سب سے محبت کرنے والا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی جب مسکان اور عائشہ آئیں۔ دونوں اسے مصنوعی غصہ لیے گھور رہی تھیں۔

"شاباش دلہ۔۔ تھوڑی اور دیر لگا لیتی بارات دلہن انتظار کر لیتی"

وہ اس کی تیاری پر طنز کر کہ بولی تھی۔

اس وقت مسکان ابرار کی منکوحہ تھی۔ مگر وہ ان کے ساتھ سوات جا رہی تھی۔ تب وہ بہت اچھی ہوا کرتی تھی۔

"یار کیا آپی۔۔ مزاق مت کریں دیکھیں میں کیسی لگ رہی ہوں"

وہ سیڑھیوں کے اوپر ہی کھڑی ہو کر اپنی فراک دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر گھومی۔

مسکان اور عائشہ سیڑھیوں سے نیچے کھڑی تھیں۔

"اوہ۔۔۔"

مسکان نے اسے چھیڑنے کے انداز میں کہا۔

"ویسے عائشہ اس کو دیکھ کر کیا لگتا ہے یہ کس کی دلہن ہے؟ شامل خان کی یا پھر ہمائل خان کی؟"

وہ زور سے چلائی۔

"آپی"

وہ آگے آگے اور دملہ پیچھے پیچھے بھاگی۔

وہ اس کے منہ سے ہمائل، شامل کی گردان سن سن کر اسے چھیڑا کرتی تھی۔ مگر اس کے دل میں دونوں میں سے کسی کے لیے بھی دوستی، احترام اور آغا جان بی جان کے بیٹے ہونے علاوہ کوئی دوسرا جذبہ موجود نہیں تھا۔ وہ ایسا سوچنا بھی دوستی کی توہین سمجھتی تھی۔

سارا راستہ وہ بچپن کے گزرے پلوں کے بارے میں سوچ سوچ کر کبھی خود ہی ہنس دیتی تو کبھی مسکان اور عائشہ کے کان کھاتی۔

"ہمائل کو یہ پسند تھا، شامل یہ کہتا تھا، غازی بھائی یہ کہتے تھے، ہمائل سے بچپن کی نوک جھوک کے قصے وہ سناتے ہوئے کبھی بور نہیں ہوتی تھی۔اس کا بچپن تھا ہی اتنا یادگار، اتنا حسین کہ اسے بار بار یاد کیا جائے۔وہ دو سال کی تھی جب ابو کے ساتھ وہ لوگ سوات شفٹ ہو گئے تھے۔ابو کے بھائیوں نے ان کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کیا ہوا تھا اور جب انہوں نے ان پر کیس کیا تو الٹا ان کو دھمکیاں دینے لگے۔ایسے حالات میں ان کا اپنے بچپن کے دوست فاروق خان کے علاقے میں آجانا حیرت کی بات نہیں تھی۔سوات ان کے لیے محفوظ ترین علاقہ تھا۔فاروق خان نے ان کو ہر قسم کی حفاظت مہیا کی مگر وہ خوددار تھے ان سے مالی مدد لینا ان کی خودداری کی توہین تھی اسی لیے وہ اپنے چھوٹے سے گھر میں رہتے تھے۔دملہ کی سبھی بچوں خصوصاً شامل، ہمائل اور غازیان سے بہت زیادہ دوستی ہو گئی۔انہی کے سنگ اس کا بچپن نہایت یادگار گزرا تھا۔کیس جیتنے کے بعد ابو نے لاہور میں ہی اپنا کاروبار شروع کر لیا اور انہیں لاہور شفٹ ہونا پڑا۔وہ لاہور آتو گئی مگر دل سوات میں چھوڑ آئی جہاں اس کا بچپن گزرا تھا۔اس کی دل سے دعا تھی کہ اس کی طرح ہر بچے کا بچپن اتنا ہی حسین اور یادگار ہو۔

www.novelsclubb.com

ان کی گاڑی جب سوات کے علاقے میں داخل ہوئی تو ٹھنڈی ہواؤں نے ان کا استقبال کیا۔

دشوار گزار خم دار پہاڑی راستے، سبزے کی چادر ہر سو پھیلائے ہوئے، سر پر سفید دھوئیں کی طرح دکھائی دینے والے بادلوں کا زیور اوڑھے، بلند و بالا پہاڑوں سے سجی ہوئی وہ سوات کی دلفرب وادی کسی دلہن کی مانند خوبصورت لگ رہی تھی۔

بہتے دریا، آبشار، گھاٹیاں، کھائیاں، باغات، مویشی چراتے وہاں کے خوبصورت مقامی لوگ۔۔ سوات واقعی جنت تھا۔

پاکستان کا سوئٹزرلینڈ، ایک جنت جہاں اس کے بچپن کے حسین لمحے گزرے تھے۔

ہر جگہ، ہر طرف اس کے بچپن کی یادیں بکھری پڑی تھیں۔ عائشہ کو سوات کے بارے میں زیادہ کچھ یاد نہیں تھا کیونکہ وہ پیدا بھی لاہور میں ہوئی تھی اور بہت کم سوات آئی تھی۔

ان کی منزل نزدیک آتی جا رہی تھی تو اس کے چہرے کی رونق بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ان دونوں سے مل کر بچپن کے بھولے بسرے دن پھر سے دہرانے کے لیے آئی تھی۔ سارا

www.novelsclubb.com

راستہ وہ الفاظ یاد کرتی رہی کہ ان سے مل کر کیا کہے گی؟ کیسے ناراضگی کا اظہار کرے گی؟ کیا کیا فرمائشیں کرے گی؟

کیسا لگتا ہو گا ہمائل آج بھی شرارتیں کرتا ہوا؟ مستان خان کے باغ کے سیب کے درخت سے لٹکا ہوا؟

پھل چوری کرتا ہوا؟ گلریز چاچا کی ڈانٹ کھاتا ہوا؟

قاری صاحب ماشااللہ خان آج بھی اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کیسے لگتے ہوں گے اور وہ ان کو اپنے پیچھے خوب بھگا بھگا کر تھکاتا ہوا۔۔

پھر بی جان سے پشتو میں کئی باتیں سنتے ہوئے؟

یا پھر شامل؟ کیا وہ آج بھی ہمائل کی شرارتوں کی سزا ایک جیسا چہرہ ہونے کی وجہ سے بھگتتا ہو گا؟

کیا وہ آج بھی اپنے بے قصور ہونے پر؟ بھائی کے حصے کی ڈانٹ کھانے پر رو دیتا ہو گا؟ کیسا لگتا ہو گا وہ اب روتے ہوئے؟

www.novelsclubb.com

کیا آج بھی "فاروق منزل" میں وہ مشہورِ زمانہ آواز گونجتی ہو گی؟

"ہمائل کے بچے"

اسے بلا اختیار ہنسی آئی۔

اس نے گاڑی کی کھڑکی کے باہر سر نکالا۔

ٹھنڈی، معطر ہوا اس کے اندر تک سرائیت کر گئی۔

ہاں سب کچھ ویسا ہی ہو گا۔ سب پہلے جیسے ہوں گے۔ یہاں کچھ بھی تو نہیں بدلا۔ دریا ، چشمے، آبشار اسی طرح بہتے ہیں، ہوائیں اسی طرح چلتی ہیں، پرندے اسی طرح چہکتے ہیں۔ اپنا بچپن اسے اس گھر میں یوں ہی اس کا منتظر نظر آیا۔

وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی جب اسے فاروق منزل کا ایک سرہ نظر آیا۔ عجیب سی سرشاری اس کے دل میں پھیل گئی۔ وہ مسکرا کر اندر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ناظرین سیٹ بیلٹ باندھ لیں کیونکہ ہم اب فاروق منزل میں لینڈ کرنے والے ہیں"

اس نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

مسکان اس کے برابر بیٹھی تھی۔

"دیکھ لیں گے تمہاری جنت نظیر وادی بھی اور یہاں کے خوبصورت لوگ بھی"

اس نے اسے کہنی مار کر چھیڑا۔

وہ مسکان کی کسی بات کا برا نہیں مناتی تھی۔وہ تھی ہی اس کی اتنی اچھی بھابھی۔وہ اس سے ہر قسم کی بات شیئر کر سکتی تھی۔کون جانتا تھا یہ پیارا سا رشتہ آگے جا کر کتنا بھیانک روپ دھار لے گا۔کتنی زندگیاں سیاہ کر دے گا۔

گاڑی مسلسل فاروق مزن کی جانب بڑھ رہی تھی۔اس کا دل خوشی سے مچل رہا تھا۔اپنے ماں باپ کے بعد اسے بی جان اور آغا جان سے سب سے زیادہ پیار تھا۔کیوں نا ہوتا؟ وہ تھے ہی محبتوں کے قابل، محبتیں بانٹنے کے لیے پیدا ہونے والے دو انتہائی فرشتہ صفت میاں بیوی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی کچھ ہی دیر میں گھر کے اندر موجود تھی۔وہ لوگ سب گھر والوں سے مل رہے تھے۔

"میرا بچہ دملہ"

اپنی ازلی نرم مسکراہٹ لیے بی جان اسے گرمجوشی سے ملیں۔

وہاں بس زرتاشہ کی کمی تھی۔فاروق خان کی اکلوتی بیٹی جو شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی انتقال کر گئی۔اسے زرتاشہ آپا وہاں بہت یاد آئی تھیں۔

"پاخیر راغلے دملہ"

وہ شامل یا ہمائل میں سے کوئی تھا جو چہرے پر مسکراہٹ لیے اس سے کہہ رہا تھا۔اس کا جوڑی دار وہاں موجود نہیں تھا۔وہ یہ بتا نہیں سکی کہ وہ شامل تھا یا ہمائل۔

گہرے نیلے رنگ کی جینز، بھورے سویٹر میں ملبوس، چہرے پر نوعمری کی چھاپ لیے ،شربتی رنگ کی آنکھوں والا وہ ان دونوں بھائیوں میں سے ہی کوئی تھا وہ یہ تو جانتی تھی۔مگر کون تھا یہ بتانا ناممکن تھا۔

وہ ہمائل سے ناراض بھی تو تھی۔

"اسلام علیکم کیسے ہیں آپ؟"

وہ جواباً مسکرایا۔

"یہ ہم "آپ" کیسے ہو گئے؟ لگتا ہے پہچانا نہیں۔ میں شامل ہوں۔ شامل فاروق خان کچھ یاد آیا؟"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی کیونکہ وہ پوچھ ہی ایسے انداز میں رہا تھا کہ کی ہنسی ہی چھوٹ گئی۔

"پہچان گئی ہوں لیکن کنفرم کر رہی تھی کہ کہیں تمہارا وہ پیارا بھائی نہ ہو جس کو میری شکل بھی یاد نہیں ایک دفعہ بھی پوچھا تک نہیں۔ کہاں ہے وہ پہاڑی بکرا؟"

وہ یک دم سے شروع ہو گئی۔

ہمائل کے نام پر جیسے شامل کے چہرے پر ایک سایہ سا ہو کہ گزرا تھا۔وہ اس وقت چہرے کے تاثرات،لوگوں کے انداز پڑھنا نہیں جانتی تھی۔اس کے وہ تاثرات صرف ایک پل کے لیے تھے۔

"آتا ہی ہو گا"

اس نے مختصر سا جواب دیا پھر مسکان کی جانب مڑا۔

"اسلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ؟"

وہ سب سے مل چکا تھا اب وہ مسکان کو خوشدلی سے کہہ رہا تھا۔

دملہ نے اس لمحے مسکان کے چہرے کے رنگوں کو کچھ سرخ،کچھ عجیب سا ہوتے دیکھا تھا۔

"وعلیکم سلام"

اس نے بمشکل مسکرا کر کہا۔

"تمہاری شکایتیں تو ختم نہیں ہونی۔اندر تو آؤ پھر لڑ بھی لینا"

دملہ شرارت سے مسکرائی۔

"ایک شرط پر نہیں لڑوں گی"

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

سب کچھ پہلے جیسا ہی لگ رہا تھا۔پہلے جیسی بے تکلفی اور دوستی بھی۔کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا شامل اس سے رابطے میں جو تھا مگر ہمائل؟

وہ کیوں اس سے بات نہیں کرتا تھا یہ اسے اس سے مل کر ہی پتا کرنا تھا۔خوب سارا لڑنا تھا۔شکوے کرنے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بولو بھی یوں پہلیاں مت بجھواؤ"

"وہ ساری یادیں دہرائیں گے ساتھ مل کر جب ہم چھوٹے تھے"

وہ اس کی انوکھی فرمائش پر ہنسا۔

"کیا تم درختوں سے لٹکو گی یا مجھے روتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو۔یا پھر میر۔۔"

وہ یک دم سنجیدہ ہوا تھا۔

دملہ نے نوٹ نہیں کیا کہ وہ روانگی میں بولتا بولتا میر یعنی کہ ہمائل کے نام پر چپ ہوا تھا۔

"میں سب کچھ کروں گی سنا تم نے اور اپنے اس پہاڑی بکرے جیسے بھائی کو بھی سمجھا دینا۔میں اندر سے ابھی بھی بچی ہی ہوں مگر اب اس کی چالاکیوں میں نہیں آؤں گی۔وہ جتنا بھی تنگ کر لے اب روؤں گی نہیں۔اسے رلا کر رہوں گی"

وہ پھر سے ہنسا۔

مسکان بڑوں کے بیچ چلی گئی تھی۔سب آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"خود ہی بول لینا اس سے بھئی۔وہ اب بہت بدل گیا ہے۔وہ ہمائل نہیں رہا کہ جسے تم بچپن سے جانتی ہو۔پتا ہے آغا جان کا سب سے لائق اور لاڈلا بیٹا وہی ہے۔ہم تو کہیں پیچھے رہ گئے ہیں اب۔اس پورے گھر میں ہر وقت سب کے فیورٹ ہمائل خان کا ہی تذکرہ ہوتا رہتا ہے"

وہ بظاہر مسکرا کر یہ سب کہہ رہا تھا مگر اس کی آنکھوں میں کرب سا تھا۔ شکوہ سا تھا۔ نا جانے کیوں دملہ کو محسوس بھی نہ ہوا۔

"آخر کتنا بدل گیا ہو گا؟"

اس نے ہنستے ہوئے وہاں اس سے کہا تھا۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ہمائل خان واقعی بدل چکا تھا۔ اتنا زیادہ بدل چکا تھا کہ اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اس کے ذہن میں وہ بچپن والا، شوخ، چنچل سا، شرارتی، سب کی ناک میں دم کر دینے والا میر تھا۔

اسے حیرت کا پہلا جھٹکا تب لگا جب اسے دیکھا تھا۔ وہ انتہائی سنجیدہ مزاج کا لگا تھا۔ ہمائل خان؟ اور سنجیدہ؟

سب سے اچھے اور مہذب انداز میں ملنے کے بعد وہ اسے اجنبیت سے سلام کر کہ ایک طرف بیٹھ گیا جیسے وہ کوئی اجنبی ہو۔ جیسے وہ اسے جانتا ہی نا ہو۔ بلکل پر تکلف سے انداز میں۔ جیسے وہ اس کے لیے کبھی کچھ تھی ہی نہیں۔

یہ بات اس کے لیے شاک کا باعث بنی تھی۔وہ تو سوچ رہی تھی کہ اس سے لڑے گی، جھگڑے گی، وہ ہمیشہ کی طرح اس کو منائے گا، تنگ کرے گا۔

مگر یہاں تو سب کچھ الٹ تھا۔

غازیان البتہ بہت اچھے سے ملا۔جیسے بچپن میں پیار سے ملتا تھا۔ایک چھوٹی بہن، پرانی دوست کی طرح۔

اسے ہمائل کے رویئے سے دکھ پہنچا تھا پھر غصہ آیا تھا۔اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ اسے تب تک مخاطب نہیں کرے گی جب تک وہ خود اپنے رویے کی معافی نہیں مانگ لیتا۔آخر وہ اسکے بچپن کی دوست تھی۔اتنا تو حق بنتا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہو سکے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ان مناظر کا سحر ٹوٹا تو اس نے خود کو سوات میں پایا۔

اس کی راستے میں آنکھ لگ گئی تھی۔ارباز بھائی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آغا جان تھے اور پیچھے وہ بی جان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"اوہ...جاگ گئی بچے؟ہم پہنچنے ہی والے ہیں"

آنکھیں ملتے ہوئے اس نے کھڑی کے باہر دیکھا تو ایک معطر سی ہوا کے جھونکے نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

پرانے منظر دوبارہ تازہ ہوئے۔

سبزہ زار جنت کا نظارہ پیش کرنے لگا اور ہواؤں نے اس کا استقبال کیا۔اس کے بچپن کے ساتھی "سوات" نے اسے خوش آمدید کہا تھا۔

پہلے وہ بیٹی بن کر آیا کرتی تھی اب بہو بن کر واپس آئی تھی۔

مسکراتے ہوئے اس نے کھڑکی کے باہر ہی نظریں ٹکا لیں۔

www.novelsclubb.com

پھر ہاتھ باہر نکالتے ہوئے اس ٹھنڈی اور سکون آور ہوا کو محسوس کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

"کیا پھر شرارت کرو گے؟"

قاری صاحب نے شامل اور ہمائل کو کھڑا کر رکھا تھا۔

"ان شاءاللہ...ماشاءاللہ"

"اوئے خانہ خراب"

وہ ہنس دی۔

"کیا ہوا بچے؟"

اسے اکیلا ہنستے دیکھ بی جان نے سوال کیا۔

"قاری صاحب' ماشاءاللہ خان' یاد آ گئے۔"

وہ بھی ہنس دیں۔

www.novelsclubb.com

"ان بد معاشوں نے بھی کون سا ان کو کم ستایا تھا"

شامل کا ذکر آنے پر اس نے ان کی آنکھوں میں گھلتا کرب دیکھ لیا تھا۔

پہاڑوں پر چلتے چھوٹے چھوٹے بچے اور بکریاں وغیرہ منظر کو مزید تازگی سی بخش رہے تھے۔اسی وقت بی جان کے موبائل پر ہمائل کی کال آگئی تھی۔

"لو...اس کا نام کیا لیا یہ تو حاضر ہو گیا"

ہنستے ہوئے انہوں نے فون اٹھایا اور پشتو میں ہی باتیں کرنے لگیں۔

"بی جان وہ آپ کے لیے نہیں بلکہ اپنے پیر صاحب کے لئے فون کر رہا ہے"

ارباز نے شرارت سے کہا۔

"پیر صاحب؟"

آغا جان کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"آپ کو نہیں پتا؟ ہمائل فاروق خان کے پیر صاحب عالی جاہ یہاں موجود ہیں"

www.novelsclubb.com

دملہ اس کی بات سمجھتے ہوئے ہنسنے لگی کیونکہ وہ اردو میں بات کر رہا تھا۔

"یہ لالہ کیا بول رہے ہیں؟"

لاؤڈ سپیکر پر اس کی بات سنتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"کچھ نہیں بس...آغا جان کو تمہارے پیر جی کا بتا رہا تھا"

"لالہ آپ...اپنا وقت بھول گئے؟ جب چھپ چھپ کر نکاح کے بعد بھابھی کو دیکھنے جاتے تھے"

سبھی ہنسنے لگے۔

"تم آؤ سہی میں بتاتا ہوں تمہیں"

آغا جان نے مڑ کر دملہ کو دیکھا۔

"یہ پیر صاحب کا کیا چکر ہے؟"

وہ ہنسی اور ہنستی ہی چلی گئی۔وہ پوچھ ہی ایسے سنجیدہ انداز سے رہے تھے کہ اسے ہنسی آگئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے بڑے سپوت مجھے زن مرید بول رہے ہیں اور کوئی چکر نہیں ہے"

سمجھ آنے پر ان کا قہقہ بلند ہوا۔

"ہنسیں تو مت..."

"کیوں نہ ہنسیں؟ ہماری ہنسی پر تمہاری تھانے داری کا رعب نہیں چلنے والا۔"

ار باز نے کہا۔

"یار کچھ تو خیال کر لیا کریں۔اب تو شادی شدہ ہو گیا ہوں۔ چھوٹا نہیں رہا۔"

اس کے آس پاس ٹریفک کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ ڈرائیو کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم چاہے دس بچوں کے باپ بھی بن جاؤ تب بھی ہمارے لیے وہی بد معاش میر ہی رہو گے جو سارے گھر میں ادھم مچاتا رہتا تھا اور پھر سب سے باری باری ڈانٹ کھاتا تھا۔"

"اوہ بھائی آپ..."

وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ فون سے عجیب سی آوازیں آئیں تھیں جیسے اس نے زور سے بریک لگایا ہو۔ جیسے وہ کسی گاڑی کو اچانک دیکھ کر رکا ہو۔ پھر فائرنگ کی آواز اور فون کٹ گیا۔

"ہمائل..."

"میر... کیا ہوا میر؟..."

ارباز نے اپنی گاڑی بھی روک دی۔

اس نے سیٹ کو مٹھی میں جکڑا تھا۔

وہ لوگ کوشش کرتے رہے مگر فون دوبارہ نہیں مل رہا تھا۔

کچھ پل پہلے کے قہقہے اور کھلکھلاہٹیں اب خوف اور دہشت میں بدل چکے تھے۔

اوردملہ...

وہ بلکل ساکت تھی۔ برف کی طرح خاموش...

کیا اس کی بددعائیں قبول ہو چکی تھیں؟...

"اگر تمہیں مجھ سے آزادی چاہیئے تو میرے مرنے کا انتظار کرو۔ میرے جیتے جی تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی"

"تو پھر مر کیوں نہیں جاتے ہمائل خان"

اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔

وہ یہ تو چاہتی تھی۔ کتنی دعائیں کرتی تھی۔اب تو دعائیں قبول ہونے جا رہی تھیں۔ پھر اب کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی۔اپنے ہی الفاظ اور وہ بریک کی آواز اس کا سانس اتنی شدت سے بند کرنے لگے کہ وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

اس کے بعد میرے گولی کھانے یا ایکسیڈنٹ سے ہڈیاں وغیرہ ٹوٹنے سے پہلے پہلے اظہار محبت کر دینا۔ تمہارا شاہ صرف اظہارِ محبت کی خاطر گولیاں نہیں کھا سکتا۔ سوری۔"

اس نے جھک کر گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کی۔ ہر سانس مزید بھاری ہوتی جا رہی تھی۔

"گولیاں؟...اگر اسے واقعی کچھ..."

www.novelsclubb.com

اس نے سانس لینے کی کوشش کی تو اس کا مسکراتا ہوا شرارتی سا چہرہ ذہن میں گھوما تھا۔

"لیونی (پاگل)"

"زما خائستہ جانانہ...(میری خوبصورت جانان)"

پہلی بار اسے اپنے کہے گئے الفاظ اور بددعاؤں کا بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔

"نہیں..."

اس نے آسمان کی جانب دیکھا۔

"میں اپنی ساری بددعائیں واپس لیتی ہوں...اسے کچھ نہ ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک پتھر کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔

آنکھیں خشک تھیں مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے جسم میں ہمت نہیں رہی۔

"دلمہ...اندر آؤ...اسے کچھ نہیں ہو گا...گھر پانچ منٹ کے فاصلے پر ہے۔تم سب کو گھر پہنچا کر میں فوراً لاہور کے لیے نکلتا ہوں"

ار باز اسے آوازیں دیتا رہا مگر اس سے ہلا تک نہیں جا رہا تھا۔

بی جان کا الگ رو رو کر برا حال ہو رہا جنہیں ار باز سنبھال رہا تھا۔

"دلمہ بچے... گاڑی میں بیٹھو خدا کے لیے۔"

آغا جان نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر جیسے لڑکھڑا سی گئی۔

"بچے حوصلہ کرو اسے کچھ نہیں ہو گا۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے اسے تسلی دی مگر وہ خود بھی کافی پریشان نظر آ رہے تھے۔ گھر کے سربراہ کے طور پر انہیں اپنے گھر کی عورتوں کو پہلے سنبھالنا تھا۔

"آغا... جان۔"

بس یہی الفاظ کہہ کر اس نے ان کا بازو تھاما اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"بچے کچھ نہیں ہو گا... گاڑی میں بیٹھو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اس سے رابطہ کرنے کی"

اسے گاڑی تک لاتے ہوئے انہوں نے بہت تحمل سے اسے تسلی دی اور اندر بیٹھنے پر آمادہ کیا۔ارباز بھی اب ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔دس منٹ کے بعد ہی وہ گھر کے سامنے تھے۔

چوڑائی میں پھیلا ہوا وہ پرانے طرز کا گھر "فاروق منزل" کہلایا جاتا تھا۔

پلوشہ،لالہ رخ،گلباز سبھی ہارن سن کر خوشی میں ان کا استقبال کرنے پہنچے تھے مگر ان کے تاثرات نے ان کے لیے بھی خطرے کی گھنٹی بجادی تھی۔

"لالہ...آغا جان؟خیریت؟آپ لوگ پریشان"

بی جان کی سوجی آنکھوں اور بے حال سے رویئے نے ان کے ہوش اڑا دیے تھے۔

"اندر لے کر چلو انہیں اور غازیان کو فون کرو۔وہ لاہور میں تھا۔اس سے کہو کہ ہمائل کا پتا کرے کہاں ہے۔ہم سے بات کرتے کرتے پتا نہیں ایکسیڈنٹ ہوا ہے یا حملہ لیکن اب وہ فون نہیں اٹھا رہا"

بی جان کو سنبھالتے ہوئے ارباز نے گلباز سے کہا تھا۔

"دملہ...ان شاءاللہ امیر کو کچھ نہیں ہو گا؟"

کوئی کچھ بھی کہنے کے قابل کہاں تھا۔

"گلزیر...سامان گاڑی سے نکالو"

چوکیدار چاچا کو پشتو میں کہتے ہوئے آغا جان اپنا فون نکال کر کسی کو کال کرنے لگے۔عورتوں کو گھر کے اندر لے جا کر پانی پلایا گیا۔

"غازی...کہاں ہو تم؟میر کیسا ہے"

غازیان بہت کم فون اٹھاتا تھا مگر آج اس نے جلدی اٹھا لیا تو گلباز نے پہلا سوال ہی یہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب لالہ؟...میں اپنے کسی کام سے باہر آیا ہوا تھا۔ہمائل ٹھیک تو ہے؟"

"پتا نہیں غازی...تم اس کا پتا کرو وہ..."

ارباز نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر ساری بات بتائی۔

"آپ فکر مت کریں۔گھر ہی رہیں لاہور آنے کی ضرورت نہیں ہے میں یہیں پر ہوں ...میں دیکھتا ہوں۔کچھ نہیں ہوا تسلی رکھیں۔اگر ایسا کچھ ہوا ہوتا تو اب تک ہیڈ لائنز میں آچکا ہوتا"

ہمیشہ کی طرح اطمینان سے اس نے انہیں تسلی دی اور فون بند کر دیا۔

آدھا گھنٹہ مزید گزرا تو غازیان کی کال دوبارہ آئی تھی۔اس دفعہ اس نے ویڈیو کال کی تھی۔آغا جان،ارباز اور گلباز فون کے گرد اکٹھا تھے۔

"لیں جی...دیکھ لیں اپنے سپوت کو جس نے سب کی جان نکال دی تھی"

غازیان کے پیچھے ہمائل کھڑا مسکرا رہا تھا۔مگر اس کی آسمانی رنگ کی شرٹ خون آلود تھی۔بال بکھرے بکھرے اور وہ خود تھکا ہوا سا لگ رہا تھا۔

"اسلام علیکم"

اس کی آواز سن کر جہاں سب نے سکھ کا سانس لیا تھا وہیں دملہ نے آنکھیں میچ لیں۔اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ اگر وہ آواز دوبارہ اسے سنائی نہ دیتی تو وہ کیا کرتی۔وہی آواز جس سے وہ چڑا کرتی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟کیا ہوا ہے؟یہ خون..."

"میرا بچہ...میرے یہ کیا ہوا ہے؟مجھے بتاؤ...ماں قربان جائے"

"فکر مت کریں...میں ٹھیک ہوں...بلکل ٹھیک ہوں۔کچھ نہیں ہوا تھا۔"

دملہ ساکت بیٹھی رہی جبکہ باقی گھر والے موبائل کے گرد جمع تھے۔اس میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر یہ خون کیسا؟..."

سب کے لبوں پر یہی سوال تھا۔

"میرے سامنے جو گاڑی جا رہی تھی اس سے دن دیہاڑے گاڑی چھیننے کی کوشش میں کچھ مجرموں نے اس پر گولیاں چلائیں اور فرار ہو گئے۔ میں نے اچانک بریک لگائی تو فون گاڑی میں ہی کہیں گر گیا۔ اس آدمی کی کی جان بچانی لازمی تھی۔ اسے اپنی گاڑی میں لے کر میں ہاسپٹل آ گیا۔ یہ اسی کا خون ہے۔ ابھی اسی کے کیس میں کچھ لیگل تقاضوں میں مصروف تھا کہ غازی صاحب میرے موبائل کو ٹریس کرتے کرتے ہاسپٹل کے باہر میری گاڑی تک پہنچ گئے۔"

اس نے ساری روداد سنائی تو ان کی جان میں جان آئی۔

"تم خود تو ٹھیک ہو نا؟"

www.novelsclubb.com

"جی جی اللہ کا شکر ہے... مجھے کچھ نہیں ہوا۔ بس وہ بیچارہ کریٹیکل کنڈیشن میں ہے۔ دعا کیجے گا اس کے لیے۔ وہ بھی تو کسی اور کا میر ہے"

ہلکی پھلکی باتیں کرنے کے بعد اس نے دملہ کا پوچھا تک نہیں تھا کہ اس کی کیا حالت ہو رہی تھی یا اس سے بات تک کروانے کا نہیں کہا تھا۔

گھر والوں نے خود ہی اس کی بات کروائی تھی جو دلہ نے بھی بلکل فارمل سے انداز سے کی تھی۔ہمائل کو توقع نہیں تھی کہ وہ اس کے لیے پریشان بھی ہو سکتی ہے۔

"میں شکرانے کے نفل ادا کر کہ آتی ہوں...فاروق آپ صدقے کے بکروں کا انتظام کریں"

تھکن کی پرواہ کیے بغیر بی جان اپنے کمرے کی جانب وضو کرنے چلی گئیں۔اتنی بڑی پریشانی سے اس طرح نجات مل جانے پر سب خوش تھے۔اگر یہ سب سچ ہو جاتا جس کی غلط فہمی ہوئی تھی تو وہ کیا کرتے یہ سوچ سوچ کر وہ سب اور پریشان نہیں ہونا چاہتے تھے۔

"پلوشے...دلہ کو کمرہ دکھاؤ..."

صوفے پر بیٹھتے ہوئے آغا جان نے اپنی ٹوپی اتار کر رکھی۔

وہ اب سکون کا سانس لے سکتے تھے۔وہ لمحات ان پر بھی بھاری گزرے تھے لیکن گھر کا سربراہ ہی اگر ہمت چھوڑ دیتا تو باقی لوگوں کو کون سنبھالتا۔

گلریز جاچا نے اس کا سامان کمرے میں پہنچا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جہاں تک اسے یاد تھا، ہمائل اور شامل کے کمرے اوپر والی منزل پر ہوا کرتے تھے۔ لیکن پلوشہ اسے لے کر اب کسی اور کمرے میں آچکی تھی جہاں لگی ہمائل کی تصویریں اسے بتا رہی تھیں کہ وہی کمرہ اب ہمائل کی ملکیت تھا۔

پختون دستکاری سجاوٹوں سے مزین، خوبصورت پرانے طرز کا فرنیچر اور قالین، اس کی پسندیدہ کتابوں سے بھری ایک چھوٹی سی الماری...

نیز ہر چیز ترتیب سے رکھی تھی۔

"اس کے کمرے سے... سوری... تم دونوں کے کمرے سے باہر کا منظر بہت اچھا دکھائی دیتا ہے"

www.novelsclubb.com

پلوشہ نے اسے مسکراتے ہوئے کھڑکی کھول کر دکھایا تو باہر سے آنے والی ٹھنڈی ہوا اندر تک سرائیت کر گئی۔

کھڑکی سے درخت، پودے، سرسبز گھاس کی چادر، پہاڑوں اور ان پر تیرتے سفید روئی کے گولوں کی مانند بادل دکھائی دے رہے تھے۔

تھوڑے فاصلے پر شفاف پانی کی بہتی ہوئی جھیل دکھائی دیتی تھی جس کے بہاؤ کی آواز کانوں کو سرور سا بخشتی تھی۔

"بی جان نے بتایا تھا کہ تمہارا بچپن یہیں گزرا ہے۔ تمہیں تو یہ سب یاد ہو گا نا"

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"جی... میرے ابو فنانشل کرائسس میں تھے تو ہمیں لے کر یہاں آ گئے۔ چھوٹا سا گھر تھا ہمارا... لیکن یہ ہمارا دوسرا گھر تھا۔ لیکن کافی کچھ بدل چکا ہے۔"

اپنی کھلکھلاہٹوں کی آوازیں، بچپن کے سائے اس گھر اور کھڑکی سے باہر جھیل کے پاس نظر آنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تم تھک تو گئی ہو گی... پہلے کھانا کھاؤ گی یا آرام کرو گی؟"

وہ مسلسل کھڑکی کے باہر نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"پہلے کھانا کھا لیتے ہیں اگر ابھی سو گئی تو پھر میں کل ہی اٹھوں گی"

پلوشہ ہنس دی۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے... تم فریش ہو جاؤ... میں اور لالہ رخ کھانا لگاتے ہیں۔ رات کو مل کر تمہارا سامان بھی یہاں سیٹ کر دیں گے ابھی کوئی کام مت کرنا"

"بھابھی"

وہ مڑنے لگی تو دملہ نے اسے آواز دے کر روکا۔

"میں فریش ہو کر آتی ہوں تو مل کر کھانا لگاتے ہیں۔ مہمان تھوڑی ہوں۔ اپنے گھر ہی آئی ہوں"

پلوشہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ٹھیک ہے ہم انتظار کر رہے ہیں آ جاؤ"

وہ کمرے سے چلی گئی تو دملہ کھڑکی کے سامنے پھر سے کھڑی ہو گئی۔

"سنو"

www.novelsclubb.com

وہ لاہور والے گھر سے نکل رہی تھی تو ہمائل نے اسے ہمیشہ کی طرح روکا تھا۔

"کیا ہے؟"

وہ مسکرایا تھا اور کچھ دیر مسلسل محبت لٹاتی نظروں سے اسے دیکھتا گیا۔

"کچھ نہیں"

ناجانے کیوں وہ اسے یک دم یاد آیا تھا۔اس نے سر جھٹکا اور اپنے سوٹ کیس کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"جرم قبول کرو گی یا کروائیں؟"

انٹیروگیشن روم میں سٹول پر بیٹھی بوڑھی عورت جو مسلسل روتی جا رہی تھی اس سے لیڈی کانسٹیبل نے پوچھا تھا۔

"رکو..."

ہمائل نے اسے اشارے سے منع کیا۔

"اپنی عمر کا لحاظ کریں اور ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ کیا آپ اپنی بیٹی کے ساتھ بچے اغواء کرنے کے جرم میں ملوث تھیں یا وہ اکیلی تھی؟"

اس نے قدرے نرم لہجے میں سوال کیا۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"جھوٹ مت بولیں... آپ ایک انتہائی غیب گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ پشاور میں رہتی تھیں۔ پانچ بچے پالنا آسان نہیں تھا۔ کسی طرح نرس کی نوکری ملی جس سے بمشکل گزر بسر ہوتا تھا۔ پھر اچانک ایسا کیسے ہو گیا کہ آپ کے بینک میں پیسا ہی پیسا بھرنا شروع ہو گیا اور آج آپ کے سارے بچے امیر زادے ہیں۔ دو بیٹیاں ڈاکٹرز ہیں، بیٹا انجینیئر اور چھوٹی بیٹیاں لمز میں پڑھتی ہیں؟ مزید یہ کہ آپ کی بیٹیوں نے ایم بی بی ایس پرائیویٹ کیا ہے۔ میری انفارمیشن

کے مطابق ان کی پرسنٹ ایج کچھ زیادہ نہیں تھی پھر بھی آپ نے کسی طرح انہیں میڈیکل میں داخلہ دلوایا۔"

اس کی گھبراہٹ بڑھتی گئی جو چہرے سے واضع طور پر نظر آرہی تھی۔

"مجھے اس چیز سے ایشو نہیں ہے کہ آپ کے بچے ویل سیٹلڈ ہیں۔جو چیز مجھے سوچنے پر مجبور کر رہی ہے وہ آپ کی بیٹی نائلہ صدیق کا ٹریک ریکارڈ ہے۔ایف ایس سی میں جس بچی کی سپلی آئی وہ بھی بائیولوجی میں، پھر ایم ڈی کیٹ میں بھی گزارے لائق سکور بنا،اسے شہر کے نامور پرائیویٹ کالج میں داخلہ ملا تو کیسے ملا؟اور آپ نے دو دو بیٹیوں کی لاکھوں کی فیس کیسے بھری؟سب سے بڑی بات اس کا سکور کارڈ،اس کے ڈاکومنٹس بدل کیسے گئے؟آپ کو پتا ہے یہ کتنا بڑا جرم ہے؟یقیناً آپ کے بہت اونچے تعلقات تھے تب ہی یہ ممکن ہو سکا تھا۔مزید یہ کہ بطور ڈاکٹر اتنے کم عرصے میں اتنا زیادہ کما لینا کہ بنک میں کروڑوں روپے بھر جائیں؟بات ہضم نہیں ہوئی۔بہتری اسی میں ہے کہ دونوں ماں بیٹی جرم قبول کر لو۔اگر ہم نے قبول کروایا تو اچھا نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا جرم یوں کھلے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"وہ... سر... وہ۔"

"وہ... میں وہ کرنے کی قطعاً ضروت نہیں۔ میں یہاں سے اٹھ گیا تو لیڈی کانسٹیبلز آپ سے جس طرح پیش آئیں گی اس کا میں ذمہ دار نہیں..."

عورت نے لمبی اور موٹی سی کانسٹیبل کو دیکھا جو اسے گھور کر مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔

"م... میں سب بتادوں گی"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"ٹھیک ہے... اب آپ اپنا اعترافِ جرم ہمیں ریکارڈ کروائیں گی اور اگر کوئی ذرا سی بھی ہیرا پھیری کی تو قانون آپ کی عمر کا لحاظ بھی نہیں کرے گا"

کچھ ہی دیر کے بعد بیان ریکارڈ کروایا جانے کی تیاریاں مکمل تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مسز شمیم اختر...آپ کی بیٹی نائلہ صدیق جو کہ سٹی ہاسپیٹل لاہور میں سینیئر ڈاکٹر کے عہدے پر ہے کیا وہ چند اور ڈاکٹرز کے ساتھ مل کر آرگنز اور بچوں کی سمگلنگ میں ملوث ہے؟"

وہ تھوڑی ہچکچائی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"پوری کہانی بتائیں...یہ کام آپ کے کب شروع کیا اور آپ کی بیٹی اس میں کیسے شامل ہوئی۔آپ کی دوسری بیٹی ڈاکٹر فہمیدہ بھی کیا اس کام میں ملوث ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں بیوہ اور پانچ بچوں کی ماں تھی۔نائلہ میٹرک کر چکی تھی اور فہمیدہ۔دسویں میں تھی۔باقی بچے چھوٹے تھے۔میں ان کو پڑھا نہیں سکتی تھی۔نرسنگ کر کہ میں کتنا ہی کما لیتی مشکل سے بس دو وقت کی روٹی ہی ملتی تھی۔لیکن میں کوشش کرتی تھی اپنے بچوں کو حلال کا کما کر کھلاؤں۔"

وہ روتی جا رہی تھی اور اپنی داستان سناتی جا رہی تھی۔یہ ہمدردی حاصل کرنے کے لیے مجرموں کے پرانے ہربے تھے جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔بلاشبہ وہ بہت خدا ترس اور

نرم دل تھا لیکن پیسوں کی خاطر معصوم بچوں کو ماں باپ سے الگ کر کہ جسم فروشی میں دھکیلنے یا ان کی شناخت چھیننے والی کے ساتھ وہ کیسے ہمدردی کا کوئی بھی جذبہ رکھتا۔اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا اگر وہ سچ کہہ رہی تھی تو بھی اس میں ان معصوم بچوں یا ان غریبوں کا کوئی قصور نہیں تھا جن کو علاج کے بہانے کاٹ پھاڑ کر ان کے گردے نکالے گئے تھے۔

"میں پشاور میں تھی۔ایک بہت بڑے ہسپتال میں نوکری لگی تھی۔میں بہت خوش تھی۔لیکن اسی ہسپتال سے میرا گندہ کاروبار شروع ہوا اور کبھی رکا ہی نہیں۔پھر میں نے نائلہ کو بھی اسی گند میں پھنسا دیا۔"

وہ جیسے جیسے بولتی جا رہی تھی اس کی بھولی اور نورانی صورت کے پیچھے چھپے شیطان نے اپنا اصل روپ دکھانا شروع کر دیا۔

اس نے آہستہ آہستہ اپنے سارے جرائم کا اعتراف کر لیا۔

ہمائل نے افسوس سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم خود کو ماں کہتی ہو؟... تم تو انسان کہلانے کے قابل بھی نہیں ہو۔ کسی ایک نومولود کو اس کی ماں سے چھین کر اس کی زندگی برباد کر دینا ہی ناقابل معافی جرم ہے اور تم نے تو نا جانے کتنی ماؤں کی گود اجاڑ دی؟"

وہ بس روتی جا رہی تھی۔ اس لئے نہیں کہ اسے کوئی شرمندگی تھی بلکہ اس لیے کیونکہ اس کا بچنا اب ناممکن تھا۔

"ترس نہیں آیا تمہیں؟ کسی ایک ماں یا ایک بچے پر بھی تمہیں ترس نہیں آیا؟"

وہ کچھ دیر خاموش رہی۔

"آیا تھا ترس... اس پہلے بچے پر اور اس کی ماں پر۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بکواس... سب جھوٹ۔ اگر تمہیں ترس آیا ہوتا تو اسے اس کی ماں سے الگ نہ کرتی تم"

"صاحب جی میں اس وقت انسان ہی تھی۔ماں کا دل تھا میرے پاس۔اسی کیس کے بعد میں نے یہ کام بلا جھجھک شروع کر دیا کیونکہ میرا ڈر ختم ہو گیا تھا"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کتنے سال پہلے کی بات کر رہی ہو؟"

وہ انگلیوں پر گننے لگی۔

"ٹھیک سے یاد نہیں لیکن پچیس چھبیس سال پہلے کی بات ہے۔وہ بہت امیر خاندان کا بچہ تھا۔اس کے باپ نے خود مجھ سے یہ سب کروایا۔"

ہمائل نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

"بکواس مت کرو... کوئی باپ اپنے ہی بچے کا سودا کیوں کرے گا؟ اگر اسے پیسے کی بھی کمی نہیں تھی تو اس نے اپنے ہی بچے کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ تمہاری اس جھوٹی کہانی میں وزن نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"صاحب...اس ہاسپٹل میں ایک امیر زادے کی دونوں بیویوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے تھے۔ایک انگریز تھی اور ایک اسی کی طرح پختون...انگریز والی کے ہاں پری میچور بچہ پیدا ہوا تھا جو پیدا ہوتے ہی مر گیا۔دوسری کے ہاں صحت مند بچہ ہوا تھا لیکن وہ خود بہت سیریس ہو گئی تھی اس کا بچنا ممکن نہیں تھا۔"

ہمائل نے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کیا۔

"انگریز کو دل کا مسئلہ تھا اس کو اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کا بچہ مر گیا ہے تو اس کی جان بھی خطرے میں پڑ جاتی۔تو اس آدمی نے مجھ سے اور ایک ڈاکٹر سے کہا کہ بچے بدل دیں"

ہمائل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"اس نے ہمیں ڈھیر سارے پیسے دیے تھے اور میں نے ڈاکٹر کے ساتھ مل کر ان کے بچے بدل دیے۔پہلی اور آخری دفعہ مجھے اس ماں پر ترس آیا تھا جو بے ہوشی میں بھی اپنے بچے کو پکارتی رہی اور میں نے بے رحمی سے پیسوں کی لالچ میں اس کے ہاتھوں سے بچے کو لے لیا"

وہ چند لمحے بول نہ سکا۔

www.novelsclubb.com

"اور...اس بچے کا کیا ہوا؟ یا اس کی ماں کا؟"

اس نے سر اٹھا کر ہمائل کو دیکھا۔

"مجھے نہیں پتا بچے کا کیا ہوا۔وہ عورت تو بچ گئی تھی مگر اسے یہی لگتا تھا کہ اس کا بچہ مر چکا ہے۔اس کے بعد مجھے اس کام کی لت لگ گئی۔میں نے ایسے گروہوں سے تعلقات بڑھائے اور بچے چوری کرنا شروع کر دیے اور لاکھوں کمانے لگ گئی۔"

ہمائل کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس عورت کو کیا بولے۔

"تم..."

اس نے الفاظ ترتیب دیے۔

"اس آدمی یا اس کی فیملی کا کوئی اتا پتا؟اب وہ کہاں ہے؟ کبھی دوبارہ نظر آیا ہو؟"

وہ کچھ سوچنے لگی۔

"اتا پتا تو معلوم نہیں لیکن اس کا نام یاد ہے۔عالم زیب خان"

www.novelsclubb.com

وہ یک دم اٹھ کھڑا ہوا۔

"واٹ؟"

اس کے اہلکار اس کے اس ردِ عمل پر اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔وہ بے یقین تھا۔اس کا دماغ جیسے سن ہونے لگا تھا۔

"تم... جھوٹ بول رہی ہو"

اس نے اسے سختی سے کہا۔

"میں سب کچھ قبول کر کہ جھوٹ کیوں بولوں گی بھلا؟ کیا اس جھوٹ سے میں بچ جاؤں گی؟"

www.novelsclubb.com

وہ منہ پر ہاتھ ٹکا کر عجیب الجھن میں اس کمرے میں ٹہلنے لگا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کیا کہے یا کیا کرے۔

"اس کا باقی بیان ریکارڈ کر و میں آتا ہوں..."

وہ اسی گھبراہٹ میں انٹیروگیشن روم سے باہر نکلا اور اپنے آفس میں آ گیا۔ جلدی جلدی کسی کو فون ملایا مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

"فون اٹھاؤ...غازی...پلیز"

اس نے اسے انگنت کالز کیں مگر جواب موصول نہ ہوا۔

اس نے موبائل رکھتے ہوئے سر ہاتھوں میں پکڑ لیا۔

"عالم انکل غازیان کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں...کیا گزرے گی اس پر؟ اور زرغونے آنٹی...وہ تو جیتے جی مر جائیں گی۔ کیا جاذب سر کو بتا دوں؟"

اس نے فون اٹھایا مگر پھر سے رکھ دیا۔

"غازی کو پہلے بتانا ضروری ہے"

اس کا فون بجا تو اس نے ہڑبڑاہٹ میں اٹھا کر دیکھا کہ شاید غازیان کا ہو مگر اسے دملہ کال کر رہی تھی۔ خود کو پرسکون کرتے ہوئے اس نے فون اٹھایا۔

"اسلام علیکم..."

اس بار پہل دلمہ نے کی تھی۔

"وعلیکم سلام... کیسی ہو؟"

"میں تو ٹھیک ہوں مگر تم ٹھیک نہیں ہو شاید"

وہ کافی خفا خفا سی لگ رہی تھی۔

"اب میں نے کیا کر دیا؟"

اس کا دھیان بس غازیان کی جانب ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"تیسرا دن ہے مجھے یہاں پر اور تم نے ایک دفعہ بھی کال نہیں کی..."

اس نے خفا سے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں دلمہ... اللہ حافظ..."

"لیکن..."

اس نے فون کاٹ دیا تھا۔غازیان کا سوچ سوچ کر اس کا دماغ خراب سا ہو رہا تھا۔ شمیم کو گرفتار کرتے ہوئے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس عورت کا پہلا شکار اس کا اپنا دوست نکلے گا۔

آگے کیا کرنا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے جیسے فون کاٹا تھا دملہ کا دل چاہا اس کا سر پھوڑ دے۔نا جانے کیوں اسے حد سے زیادہ غصہ آ رہا تھا۔فون بیڈ پر پٹختے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلی۔

"پہلی اور آخری بار اسے فون کیا ہے۔اب نہیں کروں گی"

خود سے ہی کہتی ہوئی وہ کچن تک آئی اور غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے پانی کے دو گلاس پی گئی۔

"خیریت تو ہے؟اتنا غصہ؟"

www.novelsclubb.com

لالہ رخ اسی وقت کچن میں آئی تھی تو اسے یوں دیکھ کر ہنسنے لگی تھی۔

"ن... نہیں بھابھی وہ... ایسے ہی بس"

اس نے نظریں چرائیں۔

"مجھے پتا ہے میر سے ہی لڑائی ہوئی ہو گی"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"چھپانے کی ضرورت نہیں ہے ہم بھی شادی شدہ ہیں۔ایسی نوک جھوک تو چلتی رہتی ہے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ اپنا خون جلانے سے بہتر ہے اس کا خون جلاؤ..."

www.novelsclubb.com

اسے ہنسی آئی۔

"ارباز بھائی آپ کو غصہ نکالنے دیتے ہیں؟"

اس نے مسکرا کر فریج کھولا۔

"ارباز اور ہمائل ایک جیسے ہیں۔کہنے کو تو شامل ہمائل کا ہی آئیڈنٹیکل ٹوئن ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہ بلکل گلباز کی طرح غصے والا ہو گیا تھا۔ہم دونوں کے پاس یہ ایڈوانٹیج ہے کہ ہمارے شوہر بلکل اللہ میاں کی گائیں ہیں"

وہ ہنس دی۔

"ہمائل اتنا بھی سادہ نہیں ہے بھابھی۔آپ لوگوں کے سامنے ایسا بنا ہوتا ہے"

لالہ رخ فریج سے سبزیاں اور گوشت وغیرہ نکال رہی تھی۔

"اب یہ تو تم سراسر الزام لگا رہی ہو میرے دیور پر"

دملہ نے آگے بڑھ کر اس کی مدد کی اور سامان کاونٹر پر رکھا۔

"بھابھی...کیا آپ سے کچھ پوچھ سکتی ہوں"

اسے کچھ یاد آیا تو اس نے ہچکچاتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں ضرور پوچھو"

اس نے چند لمحوں کا توقف کیا۔

"شامل...وہ...میرا مطلب ہے اس کے بارے میں سب بات کیوں نہیں کرتے۔بی جان کو میں نے کئی بار نماز کے بعد اس کے لیے روتے دیکھا ہے۔ایسا کیا ہوا تھا کہ اس نے رابطہ ہی ختم کر دیا۔جہاں تک مجھے یاد ہے ہمائل کے بغیر وہ ایک دن نہیں رہ سکتا تھا۔پھر اب کیسے وہ اتنے سالوں سے اس سے دور ہے؟"

لالہ رخ کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"اگر آپ نہیں بتانا چاہتیں تو..."

"نہیں...یہ جاننا تمہارا حق ہے۔اس گھر کی بہو ہو تم۔اصل میں...سب اس کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔وہ یاد تو آتا ہے مگر آغا جان اس سے سخت ناراض ہیں۔ان کے اعتماد کو اس نے ٹھیس پہنچائی ہے۔"

وہ یہی تو جاننا چاہتی تھی کہ اس کا ایسا کون سا جرم تھا جس کی وجہ سے آغا جان اس کا نام تک لینا گوارا نہیں کرتے تھے۔

"گلباز اور پلوشہ کی شادی کے کچھ عرصے بعد اسے آسٹریلیا پڑھنے جانا تھا۔اس کی فلائٹ میں ابھی کچھ دن باقی تھے سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔پھر اچانک جانے ہمائل سے کس بات پر لڑ کر، ناراض ہو کر وہ پہلے ہی چلا گیا۔آغا جان نے اسے بہت سمجھایا مگر اس کی سمجھ میں جیسے کوئی بات آتی ہی نہیں تھی۔آسٹریلیا بھی گئے تھے آغا جان اس سے ملنے لیکن وہاں ان کو پتا چلا کہ اس نے کسی بدھ مت کی لڑکی سے شادی کر لی ہے جو کہ اسلام اور ہماری روایات کے ہی خلاف ہے۔اس نے الٹا ان سے بد تمیزی کی تو آغا جان نے اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔"

تو یہ تھی پوری بات۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ شامل اتنا خود سر اور بد تمیز ہو سکتا ہے۔اتنی سی بات تھی تو ہمائل نے اسے پہلے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا تھا۔

"بی جان تو ماں ہیں۔ظاہر نہیں کرتیں مگر تکلیف تو ہے نا۔ہم اسی لیے اس کا ذکر ان کے سامنے نہیں کرتے۔بس دعا ہے کہ اسے عقل آ جائے اور وہ اپنوں میں واپس آ جائے"

اسے بہت دکھ ہوا تھا۔شامل کیوں بھٹک گیا تھا۔کیا اسے اپنی ماں کا احساس نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

لالہ رخ کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی اور دملہ اس کی مدد کروانے لگی تھی۔

"کھانا کھانے کے بعد باہر گھومنے چلتے ہیں۔ جھیل کے پاس بہت مزہ آتا ہے"

اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا مگر شامل والی بات اس کے دماغ میں جیسے فکس ہو گئی تھی۔

☆☆

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا بولوں غازی..."

ہوٹل میں وہ ایک دوسرے کی آمنے سامنے والی نشستوں پر بیٹھے تھے۔

"تمہیں اس بات سے کوئی شاک نہیں لگا؟ کوئی صدمہ، کوئی تکلیف؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ غازیان کے پر سکون انداز پر حیران تھا۔اسے لگا تھا کہ جب وہ یہ راز اس پر آشکار کرے گا تو اس کی زندگی بلکل ہی الٹ جائے گی مگر یہاں تو اس کے اندازے کے برعکس وہ اطمینان سے بیٹھا اس کی بات سن کر ہنس دیا تھا۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟تمہارے بابا نے تمہارے ساتھ جو کیا؟وہ..."

"ہمائل...ری لیکس...بابا نے جو کچھ کیا اس کے لیے میں ان کو کئی سال پہلے معاف کر چکا ہوں"

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"یعنی تم جانتے تھے؟تم شروع سے جانتے تھے کہ تمہاری ماں کا نام ایما وائٹ نہیں بلکہ زرغونے خانم ہے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور تم نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا؟...غازی بچپن سے ہم ساتھ ہیں اور تم نے مجھ سے اپنی پہچان تک چھپائی؟"

وہ اس پر اب غصہ تھا۔

"کیا بتاتا کہ میرے بابا نے میری ماں کی گود خالی کر دی؟ یا مجھ سے میرا سارا خاندان چھین کر ہمیشہ کے لئے مجھ پر بدنامی کا ٹیگ لگا دیا؟ کیا بتاتا؟"

ہمائل کچھ دیر خاموش رہا۔

"کس کس کو معلوم ہے؟ اور تمہیں کس نے بتایا تھا؟"

اپنی ناراضگی کو قابو میں کرتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔

"میں پندرہ سال کاتب سے میں جانتا ہوں۔ بابا نے لیٹر میں لکھا تھا کہ یہ راز جاننے کے بعد سب گھر والے ان سے نفرت کریں گے۔ سو میں نے خاموش رہنا بہتر سمجھا۔ اپنے باپ کو خاندان میں رسوا کر کہ میں جو محبتیں کماتا وہ کسی کام کی نہ ہوتیں"

ہمائل کا دل چاہا اس کی بیوقوفی پر ماتم کرے۔

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ میں تو تمہیں بہت عقل مند سمجھتا تھا۔ تم تو دنیا کے سب سے بڑے بے وقوف نکلے۔"

وہ بہت غصے میں تھا۔

"کام ڈاؤن... سکون سے میری بات سنو"

"تمہارے بابا نے جرم کیا تھا۔ وہ مجرم تھے۔ نہ صرف تمہارے بلکہ تمہاری اصل ماں کے بھی جو تم سے آج تک نفرت کرتیں ہیں۔ تمہاری بہنوں کے بھی جو تمہیں دیکھنا تک گوارا نہیں کرتیں۔ تم سے سارے رشتے چھین لیے انہوں نے غازی۔ اور اب جب وہ اس دنیا میں نہیں تو کیا ضرورت ہے ان کی دی کسی قسم یا وعدے کو نبھانے کی۔ کیا ساری زندگی اپنے ہی خونی رشتوں کی نفرت سہتے رہو گے؟"

غازیان خاموش رہا۔

"بکواس بھی کرو، یوں مت خاموش رہو"

وہ بہت تپا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم بھی اپنی ماں کے مجرم ہو غازیان۔جب تمہیں پتا چل ہی گیا تھا تو منہ سے پھوٹا کیوں نہیں؟"

غازیان نے گہری سانس خارج کی۔

"پہلے تو نہ بتانے کی وجہ صرف بابا تھے۔میں ماں کا اعتبار ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا اور اب تو تمہیں میری جاب کا پتا ہے۔کئی دشمن بن چکے ہیں۔آج ہوں کل نہیں ایک لمحے کا بھی بھروسہ نہیں۔اپنی ماں کو اگر بتادوں اور اگلے ہی دن ان کو میری لاش موصول ہو...کیا وہ صدمہ برداشت کر پائیں گی؟ یا وہ منظر جب ان کو یاد آئیں گے کہ سوتیلا سمجھ کر جو جو کچھ بچپن میں انہوں نے کیا؟ وہ صدمہ برداشت کر پائیں گی؟ یا شوہر کا دوسری بار دھوکہ برداشت کر پائیں گی؟"

"تم میری سمجھ سے باہر ہو...جو کرنا ہے کرو میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں بس۔اور میں جاذب سر کو"

غازیان نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات اگر جاذب لالہ تک پہنچی نا تو میں تجھے جان سے مار دوں گا میر"

اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"ظاہر ہے تم آرمی والے ہو کبھی بھی کسی کو بھی پھڑکا سکتے ہو۔کوئی پوچھے گا تھوڑی"

غازیان ہنس دیا۔

"بکواس کرو الو تم سے جی بھر کے"

ہمائل اس پر شدید غصہ تھا۔

"اینی ویز مجھے دیر ہو رہی ہے بیگم سے بات کرنی ہے تم کرو جو تمہارا دل کرے۔مجھے یاد بھی مت کرنا ذلیل انسان..."

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اے ایس پی صاحب...اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔"

"اللہ حافظ..."

سن گلاسز لگاتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔

غازیان نے مسکرا کر اسے جاتے ہوئے دیکھا۔

"تم نہیں سمجھو گے ہمائل..."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مسلسل کالز پہ کالز کر رہا تھا مگر وہ اب خود اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔

"کرتا رہے کالز..."

رات کو بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے اس نے سوچا۔

"فضول آدمی"

موبائل سوئچ آف کر کہ رکھتے ہوئے وہ لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔رات کے وقت بہتی جھیل کی آواز مزید قریب تر محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کروٹیں بدلتی رہی مگر اسے نیند نہیں آرہی تھی۔

"فضول انسان جب کال کرو تب بات کرنے کا ٹائم نہیں اور جب اپنا موڈ ہو بات کرنے کا تب سارا سارا دن ٹائم ہوتا ہے۔"

اس نے کروٹ بدلتے ہوئے سوچا۔

"ویسے کمرہ اس کا اچھا ہے لیکن اکیلا پن سا محسوس..."

اس نے یک دم سر جھٹکا۔

"نہیں مجھے وہ یاد نہیں آرہا۔ بھلا مجھے کیوں یاد آئے گا۔ کچھ ہی دن تو ملے ہیں آزادی کے"

اس نے اپنی دائیں جانب رکھے تکیے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

"اگر اس دن واقعی اسی پر حملہ ہوا ہوتا؟"

یہ سوچ اسے کئی بار آچکی تھی۔

"نہیں میں یہ تو نہیں چاہتی تھی کہ اسے..."

www.novelsclubb.com

اپنی ہی بد دعائیں یاد آنے پر اسے شرمندگی سی محسوس ہوئی۔

"نہیں میں کیوں شرمندگی محسوس کروں؟اس نے جو کچھ میرے ساتھ کیا تھا وہ یہی سب ڈیزرو کرتا ہے۔"

وہ خود سے ہی جیسے جرح کر رہی تھی۔

"خیر اب وہ اتنا بھی برا نہیں ہے کہ میں..."

اس نے اس کے تکیے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوچا۔

اس کا ہنستا ہوا چہرہ جیسے اس کی نظروں کے سامنے تھا۔وہ مسکرائی اور آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

"گڈ نائٹ...پہاڑی بکرے"

رات کو اس کی آنکھ کب لگی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔ صبح صبح اس کی آنکھ اذان کے وقت کھلی تھی۔

اس نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔

دعا کے وقت اس نے ہمائل کے حق میں کوئی بد دعا نہیں کی تھی۔وہ اب ڈر سی گئی تھی۔بیڈ دوبارہ پر لیٹتے وقت اس نے فون آن کیا تو اس کی کئی مسڈ کالز آچکی تھیں۔وہ کافی دیر سوچتی رہی کہ اسے کال کرے یا نہیں۔ابھی وہ جاگا ہو گا یہ اسے معلوم تھا کیونکہ اس وقت وہ جاگنگ پر جایا کرتا تھا۔کافی دیر کشمکش میں رہنے کے بعد اس کے ہاتھوں نے لاشعوری میں ہی اسے کال بیک کر دی۔

"سلام بیگم صاحبہ..."

اس کی پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ آواز سنائی دی۔جیسے وہ بھاگتے ہوئے ہی بات کر رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم سلام..."

وہ ابھی بھی ناراض تھی۔

"کیسی ہو؟"

"تم سے بہت اچھی ہوں..."

وہ ہنسا۔

"خوش فہمیاں تو دیکھیں..."

وہ اسے چھیڑ رہا تھا تاکہ وہ اسے غصے میں کچھ سنائے۔

"تم کچھ زیادہ ہی شوخے نہیں ہو گئے؟"

"شوخا؟"

"جی ہاں... مغرور ہو گئے ہو چند ہی دنوں میں۔ نہ کال اٹھاتے ہو نہ سیدھے منہ بات کرتے ہو"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسا۔

"اوہو... تو اس کا مطلب مجھے مس کیا جا رہا ہے۔ مجھے تو لگا تھا کہ تم مجھ سے جان چھڑوا کر بہت خوش ہو گی۔"

وہ ہڑبڑا سی گئی۔

"جی نہیں...میں کوئی مس وس نہیں کر رہی بس..."

"بات سے مکرا نہیں کرتے مسز..."

وہ خود بھی ماننا نہیں چاہ رہی تھی تو اسے کیسے بول دیتی۔

"ایسی کوئی بات نہیں انفیکٹ میں بہت بہت بہت خوش ہوں..."

وہ بھاگتے بھاگتے رکا تھا۔

"اچھا سنو تم سے افسوس کرنا تھا"

وہ بہت سنجیدگی سے بولا تو اسے تشویش ہوئی۔اب کون سی بری خبر وہ سنانے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کس چیز کا افسوس؟"

اسے ہمائل کے پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز آئی۔وہ اس سے باتیں کرنے لگی تھی اور وہ بھی اس سے ہنس کر کچھ کہہ رہا تھا۔باتیں واضع سنائی نہیں دیں مگر اسے بہت غصہ آیا کہ اس کی بات ادھوری چھوڑ کر کسی اور سے بات کر رہا تھا۔

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ وہ حملہ مجھ پر نہیں ہوا تھا نا۔ تو افسوس کرنا تھا کہ میں نے اسی وقت یہ بتا کر تمہاری خوشیوں کے رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔ اس وقت تمہاری شکل دیکھنے والی ہو گی کہ شیطان پھر سے بچ گیا"

وہ ہنسا مگر دملہ سن سی ہو گئی۔

وہ ایسا سوچتا تھا کہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ خوشیاں مناتی؟ اسے ایسا سوچنے پر بھی اس نے خود ہی مجبور کیا تھا۔ اس کی ہنسی پر اسے بے حد غصہ آ رہا تھا۔ بھلا یہ بھی کوئی ہنسنے کی بات تھی۔

"اگر تمہیں میری مینٹل ہیلتھ کی ذرا سی بھی فکر ہے تو دوبارہ مجھے کبھی بھی کال مت کرنا مجھے تمہاری آواز بھی نہیں سننی۔ فضول آدمی"

"ارے لیکن..."

اس نے ٹھک سے کال کاٹ دی۔

"ایویں ہی خوش ہو جائے گا کہ میں مس کر رہی ہوں۔اوپر سے اس کی فضول باتیں"

اس نے کمبل تانا اور آنکھیں بند کر لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کئی دن مزید گزر گئے مگر اس نے ایک دفعہ بھی کال نہیں کی تھی۔اسے اب اس بات پر بھی غصہ آرہا تھا۔وہ چڑ چڑی سی ہو رہی تھی کیونکہ اس کی باتیں ہر وقت اس کے دماغ میں گونجتی رہتی تھیں۔

پہاڑوں کی سیر کرتے وقت، کھانا کھاتے وقت، کمرے میں، پورے گھر میں وہ اسے ہر جگہ نظر آنے لگا تھا۔

"وادئ حسن و عشق کا سارا حسن ہمائل خان کے بغیر ادھورا ہے۔"

اس کا یہ جملہ ہر منظر کو دیکھتے ہوئے اس کے دماغ میں گونجتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے خود کال کرتی تو اناپر چوٹ پڑتی۔ایک عجیب سی الجھن میں پھنس چکی تھی۔

پلوشہ اور دملہ بچیوں کے ساتھ ان کے کمروں میں کھولوں کے بیچ بیٹھیں تھیں اور لالہ رخ سب کے لیے قہوہ بنانے کچن میں موجود تھی۔پلوشہ نے اپنے فون پر سپیکر آن کر کہ گانے لگا رکھے تھے۔

دونوں کو وہ "میک اپ" کرنے میں مصروف تھیں۔

رنگ برنگے موتی ستاروں سے ان کے بالوں کو سجا کر چہرے ڈراؤنے سے بنا رکھے تھے۔

بے ترتیب لپ اسٹکس اور گہرا بلش آن، گہرے گہرے رنگ کے آئی شیڈز میں دونوں کافی مضحکہ خیز لگ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"زندگی میں تھی تجھ سے روشنی

چراغوں میں تھی تجھ سے روشنی"

گانا پلے ہوا۔

"میری ہر خوشی تجھ سے جڑی

اب کہیں نہیں چین دو گھڑی

تجھ کو ڈھونڈوں میں کہاں... جانان... جانان"

لفظ "جانان" پر اس کی مسکراہٹ سمٹی۔

"زما خائستہ جانانہ... زہ تاسرہ مینہ کوم"

وہ اسے ابھی بھی یاد آیا تھا۔

"وادیٔ حسن و عشق کا سارا حسن ہمائل خان کے بغیر ادھورا ہے۔"

"مجھ سے الگ ہو کر تمہیں سوات کا حسن بھی بے رنگ لگنے لگے گا۔"

اس نے جھرجھری لی اور اس کے خیالات کو جھٹکنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

قہوہ پیتے وقت سب ان کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگے تھے کہ بچیوں نے ان کو چڑیل ہی بنا دیا تھا۔

"دملہ یہ تصویر تم ہمائل کو بھیجو تاکہ اسے پتا چلے وہ واقعی صحیح کہتا تھا"

بی جان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رہنے دیں بی جان اس نے ساری زندگی پھر مجھے اسی تصویر کو لے کر تنگ کرتے رہنا ہے"

پلوشہ ہنس دی۔

"لیکن میں نے تو اسے کب سے بھیج دی"

اس نے منہ کھولے اسے دیکھا۔

"بھابھی...یہ کیا کر دیا آپ نے؟"

سبھی کی کھلکھلاہٹیں گونج اٹھیں۔

"اف...اللہ..اب اس نے میرا دماغ کھالینا ہے"

اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس نے چھٹی کا کچھ بتایا کہ کب ملے گی؟"

گلباز بھائی اس سے سوال کر رہے تھے۔وہ کیا جواب دیتی جب اس کی بات ہی نہیں ہوئی تھی۔

"وہ...بھائی وہ..."

اب اس سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری بات ہوئی تھی کہہ رہا تھا کہ جلد ہی مل جائے گی"

آغا جان کے جواب نے اس کے سر سے مصیبت ٹالی تھی۔

"کتنا جلدی؟ دملہ تمہیں کچھ بتایا؟"

اب ارباز نے اس سے پوچھا تھا۔

"ن... نہیں بھائی...وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔میں منہ وغیرہ دھولوں کیونکہ اب الجھن سی ہو رہی ہے"

وہ وہاں سے جان چھڑا کر اٹھی اور کمرے میں آکر شکر کا سانس لیا۔

"اس کو بھی ذرا احساس نہیں کہ بندہ بتا ہی دیتا ہے"

وہ بڑبڑاتے ہوئے واش روم میں گھس گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوتے ہوئے اسے بے چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔کمبل کھینچ کر اس نے اوڑھا تو چند لمحوں بعد ہی دوبارہ اس سے اتر گیا۔

اس نے پھر کھینچا مگر اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔

وہ نیند میں تھی تو اس نے دھیان نہیں دیا اور دوبارہ یہی کیا۔

"مت کرو...سونے دو"

غنودگی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے وہ کروٹ بدل گئی۔

یک دم اسے جب احساس ہوا تو ہاتھ بڑھا کر اپنے دائیں جانب کچھ ٹٹولا۔

اس کے ہاتھ میں کسی کا بازو آیا تھا۔

اس نے آنکھیں کھولیں اور سر جھٹکا۔اسے لگ رہا تھا وہ نیند میں ہے اسی لیے اسے کیا کچھ نظر آرہا ہے۔اس نے پھر سے ہاتھ بڑھایا تو کسی نے پکڑ لیا۔

اس کے منہ سے چیخ سی نکلی۔

"ارے دماغ خراب ہے تمہارا"

اس نے اس کے منہ پر ہاتھ جما دیا۔

"پاگل ہو گئی ہو؟سب گھر والے اٹھ جائیں گے"

اس کا دماغ کچھ کنٹرول میں آیا تو وہ آواز پہچان گئی۔

www.novelsclubb.com

لیمپ کی ہلکی ہلکی روشنی میں اس کا چہرہ واضع ہوا تو اس نے اس کا ہاتھ غصے سے جھٹکا۔

"آ گئی یاد تمہیں؟"

وہ لڑنے کو تیار تھی۔

"تھوڑی دیر پہلے پہنچا ہوں تھکا ہوا تھا۔اب زیادہ اونچا اونچا مت بولو"

دلمہ نے اسے دھکا دیا۔

"چلے جاؤ یہاں سے۔اب بھی آنے کی کیا ضرورت تھی؟ شادی کر لیتے وہاں۔تاکہ سکون مل جاتا تمہیں، مجھ سے جان چھوٹ جاتی۔یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔جاؤ وہیں اسی چڑیل کے پاس جس سے ہنس ہنس کر اس دن باتیں کر رہے تھے۔وہیں چلے جاؤ منحوس انسان۔یہاں کیا لینے آئے ہو۔نکلو میرے کمرے سے"

اسے دھکیلتے ہوئے وہ ایک ہی سانس میں نہ جانے کیا کیا کہہ گئی۔یہ ان سارے دنوں کا غبار تھا۔

وہ اسے ٹکر ٹکر دیکھتا گیا۔

نیند سے اس کی آنکھیں بوجھل تھیں اور بال بے ترتیب سے تھے اوپر سے دملہ نے الگ تماشا لگا دیا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو ہاں؟ نکلو یہاں سے..."

اس کی ہنسی نکل گئی اور وہ ہنستا چلا گیا۔

"اب کیا ہے؟"

اس نے غصے سے سوال کیا۔

"میرے کمرے میں موجود قبضہ مافیا مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں اپنے ہی کمرے، اپنے ہی گھر سے نکل جاؤں؟ واہ..."

دملہ نے تکیہ اٹھا کر اس کے سر پر مارا۔

"آؤچھ..."

www.novelsclubb.com

"بتا کر نہیں آ سکتے تھے؟میرا دماغ خراب ہو گیا تھا"

اس نے پھولی ہوئی سانسیں بحال کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا بعد میں لڑ لینا...مجھے سونے دو..."

وہ لیٹنے لگا ہی تھا کہ دملہ نے مٹھی بنا کر اس کے کندھے پر مارا۔

"لیو نے...کیا ہے؟"

"مجھ سے بات کرو...ایسے کیسے سونے دوں۔"

وہ لیٹ کر کروٹ بدل گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل فاروق خان..."

وہ چڑ کر بولی تو ہمائل نے کمبل سر پر بھی اوڑھ لیا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گی"

"ہاں کل پی لینا"

خمار آلود لہجے میں کہتا شاید وہ سو چکا تھا۔

"مسٹر اے ایس پی..."

وہ اب اس کی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔

"اف..."

وہ کافی دیر دیکھتی رہی مگر وہ سو چکا تھا۔اس کا غصہ جب ٹھنڈا ہوا تو وہ بھی لیٹ گئی۔ صبح اس کی طبیعت اچھی طرح صاف کرنی تھی۔

"فضول آدمی..."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ صبح جب وہ اٹھا تو دملہ کمرے میں نہیں تھی۔ کوئل کی میٹھی آواز بتا رہی تھی کہ صبح سویرے کا وقت ہے۔رات والی بحث اسے یاد آئی تو وہ وہ مسکرا دیا اور اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھا مگر کھڑکی کی جانب دیکھ کر رک گیا۔

مزید قریب جا کر اس نے باہر جھانکا تو وہ اسے جھیل کے پاس شال اوڑھے بیٹھی نظر آئی۔ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کھڑکی میں بازو ٹکائے۔

وہ چھوٹے چھوٹے کنکر اٹھا کر جھیل میں پھینک رہی تھی اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ اسے ہی برا بھلا بول رہی ہو گی تو اسے بہت ہنسی آئی۔

موبائل بیڈ کی سائڈ سے اٹھا کر وہ کھڑکی تک لایا اور زوم اِن کر کہ اس کی کچھ تصاویر لینے کے بعد وہ ویڈیو بنانے لگا۔

اسی وقت دملہ کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اسے گھورتے ہوئے اس نے ایک چھوٹا پتھر اٹھا کر مارنے کا اشارہ کیا اور اس نے ڈرنے کی اداکاری کی۔

"بل بتوڑی"

اس کے دور کھڑے ہونے کے باوجود ہونٹوں کی حرکت سے وہ سمجھ گئی کہ وہ کیا بول رہا تھا۔

"پہاڑی بکرے..."

www.novelsclubb.com

وہ زور سے بولی تو ہر جگہ آواز گونجی تھی۔

"لیونی"

ہمائل نے اسی انداز سے اسے جواب دیا۔

"رکو..."

وہ غصے سے اٹھی اور گھر کی جانب بڑھی۔اس نے بھی کیمرہ آف کیا اور کمرے سے باہر نکل کر لاؤنج کی جانب بھاگا جہاں سب عموماً بیٹھا کرتے تھے۔

بی جان اسے باہر جاتے ہوئے نظر آئیں تو وہ اچانک پیچھے کی جانب سے ان کے گلے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم بی جان"

وہ یک دم مڑیں اور اس کی توقع کے برعکس وہ اسے شاک زدہ دیکھنے لگیں۔پھر ان کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے جن کو وہ چھپا گئیں۔

"وعلیکم سلام..."

اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے انہوں نے اسے گلے سے لگایا۔

اس کی بھی کچھ دیر پہلے والی خوشی ختم ہو چکی تھی۔وہ جانتا تھا کہ انہوں نے ایک پل کے لئے اسے شامل سمجھا تھا لیکن اسے نہ پا کر ان کا دل ایک بار پھر ہمیشہ کی طرح ریزہ ریزہ ہوا تھا۔

"میرا بچہ...میرے جگر کا ٹکڑا..."

وہ اسے پیار کرتے ہوئے شامل کو بھی تصور کر رہی تھیں اسے معلوم تھا۔وہ ان کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتا تھا کہ ان کے دل پر اسے اکیلا دیکھ کر کیا گزرتی ہو گی۔ان کے دونوں بیٹے جو سائے کی طرح ایک ساتھ ہوتے تھے اب ایک دوسرے سے بات تک نہیں کرتے یہی بات ماں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کرنے کو کافی تھی۔

"مسٹر خان..."

دلمہ کی آواز گونجی تھی۔شاید وہ بھول گئی تھی کہ وہ لاہور والے گھر میں نہیں بلکہ فاروق منزل میں تھی۔

"میں تمہیں..."

اسے بی جان کے ساتھ دیکھ کر اس کی زبان کو یک دم بریک لگی تھی۔

گھوری مصنوعی مسکراہٹ میں بدل گئی اور لہجہ بھی بدل گیا۔

بی جان سے تھوڑا سا پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے وہ بے آواز ہنس دیا۔

"اسلام علیکم بی جان...وہ میں...وہ ذرا باہر کی ہوا لینے گئی تھی وہ..."

اس کی نظریں ہمائل پر ہی تھیں جو ہنستا جا رہا تھا اور اسے بھی ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"وعلیکم سلام بچے...طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟

www.novelsclubb.com

ہمائل نے ان کے پیچھے سے اسے منہ چڑھایا۔

"ج...جی بی جان میں بلکل...آ...بلکل ٹھیک ہوں"

وہ ہونٹ بھینچتے ہوئے ہمائل سے نظریں ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔

"اچھا ہے تازہ ہوا لو گی تو صحت اچھی رہے گی۔پلوشہ ابھی ابھی کچن میں گئی ہے جاؤ اس کے ساتھ ناشتہ تیار کرواؤ..."

وہ جانے لگی تو ہمائل نے اسے پھر سے برے برے منہ بنا کر ہنسانے کی کوشش کی۔

"انسان بنو میں دیکھ رہا ہوں"

آغا جان کی انٹری اس کے ڈرامے کا ٹوئسٹ ثابت ہوئی۔

دلمہ جو کافی دیر سے ہنسی پر ضبط کیے کھڑی تھی کھل کر ہنس دی اور وہ نظریں چرانے لگا۔

"بدمعاش کہیں کے"

انہوں نے آتے ہی اسے کانوں سے پکڑا۔

"اچھا اچھا سوری سوری..."

بی جان اس کی اداکاری دیکھ کر ہنسنے لگیں۔

"سانگہ ذرا پوچھو اس سے کہ تمہارے پیچھے کھڑا ہو کر یہ کر کیا رہا تھا؟"

www.novelsclubb.com

کان چھوڑے بغیر انہوں نے کہا۔

"ہاں جی بولو کیا کر رہے تھے تم؟"

انہوں نے اسے مشکوک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں بی جان وہ تو میں بس...اسے تنگ کر رہا تھا۔آہ...کان تو چھوڑیں"

انہوں نے اسے چھوڑا تو وہ سرخ ہوا کان ملنے لگا تھا۔

"اتنا زور کا کھینچا ہے"

"اپنا قد دیکھو اور حرکتیں دیکھو۔کوئی یقین کرے گا کہ یہ اے ایس پی ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے منہ بسورا۔

"دملہ بچے اگلی دفعہ یہ ایسی حرکتیں کریں تو موبائل سے ویڈیو بنا کر انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر دینا"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ان کا آئیڈیا زبردست تھا۔

"گلے تو مل لیں..."

انہوں نے اسے گلے لگایا اور ساتھ چت بھی کرادی۔

"آنے سے پہلے بتا تو دیا کرو..."

"اگلی دفعہ ضرور بتاؤں گا"

اس نے ہر دفعہ والا ڈائیلاگ بولا اور ان سے الگ ہوا۔

"بھوک لگ رہی ہے میں چینج کر کہ آتا ہوں...اپنی اس لاڈلی بہو سے کہیئے کہ مجھے اچھا سا ناشتہ کروائے"

"بہو نہیں بیٹی..."

آغا جان نے دملہ کی جانب دیکھا۔اسی ان میں ابو کی جھلک نظر آئی تو مسکراہٹ کے ساتھ آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی گھل گئی۔

www.novelsclubb.com

"بچے جاؤاس کی فرمائش پوری کرو۔اب یہ تو بلکل جائز فرمائش ہے۔بلکہ میری بھی فرمائش ہے"

"جی"

وہ مسکراتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئی جہاں اسے ہمائل اور آغا جان کے علاوہ دونوں بھائیوں کے بھی قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

پھر بھی کچھ کمی تھی۔اس ہنسی میں،اس محبت میں ایک شخص کی کمی تھی۔اسے اس پر ترس سا آیا تھا۔

"شامل فاروق خان یہ تم نے کیا کر دیا۔ایک غیر لڑکی کی خاطر تم نے خونی رشتے چھوڑ دیے۔جیسے میں نے وقتی، جھوٹی اور نام نہاد محبت میں اپنے رشتوں کا نہیں سوچا تھا ویسے ہی تم نے بھی نہیں سوچا۔"

اس کا دل چاہا وہ شامل سے بات کرے اور اسے سمجھائے کہ وہ اس کی طرح کی غلطی نہ کرے۔ وہ تو مرد تھا اسے معافی بھی مل جاتی۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ شامل کے ساتھ رابطہ کیسے کرے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے وقت وہ جھیل کے کنارے اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔

ہمائل کریم رنگ کی چادر کاندھوں پر پھیلائے فون میں گم تھا جبکہ وہ شال میں دبکی ہوئی اسے گھورتی ہی جا رہی تھی۔ شام کے وقت ٹھنڈ کافی زیادہ ہو جاتا تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس کرو... آدھے گھنٹے سے اسی میں گھسے ہوئے ہو..."

بلآخر وہ چڑ کر بولی تھی۔

"تم نے کون سا میرے ساتھ چھم چھم کھیلنا ہے"

اس نے اس کی جانب دیکھے بغیر جواب دیا تو وہ مزید چڑ گئی۔

"چھم چھم ہی کھیل لو...میں بور ہو رہی ہوں۔انٹرنیٹ کے سگنلز بھی صحیح سے نہیں آتے۔فضول رونے دھونے والے ڈرامے ٹی وی پر دیکھ دیکھ کر دل اکتا گیا ہے"

"ہوں..."

وہ قدرے غیر دلچسپی سے بولا تو اس نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا۔

"کیا بکواس کیے جا رہی ہوں کچھ سن بھی لو"

وہ چوکی لگا کر بیٹھا اور ہاتھوں کے سہارے اپنے چہرے کو تھاما۔کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائیں اور اس کی جانب غور سے دیکھنے لگا۔

"لو...اب خوش؟سناؤ کیا سنانا چاہ رہی ہو"

"کچھ بھی نہیں..."

اس نے چہرہ گھما لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بچوں والی باتیں کرتی ہو یار...ادھر دیکھو...اچھا نہیں کرتا اب تو دیکھ لو"

اس کا موبائل نیچے رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے سنو تو...لال مرچی..."

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کھڑا ہوا۔

"خبردار جو..."

دملہ یہ کہنے کے لیے جب اس کی جانب مڑی تو جھٹکے سے کا پاؤں ایک گول چھوٹے پتھر سے پھسلا۔اس نے اپنا توازن برقرار رکھنے کے چکر میں سامنے کھڑے ہمائل کو ٹکر سی مار تو وہ پیچھے کی جانب جھیل میں جا گرا۔

www.novelsclubb.com

"لیو نے..."

وہ مکمل بھیگ چکا تھا۔

پہلے تو وہ گھبرا گئی مگر اسے دیکھ کر اس کی ہنسی نکل گئی۔

"ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے"

واپس خشکی پر آتے ہوئے اس جوتے اور بال وغیرہ جھٹکتے ہوئے کہا۔

اس کی چادر سے بھی ٹپ ٹپ پانی گر رہا تھا۔

"میں کہاں ڈوبی ہوں؟ خود ہی ڈوبے ہو"

وہ ہنستی ہی جا رہی تھی۔

"کھی کھی مت کرو اگر اب میں ٹھنڈ کی وجہ سے بیمار ہو گیا نا تو تمہاری ذمہ داری ہے۔"

اس نے ہاتھوں سے جھٹک بال خشک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ کچی کلی بننے کی ضروت نہیں۔ایک تو تم پختون ہو یعنی کہ سخت جان اور مضبوط، پھر ریٹائرڈ فوجی ہو، حاضر ڈیوٹی پولیس والے ہو، ان پہاڑوں اور جھیلوں میں تمہارا بچپن گزرا ہے انہی پہاڑوں کے بیٹے ہو۔یہ تھوڑا سا پانی تمہارا کچھ نہیں بگاڑے گا۔"

وہ مسکرایا اور اپنی چادر کو نچوڑ کر پانی نکالنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میرے بارے میں بڑی معلومات ہیں آپ کے پاس محترمہ؟... کسی مرد کو اتنی تفصیل سے جاننا اچھی بات نہیں ہوتی... لوگ باتیں بنائیں گے"

اس کا انداز ہمیشہ کی طرح شرارتی سا تھا۔

"لوگوں کی ایسی کی تیسی۔ تم شاید بھول رہے ہو کہ میں تمہاری بیوی ہوں"

وہ ہنسا۔

"اچھا؟ مجھے تو تم شوہر لگتی ہو..."

وہ اور اس کے بے تکے مزاق۔

www.novelsclubb.com

"بونگیاں سن لو اس سے جتنی مرضی"

"ارے... ٹھیک تو کہہ رہا ہوں۔ مجھ پر حکم چلانا، معافیاں منگوانا، اس قسم کے حملے کرنا... یہ سب کسی ناول کے ظالم ہیرو کی خصلتیں ہیں۔ نازک ہیروئن کی تو نہیں"

اس نے سر پر ہاتھ مارا۔

"اسے جان لیوا حملہ کہتے ہو تم؟ اگر میں نے اصل جان لیوا حملہ کیا نا تو بچ نہیں پاؤ گے ہمائل فاروق خان"

ہمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

"جان لیوا نہیں صرف حملہ کہا ہے۔ جان لیوا حملے میں تو آپ دل لے چکی ہیں...اب چاہیں تو جان بھی لے لیجئے۔ ہمائل فاروق خان سر سے پاؤں تک آپ کا ہے"

وہ نظریں چرانے لگی۔ آج کل وہ نا جانے اس کی ان باتوں پر غصہ کرنے کی بجائے نظریں کیوں چرانے لگی تھی۔

"بی جان بلا رہی ہیں..."

وہ وہاں سے چل پڑی۔

"لیو نے سنو تو..."

موبائل اٹھا کر وہ اس کی جانب بھاگا۔

www.novelsclubb.com

"لیونے ہوتا کیا ہے؟جب دیکھو یہی بولتے رہتے ہو..."

وہ تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی۔

"اسکا مطلب ہے میری پیاری"

اس نے صفائی سے جھوٹ بولا اور رفتار اس سے بھی زیادہ تیز کر کہ اس کی جانب رخ کیا اور الٹا چلنے لگا۔

"ایک سرپرائز اور..."

اس کی آنکھوں میں شرارت سی چمکی تھی۔

ہاتھ میں پکڑی چادر یک دم کھول کر اس میں دملہ کو لپیٹ دیا اور خود بھاگ گیا۔وہ سب اس نے اتنی اچانک اور تیزی سے کیا تھا کہ اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

"پہاڑی بکرے...سوات کے جنگلی جانور...میں تمہارا خون پی جاؤں گی"

وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اچھا سوری نا...پلیز..."

کانوں کو ہاتھ لگا کر وہ اسے ہنسانے پر تلا تھا مگر وہ منہ بسورے بیٹھی رہی۔

"سوری..."

وہ دائیں جانب ہوتا تو وہ بائیں طرف مڑ جاتی، جب وہ بائیں جانب ہوتا تو وہ رخ دائیں جانب کر لیتی۔

www.novelsclubb.com

"یار اب کیا اٹھک بیٹھک بھی کروں...شرم کرو پتی دیو سے کان پکڑواتی ہو"

اب کی بار وہ کامیاب ہو چکا تھا۔

"ہمائل..."

سنجیدگی کا بند توڑتے ہوئے اس نے ہمیشہ کی طرح اس کے بال بکھیر ڈالے تھے۔

"تمہاری معافی اتنی مہنگی ہوتی ہے کہ مجھے ہر دفعہ اپنے ہیئر سٹائل کی قربانی دینی پڑتی ہے"

بالوں کو ہاتھ سے سیدھا کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"جب غلطی تمہاری ہوتی ہے تو ظاہر ہے معافی بھی تم ہی مانگو گے نا"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سٹول پر بیٹھی بالوں میں برش کر رہی تھی جواب کافی حد تک پہلے والی حالت میں واپس آ چکے تھے۔

"اچھا؟...فرض کرو اگر کبھی تمہاری غلطی ہوئی تو کیا تم معافی مانگو گی؟"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسی۔

"نہیں..."

اس نے ایک لمحے کا توقف کیے بغیر جواب دیا تھا۔

"کیوں بھئی؟"

"میں کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ معافی تو تمہیں ہی مانگنی پڑے گی۔ میں ساری زندگی کبھی تم سے کسی بات پر معافی نہیں مانگ سکتی۔"

وہ ہنسا۔

"مجھے جھیل میں دھکا کس نے دیا؟ میرے جوتوں میں سوراخ کس نے کیا تھا؟ چائے میں مرچیں کس نے ڈالیں تھیں؟ مجھے مونگ پھلی والا حلوہ کھلا کر مارنے کی کوشش کس نے کی تھی؟ تمہارے کارنامے انگنت ہیں بی بی..."

وہ اس کے پرانے "جرائم" گنوانے لگا۔

"میری مرضی۔ اگر دوبارہ کبھی مجھے تنگ کیا تو پھر ایسا ہی کروں گی۔ اب کی بار جھیل میں نہیں کھائی میں دھکا دوں گی"

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔

"اتنے نخرے؟"

وہ برش رکھتے ہوئے مسکرا اٹھا کر کھولنے لگی۔

"جب نخرے اٹھانے والا موجود ہے تو کیوں نہ کروں نخرے؟"

وہ بول تو گئی مگر اسے بھی ساکت سا کر گئی۔

"کیا؟ پھر سے بولنا ذرا؟"

اسے اپنے الفاظ کا ادارک ہوا تو دل ہی دل میں خود کی سرزنش کی۔

"ایسے ہی کہہ دیا تھا اب تم پیچھے ہی نہ پڑ جانا فار گاڈ سیک۔"

اس نے غصیلے تاثرات بناتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میری بھی مرضی جو مرضی کروں..."

وہ وہاں سے اٹھ کر باہر جانے لگی تو اس نے اس کا بازو تھام کر روکا۔

"لیونے..."

اس نے اس کے چہرے پر آتے بالوں کو اس نرمی سے پیچھے کیا۔

"کالی کالی زلفوں کے پھندے نہ ڈالو...

ہمیں زندہ رہنے دو اے حسن والو"

وہ ہنس دی اور اسے دور دھکیلا۔

"مجھے پیکنگ کرنے دو... یہ فلرٹ کرنے کا ٹائم نہیں ہے"

اس نے اس کا بازو چھوڑا۔

"جاؤ... جاؤ کرو پیکنگ میں اسی سے بات کر لیتا ہوں"

وہ نا سمجھی میں اسے دیکھتی گئی۔

www.novelsclubb.com

"کس سے؟"

"وہی جس سے کل پرسوں فون پر بات کرتے ہوئے تم نے سن لیا تھا۔ اس کا نام ٹینا ہے۔ ہماری ہمسائی ہے اور..."

"ایک منٹ ایک منٹ... یہ کون سی ہمسائی پیدا ہو گئی جس کا مجھے نہیں پتا؟"

اس کی بات قدرے حیران کن تھی کیونکہ وہ اس نام کی کسی پڑوسن کو نہیں جانتی تھی۔

"تمہارے یہاں آنے کے بعد شفٹ ہوئی ہے۔بہت خوبصورت ہے اور اس کے بال بھی تم سے زیادہ خوبصورت ہیں"

دلمہ کا ہاتھ لاشعوری طور پر بالوں پر گیا تو ہمائل نے ہنسی پر ضبط کیا۔

"اگر تمہیں کوئی بھی خوبصورت بالوں والی نظر آجائے تو تم اس پر لٹو ہو جاؤ گے؟اتنا سستا ہے تمہارا دل کہ ہر کسی پر پھسل جاتا ہے؟"

وہ مسکرا کر اس کی بات سنتا رہا۔

"جاؤ اسی کے پاس اور اسے ہی تعریفیں سناؤ..."

وہ جانے لگی تو اس نے جانے سے روکنے کے لیے اسے پھر سے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔وہ توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔دلمہ کا ایک ہاتھ ہمائل کے ہاتھ میں تھا جبکہ دوسرا اس کے سینے پر دھرا تھا۔

"سنائی دی؟"

اس نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ ٹکا دیا۔

"ک...کیا؟"

اس نے سوال کیا تھا۔

"میرے دل کی آواز؟"

وہ ایک پل کو پلکیں جھپکنا بھول گئی۔

"جو پکار پکار کر کر لمحہ منادی کر رہی ہے کہ...اس سلطنت کی ملکہ ایک ہی ہے۔اس پر نہ تم سے پہلے کسی کا قبضہ تھا اور نہ تمہارے بعد ہو گا۔ تمہیں ہی بس آواز سنائی نہیں دیتی"

اس کا لہجہ سوگوار سا ہوا تھا۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے اسے لگا وہ کچھ بھی بول نہیں پائے گی۔

"کیوں تمہیں یہ آواز نہیں سنائی دیتی؟

www.novelsclubb.com

وہ بے زبان سی ہو کر بس اسے دیکھتی جا رہی تھی جیسے کسی نے اس کے قدم بھی زنجیر کر دیے ہوں۔

"بولو؟..."

وہ مسکرایا۔

"وجہ تم اچھی طرح جانتے ہو"

اسے دھکیلتے ہوئے اس رات کے کرب آمیز مناظر کو پھر سے سوچوں پر حاوی کرتی وہ وہاں سے چلی گئی۔

"کاش میں نے اس رات وہ قسم نہ کھائی ہوتی تو آج شاید تم یہ دیواریں خود گرا دیتی... مگر..."

وہ شکست خوردہ سا مسکرایا۔

"سچ جان کر تم اس رشتے کو اور مجھے قبول کرتی تو یہ احسان مندی ہوتی محبت نہیں۔مجھے یہ گوارا نہیں کہ صرف اس وجہ سے تم میرے آگے ساری زندگی جھک کر رہو۔محبت تو میں نے کی ہے تم نے نہیں۔سو اس کے امتحانوں سے بھی مجھے ہی گزرنا ہو گا۔"

وہ مسکراتا ہوا الماری کی جانب بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یلماز اور میر کو لیے وہ کھلونوں کی دکان پر تھی۔یلماز جھجک رہا تھا جبکہ میر تو جی بھر کہ کھولنے اٹھتا جا رہا تھا۔اسے یہ بھی چاہیئے تھا وہ بھی چاہیئے تھا۔سب کچھ چاہیئے تھا۔

"بچے آپ کو کھلونے نہیں لینے؟"

کافی دیر کے بعد بھی جب یلماز نے کوئی کھلونا نہ لیا تو اسے خود ہی بولنا پڑا۔

"ٹرانسفارمرز پسند ہیں یا ایوینجرز؟"

"ٹرانسفارمرز..."

اس نے آہستہ سے کہا۔

یہ بات میر سے برعکس تھی کیونکہ اسے ایونجرز پسند تھے۔

"اوکے...پھر ہم یہ والا سیٹ لے لیتے ہیں ٹھیک ہے؟"

رنگ برنگے روبوٹس جو کہ کارز کی شکل بھی ڈھال لیتے تھے ان کا بڑا سا پیک اس نے یلماز کے لیے خریدا تھا۔وہ اس کی آنکھوں میں خوشی اور بے یقینی دیکھ سکتی تھی مگر وہ اسے اتنا تو جان گئی تھی کہ اسے معلوم تھا وہ کبھی اس خوشی اور اکسائٹمنٹ کا اظہار نہیں کرے گا۔

کچھ مزید کھلونے،ڈرائنگ کی ایک جیسی کاپیاں،کلرز اور آئیس کریم وغیرہ خرید کر وہ انہیں رکشے پر گھر لے جا رہی تھی جب اسے شوکت چاچا دکھائی دیے تھے۔

"روکو روکو بھائی"

رکشے والے نے رکشہ روکا۔

"وہ شوکت چاچا جا رہے ہیں نا پیدل؟...ان کا رشتہ کہاں گیا؟"

وہ اس کی نشاندہی کرنے پر افسوس میں سر جھٹکنے لگا اور رکشہ دوبارہ چلا دیا۔ تقریباً تمام رکشے والے ایک دوسرے کو جانتے تھے کیونکہ ایک ہی چوک میں سواریوں کی تلاش میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔

اسی کام کی وجہ سے کسی کی آپس میں دوستی تھی تو کسی کی دشمنی۔

"چھوڑیں باجی...بے چارہ شوکت چاچا لوگوں سے منہ چھپاتا پھر رہا ہے۔اب تو سنا ہے سب بیچ باچ کر اپنے گاؤں واپس جا رہا ہے۔شہر میں بچوں کو بڑے اسکولوں میں پڑھانے آیا تھا"

اسے جھٹکا سا لگا۔

"پھر واپس کیوں جا رہے ہیں؟..."

"آپ کو نہیں پتا؟آپ کی تو شاگرد تھی نا اس کی بیٹی"

یک دم اس کا خیال وہیں گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عندلیب؟"

"ہاں جی اور کون... پچھلے ہفتے اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی۔اب بھلا بتاؤ آج کل کی تعلیم سے بہتر ہے بندہ ان پڑھ رہے۔شوکت چاچا کو ہی شوق تھا بیٹی پڑھانے کا"

وہ شاک زدہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔عندلیب اتنا بڑا قدم اٹھالے گی اس نے سوچا تک نہیں تھا۔وہ بچی جو شروع شروع میں معصوم اور گم گو تھی آج ہر رکشے والے،ریڑھی والے،کوڑے والے نیز ہر طرف زبان زدِ عام ہو گی یہ سوچ کر اسے بہت تکلیف محسوس ہوئی۔

"اسے ڈھونڈا؟"

"ڈھونڈ کر کیا کرنا ہے...ایسی بیٹی کو تو مر ہی جانا چاہیئے"

اسے افسوس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

جس کے ساتھ وہ فرار ہوئی تھی اس لڑکے کا نام کہیں بدنام نہیں ہونا تھا۔ عندلیب کی ہی جگ ہنسائی ہونی تھی اور اس محنت کش باپ کی جس نے اپنے سرکل کے لوگوں کے خلاف جا کر اسے بہتر مستقبل دینے کی کوشش کی تھی۔

"آہ عندلیب...آہ...کاش میں تمہیں سمجھا پاتی کہ نو عمری میں اٹھایا ہوا ہم لڑکیوں کا ایک قدم ساری زندگی کی سزا بن جاتا ہے۔ مرد تو سب کچھ کچھ کر کہ بھی بری الذمہ ہوتے ہیں اور بھگتنا ہمیں پڑتا ہے"

اس نے یلماز اور میر دونوں کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے سوچا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جتنے دن اس کی چھٹی تھی گھر والوں کا خیال تھا کہ وہ دملہ کو سارا سوات، کالام، مالم جبہ وغیرہ گھما کر لائے۔ وہ جنت نظیر حسن جسے دیکھنے کے لیے لوگ دور دور سے آتے تھے۔ بچپن کی یادیں تو دھندلی ہو چکی تھیں سوا سے زیادہ جگہیں یاد بھی نہیں تھیں۔

ہمائل نے ارباز لالہ کی جیپ لی تھی کیونکہ دشوار گزار راستوں پر عام گاڑی چل ہی نہیں سکتی تھی۔ان کا گھر میاندم ہِل سٹیشن کی ایک وادی کے پہاڑوں کے دامن میں واقع تھا جو بذاتِ خود ایک دل افروز جگہ تھی۔ایسی خوبصورت کہ پہلی نظر میں دیکھنے والوں کو جنت کا گمان ہو۔مکمل طور پر سبزے میں لپٹے دیو قامت پہاڑ مل کر وادی بناتے تھے جن کی ترچھی اور دشوار سی جگہوں پر اہلِ علاقہ کے مکان بھی موجود تھے،ہوٹلز،دکانیں اور سیاحوں کے لیے بھی جگہیں موجود تھیں۔

کچھ گھر باقی آبادی سے نسبتاً فاصلے پر اکیلے اکیلے بھی موجود تھے جیسے ان کا گھر۔اس علاقے کے بارے میں مشہور ہے کہ ملکہ الزبتھ نے اسی علاقے کو دیکھ کر اسے مشرق کا سوئٹزر لینڈ قرار دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

میاندم سوات کا تاج تھا لیکن انہوں نے اپنے سفر کا آغاز فضاگٹ سے کیا تھا۔مِنگورا سوات کا مرکزی شہر ہے جس سے تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر مضافات میں یہ جگہ موجود ہے جو کہ مشہور سیاحتی مقام ہے۔

فضاگٹ کو سوات کا گیٹ وے بھی کہا جاتا ہے کیونکہ سوات کے باہر سے آنے والے سیاح اسی کے حساب سے اپنی سیر کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور گھومنے کے لیے باقی علاقوں کو ترتیب دیتے ہیں۔

وہ چاہتے تو میاندم سے ہی اپنے سفر کا آغاز کر سکتے تھے مگر پھر وہی دملہ کی الٹی سیدھی خواہشیں کہ اسے باہر سے ہو کر پھر باقی جگہوں کی جانب آنا تھا۔اسے سارا میاندم دوبارہ دیکھنا تھا حالانکہ وہ باقی گھر والوں کے ساتھ وہاں کی کافی جگہیں دیکھ چکی تھی۔شاید اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ ہمائل کے ساتھ وہ سب کچھ دیکھنا چاہتی ہے۔صرف اس کے ساتھ...

"بھلا ان سب سے گزر کر... پھر سے واپس آ کر گھومنے کا کیا مقصد ہے؟ تم بھی پاگل ہی ہو...ایسے ہی تو نہیں میں تمہیں لیو نے کہتا۔"

گاڑی چلاتے ہوئے اس نے دملہ کو ہمیشہ کی طرح چھیڑا تھا۔

"ایک منٹ ایک منٹ... تو اس کا مطلب؟"

اس نے زبان دانتوں کے نیچے دی۔اپنا راز وہ خود ہی فاش کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی..."

اس نے چڑ کر ہاتھ بڑھائے تاکہ اسے مار سکے۔

"ڈرائیو کر رہا ہوں...اگر مجھے کچھ بھی کیا نا تو گاڑی دریا میں پھینک دوں گا"

اس کی دھمکی پر وہ کچھ بھی کرنے سے باز رہی اور منہ بسور کر بیٹھ گئی۔

"اب ایسے منہ لٹکا کر ٹرپ خراب مت کرو...کتنے گھنٹوں سے ڈرائیو کر رہا ہوں کچھ ترس ہی کھالو"

وہ باہر کے نظارے میں مگن رہی۔

خنک ہوا، چاندی بہاتی جھیلیں اور دریا، جنت سا حسن اور عشق کی وادی...

وہی تو سوات تھا۔

ہمائل خان کا سوات...

ان دونوں کے بچپن کی بولتی تصویر...

"اچھا میں گاڑی روکتا ہوں... پیچھے سامان میں کچھ ڈرائی فروٹس ہیں وہ نکالو مجھے بھوک لگی ہے۔"

اس نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"پی نٹ کھلا دوں گی..."

وہ ہنسا۔

"یعنی میں اپنے ساتھ چلتی پھرتی قاتل لے کر گھوم رہا ہوں۔بی بی مجھے تم پر اپنی جان کو لے کر بلکل بھی بھروسہ نہیں ہے اسی لیے میں نے صرف اخروٹ، بادام، کش مش اور سوکھی کھجوریں یعنی چھوارے ہی رکھے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔اس نے یہ کیا کہہ دیا تھا۔

وہ کہہ رہا تھا کہ اسے اس پر بھروسہ نہیں ہے۔بلاشبہ وہ مزاق کر رہا تھا مگر اس کی اس بات سے اسے سخت تکلیف پہنچائی تھی۔

بھری ہوئی آنکھوں سے اس نے ہاتھوں کو دیکھا۔

انگلیاں ایک دوسرے مین پھنسا کر وہ شاید آنسوؤں کو بہنے سے روک رہی تھی۔

"کیا میں تمہارے لیے اتنی بے اعتبار ہوں؟"

آواز کو مستحکم کرتے ہوئے اس نے کہا۔

وہ اس پر دھیان نہیں دے رہا تھا۔اس کا سارا دھیان ٹیڑھے ترچھے راستوں پر تھا۔

"ہاں تو اور کیا... تمہارا کیا بھروسہ واقعی کھانے میں زہر دے دو..."

www.novelsclubb.com

وہ مزاق مزاق میں خوب بولتا چلا گیا۔

"یاد ہے جب..."

وہ اس کے زرد ہوتے چہرے کو دیکھ کر یک دم چپ ہوا۔

"کیا ہوا؟"

اس نے آنسو چھپاتے ہوئے رخ بدل کر کھڑکی کے باہر جھانکنا شروع کر دیا۔

"ادھر دیکھو...دملہ...کیا ہوا ہے بتاؤ؟طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟"

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

"یار..."

اس نے گاڑی روکی۔

"کیا ہوا ہے؟...گھر جانا ہے؟"

اس نے جواب نہیں دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دملہ...ادھر دیکھو..."

اس نے نرمی سے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"کیا ہوا ہے؟احسن چاچو یاد آرہے ہیں؟"

اس نے خود ہی اسے موضوع بدلنے کا بہانہ فراہم کر دیا تھا۔

"وہ تمہیں ایسے دیکھیں گے تو انہیں بلکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔ چلو شاباش آنسو صاف کرو"

وہ اسے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔

"تم گاڑی چلاؤ...میں ٹھیک ہوں"

آنسو خشک کرتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

فضاگٹ سوات کا ایسا علاقہ ہے جو دریائے سوات کے کنارے واقع ہے۔ چھوٹے ترقی یافتہ شہر کی مانند حیرت انگیز طور پر وہاں مختلف قسم کے فائیو سٹار ہوٹلز اور ریسٹورانٹس کے علاوہ بڑے بڑے مالز، ریزورٹس اور پارکس موجود ہیں۔ اس علاقے کے راستے نسبتاً آسان اور قابلِ رسائی ہیں۔

وہاں پہنچے تو عصر سے کچھ پہلے کا وقت تھا۔ ہمائل نے ہوٹل کی بکنگ پہلے ہی کروا رکھی تھی جہاں انہیں ایک رات کے لیے ٹھہرنا تھا۔

وہ سوات کا مقامی تھا۔اس کے لیے یہ علاقے اپنے گھر جیسے تھے جہاں اس کی کافی جان پہچان تھی۔

"اف..."

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اوندھے منہ بیڈ پر گر گیا۔ان کا سامان پہلے ہی کمرے میں پہنچایا جا چکا تھا۔

لگژری ہوٹل کا وہ خوبصورت کمرہ بہت عالیشان سا تھا۔قیمتی فرنیچر،ریشمی پردے اور سجاوٹوں کے علاوہ ان کی کھڑکی کے باہر سے دریائے سوات کا دل موہ لینے والا منظر دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دملہ کو حیرت تو ہوئی تھی کیونکہ جہاں تک اسے یاد تھا یا جو دقیانوسی باتیں اس نے سن رکھی تھیں ان کے مطابق تو ان علاقوں کو بیک ورڈ سا ہونا چاہیئے تھا۔اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہمائل کی جانب دیکھا جو تھکن سے چور شاید آنکھیں بند کر چکا تھا۔

"اٹھو مجھے بھوک لگی ہے مسٹر..."

وہ جواب دیے بغیر سیدھا ہوا۔

"میری کمر اکڑ چکی ہے... تمہاری بھوک میری بیچاری ہڈیوں سے زیادہ اہم نہیں ہے... آہ"

وہ کمر درد کی ایکٹنگ کرتا ہوا تکیے پر سر رکھ گیا۔

"اٹھو ورنہ تمہاری ہڈیوں کا سوپ بنا کر پی جاؤں گی"

وہ کرسی سے اٹھی اور کھڑکی کھول کر بالکنی میں کی جانب بڑھ گئی۔

گرمیوں کا موسم تھا سو دریا کا بہاؤ بھی تیز تھا جس کی آواز کانوں کو بھلی سی محسوس ہو رہی تھی۔(سردیوں میں عموماً پانی نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے)۔ان کا گھر تو پر سکون علاقے میں تھا مگر فضا گٹ میں سیاحوں کے رش کی وجہ سے شور شرابے کی آواز بھی ساتھ ساتھ آ رہی تھی۔

ٹھنڈی ہوا اسے چھو کر گزر رہی تھی۔کندھوں تک آتے بال بکھر بکھر کر چہرے پر آ رہے تھے۔

بازو لپیٹتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر کہ تازہ ہوا کو محسوس کیا اور مسکرا دی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟..."

اس کے کان کے قریب سرگوشی سی ہوئی تو وہ اچھل کر دور ہوئی۔

اس کے منہ سے چیخ سی نکلتے نکلتے رہ گئی۔

"پہاڑی بکرے..."

وہ ہاتھ میں کیمرہ لیے بالکونی کی دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور سامنے کا نظارے کی تصویر اتارنے لگا۔

"ویسے تم ڈر تو ایسے رہی ہو جیسے میں تمہارا پہاڑی بکرا نہیں بلکہ پہاڑں کا بیسٹ ہوں اور تم میری قید میں موجود نازک سی شہزادی..."

وہ اس کے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی۔

"ہماری کہانی نا بلکل الٹ ہے..." وہ اپنے کام میں مگن بولا تھا۔

کیمرے سے تصاویر کھینچنے کی آواز آ رہی تھی۔

"اور تمہیں بھی یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اصل میں ہماری کہانی کی چڑیل ہو اور میں تمہارا قیدی معصوم سا شہزادہ"

اس کی ہنسی نکل گئی اور اسے چت کرائی۔

"شہزادہ تو دیکھو جیسے..."

وہ اس کی جانب مڑا۔

"جیسے..."

www.novelsclubb.com

وہ الفاظ ڈھونڈنے لگی۔

"جیسے کیا؟..."

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کچھ کہنے کی لگی تھی کہ زبان کو جیسے تالا ہی لگ گیا تھا۔ وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔

چند لمحوں کی کیفیت تھی اور اسے اپنے دل کی دنیا بدلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"جیسے کہ..."

نظریں چراتے ہوئے اس نے الفاظ پھر سے جوڑنے کی کوشش کی۔

"مجھے پتا ہے...ہینڈسم، خوبصورت، خوبرو، دلوں کو سر کر لینے والا..."

وہ ہنس دی۔

"اس قدر سیلف آبسیشن؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"اوں ہوں...شہزادہ تو میں...صرف تمہارے لیے ہوں..."

آہستہ سے کہتا ہوا وہ چند قدم چلتا ہوا اس تک آیا مگر وہ دو قدم پیچھے کو ہوئی۔

یہ دم فلیش اس کی آنکھوں میں پڑا تو اسے اندازہ ہوا وہ اس کی تصویر اتار چکا تھا۔

"اوہو...فلیش آن ہو گیا"

وہ کیمرہ چیک کرنے لگا۔

دملہ اس سے نظریں نہ ہٹا پائی۔

ہوا سے اس کے کچھ بھورے مائل سیاہ سے بال بکھر چکے تھے۔

کیمرے کو ہر زاویے سے اپنے دھیان چیک کرتا ہوا وہ اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔اتنا کہ اس کا دل لاشعوری طور پر یہ چاہ رہا تھا کہ وہ دیکھتی ہی جائے مگر اسے پتا بھی نہ چلے کہ وہ اس کی نظروں کے حصار میں ہے۔

"اچھا ذرا...ٹھیک سے ہو کر تصویر بناؤ...یادگار رہے گی"

اس نے کیمرے سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تو وہ نظریں چرا گئی۔

"وہ وہاں...چلتے ہیں نادریا کے پاس...وہاں تصویریں بنائیں گے"

وہ گھبرا رہی تھی کہ کہیں وہ اس کی چوری نہ پکڑ لے۔

"کھانا کھا کر چلتے ہیں..."

"ن... نہیں مجھے ابھی گھومنا ہے۔ کھانا رات کو ہی کھائیں گے میں جھوٹ بول رہی تھی مجھے بھوک نہیں لگی۔ میں تیار ہو جاتی ہوں"

وہ ایک ہی سانس میں کہتی ہوئی مڑ گئی۔

"ارے سنو تو..."

وہ اس کی جانب دیکھے بغیر رکی۔

"ایسے ہی ٹھیک ہے... مزید کیا تیاری کرنی ہے"

وہ اس کے نیوی بلیو پختون دستکاری والے گھٹنوں تک آتے فراک کو دیکھتے ہوئے بولا جو بی جان نے اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی۔

"راشہ..."

وہ آگے آگے چل دیا۔

www.novelsclubb.com

دملہ وہیں کھڑی رہی۔جب وہ دروازے کے پاس پہنچا تو اسے احساس ہوا وہ اپنی جگہ سے ہلی ہی نہیں تھی۔

"راشہ...اوہ...سوری میرا مطلب ہے آؤ..."

وہ عجلت پشتو کا لفظ بول گیا۔

"آرہی ہوں..."

وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فضاگٹ پارک ایک عام فیملی پارک جیسا ہے۔بچوں کے لیے طرح طرح کے جھولے، پکنک پوائنٹ، فوڈ سٹالز وغیرہ۔یہاں ریڑھی والے بھی بہت نظر آتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دریا کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے ساتھ ساتھ ایک باڑ سی لگائی ہوئی ہے جہاں کھڑے ہو کر لوگ تصاویر لیتے اور دریائے سوات کے منظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ خوبصورت سا واکنگ ٹریک بھی ہے جس کے کنارے تراشیدہ خوبصورت لکڑی پر لائٹس لگی ہوئی ہیں جو دیکھنے میں سٹریٹ لائٹس معلوم ہوتی ہیں۔

وہ قدم سے قدم ملائے اس راستے پر چل رہے تھے۔

ہمائل اسے چھوٹے چھوٹے الفاظ میں سوات کی قدیم تاریخ کے متعلق معلومات دے رہا تھا۔بدھا کا مندر، گندھارا تہذیب وغیرہ جو وہ بھول چکی تھی وہ کسی ٹیچر کی طرح اسے یاد کروا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان کے آس پاس بہت رش تھا۔بچوں کی کھلکھلاہٹیں، قہقہے لگاتے لوگ، باڑ کے قریب نو بیاہتا جوڑے بڑی محبت سے تصاویر کھنچوانے میں مصروف تھے۔

ہمائل اسے تاریخ سنا رہا تھا اور وہ ان جوڑوں کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

لڑکی جس کے ہاتھ مہندی سے بھرے ہوئے تھے اس نے ایک خوش شکل سے لڑکے کا بازو تھام رکھا تھا جو اپنے کسی جاننے والے سے تصاویر بنوا رہے تھے۔

پھر لڑکے نے بہت محبت سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوز بنوایا۔

"سنو..."

اس نے ہمائل سے کہا تو اس نے تاریخ کا بورنگ سبق سنانا بند کیا۔

"وہ..."

الفاظ کہتے کہتے وہ رک گئی۔

وہ اسے کیسے کہتی کہ اسے بھی ان جیسے پوز بنوا کر اس کے ساتھ تصاویر

اتارنی ہیں۔

"بولو بھی..."

وہ اس کے کچھ بولنے کا منتظر تھا۔

"وہ..."

اسے کوئی بہانہ نہیں مل رہا تھا۔

یک دم ہی اس کی نظر گول گپے کے سٹال پر گئی۔جو اس واکنگ ٹریک کے اسی کنارے پر تھا جہاں وہ اس جوڑی جو دیکھ رہی تھی۔

"وہ مجھے گول گپے کھانے ہیں"

اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ اسے بات بدلنے کا بہانہ مل گیا ہے۔

"گول گپے؟...پر زیادہ سپائسی نہیں اوکے۔ابھی ہم نے سکائی ویل پر بھی بیٹھنا ہے۔کشتی کی سواری بھی کرنی ہے یہ نہ ہو طبیعت خراب کرلو"

وہ گول گپے کے سٹال پر پہنچے تو ہمائل نے اسے پشتو میں ہی پلیٹ بنانے کا کہا۔اسی زبان میں آپس میں کچھ آگے پیچھے کی باتیں کرتے وہ دونوں تو مصروف تھے۔مگر دلہ کا دھیان اسی جوڑے میں تھا۔

www.novelsclubb.com

لڑکی نے اب اپنے شوہر کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیتا بہت چاہت سے دیکھ رہا تھا۔

دلہ مسکرائی۔

"دوسروں پر نظر رکھنا بہت بری بات ہوتی ہے"

اس کی سرگوشی پر وہ پھر سے چونکی۔

"م...میں کب۔ میں تو وہ دریا کو دیکھ رہی تھی"

بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا...؟"

وہ اسے مشکوک نظروں سے گھورنے لگا۔

"تو پھر بتاؤ کہ گندھارا تہذیب کتنی پرانی ہے؟"

استاد کی طرح اس نے سوال کیا تھا جو شاگرد کی عدم دلچسپی بھانپتے ہوئے اس کا امتحان لے رہا تھا۔

"انیس سو بیس کی بس؟..."

اس کے جو منہ میں آیا وہ بول گئی۔

ہمائل نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ اس جوڑے جو دیکھا جو تصاویر بنوا کر اب ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہاں سے جا رہے تھے۔

"ویسے..."

اس نے ریڑھی والے سے گول گپے کی پلیٹ تھامی اور اس میں سے ایک اٹھا کر اسے کھٹے پانی سے بھرتے ہوئے اپنے منہ میں ڈال لیا۔

"میرے پاس اس سے زیادہ رومینٹک جگہ ہے تصویریں بنوانے کے لیے"

منہ میں گول گپا بھرے اس نے کہا تھا۔

"مجھے نہیں بنوانی کوئی تصویریں... فضول کام"

نظریں چراتے ہوئے اس نے گول گپے کو اٹھانا چاہا مگر ہمائل نے پہلے اٹھا کر بھرا اور اس کے آگے کر دیا۔

"منہ کھولو"

وہ شاید یہی چاہتی تھی۔

مسکرا کر اس کے ہاتھ سے کھاتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ دیکھ رہی تھی کہ ان آنکھوں میں کوئی ایسی رمک، کوئی لالچ، شیطان کچھ بھی ایسا نظر آئے جو اس سے دوبارہ نفرت کرنے پر مجبور کر دے۔ مگر وہ شیطان تو کہیں دور دور تک موجود ہی نہیں تھا۔

وہ بھول گئی تھی کہ وہ شخص "وحشی درندہ" ہے۔

اس کے سامنے کھڑا شخص اسے دنیا کا حسین ترین شخص لگا تھا جو صرف اس کا تھا۔

وہ اس کے دل کی ناقابلِ رسائی فصیلوں کے قریب پہنچ رہا تھا۔اسے ڈر لگا کہ کہیں وہ اس کی کھڑی کی ہوئی نفرت کی ان دیواروں کو توڑ کر کہیں اس کے دل کی سلطنت پر قابض نہ ہو جائے۔

وہ غلط فہمی کا شکار تھی۔وہ فصیلیں عبور کر چکا تھا اور زور و شور سے قابض ہو کر اسے بے بس بھی کر رہا تھا۔

مگر اس کی انا ہتھیار ڈالنے کو راضی نہیں تھی۔وہ آخری دم تک اس نفرت کی راکھ کو ہتھیار بنائے لڑنا چاہتی تھی جو کب کی بھسم ہو چکی تھی۔

گول گپے کھانے کے بعد اسی باڑ کے پاس دریا کے پسِ منظر کے ساتھ اس نے اس کی تصاویر لی تھیں۔

"اب ایک ساتھ تصویر کیسے لیں؟"

دلمہ کے منہ سے پھسلا۔

"کیا میں ہیلپ کر دوں؟"

www.novelsclubb.com

پاس سے گزرتی ہوئی لڑکیوں میں سے ایک نے ان سے کہا۔

"یاشور..."

اس نے فٹافٹ ہمائل سے کیمرہ لے کر لڑکی کو تھمایا۔

"آپ ان کے ساتھ کھڑے ہو جائیں... تھوڑا کلوز... تھوڑا اور کلوز... شولڈرز پر ہاتھ رکھیں"

وہ انہیں پروفیشنل فوٹو گرافر کی طرح ہدایات دیتی رہی اور چند تصاویر لیں۔

ایک میں وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کیمرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔

دوسری میں وہ اس کے حصار میں کچھ شرمسار سی اس کندھے پر ہاتھ ٹکائے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جبکہ آخری میں وہ بہت نروس ہو گئی تھی۔

پروپوز کرنے کے انداز میں وہ ایک گھٹنا زمین پر رکھے کر اس کا ہاتھ ہونٹوں سے لگائے سامنے بیٹھا تھا۔

"پرفیکٹ... تھینکس..."

ہمائل نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا۔

"مینشن ناٹ... بائے داوے... بہت پیارا کپل ہے آپ دونوں کا۔"

دلمہ مسکرائی۔

"شکریہ"

وہ لڑکیاں وہاں سے چلی گئیں تب بھی وہ شرمندہ شرمندہ سی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو ایک چیز دکھاتا ہوں"

اس کا ہاتھ تھامے وہ آگے آگے چل رہا تھا۔

"کیوں میرا دل بار بار اس کی جانب مائل ہو رہا ہے؟ ایسا کیوں ہو رہا ہے کہ..."

اس نے دوسرا ہاتھ اپنے دل کی دھڑکن کو محسوس کرنے کے لیے رکھا جو کافی تیز ہو چکی تھی۔اس نے آنکھیں میچ لیں۔

"تم اس رشتے کو چاہے کاغذی کہو، زبردستی یا کچھ بھی میرے لیے یہ رشتہ میری جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔تم تو کیا کوئی بھی اس رشتے کو نہیں توڑ سکتا۔"

اسے ہمائل کے کہے گئے الفاظ دوبارہ یاد آئے۔

"یہ اتنا کمزور بندھن نہیں ہوتا جتنا کہ آج کل کے معاشرے اور لوگوں نے سمجھ لیا ہے ۔نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے دملہ۔دو اجنبیوں کو محبت کی ڈور میں باندھتا ہے، ایک دوسرے کے لیے جینا سکھاتا ہے، زندگی کے سکھ دکھ کا ساتھی بناتا ہے اور۔"

وہ قدم بڑھاتا ہوا اس تک آیا تھا اس کا دایاں ہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام پر رکھا تھا۔

"ایک کی دھڑکن کو دوسرے کے دل کے ساتھ جوڑتا ہے یہ پاکیزہ رشتہ"

انا نے ایک بار پھر انگڑائی لی تھی۔

"نہیں"

اس نے یک دم آنکھیں کھول دیں اور اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑوایا۔

"میں خود چل سکتی ہوں"

اس کے ہمائل کے بیچ بھر سے اس کی "میں" آڑے آگئی تھی۔

محبت کی ننھی سی کونپل جو ابھی اس سے محسوس ہی کرنا شروع کی تھی انا کے ہاتھوں دب گئی تھی۔

وہ پل بھر کو ساکت ہوا پھر ہلکے پھلکے انداز سے تاثرات کو نارمل کرتا ہوا آگے آگے چل دیا۔ سارا راستہ وہ خاموش رہی مگر ہمائل اسے کچھ نا کچھ سنا کر ہنسانے کی کوشش کرتا رہا۔

سکائی ویل جھولے میں وہ اس کا بازو زور سے دبوچے چیخوں کو ہی روکتی رہی اس کے بعد وہ اسے لے کر کشتی بانوں کے پاس آیا تھا۔ وہاں دریائے سوات میں مقامی ملاح چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سیاحوں کو دریا کا نظارہ کرواتے ہیں۔

کشتیاں ہاتھ سے بنی ہوئی مربع نما باسکٹس معلوم ہوتی ہیں جن کی سجاوٹ سوات کے مقامی جنگلی، خوبصورت پھولوں سے کی گئی ہوتی ہے۔

بیٹھنے کے لئے صوفے کی شکل مگر چارپائی کی ڈوریوں سے بنی ایک دوسرے کا رخ کرتی سیٹیں لگی ہوتی ہیں۔دیکھنے میں یہ سیٹیں چارپائی نما صوفے ہی ہوتے ہیں۔

اکثر کشتیاں چونکہ مربع یا مستطیل نما ہوتی ہیں سو دائیں بائیں ایک دوسرے کے مقابل رخ پر سیاح بیٹھے ہوتے ہیں جبکہ کشتی چلانے والے مربع نما کشتی کے اس جانب ہوتے ہیں جس کے سامنے والی جانب سیٹ نہیں لگی ہوتی اور سامنے سے دریا واضع نظر آتا ہے۔

وہ جس کشتی میں وہ سوار ہوئے تھے ان کے سامنے والی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی جوڑا تھا جو عمر کے اس حصے میں شاید جوانی کی یادیں تازہ کرنے پاکستان کی جنت میں آئے تھے۔ان کے ساتھ ایک پانچ چھ سالہ بچہ بہت اعتماد سے آکر بیٹھ گیا جیسے وہ پہلے بھی یہاں آتا جاتا ہو۔اس کے ماں باپ آس پاس نہیں تھے وہ اکیلا تھا اور بہت عدم دلچسپی سے دریا میں چلتی کشتیوں کا ملاحظہ کر رہا تھا۔بچہ بہت خوبصورت تھا۔

گول مٹول اور پرکشش سا جیسے کہ وہاں کے مقامی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ہمائل نے پشتو میں اس سے کچھ پوچھا۔بس پھر کیا تھا۔ہمائل کو تو جیسے دوسرا ہمائل مل گیا تھا۔باتونی اور ہر

www.novelsclubb.com

وقت ہنسنے والا۔دونوں ناجانے کیا کیا باتیں کرتے رہے جو اس کے سر کے اوپر سے گزر گئیں۔بچے نے اس سے بھی پشتو میں بات کرنے کی کوشش کی مگر ہمائل نے اسے سمجھا دیا کہ وہ پشتو نہیں جانتی۔وقفے وقفے سے دونوں کے قہقہے بلند ہوتے سنائی دیتے تھے۔

باقی کشتیوں میں مختلف لوگ تھے۔کچھ کپلز تھے،کچھ مکمل فیمیلز،کزنز،دوست،یونیورسٹی کالجز کے سٹوڈنٹس اور ایک دو مزید غیر ملکی سیاح۔

جیسے ہی کشتی چلی دملہ نے ڈر کر سیٹ کو مضبوطی سے تھاما اور آنکھیں بند کر لیں اور اس وقت کھولیں جب اسے اپنے ہاتھ کے اوپر اس کی مضبوط گرفت محسوس ہوئی۔

وہ دریا کی جانب دیکھ کر باتیں بچے سے کر رہا تھا مگر وہ اس کی جانب دیکھے بغیر جانتا تھا کہ وہ ڈر رہی ہے۔دملہ نے اسے ہی وہاں موجود واحد محفوظ سہارا جانا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"کچھ نہیں ہوتا...ری لیکس"

اس کے چہرے پر آتے بالوں کو اس نے نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"ایکسکیوزمی..."

سامنے بیٹھے جوڑے میں سے عورت نے کہا۔

"کیا آپ ہماری تصویر لے سکتے ہیں؟"

آسٹریلین ایکسنٹ کی انگلش میں بولتے اس مرد نے ہمائل سے کہا تھا۔

عملہ ایکسنٹ تو نہیں پہچانتی تھی مگر ہمائل کو بہت کچھ یاد آیا تھا جو وہ ابھی یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"شیور..."

خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے ان دونوں کی خوبصورت سی تصاویر لیں اور کیمرہ انہیں واپس تھمایا۔

www.novelsclubb.com

ہلکی پھلکی گفتگو کے بعد پتا چلا کہ وہ دونوں واقعی آسٹریلیا سے ہیں۔اس ملک کا نام سنتے ہی ہمائل کے تاثرات افسردگی میں بدلتے ہوئے دملہ نے دیکھے تو اس کا ہاتھ نرمی سے دبایا تھا۔وہ جانتی تھی کہ وہ شامل کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

پانی کی آواز، ٹھنڈی ہوا جیسے روح میں سکون سا اتار رہی تھی۔

اللہ نے بھی کیا کیا نظارے پیدا کیے ہیں۔کہیں بہتے دریا تو کہیں ریت ہی ریت کے حامل صحرا...

کشتی آرام آرام سے چل رہی تھی تو ہمائل نے دریا کا ٹھنڈا پانی اس کے چہرے پر شرارتاً گرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میر...انسان بنو"

وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

اس ادھیڑ عمر جوڑے نے بھی ان کی تصاویر لینے میں مدد کی تھی۔دریا کا چکر لگانے کے بعد جب کشتی کنارے پر رکی تو انہوں نے بہت اچھے انداز میں ایک دوسرے کو رخصت بھی کیا۔

وہ ہمائل کا ہاتھ تھامے کشتی سے نکلی تو اسے ایک اور شوق سوار ہو گیا۔

"مجھے اس چیئر لفٹ پر بیٹھنا ہے"

دریا کی ایک جانب سے دوسری جانب کی طرف چیئر لفٹ وغیرہ کا بھی انتظام موجود تھا۔

"کشتی میں بیٹھتے ہوئے ڈر رہی تھی اور ابھی تمہیں چیئر لفٹ پر جانا ہے..."

وہ چاہتا تھا کہ انہیں اب شاپنگ کرنے جانا چاہیئے کیونکہ چیئر لفٹ مالم جبہ میں زیادہ خوبصورت نظارے کے ساتھ دستیاب ہو گی۔

"نہیں...مجھے ابھی بیٹھنا ہے"

بچوں کی طرح اس کا بازو دبوچ کر وہ ضد کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آخر ہار ہمائل کو ہی ماننا تھی سو اس نے اس کی یہ ضد بھی پوری کی مگر سارا وقت وہ اس کا بازو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچے، آنکھیں میچ کر چیخیں ہی روکتی رہی۔

اس سب میں وہ بھوک کو بھی بھول گئی۔

وہ مالز میں گھومے تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ حیرت انگیز طور پر عالیشان سے مالز، اعلیٰ کوالٹی کی چیزیں اور ونڈر پارک بھی تھا جو اس کو حیرت میں ڈالنے کو کافی تھا۔

پہلی بار اس نے دل کھول کر خریداری کی اور پھر ثقافتی دکانوں کی جانب بڑھ گئے۔

شام ہو چکی تھی اور جو علاقہ دن کو خوبصورت قدرتی مناظر پیش کر رہا تھا اب کسی ترقی یافتہ شہر کی طرح مصنوعی رنگ برنگی لائٹوں سے سج چکا تھا۔

عام دکانوں میں پختون دستکاری کے شاہکار تھے۔ روایتی لباس، زیورات، جوتے، شالیں، سجاوٹیں، قالین نیز ہر قسم کی چیزیں جو اسے سب کچھ خریدنے پر مجبور کر رہی تھیں۔

"ادھر دیکھو..."

ہاتھ سے بنی خوبصورت پختون روایتی ماتھا پٹی اس کے بالوں میں سجاتے ہوئے وہ مسکرایا۔

"تمہارے بال سجے ہوئے اچھے لگتے ہیں...زماجانانہ..."

اس نے اس کے کان میں آہستہ سے کہا تو اس کی دھڑکن پھر سے بے ترتیب سی ہوئی تھی۔

ہمائل نے بہت محبت سے اس کے لیے بالوں کی سجاوٹ کا سامان بھی خریدا تھا۔

میکے والوں میں امی کے لیے شال جبکہ عائشہ اور اپنے لیے ایک جیسے فراک جو اسے بہت پسند تھے اور انہی کے ساتھ میچنگ کھسے، ماتھا پٹیاں اور کچھ ہاتھ سے بنے زیورات لیے تھے۔ باقی سب سسرال والوں کے لیے بھی خریداری کی تھی۔

ہوٹل میں کھانا کھانے کی بجائے ڈھابے پر روایتی بھاری سا کھانا کڑاہی نان وغیرہ کھا کر چائے پی اور پھر واک کے لیے اسی پارک کے واکنگ ٹریک پر آ گئے۔

"تم مجھے کنگلا کر کہ چھوڑو گی..."

وہ ابھی ابھی خریدی ہوئی ساری چیزیں گاڑی میں رکھ کر آیا تھا جو کہ ہوٹل کی پارکنگ میں حفاظت سے کھڑی تھی۔

"پہلی بار تو تمہاری جیب خالی کرنے کا مزہ آیا ہے"

وہ چلتے جا رہے تھے۔دن کی نسبت ہجوم اب بھی کم نہیں ہوا تھا۔

"توبہ ظالم..."

انہیں دریا والی طرف سے شور اٹھتا ہوا سنائی دیا۔

اوہ...لگتا ہے کوئی دریا میں گر گیا"

وہ اسی جانب بھاگا جہاں سے شور آ رہا تھا۔

"میر رکو..."

وہ اس کے پیچھے بھاگی۔

www.novelsclubb.com

جہاں باڑ موجود نہیں تھی وہاں کافی لوگ اکٹھا تھے۔دریا کا بہاؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے آوازیں صاف نہیں آرہی تھیں بس اتنی سمجھ آئی تھی کہ کسی سیاح کا تین چار سالہ بچہ پانی میں گر گیا ہے۔

دلمہ ہجوم سے تھوڑا دور کھڑی ان میں اسے تلاش کر رہی تھی جب اس کنارے پر لگی لائٹوں کی روشنی نے اسے وہ منظر دکھایا کہ اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

جیکٹ اتار کر پھینکتا ہوا وہ پانی میں چھلانگ لگا چکا تھا۔

"میر..."

اسے چلا کر پکارتی ہوئی وہ اسی کی جانب بھاگی تھی۔اسے بچے سے ہمدردی بھول گئی۔یاد تھا تو بس وہ...

دریا کا بہاؤ اس قدر شدید ہو چکا تھا کہ اسے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

"ہمائل... نہیں...واپس آؤ پلیز"

وہ چیخ چیخ کر اس کا نام پکار رہی تھی۔

"کیا ہوا بیٹا؟"

ایک عورت نے اسے دریا کے پاس جانے سے روکا۔وہ بلکل کنارے پر کھڑے تھے۔

"وہ...و...وہ میرے ہسبینڈ ہیں۔"

اس سے کچھ بھی بولا نہیں جا رہا تھا۔

جب الفاظ ادا نہ ہوئے تو وہ رو دی۔یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کیا ہو گیا ہے۔ابھی تو وہ خوش گوار باتیں کر رہے تھے اور لمحے بھر کو وہ پانی میں بھی بغیر دیکھے سنے کود گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہو گا...دعا کرو وہ واپس آ جائے گا"

ایک لمحہ گزرا دوسرا گزرا مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

ہر گزرتا سیکنڈ اسے موت کے قریب لے کر جا رہا تھا۔اس نے اپنے دل کی دھڑکن محسوس کی۔اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔

وہ وہیں گھٹنوں کے بل گری۔

"ہمائل..."

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے اور جسم میں جان نہیں رہی تھی۔اس عورت نے اسے اٹھانے کی تسلی دینے کی کوشش کی مگر ہر تسلی بے سود تھی۔

اسے دریائے سوات سے بے حد خوف آیا...

جس کی لہریں اس کے ہمائل کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لیے جیسے بے تاب تھیں۔

چند منٹ اور گزرے...

اسے لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی جب اچانک سے شور اٹھا تھا۔

چند مزید مقامی لوگوں نے دریا میں چھلانگ لگائی تو اس نے اسی سمت میں دیکھا۔

اس نے بچے کو اٹھا رکھا تھا اور باقی آدمی اسے ہی کنارے تک آنے میں مدد دینے کے لئے آگے بڑھے تھے۔

اس کی سانسیں جیسے دوبارہ بخش دی گئیں تھیں۔یہ دوسری دفعہ تھی جب اسے کھو دینے کا خوف اس پر غالب آیا تھا۔پہلی بار بددعاؤں کا پچھتاوا تھا لیکن اس بار کچھ اور ہی تھا۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر چند لمحے مزید وہ اسے نظر نہ آتا تو اس کا دل واقعی دھڑکنا بند کر دیتا۔

وہ بمشکل اٹھی اور اس کی جانب بھاگی۔

اسے کنارے پر لا کر بچہ اس کے ماں باپ کے حوالے کیا گیا جو بے ہوش تھا۔سب اس کے ارد گرد اس کی بہادری پر خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے اکٹھا تھے۔ان میں سے راستہ بناتی ہوئی وہ اس تک پہنچی۔

"دملہ..."

وہ مکمل طور پر بھیگا ہوا تھا،آنکھیں سرخ تھیں اور دائیں ہاتھ سے خون رس رہا تھا۔شاید بچے کو بچاتے ہوئے کسی پتھر سے ٹکرایا تھا۔

وہ پھولی سانسوں اور بے ترتیب دھڑکنوں کے ساتھ اسے دیکھتی رہی۔

"کیوں..."

وہ چلائی اور اسکے کندھے پر زور سے مارا۔

"کیوں گئے تم کیوں؟..."

وہ اسے مارتی جا رہی تھی اور لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"بہت شوق ہے تمہیں ہیرو بننے کا؟..."

وہ زار و قطار رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ... سٹاپ اٹ یار سب دیکھ رہے ہیں"

"لوگوں کی پرواہ ہے تمہیں؟ میری نہیں؟...ابھی میرا دل بند ہو جاتا"

وہ پوری قوت سے چلائی۔

لوگ کچھ ہنستے ہوئے کچھ میاں بیوی کی تکرار سمجھتے ہوئے وہاں سے ہٹنے لگے۔

"دملہ...ری لیکس...اوکے"

وہ اسے مارتی جاتی اور روتی جارہی تھی۔

آخر تھک کر اس نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔وہ جیسے حواسوں میں نہیں تھی۔

"چلو یہاں سے...کمرے میں جا کر بات کرتے ہیں"

اسے تسلی دیتے ہوئے اس نے ہجوم سے نکلنا چاہا مگر وہ روتی ہی جارہی تھی۔

وہ خود بھی حیران تھا۔آج جو دملہ اس نے دیکھی تھی وہ آج سے پہلے اسے کبھی نظر نہیں آئی تھی۔

"آئم فائن...دیکھو...تم بھول کیوں جاتی ہو کہ میں پولیس آفیسر بننے سے پہلے آرمی میں بھی رہ چکا ہوں؟"

ایک مقامی آدمی نے آکر اسے بڑا سا تولیہ تھمایا اور پشتو میں ہی اس کی تعریف کر کہ شکریہ ادا کیا۔دملہ کی وجہ سے بچے کی خیریت پوچھنے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔

وہ اسے خود سے الگ کرتا ہوا کندھوں پر تولیہ ڈالنے لگا۔

"کمرے میں چلو... سردی ہو چکی ہے"

اسکے کندھوں کے گرد بازوؤں کا حصار بناتے ہوئے وہ ہوٹل کی جانب چل پڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا پچھلا پہر تھا، بہتے دریا کی آواز اب خاموشی میں اسے مزید خوفزدہ کر رہی تھی۔ جائے نماز بچھائے وہ زار و قطار بے آواز روتی جا رہی تھی۔

ہمائل گہری نیند سویا ہوا تھا۔

اس کی نیند اور چین اڑا کر خود بے ہوش و خرد سویا ہوا تھا۔ شاید بہت تھک چکا تھا۔ اس نے شکرانے کے نوافل ادا کیے تھے کہ اسے کچھ نہیں ہوا تھا۔

جائے نماز کو تہہ لگا کر وہ بیڈ پر آرام سے آ کر بیٹھی۔آنسو ابھی بھی اس کی گالوں پر تھے۔اسے رہ رہ کر یہی خیال ستا رہا تھا کہ اگر اسے یہ چہرہ دوبارہ دیکھنے کو نہ ملتا تو وہ زندہ گھر کبھی نہ جا پاتی۔

دریائے سوات کی خوبصورتی سے فریفتہ رہ جانے والوں میں وہ بھی شامل تھی مگر اب اسے اس دریا سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔بے پناہ خوف...

دریا کی خوبصورتی اس کی زندگی کا خوبصورت ترین حصہ چھیننے والی تھی۔

اس کا دل،اس کی زندگی،اس کی محبت چھیننے والی تھی...

وہ یک دم رکی...

یہ کون سا اعتراف تھا؟

وہ کیا اعتراف کر رہی تھی؟

"م...محبت؟"

www.novelsclubb.com

اس نے بے خبر سو رہے ہمائل کو دیکھا۔

"ہاں محبت..."

اس کے اندر سے کسی آواز نے پکارا۔

"ہار گئی ہو تم..."

اسے بے حد گھبراہٹ محسوس ہوئی۔

"تم چیلنج ہار گئی... تم نے، تمہاری انا نے ہتھیار ڈال دیے۔مان لو کہ تم...اس شخص کے بغیر نہیں رہ سکتی جس نے تمہاری زندگی تباہ کی"

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ کو روکا۔

"ہار گئی تم دملہ احسن...ہمائل فاروق خان چیلنج جیت گیا...اس نے تمہارے دل کی سلطنت کو فتح کر لیا"

www.novelsclubb.com

دریا کی موجیں مزید تلاطم مچانے لگیں جیسے اس کے دل کی حالت کی ترجمانی کر رہی ہوں۔

ہواؤں نے "محبت" کا نقارہ بجایا تھا۔

آج نفرت ہار گئی تھی...

اس نے سختی سے آنکھیں میچیں۔

"ہاں..."

اس نے بلآخر تسلیم کر لیا تھا کہ اسے شکست فاش ہوئی ہے۔

"ہاں میں ہار گئی..."

اسے خود پر شدید غصہ آیا تھا۔ وہ کیسے اپنے کی مجرم کی محبت میں اس قدر شدت سے مبتلا ہو گئی تھی۔

وہ کب اس کے دل پر قابض ہونا شروع ہوا؟

www.novelsclubb.com

کب اس کی نفرت نے ہارماننا شروع کی؟

ان دونوں کو ہی اندازہ نہیں تھا۔

وہ اس کے دل کے طوفان سے بے خبر، اپنی جیت سے بے خبر مگن سویا ہوا تھا۔

اس نے یہاں آتے ہوئے ایسے ہی ایک دفعہ کہا تھا کہ یہ سفر اس کی زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوگا۔ وہ سچ کہہ رہا تھا۔

ان کے سفر کے پہلے پڑاؤ نے ہی اسے شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ فضاگٹ نے اس کی نفرت کی راکھ کو دریائے سوات کی بے ہنگم موجوں میں بہاڈالا تھا۔ ہمائل کی فتح کا اعلان فضاگٹ نے کروایا تھا۔ اسے اس بات کا احساس بھی اسی فضاگٹ نے دلایا تھا کہ سامنے سویا ہوا شخص اس کے لئے کیا مقام رکھتا ہے۔

اس نے لیٹتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر نم آنکھیں بند کر لیں۔

اس کا دھڑکتا دل بھی شاید جان چکا تھا کہ اس کی دھڑکنیں کسی اور کی دھڑکنوں سے جڑ چکی ہیں۔

"کاش تم مجرم نہ ہوتے...کاش تم اس رات شیطان نہ بنے ہوتے تو آج..."

اس کی ہلکی ہلکی آواز بھر آئی۔

"تو آج میں اعلان کر کہ تمہیں بتاتی کہ ہاں...ہاں مجھے تم سے محبت ہے"

اسے اپنے ہاتھ پر اس کا نرم سا لمس محسوس ہوا تو اس نے یک دم آنکھیں کھول دیں۔وہ سویا ہوا ہی لاشعوری طور پر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا۔

"تم شیطان نہیں تھے ہمائل..."

اس نے سوئے ہوئے کے چہرے پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔

"تو پھر تم نے وہ سب کیوں کیا؟اس سارے عرصے میں...میں نے تم میں ایک بھی خرابی نہیں دیکھی...میں ڈھونڈتی رہی مگر مجھے تمہارے کردار میں ایک ذرا سی خرابی نہیں ملی"

اس نے خود سے جیسے اقرار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس رات جو کچھ ہوا وہ میرا ہمائل نہیں ہو سکتا... تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے لیکن یہی تو مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ پھر وہ سب کیا تھا؟"

اس نے اپنی آواز کو بلند ہونے سے روکا۔

"میں چاہ کر بھی اب تم سے اس محبت کا اقرار نہیں کر پاؤں گی کیونکہ یہ میری عزتِ نفس کا معاملہ ہے۔ اگر میں نے مان لیا تو ہر درندہ ایسی حرکت کرنے کے بعد یہی سمجھے گا کہ وہ جیت گیا۔ مجھے ہمائل فاروق خان کی جیت منظور ہے مگر کسی مجرم درندے کی نہیں"

اس نے اس کے چہرے اور سینے سے ہاتھ ہٹا لیے۔

فضا گٹ نے جو کرنا تھا وہ کر دیا تھا...

باقی سوات کیا تبدیلی لانے والا تھا یہ کسے معلوم تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دوپٹہ کندھے سے لا کر کمر کے گرد باندھے وہ چولہے کے آگے کھڑی تھی۔ کھانے کی خوشبو کچن سے نکل کر سارے گھر میں پھیل رہی تھی۔

"مازی...میرا فون بج رہا ہے بیٹا مجھے لا کر دو..."

کچن سے ہی اس نے ہانک لگائی تھی۔

"میر..."

وہ کھانا بنانے میں مصروف تھی جب اسے اپنے فون کی گھنٹی سنائی دی تھی۔ ہنڈیا میں چمچہ ہلاتے ہوئے وہ ان دونوں کو آواز دے رہی تھی۔

"کہاں ہو دونوں؟..."

www.novelsclubb.com

پانچ منٹ مزید گزرے تو اسے تشویش سی ہوئی۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اس کی پکار پر جواب نہ دیتے۔

ہنڈیا پر ڈھکن دیتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکلی۔ سارے اپارٹمنٹ میں سناٹا سا دیکھ کر اس کا دل دہل سا گیا۔ ان کا شور شرابا ہی تو اس کے لیے متاعِ کل تھا۔ دو کمروں کا وہ چھوٹا سا گھر جو پہلے اس کے اور میر کے لیے اور اب یلماز کے لیے بھی کل کائنات تھی۔

"میرو...مازی..."

وہ اس کمرے میں گئی جہاں وہ پہلے اس کے ساتھ سویا کرتے تھے۔ پھر دوسرے کمرے میں گئی وہ کمرہ اب دونوں کا بیڈ روم بن چکا تھا۔ خوبصورت سے دو میٹریس جن پر "کارز" کارٹون کریکٹرز کی پرنٹنگ والی بیڈ شیٹس تھیں ایک دوسرے سے بلکل جوڑ کر رکھے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں سلیقے سے پڑے کھلونے۔ کارٹون کریکٹرز سجی دیواریں اور دونوں کے سکول بیگز اس بات کا اشارہ کر رہے تھے کہ دونوں ہی اس کمرے میں نہیں ورنہ کمرے میں تباہی مچ چکی ہوتی۔ وہ انہیں سکول سے لا کر خود کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی تھی اور وہ دونوں اب کہیں نہیں تھے۔

"یا اللہ.. کہاں چلے گئے۔"

www.novelsclubb.com

وہ دروازے کی جانب بھاگی۔

"بوم..."

دونوں نا جانے کہاں سے آکر اس سے لپٹ گئے۔ایک پل کو وہ چونکی مگر اس کے بے چین دل کو ٹھنڈک مل گئی۔

"ماما ڈر گئیں...ماما ڈر گئیں"

میرا اچھل اچھل کر قہقہے لگا رہا تھا۔

اس نے سکون کی سانس خارج کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر قدان کے برابر کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں..."

ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھیں بھر سی آئیں۔

"ماما واقعی ڈر گئیں تھیں"

دونوں کو خود میں بھینچتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"آئندہ ایسا کبھی مت کرنا..."

وہ بہت ڈر گئی تھی کہ اگر وہ گھر سے باہر اکیلے نکل چکے ہوتے اور کوئی انہیں نقصان پہنچا دیتا تو وہ ایک بار پھر سے مر جاتی۔

انہیں چومتے ہوئے اس نے خود سے الگ کیا۔

"بچے...ماما کو بتائے بغیر کہیں نہیں جاتے۔"

"ماما ہم کہیں نہیں گئے تھے ہم تو بیڈ کے نیچے چھپے ہوئے تھے"

میر نے جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوری..."

یلماز کچھ شرمندہ، تھوڑا ڈرا ہوا سا لگ رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں بچے..."

اس نے نرمی سے اس کے ماتھے پر آتے بال پیچھے کیے۔

"بس ماما ڈر گئی تھیں نا کہ آپ کہیں دور نا نکل گئے ہو۔پتا ہے نا باہر گندے لوگ بھی ہوتے ہیں؟"

دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

ایک جیسے پیلی ٹی شرٹس، نیلے ٹراؤزرز اور ایک جیسے ہیئر ہٹ میں ان کو پہچان پانا ناممکن تھا۔

یہ ایک جیسا ہیئر کٹ بھی میر کی ضد پر ہوا تھا ورنہ ان کو پہچاننے کے لیے اس کا واحد سہارا ہیئر سٹائل ہی تھا۔اب وہ ان کے بیچ کا فرق عادات کی بنیاد پر پہچانتی تھی۔

ایک طرف یلماز تھا... نہایت حساس، گم گو، کم شرارتی اور شرمیلا سا جو اجنبیوں سے احتراز برتتا تھا۔

دوسری جانب تھا میر...

بے تحاشہ باتونی، سب سے گھل مل جانے والا، چوبیس گھنٹے سوالات پہ سوالات کرنے والا اور شرارتوں کا طوفان لے آنے والا لاؤ بالی سا۔

"وہ آپ..."

یلماز نے کوئی بات کہنا چاہی مگر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"بولو مازی...ایسے جھجھک کر بات مت کیا کرو...ماما کو اچھا نہیں لگتا"

وہ کچھ سوچنے لگا۔

"آپ...ماریں گی تو نہیں نا؟"

اس کے سوال کی چوٹ اسے اپنے دل پر محسوس ہوئی۔

وہ ایسی ہی باتیں کیا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بچہ...میں کیوں ماروں گی آپ کو؟"

وہ کچھ سوچنے لگا۔

"وہ...م...مجھ سے نا...باتھ روم میں شیمپو گر گیا تھا۔"

اس نے جھجھکتے ہوئے کہہ دیا۔

اتنے مہینوں کی اس کی محنت یہ ضرور رنگ لائی تھی کہ بلاشبہ ڈرتے ڈرتے ہی سہی مگر وہ اسے سچ بتادیا کرتا تھا۔یعنی وہ اس پر اعتبار کرنے لگا تھا۔

"بس اتنی سی بات؟ابھی صاف کردیتے ہیں۔ویسے آپ باتھ روم میں کیا کرنے گئے تھے؟"

اس کی ناک نرمی سے کھینچتے ہوئے اس نے کہا۔

"وہ...میر نے کہا تھا کہ..."

میر نے اسے گھورا۔

"میر...اب کیا نیا تجربہ کرنا تھا؟"

اس نے سر پر ہاتھ مارا۔

"اووف...مازی یار..."

میر کی بات پر اس نے ہنسی ضبط کی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کہہ رہا تھا کہ بلبلے بناتے ہیں۔اور باقی شیمپو سے dough بنا کر کھیلیں گے"

یلماز نے اس کے مزید "راز" فاش کیے۔

"شیمپو سے کیسے؟"

میر نے شرارتی سے مسکراہٹ چہرے پر لائی۔

"وہ...ماما وہ ہم نے یوٹیوب پر دیکھا تھا۔"

اس نے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"اف اللہ..ایک تم اور ایک تمہارے تجربے...جاؤ دونوں ابھی کھیلو۔اور خبردار باہر کوئی نہیں جائے گا ورنہ میں آپ کے چوچو سے پوچھ لوں گی کہ اس لیٹر میں آپ نے کیا لکھا ہے"

دھمکی اس نے میر کو دی تھی۔

"نہیں... نہیں نہیں پلیز نہیں"

وہ ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے نہیں پوچھوں گی۔ لیکن کوئی الٹا کام نہیں ہو گا اوکے"

اس سے وعدہ کرتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بھاگ گئے۔

انہیں جاتا دیکھ کر وہ مسکرائی۔

"میرے شہزادے"

محبت بھرے لہجے میں اس نے کہا اور کچن کی جانب مڑ گئی۔

کچھ دن پہلے میر اور یلماز دونوں نے اپنے چوچو کو خفیہ خط لکھا تھا۔ وہ چوچو کی جانب بھیجا تو اسی نے تھا مگر ان دونوں نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ نہ کھول کر دیکھے گی نہ پوچھے گی کہ کیا لکھا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ کچن میں اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ اس بات سے انجان کہ وہ دو معصوم معصوم سے خط کہاں پہنچ چکے تھے یا ان خطوط کی وجہ ان کی زندگیاں پھر سے آزمائش کو شکار ہونے والی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہاں کے درختوں کا تو کیا ہی کہنا دیودار Cedrus deodara!

جسے مقامی زبان میں "دیار" کہتے ہیں، سوات کے بلند مقامات پر پائے جانے والے اہم درختوں میں شامل ہے۔اس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے اور تعمیرات میں استعمال ہوتی ہے۔"

وہ سفر کے دوران اسے معلومات بھی فراہم کر رہا تھا۔

پہاڑں کا بیٹا اپنے علاقے کی قدرتی دولت سے کیسے غافل ہو سکتا تھا۔

چڑھ پائن یعنی Pinus roxburghii ہماری زبان میں "سرو" زیادہ تر سوات کے نچلے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔یہ خشک علاقوں میں اگتے ہیں اور اپنی ریزن کی پیداوار کے لئے مشہور ہیں۔

پھر آتے ہیں Pinus wallichiana جسے مقامی زبان میں "کائل" کہا جاتا ہے، سوات کے بلند مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ان کی لمبی، نیلگوں سبز سوئیاں ہوتی ہیں اور یہ ٹھنڈی، نم جگہوں میں پائے جاتے ہیں۔"

وہ ہمیشہ کی طرح نان سٹاپ بولتا جا رہا تھا۔

"ہمالیائی سپروس Picea smithiana مقامی طور پر "رنزل" کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ درخت یہاں کے بلند مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ان کی شاندار شکل اور لمبائی انہیں الگ سا بناتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہمالیائی بلوط Quercus semecarpifolia "بنج" کے نام سے معروف، یہ چوڑے پتے والے درخت درمیانی سے بلند مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ان کی لکڑی سخت اور پائیدار ہوتی ہے۔

سلور فر Abies pindrow یہ درخت، جو "پرّو" کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ درخت پہاڑی علاقوں میں ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے کے لئے اہم ہیں۔

ہمالیائی برچ Betula utilis "بھوج پتر" کے نام سے مشہور، یہ درخت زیادہ تر بلند مقامات پر درختوں کی لائن میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی چھال کو زمانہ قدیم میں لکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

اخروٹ Juglans regia ظاہر ہے میووں کے لیے اور چنار تو خزاں میں قابل دید ہوتے ہیں۔"

وہ چپ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو کب سے ہوں ہاں میں ہی جواب دیتی جا رہی تھی۔

"درخت سوات وادی کی قدرتی خوبصورتی اور ماحولیاتی دولت ہیں۔ یہ تو قدرتی حسن سے مالا مال ہے لیکن پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی شجر کاری بہت ضروری ہے۔ ماحولیاتی

گندگی اور گلوبل وارمنگ سے بچنے کا واحد حل یہ درخت ہی ہیں جو قدرت کا تحفہ ہوتے ہیں۔انسان کے دوست اور ماحول کے رکھوالے"

"ہوں..."

وہ اس کی خاموشی کو بہت محسوس کر رہا تھا۔

"ناشتہ تو بہت مزے کا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے موضوع بدل کر دیکھا۔

گاڑی چلاتے ہوئے اسے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا مگر دملہ نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔وہ جانتا تھا وہ اس سے ناراض ہے۔

"وہ بچہ اور اس کے والدین کراچی سے تھے۔اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہے اس کی جان بچ گئی اور وہ اب اپنے پیاروں میں ہے"

رات کے واقعے کا حوالہ پھر سے سن کر اس کا ضبط ٹوٹ گیا۔

"بہت شوق ہے تمہیں سوشل ورک کرنے کا؟..."

وہ جو آدھے گھنٹے سے چپ چاپ اس کی باتیں سنتی جا رہی تھی، پھٹ پڑی۔

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟ دریا کی لہریں دیکھی تھیں؟ لوگوں سے ان کے پیارے ملوانے کے چکر میں خود اللہ کو پیارے ہو جاتے تو؟...میں کیا کرتی؟"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس کی آواز لڑکھڑا گئی کیونکہ اسے وہ خوفناک منظر رہ رہ کر یاد آ رہا تھا۔

"اچھا ہے نا تمہیں آزادی مل جاتی...ویسے بھی تمہیں میری بیوہ بننے کا بہت شوق ہے..."

وہ اس کے کہے گئے جملوں کا حوالہ دے رہا تھا۔

اپنے ہی کہے گئے الفاظ پر اسے بے تحاشہ رونا آیا مگر وہ روئی نہیں۔

"جسٹ شٹ اپ او کے"

اسے لگا تھا وہ مزاقاً کچھ کہے گی، لڑے گی مگر نہیں...

"یار کیا ہو گیا ہے تمہیں؟...کتنے دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں عجیب سی ہو گئی ہو۔ جس بات پر ہنسنا ہوتا ہے تم رونا شروع کر دیتی ہو... عجیب کھوئی کھوئی سی رہتی ہو، کبھی دیوار کی جانب چہرہ کیا خود سے ہی مسکرا مسکرا کر پتا نہیں کیا سوچتی رہتی ہو اور کبھی فضول رونا شروع کر دیتی ہو"

www.novelsclubb.com

وہ ہڑبڑا سی گئی۔

کیا اس کے دل کی کیفیت اتنی زیادہ ظاہر ہو رہی تھی۔

"ن... نہیں ایسی تو"

اس نے اپنی جانب کی کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں"

اس کی آنکھوں مین دیکھے بغیر بات کرنا نسبتاً زیادہ آسان کام تھا۔

"تو پھر کیا مسئلہ ہے؟"

اس کے دل کی دنیا الٹ پلٹ کر پوچھ رہا تھا کہ اسے مسئلہ ہے؟

کیا وہ واقعی اس کا دل و دماغ پڑھ نہیں پا رہا تھا یا اس کے وہم و گمان سے بھی بالاتر بات تھی جو وہ تصور میں بھی نہیں سوچ رہا تھا کہ اسے کیا "مسئلہ" ہے۔

وہ بن کہے اس کے دل کو پڑھ لینے والا کیسے اپنی اتنی بڑی فتح سے بے خبر تھا۔

"بولو دملہ کیا مسئلہ ہے؟..."

وہ خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

"میری بات سنو...میں نے عوام کی حفاظت کا حلف لیا تھا۔وہ بچہ میری ذمہ داری تھا۔اسے بچانا میرا فرض تھا۔سوچو اگر اسے کچھ ہو جاتا تو اس کے ماں باپ کا کیا حال ہوتا؟سوچ سکتی ہو اولاد کو اپنی نظروں کے سامنے کھو دینے کا کیا دکھ ہوتا ہے؟خود کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کہ اگر اس بچے کی جگہ تمہارا اپنا بچہ ہوتا اور تم بے بسی سے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے موت کے منہ میں جاتا دیکھتی اور آس پاس کھڑے لوگ تماشائیوں کی طرح بس نظارہ کر رہے ہوتے تو وہ کیسی جان لیوا بے بسی ہوتی دملہ؟"

اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔

"اگر اللہ نہ کرے آئندہ بھی کبھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو میں کبھی لوگوں کی مدد کرنے سے گریز نہیں کروں گا صرف اس لیے کہ میرے پیچھے میری فیملی ہے جو میرا انتظار کر رہی ہے۔"

وہ اسے ساکت نظروں سے دیکھتی چلی گئی۔

کچھ عجیب سا احساس تھا۔

www.novelsclubb.com

فخر، خوف، غصہ، اور سب سے بڑھ کر محبت...

اس شخص سے نفرت کرنے کی بس ایک وجہ تھی جو وہ شدت سے چاہتی تھی کہ کاش اس نے ایسا نہ کیا ہوتا۔

وہ شخص جو انجان بچے کے لیے دریا میں بغیر سوچے سمجھے چھلانگ لگا دے وہ نہ اپنے باپ کے دوست کی بیٹی، اپنی بچپن کی دوست کے ساتھ ایسا کچھ بھی کرنے کا سوچ ہی نہیں سکتا۔

"ہمائل..."

اس کا دل زور زور سے دھڑکا۔

"تم..."

وہ الفاظ ڈھونڈنے لگی تھی۔

"تم بہت اچھے ہو..."

وہ پہلے چونکا، اس کی جانب دیکھا اور گاڑی روک دی۔

www.novelsclubb.com

"وہاٹ؟..."

استہزائیہ رمک کے ساتھ وہ ہنسا تھا۔

"میں اچھا ہوں؟ میں یعنی تمہارے بقول ہمائل فاروق خان عرف شیطان؟"

اس نے بے یقینی سے اپنی جانب اشارہ کر کہ پوچھا۔

"میر پلیز تنگ مت کرو چلو..."

اس نے ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔وہ کسی طرح بات بدلنا چاہتی تھی۔

"مسٹر خان نہیں بولو گی؟"

www.novelsclubb.com

"مسٹر خان پلیز اپنی ٹرٹر بند رکھیے میرے سر میں درد ہونے لگا ہے"

وہ ہنسا۔

"یہ ہوئی نا بات...ویسے جب جب میں اپنی وردی کی نیم پلیٹ پر لکھا ہوا 'خان' پڑھتا ہوں نا...مجھے تم یاد آجاتی ہو اور پھر میں ہنس دیتا ہوں"

وہ مسکرائی۔

"یعنی تم کام کے وقت بھی الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہو؟ تمہارے سپاہی بولیں گے کہ ہمارا آفیسر پاگل اور ذہنی مریض ہے"

"چچ...چچ...چچ"

اس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنے پتی کو عزت دیتے ہیں۔ایسے القابات سے نہیں نوازتے"

وہ ہنسی۔

"پتی؟...چائے کی پتی یا قہوے کی پتی؟"

ہمائل کو یک دم یاد آیا تھا۔

"کیا یاد کروایا یار...ابھی تھوڑا آگے چائے کا ڈھابہ ہے وہاں سے چائے وغیرہ پیتے ہیں اور"...

www.novelsclubb.com

"کتنی چائے پیتے ہو تم..."

اس نے ہمائل کو ٹوکا تھا۔

"بی بی ناشتے کے ساتھ ہی پی تھی۔ڈیڑھ دو گھنٹے کا سفر ہے۔چالیس کلو میٹر دور...چائے قہوہ ہمارا فیول ہے اور تم چاہتی ہو کہ میں بغیر فیول کے گاڑی چلاتا رہوں؟"

"ڈیڑھ دو گھنٹے؟"

دو گھنٹے کا سن کا اس کا دماغ مزید خراب ہوا۔

"راستے پر ڈیپینڈ کرتا ہے، موسم خراب ہو، لینڈ سلائڈ نگ وغیر ہو تو زیادہ ٹائم بھی لگ سکتا ہے..."

www.novelsclubb.com

اس کا منہ کھل سا گیا۔آج تو وہ صبح صبح ہی تھک چکی تھی اور پہاڑی راستہ اب دشوار اور چڑھائی والا ہو چکا تھا۔

"انجوائے کرنے آئی ہو تو انجوائے کرو...بڈھی روح مت بنو"

وہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"انجوائے کیا خاک کروں؟ اگر راستے میں پھر کوئی دریا وغیرہ آ گیا تو تم نے دوبارہ چھلانگ لگا دینی ہے"

وہ اسے گھورنے لگا۔

"تم نے مجھے خودکش ذہنی مریض سمجھ رکھا ہے؟"

اب کی بار دلمہ نے اسے واپس گھور کر دیکھا۔

"نہیں سوات کا جنگلی جانور سمجھ رکھا ہے"

اس نے جھٹ سے جواب دیا تھا۔

"اگلی بار تمہیں ساتھ لے کر کودوں گا ٹھیک ہے؟ تاکہ ڈوبیں تو ساتھ ڈوبیں اور تمہیں میری موت کا تکلیف دہ منظر اکیلے نہ دیکھنا پڑے...اوکے"

www.novelsclubb.com

وہ مزاق کرتے ہوئے ہمیشہ کی طرح سمجھ رہا تھا کہ اب بھی وہ اسی قسم کا کوئی جواب دے گی کہ اسے اس کی موت کا منظر دیکھ کر مزہ آئے گا یا اسے اچھا لگے گا مگر وہ تو جیسے سن ہو کر رہ گئی تھی۔

وہ گاڑی میں گانا چلانے کی کوشش کرنے لگا۔

ہو گئے پاگل تیری یادوں میں ہم

تم چلے آؤ پہاڑوں کی قسم...

اس نے گانا پلے کیا تھا۔

ہم تمہاری راہ دیکھیں گے صنم...

تم چلے آؤ پہاڑوں کی قسم...

"مجھے اداس گانے نہیں اچھے لگتے"

یہ کہتے ہوئے ہمائل نے خود ہی گانا بدلا۔

www.novelsclubb.com

"دہ ستر گی جادو گری دی دہ مینہ لیونے دہ

(یہ آنکھیں جادوئی ہیں... یہ محبت دیوانہ ہے)

جانان جانان..."

وہ ساتھ ساتھ گنگنانے لگا تھا۔

دہ ستر گی جادو گری دی دہ مینہ لیونے دہ

"جانان... جانان... جانان"

www.novelsclubb.com

جانان چی پکی اوسے سومرہ خُکلے دنیا گئے دہ

(جس دنیا میں میرا محبوب رہتا ہے، وہ دنیا کتنی خوبصورت ہے)

جانان جان جانان... جانان

اس نے پھر سے گانا بدل دیا۔ شاید وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کرنا چاہ رہا تھا۔ مگر وہ تو اس کے الفاظ سے ہی پتھر کی ہو چکی تھی۔

"زما گلاب گلاب جانان دے

(میرا محبوب گلاب گلاب ہے)"

وہ ساتھ ساتھ گا رہا تھا۔

"ڈیر راتہ گران دے

"(مجھے بہت عزیز ہے)

www.novelsclubb.com

وہ ایک بار پھر سے گانا بدل چکا تھا اور دوبارہ جانان لگا چکا تھا۔

"دہ ستر گی جادو گری دی، دہ مینہ لیونے دہ"

وہ اپنی گھٹن کو کم کرنے کے لیے گہرے سانس خارج کرتی کھڑکی کھول کر تازہ ہوا لینے لگی۔ انہیں وہاں پہنچتے پہنچتے واقعی تقریباً دو گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت لگا تھا۔

پہاڑوں کی اونچائی پر واقع مالک جبہ ایک سکی ریزورٹ

((ski resort ہے جو کہ فضاگٹ سے تقریباً چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ سردیوں میں اس کی رونق اور مزہ دوبالا ہو جاتا ہے کیونکہ سکی کا کھیل برفباری کا کھیل ہوتا ہے۔ گرمیوں میں بھی سبزے میں لپٹے پہاڑ مقناطیسی کشش کے ساتھ سیاحوں کی توجہ کھینچتے ہیں۔

یہاں کی چیئر لفٹ اور زپ لائن بہت مشہور ہے۔اس کے علاوہ گھڑ سواری بھی کی جاتی ہے۔ پکنک، کیمپنگ، ہائیکنگ، ماؤنٹین بائی کنگ، مختلف قسم کے ہوٹلز اور دوسری سرگرمیاں بھی اسے پرکشش مقام بناتی ہیں۔اس کا نسبتاً کم اونچائی پر واقع حصہ "چار باغ" کہلاتا ہے جہاں وہ ابھی پہنچے تھے۔

"ہم یہاں رات نہیں ٹھہریں گے"

گاڑی محفوظ مقام پر کھڑی کرتے ہوئے ہمائل نے کہا۔

"شام کے وقت کالام کے لیے نکل جائیں گے"

www.novelsclubb.com

اس نے سیٹ بیلٹ کھولا۔

"کیوں؟"

دلمہ نے سوال کیا تھا۔

"بھئی پلان کے حساب سے یہاں سے کالام، مہوڈنڈ جھیل وغیرہ اور پھر گھر واپس..."

اسے مایوسی سی ہوئی۔

"مجھے ابھی لاہور نہیں جانا..."

وہ مسکرایا اور گاڑی سے نکلتا نکلتا رکا۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے سوات تمہیں بھا گیا ہے؟"

وہ مسکرائی اور دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ یہ محبت کی وادی ہے۔ایک طلسماتی جگہ جو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے۔"

وہ اس کی آنکھوں سے نظریں نہیں ہٹا پائی۔

"ہاں یہ وادی طلسماتی محبت نگری ہے اور تم یہاں کے ساحر ہو جس نے نا جانے میری آنکھوں پر اور دل و دماغ پر کیا جادو کر دیا ہے کہ مجھے تمہارے علاوہ کوئی اور اب دکھائی ہی نہیں دیتا۔ہاں تم ساحر ہو... جس کے سحر سے میں کبھی آزاد نہیں ہونا چاہتی"

وہ سوچ کر مسکرائی تھی۔

"اوئے..."

ہمائل نے اس کے آگے ہاتھ لہرا کر اس کی کیفیت کو توڑا۔

"سن بھی رہی ہو میں نے کیا کہا؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا بولا ہے؟..."

www.novelsclubb.com

اس نے سوال پوچھا تو وہ ہڑبڑا سی گئی کیونکہ وہ تو بس اس کی آنکھوں میں ہی کھو کر نا جانے کہاں پہنچی ہوئی تھی۔

"اف... بیگم صاحبہ میں نے کہا ہے کہ ہم کچھ دن سوات والے گھر میں رہیں گے۔ پھر میں چلا جاؤں گا اور تم یہیں رہنا ٹھیک ہے؟"

"نہیں"

وہ جھٹ سے بولی تھی۔

"کیا نہیں؟"

وہ اس کی بات نہیں سمجھا تھا۔

"مطلب مجھے لاہور جانا ہے"

وہ "تمہارے ساتھ" کا اضافہ نہ کر سکی۔

"کمال ہے یار... تھوڑی دیر پہلے تم کہہ رہی تھی کہ تمہیں لاہور نہیں جانا"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"م...میرا مطلب ہے کہ..."

وہ الفاظ ڈھونڈنے لگی۔

"آج ہی کی تاریخ میں بات مکمل کر لو تاکہ پھر ہم آسانی سے گھوم لیں"

وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"مجھے ساری جگہیں گھوم کر جانا ہے۔ گبین جبہ بھی، سارا کالام بھی ساری جھیلیں بھی، جنگلات بھی سب کچھ..."

www.novelsclubb.com

وہ اسے آنکھیں کھولے دیکھ کر ہنستا گیا۔

"تو یوں کہو نا... چلو دیکھتے ہیں۔ لیکن پھر اس کے بعد مجھے فوراً لاہور کے لیے نکلنا ہو گا۔"

"تو ساتھ چلیں گے نا... میرا مطلب ہے کہ امی لوگوں سے ملے ہوئے بھی ٹائم ہو گیا ہے تو..."

وہ کچھ سوچنے لگا۔

"اچھا... چلو ابھی تو گاڑی سے نکلو نا پھر دیکھتے ہیں یہاں سے کہاں جانا ہے... آپ نے حکم دیا ہے اس لیے ماننا تو پڑے گا نا مرشد جی"

وہ ہنس دی۔

"یعنی کہ تم ارباز لالہ کی بات کو سچ ثابت کرنا چاہتے ہو"

دونوں باہر نکلے تو اس نے گاڑی کو اچھی طرح سے لاک کیا۔ ہمائل نے کیمرے کا بیگ پہنا جبکہ دملہ نے صرف اپنا پرس لیا اور اس کا ہاتھ تھامے چل دی۔

موسم ٹھنڈا اور خوشگوار سا تھا جیسے سردی کا موسم ہو اور بادلوں نے سورج کو چھپا رکھا ہو۔

جینز پر سرمئی رنگ کی گول گلے والی ہلکی سی شرٹ پہنے ہمائل کو تو سردی نہیں لگ رہی تھی البتہ دملہ نے خود کو شال میں لپیٹ رکھا تھا۔

"ایسی بھی کوئی بات نہیں...ویسے تو مجھے غصہ نہیں آتا لیکن اگر آئے تو تمہیں پتا ہے...ہم پٹھان اے ہم سے بچ کہ رہنا بی بی"

اس نے آخری جملہ پشتو لہجے میں کہا تو وہ ہنس دی۔

"کیوٹ لگتے ہو ایسے بولتے ہوئے"

اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تمہیں تو ہماری پشتو اور ہمارے کلچر سے نفرت تھی؟"

وہ چلتے چلتے اب کافی بھیڑ میں آچکے تھے۔

"نہیں...میں نے جھوٹ بولا تھا۔بکواس کی تھی"

اس نے جھجھکے بغیر اعتراف کیا۔

www.novelsclubb.com

"اس جگہ سے میں کبھی نفرت نہیں کر سکتی۔ سوات میرے بچپن کا یعنی میرا اپنا، میرے وجود کا حصہ ہے۔ اس کے لوگوں سے، اس کی تہذیب سے مجھے بہت محبت ہے۔"

وہ کہنا تو چاہتی تھی کہ اسے ہر اس چیز سے محبت کا جس کا تعلق تم سے ہے۔ مگر الفاظ کو جیسے تالا لگ جاتا تھا۔

وہ مسکرایا۔

"اور کیا اس محبت میں... ہمائل فاروق خان کا بھی تھوڑا سا حصہ ہے؟"

ہمائل نے سرگوشی سی کی تو اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو بہت منتظر سا اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ حصہ تو کیا اس کی ساری محبتیں ہی ہمائل فاروق خان کے نام ہیں۔ سوات ہمائل کا ہے اسی لیے اسے سوات سے محبت ہے، پشتو زبان اس کی ہے اسی لیے اسے اس زبان سے بھی محبت ہے۔ مگر وہ چپ رہی اور نظریں چرا لیں۔

اس نے مسکرا کر اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما۔

"مزاق کر رہا ہوں...اب موڈ مت خراب کر لینا۔میں تم سے محبت کرتا ہوں یہی کافی ہے۔بدلے میں مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیئے۔بس..."

اس نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔

"خوش خوش رہا کرو"

دملہ نے لاشعوری میں اس کے ہاتھ تھامے اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

وہ آنکھیں جن میں دیکھ کر وہ سب کچھ کہہ دینا چاہتی تھی۔

"تم..."

وہ بولی تو اس کی آواز بھر آئی تھی۔

"تم...نے"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"تم...بدلہ تو نہیں لے رہے نا؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس پہلی رات والے خواب کے زیر اثر تھی کہ اگر وہ اسے اپنے دل کی حالت بتادے تو وہ اسے ٹھکرادے گا۔اپنی فتح کا اعلان کرتے ہوئے اس کے جذبات کو روندھ ڈالے گا۔

"کیا مطلب؟ کس بات کا بدلہ؟"

وہ سمجھا ہی نہیں تھا۔

"ک...کچھ نہیں..."

اس نے اس کے ہاتھ کو چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ادھر دیکھو"

دھیرے سے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے وہ اس کی بھری ہوئی آنکھیں دیکھ چکا تھا۔

"میں کیوں تم سے بدلہ لوں گا؟اور کس چیز کا بدلہ؟ کیا تم نے میری پراپرٹی ہتھیائی ہے؟ یا میری کوئی گائے بھینس چوری کی ہے؟"

وہ ہنس بھی نہ سکی۔

"ارے یار...بی جان یہاں ہوتیں ناتوان کو لگتا کہ میں تمہیں ستا رہا ہوں اور مجھے گھر سے باہر نکال دیتیں۔دیکھو تمہیں جو بھی پرابلم ہے تم..."

وہ آس پاس دیکھتے ہوئے اسے ایک طرف لے آیا جہاں بھیڑ کم تھی۔

"یہاں بیٹھو"

بڑی سی چٹان پر اسے بیٹھنے کا کہا اور خود اس کے برابر بیٹھ گیا۔

"دیکھو دملہ..."

اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"میں جانتا ہوں تم احسن چاچو کی وجہ سے بہت ڈسٹرب ہو۔لیکن تم اپنے دل کی بات مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔تمہیں وہ یاد آتے ہیں تو میری ساتھ اس کے ان کی باتیں شیئر کرو...اگر تمہیں رونا ہو،ہنسنا ہو تو میں ہوں نا..."

اسے بلاوجہ ہی بہت رونا آرہا تھا۔

"یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجبوری میں میرے ساتھ ہو اور مجھ سے بہت نفرت کرتی ہو..."

اس نے یہ دم نفی میں سر ہلایا۔

"دوست تو ہم پہلے بھی تھے نا؟ شوہر کے ناطے نہ سہی ایک دوست سمجھ کر تم مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔ رونا ہو تو میرا کندھا حاضر ہے، ہنسنا ہو تو میں ساتھ ہنسوں گا، لڑنا ہو تب بھی میں موجود ہوں۔ پھر تم اندر ہی اندر کس بات پر یوں گھٹ گھٹ کر جی رہی ہو؟ کیا بات سکون نہیں لینے دے رہی؟"

اس کے لب ہلے۔

"تم...م...میں...وہ"

وہ بہت غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔

وہ چاہتی تھی کہ اسے سب کچھ بتا دے۔ اس سے سوال کرے، شکوہ کرے۔

"میں...کچھ نہیں"

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔

ہمائل نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"اوکے کوئی بات نہیں میں انسسٹ نہیں کروں گا۔جب تم مجھے بتانے کے لیے مکمل طور پر تیار ہو جاؤ تو بتا دینا اوکے"

اس کے ہاتھ تو تھپتھپاتے ہوئے وہ کھڑا ہوا۔

"بہت ہو گئیں ایموشنل باتیں۔اب ذرا مالم جبہ کو بھی لفٹ کروا لیتے ہیں"

اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے اس نے کہا۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی اور مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

"پہلے گھڑ سواری یا چیئر لفٹ؟..."

ہمائل نے سوال کیا۔

"مجھے چیئر لفٹ پر نہیں بیٹھنا..."

اس نے آس پاس نظر دوڑائی۔

سبزے سے لپٹے پہاڑ، تازہ سکون آواز ہوا اور نیلگوں آسمان...

وہ جیسے کسی نقلی سینری میں موجود تھے۔(سوات کے سبزہ زار کو کَش گرینری بھی کہا جاتا ہے۔)

"تمہارے تو اچھے اچھے بھی بیٹھیں گے چلو..."

اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے لے جانے لگا۔

"رکو تو سہی...ارے... مسٹر خان...رکو تو... سنو تو"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی کوئی بات نہیں سن رہا تھا۔

چار باغ میں کھانے کے مختلف سٹالز جیسے چپس وغیرہ بھی تھے اور بچوں کے لیے کھیلنے، مختلف سرگرمیوں کے مقامات بھی۔ وہیں سے ٹکٹ خریدی جاتی اور چیئر لفٹ پر جایا جاتا تھا۔

انہوں نے بھی وہیں سے ٹکٹ لی اور کچھ دیر کے بعد وہ چیئر لفٹ پر موجود تھے۔

فضا گٹ والی چیئر لفٹ ایک باکس کی طرح کی تھی جس کے دروازے بھی تھے مگر یہاں کی چیئر لفٹ مختلف تھی جس کا چھت، دیوار ایں اور دروازہ کچھ بھی نہیں تھا۔ صرف دو جڑی ہوئی سیٹس تھیں جن پر سامنے کی جانب سیفٹی کے لیے سٹینڈز کی طرح کے لوہے کے حفاظتی بند سے تھے۔ یہ کم اونچائی سے سفر شروع کرتیں اور بہت آہستہ آہستہ سے اوپر جاتی تھیں۔ ایک طرف کا کرایہ الگ اور واپس آنے کا بھی الگ سے کرایہ ہوتا تھا۔

"ہمائل مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے"

دائیں طرف دملہ اور بائیں جانب ہمائل تھا۔

اس کے باوجود کہ لفٹ بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی وہ آنکھیں بھینچے اور ہمائل کا بازو جکڑے بیٹھی تھی۔

"کلمہ پڑھ لو"

ہمائل نے اپنے بازو کو جکڑے اس کے ہاتھوں کو نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل انسان بنو...مجھے واقعی ڈر لگ رہا ہے"

"میں ہوں نا...ڈرنے کی کیا بات ہے؟اگر پچھلے سال کی طرح چیئر لفٹ ٹوٹ بھی گئی تو..."

اس نے یک دم آنکھیں کھول دیں۔

"کیا؟ پچھلے سال ٹوٹی تھی؟"

وہ اسے جان بوجھ کر ستا رہا تھا۔

لفٹ اب آہستہ آہستہ اوپر کی جانب جانے لگی۔لفٹس اتنی آہستہ سے چل رہی تھیں کہ ان کے سوار لوگ ایک دوسرے کے پاس سے گرتے گرتے باتیں بھی کر رہے تھے۔

"لو اس میں کوئی نئی بات ہے۔ہر سال کچھ نا کچھ ہوتا ہے۔خاص طور پر اس چیئر لفٹ کو"

اس نے مزید مضبوطی سے اس کا بازو جکڑا۔

"آوچھ آرام سے یار...تم تو میرا بازو ہی اتار دو گی"

وہ آنکھیں پھر سے بند کر چکی تھی۔

"یار آنکھیں تو کھولو...دیکھو مالم جبہ کی خوبصورتی..."

وہ گلے میں پہنے بیگ سے کیمرہ نکالنے لگا۔

"آنکھیں کھولو پلیز..."

وہ اسکا بازو بھی نہیں چھوڑ رہی تھی۔

"وہ نیچے بچے کو میری ضرورت ہے میں چھلانگ مار رہا ہوں"

"ہمائل..."

www.novelsclubb.com

اس نے کی دم آنکھیں کھول کر اسے پکڑ لیا تو وہ ہنسنے لگا۔

"دفع ہو جاؤ تم..."

اس کی نظر نیچے گئی تو ایک دفعہ حواس باختہ ہوئے۔

وہ کافی اونچائی پر آ چکے تھے کہ پہاڑوں پر تیرتے بادل روئی کی مانند بہت نزدیک نظر آنے لگے تھے۔دھند بڑھتی جا رہی تھی۔

"منظر تو دیکھو پاگل"

وہ خوبصورت نظاروں کی تصاویر اور ویڈیوز اتارنے لگا۔

دملہ نے ہمت کر کہ نظر دوڑائی تو مبہوت سی رہ گئی۔

نیچے دیکھنے پر سبزے کی چادر بچھی ہوئی معلوم ہوتی تھی جس پر ایک ذرا بھی سلوٹ نہیں تھی۔دیو قامت درخت جو اس دلکشی میں مزید اضافہ کرتے تھے کسی طلسماتی کہانی کے کردار معلوم ہوتے تھے۔مکان،دکانیں اور لوگ چھوٹے چھوٹے نظر آنے لگے۔ہوا مزید ٹھنڈی ہو گئی۔

"ادھر دیکھو سمائل..."

وہ اس کے اڑے اڑے سے رنگ اور بکھرے بالوں والی تصویر اپنے کیمرے میں محفوظ کر چکا تھا۔

"بس کرو اور میرا ہاتھ پکڑو..."

اس نے چڑ کر کہا تو ہمائل نے کیمرہ واپس اس کے بیگ میں رکھا جو اس نے پہن رکھا تھا۔

"ادھر کرو ہاتھ..."

اس کے ٹھنڈے ہوتے ہاتھوں کو تھام کر اس کا ڈر ختم کرنے کی کوشش کی۔

جیسے جیسے لفٹ مزید اوپر جا رہی تھی نیچے کھڑے لوگ اور دوسری چیزیں چھوٹی سی ہوتی جا رہی تھیں اور ٹھنڈ میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔

"دھند بڑھ رہی ہے"

دملہ کی بات پر وہ ہنسا۔

"میڈم یہ دھند نہیں بادل ہیں"

اس نے اس کی تصحیح کی۔

www.novelsclubb.com

تقریباً چھ سات منٹ کے بعد وہ دوسری جانب یعنی آخری سرے پر موجود تھے۔جو ایک قلعے کا چھت معلوم ہو رہا تھا۔آس پاس ریلنگ بنی ہوئی تھی چیئر لفٹ کو آپریٹ کرنے والے لوگ جو یہاں پہنچنے والے سیاحوں کو واپس بھی بھیجتے تھے۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر پہاڑ کی چوٹی پر قدم رکھتے ہوئے وہ خود کو بہت تازہ دم سا محسوس کر رہی تھی۔وہاں سے دائیں بائیں جانب مختلف ڈھابے اور چھوٹی چھوٹی دکانیں بھی تھیں۔

"یہاں کی چھلی میں نے بہت کھائی ہے...چلو تمہیں کھلاتا ہوں"

وہ کم بھیڑ والی تنگ سے راستے والی جگہ پر اسے لے کر چل پڑا جہاں قدم رکھتے ہوئے بھی اسے ڈر سا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک جگہ کونے پر دو مقامی لوگ چھوٹا سا ٹینٹ لگا کر بڑی سی دیگ سامنے رکھ کر پلاسٹک کی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ایک بڑی عمر کا دبلا سا مرد تھا جس نے سر پر نماز والی ٹوپی پہن رکھی تھی جبکہ دوسرا سولہ سترہ سال کا لڑکا تھا۔

"سلام...چاچا...پاخیر راغلے..."

اس نے اونچی آواز میں کہا تو وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

پل بھر میں ان کے چہرے شناسائی سے دمکنے لگے۔

"اوئے مڑہ...کپتانہ"

وہ گرم جوشی سے اس کے گلے لگ گئے تو دلمہ تھوڑا فاصلہ بنا کر کھڑک ہو گئی۔

اسے وہ ان دونوں کے ساتھ پشتو بولتا بہت پیارا لگ رہا تھا۔وہ مسکرائی۔

کتنی پیاری زبان ہے نا پشتو"

اس نے خود سے جیسے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یا ہمائل کی زبان ہے اس لیے پیاری لگ رہی ہے"

وہ ہنس دی۔

"چاچا...پہچانا"

وہ بزرگ دلمہ کو بھی کہیں دیکھے دیکھے لگ رہے تھے۔

"اسلام علیکم..."

اس نے آہستہ سے انہیں سلام دیا۔

"وعلیکم سلام بچے...

"دلتہ کینہ بچے (یہاں بیٹھ جاؤ)..."

انہوں نے اپنی کرسی کی جانب اشارہ کیا۔

"چاچا پشتو نہیں آتی اس کو"

ہمائل نے اردو میں ہی کہا۔

"کوئی بات نہیں بچے ہم کو اردو بھی آتا ہے پنجابی بھی آتا ہے۔ تم بولو تم کو کیا سنائے"

وہ ان کے خالص پشتو لہجے میں کہے گئے اردو کے الفاظ سن کر مسکرا دی۔

"دملہ تم نے بھی نہیں پہچانا؟... غور سے دیکھو کون ہے؟"

وہ ان کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"چاچا یہ میری بیوی ہے۔پنجابی آفت۔اور دلہ یہ وہ ہیں جن کے باغ سے ہم نے انگنت دفعہ پھل چرائے ہیں"

اس کے چہرے پر پہلے بے یقینی پھر شناسائی اور خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

"مستان چاچا"

"ارے مڑہ کپتانہ یہ تو وہ ہماری پنجاب کی آفت ہے نا"

وہ بچپن میں ان کو طرح طرح کے ناموں سے بلاتے تھے۔

"پاخیر راغلے بچہ...پاخیر راغلے"

"شکریہ"

www.novelsclubb.com

وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ غصے والے، دراز قد اور پہلوان ٹائپ چاچا اتنے ضعیف اور کمزور ہو چکے ہیں۔

"تم چاروں نے بہت ستایا ہے ہم کو...ایک اس کا وہ جڑواں اور نیلی آنکھوں والا وہ معصوم دکھنے والی بلا..."

وہ کھل کر ہنس دی۔ بچپن ایک دفعہ پھر ری وائن ہونے لگا تھا۔وہ چاروں چھپ چھپ کر ان کے باغ میں جایا کرتے اور سیب، خوبانیاں، آڑو وغیرہ چوری کر کہ لاتے تھے۔اکثر ان پر جب ان کی نظر پڑ جاتی تو وہ ان کے پیچھے بھاگتے تھے لیکن بہت کم پکڑائی دیتے تھے۔

"بہت خوشی ہوئی یہ جان کر بچہ کہ تم اب ہمارے کپتانہ کا بیوی ہو۔پہلے ہمارا بیٹی تھی اب بہو بھی ہو"

وہ شرمیلی سی مسکان چہرے پر لائی۔

"بیٹھو نا بچے...یہ ہمارا پوتا ہے۔دریا خان...جاؤ باجی کے لیے کچھ کھانے کو لاؤ"

اس علاقے کے لوگوں کی مہمان نوازی پر اسے کوئی شک تھا ہی نہیں لیکن مستان چاچا جیسا شخص چھلیاں بیچنے پر کیسے مجبور ہوا یہ بات اسے دکھی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں چاچا پھر کبھی آپ کے گھر آئیں گے تو کھانا کھا کر جائیں گے۔ابھی ہمیں گرم گرم چھلی کھلا دیں، پکوڑے اور چائے بھی"

ان کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ادھر بیٹھو تو سہی نا"

دریا خان اپنے دادا کے اشارے پر ساتھ بنی چھوٹی سی دکان سے صاف ستھری کرسیاں لے کر آیا جہاں وہ دونوں بیٹھ گئے۔

دیگ کے اندر مکئی کے ابلے ہوئے بھٹے تھے جن کو نکال کر چاچا بہت محبت میں مرچ مصالحے لگانے لگے۔ان کا خلوص بھرا یہ انداز ان کے چہرے سے جھلک رہا تھا۔

کچھ ہی دیر کے بعد انہوں نے چائے پکوڑے بھی پیش کر دیے۔

وہ چاہتے تو دوسری دکانوں میں بھی جا کر کچھ اچھا کھا سکتے تھے مگر یہاں جو خلوص کی لذت ان کو مل رہی تھی وہ کہیں اور نہ ملتی۔

بھٹے بھی بہت لذیذ اور چٹ پٹے تھے۔ پکوڑے نہ زیادہ تیکھے نہ پھیکے تھے۔ بس متوازن اور مزے دار۔ اس سب کے ساتھ گرما گرم چائے نے مزہ دوبالا کر دیا تھا۔

ان کے ساتھ بچپن کے واقعات دہرا کر ہنستے مسکراتے کب وقت اتنا زیادہ ہو گیا پتا ہی نہیں چلا۔

ہمائل نے اپنی گھڑی دیکھی تو اٹھ کھڑا ہوا۔

"ناوختہ شو (دیر ہو گئی)"

وہ اب شاید تھوڑی دیر اور رکنے کے لیے بحث کر رہے تھے اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔ بس کچھ کچھ الفاظ جو اردو میں بھی ایک جیسے تھے ان کو جوڑ توڑ کر وہ یہ سمجھ گئی کہ وہ چاچا کو سمجھا رہا تھا کہ انہیں آج ہی کالام کے لئے بھی نکلنا ہے اس لیے انہیں جلدی جلدی سارا مالم جبہ دیکھنا ہو گا۔ طویل بحث کے بعد چاچا آخری مان ہی گئے اور ان کو الوداع کہہ دیا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ چاچا ہمیں یوں ملیں گے... یہاں مالم جبہ کی اونچی پہاڑیوں پر وہ بھی مکئی بیچتے ہوئے۔"

اس نے افسوس سے کہا۔

ہمائل اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے تنگ سے ٹریک پر چلتا ہوا دکانوں سے گزرتا جنگل والی طرف آ چکا تھا۔

"یہاں تصویریں لیں"

کیمرہ نکال کر اس نے دملہ کو تھمایا اور اسے اپنی تصویریں لینے کا کہا۔

"اصل میں چاچا اپنا قرضہ اتارنے کے لئے باغ کئی سال پہلے بیچ چکے ہیں۔اور اب سب کچھ تو تم دیکھ ہی چکی ہو۔اوپر سے ٹی بی کی بیماری"

اسے بہت افسوس ہوا۔

"اور تم نے انہیں کھانے کا بل تک پے نہیں کیا؟"

اسے اس کی حرکت پر غصہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مجھ سے کبھی بل نہیں لیتے۔اگر زبردستی دیتا تو ان کے خلوص اور محبت کی توہین سمجھتے۔تم فکر مت کرو میں کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔کسی نا کسی طریقے سے چکا دیتا ہوں۔مستان چاچا کے ساتھ میرے معاملات اور طرح کے ہیں۔تم بس تصوریں لو میری"

اس نے اونچی سی جگہ پر کھڑے ہو کر شاہ رخ خان کا سٹائل بنائے بازو پھیلائے تو وہ ہنس دی۔

"دراز کا شاہ رخ خان..."

وہ تصویریں کھینچتی ہوئی ہنسی۔

"ارے نہیں تو...ہم تو عبدالقدیر خان ہیں،جان شیر خان اور جہانگیر خان ہیں۔خان میڈ ان پاکستان ہیں"

وہ ہنس ہنس کر پاگل سی ہو رہی تھی۔

"ہنس کیوں رہی ہو بل بتوڑی"

اس تک آکر اس نے اس کی ناک کھینچی۔

"یہ مت کیا کرو مسٹر خان"

اس نے منہ بسورا۔

"اپنی چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ سجاؤ گی تو یہ تو کروں گا نا"

اس سے کیمرہ لے کر اب وہ بیگ سے سیلفی سٹک نکال کر اس پر لگانے لگا۔

"تمہارے پاس یہ بھی تھی؟"

اس نے حیرانگی سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ فضا گٹ میں تو یاد ہی نہیں رہا"

اس نے بے یقینی میں سر ہلایا۔

"کوئی حال نہیں تمہارا...پاگل"

وہ اس کا ہاتھ تھامے آرام آرام سے چل رہا تھا تاکہ وہ کہیں گر نہ جائے۔دکانوں سے ہوتے ہوئے وہ پر کشش مناظر کو اپنی اور کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کرتے وہ مالم جبہ کا جنگل اور اونچائی پر موجو قلعہ نما مقام سے ہوتے ہوئے وہ واپس چیئر لفٹ کی جانب آئے جہاں اس نے پہلے دملہ کو بیٹھنے کا کہا۔

"آ بھی جاؤ اب"

وہ کہ رہی تھی جب ہمائل کی جگہ ایک موٹی سی عورت اس کے ساتھ آ بیٹھی۔

"ہمائل"

اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ ہنس رہا تھا۔

"تمہیں زپ لائن سے ڈر لگتا ہے مجھے نہیں۔اس لیے میں پہلے ہی وہ واپسی کی ٹکٹ زپ لائن کی لے کر آیا تھا۔یہاں سے جاؤ اور پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کے باہر انتظار کرو"

اس دل چاہا وہ اس کا سر پھوڑ دے۔

"میں تمہیں کھائی سے دھکا دے دوں گی"

وہ بول رہی تھی کہ لفٹ چل پڑی۔اب تو اس کا بازو بھی نہیں تھا جسے جکڑ کر وہ آنکھیں بند کر لیتی۔وہ بار بار مڑ کر ہمائل کو دیکھ رہی تھی اور عورت گرنے کے ڈر سے اسے منع کر رہی تھی۔جب لفٹ اتنے فاصلے پر پہنچ گئی کہ وہ اسے نظر آنا بند ہو گیا تو اس نے آنکھیں میچ کر لوہے کی سیٹ کو مضبوطی سے تھام لیا۔اسے لگا کہ یہ چھ سات منٹ اس کی زندگی کا طویل ترین وقت تھا۔

جیسے تیسے جب اس کے قدم زمین پر لگے تو اس نے شکر ادا کیا۔

اس کا سر پھاڑنے کی نیت سے وہ پیر پٹختے ہوئے اسی جگہ پہنچی جہاں اس نے کہا تھا۔

تھوڑی دور سے وہ اسے زپ لائن پر آتا ہوا دکھائی دیا۔

اس نے اسے نیچے اترتا ہوا دیکھا پھر بال سنوار کر اپنی جانب آتا دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب بڑھی اور کندھے پر مکا رسید کیا۔

"کیوں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے؟ تمہیں پتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے؟ تمہیں اچھی طرح پتا ہے"

وہ روہانسی ہو گئی۔

"ارے...لوگ دیکھ رہے ہیں"

اس نے مسکرا کر اس کی توجہ دلانا چاہی۔

"دیکھتے ہیں تو دیکھتے رہیں۔ تم بے حس اور خود غرض انسان ہو"

وہ ہنسا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے کوئی مجھے کہہ رہا تھا کہ میں بہت اچھا ہوں"

وہ مزید چڑ گئی۔

"مجھے گھر جانا ہے۔ ابھی کے ابھی واپس چلو"

www.novelsclubb.com

وہ اس پر بہت غصہ تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے یوں اکیلا چھوڑ کر خود زپ لائن کے مزے لینے چلا جائے گا۔

"اچھا...اچھا کام ڈاؤن۔آؤ کچھ کھا پی لیتے ہیں پھر بات کرتے ہیں"

اسے پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"نہیں مجھے گھر جانا ہے۔ابھی کے ابھی"

وہ بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔

"اچھا چلتے ہیں، چلتے ہیں"

آس پاس کے لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک کونے میں لے گیا۔

"مجھے گھر جانا ہے تو جانا ہے"

اس نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"اکیلے آنے میں کیا مسئلہ تھا؟ کچھ ہوا؟ تم گری؟ کہیں چوٹ لگی؟"

"اگر گر جاتی تو؟ چوٹ لگ جاتی تو؟"

وہ سنتا رہا۔

"گر جاتی تو اٹھانے کے لئے میں یہیں موجود تھا۔ چوٹ لگتی تو مرہم بھی لگاتا لیکن تمہیں اکیلے اپنے ڈر کو فیس کرنا بھی سیکھنا ہو گا۔ ہر دفعہ تمہیں سہارا دینے کے لیے میرا بازو نہیں ہو گا۔ تمہیں گر کر خود اٹھنا بھی ہو گا اور اپنے زخموں پر خود مرہم بھی رکھنی ہو گی"

اسے اس کی منطق پر بہت غصہ آیا۔

"یعنی کہ تم مجھے گرتا ہوا، زخم کھاتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو؟"

"نہیں... تمہیں گر کر اٹھتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اپنے ڈر سے لڑتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہیں بہادر دیکھنا چاہتا ہوں"

اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے کہا۔

"زندگی فیری ٹیل نہیں ہے۔ہم یہاں مصیبتوں،آزمائشوں کا مقابلہ تو کر سکتے ہیں لیکن ان سے بلکل بچ نہیں سکتے۔ تمہیں میں یہی سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ تم میرے بغیر بھی بہت کچھ ہو۔بہت بہادر ہو۔اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی ہو تو آئندہ آنے والی آزمائشوں کا کیسے مقابلہ کرو گی؟"

اسے اس کے جھولے اور مصیبتوں والی منطق سمجھ نہیں آرہی تھی۔بس غصہ ہی غصہ تھا۔

"بات تو مت بدلو۔تم مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔تمہیں ایک بار بھی خیال نہیں آیا کہ..."

www.novelsclubb.com

"تو اگر میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا جاؤں تو؟"

وہ اتنا اچانک بولا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل ہی نہ سکی۔

"یہ کیا بکواس ہے؟کہاں جاؤ گے تم؟"

"کہیں نہیں جارہا بس تصور کروارہا ہوں کہ اگر مجھے کہیں جانا پڑ جائے اور تمہیں کہا جائے کہ اس وادی میں تمہیں کچھ دن اکیلے سروائو کرنا ہے تو کیا کرو گی؟"

وہ عجیب باتیں کرتا تھا۔

"مجھے نہیں پتا...اور اگر تمہیں اتنا شوق ہے مجھے چھوڑنے کا تو..."

"شوق نہیں ہے دملہ... تمہیں ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے سکھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اپنے ڈر پر قابو کیسے پایا جاتا ہے"

اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

"مجھے کچھ بھی نہیں سیکھنا...آج جھولے پر اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے کل کیا بھروسہ زندگی سے ہی نکال کر اکیلا چھوڑ کر چلے جاؤ"

"اب بہت اوور ایموشنل ہو رہی ہو"

اس کے آنسو بہہ نکلے۔

"غلطی کی میں نے...جو تم سے..."

وہ خاموش ہو گئی۔

"مجھ سے کیا؟"

اس نے نظریں چرائیں۔

"کہ تم سے...یہاں لانے کا کہا۔مجھے تمہارے ساتھ آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔بہادری سکھانے کے اور بھی بہت طریقے ہیں۔اکیلے چھوڑ کر جانا ضروری نہیں تھا"

"اچھا سوری..."

اس نے ہمیشہ کی طرح ہتھیار ڈال دیے۔

دلمہ نے رخ دوسری جانب کر لیا۔

"سوری نا..."

وہ اس کی جانب ہوا لیکن اس نے پھر سے چہرہ گھما لیا۔

www.novelsclubb.com

"سوری..."

وہ کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرنے لگا۔

"اب اگر ایسا کچھ ہوا تو بے شک جان سے مار ڈالنا ٹھیک ہے؟"

اس نے رخ اس کی جانب کیا۔

"سوری نا"

وہ کچھ سوچنے لگی تو ہمائل کھڑا ہوا۔

"سوری نابل بتوڑی..."

www.novelsclubb.com

اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے ہمائل کی جانب دیکھا۔

"ایک شرط پر..."

"مانو تو سہی...ساری شرطیں منظور..."

ایک بچہ روتے روتے ناجانے کہاں سے آکران کے سامنے کھڑا ہو گیا۔اس کی عمر دو سال کے قریب قریب تھی اور وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔انہوں نے آس پاس دیکھا مگر اس کے ماں باپ کہیں نہیں تھے۔

بچہ ہمائل کی ٹانگ کر چپک کر رونے لگا۔

"بابا..."

اس کا رنگ بھک سے اڑا۔

"ارے کون بابا..."

اس نے دملہ کی جانب دیکھا جو منہ کھولے کبھی اسے کبھی بچے کو دیکھ رہی تھی۔

"میرا نہیں ہے قسم سے...ارے کون ہو تم بیٹا ایسے نہیں کہتے چھوڑو..."

اپنی شامت نظر آئی تو وہ جھٹ سے صفائی میں احتجاجاً بولا تھا۔

اللہ اللہ کر کہ تو وہ مانی تھی اب انجانے کہاں سے یہ مصیبت بچے کے روپ میں آ کر اس کے گلے پڑ گئی تھی۔

"ارے... چھوڑو یار"

اس نے پریشان کن نظروں سے دملہ کو دیکھا مگر وہ ہنسی پر ضبط کیے جان بوجھ کر مصنوعی حیرت زدہ تاثرات بنائے کھڑی تھی جو ہمائل کو اور بھی پریشان کر گئے۔

"کہاں کا بابا... کس کا بابا... میری تو اس سے شکل بھی نہیں ملتی دیکھو ذرا... قسم سے میرا نہیں ہے"

اس نے بیچارگی سے کہا تو دملہ نے ہونٹ بھینچ کر ہنسی روکی۔

"بابا... بابا"

وہ شاک زدہ تاثرات بنائے کبھی اسے دیکھ رہی تھی کبھی بچے کو۔

ہمائل اس کو اٹھا بھی نہیں پا رہا تھا اسی وجہ سے کہ کہیں وہ کچھ اور ہی نہ سمجھ لے۔

"بابا... بابا... بابا"

"ارے دیکھو بچہ بلک بلک کر ہلکان ہوئے جا رہا ہے باپ کے کام دیکھو اتنا نہیں ہو رہا کہ اٹھا ہی لے اور ماں پاس کھڑی منہ دیکھ رہی ہے۔ کیسے ماں باپ ہیں۔ توبہ"

پاس سے گزرتی ایک عورت کا تبصرہ سن کر دلہ کا چہرہ یک دم سے لال ہوا تھا۔ ہمائل کی غیر ہوتی حالت کو بھول کر اب وہ ہڑبڑاہٹ میں نظریں چرانے لگی تھی۔ عجیب سی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

اب کی دفعہ اس کی حالت پر ہمائل کی ہنسی چھوٹتے چھوٹتے رہ گئی۔ وہ اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر ہنسی ضبط کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ارے یار چپ ہو جاؤ..."

"بابا"

وہ اسے بار بار اٹھانے کا کہہ رہا تھا۔

دملہ کو دیکھتے ہوئے وہ کچھ جھجھکا اور ترس کھا کر بچے کو اٹھالیا۔

"چپ شہ...چپ شہ..."

اسے اپنی بانہوں میں لیتے ہوئے وہ اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا۔

"اب اس کے ماں باپ کو کہاں ڈھونڈیں؟"

وہ پریشانی میں آس پاس دیکھنے لگا۔

"تمہارے ساتھ ہی بچے آکر چپک جاتے ہیں"

وہ چڑ کر بولی۔

"پہلے فضاگٹ میں اور اب یہاں بھی۔ تم ایسا کرو پولیس کی نوکری چھوڑو اور بے بی سٹر بن جاؤ"

وہ ہنسا۔

"آئیڈیا برا نہیں ہے...مجھے ویسے بھی بچے بہت اچھے لگتے ہیں"

www.novelsclubb.com

اسے ہوا میں اچھالتے ہوئے اس نے پکڑا تو بچہ کھلکھلا اٹھا۔

"لیکن مجھے ایسی ٹیں ٹیں کرنے والی مخلوق بہت بری لگتی ہے"

اس نے بازو باندھتے ہوئے کہا۔

"چچ... چچ پتھر دل ہو تم۔ بھلا یہ مخلوق بھی کسی کو بری لگ سکتی ہے؟..."

اس نے بچے کو گدگداتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مامتا والی فیلنگز کچھ زیادہ ہی اوور فلو ہو رہی ہیں مسٹر اے ایس پی۔ اس کے ماں باپ کو ڈھونڈو کہیں ایسا نہ ہو تمہارا ہی نکلے۔ اور اگر ایسا ہوا نا تو تم کل کا سورج نہیں دیکھو گے"

اس نے خطرناک تیور دکھاتے ہوئے کہا۔

"خدا کا خوف کرو یار۔ کیوں مجھ معصوم پر الزام لگا رہی ہو؟ ویسے بھی..."

نے دملہ کی جانب شرارتی نگاہوں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر میرا کوئی بچہ ہوتا تو کیا میں اسے یوں اکیلا چھوڑ دیتا؟ اسے اور اس کی ماں کو ساتھ ساتھ رکھتا۔ اپنے بچے کو سینے سے لگا کر رکھتا ایسے"

اس نے بچے کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"اور میں اس سے کہتا کہ میر میری جان ہے... میرے دل کا ٹکڑا ہے..."

اس نے ناسمجھی میں اسے دیکھا۔

"میر؟..."

وہ ہنس دی۔

"رزتاشہ کہتی تھی کہ ہم دونوں بھائیوں میں سے جس کی بھی پہلے شادی ہوئی اور اللہ نے اسے بیٹا دیا تو پہلے بیٹے کا نام ہم میں سے کوئی آولمیر خان رکھے۔"

www.novelsclubb.com

زرتاشہ کا نام لیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں پھر سے وہ کرب اور ویرانی پھیلی جو وہ ہمیشہ اس کے یا شامل کے ذکر پر دیکھا کرتی تھی۔

"خیر...اگر وہاں شامل نے واقعی شادی کر لی ہے اور اس کی کوئی اولاد ہے تو یقیناً اس نے بیٹے کا نام یہی رکھا ہو گا اور اگر بیٹی ہے تو...زرتاشہ"

اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"ہمائل اس کے ماں باپ یہیں آس پاس ہوں گے...آؤ ڈھونڈتے ہیں"

اس کا دھیان بھٹکانے کے لئے اس نے کہا۔

"اوہ...ہاں چلو وہاں سامنے پوچھتے ہیں"

بچے کو بانہوں میں لیے وہ اس کے ساتھ ساتھ چل پڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دبئی کے عالیشان ہوٹل کی کھڑکی سے ڈوبتے سورج کا منظر کسی پینٹنگ کی مانند معلوم ہو رہا تھا۔بھانت بھانت کے لوگ اپنے آپ میں مگن کچھ کھانا کھانے میں مصروف تھے تو کچھ گپیں اڑانے میں۔

ان لگژری ٹیبلز کے بیچ ایک ٹیبل پر وہ چہرے پر ڈھیروں بے زارگی لیے بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔

سلیقے سے سیٹ شدہ بال،سیاہ سوٹ جس کا بلیزر اس نے کرسی پر ڈال رکھا تھا۔سفید شرٹ کے بازو موڑ کر کہنیوں تک فولڈ کر رکھے تھے۔آنکھوں پر فریم لیس گلاسز اور پر کشش چہرے پر عجیب سی سختی سی تھی۔اسے جیسے زبردستی کسی کا انتظار کرنے کو بٹھایا گیا تھا۔

پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد وہ اٹھنے ہی والا تھا کہ اسے اپنے پیچھے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔

وہ بیٹھے بیٹھے ہی مڑا۔

کتنے سالوں کا فاصلہ پل بھر میں طے ہوا تھا۔ سامنے کھڑا شخص جو خود کو بہت مضبوط سمجھتا تھا اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپا نہیں پایا۔

اس کے ہونٹوں کی لرزش وہ دیکھ سکتا تھا۔

"ک...کیسے ہو؟..."

کھڑے ہوئے نیلی آنکھوں والے ہینڈسم نے شخص نے لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں سوال کیا۔

"تہ؟(تم؟)..."

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر یک دم کھڑا ہوا جیسے اسے اس کے آنے کی امید نہیں تھی۔

"تم نے مجھے وہ پیغام پہنچایا تھا؟"

دانت پیستے ہوئے اپنی آواز کو حد درجے تک آہستہ رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پشتو میں سوال کیا۔

"ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟"

اس نے اپنا کوٹ اٹھایا۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی غازیان عالم خان..."

چہرہ اور آواز دونوں ہمائل کے تھے مگر تاثرات، لہجہ اور نفرت کی وہ پھنکار ہمائل کی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔

"مجھے بھی تم سے کچھ زیادہ امید نہیں ہے شامل لیکن کسی کی معصوم خواہش نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں خود تمہارے پاس آؤں"

اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک خاکی لفافہ نکالا۔

"مجھے تم سے اور تمہارے دوست سے کوئی لینا دینا نہیں۔اس لیے بہتر ہے کہ یہاں سے دفع ہو جاؤ...اور جس نے بھی تمہیں یہاں بھیجا ہے اسے کہو کہ مجھے سب سے نفرت ہے۔میرا پیچھا چھوڑ دو سب"

غازی کچھ لمحے ٹھہرا اور آنسوؤں پر ضبط کیا۔

وہ چہرہ اس نے کتنے سالوں بعد دیکھا تھا۔اس جیسا قوی مرد بھی ٹوٹ گیا تھا۔

اس نے آنسو اندر کھینچے اور لہجہ ہموار کیا۔

"تم سے بحث کرنا یا تمہیں سمجھانا فضول ہے۔میں بحث نہیں کرنے آیا۔ان سالوں میں ،ہم نے تم سے رابطہ کرنے کی کتنی کوششیں کیں یہ شاید تم سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ تم جیسا لالچی اور خود غرض انسان میں نے ساری زندگی نہیں دیکھا شامل فاروق خان۔ تمہیں سمجھانے کی کوششیں میں بہت پہلے ترک کر چکا تھا لیکن کسی کے وعدے نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں آخری دفعہ کوشش کروں کہ شاید تمہاری مری ہوئی غیرت جاگ جائے"

اس نے اسے لفافہ تھمایا۔

"بکواس بند کرو غازیان۔میری غیرت ہی ہے جو مجھے واپس نہیں جانے دیتی۔اگر میں بے غیرت ہوتا تو کب کا اسے معاف کر کہ گلے لگا چکا ہوتا"

غازیان کرب سے ہنسا۔

"پہلے مجھے تم پر غصہ آتا تھا اب ترس آتا ہے۔اور تم کیا اسے گلے لگاؤ گے وہ خود اب تمہاری شکل تک نہیں دیکھے گا۔تم منتیں بھی کرو گے نا وہ تب بھی نہیں مانے گا۔دملہ سے اس کا رشتہ تھا مگر تمہاری کیا لگتی تھی جو تم اس کی وجہ سے یہاں مجنون بنے بیٹھے ہو؟اس کی شادی جیسے بھی ہوئی لیکن وہ اس کی بیوی تھی۔تم کون تھے؟کس حق سے تم نے اس کی بیوی کے متعلق وہ باتیں کیں جس دن تم اس سے لڑ کر ملک چھوڑ کر دفع ہو گئے؟"

وہ بول کر چپ ہوا تو شامل کے پاس جواب نہیں تھا۔

"بولو؟جیسے بھی اس نے شادی کی،میں گواہ تھا اس نکاح کا جو بھی ہوا لیکن تم کس حیثیت سے اس سے لڑ کر گئے تھے؟کیا لگتے تھے تم دملہ کے؟"

www.novelsclubb.com

شامل کی خاموشی دیکھ کر اسے مزید تکلیف ہوئی۔

"نہیں ہے نا کوئی جواب؟اس بات پر غور ضرور کرنا...خیر میرے پاس وقت نہیں ہے۔بس بتانے آیا تھا کہ وہاں پاکستان میں کوئی تمہارا منتظر ہے۔ایک بار صرف پرانی دوستی کی

لاج رکھ کر یہ خط پڑھو اور اگر تھوڑا سا بھی ضمیر زندہ ہو یا خون مکمل طور پر سفید نہ ہوا ہو۔ تو تم ہمائل کو..."

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"اگر تمہارا خون آج بھی وہی ہے نا تو یہ خط پڑھ تم ضرور واپس جاؤ گے۔ اور اگر تم بلکل مر چکے ہو اور اتنا حوصلہ ہے کہ یہ خط پھینک سکو تو بے شک پھاڑ کر پھینک دینا۔"

اس نے زبردستی شامل کے ہاتھ میں وہ لفافہ تھمایا۔ وہ بلکل خاموش تھا۔

"میرے پاس یہاں تمہارے الزامات اور نفرت سہنے کا وقت نہیں ہے۔ جتنا جلدی ہو سکے واپس پہنچو... ورنہ میر میرے وعدوں پر بھی یقین نہیں کرے گا"

میر کے نام پر اس کے دل کو کچھ ہوا۔ اپنا بھائی یاد آیا جسے نا جانے کتنے سالوں سے اس نے دیکھا ہی نہیں تھا۔ لیکن وہ چہرے پر سختی لے آیا۔

"اپنے میر سے کہنا کہ میرے بغیر وہ مکمل ہے۔ کوئی ضرورت نہیں اسے تیسرے بندے کو سفارشی بنا کر بھیجنے کی۔ پانچ سال سے اس نے میرے ساتھ کوئی رابطہ نہیں کیا۔ میں واپس

جانا چاہتا تھا۔ میں نے سوچا ہوا تھا کہ میں سب کچھ بھلا دوں گا۔ اس کی ہر غلطی بھلا دوں گا۔ مگر اب پانچ سال کے بعد اسے ایک خط بھیجنے کی یاد آئی ہے؟"

غازیان نے خاموشی سے اس کی بات مکمل ہونے دی۔

"اس کے منہ پر مار دینا یہ خط..."

"میں اپنے میرِ وکا ننھا سا دل نہیں توڑ سکتا۔ پڑھوا سے... ورنہ شاید خود سے بھی کبھی نظریں نہ ملا پاؤ"

اس نے سختی سے کہا۔

"کیا ہمائل تمہارا ملازم تھا جو تمہاری منتیں کرتا رہتا تب تم آتے؟ تمہاری ہٹ دھرمی نے بہت سی زندگیاں برباد کر دی ہیں شامل لیکن اب مزید نہیں۔ جاؤ اور اپنا پھیلایا ہوا گند سمیٹو"

غازیان پھنکارا۔

شامل کو اس پر بہت غصہ آیا۔

"میرے سامنے کبھی مت آنا غازیان۔ تم نے بھی مجھے دھوکا دیا تھا دفع ہو جاؤ اور اس خط کو..."

"تمہیں بی جان اور زرتاشہ کی قسم ہے اس خط کو پڑھو۔"

وہ اسے ایک جملے میں چت کر چکا تھا۔

"کوئی تمہارا شدت سے منتظر ہے..."

اس کا کندھا تھپتھپا کر وہ مڑ گیا۔

اس کی آنکھوں میں کرب کی رمک تھی۔ شدید خواہش تھی کہ وہ اسے گلے لگائے مگر سامنے کھڑا شخص تو بے حس تھا۔ اسے خون کے رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی تو بچپن کی دوستی کی کیا لاج رکھتا۔

شامل کبھی لفافے کو دیکھ رہا تھا کبھی مرے مرے قدم اٹھاتے غازیان کو۔ میر کا نام ایک بار پھر سے اس کی زندگی الٹنے کو تیار تھا۔

اس نے لفافے کو مٹھی میں بھینچا اور کوٹ اٹھا کر چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"شکر ہے اس بچے کے ماں باپ مل گئے ورنہ نا جانے کیا ہو جاتا"

کون آئس کریم کے مزے لیتے ہوئے دملہ نے کہا۔

"تو کیا ہو جاتا؟ تم شاید بھول رہی ہو میں پولیس والا ہوں۔ اس کے ماں باپ کو پاتال سے بھی ڈھونڈ لاتا۔"

دونوں ایک فلیور کی آئس کریم کھا رہے تھے۔

گھڑ سواری سے فارغ ہو کر دونوں ایک پتھر پر بیٹھے کھیلتے کودتے بچوں کو دیکھ کر بچپن کی یادیں بھی تازہ کر رہے تھے۔ان کے زمانے میں اتنا سب کچھ نہیں تھا۔اب بچوں کے لیے طرح طرح کی سرگرمیاں، جھولے اور تفریح کا سامان موجود تھا۔

"مجھے تو ڈر دیا تھا ویسے اس بچے نے۔جیسے تم مجھے دیکھ رہی تھی لگ رہا تھا کہ آج میرا قتل ہو جائے گا۔"

وہ ہنس دی۔

"اتنی ہمت نہیں ہے تم میں اے ایس پی کہ مجھے دھوکہ دو۔"

اس نے دعوے سے کہا۔

"اچھا؟...اتنا یقین ہے تمہیں؟"

"ہاں"

اس نے سوچے بغیر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور اگر کبھی دھوکہ دے دیا تو؟ پھر کیا کرو گی؟"

وہ اسے جان بوجھ کر چھیڑ رہا تھا۔

اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"زیادہ کچھ نہیں بس تین قبروں کا بندوبست کروں گی۔"

وہ نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگا۔

"تین کیوں؟"

اس نے سوال کیا تھا۔

"ایک اس ڈائن کی جس کے ساتھ مل کر تم نے دھوکہ دیا ہوگا۔ دوسری تمہاری اور تیسری..."

وہ خاموش ہوئی۔

"تیسری کس کی؟"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کا ادھورا جملہ پورا سننے کے لیے خود ہی سوال پوچھا۔

دملہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"تیسری میری قبر ہو گی کیونکہ..."

وہ پھر سے رکی۔

"تمہاری کیوں؟"

وہ متجسس سا تھا۔

وہ اسے دیکھتی رہی۔لاشعوری طور پر شاید وہ چاہتی تھی کہ وہ خود سمجھ جائے مگر وہ نہیں سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں..."

وہ نظریں چراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھ کر بے یقینی سے منہ کھولے کبھی اسے دیکھ رہا تھا کبھی آس پاس۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسا ردِ عمل دے۔ سمجھ تو وہ گیا تھا مگر بات اتنی سادہ نہیں تھی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ واقعی کبھی اس کی بے لوث محبت کی اسے قدر آئے گی یا بدلے میں وہ بھی اس سے کبھی محبت کرے گی۔

سوات کے دلکش نظارے مزید دلکش بن گئے۔ ہوائیں بھی اسے رقص کرتی محسوس ہوئیں۔ بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔اس کی محبت کو آخر منزل مل گئی تھی۔

وہ آنکھیں بند کر کہ گہرا سانس لیا اور ہنس دیا۔ جیسے کسی لمبی مسافت سے تھکے ہوئے مسافر نے آخر سکون پالیا ہو۔

پھر اس نے مشکور نگاہیں آسمان کی جانب اٹھائیں۔ وہاں جہاں قسمتوں کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔اسے وہ عطا کر دیا گیا تھا جو وہ ہمیشہ سے چاہتا تھا۔

"اقرار تو کبھی نہیں کرے گی...لیونی... لیکن خیر...آخر کب تک..."

اس نے پھر دملہ کو مسکراتے ہوئے دیکھا جو دور کھڑے ہو کر کسی سے فون پر باتیں کر رہی تھی۔غصے میں، کچھ پریشانی اور بے یقینی میں فون پر باتیں کرتی ہوئی اسے وہ ہمیشہ کی طرح بہت حسین لگی۔وہ چہرہ اسے دنیا جہان سے زیادہ دلکش لگتا تھا۔

وہ مسکرایا۔

"بس یہاں سے واپس جا کر میں قسم کا کفارا ادا کر دوں گا۔ہر چیز سچ سچ پتا لگنے کے بعد تمہیں اپنے جذبات چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی...لیو نے"

اس کا دل تو خوشی سے مچل کر باہر آنے کو تیار تھا۔مگر اسے اب کچھ دیر مزید انتظار کرنا تھا جب تک وہ خود اس کے سامنے یہ اقرار نہیں کر لیتی۔

www.novelsclubb.com

ساری زندگی اس نے اس کی طرفہ محبت کو نبھاتے ہوئے گزاری تھی۔اس محبت نے اس سے بہت کچھ چھینا تھا۔اس نے بہت مسافتیں جھیلی تھیں تب جا کر کہیں آج یہ دن دیکھنے کو ملا تھا۔وہ ایک چھوٹی سی امید کی کرن تھما کر گئی تھی کہ شاید اس کا پتھر دل پگھلنا شروع ہو چکا

ہے۔ جہاں اتنے سال اس کی بلاوجہ کی نفرت جھیلی تھی وہاں کچھ دن اقرارِ محبت کے لیے اور سہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گبین جبہ...

سوات کا ایک اور خوبصورت ترین علاقہ جہاں پہنچ کر مالم جبہ کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے۔ایسی جگہ جسے سوات کی جنت کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ایسی جگہ جو میدان بھی ہے اور پہاڑ بھی۔

گبین جبہ کا میدان ہری بھری گھاس کی چادر سے ڈھکا ہوا ہے۔ تہہ کی صورت میدان سے ہٹ کر ایک ترتیب سے کھڑے اونچے لمبے دیو قامت درخت جو اپنے بنانے والے کا شاہکار ہیں۔ان سے پیچھے پہاڑ ہیں جن کے پیچھے جھیل ہے۔

www.novelsclubb.com

یہ وادی، جہاں قدرت نے اپنی تر تمام خوبصورتی کو یکجا کر دیا ہے، ایک دیومالائی سا منظر پیش کرتی ہے۔ یہاں کے بلند و بالا پہاڑ، جن کی چوٹیاں بادلوں کو چھوتی ہیں، ایک دلکش نظارہ پیش کرتے ہیں۔ ان پہاڑوں کے دامن میں ہرے بھرے مرغزار اور گھنے جنگلات ہیں، جو ہر موسم میں اپنی الگ ہی رنگینی دکھاتے ہیں۔

صبح کے وقت، سورج جب کی پہلی کرنیں ان پہاڑوں پر پڑتی ہیں، تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سونے کی چادر بچھا دی گئی ہو۔ پرندوں کی چہچہاہٹ اور آبشاروں کی کانوں کو تسکین دیتی آوازیں اس منظر کو اور بھی دلکش بنا دیتی ہیں۔ آبشاروں کا پانی، جو برفیلے پہاڑوں سے بہتا ہوا نیچے آتا ہے، جھرنوں کی شکل میں گرتا ہے اور ایک پرسکون ماحول پیدا کرتا ہے۔.

شام کے وقت، غروب سورج جب ہوتا ہے، تو آسمان سرخ اور سنہری رنگوں میں رنگ جاتا ہے۔ یہ منظر دل کو چھو لینے والا ہوتا ہے اور انسان کو قدرت کی عظمت کا احساس دلاتا ہے۔ رات کے وقت، جب چاندنی رات ہوتی

www.novelsclubb.com

ہے، تو گبین جبہ کی وادی ایک جادوئی منظر پیش کرتی ہے۔ چاند کی روشنی میں پہاڑ اور درخت چمکتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پریوں کا دیس ہو۔

گبین جبہ کی یہ دلکشی اس ،کے مناظر اور اس کا سکون، ہر دیکھنے والے کے دل میں ایک خاص جگہ بنا لیتا ہے۔ یہ وادی واقعی ایک جنت نظیر ہے، جہاں ہر لمحہ قدرت کی عظمت کا احساس ہوتا ہے۔

مختلف چرواہے اپنے جانوروں، بھیڑ بکریوں اور گھوڑوں کے ساتھ یہاں نظر آتے ہیں جو اس کی قدرتی دلکشی میں مزید چار چاند لگا دیتے ہیں۔ برفباری کے موسم میں یہ لوگ اپنے مویشیوں کے ساتھ کم بلندی والے شہر کی جانب نیچے اتر جاتے ہیں۔

یہ مقامی لوگ اپنی مشکل زندگی کے باوجود مطمئن اور خوش نظر ہمائل خان کا خوبصورت سوات اور یہاں کے اتنے ہی خوبصورت لوگ...

"گبین جبہ کا نام پشتو زبان کے دو الفاظ "گبین "یعنی شہد اور "جبہ "چشمہ یا ٹھہرا ہوا پانی سے نکلا ہے۔ یہ اس نام علاقے میں موجود میٹھے پانی کے چشموں کی وجہ سے رکھا گیا ہے"

اس کا ہاتھ تھامے وہ اونچی سی چڑھان چڑھتا اسے یہاں کے محلِ وقوع اور جغرافیہ کے بارے میں بتا رہا تھا۔

"تمہیں پتا ہے یہ سطح سمندر سے 8,471 فٹ کی بلندی پر واقع ہے اور یہاں تک پہنچنے کے لیے مختلف راستے موجود ہیں۔ جیسے تمہیں راستے میں بتایا تھا کبل شموزوروڈ یا خوازہ خیلہ سے سخرہ بازار کے راستے استعمال کیے جا سکتے ہیں"

وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ مالم جبہ میں ہی امی نے اس کا موڈ خراب کر دیا تھا۔ اس کا ذہن ان کی دی گئی بریکنگ نیوز پر ہی اٹکا ہوا تھا۔ عائشہ کی نسبت عارش سے طے کر دی گئی تھی اور اس سے پوچھنا تو کیا کسی نے بتانا تک گوارا نہیں کیا۔

اسے یہی فکر تھی ہمائل کی جگہ اگر کوئی اور داماد ہوتا تو ان سے اچھا خاصا بگڑ چکا ہوتا کہ اتنی بڑی بات گھر کے بڑے داماد سے چھپائی گئی تھی۔ دملہ کو بہت خوشی ہوتی کہ اس کی بہن کو اس کی پسند مل گئی اگر عارش نے اس سے وہ ساری بکواس نہ کی ہوتی۔

کہیں نا کہیں خدشہ تھا کہ اگر یہ بات کھل گئی تو ہمائل کا ردِ عمل شدید ہو گا۔ وہ اسے ناراض یا بدگمان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب تو بلکل بھی نہیں۔

یہاں صرف یہ بلند و بالا پہاڑ، سر سبز و شاداب جنگلات نہیں بلکہ میٹھے پانی کے چشمے موجود ہیں۔ یہاں کے مناظر ہر موسم میں اپنی الگ ہی رنگینی دکھاتے ہیں۔ جگہ تو بہت جنت نظیر ہے لیکن اس کو زیادہ ڈسکور نہیں کیا گیا۔ آئی مین یہاں زیادہ تر سوات سے ہی تعلق رکھنے والے مقامی لوگ آتے ہیں۔ ہم خیبر پختونخواہ والوں کے لیے یہ پکنک سپاٹ ہے۔"

وہ بہت چہکتے ہوئے لہجے میں اپنے سوات کی خوبصورتی بیان کر رہا تھا اور دملہ اس کا ہاتھ تھامے بس چلتی جا رہی تھی۔

آس پاس کے نظارے واقعی اسے جنت میں ہونے کا گمان دے رہے تھے۔

"یہ سیاحوں کے لیے کیمپنگ، ہائیکنگ، اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے بہترین ہے۔ لیکن میں فیملیز کے ساتھ یہاں رکنا کسی کو ریکمینڈ نہیں کرتا"

اس نے رک کر دملہ کی جانب دیکھا اور اس کے تاثرات دیکھ کر آہ بھری۔

"اف... تم ابھی بھی اسی بات پر دماغ خراب کیے بیٹھی ہو؟ مطلب میں کب کا بک بک کیے جا رہا ہوں اور تم نے ایک لفظ تک نہیں سنا؟"

وہ خفا خفا سا بولا۔

"ہمائل پلیز یہ اتنی سی بات نہیں تھی۔امی نے مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا۔اجنبیوں کی طرح بس اطلاع دے دی کہ تمہاری بہن کا رشتہ پکا کر دیا ہے کچھ ہی عرصے کے بعد شادی بھی ہے۔واہ کیا بات ہے۔"

وہ بہت تپی ہوئی تھی۔

"بس کر دو...بس کر دو...بس کر دو..."

اس نے ہاتھ جوڑے۔

"بل بتوڑی...تم کیوں ان آنٹیوں کی طرح اعتراضات کر رہی ہو جن کو ہر شادی میں پھڈا ڈالنا ہوتا ہے"

وہ اس کے پنجابی لفظ پر ہلکا سا مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"انہوں نے بتایا تو ہے کہ سب کچھ اتنی اچانک ہوا تھا کہ موقع ملا ہی نہیں۔یار اب کہیں تو عاشی کی شادی کرنی ہے نا؟ پھر عارش کیوں نہیں؟ اچھا لڑکا ہے۔"

وہ چونکی۔

"تمہیں وہ کہاں ملا؟ تم کیسے جانتے ہو اسے؟"

وہ یک دم بولی تھی۔

"یہاں آنے سے کچھ ہی دنوں پہلے مجھے اس کی مدد لینی پڑی تھی۔ کسی سسپیکٹ کا پتا کرنا تھا۔اس نے بہت ہیلپ کی، بہت اچھی طرح پیش آیا۔بہت دوستانہ طریقے سے اس نے میری مشکل حل کی تھی۔ارتیج اور وہ مسکان بھابھی کے بہن بھائی لگتے ہی نہیں"

دملہ نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

ایک تو عارش کی اس "دوستانہ عنایت" پر اور دوسرا ارتیج کے ذکر پر بدمزگی سی گھل گئی۔

"چھوڑو دفع کرو..."

سر جھٹک کر وہ خود آگے آگے چل پڑی۔

آسمان صاف ستھرا نیلگوں سا تھا۔بہت سی فیملیز اور سیاح بھی موجود تھے جو وہاں کیمپنگ کے مزے کے لئے آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

گبین جبہ اصل میں کیمپنگ کے لیے ہی مشہور ہے۔لوگ ٹینٹ بھی لگا کر رہتے ہیں اور وہاں کیمپنگ پوڈز بھی موجود ہیں جو چھوٹے چھوٹے ہوٹلز کی طرح سیاحوں کو کیمپ کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

کیمپنگ پوڈز کی جانب والا حصہ نسبتاً زیادہ خوبصورت ہے۔

وہ تور کنا چاہتی تھی مگر ہمائل کالام چلنے پر بضد تھا کیونکہ یہاں فیمیلیز کے راتوں کو رہنے کے لیے سہولیات نہیں تھیں۔ ویسے بھی وہ اسے کھلے آسمان تلے، صرف ٹینٹ میں نہیں رکھ سکتا تھا۔

اسی لیے تھوڑی ہائیکنگ کرتے، نظاروں کے مناظر کیمرے میں اتارتے ہوئے، کیمپنگ پوڈز کا دورہ کر کہ اس نے شام سے پہلے کالام کی جانب روانہ ہونے کا سوچا ہوا تھا۔

گھڑ سواری، اور ہائیکنگ کے بعد وہ تھک ہار کر بیٹھ گئے تھے۔ مقامی لوگ اپنے کھانے پینے کی اشیاء، قہوے وغیرہ ساتھ لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی باقی سب کی طرح پکنک کا کپڑا بچھا کر ہلکا پھلکا کھایا اور قہوے کے بعد وہ اسے آبشاروں کی سیر کروانے لے گیا۔

"پیو"

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھوں میں بھر اس نے آبشار کا پانی اس کے سامنے کیا۔

"پانی پی لو میری شیریں۔ تمہارا یہ فرہاد دودھ کی نہر نہیں کھود سکتا"

اس نے ہنستے ہوئے پانی پیا۔

راستہ کافی تھکا دینے والا تھا۔ چل چل وہ ہانپتی ہوئی واپس گاڑی تک آئی تو شام سے کچھ پہلے کا وقت تھا۔

"اف تھکا دیا تمہارے گیمن جبہ نے"

اسے گاڑی سٹارٹ کرتا دیکھ کر دلہ نے کہا۔

"تمہاری ہی ضد تھی..."

اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

ہمیشہ کی طرح اس نے گانا پلے کیا تھا۔ لیکن اب تھوڑا مختلف ساز کا تھا۔

دہ سوات خکلی رنگونہ تہ پخیر راغلے

(سوات کے خوبصورت رنگوں میں خوش آمدید)

دہ سوات خکلی سیندونو تہ پخیر راغلے

)سوات کے خوبصورت دریا خوش آمدید کہتے ہیں(

دہ سوات خکلی رنگونہ تہ پخیر راغلے

دہ سوات خکلی سیندونو تہ پخیر راغلے

www.novelsclubb.com

بار بار یہی جملے دہرائے جانے لگے۔پخیر راغلے سے وہ سمجھ گئی تھی کہ خوش آمدید کہا جارہا تھا۔

پھر اردو میں گایا جانے لگا۔

یہ پھول یہ نظارے، پہچان ہیں ہمارے
ہیں روشنی کے راہی، یہ چاندنی یہ تارے

یہ بھینی بھینی خوشبو، دریاؤں کے کنارے
مستی کے تبسم میں، مدہوش یہ نظارے

وہ آنکھیں بند کیے مسکرائی جب وہ خود ساتھ ساتھ گنگنانے لگا تھا۔

دہ سوات خکلی رنگونہ تہ پخیر راغلے

www.novelsclubb.com

(سوات کے خوبصورت رنگوں میں خوش آمدید)

دہ سوات خکلی سیندونوتہ پخیر راغلے

()سوات کے خوبصورت دریا خوش آمدید کہتے ہیں(

"اس کا مطلب جانتی ہو؟...یہ کہہ رہے ہیں

سوات کے خوبصورت رنگوں میں خوش آمدید

سوات کے خوبصورت دریا خوش آمدید کہتے ہیں"

اس نے اس کے پوچھے بغیر ترجمہ کیا تو وہ مسکرا دی۔

"سوات کے رنگوں نے واقعی مجھے تمہاری محبت میں رنگ دیا ہے۔اور اس کی ان وادیوں نے مجھ پر محبت کا نا جانے کون سا طلسم پڑھ کر پھونک دیا ہے۔تم ہی تم نظر آتے ہو ہر جگہ" مسکرا کر اس کی جانب دیکھا اور سوچ کر رہ گئی۔

تعریف کے ہے لائق ہر سمت اس کا سارا

پہاڑ آبشاریں، کوہستان پیارا پیارا

www.novelsclubb.com

پختون روایت کا، مرکز یہ خطہ سارا

جنت کا ہے یہ ٹکڑا، تہذیب کا گہوارا

دہ سوات خکلی رنگونہ تہ پخیر راغلے

(سوات کے خوبصورت رنگوں میں خوش آمدید)

دہ سوات خکلی سیندونو تہ پخیر راغلے

(سوات کے خوبصورت دریا خوش آمدید کہتے ہیں)

پھولوں کی فراوانی، موجوں کی ہے روانی

ہر پربت اور وادی، ہے تخت سلیمانی

ہے علم کا گہوارہ، اسلاف کی نشانی

www.novelsclubb.com

کہتا ہے اس کا ماضی، تاریخ کی زبانی

دہ سوات خکلی رنگونہ تہ پخیر راغلے

دہ سوات خکلی سیندونو تہ پخیر راغلے

پخیر راغلے...

پخیر راغلے...

اس نے آنکھیں بند کر لیں اور سکون سے اس کی آواز کی گنگناہٹ محسوس کرنے لگی...

ہمائل اسے اردو سے زیادہ اپنی مادری زبان بولتا ہوا پیارا لگتا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا۔

اسے بھی پشتو سیکھنی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سر ہاتھوں میں دیے بس روتی ہی جا رہی تھی۔ شمسہ ،اس کے بچے کوئی بھی اس کے دل کو سکون نہیں پہنچا پا رہے تھے۔

"مجھ سے کیا ہو گیا شمسہ ؟مجھے اسے جانے ہی نہیں دینا چاہئے تھا۔ جس طرح اس نے مجھے شکوے سے دیکھا مجھے اس کی آنکھیں بھول ہی نہیں رہیں"

وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی۔ شمسہ نے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

"میرا بچہ... میرا ایلماز... میری جان۔ میں کیا کروں ؟میرا دل پھٹ جائے گا۔ میں کیسے نہیں جان سکی؟"

میر کونے میں ساکت کھڑا اپنی ماں کو ایسے بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔

کچھ دن پہلے ان کی زندگیوں میں بھنور آیا تھا اور ریلماز کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

وہ ہمیشہ کی طرح شام کو پارک میں بے فکر کھیل رہے تھے جب ایک تیس پینتیس سالہ مرد آیا اور میر کو اپنا بیٹا کہہ کر لے جانے لگا۔یلماز اسے دیکھتے ہی چھپ گیا تھا۔

میر کے شور مچانے پر وہ بھی دوڑتی ہوئی پہنچی اور کافی لوگ اکٹھا ہو گئے۔ وہ آدمی یلماز سمجھ کر میر کو ساتھ لے جانے پر بضد تھا اور کہہ رہا تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ بات آگے بڑھ گئی تو راز کھلا کہ وہ یلماز کا باپ تھا جو میر کو یلماز سمجھ رہا تھا۔

وہ اس پر اغوا کا بھی الزام لگانے لگا۔ وہ خود بھی حیران تھا۔ شکل سے ہی کرخت مزاج اور بد دماغ سا آدمی لگتا تھا۔ اسے دیکھ کر یلماز کی ساری باتیں درست لگی تھیں۔ اس کا خوف اور ڈر۔

لیکن وہ مجبور ہو گئی۔ اس آدمی کے پاس سارے اصلی لیگل ڈاکومنٹس تھے جبکہ اس کے اپنے پاس نقلی...

یلماز اسے پناہ سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ چپک گیا تھا مگر اس کا مؤقف کمزور تھا۔ روتے بلکتے یلماز کا ہاتھ جب اس کے ہاتھ سے چھوٹا تو اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔ اس دن جیسے تیسے اس نے شرمندگی اور کرب میں کچھ دن گزارے مگر مامتا اسے کھینچ کر اسی آدمی کے گھر لے گئی۔ وہ یلماز سے مل کر اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی اور دل کی تسلی کرنا چاہتی تھی کہ وہ ٹھیک ہے مگر اسے وہاں اپنی زندگی کا سب سے بڑا جھٹکا ملا تھا۔

"ن... نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا"

گیسٹ روم میں ایک عورت جب اس سے ملنے آئی تو اس کی زمین ہی جیسے کھسک گئی۔

"آپ؟...ڈ...اکٹر...یہ آپ کا گھر ہے؟"

اس ادھیڑ عمر عورت کا چہرہ یوں سفید تھا جیسے خون کا آخری قطرہ بھی نچوڑ لیا ہو۔

"نہیں...تو...اس کا مطلب...بھائی ٹھیک کہہ رہے تھے؟ یلماز..."

اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

ان دونوں کی پیدائش کا دن، یلماز اس سے پہلی بار جس حالت میں ملا، جن مظالم کا اس نے ذکر کیا تھا۔ وہ سب فلم کی طرح اس کے دماغ میں چلنے لگے۔

ڈاکٹر بلکل خاموش کھڑی تھی کیونکہ وہ مجرم تھی اور اس کا جرم کھل چکا تھا۔

"م...میرا...؟م...میرا بچہ؟ میرا بچہ مرا نہیں تھا؟"

ڈاکٹر نے تھوک نگلا۔

"یلماز میرا بچہ ہے..."

وہ لڑکھڑا سی گئی۔

اس نے پہلے کیا کم مصیبتیں جھیلی تھیں۔ کیا یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا۔

"ہ...ہم بیٹھ کر...بات کرتے ہیں بیٹا"

وہ ہڑبڑائی ہوئی لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ... جسٹ شٹ اپ..."

وہ پھٹ پڑی۔

"ذلیل عورت، گھٹیا عورت... توانسان ہے؟"

وہ پوری قوت سے چلائی۔ وہ اس لمحے زخمی شیرنی لگی تھی جس کے بچوں کو نقصان پہنچایا گیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا اس عورت نما حیوان کو چیر پھاڑ دے۔

اس کی آواز سن کر وہ اسد نامی آدمی اور اس کی بیوی بھی آ پہنچے۔

"تم سب..."

اس نے روتے ہوئے ان تینوں کی جانب اشارہ کیا۔

"میں تم سب کو چھوڑوں گی نہیں... بے غیرت گھٹیا نسل کے لوگ ہو تم... شرم نہیں آئی مجھ سے میرا بچہ چھینتے ہوئے؟ اگر ظلم ہی کرنا تھا تو مجھ سے کیوں چھینا؟"

اسے لگ رہا تھا اس کے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔ جب اسد یلماز کو اس سے دور لے جا رہا تھا اس نے درد بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ کر اسے پکارا تھا۔

"ماما... مجھے نہیں جانا"

یہ لفظ اس کی جان نکال رہے تھے۔

"کیا بکواس کر رہی ہو عورت... نکلو میرے گھر سے"

"میرا بیٹا مجھے واپس کرو...یلماز...مازی..."

وہ اسے دھکا دے کر گھر کے اندر جانے کی کوشش کرنے لگی۔

"مازی...میری جان...یلماز"

وہ ہذیانی سی کیفیت میں سارے گھر میں آوازیں دیتی رہی۔

"سیکیورٹی..."

اس آدمی نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر دھکیلنا چاہا۔

"میرا بچہ واپس کرو...میں مار ڈالوں گی سب کو...یلماز..."

وہ بھاگتا ہوا کہیں سے نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

چند دنوں میں ہی اس کی حالت سے پتا چل رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا تھا۔

"مازی..."

"ماما..."

وہ چلا کر اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔

بغیر جانے اسے مامتا کی کشش نے کھینچا تھا۔ لیکن نوکر کو اشارہ کرنے پر اس نے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی یلماز کو پکڑ لیا۔ وہ بہت ہاتھ پاؤں مار رہا تھا، چیخ رہا تھا مگر اسد اسے بازو سے پکڑے باہر لے گیا اور گھر سے باہر دھکا دے دیا۔

وہ چلاتی رہی، پاگلوں کی طرح دروازہ پیٹا کیونکہ اندر اس کے جگر کا ٹکڑا تھا۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ وہ ہمت کر کہ گھر تو پہنچ گئی تھی لیکن لگ رہا تھا اس کی جان نکل جائے گی۔ ایک جانب میر نے رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا دوسری جانب اس کی اپنی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"میں کیا کروں شمسہ؟ میرا بچہ... میری جان ہے وہ... میں اس کی حفاظت نہیں کر پائی۔ وہ کتنی تکلیف میں رہا اور میں بے خبر سوتی رہی؟ میرا بچہ ان سالوں میں کیا کیا سہتا رہا ہو گا؟ میں کیوں نہیں مری؟ اس کی تکلیفیں مجھے لگ جاتیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے بھی رلا رہی تھی۔

"باجی حوصلہ کریں پلیز..."

بہزاد نے اسے تسلی دی۔

"حوصلہ کیسے ہو؟ کیسے صبر کروں؟ میری آنکھوں کے سامنے میرا معصوم بچہ... میرا شہزادہ بچہ... میری جان۔ میری زندگی"

وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

"ہم رپورٹ لکھوائیں گے اغوا کی...دنیا کا کوئی قانون ماں کو بچے سے الگ نہیں کر سکتا نا۔اگر سگا باپ بھی ایسے کرنا چاہے تب بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اتنے چھوٹے بچے کو ماں سے الگ کرنا غیر قانونی ہے۔تم ذرا سی ہمت کرو اور پولیس سٹیشن چلو..."

شمسہ نے کہا۔

"نہیں...میں گئی تھی...انہوں نے کچھ نہیں کیا...وہ بہت پیسے والے ہیں۔میرے بچے کو چھین لیں گے۔مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور کر دیں گے"

اس کی ہمت ٹوٹ رہی تھی۔

"خدا کے لیے حوصلہ کریں باجی...بلکہ اپنے بھائی کو فون کر کہ بلائیں۔"

وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

"ہ...ہاں...ہاں..."

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے فون ڈھونڈنے لگی۔

اس نے پہلے خود کبھی اسے فون نہیں کیا تھا لیکن اب بات ہی اس کے بچے کی تھی۔انگنت دفعہ فون کرنے پر بھی اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی آخری امید بھی بجھ گئی۔

"تمہیں خود ہمت کرنی ہو گی...اپنے بچوں کے لیے...اپنے لئے"

شمسہ نے فون لے کر سائڈ پر رکھا اور اس کے آنسو پوچھے۔

"تم بہت بہادر ہو...اس بہادری کو اب دکھانا ہو گا تمہیں...وہ تمہارا بیٹا ہے۔تم نے اسے جنم دیا ہے۔دنیا کی کوئی طاقت، کوئی قانون تمہارا یہ حق نہیں چھین سکتا"

وہ اس کی بات سننے لگی۔دل کو کچھ سہارا ہوا۔

"تمہارے بچوں کو تمہاری ضرورت ہے۔میر کو بھی اور یلماز کو بھی"

اس نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہی اسے واپس لا سکتی ہو...صرف تم..."

اس نے میر کی جانب دیکھا جو کونے میں دبکا ہوا تھا۔

"ان پر کیس فائل کرو...ایف آئی آر کٹواؤ...قانونی جنگ لڑو اس وقت تک تمہارے بھائی سے بھی رابطہ ہو جائے گا ان شاءاللہ"

وہ اٹھی اور میر کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے پیار کیا۔

"ہم واپس لائیں گے اسے...ماما واپس لائیں گی۔پرامس"

اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے خود سے اور میر سے دونوں سے وعدہ کیا تھا۔

"میں اسے واپس لاؤں گی۔اپنے پاس...ہمارے پاس...میں کمزور نہیں ہوں۔ماں کمزور نہیں ہوتی"

اس نے جیسے خود کو یاد کروایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کالام، خیبر پختونخوا کے سوات ضلع میں واقع،ایک حسین وادی ہے جسے پاکستان میں جنت کی مانند سمجھا جاتا ہے۔یہ وادی اپنی قدرتی دلکشی،بلند برف پوش پہاڑوں، جھیلوں، سرسبز جنگلات اور صاف شفاف دریاؤں کی بدولت مشہور ہے۔

اس وادی کے قریب پہنچتے ہی آپ کی آنکھوں کے سامنے ایک فینٹسی جیسا منظر چھا جاتا ہے۔چاروں طرف پہاڑوں کی بلندیوں کے درمیان سبزے کی چادر بچھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ پہاڑ آسمان سے باتیں کرتے محسوس ہوتے ہیں اور ان کے بیچ میں واقع یہ وادی ایک پرسکون اور دلکش مقام اور پریوں کا دیس معلوم ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

شام کے وقت، کالام کا منظر ایک رومانوی سے ماحول میں بدل جاتا ہے۔ سورج کی کرنیں پہاڑوں کے پیچھے چھپتے ہوئے آسمان کو سنہری رنگت میں رنگ دیتی ہیں۔ درختوں کے سائے لمبے ہو جاتے ہیں اور پرندوں کی چہچہاہٹ کی آوازیں وادی کی خاموشی میں گونجنے لگتی ہیں۔

رات کو، کالام کا آسمان ستاروں سے بھر جاتا ہے۔ مکمل سکوت چھا جاتا ہے، اور صرف جنگل کی ہلکی ہلکی سرسراہٹ اور بہتے دریا کی آواز سنائی دیتی ہے۔

اس کی جغرافیائی اہمیت بھی خاص ہے۔ یہ وادی سوات ضلع کے شمال میں واقع ہے، اور اس تک پہنچنے والے راستے بھی دلکش مناظر اور فلک بوس پہاڑوں سے آراستہ ہیں۔ یہاں کے لوگ بہت مہمان نواز اور خوش اخلاق ہیں، جو اس جگہ کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اس کی خوبصورتی پرستان کی کہانیوں میں بیان کی جانے والی خیالی دنیا کی مانند ہے، جہاں ہر گزرا لمحہ ایک یادگار ہی معلوم ہوتا ہے اور ہر منظر جیسے ایک نئی طلسماتی کہانی سناتا ہے۔

کالام میں وہ رات کو پہنچے تھے۔ ہوٹل پہنچتے ہی تھکن سے چور کھانا کھا کر سو گئے۔ نہ کوئی جگہ دیکھنے کی ہوش تھی نہ کسی بازار کی سیر کی۔

کالام اکثر سیاحوں کا "بیس کیمپ" ہوتا ہے۔ یہاں سے پھر آگے کی جانب یا اس سے متصل، مضافاتی علاقوں میں واقع پہاڑوں، جھیلوں اور جنگل وغیرہ کی سیر کی جاتی ہے۔ یہاں ہر طرح کی سہولت موجود ہے جیسے ہوٹلز وغیرہ۔ ان کے پاس تو اپنی گاڑی موجود تھی اور ہمائل یہاں کا مقامی باشندہ تھا سو اس لیے دشوار راستوں سے انہیں فرق نہیں پڑا تھا نہ ہی ان راستوں پر چلنے والی گاڑی بک کرنا پڑی تھی۔

صبح کے وقت وہ ہوٹل میں ہی بھاری سا ناشتہ کر کہ وہ کالام شہر کی سیر کو نکل چکے تھے۔ دن بھر قوت بحال رکھنے کے لیے ناشتہ اچھا خاصا کرنا پڑتا تھا ورنہ ان راستوں کے ہچکولے کھا کھا کر ہی کام تمام ہو جاتا ہے۔

کالام کی صبحیں بھی ایک الگ ہی دلکشی سمیٹے ہوتی ہیں۔ سورج کی پہلی کرن جب برف پوش پہاڑوں کی چوٹیوں پر پڑتی ہے، تو وہ ست رنگی ہیرے کی طرح دمکنے لگتی ہیں۔ اس وقت کی خاموشی اور سرد ہوا جو درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہوئی چہروں سے مس ہوتی ہے، ایک روحانی سکون سا بخشتی ہے۔

اسی سکون آور صبح میں وہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ٹہل رہے تھے۔ دریائے سوات کا نیلا پانی اب اور بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سردی بہت بڑھ چکی تھی اس لیے دملہ نے خود کو شال میں اچھی طرح لپیٹ رکھا تھا اور ہمائل ہمیشہ کی طرح ہلکے پھلکے لباس میں ملبوس تھا۔اسے سردی محسوس بھی نہیں ہو رہی تھی۔شاید لاہور کی گرمی میں رہ رہ کر تنگ آ گیا تھا۔اتنے وقت کے بعد اپنے علاقے کی آب و ہوا اسے بھلی سی محسوس ہو رہی تھی۔

"یہاں کی ٹراؤٹ مچھلی بہت مشہور ہے۔لنچ کے وقت وہی کھائیں گے"

ہمائل نے دریا کی جانب جھانکتے ہوئے کہا تو وہ ہنسی۔

"ابھی ناشتہ ہضم نہیں ہوا اور جناب کو دن کے کھانے کی بھی سوجھ گئی ہے؟ کتنے پیٹو ہو تم۔شرم کر لو تھوڑی سی۔امی کے سامنے تو وہ واجد بھائی کی شادی پر بڑا فٹنس فٹنس کر رہے تھے؟اب فٹنس تیل لینے چلی گئی؟"

www.novelsclubb.com

ہمائل نے اسے گھورا۔

"میری فٹنس کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں بی بی۔وہ میں مینج کر لیتا ہوں۔اپنی فکر کرو۔تم جو چڑیا کا معدہ لے کر گھوم رہی ہو؟شرم نہیں آتی؟...باجرے کے دانے کھایا کرو۔میں تو بہت foody ہوں اور ہمیشہ ایسا ہی رہوں گا۔اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ تمہارے پیار

میں پاگل ہو کر کھانا ہی چھوڑ دوں گا۔ تم میرا پہلا پیار ہو تو کھانا میرا زیرو نمبر والا پیار ہے یعنی کہ پہلے سے بھی پہلا"

دملہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"کتنا بولتے ہو تم...اف کبھی تو چپ کر جایا کرو۔اور یہ بات کرتے ہوئے بی بی،بی بی مت بولا کرو... سخت چڑ ہوتی ہے مجھے"

وہ شرارتی سا مسکرایا۔

"اوکے بی بی نہیں بولتا،بیوی بول لیتا ہوں۔ ٹھیک ہے بیوی؟"

اس نے سر پیٹ لیا۔

اسے ہمیشہ کوئی نہ کوئی پوائنٹ مل جاتا تھا جسے پکڑ کر وہ اسے زچ کرتا رہتا تھا۔

"ویسے کتنی حسین وادی ہے نا...اس حسین وادی میں مجھے ایک حسینہ مل جائے تو اس جگہ کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔"

دریا کے کنارے کنارے چلتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے پتھروں پر چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے جیلس کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ایسا ہے تو بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہو۔جس مرضی کو تلاش کرو، جس سے مرضی عشق چلاؤ مجھے ذرا برابر بھی فرق نہیں پڑتا۔ویسے بھی ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ نہیں جس کی بنیاد پر میں جیلسی محسوس کروں"

وہ ہنستا گیا کیونکہ اب اسے معلوم تھا وہ خود کا بھرم رکھنے کے لیے ایسی باتیں کرے گی۔اپنی کھوکھلی انا کا مان رکھنے کے لیے،اپنے دل کی شکست چھپانے کے لیے اور اپنا سر اونچا رکھنے کے لیے۔لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے دل کی ہتھیار پھینکنے کی صدا اتنی بلند تھی کہ اس شخص کو اس بات کی خبر پہنچ چکی تھی۔

"اچھا تو پھر کیسا رشتہ ہے ہمارے بیچ؟..."

وہ پتھر کو ٹھوکر مارتا ہوا بولا۔

"کسی طرح کا بھی رشتہ نہیں ہے۔میں بس تم سے جان چھڑانا چاہتی ہوں۔تو تمہاری دوسری شادی سے بڑھ کر بھلا راہ فرار کیا ہو سکتی ہے؟"

ہمائل نے ہنسی ضبط کی۔

"ایک راستہ ہے..."

دلمہ جانتی تھی وہ کچھ الٹا سیدھا ہی بولے گا۔

www.novelsclubb.com

"میں دوبارہ دریا میں کود جاتا ہوں۔آزادی بھی مل جائے گی اور انٹرٹینمنٹ بھی۔ویسے یہاں پانی زیادہ صاف ہے اور ابھی بہاؤ بھی کم ہے اگر میں کود گیا تو لوگ بچا کر نکال لیں گے۔تو ایسا کرتا ہوں کچھ اور ٹرائی کرتا ہوں۔یا کچھ دن انتظار کر لیتے ہیں کہ جب"

اس نے اس کے کندھے پر چت کرائی۔

"چپ کر جاؤ...چپ کر جاؤ پلیز...دماغ کھا گئے ہو"

اس نے اکتا کر کہا۔

"اتنی بدذائقہ چیز میں کھا ہی نہیں سکتا۔الزام مت لگاؤ۔پولیس والے پر الزام لگانے کے جرم میں تمہیں...عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے"

اس نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی۔

"لیونی...کیا ہے؟"

وہ بازو ملتا ہوا اسے گھور رہا تھا۔

"ہمائل کے بچے...میرا دماغ کھانا بند کرو"

"چچ چچ چچچ...استغفراللہ استغفراللہ..شوہر سے کیسے بات کر رہی ہے ڈائن،بل بتوڑی..."

وہ کچھ کہتی اس سے پہلے کسی نے دملہ کو پیچھے سے گلے لگایا۔

" صحیح کہا ہمائل بھائی... یہ ہے ہی چڑیل"

اس اچانک افتاد سے دونوں سنبھلے تو دملہ کا دماغ بھک سے اڑا۔تاثرات پہلے حیرت اور پھر ناگواریت میں بدل گئے۔

"What a Pleasant surprise...ارے ارتج"

ہمائل نے خوشدلی سے کہا مگر دملہ تو ساکت سی رہ گئی۔وہ ارتج ہی تھی۔

جینز اور گھٹنوں سے اوپر تک آتی چٹلّا زدہ پختون دستکاری والے فراک جو اس نے شاید یہیں سے خریدی تھی۔ متناسب سا میک اپ، کھلے خوبصورت بال جو دملہ سے بہت میل کھاتے تھے، اڑاڑ کر اس کے چہرے پر آرہے تھے۔چوڑی جتنے جھمکے جو اس کے کانوں میں جھول رہے تھے۔وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور یہی بات دملہ کو ناپسند تھی۔میٹھے لہجے والی یہ ارتج نامی مصیبت جو ہمائل سے کچھ زیادہ ہی متاثر تھی اسے زہر لگتی تھی اور وجہ اب اسے معلوم تھی لیکن وہ دل سے ماننا ہی نہیں چاہتی تھی کہ اسے ارتج کا ہمائل کے ساتھ فری ہونا حسد سا محسوس کرواتا ہے۔

"اسلام علیکم دونوں کو...میں خود حیران ہوں۔واؤ۔کتنا اچھا سرپرائز ہے نا"

وہ بہت اکسائیٹڈ سے لہجے میں بولی۔جیسے بچہ اپنے من پسند کھولنے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے وہ بلکل اسی طرح پیش آرہی تھی۔

"وعلیکم سلام...کیسی ہو اور یہاں کیسے؟"

سوال ہمائل نے ہی پوچھا تھا۔

"میں تو بہت بہت بہت اچھی ہوں اور یہاں پرانے کالج فیلوز کے ساتھ آئی تھی۔ہائیکنگ وغیرہ کرنی ہے۔آپ سنائیں؟...اوہو ہنی مون پر آئے ہیں"

دملہ کو کہنی مارتے ہوئے اس نے شرارتی سا انداز اپنایا تو ہمائل ہنس دیا۔

دملہ بمشکل ماتھے پر سلوٹیں بننے سے روک رہی تھی۔

"ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔پولیس کی بزی پروفیشن میں گم ہو کر گھومنے پھرنے کا کہاں وقت ملتا ہے۔"

وہ ہنسی۔

"شکر ہے اس پاگل انسان کو بھی گھومنے پھرنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ورنہ تو ذہنی مریضہ ہی ہے یہ"

اسے بہت غصہ آیا تھا مگر وہ خاموش رہی اور مسکرانے کی بھرپور کوشش کی۔

"اب تم یہاں ہمارے سوات میں آئی ہو تو ہمارے ساتھ گھر چلنا... مہمان نوازی کا موقع دو اور یادگار سفر کی یادیں لیتی جاؤ"

دملہ نے مٹھیاں بھینچیں۔

"ارے نہیں نہیں بھائی۔ بہت شکریہ۔ آپ کو کیا تنگ کرنا۔ مجھے دوستوں کے ساتھ ہی جانا ہے۔ آپ کے ہاں پھر کبھی سہی۔ بلکہ آپ انجوائے کریں میں نے تو بس دیکھا اور سوچا کہ آپ دونوں سے مل لوں۔"

وہ مسکرا مسکرا کر ہمائل کی جانب ہی دیکھتے ہوئے باتیں کر رہی تھی جو دملہ کو بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سونے پہ سہاگہ یہ کہ چند ہی لمحوں بعد اس کا پورا گروپ وہیں نازل ہو گیا اور وہ خوشی سے اپنی کزن اور بہنوئی کے طور پر ان کا تعارف کروانے لگی۔

اس گروپ میں چار لڑکیاں اور تین لڑکے تھے۔ سارہ نامی لڑکی اور عدیل نامی لڑکا نکاح شدہ تھے، سویرا عدیل کی بہن یعنی سارہ کی نند تھی۔ شمسہ ان کے کالج کی دوست تھی جو اپنے شوہر عبید، چار سالہ بیٹی کرن اور ایک سالہ بیٹے زین کے ساتھ تھی۔ بہزاد نامی لڑکا عبید کا بھائی تھا

اور کالج میں ان کا جونیئر رہ چکا تھا مگر ان سے دوستی بہت تھی۔ جگن اور اریج صرف ایسی تھیں جو فیملی ممبرز کے

بغیر تھیں۔ وہ سب یہ سن کر بہت خوش ہوئے تھے کہ ہمائل یہیں کا رہنے والا ہے کیونکہ وہ ایک اچھا گائیڈ بن سکتا تھا۔

"ارے نہیں... بلکل بھی نہیں۔ کوئی بھی میری بہن اور جی جا کی ٹرپ خراب نہیں کرے گا۔ یہ اکیلے آئے تھے انجوائے کرنے تو ان کو انجوائے کرنے دو۔ ہم چھوٹے بچے نہیں ہیں جو گم جائیں گے"

دملہ نے تو انہیں کوئی جواب مروت کی وجہ سے نہیں دیا مگر اریج بولتی ہی جا رہی تھی۔ وہ نا جانے کیوں ایسا بول رہی تھی۔ دملہ کو لگا کہ وہ اگر اکیلی ہوتی تو ضرور کباب میں ہڈی بنتی۔

ہمائل عادت سے مجبور دونوں بچوں سے سلام دعا کے بعد ان کے ماں باپ سے اجازت لے کر ان سے کھیلنے اور پیار کرنے لگا تھا۔

"ویسے بہت پیارا کپل ہے آپ دونوں کا"

شمسہ کی تعریف پر دملہ نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"آپ بھی بہت کیوٹ لگ رہے ہیں ساتھ"

www.novelsclubb.com

ہمائل نے جواب تعریف سے ہی لوٹایا اور ایک سالہ زین کو عبید سے لے لیا۔

"کیا نام ہے آپ کا کیوٹی؟..."

دملہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"پاگل...ایک تو بچے بھی نا جانے کب اس کی جان چھوڑیں گے"

وہ زین کو ہوا میں اچھال رہا تھا جب دملہ نے چڑ کر سوچا۔

زین تیسرا چوتھا بچہ تھا جو اس سے آ چپکا تھا۔دملہ کی تو جان جاتی تھی رونے والے بچوں کو دیکھ کر مگر ہمائل کی مامتا جیسے جاگ جاتی تھی۔

"عجیب پاگل انسان ہے۔دوسروں کے بچوں کو دیکھ کر اس کی ماں والی فیلنگز جاگ جاتی ہیں تو اپنے بچوں کو تو پیار کر کر کہ ہی پاگل کر دے گا"

www.novelsclubb.com

یک دم لاشعوری میں سوچی گئی بات ادراک ہونے پر اسے شرم سے لال سا کر گئی۔اس نے پہلے کبھی ایسا کب سوچا تھا۔

وہ زین کو ہوا میں اچھال رہا تھا اور وہ کھلکھلا کر ہنس رہا تھا۔زین کے ساتھ وہ بھی ہنسا تو وہ اس کو دیکھتی ہوئی وہ نا جانے کہاں پہنچ گئی۔

میاندم میں...

اپنے گھر کے باہر موجود اس پانی کی چھوٹی سی جھیل کے پاس۔

جہاں وہ کھڑا تھا۔اس نے کسی بچے کو اٹھا رکھا تھا۔زین جتنے بچے کو جس کے نقوش اس سے بہت ملتے جلتے تھے۔وہ اسے اچھال کر کھلا رہا تھا، پیار کر رہا تھا۔اس کے ساتھ تتلیوں، پھولوں سے کھیلتی ایک خوبصورت بچی تھی۔جس کے بال دملہ کی طرح سیاہ اور لمبے تھے۔وہ ہمائل سے لپٹی ہوئی کچھ کہہ رہی تھی جس پر اس نے جھک کر اس کے دونوں گالوں پر پیار کیا تو وہ کھل کر ہنس دی۔اور وہ کمرے کی کھڑکی سے یہ منظر دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ان کے دیکھنے پر ہاتھ کے اشارے سے "پیار" بھجوایا۔

"ماما..."

www.novelsclubb.com

زرتاشہ نے ہاتھ ہلایا تھا۔

پھر منظر بدلا اور اب وہ ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"ماما..."

اس نے یک دم سر جھٹک کر اپنی overthinking کی بری عادت کی سرزنش کی۔

"یہ کیا بکواس ہے۔دماغ خراب ہے میرا"

نظریں چراتے ہوئے وہ ان سب سے باتوں میں مشغول ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

"اولمیر ہمائل خان، زرتاشہ ہمائل خان..."

اس نے پھر سے سر جھٹکا۔

"کیا بکواس سوچ رہی ہو"

اس نے کنپٹیوں کو مسلا۔

"اور بتائیں... کیسا لگا آپ کو ہمارا سوات"

اس نے فضول خیالات جھٹکتے ہوئے ان سے سوال کیا تو ہمائل مسکرایا۔

"ہمارا سوات" کہنا اسے اچھا لگا تھا۔وہ اس سے منسوب چیزوں کو اپنانے لگی تھی یہ اس کے لیے بہت بڑی بات تھی۔

"آپ کا سوات تو واقعی جنت ہے۔کاش ہمارا گھر بھی یہیں ہوتا۔"

سب نے جگن کی تائید کی۔

وہ تو سوات کے طلسم سے مکمل طور پر مخمور ہو چکے تھے۔اس کے نظاروں نے ان کی آنکھوں پر جیسے سحر پھونک دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اولمیر، زرتاشہ"

ہمائل کے مالم جبہ میں کہے گئے الفاظ اس کے دماغ میں پھر سے گونجنے لگے۔

شرمندگی سے اسے سر میں درد کی لہر محسوس ہوئی جسے اس نے مل کر دور کیا۔

"کہاں کہاں گھوم کر آئے ہیں آپ؟"

دملہ نے سوال کیا۔

"ہم مالم جبہ سے ابھی ابھی پہنچے ہیں۔ناشتہ وغیرہ کرنا ہے۔ صبح صبح ہی نکل آئے تھے"

سویرا نے بتایا۔

"او...پھر تو آپ سب کو اچھا سا ناشتہ کروانا بنتا ہے"

ہمائل نے زین کو واپس کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں...آپ تکلف مت کیجئے۔اس کی کوئی ضرورت نہیں"

وہ مسکرایا۔

"ایسے کیسے... بھئی آپ سب مہمان ہیں اور ہمارے گھر پہلی بار تشریف لائے ہیں۔ مہمان نوازی کے بغیر کیسے جانے دیں۔ کم آن...آج اچھے سے ریسٹورانٹ سے ہمارا روایتی ناشتہ کریں۔"

www.novelsclubb.com

وہ ان کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کہاں ٹلنے والا تھا۔ جہاں سے کچھ دیر پہلے خود ناشتہ کیا تھا وہ ان کو وہیں لے گیا کیونکہ اس ہوٹل کا مالک اس کا جاننے والا تھا۔

نان چنا، بھنا ہوا بکرا اور چائے...

کھلے آسمان تلے لگے ٹیبل کرسیوں پر بیٹھ کر انہوں نے کالام کا پہلا ناشتہ ہمائل کی جانب سے کیا تھا۔ پختون ہو اور مہمان نواز نہ ہو ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

دملہ کا پیٹ بھرا ہوا تھا وہ اریج کے ساتھ بیٹھی زبردستی چھوٹے چھوٹے سوال جواب کرتی چائے کا کپ لیے بیٹھی تھی جبکہ ہمائل صاحب شاید ایک اور نان کے ساتھ انصاف کر چکے تھے۔ لڑکے الگ ٹیبل پر تھے اس لئے وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی کہ پیٹو انسان تھوڑا کم کھاؤ۔

www.novelsclubb.com

"ویسے اچھا ہوا اتنی اچھی کمپنی مل گئی... مہوڈنڈ تک جاتے جاتے بہت وقت لگتا ہے راستہ بورنگ ہونے لگتا ہے۔ اکٹھے چلیں گے تو اچھا وقت گزرے گا"

ہمائل کی تجویز سب کو پسند آئی تھی۔

"آئیڈیا تو اچھا ہے بس بھابھی سے بھی پوچھ لیں ایک دفعہ اگر وہ کمفرٹیبل ہوں تو؟"

عدیل نے کہا تو وہ مسکرایا۔

"اسے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا آپ بے فکر..."

چائے کا کپ لبوں سے لگاتے لگاتے وہ رکا۔

اسے دور کسی موڑ پر جو پرچھائی سی دکھائی دی وہ اسے یک دم ساکت کر گئی۔

پھر تاثرات سخت ہو گئے۔

"ایکسکیوزمی"

وہ کپ وہیں چھوڑ کر اسی سمت تیزی سے جانے لگا۔

دلمہ نے اسے یوں عجلت میں جاتے دیکھا تو تھوڑا پریشان ہوئی۔پتا نہیں وہ کس کے پیچھے گیا تھا۔

ہمائل تیز تیز قدم اٹھاتا گلیوں،دکانوں کے بیچ اسے تلاش کرتا کرتا پہنچا۔

"چاچا...ایک آدمی گزرا ہے یہاں سے ابھی؟ چھوٹے چھوٹے بال ہیں اور سبز شرٹ پہن رکھی ہے شاید؟"

ممکن حد تک سادہ الفاظ میں اس کا حلیہ بتاتے ہوئے وہ کئی دکانوں سے گزرا مگر اسے اپنا مطلوبہ شخص نہیں ملا۔وہ غائب ہی ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

غصے سے اس کا خون کھول رہا تھا۔ کئی سال پہلے والا قصہ یوں اچانک پھر سے کھل گیا تھا۔ وہ جسے تلاش کرنے کے لیے اس نے جگہ جگہ کی خاک چھان ماری اس کی جھلک دیکھی بھی تو کہاں۔ اپنے ہی علاقے میں، اپنے سوات میں۔

"اگر تو وہ صارم ہے تو یہاں سے وہ زندہ واپس نہیں جائے گا"

اس نے جیسے خود سے وعدہ کیا تھا۔

ابھی تو سب کچھ ٹھیک ہونے کو تھا اور یہ بدبخت انسان نظر آ گیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اپنے جذبات کو ارتیج اور اس کے دوستوں کے سامنے کیسے کنٹرول کرے۔ خوشی خوشی ہر چیز ٹھیک جا رہی تھی۔ نا جانے وہ صارم کیوں آ ٹپکا تھا۔ اور کالام میں کیا کر رہا تھا۔ کیا اسے معلوم تھا کہ دلمہ یہاں ہے؟ لیکن اسے اب بھلا دلمہ سے کیا سروکار تھا۔؟

بہت سے سوالات تھے جن کا جواب اسے جاننا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پتا نہیں ہمائل بھائی کہاں رہ گئے"

www.novelsclubb.com

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اس ہوٹل کی جانب روانہ ہو گئے جہاں وہ سب ٹھہرے ہوئے تھے۔راستہ چونکہ لمبا تو تھا ہی نہیں سو وہ پیدل ہی جا رہے تھے۔ہمائل کے وہ تاثرات دلمہ کو فکر مند کر رہے تھے مگر وہ ان سب کے سامنے اور ارتیج کے سامنے خود کو ممکن حد تک پر سکون رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آجائیں گے"

اس نے مختصر سا جواب دیا۔

ارتیج کا بار بار اس کے لیے فکر مند ہونا اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا مگر وہ کچھ کہہ بھی تو نہیں سکتی تھی۔شادی کے بعد کھلم کھلا منہ پھٹ بننے کی عادت اس نے چھوڑ دی تھی مگر یہ ارتیج تو کچھ زیادہ ہی چپکتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے ہوٹل کے اپنے اس کمرے میں لے گئی جہاں وہ جگن کے ساتھ ٹھہری ہوئی تھی۔عائشہ اور عارش کے رشتے سے لے کر بچپن کی باتوں تک اور پھر بات بات پر کہیں نا کہیں بار بار ہمائل کا بلاوجہ ذکر کر کہ اس کی تعریفیں کر کر کہ اس نے اس کا دماغ کھا دیا تھا۔

"ابھی جب ہمائل بھائی آئیں گے تو اس ہوٹل میں لے کر چلنا جہاں تم دونوں ٹھہرے ہو"

وہ بلاوجہ ہی اس سے دوستی ظاہر کرنے پر تلی ہوئی تھی حالانکہ دملہ کو تو اپنے کزنز میں سے کوئی اتنا خاص پسند ہی نہیں تھا۔کزن بھی وہ جو بھابھی کی بہن تھی اس سے بھلا کیسے دوستی ہو سکتی تھی۔مزید یہ کہ جو ہمائل سے کچھ زیادہ ہی متاثر تھی۔

ہمائل کی کال آئی تو اس نے شکر ادا کیا کہ کم از کم کوئی خبر تو آئی۔

"کہاں چلے گئے ہو تم؟میں نے اتنی کالز کیں اور..."

ارتیج نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر اپنے کان سے لگا لیا۔

عجیب لڑکی تھی ذرا بھی شرمندگی محسوس نہیں کرتی تھی۔

"کہاں ہیں آپ؟میں اتنی پریشان ہو گئی تھی"

اس کے "میں" کہنے پر اسے بہت غصہ آیا۔

"جی جی...بلکل اوکے...ہاں جی بھلا اس سے بہترین سفر کیا ہو گا جس سفر میں آپ ساتھ ہوں"

اپنے بالوں کی ایک لٹ کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے اس نے عجیب طریقے سے کہا تو دملہ کی چھٹی حس نے اسے خبردار سا کیا۔

"جی جی...اوکے لیکن میں آپ کے ساتھ جاؤں گی..."

www.novelsclubb.com

اس کے ماتھے پر بل پڑے۔

"اوکے ٹھیک ہے جلدی آئیں میں لوکیشن بھیج رہی ہوں۔اللہ حافظ"

اس نے کال کاٹ کر دملہ کو موبائل پکڑایا اور اپنے موبائل سے اسے ہوٹل کی لوکیشن بھیج دی۔

"ہمائل بھائی کہہ رہے ہیں کہ ہم ساتھ میں مہوڈنڈ جھیل کی طرف جا رہے ہیں۔بہزاد اور عدیل لوگوں نے بھی گاڑیاں بک کروالی ہیں۔تم ان کے ساتھ جانا اور میں ان لوگوں کے ساتھ جاؤں گی"

بیڈ پر بیٹھی جگن جو اپنے فون میں مگن تھی فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ تو بیسٹ ہو گیا..."

www.novelsclubb.com

وہ واش روم کی جانب بھاگی۔

"میرا سسرال بھی یہاں ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا...ویسے ابھی بھی شاید..."

حسرت سے کہی گئی ارتیج کی معنی خیز سی بات نے اسے جھٹکا سا پہنچایا تھا۔

اس کا اشارہ وہ سمجھ نہیں پائی اور جو سمجھ آ رہی تھی وہ ماننا نہیں چاہ رہی تھی۔

"خیر میں تیار ہو رہی ہوں تب تک تم موبائل پر کچھ دیکھ لو اوکے..."

وہ الماری کی جانب بڑھ گئی۔

دملہ کو عجیب سی گھٹن محسوس ہونے لگی۔اس کا دل چاہا وہاں سے خود غائب ہو جائے یا اس ارتیج کو غائب کر دے۔ مگر اس میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ اسے منہ پر کچھ سنا سکے۔اگر ایسی کوئی بات نہ نکلی تو ارتیج کو اس کا مزاق بنانے اور باتیں کرنے کا موقع مل جاتا کہ اس کا اور ہمائل کا رشتہ اتنا کمزور ہے کہ کوئی بھی آکر توڑ دے گا۔اس نے خود پر ضبط کیا اور اس کے آنے کا انتظار کیا۔

مہوڈنڈ کے لیے نکلنے سے پہلے وہ ان کو کالام بازار کی سیر کو لے کر گیا تھا۔کسی بھی عام بازار کی طرح وہاں ہر طرح کی چیزیں موجود تھیں۔ارتیج نے سموسے پکوڑوں سے لے کر روایتی پختون ملبوسات اور زیورات کچھ خود اور کچھ ہمائل سے کہہ کر خریدے۔وہ مروت میں اسے کسی چیز کے لئے قیمت ادا نہیں کرنے دینا چاہتا تھا مگر عجیب لڑکی تھی۔کچھ چیزیں کہہ کر خریدیں اور کچھ کی قیمت لڑ کر بھی خود ادا کر رہی تھی۔دملہ وہاں بھی چپ رہی۔

بازار سے نکلتے ہوئے وہ مہوڈنڈ کی جانب روانہ ہو گئے۔اس کے نا چاہتے ہوئے بھی وہ ان کے ساتھ ان کی گاڑی میں زبردستی آ بیٹھی تھی۔

جیسے ہی سفر شروع ہوا اس نے ہمائل سے سوالات کرنا شروع کر دیے۔

اسے پشتو میں کیا کہتے ہیں، اسے کیا کہتے ہیں۔ یہ جگہ کون سی ہے، آپ یہاں کتنی بار آئے، کون سی جگہیں فیورٹ ہیں کون سی نہیں۔ کیا یہاں دشمنی والے لوگ پائے جاتے ہیں؟ راستے میں خوبانیوں، سیب اور آڑو کے باغات سے پھل اتار کر دینے کی ضد۔ زبردستی اس کے بچپن کے قصے سننے کی خواہش۔ پخیر راغلے والا گانا اب اچانک سے اس کا فیورٹ بن چکا تھا۔ الٹی سیدھی پشتو میں وہ ساتھ ساتھ گانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس نے دملہ کو تو بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا کہ وہ اس سے اصل مسئلے پر بات کر لیتی کہ وہ کس کو دیکھ کر ناشتے سے اٹھا تھا۔

"ہمائل بھائی... آئی لو یو کو پشتو میں کیا بولتے ہیں؟"

دملہ نے آنکھیں گھما کر کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھا۔

گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی کھائی سے گزرتی ہوئی ترچھی روڈ کراس کر رہی تھی۔

"ایسے بولتے ہیں، زہ تاسرہ مینہ کوم"

اس نے اسے بتایا تو دملہ کے سخت تاثرات نرم سے پڑے۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ یہ الفاظ اسے اکثر بولا کرتا تھا جن کا مطلب پوچھنے کی اس نے کبھی زحمت بھی نہیں کی تھی۔

"زہ...تاسور..."

اریج نے الٹا سیدھا بولا تو ہمائل ہنسا۔

"ارے نہیں۔زہ تاسرہ مینہ کوم"

اس نے دوبارہ تصحیح کی۔

"زہ...تاسرہ...مینہ...کوم"

بلآخر ایک ایک کر کہ اریج نے صحیح تلفظ کے ساتھ جملہ ادا کیا اور بہت خوش ہوئی۔

"آپ میرے پشتو ٹیچر بن جائیں۔کیا پتا مجھے بھی کسی سے پشتو بولنے کی ضرورت پیش آ جائے"

ہمائل تو اس کی بات پر ہنسا مگر وہ دملہ کا موڈ پھر سے خراب کر چکی تھی۔

"اچھا؟ کہیں کوئی ہے تو نہیں؟ اگر ہے تو بتا دو...ہمارے علاقے کا ہوا تو ہم اسے اردو سکھا لیں گے بجائے اس کے کہ تم پشتو سیکھو"

اریج نے کچھ معنی خیز نظروں سے دملہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی ہے تو نہیں لیکن ہو سکتا ہے کوئی مل جائے۔اس جنت نظیر وادی کا کوئی باسی، کوئی خوابوں کا شہزادہ... جیسے آپ ہیں۔ مطلب آپ بھی تو اسے یہیں ملے تھے نا"

دملہ نے مٹھیاں بھینچیں۔

اگر وہ اریج کے ساتھ پچھلی سیٹ پر ہوتی تو یقیناً وہ اس کاردِ عمل اور غصے سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ چکی ہوتی۔

"اچھا پھر تو بہت اچھا ہو جائے گا... تم دونوں کزنز ایک دوسرے کے ہمسائے میں آ جاؤ گی"

دملہ کی خاموشی کو ہمائل نوٹ تو کر رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ مسکان اور اریج کو پسند نہیں کرتی اس لئے اسے چھیڑنا بیکار تھا۔البتہ اریج کی باتوں کو اسے نے محسوس کیا ہی نہیں تھا نہ ہی وہ جانتا تھا کہ دملہ اس کی باتوں کو کس رخ سے دیکھ رہی ہے۔وہ تو بس اریج کا احسان مند تھا کہ دملہ کی بیماری میں اس نے جس طرح اس کا "خیال" رکھا تھا۔

مہوڈنڈ جھیل کالام آئے سیاحوں کے لیے توجہ کا اولین مرکز ہے۔کالام سے اڑھائی سے تین گھنٹے کی مسافت یعنی تقریباً 35 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع یہ خوبصورت جھیل خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔کالام سے اس جھیل تک جانے کے درمیان کئی اور منزلیں بھی موجود

ہیں جہاں لوگ جانا اور ان کی سیر کرنا بہت پسند کرتے ہیں۔ان راستوں پر لوگ جیپ بک کرواتے ہیں۔یہاں تجربہ کار ڈرائیور کے ساتھ یا مقامی باشندے کے ساتھ جانا ضروری سمجھا جاتا ہے کیونکہ راستہ بہت ٹیڑھا میڑھا اور مشکل ہے۔

اس کے راستے میں آنے والے قابلِ ذکر مقامات میں کالام کا جنگل یعنی کالام فاریسٹ،اوشو گاؤں،چشمہ آبِ شفا،مٹلتان واٹر فال اور فلک شیر ویو پوائنٹ شامل ہیں۔

کالام سے آگے پل کراس کرتے ہوئے جنگل شروع ہو گیا جو بہت حسین اور گھنا تھا۔یوں جیسے قدرت نے اپنا سب سے گاڑھا سبز رنگ بھرا ہو۔

یہی وہ جنگل تھا جہاں اکثر ٹی وی ڈراموں،گانوں کے سینز اور کمرشلز کی شوٹنگ ہوتی تھی۔اس جنگل میں رات کے وقت کیمپنگ کی سہولت بھی موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ جنگل نا سردی میں یوں لگتا ہے جیسے یورپ کا کوئی سرد مقام ہو۔ہر چیز جم جاتی ہے۔برف ہر چیز کو ڈھک لیتی ہے۔لیکن برف کی یہ چادر بہت خوبصورت لگتی ہے۔اسی لیے یہاں دو طرح کے ٹورسٹس آتے ہیں۔سردی لورز اور گرمی لورز"

جنگل سے گزرتے ہوئے اس نے ان کو بتایا۔

"واہ...پھر تو میں سردیوں میں ضرور یہاں آؤں گی۔میرا انتظار کیجئے گا"

وہ ہنسا۔

"کیوں نہیں بھئی جب مرضی آؤ...تمہاری بہن کا گھر ہے"

وہ پھولے نہ سما گئی مگر بہن صاحبہ منہ پھلائے بیٹھی تھیں۔

جنگل کے نظاروں کو ارتیج اپنے کیمرے میں محفوظ کر رہی تھی۔وہاں سے نکلے تو چھوٹے چھوٹے خوبصورت گاؤں اور بستیاں وہاں کے جیسے قدیم زمانے میں لے گئے۔کسی ہاتھ سے بنی ماورائی پینٹنگ کی دنیا میں۔گھر جو دور سے دیکھنے پر بہت چھوٹے چھوٹے محسوس ہو رہے تھے اپنے محل وقوع کی وجہ سے محلوں میں رہنے والوں کے لئے بھی آئیڈیل جگہ تھے۔پر سکون اور مشینی زندگی سے دور۔

www.novelsclubb.com

اوشو گاؤں جیسے ہی شروع ہوتا ہے ایک چھوٹا سا دریا نما نالہ آنے والوں کو خوش آمدید کہتا ہے۔اس کا آغاز مہوڈنڈ جھیل سے تھوڑا پیچھے سے ہوتا ہے اور یہ سارا راستہ ہمسفر کی طرح ساتھ رہتا ہے اور کالام کے شہر میں دریائے کالام سے جا ملتا ہے۔

ارتیج کالام بازار سے جو پکوڑے لائی تھی وہ اب مزے لے لے کر کھا رہی تھی۔ہمائل نے بھی اس سے لے کر کھائے لیکن دلمہ کے لیے تو وہ زہر ہی تھے۔

اوشور کنے کے لیے ایک بہترین جگہ تھی۔ہوٹلز وغیرہ بھی تھے اور دریا کا عمدہ نظارہ بھی۔ہمائل نے وہاں گاڑی روکی تو کچھ منٹوں کے بعد باقی سب بھی وہاں موجود تھے۔ان کے آگے آگے دملہ کا ہاتھ تھامے چلتا ہوا وہ ان کے لیے ٹریول گائیڈ کا کام کر رہا تھا۔

دریا کا بہاؤ اتنا زیادہ ہو چکا تھا کہ اونچی اونچی آواز میں بولنا پڑ رہا تھا۔سب نے تصویریں لیں اور توقع کے عین مطابق ارتیج میڈم کچھ تصاویر میں ہمائل اور اس کے بیچ کباب میں ہڈی بن کر بیٹھ جاتی۔دملہ کے تو سارے ٹرپ کا ستیاناس ہو چکا تھا۔فضاگٹ،مالم جبہ اور گبین جبہ نے جو سحر طاری کیا تھا کالام میں ارتیج سے مل کر سب بھسم سا ہو گیا تھا۔اسے سب کچھ برا لگ رہا تھا۔وہ نظارے جن میں وہ بچپن تلاش کرنے آئی تھی اب ارتیج کی دخل اندازیوں سے زچ آ کر انہیں بغیر دیکھے بس گھر جانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

دکانوں پر گھومتے ہوئے انہوں نے ہلکی پھلکی کھانے کی چیزیں لیں۔یہاں کا بازر بہت چھوٹا سا تھا جہاں بس کولڈ ڈرنکس وغیرہ اور ہلکے پھلکے سنیکس ملتے تھے۔مزے کی بات یہ تھی کہ وہاں جوس وغیرہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کوئی فریزر نہیں تھا بلکہ چشمے کا پانی ان پر مسلسل بہا کر ان کو ٹھنڈا رکھا جا رہا تھا۔

اوشو کا قدرتی فریج اور فریزر...

وہاں سے نکلنے کے بعد سڑک انتہائی بے ترتیب اور ٹوٹی پھوٹی شروع ہو چکی تھی اور گاڑیوں کو بہت جھٹکے سے لگ رہے تھے۔ لڑکیاں تو بہت ڈر سی گئیں تھیں مگر دونوں بچے بہت خوش تھے۔

راستے میں فلک شیر پہاڑ تھا جو کالام کا بلند ترین پہاڑ ہے۔ اس کا نظارہ اوشو سے مہوڈنڈ کے راستے میں کیا جا سکتا ہے۔

ارتیج نے اپنے کیمرے میں ویڈیو کی صورت اس دیو قامت پہاڑ کا منظر ریکارڈ کیا تھا۔

"فلک شیر کو کہ اردو میں "فلک سر" یا "فلک سیر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی بلندی 5,957 میٹر یا یوں کہہ لو کہ 19,544 فٹ ہے، اور یہ ہندوکش پہاڑوں کی رینج میں سوات ضلع کی بلند ترین چوٹی ہے، جس کے بعد منکیال کی چوٹی آتی ہے۔ اس پہاڑ کو نیوزی لینڈ کے کوہ پیماؤں کے ماہرین W.K.A. بیری اور

C.H. ٹائنڈیل۔ بسکو نے 1957 میں اپنی پہلی کوشش میں ناکامی کے بعد کامیابی سے سر کیا تھا۔ دوسری کامیابی ڈاکٹر وولف گینگ اسٹیفن کی تھی، جو دستغیل سر اور ملکہ پربت بھی سر کر چکے تھے۔"

برف پوش فلک سر چوٹی اپنے نام کی طرح سر تان کر جیسے سوات کی شان بڑھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"واہ ہمائل بھائی آپ کو تو بہت انفارمیشن ہے ان سب کے بارے میں..."

وہ تو اس کی کسی بات سے متاثر ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

"اپنے گھر کے کونے کونے کے بارے میں مکینوں کو خبر لازمی ہونی چاہئیے"

اس کے اس جملے پر وہ دوبارہ داد دینے لگی۔ نا جانے کیوں دملہ کو اس کی یہ ساری تعریفیں کھوکھلی اور جھوٹی سی لگیں جیسے وہ دکھاوا کر رہی ہو۔

راستے میں گاڑی کھڑی کر کہ بہتے دریا کے ساتھ جب تصاویر بنانے کو وہ سب رکے تو سردی کافی بڑھ چکی تھی کیونکہ تیز ہوائیں شروع ہو گئیں تھیں۔ جون جولائی میں بھی وہاں کا درجہ حرارت بہت کم ہوتا ہے۔ باقی سب نے کوجرسیاں، جیکٹس پہن لیں تھیں مگر ہمائل نے اپنی سیاہ جیکٹ بازو پر ڈال رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اف میرے تو ہاتھ ٹھنڈے ہو رہے ہیں اور میں بیگ میں ساتھ جرسی وغیرہ بھی نہیں لائی اب کیا کروں؟"

ارتج نے کہا دملہ کو تھا مگر اس کا دماغ اس وقت خراب ہوا جب اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ وہ ہمائل کی جیکٹ کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی حرکتیں عجیب سے عجیب تر ہوتی جا رہی تھیں۔

"ہمائل مجھے سردی لگ رہی ہے جیکٹ دو اپنی"

اس سے پہلے کہ ارتیج صاحبہ کچھ کہتیں دملہ نے پہلی بار ہمت کر کہ دفاعی پوزیشن سنبھالی تھی۔

"لیکن تم نے تو اپنی گرم شال پہن رکھی ہے"

اس نے ہمائل کے ہاتھ سے اس کی جیکٹ کو جھپٹا اور شال اتار کر وہ پہن لی۔ پھر اس جیکٹ پر شال پہن لی۔

"ارے ارے اتنی بھی سردی نہیں ہے..."

ارتیج جیسے ہنسی پر ضبط کرتے ہوئے بولی تھی۔ دملہ جو اس کے چہرے پر ناگواری دیکھنا چاہ رہی تھی اسے وہ کہیں نظر نہیں آئی تھی۔ الٹا وہ شرارتی سے انداز میں مسکراتی جا رہی تھی۔ اسے تھوڑا عجیب لگا۔

"میں جرسی نہیں لائی مگر شال ضرور لائی ہوں..."

اس نے گاڑی میں سے اپنا بیگ نکالا اور سامنے والی زپ سے ہی گرم شال نکال کر اوڑھ لی۔

www.novelsclubb.com

ہمائل کی جیکٹ دلمہ سے بہت بڑی تھی جس کے بازو بھی لٹک رہے تھے۔ڈبل چیزیں پہننے کی وجہ سے اب اسے گرمی محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی مگر وہ ارتیج کو دینے کو کسی صورت تیار نہیں تھی۔جیسے بچہ اپنی پسندیدہ چیز کسی دوسرے کو دینے کو تیار نہیں ہوتا چاہے اس کی ضرورت بھی نہ ہو۔

دوپہر کا وقت تھا اور وادی میں ہلکی ہلکی دھند چھائی ہوئی تھی۔نیلے آسمان کی گہرائیوں میں اڑتے بادل پہاڑوں کے درمیان چھپنے کی کوشش کرتے نظر آرہے تھے۔وہاں دریا کے کنارے بیٹھ کر اس کے بہاؤ کی آواز سننا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے قدرت کی موسیقی کی گونج ہو۔قدرت کی اس دل افروز موسیقی کی گونج میں ارتیج کے قہقہے دلمہ کے لیے حقیقتاً رنگ میں بھنگ کا کام کر رہے تھے۔

وہاں سے چلے تو آگے کچھ فاصلے پر چھوٹے سے گاؤں میں رکنا پڑا کیونکہ باقی جیپ والوں کو یہاں سے چائے وغیرہ کچھ پینی تھی۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ نکل کر دریا کو قریب سے دیکھ کر لطف اٹھا رہے تھے جب دملہ نے ہمائل کو اکیلا کھڑے ہوئے پایا۔وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔اچھی بات یہ تھی کہ ارتیج اس کے آس پاس نہیں تھی۔دملہ نے شکر ادا کیا اور اس کے پاس پہنچی۔

"اچھا غازی میں تجھ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔اوکے...

اللہ حافظ"

فون بند کر کہ وہ اس کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔مگر وہ مسکراہٹ عجیب کھوکھلی سی تھی۔جیسے وہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کر رہا ہو۔اسے بہت عجیب لگا تھا۔

"غازی بھائی سے بات کر رہے تھے؟"

اس نے محض سر ہلایا مگر وہ چہرے سے دیکھ رہی تھی کہ وہ پریشان سا تھا۔

"کیا ہوا؟...تم صبح سے عجیب ہو رہے ہو۔کیا بات ہے؟"

دملہ توقع کر رہی تھی کہ وہ جواباً "کچھ نہیں سب ٹھیک ہے" کہہ کر ٹال دے گا مگر وہ کچھ دیر خاموش رہا۔آس پاس دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کے رش سے دور لے گیا۔اس کا ایسا کرنا دملہ کو تشویش میں ڈال رہا تھا کہ معاملہ سنجیدہ ہے۔

"میر؟کیا ہوا ہے؟تم مجھے پریشان کر رہے ہو؟گھر پر سب ٹھیک ہیں؟"

جواب خاموشی میں ملا۔

"ہمائل...کچھ تو بولو..."

اس نے گہری سانس لی اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے۔

"مجھے پتا ہے یہ جگہ اور وقت یہ بات کرنے کے لیے مناسب نہیں لیکن وقت کچھ پتا نہیں۔ سو ایک بات بغیر تمہید کے تمہیں کلیئر کر دینا چاہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہیں مجھ پر بلکل بھی بھروسہ نہیں لیکن میں چاہتا ہوں صرف ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کہ دیکھو۔ صرف ایک بات کا تقاضا کر رہا ہوں تم سے کہ..."

وہ رکا۔ شاید الفاظ ادا کرنے سے جھجھک رہا تھا۔

"میں اس کا نام تک نہیں لینا چاہتا تھا لیکن...صا۔"

اس نے آنکھیں بند کر کہ گہری سانس خارج کی اور پھر آنکھیں کھول دیں۔ وہ اس آدمی کا نام لیتے ہوئے اپنے غصے اور نفرت پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"صارم اگر کبھی بھی تمہارے سامنے آئے، کوئی بھی منت سماجت، کہانیاں سنائے تم اس سے دور رہو گی۔"

www.novelsclubb.com

دملہ کے اندر جیسے کچھ ٹوٹا تھا۔پرانے زخم ہرے ہو گئے تھے۔وہ رات، ہمائل کی گن کی نوک اسے اپنے ماتھے پر محسوس ہونے لگی۔لیکن اسے اب سامنے کھڑے شخص سے نفرت محسوس نہیں ہوئی،اسے صارم کے نام پر کچھ محسوس نہیں ہوا۔اسے تکلیف پہنچی تو اس کے الفاظ سے پہنچی تھی۔

"تم...تم سمجھتے ہو کہ میں صارم سے؟ایسا سوچا بھی کیسے تم نے؟"

اس کی آواز بھر آئی۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا دملہ...صرف خبردار کر رہا ہوں۔وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔اس کے غلط لوگوں اور بہت بڑے کرمینلز سے تعلقات ہیں۔مجھے شک ہے کہ وہ کہیں آس پاس ہے۔کالام میں اسے دیکھا تھا۔بس یوں ہی خیال آیا کہ اگر وہ کبھی بھی تمہیں پہچان لے یا تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے تو اس کی بات مت ماننا"

اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

"صارم کچھ بھی نہیں ہے۔وہ کچھ نہیں ہے میرے لیے۔میں اس سے کیوں رابطہ کروں گی؟میں نا جانے کیا کیا سوچ کر...اور تم یہ سب سوچتے ہو میرے بارے میں؟کیا میری گھر سے بھاگنے والی غلطی ابھی تک معاف نہیں ہوئی؟"

www.novelsclubb.com

اس کے آنسو بہت نکلے۔

"دملہ...پلیز اب تم بات کو غلط رنگ دے رہی ہو...آئی سوئیر میرا مقصد تم پر شک کرنا اور تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا۔میں جانتا ہوں تم اب اس کے متعلق نہیں سوچتی۔لیکن تمہاری حفاظت کے لیے بس خبردار کیا ہے"

اس نے آنکھیں میچ کر گہرا سانس لیا۔

"تم نے کہا اور میں نے مان لیا"

مسکراتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں مگر اس کا دل زخمی ہو چکا تھا۔آج سے پہلے اس نے اپنی بھاگنے والی غلطی پر کبھی اتنی شرمندگی محسوس نہیں کی تھی۔اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ہمائل بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا۔اس نے تو اسے اپنی آنکھوں سے اس شام گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے دیکھا تھا۔بعد میں جو کچھ بھی ہوا وہ الگ کہانی تھی۔یہ مردوں کا معاشرہ تھا۔خود اس نے جو کچھ بھی کیا تھا بیوی کا پرانا عاشق کسی بھی محبت کرنے والے شوہر کے لیے ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

"دملہ..."

اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔

www.novelsclubb.com

"پلیز غلط مطلب مت لو...میں شک نہیں کر رہا۔اگر تم پر اعتبار نہ ہوتا تو رخصتی ہی نہ کرواتا۔تم سے شادی نہ کرتا"

وہ اس کی آنکھوں میں ٹوٹے اعتبار کی کرچیاں دیکھ کر دکھی ہوا تھا۔اسے پچھتاوا محسوس ہونے لگا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔میری غلطی تھی۔لیکن آئندہ کے لیے بس اتنا بھروسہ رکھو کہ..."

دملہ نے بھی ہمائل کا ہاتھ تھاما۔

"بس اتنا بھروسہ رکھو کہ میں اب تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتی۔"

وہ اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور ہمائل شرمندہ سا کھڑا رہا اسے روکنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔شاید اس نے الفاظ کا چناؤ صحیح نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جتنی دیر وہاں رکے،دملہ اداس اور مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ زبردستی ان لوگوں سے گھلنے ملنے کی کوشش کرتی رہی۔

دریا کے کنارے،پتھروں پر،سکون آور ماحول میں بیٹھ کر ٹھنڈے پانی میں ہاتھ مارتے ہوئے بھی اس کے دل کی تشفی نہ ہو سکی۔ہمائل کے الفاظ نے اس کے دل کو چوٹ پہنچائی تھی۔اگر وہ بس اتنا کہتا کہ اس نے صارم کو اس علاقے میں دیکھا ہے تو کیا وہ صارم سے ملنے دوڑ

پڑتی۔وہ اس کے ٹین ایج کے دور کی غلطی تھی جو وقتی کشش کو محبت سمجھ بیٹھی تھی۔محبت کیا ہوتی ہے یہ تو اسے ہمائل فاروق خان نے بتایا تھا،دکھایا تھا اور سکھایا تھا۔

خود ہی محبت کرنا سکھا کر وہ اس سے بے اعتبار تھا؟

جیسے تیسے اس نے آنسو پی لیے۔باقی راستہ اریج کی الٹی حرکتوں نے بھی اسے کوئی فرق نہ پہنچایا۔اس نے دھیان ہی دینا بند کر دیا تھا کہ وہ کیا بول رہی تھی یا کیا کر رہی تھی۔

اگلا پڑاؤ تھا مٹلتان آبشار...

یہ آبشار اپنے قدرتی حسن اور دلکش مناظر کے لیے مشہور ہے۔پانی کا شفاف اور تیز دھارا،جو بلند و بالا چٹانوں سے گرتا ہے،سیاحوں کو متاثر کرتا ہے۔یہ ایک مقبول سیاحتی مقام ہے جہاں ملکی اور غیر ملکی سیاح بڑی تعداد میں آتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

آبشار کے ارد گرد کے علاقے میں سرسبز وادیاں،بلند پہاڑ،اور صاف پانی کی ندیاں ہیں جو اسے ایک مثالی قدرتی مقام بناتی ہیں۔

یہ کالام سے تقریباً 10 سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

گرمیوں میں یہاں کا موسم معتدل اور خوشگوار ہوتا ہے،جبکہ سردیوں میں برفباری کی وجہ سے راستے بند بھی ہو سکتے ہیں۔

یہاں سیاح فوٹو گرافی، ہائیکنگ، اور پکنگ جیسے مشاغل سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بچے ساتھ ہونے کی وجہ سے باقی سب نے بھی زیادہ بلندی پر جانے سے گریز کیا تھا۔ بحر حال تصاویر تو ہر جگہ کی ساتھ ساتھ کھینچی جا رہی تھیں۔

دلمہ اب ہمائل کا ہاتھ تھامنے سے گریزاں تھی اور اسے یہ بات بہت زیادہ محسوس بھی ہو رہی تھی۔ اب لوگوں کے سامنے وہ اسے کیسے مناتا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رات کے وقت جب وہ واپس ہوٹلز کی جانب جائیں گے تو اس وقت اسے منا لے گا۔

یہاں بھی انہوں نے مالم جبہ کی طرح بھنے ہوئے خستہ مکئی کے بھٹوں یعنی چھلی سے لطف اٹھایا۔ فرق اتنا تھا کہ مالم جبہ میں ابلی ہوئی مصالحہ دار کھائیں تھیں جبکہ یہاں بھنی ہوئی تھیں۔

سارا لطف تو صارم کے نام نے ہی کرکرا کر دیا تھا۔ اب تو مروتاً باقی لوگوں کے سامنے خوش ہونے کا ڈرامہ کرنا تھا۔ جب لگ رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا تو اس کا سیاہ ماضی اس کے روشن حال اور مستقبل کو تاریک کرنے پہنچ چکا تھا۔ اسے صارم پر بہت غصہ آیا اور خود پر بھی کہ اس نے اس وقت اتنی بڑی غلطی کر کیسے لی۔ اس نے کیا سوچ کر گھر سے باہر قدم نکالا تھا وہ بھی اس صارم کے لئے جو اتنا بزدل تھا کہ اس کے بعد پلٹ کر واپس دیکھا تک نہیں تھا۔ اسے صارم سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ فکر تھی تو بس ہمائل کی کہ کہیں وہ نہ اس سے چھن جائے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے بات نہیں کر رہی تھی مگر نظریں اسی پر جمی تھیں۔اس کے دل میں ڈر سا بیٹھ گیا تھا کہ اگر وہ شخص اس سے دور ہو گیا تو وہ کیا کرے گی...

کیا وہ اب اس کے بغیر رہ سکتی ہے؟

اس کا جواب وہ ابھی خود بھی نہیں جانتی تھی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے اپارٹمنٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح اکیلا تھا۔اتنے سال اکیلے رہ رہ کر اب تو خاموشی اور تنہائی اسے اپنی ساتھی لگنے لگی تھی۔

رات کے تین بجے گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک پورے گھر میں گونج رہی تھی۔

جب سے غازی اپنی جھلک دکھا کر گیا تھا اسے بے سکون سا کر گیا تھا۔اس کی معنی خیز باتیں یوں ترین جیسے ہمائل اس کا نہیں وہ ہمائل کا مجرم ہو۔اوپر سے نا جانے اس خاکی لفافے میں کیا تھا۔انا کے مارے اس نے کئی دنوں سے وہ لفافہ کھولا ہی نہیں تھا۔میر کو بھلا خط لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔اگر ان سب کو اس کا ایڈریس آخر کار معلوم ہو ہی گیا تھا تو وہ خود کیوں نہیں آیا تھا؟

غازیان کو بھیجنے کا کیا مقصد تھا؟

چاہے جو بھی لڑائی تھی لیکن سگا بھائی تو ہمائل خود ہی تھا نا تو دوست کے ہاتھ پیغام کیوں بھیجا؟اور غازیان اتنی عجیب و غریب باتیں کیوں کر رہا تھا؟

وہ تو ہر رشتے سے تعلق توڑ چکا تھا۔ہر رشتہ ختم کر چکا تھا یہ سوچ کر کہ کسی کو اب اس کی نہ ضرورت ہے نہ ہی اس کی کمی کسی کو محسوس ہوتی ہے۔اپنے والدین تک کو ترک کر چکا تھا لیکن اچانک میر نے یوں خط بھیج کر اسے الجھن میں ڈال دیا تھا۔

اس کے سٹڈی ٹیبل پر ابھی بھی وہ لفافہ رکھا تھا۔ویسے ہی سیل شدہ...

وہ اٹھا۔گلاس میں پانی انڈیلا اور لفافے کو دیکھتے دیکھتے غٹ سے پی گیا۔

"کیوں میر؟اب کیوں تمہیں شامل کی یاد آگئی ہے؟"

سر جھٹکتے ہوئے آخر ہمت کر کہ وہ اٹھا اور لفافے کو تھاما۔

غازیان اسے بی جان کی قسم دے کر گیا تھا۔اب پڑھنا بھی لازمی تھا۔لیکن اتنے سالوں کے بعد ہمائل کا اس سے رابطہ کرنا بہت تکلیف دہ بات تھی۔

اس نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو مہر وغیرہ سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ پاکستان میں ہی بھیجا گیا خط تھا جسے غازی اس تک لے کر آیا تھا۔

اسے اچنبھا ہوا۔ بھلا اس کے نام خط کو ہمائل پاکستان میں کیوں پوسٹ کرے گا؟

اسی حیرت میں اس نے لفافہ چاک کیا تو اندر سے دو تہہ شدہ کاغذات اور ایک تصویر اس کے قدموں میں گری۔ اس نے جھک کر اٹھائے تو اسے خطوط پر مختلف رنگ نظر آئے۔ تصویر غیر دلچسپی سے اس نے ایک نظر دیکھا۔

دو پیارے پیارے سے بچے جن کی عمریں قریباً پانچ سال تھیں کسی پارک میں زمین پر بیٹھے تھے۔ دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے کندھوں پر تھے۔ بلکل ایک جیسے نقوش، ایک جیسے چہرے، ایک جیسا ہیئر سٹائل۔

ایک بچہ بہت کھل کر قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا جبکہ دوسرا نسبتاً کم ہنس رہا تھا۔

ان کی آنکھوں پر اس کی نظر ٹھہر سی گئی تھی۔ اسے جھٹکا سا لگا اور اپنا بچپن یاد آیا۔ اسے ہمائل یاد آیا تھا۔ وہ بچے ان کی طرح آئیڈینٹیکل ٹوئنز تھے۔ ان کی آنکھوں کا رنگ ان دونوں جیسا ہی تھا۔ شربتی...

اسے اپنا کھویا ہوا وقت یاد آیا۔

ایک تصویر اسے میاندم سوات کے لالہ زاروں میں لے گئی۔

بے اختیار اس نے تصویر کو چھوا۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں نمی ٹھہر گئی۔

تصویر پلٹے بغیر اس نے نم آنکھوں کے ساتھ رکھ دی۔ناجانے دونوں بچے کون تھے اور غازی نے یہ تصویر اسے کیوں دی تھی۔

اس نے دو کاغذات میں سے ایک کی تہوں کو کھولا تو حیرت کا جھٹکا سا لگا۔

رنگ برنگے، ٹیڑھی سیدھی لکیروں سے بنے ناجانے کون کون سے خاکے تھے جو کسی بچے کے ہاتھ کے بنے لگ رہے تھے۔اسی عجیب و غریب لکھائی میں کچھ لکھا بھی ہوا تھا جس کے آس پاس یہ پھول بوٹے بنائے گئے تھے۔اس نے پڑھنے کی کوشش کی مگر لکھائی غیر واضع تھی۔صاف پتا چل رہا تھا کسی چھوٹے بچے نے لکھا تھا۔

"...Come back soon"

www.novelsclubb.com

اسے کچھ سمجھ نہیں آئی۔

کاغذ کے نچلے دائیں کونے پر کسی کا نام لکھا تھا۔

"From yilmaaz"

اس نے ناسمجھی سے وہ خط ٹیبل پر رکھا اور دوسرا کھولا جو نسبتاً قدرے بہتر لکھائی میں اور زیادہ رنگین تھا۔

I love you and I miss you so so so so so so "

baba"much. Please come back

اس انگلش میں لکھے گئے جملے کے آخری لفظ نے اسے چونکایا تھا۔

"بابا؟..."

اس نے آگے پڑھا جو اردو میں لکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔

"میں آپ سے کھلنے نہیں مانگو...گا۔آپ بس واپس آجائے بابا۔مجھے آپ کے سات بوہوت بوہوت بوہوت بوہوت کھیلیناہی۔"

املا کی کئی غلطیوں اور انتہائی غیر واضع لکھائی کے ساتھ بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سے کھلونے نہیں مانگوں گا...آپ بس واپس آجائیں بابا۔مجھے آپ کے ساتھ بہت بہت بہت بہت کھیلنا ہے"

اس کا مفہوم سمجھتے ہوئے اس نے اگلے جملے پڑھے۔

"میں نے غازی چوچو سے کہاتا کہ وہ آپ کو واپس لے ائے۔میرے برت ڈے پر آپ واپس آجائے گے نا بابا؟"

وہ مزید کنفیوژن کا شکار ہو گیا۔ کیا وہ خط اس کے لئے تھے؟ لیکن کیوں؟ اور وہ کون تھے؟

I love you so so so so so so so so much

اس نے "سو" لکھ لکھ کر آدھا صفحہ بھرا ہوا تھا۔

ساتھ ہی ٹیڑھے میڑھا دل کے نشانات جگہ جگہ بنائے ہوئے تھے۔

For my dear dear dear dear dear dear Baba

اس نے اس خط کے کونے میں نام پڑھا۔

اب حقیقتاً اسے جھٹکا لگا تھا۔ جیسے کسی نے دل کو مٹھی میں جکڑا ہو۔ اس نے کرسی کو تھاما۔ اگر نہ تھامتا تو شاید گر جاتا۔

www.novelsclubb.com

"Awalmir Humail khan "

بہت سجا سنوار کر لکھا ہوا وہ نام اس کی روح کھینچ گیا۔

ہوا میں آکسیجن جیسے کسی نے ختم کر دی تھی۔ اسے گھٹن سی محسوس ہوئی۔

"اولمیر...؟ یعنی"

اس نے زیر لب دہرایا۔

"میر...کا بیٹا؟...ہ...ہمائل کا بیٹا؟"

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے تصویر اٹھائی۔

ان دونوں کے نقوش میں اسے ہمائل اور اپنا چہرہ نظر آیا، اسے دملہ کا چہرہ نظر آیا۔ وہ سارا دھوکہ جو ہمائل نے اسے دیا تھا وہ پھر سے یاد آچکا تھا۔

"بابا؟...انہوں نے مجھے بابا کیوں لکھا ہے؟ ہمائل نے انہیں سکھایا؟"

وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔ بھلا ہمائل اپنے بچوں کو کیوں اس کے بارے میں بتائے گا؟

اگر اس کے دو بیٹے تھے اور ایک کا نام زرتاشہ کی خواہش پر اولمیر رکھا تھا تو دوسرے کا نام شامیر ہونا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ وہ کہا کرتی تھی۔ پھر اس کے دوسرے بیٹے کا نام یلماز کیوں تھا؟

اس نے خط وہیں رکھے اور تصویر اٹھائی۔

دونوں معصوم چہرے...

اسے عجیب سی کشش سے کھینچ رہے تھے۔ وہ تصویر پھینک نہ سکا۔

"میں اپنے بچوں سے کہوں گا کہ اپنے چاچا کو چاچو بابا بلایا کریں۔ یہ بڑے بابا چھوٹے بابا تو پہلے سے موجود ہیں اور چاچا بھی اولڈ فیشن ہو گیا ہے۔ ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو ان کو ہماری

www.novelsclubb.com

شکلوں میں فرق تو پتا چلنا ہی نہیں ہے۔ تم بھی اپنے بچوں کو یہی سکھانا۔ بلکہ اگر اس سے زیادہ اچھا کوئی لفظ ہو تو وہ بنا کر مجھے ضرور بتانا"

"پاگل انسان پڑھائی کر لو... کل ٹیسٹ ہے۔ بچوں کے متعلق بعد میں سوچ لیں گے"

اسے ماضی کی آوازیں اس تصویر سے آنے لگیں۔

"میر کے بچے... تم نے میرا میک اپ توڑا ہے نا"

زرتاشہ کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لو کر لو بات... چوبیس گھنٹے میرے معصوم معصوم بچوں کو یاد کرتے رہتے ہو سارے مجھے بھی تو یاد آئیں گے نا پھر..."

"ہمائل..."

بی جان کی آواز آئی تھی۔

"اب کیا کر کہ آئے ہو؟"

شامل نے اس کے سر پر کتاب ماری تو اتنی دیر میں آغا جان کی بھی آواز آئی۔

"میر کے بچے..."

کھلکھلاہٹیں کہیں دھند میں غائب ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے پھر سے تصویر کو چھوا۔

"م...میرے بچے"

"اب میرے بچوں نے کیا کر دیا"

اس نے ہانک لگائی تھی۔

شامل کے آنسو بند توڑ کر بہہ نکلے۔

وہ جیسا بھی تھا اس نے جو کچھ بھی کیا تھا۔اس کا بھائی تھا۔اس کی جان کا ٹکڑا۔وہ اس سے نفرت نہیں کر پایا۔

اتنے سال نفرت نفرت کا ڈھنڈورا پیٹنے کے بعد اسے آج اندازہ ہوا تھا کہ اس نے کبھی اس سے نفرت کی ہی نہیں تھی۔ کبھی کسی کو اپنے ہی عکس سے نفرت ہوئی ہے بھلا؟

اس کا دل چاہا وہ اس کے سامنے ہو تو اس کے گلے لگ کر خوب روئے،اسے باتیں سنائے،لڑے جھگڑے مگر اس کے ساتھ رہے۔اس کا دل مچلا تھا۔

اور یہ دونوں بچے جنہوں نے بہت محبت سے اپنے چاچو بابا کی جانب خط لکھے تھے۔ان کے معصوم لفظوں نے اس کے پتھر بن چکے دل کو چند لمحوں میں موم کیا تھا۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے لیپ ٹاپ اٹھایا اور بیڈ تک آیا۔

میر اور یلماز کی تصویر اس کے ساتھ رکھی تھی جس کو وہ بار بار دیکھ رہا تھا۔

اس نے لیپ ٹاپ پر اپنا استعفیٰ لکھنا شروع کیا، اسے میل کر کہ تصویر دوبارہ اٹھائی۔ان دونوں کے نقوش میں اب اسے اپنا اور ہمائل کا بچپن نظر آیا تھا۔

"چاچو بابا..."

وہ خود ہی سوچ کر ہنسا اور آنسو پوچھے۔

"چاچو بابا کی جان..."

اس نے فون اٹھایا اور کسی کو کال ملائی۔

ایک بار دو بار

بار بار فون کرنے پر کسی نے فون اٹھایا۔

"میں پاکستان جا رہا ہوں۔کل کی ہی فلائٹ بک کرواؤ"

دوسری جانب کسی مرد کی آواز گونجی۔

"لیکن سر...پاکستان میں کیوں؟وہ بھی اچانک؟"

"کسی سے ملنے جانا ہے۔پرانے رشتوں کو نئی ڈور سے باندھنے"

اس نے تصویر کو مسکرا کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میر کے بچوں کے پاس"

"جی سر؟ کیا مطلب؟"

اس نے سر جھٹکا۔

"کچھ نہیں تم جلد سے جلد میری فلائٹ بک کرواد و میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ بچے انتظار کر رہے ہیں"

فون بند کر کہ اس نے پھر سے تصویر کو اٹھالیا۔

"میر کے بچے..."

اسے بہت ہنسی آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مہوڈنڈ پشتو کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے مچھلیوں سے بھرا ہوا۔ مطلب کہ یہاں مچھلیوں کی کثرت کی مناسبت سے یہ نام دیا گیا ہے۔"

وہ آگے آگے چلتا ان کو ٹیچر کی طرح گائیڈ کر رہا تھا اور دملہ خاموشی سے اس سے دو قدم پیچھے چل رہی تھی۔ باقی سب دائیں بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔

نہایت بلندی پر واقع یہ جگہ سیاحوں کا کالام میں پسندیدہ ترین مقام ہے۔ماہی گیری، گھڑ سواری اور پک نک پوائنٹس کی سہولیات کے ساتھ کشتی پر بیٹھنے جیسے تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ یہ جگہ بہت منفرد سی ہے۔

ہوٹلز بھی موجود ہیں اور چھوٹی سی مسجد بھی جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ مہوڈنڈ جھیل کا علاقہ دیکھنے میں یوں نظر آتا ہے جیسے پہاڑوں نے کندھوں سے کندھے ملا کر اس کے گرد حفاظتی فصیلیں بنائی ہوں اور وہ خوبصورت چھپے ہوئے خزانے کی طرح ان پہاڑں کی دیواروں کے اندر سجی سجائی موجود ہو۔

www.novelsclubb.com

راج ہنس جیسے خوبصورت پرندے اس جھیل کی خوبصورتی کو مزید نکھارتے ہیں۔ان کے علاوہ گھوڑے اور دوسرے جانور، پرندے بھی۔

اس جھیل کی خاص بات اس کے پانی کا خوبصورت رنگ بھی ہے جو نیلگوں سبز اور شفاف ہیرے کی مانند ہوتا ہے۔

جہاں اس جگہ کی خوبصورتی قابل دید تھی وہیں کٹے ہوئے درختوں کو دیکھ کر انہیں تکلیف سی محسوس ہوئی۔یہی درخت جو اس علاقے کو جنت نظیر بناتے تھے،انہیں ہی کاٹ کر اپنا ہی نقصان کرنے کی پرانی پاکستانی روایت یہاں بھی قائم تھی۔

"ناجانے جدت کے نام پر ہم کب اپنے قدرتی اثاثے ضائع کرنا بند کریں گے"

ہمائل نے افسوس سے کہا۔

اس کے علاوہ وہ اب تک جتنی جگہیں گھوم کر آئے تھے سیاح غیر زمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جگہ جگہ اپنے پیچھے کوڑا کرکٹ پھینک جاتے تھے۔

یہاں بھی ایسا ہی کیا ہوا تھا۔

"قدرت کے شاہکار کو اپنی بری عادات سے خراب کرنا کوئی ہم پاکستانیوں سے سیکھے"

جابجا بکھرے جوس کے خالی ڈبوں کو دیکھتے ہوئے اریج نے افسوس کا اظہار کیا۔

"ہمائل بھائی کیا ہم یہ سب سمیٹ دیں؟"

اریج کی انوکھی فرمائش پر سب نے اسے حیران ہو کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو سب کے سب؟ صرف افسوس کرنے اور دوسروں پر نکتہ چینی کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ چلو شاباش...ریپرز ہی تو ہیں کون سا واش روم صاف کرنے کا کہہ رہی ہوں"

سب کی ہنسی نکل گئی۔ وہ کبھی بھی کچھ بھی بولتی تھی۔ یہ اس کی پہلی بات تھی جو دملہ کو بھی اچھی لگی تھی۔

"ہاں ارتیج ٹھیک کہہ رہی ہے۔ گھومنا پھرنا بعد میں کرتے ہیں پہلے کام پر لگتے ہیں"

دملہ کے بولنے سے پہلے بازو فولڈ کرتے ہوئے ہمائل نے اس کی تائید کی۔

چاہتے ناچاہتے ہوئے بھی باقی سب کو ان کی بات ماننا پڑی۔

پہلے تو دوسرے سیاحوں نے انہیں حیرت سے دیکھا پھر ایک دو ایک دو کرتے کرتے کافی سارے لوگوں نے ان کی مدد کی، آپس میں علیک سلیک بھی ہوتی رہی رہی اور جگہ بھی کوڑے سے صاف ہوتی رہی۔

زیادہ لوگوں کے مل کر کام کرنے سے تھوڑے سے وقت میں ساری جگہ پھر سے صاف ستھری اور پرکشش ہو چکی تھی۔ کوڑے کو بڑے بڑے تھیلوں میں ڈال کر انہوں نے مقامی

www.novelsclubb.com

لوگوں کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے اچھے سے ڈسپوز کر سکیں یا پھر چاہیں تو آگ جلانے میں استعمال کر لیں۔

جھیل کے پانی سے باری باری ہاتھ دھوتے ہوئے وہ بڑی سی چٹائی ڈال کر بیٹھ گئے۔ وہاں بنے چھوٹے ڈھابے نما ہوٹل سے چکن کڑاہی، مچھلی بنوائی، کولڈ ڈرنکس جو راستے سے لیں تھیں، چائے قہوہ، پکوڑے اور نا جانے کس کس چیز سے انصاف کیا۔

"ہمائل آپ بھی لیں نا..."

عدیل نے کھانے کے بعد ڈرائی فروٹس کا پیکٹ اس کے آگے کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ یار... لیکن میں یہ نہیں کھا سکتا سوری..."

اس کی نظریں دلمہ کی جانب ہی تھیں جو اس بات سے مکمل طور پر باخبر تھی لیکن خود کو لاتعلق ظاہر کرتے ہوئے قہوہ پینے میں مشغول تھی۔ چائے سے زیادہ اب اسے قہوہ اچھا لگتا تھا۔

"وہ کیوں بھائی جان؟ ڈرائی فروٹس پسند نہیں کیا؟"

بہزاد نے سوال کیا۔

"ارے نہیں نہیں... وہ دراصل ہمائل بھائی کو پی نٹ الرجی ہے"

www.novelsclubb.com

ارتیج نے جھٹ سے جواب دیا تھا۔

"اوہو... چلیں آپ کچھ اور لے لیں... یہ کوکو مواور چلی ملی کھالیں۔"

شمسہ نے اسے پیکٹس پکڑاتے ہوئے کہا تو اس نے ہنستے ہوئے پکڑ لیے۔

"یہ کوکو موو والوں نے کسٹمرز کے ساتھ کچھ زیادہ ہی مزاق کیا ہوتا ہے"

اس نے پیکٹ کھول کر ایک ہی دفعہ منہ میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

زین گھٹنوں کے بل رینگتا ہوا ہمائل کے پاس آکر بیٹھا تو اس نے اسے گود میں اٹھالیا۔

"ویسے یہ ٹرپ ساری زندگی یاد رہے گی۔"

سب جگن کی بات سے متفق تھے۔ارتیج نہ ہوتی تو دلمہ بھی دل سے یہ بات مانتی مگر اس کی وجہ سے سارا چارم پھیکا پڑ گیا تھا۔

"ہمائل بھائی ہم یہاں سے واپس کورونا نہ ہو جائیں گے لیکن آپ دونوں کے ساتھ بہت مزہ آیا۔بہت اچھا گا مل کر۔ لیکن ہم نے شاید آپ کا ہنی مون ٹرپ خراب کر دیا نا"

سویرا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ ہنس دیے۔

www.novelsclubb.com

"ایسی کوئی بات نہیں...انفیکٹ بہت اچھا لگا کہ ہمیں نئے دوست مل گئے۔ کبھی کبھی مختصر ملاقاتیں ساری زندگی کے لئے آپ کو خوبصورت یادیں فراہم کر جاتی ہیں۔اور ہم سب کی یہ ملاقات ساری زندگی کے لیے یادگار رہے گی"

اس نے زین کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

"سو تو ہے۔ویسے آپ لاہور رہتے ہیں تو ہمارے گھر ضرور آیئے گا۔ ہمیں بہت خوشی ہو گی"

شمسہ اور عبید نے خلوص سے کہا تھا۔

"جی جی بلکل...اب تو نمبرز بھی ایکسچینج ہو چکے ہیں۔ان شاءاللہ رابطہ رہے گا"

دلمہ کی خاموشی کو کسی نے اتنا محسوس نہیں کیا تھا کیونکہ وہ انہیں کم گو لگی تھی۔اریج کو البتہ دونوں کے چہروں سے کچھ گڑبڑ سی محسوس ہو گئی تھی۔

"دلمہ میڈم تمہیں اچھی خاصی والی عقل سکھانے کا وقت آگیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے شاکس سے کام اب نہیں چلنے والا۔"

اس نے دلمہ کو گھورتے ہوئے سوچا۔

www.novelsclubb.com

یہاں کی کشتیاں فضاگٹ کی کشتیوں جیسی ڈبہ نما نہیں تھیں باقاعدہ اصل کشتیاں تھیں جن پر بیٹھ کر آپ پوری جھیل کے منظر سے لطف اندوز ہو سکتے تھے۔

دملہ کی توقع کے عین مطابق ارتج صاحبہ انہی کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں تھیں۔اچھی بات یہ تھی کہ ان کے درمیان نہیں آکر بیٹھی۔ہمائل نے اس سب کے دوران زبردستی دملہ کا ہاتھ تھامے ہی رکھا تھا۔

کشتی کے بعد باقی لوگوں میں سے کچھ نے گھڑ سواری کی اور سیف اللہ جھیل کی جانب نکل گئے۔

یہ جھیل مہوڈنڈ سے تقریباً دس منٹ کے ہی فاصلے پر موجود ہے اور اسی کی طرح خوبصورتی میں بے مثال بھی۔

www.novelsclubb.com

جھیلوں کی سیر کے بعد وہ واپس کالام کی جانب روانہ ہو گئے۔تھکن سے اتنا چور تھے کہ بس دل چاہ رہا تھا گاڑی میں ہی سو جائیں۔

اللہ اللہ کر کہ وہ اپنے اپنے ہوٹلز کے کمروں میں پہنچے مگر ارتج تو جونک کی طرح ان کے ساتھ ساتھ ہی تھی۔دملہ سے باتوں کے بہانے وہ ان کے کمرے میں آ بیٹھی اور آگے پیچھے کی نا جانے کون کون سی باتیں سنانے لگی۔پھر بھوک بھوک کا شور مچا کر ہمائل سے کھانا آرڈر کرنے

کا کہہ کر وہیں دستر خوان لگا کر بیٹھ گئی اور ان دونوں کو بھی بٹھالیا۔ ہمائل کو دملہ سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔

ابھی انہوں نے روٹی کی جانب ہاتھ بڑھائے ہی تھے کہ ہمائل کا فون بجا اور وہ بالکونی کی جانب چلا گیا۔

دملہ اریج کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی اور وہ ہلکا ہلکا مسکراتے ہوئے کھانے کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔

"غصہ تو تمہیں بہت آرہا ہو گا مجھ پر لیکن کیا کروں تمہارے پاس میری قیمتی چیز جو موجود ہے"

اریج کی ذو معنی سی بات پر اسے جھٹکا سا لگا۔

"کیا مطلب؟"

اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کا دماغ حقیقتاً اڑا تھا۔

وہ بالکونی میں کھڑے ہمائل کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟"

اس کا ضبط بھی آخر کہاں تک ساتھ دیتا۔

www.novelsclubb.com

"بکواس نہیں کر رہی میری جان... کھانا کھاؤ... ٹھنڈا ہو جائے گا۔ بلکل تمہاری ٹھنڈی قسمت جیسا"

اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ توقع نہیں کر رہی تھی کہ ارتیج اتنے واضع الفاظ میں یہ سب بول دے گی۔ اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا کہ وہ ہمائل کے پیچھے ہے۔

"واٹ دا ہیل..."

وہ فرش سے اٹھی اور اس کے پیچھے پیچھے ارتیج بھی جس کے چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔

"سوری... مجھے ضروری کام ہے یہاں۔ آپ دونوں انجوائے کریں میں کچھ دیر میں آجاتا ہوں"

www.novelsclubb.com

ہمائل نے اس کی بلند آواز نہیں سنی تھی نہ اس کا غصیلا پن دیکھا تھا۔ شاید وہ عجلت میں دھیان دینا بھول گیا تھا۔ اپنا والٹ اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

ارتیج نے اس کے جانے کے بعد فوراً دروازہ لاک کیا تھا۔

"تو مس دلہ احسن دوٹوک بات کرتے ہیں"

کھانے کو دستر خوان سمیت گھسیٹ کر اس نے ایک کونے میں کر دیا۔

"کیا دوٹوک بات کرنی ہے تمہیں؟"

اس نے بازو لپیٹتے ہوئے سوال کیا۔

ارتیج ہاتھ جھاڑتے ہوئے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس تک آئی۔

"پاگل تو تم ہو نہیں جو سمجھ نہ سکو..."

"دیکھو تم،"

دملہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے دھمکی کے انداز میں دیکھا تو ارتیج نے نرمی سے اس کا ہاتھ نیچے کر دیا۔

"دھمکی کسی اور کو دینا...پہلے میری بات سنو۔چپ چاپ میر کی زندگی سے نکل جاؤ ورنہ مجھے نکالنا آتا ہے"

وہ جیسے "ہمائل بھائی" سے سیدھا "میر" پر شفٹ ہوئی تھی دملہ کا خون کھول اٹھا۔

"ہوش میں تو ہو کیا بکواس کر رہی ہو؟"

اس نے اپنے ہاتھوں کو ارتیج کی گالوں تک پہنچنے سے نا جانے کیسے روکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہوش تو میں بہت پہلے کھو بیٹھی تھی۔تم جیسی چھوٹی سوچ کی،بدمزاج لڑکی کے ساتھ وہ جچتا ہی نہیں ہے۔اتنے پیارے،اتنے ہینڈسم اور خوش اخلاق مرد کے ساتھ کوئی اسی جیسی جچتی ہے"

دملہ کو اپنے کانوں پر شبہ ہوا۔وہ کس قدر بے شرمی سے اسی کے شوہر پر حق جتا رہی تھی۔

"شٹ اپ اریج۔دفعہ ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میرا ہاتھ اٹھ جائے"

وہ ہنسی۔

"ہاتھ اٹھانا،خود کو اوور سمارٹ سمجھنا،بات بات پر بے عزتی کرنا ہی تمہارا شیوہ ہے۔پتا نہیں میر کو تم میں نظر کیا آیا تھا؟گھر والوں نے یقیناً زبردستی کی ہو گی"

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ مجھ سے محبت کرتا ہے یہ بات جانتی ہو؟میں اس کی محبت ہوں۔صرف میں۔اور تم کچھ نہیں ہو۔وہ جو تمہارے ساتھ اچھا پیش آتا ہے نا۔وہ میری وجہ سے کیونکہ تم میری کزن ہو۔"

اریج کے چہرے کی مسکراہٹ اسے مزید طیش دلا رہی تھی۔

"کس قدر غلط فہمی ہے نا تمہیں۔ مرد کی محبت ہر روز بدلتی ہے۔ آج تم ہو کل کوئی اور ہو گی۔ مثلاً تمہارے بال بہت پسند ہیں نا اسے؟ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم نے اپنے بال اس کو تنگ کرنے کے لیے کاٹے تھے"

وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔ یہ بات اسے کیسے پتا چلی تھی۔

"بال تو اسے کسی اور کے بھی پسند آ سکتے ہیں۔ کبھی سوچا ہے؟ مس دلمہ احسن جی"

وہ لاجواب سی اسے دیکھتی گئی۔

"وہ ہے ہی ایسا کہ کسی کو بھی اس سے محبت ہو جائے۔"

دلمہ نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"پہلے تو الفاظ درست کرو۔ مس دلمہ نہیں۔ مسز ہمائل فاروق خان ہوں میں۔ اور میری بات کان کھول کر سنو ارتیج جاوید... وہ میرا شوہر ہے۔ اس پر صرف میرا حق ہے۔ تم کیا ہو؟ کچھ بھی نہیں۔ وہ میرے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھتا بھی نہیں۔ میں اس کے دل کی اکلوتی مالک ہوں۔"

اس نے فخریہ انداز سے کہا۔

ارتیج نے آہستہ سے اس کا ہاتھ ہٹایا۔

www.novelsclubb.com

"چچ چچ...خوش فہمیوں کی ملکہ... کبھی سوچا ہے تمہارا یہ سٹیٹس چھن بھی سکتا ہے۔ابھی تو تم مسز ہمائل خان ہو لیکن کل کو کوئی اور بھی تو ہو سکتی ہے۔تمہاری بھی یہ اکڑ زیادہ دیر قائم نہیں رہنے والی۔"

دلمہ کا ہاتھ اٹھا تھا مگر اس نے ہوا میں کی روک لیا۔

"یہ چھوٹی حرکتیں ہی تمہیں لے ڈوبیں گی۔وہ تو تم سے محبت کرتا ہی ہے لیکن کیا تم اس کی اس بے لوث محبت کا جواب محبت سے دے رہی ہو؟"

ارتج نے جھٹک کر اس کا ہاتھ دور کیا۔

وہ لاجواب ہو چکی تھی۔

"محبت بدلے میں محبت مانگتی ہے دلمہ۔وہ بھی ایک نا ایک دن پیچھے ہٹ جائے گا،بے زاری سے باہر محبتیں تلاش کرے گا۔اس سب میں دوسری عورت کا قصور نہیں ہو گا یہ سب تم کرو گی۔تم اپنے ہاتھوں سے اپنے نصیب کی خوشیاں دوسری عورت کی جھولی میں ڈالو گی کیونکہ تم ناشکری ہو۔تمہیں اس سے کبھی محبت ہوئی ہی نہیں"

کمرے میں سناٹا سا چھا گیا۔اس کے الفاظ کھونے لگے تھے۔وہ اتنا سب کیسے جانتی تھی۔

"بکواس بند کرو"

www.novelsclubb.com

نظریں چراتے ہوئے وہ بولی لیکن ہار ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"لاجک سے جواب دو؟ کیا وہ ڈیزرو نہیں کرتا؟ ایک محبت کرنے والی ساتھی، گھر کا سکون ؟"

"نکلو یہاں سے... آؤٹ"

وہ اس کا بازو پکڑ کر دروازے تک لے جانے لگی۔

"میں تو چلی جاؤں گی لیکن کوئی اور آجائے گی کیونکہ تم بے وقوف اور ناشکری لڑکی ہو جسے اپنے اتنے محبت کرنے والے شوہر کی قدر نہیں۔ اس انسان کی قدر نہیں جسے لوگ دعاؤں میں مانگتے ہیں۔ بن مانگے مل جانے والی چیز کی لوگ اسی طرح ناقدری کرتے ہیں۔ تم نے کبھی اس سے محبت نہیں کی۔ وہ تم جیسی خود غرض لڑکی ڈیزرو نہیں کرتا جو..."

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ۔ جسٹ شٹ اپ۔"

وہ جیسے بدحواسی میں پھٹ پڑی تھی۔

"تم سے کس نے کہا کہ مجھے اس سے محبت نہیں ہے؟ بہت محبت کرتی ہوں میں اس سے۔ سنا تم نے؟"

اسے بازو سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا۔

"میں اس سے اتنی محبت کرتی ہوں جتنی تم سوچ بھی نہیں سکتی۔میری ساری زندگی اسی کے نام ہے۔میرے دل کے ساتھ اس کی دھڑکنیں جڑی ہیں۔اگر وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں بھی کم محبت نہیں کرتی۔میں اس کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتی تو اسے ہمیشہ کے لیے تمہیں کیسے سونپ دوں؟وہ میرا سب سے بہترین دوست،میرا ہمسفر اور میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہے۔وہ صرف میرا ہے۔سمجھیں تم؟صرف میرا ہے۔ہمائل صرف میرا ہے"

اس کی آواز بہت بلند ہو چکی تھی۔

اس نے جھٹکے سے ارتیج کا بازو چھوڑا تب بھی اس کے چہرے پر وہی سکون چھایا ہوا تھا۔الٹا وہ ہنسنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ ارتیج کو دیکھتے ہوئے اسے اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔

"شکر ہے اللہ کا تم سے سچ اگلوانے کے لئے مزید ڈرامہ نہیں کرنا پڑا اور تمہاری یہ چھوٹی عقل جلد ٹھکانے لگ گئی"

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"کیا مطلب؟اب کیا بکواس کر رہی ہو؟"

وہ ہنستی چلی گئی۔

"اف توبہ اتنی ڈھیٹ ہو تم دملہ۔کتنا لمبا ڈرامہ کرنا پڑا مجھے۔تھک گئی تھی میں یار"

وہ ٹکر ٹکر اسے دیکھتی گئی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟کچھ الٹا سیدھا پی کر آئی ہو؟"

اسے اب لگنے لگا تھا کہ نشے میں ارتیج نے وہ سب باتیں کہی تھیں۔

اسے تشویش میں دیکھ کر وہ مزید اونچا ہنسنے لگی کہ دہری ہو گئی۔

"ایک منٹ"

ہنستے ہنستے وہ فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔

"سوری...صبر۔صبر"

وہ بمشکل قہقہوں پر قابو پاتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر کھڑی ہوئی۔

"میری اب تک کی سارے بکواس باتوں میں سے کسی ایک میں بھی میں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے 'ہمائل بھائی سے اللہ معاف کرے کوئی اٹریکشن وٹریکشن محبت شحبت ہو گئی ہے۔توبہ۔سیدھی سمپل بات نو بکواس۔اصل میں..."

اس نے رک کر گہرا سانس لے کر ہنسی پر آخر کار قابو پالیا۔

www.novelsclubb.com

"یار میں ڈرامہ کر رہی تھی۔ ہمائل بھائی پر نظر اف چھی چھی توبہ استغفر اللہ۔"

اس نے جھرجھری لیتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگتے ہوئے کہا تو دملہ پلکیں بھی نہ جھپک سکی۔ وہ کیا کہہ رہی تھی اس کے سر کے اوپر سے گزر گیا۔

"نہیں سمجھی؟"

ارتیج کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"او کے ادھر بیٹھو... آؤ"

اس کا بازو پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھنے کا کہا اور خود پاؤں اوپر کر کہ مزے سے چوکی لگا کر بیٹھ گئی۔

"ہمم... کہاں سے شروع کروں۔ تو بات یہ ہے پیاری کزن کہ میں تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ ہمارے ماں باپ کے آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے ماضی میں جو کچھ بھی ہوا، ہم کزنز ہوتے ہوئے بھی کیسے ایک دوسرے سے دور دور رہتے تھے وہ باتیں میں یاد بھی نہیں کرنا چاہتی۔ مسکان آپی اور امی کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے۔ میں مسکان آپی کی بہن ضرور ہوں مگر میں نے کبھی تمہارا برا نہیں چاہا بلکہ تمہارے اچھے نصیب کے لئے ہمیشہ دعا کی ہے"

www.novelsclubb.com

وہ پلکیں جھپکے بغیر اسے سن رہی تھی۔یہ کیسا انکشاف کر رہی تھی جو اسے پتا ہی نہیں چل سکا۔

"تمہاری ٹین ایج کی غلطی تھی جو تم نے چھپا ہوا دوست بنایا اور پھر وہ میسیجز پکڑے گئے لیکن مجھے ہمیشہ سے برا لگتا تھا جب خاندان کے لوگ تمہیں اس ایک غلطی کی وجہ سے پریشان کرتے تھے، طعنے سناتے تھے۔تمہاری چڑچڑی عادت بھی پہلے مجھے بھی بری لگتی تھی مگر پھر میں سمجھ گئی کہ یہ ان سب طعنوں اور باتوں کا ری ایکشن ہے۔میں تم سے دوستی کرنا چاہتی تھی، تمہیں سمجھانا چاہتی تھی کہ تمہاری وہ ایک غلطی تمہاری ساری زندگی پر اثر نہیں کر سکتی۔آگے بڑھنا سیکھو"

دلمہ کی آنکھوں میں آنسو بھرے۔وہ کیا جانتی تھی کہ بات صرف میسیجز تک تھی ہی نہیں۔وہ تو انتہائی قدم اٹھا چکی تھی۔

"مسکان آپی میری بہن ہیں لیکن صاف الفاظ میں بولوں تو وہ تمہاری خیر خواہ نہیں ہیں۔میں اور عارش انہیں سمجھا سمجھا کر تھک گئے ہیں مگر وہی ٹپیکل نند بھابھی کا بیر پالے بیٹھی ہیں۔خیر جب تمہاری شادی ہمائل بھائی سے ہوئی تو..."

اس نے اس کے ہاتھ تھامے۔

www.novelsclubb.com

"یقین کرو دملہ مجھے عاشی سے بھی زیادہ خوشی ہوئی کیونکہ میں چاہتی تھی تم اپنی زندگی کھل کر جیو۔ان سب ٹاکسک رشتے داروں اور ابرار بھائی، مسکان آپی سے دور رہو۔میں بہت خوش تھی دملہ لیکن پھر میں نے تمہیں اس دن ہمائل بھائی سے بات کرتے سنا جب انہیں الرجی کا اٹیک ہوا تھا اور ہم لوگ ناشتہ لے کر ہاسپٹل گئے تھے۔"

دملہ کو شاک سا لگا۔

"ک...کیا بات سنی تم نے؟"

اس کا دل زور زور سے دھڑکا تھا کہ کہیں اس نے ان کے پہلے سے نکاح شدہ ہونے کی بات نہ سن لی ہو۔

"تم انہیں مرنے کی بد دعائیں دے رہی تھی"

آنکھیں شاک سے پھیلیں اور وہ نظریں چرانے لگی۔

"صرف اس لیے کیونکہ میں قاتل نہیں بننا چاہتی۔ورنہ میں تو دعا ہی کرتی کہ تمہارا یہ گلا ہمیشہ کے لیے ہی بند ہو جائے۔فی الحال اگر تم اوپر پہنچ گئے تو الزام مجھ پر آئے گا"

اس دن تلخی سے کہے گئے اپنے الفاظ یاد آنے پر وہ شرمندگی سے گڑھ جانے کو تیار تھی۔

www.novelsclubb.com

"مر جاتا تو ساری زندگی تم نے ہی رونا تھا۔"

"You wish"

ہنسی اڑاتے ہوئے اس نے بے دردی سے جواب دیا تھا۔

"اس دن شکر ہے کہ پھوپھو مجھ سے کچھ دیر بعد کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔مجھے بہت بڑا شاک لگا تھا۔ بھلا ایک نئی نویلی دلہن اپنے شوہر کو اس قسم کی فضول بات کیوں کہے گی۔ خیر میں نے اگنور کیا اور کسی کو خبر تک نہیں ہونے دی کیونکہ دملہ لوگوں کو باتیں بنانے کا ایک اور موقع مل جاتا۔مجھے ہر وقت تمہاری فکر رہنے لگی۔اس کے بعد تم نے میرا دماغ اس دن زیادہ خراب کیا جب تمہارے پاؤں پر چوٹ لگی تھی۔

میں صرف تمہاری دیکھ بھال کرنے کے لیے رکی تھی مگر جب میں کھانے کا پوچھنے تم لوگوں کے کمرے کی جانب آئی تو پھر سے تم بکواس کر رہی تھی۔مجھے ہمائل بھائی سے جوڑ رہی تھی۔"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

www.novelsclubb.com

"جتنے دن یہ یہاں رہے گی مجھے اس کمرے میں تمہاری منحوس شکل دیکھنی پڑے گی۔تم عذاب کم تھے جواب یہ بھی آ ٹپکی ہے۔"

"ہر ایک رشتے کی مخلصی پر شک نہیں کرتے دملہ"

"بہت اچھی لگتی ہے تمہیں؟اسی سے پلیز شادی کر لو میری جان چھوڑ دو"

وہ ارتیج کو تھوڑی دیر پہلے کیا کیا کہہ گئی اور اب خود مجرم بنی اس کے سامنے نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس دن میرا دل چاہا کہ تمہیں رکھ کر تھپڑ لگاؤں لیکن ہائے کیا کروں میری معصوم عادت..."

اس نے بات کو ہلکا پھلکا رنگ دینے کی کوشش کی مگر وہ جانتی تھی بات چھوٹی نہیں تھی۔وہ خود ہی تھی جس نے اسے ہمائل کے ساتھ منسوب کرنا شروع کیا تھا۔

"مجھے غصہ تو آیا ہی لیکن تمہاری بیوقوفی سے ڈر لگا کہ کہیں ہمائل بھائی تمہیں چھوڑ نہ دیں۔ہر ایک کی برداشت کی ایک لمٹ ہوتی ہے دملہ اور میں ہمائل بھائی کی برداشت ختم ہونے سے پہلے تمہیں سبق سکھانا چاہتی تھی۔میری جگہ کوئی اور بھی تو ہو سکتی تھی۔یاد ہے باقی سب کو کیسے کرش تھا ہمائل بھائی پر؟اگر ان میں سے کوئی تمہاری یہ بکواس سن کر خاندان میں مشہور کر دیتی،ہمائل بھائی کو تم سے چھیننے اور تمہارا گھر توڑنے کی واقعی سازش کرتی تو پھر؟"

اس کی گالوں پر آنسو بہہ رہے تھے۔وہ کتنی بے وقوف تھی۔

www.novelsclubb.com

"جتنے دن میں وہاں رہی میں نے تمہیں جان بوجھ کر احساس دلانے کی کوشش کی کہ وہ تمہارے لئے کتنے اہم ہیں۔تم انہیں کھونا افورڈ نہیں کر سکتی۔اگر تم ان سے الگ ہوئی تو خاندان والے تمہارا جینا حرام کر دیں گے۔میری سگی بہن تمہیں گھر پر رکھنے کو راضی نہیں ہو گی۔مجھے لگا کہ پھوپھا کی ڈیتھ کے بعد تمہیں عقل آگئی ہو گی اور تم نے ہمائل بھائی کے ساتھ ایڈجسٹ کر

لیا ہو گا محبت بعد میں سہی۔ پھر میں نے تمہیں یہاں دیکھا ان کے ساتھ، تمہارے چہرے پر تمہارے دل کے جذبات عیاں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی لیکن اتفاق دیکھو میں نے پھر سے تمہاری بک بک سن لی۔ اس وقت میرا سچ میں دل چاہا تمہیں اٹھا کر دریا میں پھینک دوں لیکن میں نے شاک دینے کا فیصلہ کیا۔ اب امید ہے تمہیں سمجھ آ چکا ہو گا کہ ہمائل بھائی ہیرا ہیں۔ ان کی قدر کرو پلیز... میں تمہاری بہن ہوں دملہ مجھے تمہاری فکر ہے۔ جو خوشیاں اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھی ہیں ان کو ٹھکراؤ مت پلیز۔ اور جو تمہاری یہ کبھی بھی کچھ بھی بددعا دینے کی عادت ہے اسے بدل لو پلیز۔ تمہاری بددعائیں لوٹ نہ آئیں مجھے اس بات سے بھی ڈر لگتا ہے۔"

وہ خاموش ہوئی تو دملہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ پہلی بار اسے احساس ہوا کہ خاندان میں کوئی اس کی پرواہ کرنے والا بھی موجود ہے۔

اسے اپنے رویئے پر شرمندگی محسوس ہوئی۔

"آئم سوری..."

اس نے بمشکل کہا کیونکہ رونے کی وجہ سے اس سے بات نہیں ہو پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ... کرائے بے بی۔ خبردار یہ فلم یہاں چلائی۔ بہت ہو گیا رونا دھونا۔"

اس نے اس کے آنسو صاف کیے اور اس کے گلے لگ گئی۔

"ہمائل بھائی سے سوری کرو۔ اور جو جو الفاظ میرے سامنے کہے ہیں وہی ان کو کہہ دو۔ سمپل۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا جانی"

ارتج سب کچھ اتنا آسان سمجھ رہی تھی مگر تھا نہیں۔ دملہ نے مزید رونا شروع کر دیا۔

"ارے... میڈم۔ کیا ہوا؟ دملہ۔ یار مجھے تم پریشان کر رہی ہو"

وہ روتی ہی چلی گئی۔ بہت سالوں کے بعد کسی کے گلے لگ کر اس نے اپنے دل کا غبار ہلکا کرنا چاہا تھا۔ وہ چڑچڑی اسی وجہ سے تھی کہ اپنی تکلیف بیان کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی دوست تھا ہی نہیں۔ ہمائل تو خود مجرم تھا مزید یہ کہ وہ اس موضوع پر بات ہی نہیں کرتا تھا، امی اور عائشہ سے بہت پیار تھا مگر دوست والا رشتہ کبھی نہیں رہا تھا۔

"دملہ... کیا ہوا ہے پلیز بتاؤ"

وہ بھی اب مزاق سے ہٹ کر سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"ہمائل..."

"کیا ہمائل؟ آگے بھی تو بولو"

وہ اس سے الگ ہوئی۔

"وہ جیسا نظر آتا ہے ویسا بلکل بھی نہیں ہے۔اس کے..."

وہ رکی۔

"اس کے دو روپ ہیں۔ایک جو تمہیں نظر آتا ہے وہ۔اور دوسرا..."

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکا گئی تو ارتیج کو جھٹکا سا لگا۔

"کیا؟ مطلب؟ کیا وہ تمہیں مارتے پیٹتے ہیں؟ تنگ کرتے ہیں؟"

اس نے بے یقینی سے سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں وہ بہت اچھا ہے۔ میرا بہت خیال رکھتا ہے۔ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔ غیر مشروط محبت کرتا ہے۔ کبھی اونچی آواز میں بات تک نہیں کی مار پیٹ تو دور کی بات ہے۔ شاید ہی اتنا اچھا کوئی اور ہو گا"

ارتیج نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"پھر کیا مسئلہ ہے؟ کیا بول رہی ہو؟ صاف صاف بتاؤ۔ اگر وہ اچھے ہیں تو پھر تم کیوں اس شادی سے ناخوش ہو؟ بس اس وجہ سے کہ پھوپھو لوگوں نے تمہاری مرضی کے خلاف شادی کر دی؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اپنی کہانی اس کے آگے کھول کر رکھ دی۔ پہلی بار اس نے اپنے دل کے سارے آبلے کھول کر کسی آہنگ کو دکھائے تھے۔

صارم سے فیس بک کی دوستی، فیس بک سے واٹس ایپ اور پھر ملنے ملانے سے لے کر گلباز کی مہندی والے دن بھاگنے، ہمائل کا اس سے نکاح کرنا سب کچھ بتا دیا۔

اریج منہ کھولے پھٹی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سن سی ہو گئی۔

وہ ساری کہانی سنا کر چپ ہوئی تو کچھ دیر اریج بول نہ سکی۔

"دم...دملہ...مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا بولوں۔ہمائل بھائی؟وہ ایسا نہیں کر سکتے۔وہ ہوس پرست نہیں ہو سکتے۔میں جب جب ان سے ملی،ان سے بات کی،ان کی نظروں میں دوسری عورتوں اور اپنے لیے صرف احترام دیکھا ہے۔تمہیں ضرور کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیسی غلط فہمی؟نکاح خواں نے ہمائل کے نام کا نکاح پڑھوایا تھا۔اور وہ نوکرانی مجھے بتا رہی تھی کہ وہی مجھے لے کر بھی گیا تھا"

اریج نے سر پکڑ لیا۔

"اومائی گاڈ۔آئی کانٹ بیلیو دس۔ہمائل بھائی"

اسے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

"اف..."

وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔

"تمہیں کسی کو تو بتانا چاہئے تھا۔یہ جرم ہے۔ violence ہے۔تمہیں گھر والوں کو اعتماد میں لے کر..."

"مار دیتے وہ سب مجھے"

دملہ نے اس کی بات کاٹی۔

"دیکھو میں بہت آزاد خیال لڑکی ہوں۔میں تمہیں گھر بچانے کے لیے الٹے سیدھے مشورے نہیں دوں گی اگر وہ انسان ایسے کریکٹر کا ہے تو فوراً چھوڑ دو اسے۔بعد میں عورت کے پیروں میں بچوں کی بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں تو اپنی زندگی"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں چھوڑ سکتی ہمائل کو ارتیج۔ میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر۔ وہ بہت اچھا ہے تم سمجھ نہیں رہی کہ میں کس مشکل میں گرفتار ہوں۔ میں سب کچھ بھلا کر اسے دل سے اپنا بھی نہیں سکتی اور اس سے دور بھی نہیں جا سکتی۔ مجھے نہیں پتا اس نے کیا جادو کر دیا ہے کہ اس سے دور جانے کی سوچ میری سانسیں روک دیتی ہے۔"

وہ بچوں کی طرح روئی تو ارتیج تشویش میں اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

"دملہ...ادھر دیکھو۔ میری طرف دیکھو۔"

اسے پر سکون کرنے کے لیے اس نے اس کے ہاتھ تھامے۔

"میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر...ارتیج میری حالت کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ میں اس سے دور نہیں جا سکتی۔ میں اس سے بہت بہت بہت محبت کرنے لگی ہوں۔ میں سے کہہ بھی نہیں سکتی وہ..."

"اچھا، اچھا اوکے ری لیکس، کام ڈاؤن۔ گہرا سانس لو۔ گہرا سانس"

اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو ملتے ہوئے اس نے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

"چپ بلکل چپ۔وہ کہیں نہیں جارہے۔تمہارے پاس ہی ہیں۔ریلیکس۔اوکے"

وہاں سے اٹھتے ہوئے اس نے اسے گلاس میں پانی ڈال کر دیا۔

کافی دیر کے بعد کہیں جا کر وہ اس کیفیت سے سنبھلی تھی۔

"ابھی فی الحال اس سب کو چھوڑو۔سوات ٹرپ انجوائے کرو۔ہم کل جارہے ہیں تم دونوں آرام سے بیٹھ کر اس معاملے کو حل کرنا۔"

اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے بچوں کی طرح اسے سمجھایا۔

"انہیں پوچھنا،لڑنا جھگڑنا جو بھی کرنا مگر سوال ضرور کرنا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا تھا۔اگر وہ معافی مانگیں اور تمہارا دل معاف کرنے کو تیار ہو جائے تو پلیز پھر انا اور محبت میں سے محبت کو ہی چننا۔تمہاری غلطی نہیں ہے۔تمہاری جگہ کوئی اور بھی ہوتی وہ یہی کرتی مگر یہ بددعاؤں والا سین اب بس کر دو۔جن سے محبت ہو ان کو بددعائیں نہیں دیا کرتے دملہ۔کیا پتا کون سی گھڑی قبولیت کی ہو۔"

وہ بڑی بہن کی طرح اسے نصیحتیں کر رہی تھی۔

"اپنے دل کی سننا۔جو تمہارا فیصلہ ہو میں تمہارا ساتھ دوں گی۔لیکن پلیز ان کی طرف کی کہانی بھی مکمل سننا۔ادھوری کہانیاں اور یک طرفہ داستانیں تصویر کا صرف ایک رخ پیش کرتی ہیں۔تم اپنی کہانی تو جانتی ہو لیکن ان کی کہانی بھی سن کر دیکھنا۔میں ان کے عمل کو جسٹی فائی نہیں کر رہی لیکن جذبات اور انا کو سائیڈ پر رکھ کر صرف ایک بار تسلی سے ان کی ساری بات سننا اور پھر کسی نتیجے پر پہنچنا"

وہ ایک بار پھر اسے گلے لگا کر تسلی دینے لگی۔

کبھی کبھی کتنے غیر متوقع واقعات رونما ہوتے ہیں۔وہ اریج سے نفرت کرتی تھی لیکن گھڑی بھر میں وہ اس کی سب سے بڑی رازدان بن چکی تھی۔اس کے سامنے دل کا غبار نکال کر اسے ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا۔یہ ایسی باتیں تھیں جو وہ عائشہ سے بھی نہیں کر سکتی تھی۔

ہمائل ٹھیک کہتا تھا کہ ہر رشتے کی مخلصی پر شک کرنا بلکل غلط بات تھی۔

کالام نے اس کو ایک مخلص دوست دے دی تھی۔وہ جس سے ساری زندگی وہ چڑتی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارتیج اس کا دل بہلانے کے لئے اسے ہوٹل سے باہر لے آئی تھی۔

کالام کی دکانوں اور گلیوں میں گھومتے گھومتے اس نے ہلکے پھلکے انداز میں اس کو تسلی دی،اس کی ڈھارس بندھائی تاکہ وہ ہمائل سے ہمت کر کہ کوئی فیصلہ کن بات کر سکے۔

کافی دیر کے بعد وہ اسے اس کے ہوٹل کے باہر واپس چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ارتیج نے تو اس سے کچھ دن ٹھہر جانے کا کہا تھا لیکن وہ خود آج

ہی اس معاملے کو انجام تک پہنچانا چاہتی تھی۔وہ اس سے اس کی طرف کی کہانی سننے کو تیار تھی جو سننے سے اس نے شادی کے پہلے روز انکار کیا تھا۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ کہیں وہ واپس اسی روپ میں نہ آجائے۔ہمت کیے بغیر اب گزارہ بھی نہیں تھا۔اس کی محبت ہر گزرتے روز کے ساتھ مزید زور آوار ہوتی جارہی تھی

اور اسے ڈر تھا کہ جس لمحے اس نے اپنے دل کا یہ راز اس کے آگے کھولا وہ اسے چھوڑ دے گا۔اسے ڈر تھا کہ وہ اس کی بد تمیزیوں اور اپنی بے عزتی کا بدلہ لے گا۔

"اگر اس نے مجھے چھوڑ دیا؟"

وہ کمرے کی جانب چلتے چلتے خوف پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میری زندگی سے ہمائل چلا گیا تو میں... کیا کروں گی؟"

اس نے خود سے سوال کیا اور تصور کیا کہ اگر وہ اسے چھوڑ دے۔

اس کا نام اگر ہمائل کے نام سے الگ ہو جائے، وہ کسی اور کا ہو جائے...

اس نے گہرا سانس لینے کی کوشش کی مگر اس خیال سے ہی اس کو اپنا دل بند سا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

"تو کیا کروں گی میں؟"

سوال وہیں کا وہیں تھا۔

"تو میں اس دن مر جاؤں گی"

اس نے کمرے کے دروازے تک پہنچ کر کھٹکھٹایا۔

دروازے تک بڑھتے اس کے قدموں کی آہٹ نے اس کی دھڑکن مزید تیز کی۔وہ خوفزدہ تھی۔

"کون..."

"م۔میں ہوں"

اس سے بمشکل بولا گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں کون؟ بکری؟"

دروازہ کھلا تو وہ ہمیشہ کی طرح چہرے پر نرم سی مسکراہٹ لئے کھڑا تھا۔وہ کپڑے بدل چکا تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے جیسے وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا ہو۔

"اندر بھی آجاؤ۔باہر ہی رہو گی کیا؟"

وہ بغیر کچھ کہے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے کمرہ اچھی طرح لاک کیا۔

"ارتیج نے مجھے کال کر کہ بتایا تھا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں؟ اوپر سے کھانا بھی تم لوگ ویسے کا ویسا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ضائع نہ ہو اس لیے مجھے سارا اکیلے کھانا پڑا۔ سونے پہ سہاگہ میرا ہینڈ فری نہیں مل رہا۔ ایئر پوڈز بھی خراب ہو گئے ہیں"

وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا۔

شاید اس نے دملہ کے تاثرات پر غور نہیں کیا تھا۔ وہ آفس کے معاملے میں اتنا مگن ہو گیا کہ اسے نہ آج والی بحث یاد رہی نہ اسے منانا یاد رہا تھا۔ تھکن بھی بہت شدید ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم... کہاں گئے تھے؟"

وہ یوں ہی کھڑی کھڑی بات شروع کرنے کے لیے سوال پوچھ رہی تھی۔

"غازی سے ملنے گیا تھا۔کچھ ضروری کام تھا۔وہ لاہور سے اپنے گھر واپس جا رہا تو میں نے ہی بلا لیا تھا کہ راستے میں ہم سے ملتے جاؤ"

اسے حیرت سی ہوئی۔

"تو وہ مجھ سے کیوں نہیں ملے؟ عجیب۔"

ہمائل نے آنکھیں موند لیں۔

"آفس کی بات تھی وہ ڈسکس کرنی تھی۔کل مل لے گا تم سے بھی"

کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

"تم بھی چینج کرو اور سو جاؤ۔میں بہت تھک گیا ہوں۔کل آخری سفر کرنا ہے اور پھر واپس لاہور"

اس نے حیرت سے اسے دیکھا جو آنکھوں پر بازو رکھے سونے کو بلکل تیار تھا۔

"واپس کیوں؟ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ..."

"سوری یار پھر کبھی سہی۔میں اب آفس سے اب زیادہ دن دور نہیں رہ سکتا نہ ہی واپس گھر جانے کا کوئی سین ہے۔میرا سامان وغیرہ بعد میں پہنچ جائے گا۔تم سوچ لو تمہیں کیا کرنا ہے؟اگر میاندم واپس جانا ہے تو میں لالہ سے کہہ دوں گا کہ گاڑی واپس لے جائیں اور ساتھ تم بھی ساتھ چلی جانا۔اگر لاہور جانا ہے تو لو کل گاڑی پر چلیں گے کیونکہ یہ تو لالہ کی گاڑی ہے"

اس کا دل اداس ہوا تھا۔یہ سفر اس کے سنگ کتنا خوبصورت لگ رہا تھا۔وہ لاہور کی مصروف زندگی میں دوبارہ کھونا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی سوات کے ان سبزہ زاروں میں اس کے بغیر رہنا چاہتی تھی۔

"وہ۔ہمائل۔مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ہی بار میں کہہ دیا۔

"ہمم۔کرو میں سن رہا ہوں"

اس نے تھکن زدہ لہجے میں کہا۔

"وہ۔م۔تم"

اب مزید الفاظ ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔

"بولو بھی"

وہ آنکھوں بازو ہٹاتے ہوئے بولا۔

"وہ..."

ٹیبل پر پڑا اس کا فون اسی لمحے بجا تھا۔

وہ بے زار گی سے اٹھا اور تھکے تھکے قدم اٹھاتا ہوا فون تک آیا۔

آنکھیں ملتے ہوئے اس نے نمبر دیکھا تو تھکن کے تاثرات بدل کر تشویش اور پھر غصے میں بدل گئے جن کو دملہ نے بھی نوٹ کیا تھا۔

ہمائل نے اس کی جانب دیکھ کر جیسے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"ایکسکیوزمی"

وہ کمرے سے ہی باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اسے بہت عجیب لگا تھا۔ایسی کون سی کال تھی جو وہ اتنی تھکن کے باوجود بھی اٹینڈ کر رہا تھا مگر اس کے سامنے نہیں سننا چاہتا تھا۔اگر تھانے کا کوئی معاملہ تھا تو وہ بالکونی میں بھی جا کر بات کر سکتا تھا۔اس نے کون سا دخل اندازی کرنی تھی۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ کچھ تو غلط ہے۔کوئی اور سوچ حاوی کیے بغیر اس نے کمرے کی چابیاں ٹیبل سے اٹھائیں اور تیز تیز قدموں سے اس کے پیچھے جانے کے لیے چل دی۔

دروازہ لاک کرنے کے بعد وہ اسے آگے پیچھے تلاش کرنے لگی۔اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی کیونکہ وہ اسے ہوٹل کے باہر جاتے ہوئے دیکھا۔اس کا تجسس اور فکر مزید بڑھ گئی کیونکہ معاملہ سیریس لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہوٹل کے پارکنگ کے ایریا میں آگیا جہاں اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔دریا کے بہاؤ کا بہت شور تھا اسی لئے اس نے کال پک کر کہ سپیکر آن کر دیا۔وہ اپنی گاڑی کے ساتھ بائیں جانب کھڑا تھا اور دملہ اس کے پیچھے دائیں طرف وہ اس کو پکارتی اس سے پہلے موبائل میں کسی کی آواز گونجی۔

"شکر ہے آپ نے کال اٹھالی اے ایس پی صاحب ورنہ ہم تو سمجھے اس ناچیز کو آپ بھول چکے ہیں"

وہ تھوڑی دیر رکا۔

"کیا چاہتے ہو صاف صاف بولو"

بغیر کسی تمہید کے اس نے جواب دیا تھا۔

"چاہتے تو ہم بہت کچھ ہیں لیکن آپ جیسے ایماندار اور جوشیلے آفیسر سے زیادہ کچھ نہیں بس اتنی سی ڈیمانڈ ہے کہ اس کیس کو بند کر دیجئے۔اسسٹنٹ کمشنر جاذب خان تو اپنے خاندان اور دادا کے تعلقات کے بل پر بچ جائے گا مگر آپ کے لیے کافی مشکل کھڑی ہو سکتی ہے۔"

وہ وہیں رک گئی اور مڑنے لگی کیونکہ وہ سمجھ رہی تھی خاندان سے کوئی

بری خبر نہ ہو۔اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے آفس کا ہی معاملہ ہے۔

"میں یہ کیس کبھی بند نہیں کروں گا۔ تم جیسے کتوں کے سردار یعنی بڑے کتے تک تو پہنچ کر رہوں گا چاہے اس کی قیمت مجھے اپنی جان سے ہی کیوں نہ بھرنی پڑے۔"

دملہ کے قدم رکے۔

"چچ، چچ۔ آپ کی غلطی نہیں ہے۔ جوانی میں یہ ملکی خدمت کا بھوت سب کے سر پر سوار ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اتر جاتا ہے۔ خیر آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے بس صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں"

وہ ہنسا۔

"کچھ عرصہ پہلے قاتلانہ حملہ کروا کر تمہارا صاحب اب کون سی دوستی کرنا چاہتا ہے"

دملہ کے حواس سن ہوئے اور کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

"اوہ تو آپ سمجھدار ہیں۔ سمجھ گئے"

وہ شیطانی ہنسی دملہ کو خوف میں مبتلا کر گئی۔

"میں بے وقوف نہیں ہوں جو سمجھ نہ سکوں کہ وہ گولیاں میرے سامنے جا رہے آدمی پر چلی تھیں یا مجھ پر۔"

دملہ نے گاڑی کو ہاتھ رکھا۔

"ہمارا نشانہ خراب نہیں تھا اے ایس پی۔ وہ بس ٹریلر تھا تمہیں دکھانے کے لیے کہ ہم تمہارے کتنے قریب ہیں۔ اپنی جوانی پر ترس کھاؤ اور ہم سے دشمنی مت مول لو ورنہ اگلا نشانہ چوکے گا نہیں"

اسے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ کس قدر خطرناک نوکری کرتا ہے۔ یخ بستہ ہوائیں اور یہ گفتگو اس کے ہڈیوں کو جماتی ہوئی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"بہت سنی ہیں ایسی دھمکیاں۔ تم بھی سنو اور اپنے مالک سے بھی کہہ دینا کہ اس کی گردن بہت جلد میرے ہاتھ میں ہو گی"

اس نے فون بند کر دیا اور وہاں سے جانے لگا۔ یک دم اس کی نظر دملہ پر پڑ گئی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس تک آیا۔

"جھوٹ بولا تھا تم نے؟ غازی بھائی نے بھی جھوٹ بولا تھا۔ اس دن حملہ تم پر ہوا تھا نا؟ وہ ڈاکو نہیں تھے"

دہشت زدہ لہجے میں اس نے اپنے بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے کہا۔

"دملہ... میں سمجھاتا ہوں۔ کمرے میں چلو پلیز"

اس نے ہمائل کے ہاتھوں کو جھٹکا۔

"بتاؤ وہ گولیاں تم پر چلی تھیں نا؟"

اس دن جب وہ بی جان لوگوں کے ساتھ سوات آ رہی تھی اور انہوں نے موبائل پر فائرنگ کی آواز سنی تھی، وہ آواز پھر سے اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اسے ڈر لگ رہا تھا۔

"دملہ..."

"ہمائل پلیز..."

www.novelsclubb.com

اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

اس نے گہرا سانس لیا۔

"اوکے بتا دیتا ہوں لیکن تم گھر والوں سے کچھ نہیں کہو گی۔ہاں میں نے اور غازی نے جھوٹ بولا تھا۔میں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور اچانک گولیاں چل گئیں۔میں بریک لگا کر جھک گیا اور وہیں میرا موبائل بھی گرا تھا۔گاڑی میں چند گولیاں گھسی تھیں لیکن مجھے نہیں لگیں کیمرے سامنے والی گاڑی میں بیٹھے ایک بیچارے گا آدمی کو لگ گئیں۔مجھے لے کر اسے ہاسپٹل جانا پڑا تو پیچھے پیچھے غازی بھی آ گیا۔گھر والے پریشان نہ ہوں اس لیے ہم نے جھوٹ بولا تھا۔"

وہ بڑے آرام سے یہ کہانی یوں سنا گیا جیسے کسی اور کی بات کر رہا ہو۔

دملہ تو ہلنے کے بھی قابل نہیں رہی تھی۔وہ تو اس بات سے خوفزدہ تھی کہ کہیں ہمائل اسے چھوڑ نہ دے۔اس نہج پر تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ اس کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب واپس۔ کچھ نہیں ہوتا ایسی دھمکیاں مجرم تب دیتے ہیں جب قانون ان کی دم پر پیر رکھتا ہے۔ فکر مت کرو ہم انہیں جلدی پکڑ لیں گے"

اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتا ہوا وہ اسے تسلی دینے لگا۔

"تم یہ سب...ت۔ تم چھوڑ دو یہ سب"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔ مزید کیا کہے اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے چلو"

اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا اس کا ہاتھ تھامے وہ چلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسے لوگوں سے دور رہو پلیز..."

بھری ہوئی آواز میں جو الفاظ اس کے منہ سے نکل سکے وہ کہہ گئی۔

"اچھا۔"

وہ اس کی بات کو سنجیدہ نہیں لے رہا تھا۔

اس کا ہاتھ تھامے جب وہ کمرے میں واپس آیا تو ابھی بھی وہ اسی شاک میں تھی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ گولیاں چلنا، قاتلانہ حملہ ہونا اور اب یہ دھمکی بھری کالز۔ جب اس ملک کے محافظوں کے ساتھ یہ کیا جاتا تھا تو عام عوام کا کیا حال ہو سکتا ہے وہ جھرجھری سی لے کر رہ گئی۔

اگر اسے کچھ ہو جاتا؟ وہ گولیاں اس آدمی کی بجائے ہمائل کو لگ جاتیں...

اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ وہ آرام سے پرسکون سا چہرہ لیے اس تک آیا اور اس کے ہاتھ تھامے۔

کیا اس شخص پر کسی چیز کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا یا یہ دھمکیاں، گولیاں اس کے روز کا معمول تھا۔

"پریشان مت ہو لیونے۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔ یہ گیدڑ بھبھکیاں ہیں۔ ایسے لوگ صرف بھونکتے ہیں کاٹتے نہیں"

نیند سے اس کی آنکھیں بوجھل سی تھیں۔

"انہوں نے حملہ تو کیا تھا نا۔"

وہ بس رو دینے کو تیار تھی۔

"لیو نے"

اس نے نرمی سے اس کا چہرہ اوپر کیا۔

"ادھر دیکھو۔"

وہ اس کی پر سکون آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا بھی نہ سکی۔

"جب میں نہیں ڈر رہا تو تمہیں بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہادر بنو"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکا سا جھنجھوڑا۔

"بہادر بنو"

وہ مسکرایا۔

"چلو اب مسکرا بھی دو۔"

اس کے سر پر ہلکی سی چت کراتے ہوئے وہ بولا تو اسے زبردستی مسکرانا پڑا۔

"یہ ہوئی نا بات۔اچھا چلو مجھے بہت نیند آرہی ہے۔آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔تم بھی چینج کرو اور سو جاؤ۔کل جتنی جگہیں گھومنے ہو سکیں گھوم لیں گے۔"

وہ بیڈ کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اس نے اس کا بازو تھام کر روکا۔

"کیوں کیا تم نے وہ سب؟"

آخر کار جو بات وہ کب سے کہنا چاہ رہی تھی اس کے لبوں پر آ ہی گئی۔نم آنکھیں لیے وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم بہت اچھے ہو ہمائل۔بہت اچھے ہو۔تمہارے کردار پر کوئی داغ نہیں ہے۔"

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھتا گیا۔

دلمہ نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی۔ تمہیں مجھ سے محبت تھی تو تم نے پہلے کبھی کچھ کیوں نہیں کہا۔گھر والوں کی مرضی کے ساتھ بھی تم نے مجھے حاصل کر لیا تو پھر"

وہ رکی۔

"پھر اس رات وہ سب کیا تھا؟ کیوں کیا تھا وہ سب کچھ؟"

اس کی آواز بھر آئی۔

"تم جانتے ہو اس سب کے بعد میں نے اتنے سال کس قدر کرب میں گزارے؟"

ہمائل نے گہرا سانس لیا۔

"تم آس پاس نہیں تھے پھر بھی مجھے خوف آتا تھا تم سے۔مجھے لگتا تھا تم بلکل ویسے ہو جیسے اس رات دکھائی دیے تھے،وحشی، قاتل،ہاتھ میں گن لیے اور نکاح کا فائدہ اٹھانے کے لیے کبھی بھی..."

دلمہ کی نظریں شرمندہ سی ہوئی تھیں۔

"مجھے تمہارا خیال اذیت دیتا تھا"

وہ نظریں جھکائے سنتا رہا۔

"محبت کرنے والے پانچ سال اذیت تو نہیں دیتے نا۔مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تم جیسا انسان اس رات کیسے بھٹک گیا؟ کیسے تم نے اپنے باپ کے دوست کی بیٹی پر بری نگاہ ڈالی۔"

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔وہ سب اس کی آنکھوں کے سامنے بھی تازہ ہو چکا تھا۔

"دو باتیں ہو سکتی ہیں۔یا تو تم نے اپنی اچھائی پر شیطان کو حاوی کر لیا تھا یا وہ تم تھے ہی نہیں اور مجھے بھی لگتا ہے کہ کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔"

اس نے ہمائل کا جھکا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اٹھایا۔

"میرا ہمائل ایسا نہیں کر سکتا۔ایک بار کہہ دو نا کہ وہ تم نہیں تھے۔تم آج یہ کہہ دو کہ وہ شامل تھا اس نوکرانی کو غلط فہمی ہوئی تھی میں مان لوں گی۔بس ایک بار کہہ دو تم نے وہ سب نہیں کیا۔"

ہمائل کا دل تار تار ہوا۔ کاش وہ قسم کی دیوار نہ ہوتی تو آج وہ اسے بتا سکتا کہ ہاں ہمائل ایسا نہیں ہے۔ وہ کبھی دملہ احسن کو نقصان پہنچا ہی نہیں سکتا مگر وہ خاموش تھا۔ نگاہوں میں سرخی اتری ہوئی تھی۔ اور لب ہلکے ہلکے لرز رہے تھے جیسے الفاظ ان کا بند توڑ کر نکلنا چاہتے ہوں۔

"تمہاری خاموشی مجھے تکلیف دے رہی ہے ہمائل۔ پلیز...سچ بولو۔"

اس نے گہری سانس لی اور اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے۔

"وہ شامل نہیں تھا"

بولا تو بس شامل کی گواہی دی کہ کہیں وہ اس کے بھائی پر شک نہ کرے۔

"میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتاؤں گا۔ یہاں نہیں بتا سکتا۔ میں قسم کھا چکا تھا کہ تمہیں اپنے منہ سے کچھ نہیں بتاؤں گا۔ گھر چل کر کسی عالم سے پوچھ کر پہلے کفارہ ادا کرنا ہو گا۔ اس کے بعد میں ایک ایک بات بتا دوں گا۔ آئی پرامس"

وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"یقین کرو ہر بات بتادوں گا۔گھر چلنے کا انتظار کرلو گی؟ تمہیں مجھ پر یقین ہے نا؟"

دملہ نے آنسو روکے اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تھینک یو"

وہ ہاتھ اس کے گال سے ہٹا کر مڑ گیا۔شاید آنسو چھپا رہا تھا۔

کاش کہ اس شام اس نے دملہ کو دہلیز پار ہی نہ کرنے دی ہوتی تو آج وہ مجرم نہ ہوتے ہوئے بھی مجرموں کی طرح نہ کھڑا ہوتا۔

وہ بیڈ پر لیٹ کر کروٹ بدل گیا مگر وہ بھی جانتی تھی کہ اب وہ ساری رات اسی کی طرح بے سکون رہے گا۔نیند اس سے کوسوں دور جا چکی تھی۔

دملہ کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا اسے رہ رہ کر وہ گولیاں اور بریک کی آواز یاد آرہی تھی جو اس نے سوات آتے ہوئے سنی تھیں۔

وہ اسے جو سچ بتانا چاہتا تھا وہ اس پر دل و جان سے یقین کرنے کو تیار تھی کیونکہ وہ مجبور تھی۔اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی جو بار بار ہمائل فاروق خان کے حق میں گواہیاں پیش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح ناشتے کے بعد وہ پھر سے کہیں چلا گیا تھا۔اس موضوع پر نہ دملہ نے کوئی بات کی نہ اس نے۔جب وہ ایک دفعہ کہہ چکا تھا کہ اسے گھر جا کر سب کچھ بتا دے گا تو اسے اسی بات پر یقین کرتے ہوئے اس وقت تک خاموش رہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اریج کے ساتھ اس کے کمرے میں موجود تھی اور پیکنگ میں اس کی مدد کر رہی تھی۔بہت سی باتیں بچپن، سکول نا جانے کیا کیا کرنے کے بعد وہ پھر سے دکانوں سے خریداری اور دریا کے ساتھ ساتھ چہل قدمی کرنے نکل پڑیں۔

"میں نے سوچا ہے کہ کچھ دن مزید ٹھہر جاؤں۔وہ پہلے ہی اپنے کام میں بہت الجھا ہوا ہے اسے مزید سٹریس دینا اچھی بات نہیں"

ماتھا پٹیاں اور زیورات دیکھتے ہوئے اس نے ارتیج سے کہا۔قسم والی بات اس نے نا جانے کیوں اس سے کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"میرے خیال سے تمہیں اس بات کو زیادہ لٹکانا نہیں چاہیئے۔اور ہمائل بھائی پر حیرت ہے ایک سوری تک نہیں کہا گیا؟ مجھے تم اجازت دو تو دو منٹوں میں سیدھا کر دوں"

"ارے نہیں پاگل۔تم کچھ مت کہنا۔"

اس نے دوکاندار سے جیولری پیک کرنے کا کہا۔

"پتا ہے مجھے۔نہیں کہتی نہیں کہتی۔تم میاں بیوی کا آپس کا معاملہ ہے"

پرس سے نوٹ نکالتے ہوئے اس نے دوکاندار کو تھمائے اور اپنا موبائل نکال کر دیکھا۔

"اف اللہ۔شاہان کی اتنی کالز۔منہ لٹکا کر اب بیٹھ گیا ہو گا"

دملہ نے اسے تعجب سے دیکھا۔

"شاہان؟"

ارتیج شرمیلا سا مسکرائی۔

"تمہارے رات والے رونے دھونے میں بتانا ہی بھول گئی۔میرے وہ ہیں"

اس نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

"سچ یا ویسے ہی بک بک کر رہی ہو؟"

وہ ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"جناب بات پکی ہو چکی ہے۔مسکان باجی اور امی کا خیال تھا کہ ایک ہی دفعہ منگنی پر خاندان میں اعلان ہو گا"

اس نے اس کے کندھے پر مارا۔

"میسنی۔تم سے بتانے نہیں ہوا؟"

وہ کندھے کو ملتے ہوئے اسے گھورنے لگی۔

"آؤچھ۔دفع ہو جاؤا تنی زور سے مارا ہے۔تمہیں سبق سکھانے اور پھر تمہاری بے بی سٹنگ کرنے میں اتنی گم تھی کہ یاد ہی نہیں رہا"

وہ ہنسی۔

"اچھا بے شرم بتاؤ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ کیا کام کرتا ہے؟"

"ایک ہی بار میں اتنے سوال توبہ...میرا کلاس فیلو تھا میں اور وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔اب بزنس سنبھال رہا ہے اپنے پاپا کا۔"

وہ اس کے گلے لگ گئی۔

"بہت بہت مبارک ہو۔میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں"

"اچھا اچھا زیادہ سینٹی مت ہو"

وہ اس سے الگ ہوئی اور دوکان سے سامان کا شاپر اٹھا کر دونوں باہر کی جانب آ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"تم زرا اس چائے کے ڈھابے پر بیٹھ کر چائے انجوائے کرو میں ذرا اس شاہان کی کلاس لے لوں"

وہ منظر سے اوجھل ہو گئی۔

"اریج نہیں آندھی طوفان نام ہونا چاہیئے تھا"

وہ کرسی پر بیٹھ کر فون آن کر کہ بیٹھ گئی تاکہ ہمائل کی خبر لے سکے۔کافی دیر ہو گئی تھی اور وہ نہیں آیا تھا۔

"ہیلو دملہ۔یا پھر کہوں مسز ہمائل فاروق خان"

اپنے پیچھے سے آنے والی اجنبی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو چند لمحہ وہ پہچان نہ پائی مگر جب پہچانا تو اس کے حواس سن ہوئے تھے۔

چھوٹے چھوٹے بال،ایک کان میں ٹاپس، پھٹی جینز اور اونی جرسی پہنے وہ عجیب سا بن چکا تھا۔

"صارم"

اس کے منہ سے اس کا نام پھسلا۔

نہ کوئی جذبہ یاد آیا، نہ دل دھڑکا نہ محبت کا لفظ ذہن میں آیا۔اس کی محبتوں پر تو کسی اور نے قبضہ کر رکھا تھا پھر کوئی صارم احمد آجاتا یا کہیں کا شہزادہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟ مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں آپ سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں"

وہ بیگ کندھوں پر ڈال کر جانے لگی۔

"میری بات سنیں مجھ معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔اس غلطی کی وجہ سے میرا کریئر، پڑھائی سب ختم ہو گیا۔اے ایس پی صاحب کو اگر آپ کہیں گی تو وہ مجھ پر کیسز ختم کر دیں گے"

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے مڑی۔

"کیا؟ ہمائل سے میں کیوں کہوں کہ وہ تم پر سے کرمینل چارجز ہٹا لے؟ جاؤ یہاں سے پلیز۔اور تمہیں اس کا نام کیسے پتا؟ یہ کیسے پتا کہ میں اس کی بیوی ہوں؟"

صارم کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات نمودار ہوئے۔

"کیا مطلب کیسے پتا؟ مجھے نہیں پتا ہو گا تو اور کس کو پتا ہو گا؟ میں بس تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔پلیز ہمائل سے کہو مجھے معاف کر دے تاکہ میں یہ چوروں کی طرح پولیس سے چھپ چھپ کر زندگی نہ گزاروں۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہارے سامنے کبھی نہیں آؤں گا"

دملہ نے گہرا سانس لیا۔

"دیکھو میں تمہیں معاف کر چکی ہوں۔تمہارے ساتھ میرا جو بھی رابطہ تھا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔جاؤ اور اپنی زندگی جیو۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم اس دن آئے تھے مجھے لینے یا نہیں آئے۔بس جاؤ۔اور میں ہمائل سے چوری چکاری کرنے والے کے لیے سفارش نہیں کر سکتی سوری"

www.novelsclubb.com

وہ مڑ گئی۔

"تم یہ وجہ جانتی ہوں؟تو تم مجھے نہ آنے پر معاف کرنے کی بات کر رہی ہو؟"

"تو اور کس بات کی معافی چاہیئے مسٹر جاؤ یہاں سے پلیز"

وہ مڑے بغیر بولی۔

چند سیکنڈز میں صارم کے شاطر دماغ نے جوڑ توڑ کر کہ جان لیا تھا کہ اسے اس رات کی حقیقیت کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کا نکاح بھی ہمائل سے اچانک ہی گھر والوں نے ہی کروایا تھا۔

وہ جس رات پولیس سے بچ کر بھاگا تھا وہ چھپ گیا تھا۔ کئی سال چھپ کر گزارنے کے بعد اپنے ذرائع سے معلوم ہوا کہ آخری لڑکی جسے وہ بیچنا چاہتے تھے اور چھاپہ پڑ گیا تھا وہ اب اے ایس پی ہمائل خان کی بیوی ہے جو اسے جگہ جگہ ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔اسے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ان کا نکاح اسی رات ہوا تھا جب وہ اس کے ساتھ بھاگنے والی تھی۔وہ باہر کے ملک فرار ہو گیا اور

اب واپس آیا تھا یہ جانے بغیر کہ وہی ہمائل خان اور دملہ احسن اسے یوں کالام میں نظر آجائیں گے۔یا یہ کہ دملہ اس واقع کی حقیقت سے بلکل بے خبر ہو گی۔

اس نے اسی وقت دماغ میں کہانی بننا شروع کی۔

"میری بات سنو اگر میں نے ہمائل کی کرپشن کے ثبوت میڈیا پر کھول دیے تو اس کی نہ صرف وردی چھن جائے گی بلکہ پھانسی پر چڑھے گا وہ"

دملہ کے قدم رکے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"ہاں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ہمائل ایک کرپٹ انسان ہے۔اس نے مجھ پر جھوٹے مقدمے کر رکھے ہیں صرف اس وجہ سے کہ کبھی میں اور تم ایک دوسرے سے محبت..."

وہ اس تک غصے میں پہنچی۔

"کوئی محبت نہیں تھی۔وہ سب غلطی تھی۔ایک جذباتی غلطی جس پر میں آج تک پچھتا رہی ہوں۔رہی بات ہمائل کی تو وہ کبھی غلط کر ہی نہیں سکتا۔"

اس نے مان سے کہا مگر دل میں ایک کانٹا سا تھا۔

" صحیح کہہ رہا ہوں میرا یقین کرو۔میرے پاس اس کے خلاف نا قابل تردید ثبوت ہیں اگر چاہئیں تو یہاں نہیں کہیں اور ملتے ہیں پھر میں تمہیں وہ سب دکھاؤں گا۔ہمائل میری جان کا دشمن بنا ہوا ہے۔میں معصوم ہوتے ہوئے بھی مجرموں کی طرح چھپتا پھر رہا ہوں"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس نے جذباتی ہونے کی کمال اداکاری کی۔

"مجھے کچھ بھی نہیں پتا بس اتنا جانتی ہوں کہ وہ ایک ایماندار آفیسر ہے اور بس۔مجھے اس پر یقین ہے۔تم پر کیوں یقین کروں؟"

اس کا دل گھبرا رہا تھا کہ اگر واقعی ہمائل کی کوئی ایسی ویسی بات میڈیا پر آگئی تو بہت بڑا طوفان برپا ہو جائے گا۔وہ اس بات کو جھٹلا بھی نہیں سکتی تھی کہ ہمائل صارم سے شدید نفرت کرتا تھا۔کیا پتا تھا اس نے واقعی اسے پھنسایا ہو۔

"جو مرضی سمجھو۔لیکن میں تو اس کا سچ سامنے لا کر رہوں گا۔آج رات ہی میں جیو والوں کو اس کے کرتوت بتاتا ہوں۔کچھ ہی عرصے میں اس کو پھانسی نہ ہوئی تو میرا نام بدل دینا"

وہ مڑ گیا تو دملہ کا دل دھک سے رہ گیا۔وہ ہمائل کو پھانسی پر چڑھتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"مجھے ثبوت دکھاؤ"

وہ بول پڑی تو صارم مسکراتے ہوئے مڑا۔

"پاس ہی ایک ڈھابہ ہے وہاں چل کر بات کرتے ہیں۔"

وہ آگے آگے چل پڑا۔

"ڈھابے پر نہیں۔کسی کھلی جگہ پر چلو۔جہاں لوگ زیادہ ہوں۔اگر اور کوئی جگہ نہیں تو دریا کے پاس چلو"

www.novelsclubb.com

اس نے یہ عقل مندی کی تھی کہ وہ اس کے پیچھے اندھوں کی طرح نہیں چل دی۔اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے مگر وہ صدا کی جذباتی اور بے وقوف ہمائل کے نام پر ایموشنل بلیک میل ہو گئی تھی۔

صارم بھی فی الحال اس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کا نہیں سوچ رہا تھا کیونکہ وہ تو بس اس کی منتیں ترلے کر کہ معافی مانگ کر جان چھڑوانا چاہتا تھا یہاں آکر غیر متوقع طور پر اسے خوشی ملی تھی کہ وہ بے وقوف لڑکی سچ جانتی ہی نہیں تھی۔سوچھ بھی کرنے سے پہلے اسے ہمائل کے خلاف بھڑکانا تھا۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ اسے لے کر بھیڑ والی جگہ پر دریا کے پاس موجود تھا۔آگے پیچھے کی فضول باتوں کے علاوہ اس نے ہم آئل کے خلاف ثبوتوں کے بغیر الزامات لگانا شروع کر دیے۔وہ سنتی رہی مگر اسے جلد احساس ہو گیا کہ وہ بات گھما رہا ہے۔

"اور اس نے اپنے تھانے کی ایک لیڈی کانسٹیبل کے ساتھ غلط کیا اور..."

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ"

www.novelsclubb.com

وہ طیش میں آ گئی۔

"میرا شوہر لوز کریکٹر نہیں ہے۔ تم دنیا جہان کے الزامات لگا دو لیکن یہ بات میں مان ہی نہیں سکتی۔ میری نظروں سے دور ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں فون کر کہ اسے اطلاع کر دوں"

اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"لیکن..."

"بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے کیسز۔ خبردار جو آئندہ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش بھی کی۔"

وہ پچھتاتی ہوئی واپس اریج والی جگہ پر آ گئی۔ چہرہ غصے سے لال تھا۔ باقی سب باتیں تو وہ رد کر آئی تھی مگر یہ بات دماغ میں اٹک گئی تھی کہ اس کے صارم پر جھوٹا الزام لگا کر مقدمے کیے ہوئے تھے۔

اسے ہمائل سے یہ امید بلکل بھی نہیں تھی۔ وہ کسی بے گناہ کو کیسے محض رقابت کی بنیاد پر ٹارچر کر سکتا ہے۔ وہ صارم کے نام پر ہی آگ بگولہ ہو جاتا تھا اب اس سے اس موضوع پر بات

کرنا اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔ لیکن اسے دکھ بہت ہوا تھا کہ ہمائل نے یہ سب کیا۔

"ارے تم یہاں ہو... وہ ہمائل بھائی تمہارا وہاں انتظار کر رہے ہیں"

ارتیج نے کہیں سے نازل ہوتے ہوئے اسے چت کرائی۔

"کہاں؟"

"پہلے مجھے کالز پہ کالز آئیں تو میں نے شاہان کا فون کاٹ کر ہمائل بھائی کو تسلی دی کہ تم یہاں بیٹھی ہو پھر وہ آگے پیچھے نا جانے کیوں پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈنے لگے۔ عجیب غصے میں لگ رہے تھے۔ میں نے ان کو پہلے ایسے کبھی نہیں دیکھا۔ ویسے تمہیں میں نے بھی کتنا ڈھونڈا تھا۔ کہاں چلی گئی تھی؟"

اس کا سانس اٹکا کہ کہیں ہمائل نے اسے صارم کے ساتھ دیکھ نہ لیا ہو۔

"ارتیج..."

وہ ارتیج کے پیچھے سے آتا ہوا نظر آیا۔

سانس پھولا ہوا، آنکھیں سرخ اور چہرے پر انتہا کی سنجیدگی۔

"مجھے کچھ کام ہے اس سے تو میں اسے لے کر جا رہا ہوں"

اس کی جانب دیکھے بغیر مروت میں ارتیج کو بتایا اور اس کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

اس کے ہاتھ کی گرفت ہمیشہ کی طرح نرم نہیں تھی۔ بہت سخت تھی۔ وہ سارا راستہ کچھ بولا ہی نہیں تھا۔ چلتے چلتے وہ اسے کم بھیڑ والی جگہ پر لے آیا تھا۔

دریا کا شور تھا اور پانی کی روانی...

اس نے وہاں لا کر جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا تو اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔ کچھ تو غلط ہوا تھا۔

وہ اس کی جانب پشت کیے کھڑا تھا۔ ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے اور سر جھکا ہوا تھا۔

"تم سے ایک ہی سوال پوچھوں گا۔"

www.novelsclubb.com

کافی دیر کے بعد وہ بولا تو اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو اسے چونکا گیا۔

"اس کا صحیح صحیح جواب دینا۔"

وہ بول کر رکا۔

وہ اس کے پیچھے کھڑی تھی اور اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

"ہمائل میری بات..."

وہ شاید جانتی تھی اسے کیا ہوا ہے۔

"کیا کرنے گئی تھیں تم اس کے پاس؟"

وہ مڑا تو ضبط کے باعث اس کی آنکھوں میں سرخی اتری ہوئی تھی۔

اس کا شک صحیح نکلا تھا کہ وہ جان چکا تھا۔

"ہمائل تم..."

"مزید کلیئر کر کہ پوچھوں؟"

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے میں طنز کی رمک تھی۔

"صارم سے ملنے کیوں گئی تھی؟ میں نے منع کیا تھا نا کہ اس شخص کے آس پاس بھی تم کبھی نہیں جاؤ گی؟"

اس کی آواز اونچی نہیں تھی مگر لہجے کی کاٹ اور اس کی آنکھوں میں موجود شک کے تاثرات دملہ کے دل کو خوف زدہ سا کر رہے تھے۔

"جیسا تم... جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔ میرا یقین کرو۔"

وہ بھول گئی کہ کچھ دیر پہلے صارم کے منہ سے ہمائل کی "سچائی" جان کر آئی ہے۔ وہ بھول گئی کہ وہ اس پر بھروسہ نہیں کرتی۔ یاد تھی تو بس ایک بات کہ سامنے کھڑا شخص صرف اس کا شوہر نہیں بلکہ اس کا محبوب بھی ہے جو کہ اس سے بد گمان ہو چکا ہے۔ وہ اس کی آنکھوں میں یہ بد گمانی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"یقین؟"

اس کی استہزائیہ ہنسی کے پیچھے چھپے کرب اور بد گمانی کو وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی۔

ہمائل کی اس ہنسی نے اس کا دل لرزا دیا تھا۔

اس کو تو اس سے نخرے اٹھوانے کی عادت تھی۔ وہ کچھ بھی کہتی، کچھ بھی کرتی اسے مان تھا کہ وہ ہمائل کے دل کی ملکہ ہے۔ وہ غلطی پر بھی ہو تو اسے مان ہوتا تھا وہ اسے منائے گا، وہ گھر والوں کے سامنے اس کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے والا تھا، وہ تو بھابھی کے پھیلائے جھوٹ کے آگے اس کی ڈھال تھا، وہ اس کے دل پر حکمرانی کرتی ہے اسی بات کا اسے ناز اور غرور تھا۔ اسے عادت ہی نہیں تھی اس کی بد گمانی یا بے یقینی سہنے کی۔ اس کا دل بری طرح ڈر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے کھونے سے ڈر رہا تھا۔

"ہمائل میر ایقین کرو ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ..."

"اس نے کہا اور تم نے مان لیا؟ کیا کر ایرے غیرے کی بات یوں ہی مان لیتی ہو؟ اس کی کیا حیثیت ہے تمہاری زندگی میں؟ بولو؟"

اس کا لہجہ بہت بلند ہو گیا تھا۔

دلمہ کے لب جیسے سل گئے۔ سامنے کھڑا شخص جو اس کا دل کی ہر بات بغیر کہے جان جاتا تھا وہ کس طرح اپنے عکس سے ناواقف ہو سکتا تھا جو اس کی آنکھوں میں جھلکتا تھا۔ اس نے مٹھیوں میں اپنا دوپٹہ بھینچا۔

"میں سمجھنے لگا تھا کہ..."

وہ رکا اور گہری سانس خارج کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کہ کھولیں جیسے الفاظ سوچ رہا ہو کہ کیا بولے۔

"میں سوچنے لگا تھا کہ شاید تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔ میری محبت نے تمہارے دل کو سر کر لیا ہے لیکن میں کس قدر پاگل تھا۔ میں نے خود سے ہی تصور کر لیا کہ تمہاری یہ فکر، یہ پریشانی محبت ہے۔"

وہ الفاظ نہیں نشتر تھے جن سے ہمائل خان اس کے دل کو بری طرح زخمی کر چکا تھا۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی گئی۔

کیا یہی اس کا ہمائل خان تھا؟

وہ اس کی خالص محبت اور جذبات کی توہین کر رہا تھا۔ہاں اس نے کبھی اظہار نہیں کیا تھا لیکن وہ اپنے عمل سے کئی دفعہ اس پر یہ بات آشکار کر چکی تھی۔اپنی انا اور خود سے ہوئی زیادتی جو ناقابلِ معافی تھی اس کے باوجود اس سب ماضی کو بھلا کر وہ دل و جان سے اس کی محبت میں گرفتار ہوئی تھی لیکن وہ شخص...

کیا اس قدر بھی کوئی ظالم ہو سکتا تھا۔

اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

"محبت..." وہ ہنسا۔

نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ اس سے دو قدم قریب آیا۔

"کتنا بے وقوف تھا میں کہ تمہارے انسانی ہمدردی کے جذبے کو محبت سمجھ بیٹھا۔مجھ سے بھلا تمہیں کیسے محبت ہو سکتی تھی۔تم تو چاہتی تھی کہ مجھ سے تمہاری جان چھوٹے۔میں ہی

www.novelsclubb.com

بھول گیا کہ تم تو وہ ہو جس نے کھلے الفاظ میں کہا تھا کہ تم میری نفرت میں کسی حد تک بھی جا سکتی ہو۔ لیکن اس حد تک چلی جاؤ گی دملہ...اس حد تک؟"

آنسو اس کی آنکھوں کو چھوڑ کر گالوں پر بہنے لگے۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہمائل...جو کچھ تم نے دیکھا وہ۔"

"میں جو کچھ دیکھا وہ مجھے میری اوقات بتانے کے لیے کافی ہے۔"

اس کی بات کاٹ کر وہ بولا تھا۔

"میری نفرت تم پر اس قدر حاوی ہو چکی ہے کہ تم میرے گھر والوں کے سامنے اپنا خود کا مقام تک گرانے کے لیے تیار ہو؟"

اس کی کنپٹوں کی نسیں واضح ہوئیں۔

"پلوشہ بھابھی اور گلباز لالہ یہاں موجود ہیں انہیں اچانک آنا پڑا کیونکہ بھابھی کی کوئی دوست بیمار ہے یہاں۔ بھابھی نے فون کر کہ مجھ سے پوچھا کہ تم ایک لڑکے کے ساتھ کھڑی

www.novelsclubb.com

ہو اور میں نے ان سے جھوٹ بولا کہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں وہ میرا دوست ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ یہاں آیا ہے۔ وہ صارم ہی تھا نا؟ بوبو؟"

وہ آگے بڑھا تو دملہ نے ڈر کر دو قدم پیچھے بڑھائے۔

"تم نے سوچا ہے کہ اگر میں ان سے یہ جھوٹ نہ کہتا کہ وہاں میں بھی موجود تھا تو کیا ہو سکتا تھا؟ کیا سوچتے وہ تمہارے بارے میں۔ صرف ایک ڈیمانڈ کی تھی کہ اس بے غیرت سے دور رہنا؟ بولا تھا کہ نہیں؟"

وہ ہمائل لگ ہی نہیں رہا تھا۔ اسے اس کی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا۔

"میں تم سے محبت ضرور کرتا ہوں مگر بے غیرت نہیں ہوں کہ اپنی بیوی کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر چپ رہوں۔"

اس کے آنسو بہہ بہہ کر گالوں پر آ رہے تھے۔ یہ اس نے کیا کر دیا تھا۔ جس سے دور جانے کے خوف سے وہ رات تک بے سکونی کا شکار رہی تھی اپنی بیوقوفی سے اسے آخر کار کھو چکی تھی۔

"میں تمہارے لیے گئی تھی وہاں۔"

اس نے ذرا بلند آواز مگر بے بسی میں کہا۔وہ نا قابل برداشت باتیں کر رہا تھا۔

"میرے لیے؟"

وہ نفی میں سر ہلا کر ہنسے لگا۔

"کیوں مجھے مروانے کا پلین بنانا تھا؟اس شخص کے ساتھ مل کر جسے تم سب سے زیادہ نفرت کرتی ہو؟مجھ سے کم ہی مگر تم دعوے ضرور کرتی تھی نا اس سے نفرت کے۔"

"ہمائل انف..."

وہ ضبط ہارتے ہوئے بولی۔

"کب سے بولتے جا رہے ہو تم۔احساس بھی ہے کہ کیا بول رہے ہو۔میں تم سے..."

"تمہاری جھوٹی محبت اور جھوٹی پریشانی نے مجھے پاگل بنا دیا تھا دلمہ احسن۔مگر مزید نہیں۔میں نے تم سے کہا تھا کہ میں یہ محبت اور نفرت کی جنگ جیت کر دکھاؤں گا مگر میں ہار مانتا ہوں۔"

اس کے دل پر ضرب پڑی۔

"میں ہتھیار ڈالتا ہوں تمہاری نفرت کے آگے دملہ احسن۔اس نفرت کے آگے جس کا فرض نبھانے کی خاطر تم خود کو بھی نقصان پہنچانے سے بھی نہیں ہچکچاؤ گی۔"

دملہ کے پیروں میں جیسے جان نہیں رہی تھی۔

"کس قدر تکلیف سے گزرنا پڑا نا تمہیں مجھ سے محبت کا ڈھونگ رچانے کے لیے۔کس قدر دعائیں کی ہوں گی تم نے جب وہ گولیوں کی آواز سنی تھی کہ مر جائے۔"

"شٹ اپ ہمائل...شٹ اپ...جسٹ شٹ اپ"

وہ ضبط کھو کر کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلائی۔

وہ اس کی ہر بات برداشت کر سکتی تھی لیکن اپنی محبت کی توہین نہیں۔یہ سچ تھا کہ پہلے پہلے وہ اس سے شدید نفرت کرتی تھی مگر اب محبت جو اس کے دل میں امر بیل کی طرح ڈیرہ ڈال چکی تھی،وہ اس نفرت سے کئی گنا زیادہ زور آور تھی جو وہ اس سے کیا کرتی تھی۔وہ اس کی محبت کو،اس کی فکر کو جھوٹا کہہ کر اس کی تذلیل کر رہا تھا۔

"مزید کچھ مت کہو۔"

"کیوں سچ کڑوا لگ رہا ہے۔ بولو؟"

اس نے بھی بلند آواز میں کہا تھا۔

"تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اس کے باوجود میں نے سب کچھ بھلا کر ایک نئی شروعات کرنی چاہی لیکن پتا نہیں تمہارے کتنے چہرے اور میرے سامنے کھلنے ہیں ہمائل خان۔"

اس نے اسے بازوؤں سے پکڑا۔

"ہاں بہت برا ہوں میں۔ جس قدر تم سوچ سکتی ہو اس سے بھی زیادہ برا ہوں میں۔ تم سے محبت کرنا میری زندگی کا سب سے بڑا جرم تھا دلمہ۔ میں پاگل تھا۔ دماغ خراب تھا میرا۔"

اس کا دل ہمائل کی آنکھوں میں دیکھ کر بری طرح چھلنی ہوا تھا۔ وہ آنکھیں جن میں محبت ہی محبت ہوا کرتی وہ آج محبت نچھاور کرنے، اعتبار کرنے سے گریزاں تھیں۔

"پچھتا رہے ہو مجھ سے محبت کر کہ ؟وہ گھٹیا کام نہ کرتے۔مجھے کڈنیپ نہ کرتے تو آج یہ سب نہ ہوتا۔تمہاری فطرت ہی شیطانی تھی ہمائل۔پچھتاوا تو میرا بنتا ہے۔اور تم جیسا شخص کیا جانے محبت کے بارے میں جو ہوس کا پجاری ہو۔میرے کردار پر حملہ کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکو"

اس نے پرانی دملہ والے جملے دہرائے کیونکہ اس کا دل بری طرح دکھا تھا۔وہ اس کی محبت پر شک کر رہا تھا۔وہ محبت جسے وہ قیمتی متاع کی طرح دل میں چھپا کر رکھے ہوئے تھی۔وہ اس کی اس محبت پر وار کر رہا تھا جس کا بیج اس نے خود بویا تھا۔اس کا جواب دینے کے لیے کوئی الفاظ نہ ملے تو وہ اس کے پرانے "اعمال" یاد کروانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو۔"

وہ اتنی زور سے بولا کہ وہ سہم سی گئی۔

"میں نے تمہیں دل و جان سے چاہا تھا۔ میں کوئی شک نہیں کر رہا تمہارے کردار پر مگر تم تو مجھ سے جان چھڑوانے کے لیے خود کو بھی نقصان پہنچا دو گی۔ میں یہ نہیں چاہتا تھا۔ میں یہ نہیں ہونے دوں گا"

اس نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

"پہنچاؤں گی خود کو نقصان ہاں پہنچاؤں گی۔ کر لو جو کرنا ہے۔"

خود کو جھٹکے سے اس کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے وہ اس کی بات کا معنی و مفہوم جانے بغیر جوابی وار کے طور پر بولتی جا رہی تھی۔

"خود کیا ہو تم؟ کبھی سوچا ہے؟ درندے بن چکے ہو تم۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم ایماندار آفیسر بھی ہو۔ سب کچھ بکواس ہے۔ تم کسی رشتے کے ساتھ مخلص نہیں ہو سکتے۔"

وہ اس سے اپنی محبت کی توہین کا بدلہ الفاظ سے لینا چاہ رہی تھی۔

ہمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

"اور میں سمجھتا تھا کہ میں تمہارے دل میں جگہ بنا چکا ہوں۔ لیکن تم نے میرے خلاف کس قدر زہر بھرا ہوا ہے۔ میں تو ابھی خود واقعی حیران ہوں کہ تمہاری بد دعاؤں میں کس قدر صدق تھا پھر بھی قبول کیوں نہیں ہوئیں۔ خاص طور پر ابھی گولیوں نے مجھے کیوں نہیں تمہاری زندگی سے نکالا؟"

دملہ نے کپکپاتے لب کھولے۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے مرنے کی دعا کیونکر مانگ سکتی تھی۔ وہ بتانا چاہتی تھی کہ اس کی بد دعاؤں میں نہیں اس کی زندگی کے لئے مانگی گئی دعاؤں میں سچائی تھی۔

وہ اسے چپ کروانا چاہتی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ مزید بولتا رہا تو اس کا دل بند ہو جائے گا۔

"تم... تم یہ سب کیسے بول سکتے ہو۔ میرے دل میں کیا ہے کیا نہیں تم اس کو جیسے جج کر سکتے ہو؟"

وہ بولی تو بے بسی کی انتہا پر تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں بہت برا ہوں۔کچھ بھی کر سکتا ہوں تو ایسا کرو اب بد دعائیں اور تیز کر دو کہ اگلی دفعہ گولی اگر لگے تو سیدھا یہاں لگے۔"

اس نے اپنے دل کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو دلہ کا ہاتھ اپنے دل پر گیا تھا۔

وہ اس سے ایسے الفاظ انگنت دفعہ کہہ چکی تھی مگر اب وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتی کہ اسے خراش بھی پہنچے۔

"ہمائل فاروق خان۔"

وہ بے بسی سے بس یہی کہہ سکی۔چند لمحے خاموشی کے گزرے پھر اس نے گہرا سانس لیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"کیا چاہتی ہو تم...بتاؤ مجھے۔صاف صاف بتاؤ ایسا کیا کروں کہ تمہارے دل کی نفرت کی آگ بجھے۔ایسا کیا ہو میرے ساتھ جو تمہارے دل کو راحت بخشے؟بولو؟"

وہ بے یقینی سے اپنے اس محبوب کو دیکھ رہی تھی جو اس پر جان نچھاور کیا کرتا تھا۔آواز بلند نہیں تھی لیکن الفاظ اسے اذیت پہنچا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم محبت کا ڈرامہ کر رہے تھے۔ تم فریبی ہو ہمائل خان میں نہیں۔ شامل تمہاری وجہ سے گیا تھا۔ تم غلط تھے وہ صحیح ہو گا۔"

اسے کچھ اور سمجھ نہ آیا تو شامل کا چہرہ سامنے آیا۔ وہ اسی کے حوالے سے اس پر نشتر برسانے لگی۔

"شامل کو بیچ میں مت لاؤ تم کچھ نہیں جانتی"

بہت ضبط کرتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"کیوں نا لاؤں؟ شامل بھی تمہاری وجہ سے گھر چھوڑ کر گیا۔ تم لالچی، بد کردار اور..."

وہ یک دم جیسے بپھر گیا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں کہ جیسے ابھی خون بہہ نکلے گا۔

"تم کچھ نہیں جانتی اس لیے بہتر ہے اپنی بکواس بند رکھو۔ تمہیں وہ آزادی مل جائے گی جس کی تم طلبگار ہو۔"

وہ اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔اسے جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے وہ اس سے چند قدم دور ہوا۔

"ٹھیک ہے...آزادی چاہیئے تھی نا تمہیں؟"

دملہ کی آنکھیں خوف سے پھیلیں۔اسے کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔وہ ناجانے کیا کرنے والا تھا۔شاید اسے مارنے والا تھا۔

"میرا گھر تمہارے لیے قید خانہ ہے۔بہت ظالم اور بد کردار ہوں میں۔اس لیے"

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"اس لیے دملہ احسان...میں ہمائل خان"

اور اس کو لگا اس کے پیروں تلے زمین صحیح معنوں میں وہ کھینچ چکا ہے۔وہ اس سے ہر چیز کی توقع کر رہی تھی مگر یہ نہیں۔ہمائل فاروق خان ایسا نہیں کر سکتا تھا۔اس کا ہمائل ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا۔اس سے بہتر تھا کہ وہ اسے مار ڈالتا۔اس کے دل کی دھڑکن رکنے کو تھی۔

"میں ہمائل خان تمہیں اپنے پورے ہوش اور... حواس میں"

چند الفاظ میں وہ اس کے سر کا آسمان اور وہ سلطنت چھیننے والا تھا جس کی وہ ملکہ تھی۔ وہ اس سے دور جا رہا تھا۔ ہمائل خان اس سے چھن رہا تھا۔

"اپنے پورے ہوش و حواس میں..."

اسے سمجھ نہیں آئی کہ مزید کیا ہوا۔ اس نے کو اس کی جانب بڑھتے ہوئے پایا۔ اس نے اپنا ہاتھ ہوا میں اٹھتے ہوئے محسوس کیا جو ہمائل کے گال پر رکا تھا اور سرخ چھاپ چھوڑ گیا تھا۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا جس کا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔

"کیا سمجھتے ہو تم خود کو؟"

وہ اس کی قمیص کا کالر پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔ اس کی آواز بہت بلند تھی لیکن وہ بے اختیاری میں بولے جا رہی تھی۔ اپنے ہی الفاظ پر اس کا اختیار نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا سمجھتے ہو ہاں؟ زبردستی گن پوائنٹ پر زندگی میں گھس جاؤ گے، زبردستی محبت کرواؤ گے اور زبردستی زندگی سے نکل جاؤ گے؟ بولو"

وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی اور چلاتے ہوئے روتی جا رہی تھی۔ وہ خاموش تھا بکل خاموش اسے دیکھ رہا تھا۔

"جواب دو مجھے۔ جواب دو ہمائل خان۔ بولو"

وہ ہذیانی کیفیت میں چلاتی جا رہی تھی۔

"دملہ..."

وہ اس کے ہاتھوں کو تھام کر بولا تو لہجہ بلکل مختلف تھا۔ وہ پہلے والا ہمائل تھا۔ اسکا ہمائل۔

"تمہیں کسی نے حق نہیں دیا میری محبت کی تذلیل کرنے کا۔ آئی ہیٹ یو۔"

وہ چلا رہی تھی اور اس کے ہاتھ ہمائل کے ہاتھوں میں مقید تھے۔

اس کا سر چکرانے سا لگا مگر وہ ہذیانی سی کیفیت کم نہ ہوئی۔

"آئی ہیٹ یو...آئی ہیٹ یو۔"

اس کی آواز اب لڑکھڑائی تھی اور قدم بھی۔

"دملہ..."

ہمائل یہ محسوس کر چکا تھا۔

"آئی ہیٹ یو۔"

وہ کہتے ہوئے آنکھیں بند کرنے لگی۔

"دم...دملہ"

وہ اسے تھام کر گرنے سے بچانا چاہ رہا تھا مگر وہ بے خودی میں اس کے ہاتھ جھٹک رہی تھی۔

"آئی ہیٹ یو...آئی ہیٹ یو۔"

الفاظ اب ٹوٹنے لگے اور بے سدھ سی ہو کر اس کی بانہوں میں جھول گئی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ..."

وہ اسے لے کر نیچے بیٹھتا چلا گیا اور اس کے چہرے کو تھپتھپانے لگا۔

"دملہ آنکھیں کھولو...دملہ۔"

اس کی آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرا چھا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دملہ احسان میں ہمائل خان تمہیں اپنے پورے ہوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں"

اس کی دنیا اجڑ چکی تھی۔ اس کی سلطنت چھن چکی تھی۔ وہ اس کے سر سے آسمان تک کھینچ چکا تھا۔

"ہمائل... نہیں... ہمائل"

وہ چلاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی مگر وہ رک نہیں رہا تھا۔

"ہمائل..."

وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

وہ پسینے میں شرابور تھی۔

"دملہ...ہوش کرو"

"ہمائل...ہمائل کو بلاؤ...ہمائل"

وہ ہذیانی کیفیت میں چلا رہی تھی اس کو آس پاس کا ہوش نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"دملہ پلیز ہوش کرو میں ہوں اریج"

اسے جھنجھوڑا گیا تو اسے تھوڑا سا احساس ہوا کہ اس کے ساتھ

اریج بیٹھی ہوئی تھی۔

"اریج..."

وہ اس کے گلے لگ گئی۔

"ہمائل کو بلاؤ۔ ہمائل... ہمائل"

وہ بس ایک ہی نام لئے جا رہی تھی۔

"ہمائل یہیں پر ہے دملہ... ہمائل دیکھو اسے کیا ہو گیا ہے"

کسی مرد کی پریشان سی آواز سنائی دی تو اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔

وہ اریج کے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھی۔ اریج اس کے ساتھ بیٹھی تھی اور غازیان پریشانی میں دروازے میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ شاید اس کی آواز سن کر ابھی باہر سے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"غازی بھائی۔ ہمائل..."

"دملہ..."

وہ ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔

وہ اس کی آواز سن کر وہ اریج سے الگ ہوئی۔

"کیسی طبیعت ہے اب۔؟"

غازیان کے سوال پر اس نے کوئی جواب نہ دیا اس کی نظریں صرف اسی پر تھیں۔

"ہمائل تم... تم نے ہمائل"

وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

وہ آہستہ سے آکر اس کے سامنے بیٹھا تو اس نے اس کا بازو زور سے مٹھیوں میں جکڑا جیسے وہ کہیں غائب ہو جائے گا۔

"دملہ... اٹس اوکے... اٹس اوکے۔ری لیکس میں یہیں ہوں۔"

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ بولا تھا۔نگاہوں میں اب شرمندگی سی تھی۔

"تم نے مجھے... تم نے مجھے طلاق نہیں دی نا؟"

www.novelsclubb.com

اس کے الفاظ نے غازی اور ارتیج دونوں کو چونکنے پر مجبور کر دیا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو؟"

"ہمائل بھائی یہ کیا بول رہی ہے؟"

دونوں نے ایک ہی سوال کیا تھا۔

"نہیں"

سوالوں کو نظر انداز کر کہ ہمائل نے اس کا چہرہ نرمی سے ہاتھوں میں لیا۔

"سب کچھ ٹھیک ہے میں تمہارے پاس ہوں اوکے۔ری لیکس۔سب کچھ خواب تھا۔خواب تھا۔"

www.novelsclubb.com

اسے تسلی ہوئی تو وہ رو دی۔

زور زور سے روتے ہوئے اپنا سر اس کے ہاتھوں پر رکھ دیا۔

"ہوا کیا ہے میرِ؟"

غازیان نے اس سے پریشانی میں پوچھا۔

"میں بتاتا ہوں صبر کرو"

اس کے سر میں نرمی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"دملہ تم بتاؤ..."

وہ اس سے مخاطب ہوا کیونکہ اس کو ہمائل کچھ مشکوک سا لگا۔

دملہ نے سر اٹھایا۔

"میں نے دیکھا کہ..."

www.novelsclubb.com

اس نے ہمائل کے پریشان کن چہرے کو دیکھا اور پھر غازیان کو۔

"میں نے دیکھا کہ... ہمائل نے مجھے طلاق"

وہ رو دی۔

ہمائل کی سانس بحال ہوئی کہ اس نے پورا سچ ان دونوں کے سامنے نہیں بتایا۔

"خیال رکھو اسکا۔"

تنبیہہ کرتے ہوئے غازیان نے ارتیج کو کمرے سے نکلنے کا اشارہ کیا تو دونوں باہر چلے گئے۔

"دملہ میں..."

"چپ رہو تم..."

وہ اپنے حواس بحال کر چکی تھی۔

"میں بھول نہیں سکوں گی تمہارے گھٹیا الفاظ اور اب جو تم نے کیا؟"

اس نے اس کے ہاتھ تھامے۔

"آئم سوری۔ میں پتا نہیں کیا کیا بول گیا تھا لیکن یقین کرو وہ سب میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔ مجھے غصہ تھا۔ میں بس جاننا..."

www.novelsclubb.com

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ تمہارے خلاف ایسی بات جانتا ہے کہ وہ میڈیا پر وائرل کر دے تو تمہاری عزت کی دھجیاں اڑ جائیں گی۔ میں اس سے وہ ثبوت لے کر ختم کرنے گئی تھی اور تم نے؟ تم نے کیا کیا نہیں بکواس کی ہملائل"

وہ سانس خارج کرتا ہوا متوجہ ہوا۔

"اور اس نے مجھ سے فون پر ایسی گھٹیا باتیں کیں کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔ وہ مجھے تم سے بدگمان کرنے کے لیے یہ سب کر رہا تھا۔"

اس نے ایک اور راز فاش کیا تھا۔

"اور تم ہو گئے..."

دملہ نے افسوس سے کہا۔

"نہیں... مجھے بس دکھ اس بات کا تھا کہ تم مجھے بغیر بتائے وہاں گئی۔ اس شخص سے ملنے جو تمہارے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے ہاتھ چھڑا لیے۔

"جاؤ یہاں سے ہمائل۔اس رات کے لیے تو میں شاید تمہیں معاف کر دوں لیکن اب جو تم نے جو کیا ہے نا میں ساری زندگی معاف نہیں کروں گی۔"

اس نے چہرہ گھما لیا۔

"دملہ"

"ہاتھ مت لگاؤ۔جاؤ یہاں سے۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔مجرم اور کرپٹ انسان ہو تم جسے اپنے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں"

وہ بلند آواز سے بولی کیونکہ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا جو کچھ اس نے تھوڑی دیر پہلے کیا تھا۔

کچھ لمحے خاموشی میں گزر گئے۔

وہ اٹھا اور بغیر کچھ کہے کمرے سے باہر چلا گیا۔اس کے فوراً بعد ہی ارتیج اور غازی کمرے میں موجود تھے۔

"جو پوچھوں گا صاف صاف بتانا۔تم اس صارم سے ملنے کیوں گئی تھی؟"

اس نے تعجب سے غازی کو دیکھا۔یعنی وہ بھی صارم کو جانتا تھا۔

"جب تمہارے شوہر نے تمہیں منع کیا تھا تو تمہارا وہاں جانے کا کیا مقصد تھا؟ہمائل کے توکان میں خود کھینچ لوں گا لیکن تم کیوں بے وقوف ہو؟اپنے مجرم سے بھی بھلا کوئی ملتا ہے ؟تمہارا دماغ کہاں ہے؟"

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا تو اسے رونا آرہا تھا۔

"آپ بھی اسی کی سائیڈ لیں بھائی۔مجرم تو یہ تھا نا۔آپ خود کو میرے بھائی کہتے ہیں لیکن آپ کو پتا نہیں آپ کے اس دوست نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟"

وہ رو دی۔

"اچھا؟ذرا مجھے بھی تو پتا چلے اس نے کیا کیا ظلم ڈھائے ہیں تم پر؟"

وہ ہاتھ باندھ کر سننے لگا۔

وہ بہت جذباتی ہو کر اس رات کی کہانی اور اب والی کہانی سنانے لگی۔غازیان کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔وہ کچھ دیر سن سا ہو گیا۔

"واٹ؟تم سے یہ سب کس نے کہا؟کیا بولتی جا رہی ہو اندازہ بھی ہے؟ہمائل نے تمہیں اغوا کیا؟"

اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"جی اور اس نے مجھے"

"چپ بلکل چپ۔خاموشی سے میری بات سنو بے وقوف لڑکی۔"

اس نے اریج کی جانب دیکھا جو نا بہت کنفیوژن کا شکار لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی بھی نہیں کہ اس نے تمہارے لیے کیا کیا کر دیا ہے۔اگر تم چاہتی ہو کہ میں ان محترمہ کے سامنے سب کچھ بتاؤں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے کہو کہ..."

"یہ میری کزن ہے، میری دوست ہے۔مجھے اس سے کچھ چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں۔آپ جا کر دوست کی سائیڈ لیں۔"

غازی نے سر پیٹ لیا۔

"وہ کھوتا انسان جس نے ابھی تک تمہیں سچ نہیں بتایا دل تو کر رہا ہے پہلے اسے رکھ کر لگاؤں۔پھر تمہیں لگاؤں"

وہ بہت غصے میں تھا۔

"جانتی ہو اس رات ہوا کیا تھا؟ ہمائل تمہارا مسیحا ہے مجرم نہیں"

اس نے بے یقینی اور افسوس سے غازی کو دیکھا جو ہمائل کی طرف داری کر رہا تھا۔

"بھائی آپ اسے کیسے ڈفینڈ کر سکتے ہیں؟ وہ..."

www.novelsclubb.com

"بھائی کی لگتی چپ کر کہ میری بات سنو۔ہمائل تو جانتا بھی نہیں تھا کہ تم کہاں پر جا رہی ہو؟اس صارم نے تمہیں اغوا کیا تھا۔وہ صارم تھا جس نے تمہیں جسم فروشوں کو بیچنے کی کوشش کی تھی"

وہ یک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا بول رہے ہیں آپ؟بھائی آپ ہوش میں تو ہیں؟"

اسے اپنی سماعتوں پر شبہ ہوا۔

"میں بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔تم جس شام گھر سے نکلی تو میں،ہمائل اور احسن چاچو ہم ساتھ ساتھ تھے۔ہم نے مل کر تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔"

اسے جھٹکا سا لگا۔

"ابو؟"

"جی ہاں تمہارے ابو کی موجودگی میں نکاح ہوا تھا۔ میں خود نکاح کے گواہان میں شامل ہوں۔ ہم نے مل کر یہ فیصلہ لیا تھا۔"

ایک اور جھٹکا لگا تھا۔ تو اس کا مطلب ابو شروع سے جانتے تھے کہ ہمائل اس کا شوہر ہے۔ تبھی انہوں نے رشتہ آتے ساتھ ہی ہاں کر دی تھی۔ تب ہی وہ اس پر ہمیشہ صدقے واری جاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے وہ ان کا داماد ہے۔

وہ آنکھیں پھاڑے غازی کو دیکھتی گئی اور وہ ہر راز کھولتا چلا گیا۔ اس کا اغواء ہونا، گھر سے بھاگنا، دوبارہ ملنا، ہمائل کا اس کی عزت بچا کر میڈیا کی نظروں سے بچا کر غازی کے گھر لانا۔ پھر احسن چاچو کا جذباتی پن جو اسے مار دینا چاہتے تھے سب سے بڑا شاک تھا اور اس سے بھی بڑا شاک یہ تھا کہ ہمائل بے قصور تھا۔ اس کے علاوہ بھی جب جب ابو کو ضرورت پڑی وہ ان کے ساتھ رہا تھا۔ ان کے انویسٹمنٹ کے پیسے لے کر بھاگنے والوں کو اس نے پکڑا تھا، ان کا قرضہ اتارنے میں مدد کی تھی جس قرضے کی وجہ سے انہیں پہلا ہارٹ اٹیک آیا تھا۔ یعنی آج ان کا کاروبار ہی اس کی بدولت چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج تو جیسے یومِ حساب تھا۔ جسے وہ مجرم سمجھ کر دھتکارتی رہی تھی وہ سرخرو ٹھہرا تھا۔ مجرم تو وہ خود تھی۔ پل بھر میں وہ مظلوم سے ظالم کے درجے پر فائز ہو گئی تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل گری۔

اس کی انا کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا تھا۔

وہ ہمائل خان کے ظرف اور محبت کے آگے ڈھیر ہو گئی تھی۔

وہ جو بڑے غرور سے اکڑ کر اسے بد کردار اور مجرم کہا کرتی تھی آج اپنے ہی الفاظ سے مٹی ہو گئی تھی۔ ہمائل نے کہا تھا کہ جس دن اسے سچائی پتا چلی وہ بہت پچھتائے گی۔

یہ پچھتاوے سے بہت آگے کا احساس تھا جو وہ اس وقت محسوس کر رہی تھی۔ شرمندگی، احسان فراموشی کا کرب، بے عزتی اور رسوائی۔

"دملہ..."

ارتیج نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔

"وہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے جتنی تم سوچ بھی نہیں سکتی۔اگر وہ غلط ہوتا تو قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں کبھی تمہاری شادی اس سے ہونے ہی نہ دیتا۔لیکن مجھے ایک بھائی کی حیثیت سے اپنی بہن کے لیے ہمائل سے بہتر کوئی اور لگا ہی نہیں تھا۔تم میرے لیے میری اپنی بہن پر کھا جیسی ہو۔میں جو اس کے لیے سوچوں گا وہی تمہارے لئے سوچوں گا۔"

غازیان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"تم سب کچھ ٹھیک کر سکتی ہو۔اپنی خوشیوں کا ہاتھ تھام لو۔نئی زندگی شروع کرو اور جو کچھ بھی ہوا اسے بھول جاؤ"

وہ جانتا تھا اب اسے اپنے آپ کی سرزنش کرنے اور اس اچانک انکشاف کے اثر سے نکلنے کے لیے وقت درکار ہے۔ارتیج کو اسے سنبھالنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا۔

"دملہ...پلیز اٹھو۔اوپر بیٹھو"

وہ سکتے کے عالم میں تھی اور ارتیج نے ہی اسے سہارا دے کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"وہ اتنا سب کچھ کیسے سہہ سکتا ہے؟وہ کیوں سہتا رہا؟وہ کیوں نہیں بولا؟"

ارتیج نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟م۔میں ساری زندگی اس کے آگے سر نہیں اٹھا سکوں گی ارتیج۔ تمہیں نہیں پتا میں نے اس کے ساتھ کیا کچھ کر دیا ہے۔میں اسے مرنے کی بد دعائیں دیتی تھی اور وہ ہنس کر کہہ سہتا رہا۔وہ ایسا کیوں ہے؟وہ کیوں کچھ نہیں بولا؟اس نے مجھے کیوں بچایا؟وہ مجھے غیرت میں مار بھی سکتا تھا۔آج مجھے اس گھٹیا شخص کے ساتھ دیکھ کر کیوں نہیں مار دیا مجھے"

وہ بدحواس ہو رہی تھی۔

"دملہ۔ہوش کرو پلیز۔کام ڈاؤن۔"

"وہ مجھے چھوڑ دے گا۔میں اس کے قابل ہی نہیں۔میں کیا کروں ارتیج۔وہ مجھ سے نفرت کرے گا۔میں نے کیا کر دیا؟یہ میں نے کیا کر دیا؟میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر اجاڑ دیا۔میں مر کر بھی اب اسے اپنے کردار کا یقین نہیں دلا سکوں گی۔میں کیا کروں؟میں کیسے

www.novelsclubb.com

رہوں گی اس کے بغیر؟ مجھے موت کیوں نہیں آتی؟ دعا کرو اس سے الگ ہونے سے پہلے میں مر جاؤں"

وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

"شش۔ کیسی باتیں کر رہی ہو؟ پاگل ہو گئی ہو؟"

اس نے اسے جھنجھوڑا۔

"میں اس سے دور نہیں ہو سکتی۔ وہ مجھے چھوڑ دے گا"

ارتیج نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ابھی تم شاک میں ہو۔ اگر ہمائل بھائی نے تمہیں چھوڑنا ہوتا تو کب کا چھوڑ چکے ہوتے۔ ابھی اس لڑکے کے ساتھ دیکھنے کے بعد بھی تم سے کتنی نرمی اور محبت سے پیش آ رہے تھے۔"

اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر وہ اسے بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی۔

"میری بات سنو۔تم واقعی نہیں جانتی کہ انہوں نے تمہارے اور تمہاری فیملی کے لیے اتنا سب کیوں کیا؟ کیوں تمہاری بد تمیزیوں کے باوجود خاموش رہے؟"

وہ کچھ اور تو سوچ ہی نہیں پا رہی تھی بس اپنے الفاظ، بد تمیزیاں اور غلط اقدامات رہ رہ کر یاد آ رہے تھے۔

"وہ اس لیے یہ سب کرتے رہے کیونکہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔بے انتہا محبت۔اور دملہ"

اس نے نرمی سے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں اتنی بے لوث محبت کرنے والا، اتنا اچھا اور مخلص ساتھی ملا ہے۔آج مجھے تمہاری قسمت پر رشک آ رہا ہے۔"

اس نے اس کے آنسو صاف کیے۔

"رونا بند کرو اور جو غلطیاں کر چکی ہوں ان کو دوبارہ مت دہرانا۔ہمائل بھائی آج بھی وہی ہیں جو تمہیں بے انتہا چاہتے ہیں۔وہ تمہیں معاف کر دیں گے۔"

اس نے اریج کے ہاتھ جکڑے۔

"اور اگر اس نے مجھے، میری معافی کو ٹھکرا دیا تو؟"

اریج نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔غلط سوچوں کو خود پر حاوی مت کرو۔کیا پتا تمہاری خوشیاں صرف ایک معافی کی دوری پر ہوں؟ان سے کہہ کر تو دیکھو۔انہیں بتاؤ کہ تم بھی انہیں چاہتی ہو۔اب تو تمہیں یہ قبول کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہونی چاہیئے۔بلکہ فخر ہونا چاہیئے کہ تمہیں اس آدمی سے محبت ہوئی جس کا ساتھ کسی لڑکی کے لیے بھی قابلِ رشک ہو سکتا ہے۔تم کہہ رہی ہو کہ تم ان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔یہ سوچو کہ وہ بھی تو تمہارے بغیر نہیں رہ سکتے نا۔"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"رونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ان سے بات کرو اور سب کچھ ٹھیک کرو۔اب تم ہی سب ٹھیک کر سکتی ہو۔"

اریج نے اس کے ہاتھوں کو تھپتھپاتے ہوئے اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں میچ لیں مگر اپنے ہی الفاظ کی وہ آوازیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس میں چلنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔بس کرب تھا تکلیف تھی۔

شرمندگی ایسی کہ اسے لگ رہا تھا وہ ساری زندگی اس کے سامنے سر نہیں اٹھا سکے گی۔

وہ اپنے دھیان سامان پیک کر رہا تھا اور دملہ دروازے میں کھڑے شرمندہ نگاہوں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس کا مسیحا تھا، اس کا محبوب تھا، محافظ اور سائبان تھا۔وہ شخص جسے بار بار ستایا، اس کی محبتوں کا جواب وہ نفرت سے دیتی رہی، بار بار اس کا دل توڑا مگر اس کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی۔اس کا چہرہ کسی قسم کی منافقت اور بے ایمانی سے پاک تھا۔

محبت تو وہ بہت پہلے سے کرنے لگی تھی لیکن آج اسے اپنی قسمت پر رشک بھی محسوس ہو رہا تھا۔اسے بن مانگے وہ شخص اور وہ زندگی عطا کر دی گئی تھی جو ہر کسی کا خواب تھی۔

وہ دروازے میں کھڑی اسے دیکھتی ہی گئی۔کیا کوئی اتنا اچھا بھی ہو سکتا تھا؟

کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا تھا؟

وہ چپ کیسے رہا؟

وہ جو جو کچھ اس کے ساتھ کرتی تھی ہنس کر کیوں سہتا رہا۔

"وہاں کیوں کھڑی ہو؟ سامان نہیں پیک کرنا کیا؟"

وہ اسے دیکھتے ہی بولا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"لاہور میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا...عاشی کی شادی تک رک جاؤ پھر کوئی حتمی فیصلہ کریں گے۔ ہماری وجہ سے اس کی زندگی پر اثر نہیں ہونا چاہیئے۔"

اس کا دل دھک سے رکا۔

"ک...کیسا فیصلہ"

وہ اپنے دھیان مصروف تھا۔

"آج میں نے جس طریقے سے تم سے بات کی وہ بہت غلط طریقہ تھا مگر...میرا پوائنٹ ابھی بھی وہی ہے۔ میرا دماغ خراب تھا، خود غرض تھا میں جو تمہیں اتنے عرصے سے اس ان چاہے رشتے میں باندھے رکھا۔"

وہ چیخ کر اسے بتانا چاہتی تھی کہ یہ رشتہ اب ان چاہا نہیں رہا تھا۔

"میں اب چاہتا ہوں تم آزادی سے اپنی زندگی جیو... جیسے چاہو جیو... بس خوش رہو۔ اور مجھے اچھی طرح پتا چل چکا ہے کہ تمہاری خوشی مجھ سے کبھی نہیں جڑی تھی۔"

دملہ نے دیوار کا سہارا لیا۔ اس کے پاس اپنی صفائی میں کہنے کو الفاظ ہی نہیں تھے۔

"اور نہ ہی کبھی جڑ سکتی ہے۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ میں نے زبردستی تمہیں اس نکاح کی قید میں رکھا۔ اب مزید نہیں۔ تمہیں یہ اذیت برداشت کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہاری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل رہا ہوں۔ تم کبھی میری شکل بھی نہیں دیکھو گی۔ طلاق کے بعد میں"

اس لفظ پر وہ گھٹنوں کے بل گری تو ہمائل نے اس کی جانب دیکھا۔

"دملہ..."

www.novelsclubb.com

سامان وہیں پھینک کر وہ اس کی جانب بھاگا اور اسے سہارا دے کر بیڈ کی جانب لے آیا۔

"پانی پیو"

اس نے گلاس آگے کیا تو اس نے جھٹک دیا۔ وہ بری طرح کپکپا رہی تھی۔

کچھ تو شرمندگی اور ندامت کا کرب تھا اور کچھ اسے کھو دینے کا خوف۔

"م... ہمائل... م۔ مجھے"

وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"کسی نے کچھ کہا ہے؟ کس نے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر کیا ہوا ہے؟ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو؟"

وہ پریشانی میں پوچھ رہا تھا۔

"مجھے... طلاق... مجھے... نہیں چاہیے"

اس نے بمشکل کہا تو ہمائل نے گہری سانس خارج کی۔

"دیکھو... تمہیں معاشرے سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لوگ باتیں کرتے ہیں کرنے دو۔ اپنے بارے میں سوچو اور اپنی زندگی جیو۔ میں نہ جانے کس اذیت سے یہ بات کہہ رہا ہوں مگر میرے بعد کسی ایسے کو ڈھونڈنا جس سے مل کر، جس کا ساتھ پا کر تمہیں حقیقی خوشی مل سکے"

دلمہ نے لرزتے ہونٹوں سے کچھ کہنا چاہا۔

"شش... آج مجھے بولنے دو..."

اس نے اسے خاموش کروا دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بہت کوشش کی مگر میں تمہیں خوشیاں نہیں دے پایا۔میں تمہارے دل کو سر کرنے میں بھی ناکام رہا۔میں عام مردوں کی طرح نہیں ہوں جو انا میں آکر اپنی ہی محبت کی زندگی برباد کر دیں۔مجھے اپنی ذات سے زیادہ تمہاری خوشیاں پیاری ہیں۔"

اس نے اس کے ہاتھ تھامے۔

"میری زندگی تو تم سے دور جانے کے بعد ختم ہی ہو جائے گی مگر شاید تمہیں خوش دیکھ کر زندگی کو ایک نیا موڑ ضرور مل جائے گا۔"

دلمہ نے اس کے ہاتھوں پر گرفت سخت کی کہ شاید اسے معلوم ہو جائے۔شاید وہ اس کے خاموش لفظوں کو سمجھ جائے۔

"جب جب تم مسکراؤ گی،ہنسو گی تو سمجھنا کہ میں بھی تمہیں خوش دیکھ کر مسکرایا ہوں۔"

وہ اس کی طرف دیکھے بغیر یہ سب بول رہا تھا۔

"بس اتنی سی گزارش ہے کہ اس صارم سے دور رہنا پلیز...کسی بھی شخص کو چن لینا مگر صارم نہیں۔وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔میرے پاس اس کا کرمینل ریکارڈ ہے...وہ مجرم ہے۔دوسری بات لوگوں اور خاندان والوں کی باتوں کی تو سارا الزام میں خود پر لینے کے لیے تیار ہوں...تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا"

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکا کر رو دی۔ لفظ ختم ہو چکے تھے اب آنسو ہی آنسو تھے۔

"ارے....بل بتوڑی...اب تو خوش ہو جاؤ...جان چھوٹ رہی ہے مسٹر عذاب سے"

وہ مزید اونچا رو دی۔

"ارے...دملہ..."

اس نے اس کا چہرہ اونچا کیا تو وہ اس کے کندھے سر ٹکا گئی۔

"آئم سوری...آئم سو سوری...میں مر جاؤں گی اگر تم نے مجھے معاف نہ کیا تو..."

وہ ایک پل کو ٹھٹھکا۔

"معافی؟...کس بات کی؟"

"ہر چیز کی، ہر بات کی۔ جو جو کچھ میں نے کیا، جو کچھ کہا۔ میں بہت بری ہوں، میں نہ اچھی بیٹی بن سکی، نہ اچھی بیوی۔ میں بہت بری ہوں۔ میں بہت بری ہوں۔ مجھے تم نے مرنے کیوں نہیں دیا ابو اور بھائی کے ہاتھوں"

اس کی جیکٹ بھینچے وہ بولی تو ہمائل کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیوں وہ سب سہا تم نے؟ کس مٹی سے بنے ہو تم؟ مجھے مرنے کیوں نہیں دیا"

www.novelsclubb.com

وہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔تو آخر کار اس کے بتائے بغیر سچائی اسے پتا چل گئی تھی۔ایک ہی نام تھا جو اس کے ذہن میں آرہا تھا۔

"اف غازی..."

اس نے اسے خود سے الگ کرنے کی ناکام کوشش کی۔

"خاموش کیوں رہے؟ مجھے کیوں بچایا؟"

اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اس کے بالوں میں دھیرے دھیرے سے انگلیاں چلانے لگا۔

"مجھے مر جانے دیتے نا۔میں یہی ڈیزرو کرتی تھی۔مجھ جیسی لڑکیاں،ماں باپ کی عزت کسی غیر کے لئے پامال کرنے والی لڑکیاں یہی ڈیزرو کرتی ہیں۔خود کیوں نہیں مار دیا مجھے"

وہ مسکرایا اس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور آنسو پوچھے۔

"تمہیں مرنے دیتا؟ تو خود زندہ کیسے رہتا لیونی؟"

وہ ساکت سی اسے دیکھتی گئی۔

اسے اپنی قسمت پر رشک سا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

کیا کسی کی کا نصیب اس قدر بھی شاندار ہو سکتا تھا۔ وہ اس کی تمام کوتاہیوں، اس کی گناہوں سمیت اسے چاہتا تھا، اس پر بھروسہ کرتا تھا۔

اپنے دل کی ملکہ بنا کر اسے کسی متاعِ انمول کی طرح رکھا ہوا تھا۔

"سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں تم ملکۂ جذبات ہو اور کبھی بھی کچھ بھی بول دیتی ہو۔ کیونکہ تم لیونی ہو۔ اور لیونی کی باتوں کا کیا برا منانا۔؟"

وہ اسے ہنسانا چاہتا تھا مگر وہ ہنس کیسے سکتی تھی۔

"میں بہت بری ہوں"

ہمائل نے اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھا تو وہ پسینے سے شرابور وہ اس کے ہاتھوں کو بہت مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے سزا دو، برا بھلا کہو۔ کچھ تو کہو۔ میں ساری زندگی تمہاری احسان..."

شش"

اس نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"یہ لفظ دوبارہ استعمال مت کرنا۔ تمہیں بچا کر میں نے کسی پر کوئی احسان نہیں کیا۔ میں تمہیں سزا کیوں دوں گا؟ میں نے اپنی جان بچائی تھی دملہ کیونکہ "

اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔

"اگر یہ چہرہ مجھے دوبارہ نظر نہ آتا تو نا جانے میں کیسے زندہ رہتا؟"

اس کی شربتی آنکھوں میں اسی محبت کی جھلک تھی جو وہ سمجھ رہی تھی کہ کھو چکی ہے۔

اس نے اس کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر تھاما۔

"آئم سوری۔ آئم سوری ہمائل میں نے جو جو کچھ کیا۔ میں نہیں جانتی اس سب کو ٹھیک کیسے کروں۔ میرا یقین کرو صارم سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ وہ ویسے ہی مجھے مل گیا تھا اور تمہارے بارے میں جھوٹ بول کر مجھے دھوکے سے وہاں لے گیا۔ میں ڈر رہی تھی کہ اگر وہ باتیں اس نے میڈیا پر لیک کر دیں تو تمہیں نقصان پہنچے گا۔ میں صرف تمہارا سوچ رہی تھی۔ مجھے صارم سے کوئی سروکار نہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ چپ ہوئی تو اسے مسکراتا ہوا پایا۔

اس کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کی اور گہری سانس لی۔

"مجھے تم پر یقین ہے"

بس ایک جملہ تھا اور اس کے جلتے دل کو ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ ساری شبہات ایک جملے نے رفع کر دیے تھے۔ اس کی آنکھوں میں وہی پہلے والا بھروسہ اور محبت کی جھلک پا کر دل میں بے حساب سکون سا اترا تھا۔

"مجھے بس تم پر غصہ تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر بھابھی کو یہ سب پتا چل جاتا تو بہت کچھ خراب ہو جاتا۔ مجھے اس وقت لگا کہ تم ہمیشہ کی طرح مجھے اذیت دینے کے لیے وہاں گئی ہو۔ میری نفرت میں کہیں خود کو نقصان نہ پہنچا لو اس بات کا ڈر تھا۔ ویسے بھی آج کل مجھے بہت سے کاموں نے الجھایا ہوا ہے۔ ان سب کا غصہ میں نے تم پر نکال دیا مگر آئم سوری آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ نرم لہجہ جس کی ہمیشہ سے اسے عادت تھی لوٹ آیا تھا۔ اس کا مسٹر خان لوٹ آیا تھا۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

"لیکن..."

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"اب جب ساری سچائی تمہارے سامنے آگئی ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی احسان کے بوجھ تلے آکر تم یہ رشتہ نبھانے پر مجبور ہو جاؤ۔ میں خوشی سے، اپنی پوری آمادگی کے ساتھ تم سے الگ ہونے کو..."

دلمہ کی گرفت اس کے ہاتھوں پر مزید سخت ہوئی۔

"نہیں"

وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

"مجھے طلاق نہیں چاہیئے۔ میں تم سے الگ نہیں ہو سکتی۔ میں نہیں ہو سکتی"

وہ شرارتی سا مسکرایا۔

"بات تو سن لو پوری..."

www.novelsclubb.com

"نہیں تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی۔ تمہیں کیوں پتا نہیں چل رہا؟ اگر آج تمہارے منہ سے وہ الفاظ نکل جاتے تو میں مر جاتی۔ تمہیں کیوں کچھ نظر نہیں آتا کہ یہ مجبوری یا احسان نہیں ہے"

وہ رو رہی تھی اور ہمائل مسکراتا جا رہا تھا۔

"تو پھر کیا ہے؟"

اس کے ہونٹ لرزے۔

"کیوں الگ نہیں ہونا چاہتی؟"

اس نے دوبارہ سوال کیا اور بہت منتظر سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیونکہ..."

اس نے آنکھیں میچیں۔

"کیونکہ میں تم سے..."

وہ چپ ہو گئی۔

"مجھ سے کیا؟"

اس نے پھر سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ بہت بہت بہت زیادہ۔"

اقرار ہو چکا اور نفرت کی دیواریں کر چکی تھیں۔

وہ لفظ جسے ادا کرنا اس نے حرام سمجھ رکھا تھا، آج خود ہی اس کے منہ سے ادا ہو چکا تھا۔ محبت کی جیت ہوئی تھی اور نفرت ہار گئی تھی۔

کالام میں یہ ناقابل یقین معجزہ ہوا تھا۔

"جتنی تم کرتے ہو شاید اس سے بھی زیادہ۔اگر تم مجھ سے دور ہو گئے تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔کتنی دفعہ میں نے بتانے کی کوشش کی۔تمہیں سمجھ ہی نہیں آتی۔تم سمجھنا ہی نہیں چاہتے"

وہ سر جھکا کر روتی جا رہی تھی۔

کچھ لمحے رکنے کے بعد اس نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر اوپر کیا۔

وہ مسکرا رہا تھا۔اس کے چہرے پر کسی شاک، کسی حیرت کا کوئی تاثر نہیں تھا۔

"میں سن بھی سکتا ہوں اور سمجھ بھی سکتا ہوں لیکن تم نے اپنے دل کی آواز سننے میں دیر کی ہے۔تمہارا بدلا ہوا برتاؤ، میرے لیے پریشان ہونا۔اور سب سے بڑھ کر جب میں دریا میں کودا تھا تب جو تمہاری حالت تھی کسی اندھے کو بھی سمجھانے کے لیے کافی تھی کہ تم میری محبت میں گوڈے گوڈے ڈوب چکی ہو۔"

وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

"تو پھر تم نے وہ سب بکواس کیوں کی؟ کیوں کہا کہ گولی تمہارے دل کو چیرے؟ کیوں تم نے مجھ سے میری دنیا چھیننے کی کوشش کی؟ کیوں میری محبت پر شک کیا؟"

www.novelsclubb.com

"بکواس کی تھی میں نے۔ کہانا صرف غصہ تھااس لئے جو منہ میں آیابول دیا۔اس غصے کے نقصانات کی وجہ سے ہی ہمارے دین نے بار بار سیلف کنڑول پر زور دیاہے۔ لیکن دملہ میں بھی انسان ہوں، غصہ مجھے بھی آتاہے۔ غلطی مجھ سے بھی ہوسکتی ہے کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتا۔ میں نے جو کچھ بھی کہااس کے لئے دوبارہ سوری۔ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ پکاوالا وعدہ"

وہ کچھ سوچنے لگی۔

"اگر میں تمہیں وہ تھپڑ نہ مارتی تواب تک تم میری دنیااجاڑ چکے ہوتے"

اس نے پھر سے شکوہ کیا۔

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی کیونکہ جو وہ کرنے جارہاتھاوہ معمولی بات توہر گز نہیں تھی۔

"اچھاسوری نا۔سوری..."

اس نے کانوں کو ہاتھ لگایاتووہ مسکرادی اوراپنی آنکھیں صاف کیں۔

وہ اٹھ کراس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"لیونے..."

اسے کندھے سے ٹھوکر کراکراس نے کہا۔

"ہوں"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"زہ تاسرہ مینہ کوم"

اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"آئی نو"

"چچ چچ...بس؟آئی نو؟"

اس نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔

"تو اور کیا کہوں۔آج کے لیے بس اتنا ہی اظہار کافی ہے"

وہ مسکرایا۔

"یہی بہت ہے۔"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر خاموشی چھا گئی اور دونوں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے سامنے کی دیوار کو گھورنے لگے۔

"زما جانان..."

یہ لفظ دلہ نے ادا کیے تو اس نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

"آئی لو یو ٹو"

تھوڑی شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا۔

"واہ بھئی۔ پشتو بھی سیکھ لی؟"

"جلدی سیکھ لوں گی"

اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے کہا۔

"میں سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہوں۔ایسی زندگی کی جس میں تم ہو، میں ہوں، خوشیاں ہوں اور بس۔ماضی کا کوئی سیاہ باب کبھی نہ کھلے۔"

اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر قدم پر تمہارے ساتھ رہوں گا۔چاہے دکھ ہو، خوشی ہو یا کوئی مشکل..."

اس نے اسے یقین دلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم کبھی مجھ پر ویسے غصہ نہیں کرو گے جیسا آج کیا تھا"

وہ ہنسا۔

"نہیں کروں گا پرامس پرامس۔ویسے لیونے..."

"ہوں؟"

اس نے اپنی اس گال کو ڈرتے ڈرتے چھوا جہاں اس کا ہاتھ اٹھا تھا۔

"تمہارے اس domestic violence کے بعد اب تو بلکل بھی غصہ نہیں کر سکتا"

وہ ہنس دی۔

"اس وقت مجھے سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ تمہیں چپ کیسے کرواؤں۔آئندہ میری طرف سے بھی ایسا کچھ نہیں ہو گا۔میاں بیوی کا ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانا بہت غلط بات ہے۔اگر شوہر کا ہاتھ اٹھانا غیر اخلاقی کام ہے تو بیوی کو بھی اپنی لمٹس میں رہنا چاہیئے لیکن اس وقت تم لمٹ کراس کر رہے تھے"

وہ ہنسا اور اس کا ناک نرمی سے کھینچا۔

"بہت سمجھدار ہو گئی ہو"

"سمجھداری بعد میں دکھانا۔پہلے مجھے گرین ٹاپ پر لے کر چلو"

اسے یاد آنے پر وہ پہلے والی روٹین میں واپس آئی۔ گرین ٹاپ یہاں کی بلند ترین جگہ تھی جہاں سے پورے کالام شہر کا نظارہ اونچائی سے نظر آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

سوجی ہوئی آنکھوں والی چڑیل کو میں کہیں بھی نہیں لے کر جانے والا۔لوگ ڈر جائیں گے۔ویسے بھی ابھی لالہ اور پلوشہ بھابھی بھی ملنے آجائیں گی"

اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"مجھے لے کر چلو بس میں نے کہہ دیا نا"

"بعد میں آجائیں گے نا"

"نہیں مجھے آج ہی جانا ہے ابھی جو کچھ بھی ہو چکا ہے مجھے ریلیکسیشن کی ضرورت ہے۔دماغ پھٹ جائے گا میرا"

اس نے سر کو ملتے ہوئے کہا۔

"اوکے اوکے اب زیادہ سٹریس لینے کی ضرورت نہیں چل رہے ہیں جلدی کرو"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی پیچھے پیچھے مسکرا کر چل دی۔

گرین ٹاپ پر کچھ خاص سرگرمیاں نہیں تھیں بس حسین منظر تھا۔

اونچے ٹیلے پر وہ اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔لمبے بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے کندھے کے ایک طرف ڈال رکھی تھی جن کے ہر ایک بل میں ہمائل نے خوبصورت پھول بہت محبت سے سجائے ہوئے تھے۔

تازہ اور معطر ہوا اب مزید خوبصورت معلوم ہو رہی تھی۔

سوات کا سفر آخر اختتام کو پہنچا تھا مگر اس سفر نے اس کی زندگی کا دھارا موڑ دیا تھا۔ وہ اس وادی سے سکون اور خوشیاں واپس لے کر جا رہی تھی۔

"لیونی..."

وہ ٹھنڈی ہوا میں آنکھیں موندیں ذہن کو ہلکا کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کی آہستہ سی آواز سنائی دی۔

"ہمم"

آنکھیں کھولے بغیر اس نے جواب دیا تھا۔

"وہ نیچے بچہ گر رہا ہے میں جا رہا ہوں"

یک دم آنکھیں کھول کر اس نے اسے بازو سے جکڑا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"سوات کے جنگلی جانور..."

وہ اس کے کندھے پر مار کر بولی۔

"تم نے مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے جو خودکشیاں کرتا پھروں گا؟ بی بی..."

بی بی کے نام پر اس نے جب اسے گھور کر دیکھا تو اس نے ڈرنے کی اداکاری کی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے اوکے میرا مطلب ہے بیوی مجھے اپنی ہڈیوں کا کچومر بنوانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔اب میں کہیں نہیں جانے والا"

دلمہ نے دونوں ہاتھوں میں اس کا بازو تھاما۔

"تمہیں اب کہیں جانے بھی نہیں دوں گی۔"

اس نے سر اس کے کندھے سے ٹکاتے ہوئے کہا۔

"اچھا جی..."

"ہاں جی"

دل میں طمانیت اور سکون لیے اس نے پھر سے آنکھیں موند لیں۔کوئی رباب کی میٹھی سی دھن بجا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کالام کا خوبصورت نظارہ ان کے سامنے بساط کی طرح بچھا ہوا تھا۔

طلسماتی سفر کا اختتام مگر ایک نئی زندگی کی شروعات ہوئی تھی۔

وہ دھیرے دھیرے سے گنگنا رہا تھا۔

گل دی پہ زلفو (تمہاری زلفوں میں جو پھول ہیں)

باندے قطار دی(قطار میں بندھے ہوئے)

گل دی پہ زلفو باندی قطار دی

(تمہاری زلفوں میں جو پھول ہیں قطار میں باندھے ہوئے)

دوانڑہ چشمان دی محبوبہ گل داانار دی

توبہ توبہ

(تمہاری آنکھیں میری محبوب، کھلتے ہوئے پھولوں سے ملتی ہیں)

گل دی پہ زلفو باندی قطار دی...

رباب کا ساز جیسے ساتھ ساتھ بج رہا تھا۔

یہ دلفریب نظارے اور من پسند ساتھی...

دلہ اس سے زیادہ کی چاہ اب کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

وہ مسکرائی اور اطمینان کی سانس خارج کی۔

دوانڑہ چشمان دی محبوبہ گل داانار دی

توبہ توبہ

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فجر سے کچھ دیر پہلے کا وقت تھا۔وہ گھر کی دہلیز کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔صرف چند قدم دور۔اتنے سال گزر گئے،لوگ شاید زندگی میں آگے بڑھ چکے تھے مگر وہ وہیں کھڑا تھا۔شکستہ حال اور ہارا ہوا۔

بہت کچھ اس گھر سے متصل تھا۔اس کی اچھی اور بری یادیں۔اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ دو معصوم خطوط اور ایک خواب کے پیچھے وہ اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کہ واپس اس جگہ کیوں آگیا جس جگہ نہ آنے کی اس نے قسم کھا رکھی تھی،جس جگہ نے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا،جہاں رہنا کسی دو دھاری تلوار پر چلنے کے مترادف تھا۔مگر پھر بھی وہ آگیا تھا۔اتنے سالوں بعد۔وہ لوٹ آیا تھا

اب تو شاید گھر کے در و دیوار بھی اسے بھول چکے تھے کہ وہ بھی کبھی اس کا رہائشی تھا۔اس گھر کا فرد تھا۔خود کو سمیٹتے ہوئے اس نے بیگ کا ہینڈل تھاما اور قدم بڑھانے لگا۔دروازے تک پہنچ کر کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے دستک دی۔ابھی بھی اس کے پاس موقع فرار تھا۔وہ بھاگ

سکتا تھا۔

مگر نہیں۔وہ طے کر کہ آیا تھا کہ اب کی بار وہ سزا سے نہیں بھاگے گا۔وہ سزا بھگتے گا۔گھر والوں کو چھوڑ جانے کی سزا تو اسے بھگتنا ہی تھی۔کافی دیر کے بعد چوکیدار باہر آیا۔وہ شاید کوئی نیا آدمی تھا۔

"کون؟"

اس نے پشتو میں پوچھا۔

"م۔میں؟میں؟"

اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس نام سے تعارف کروائے۔

وہ شاید خود اپنی شناخت بھول چکا تھا۔

"کون ہو تم اس وقت کس سے ملنا ہے؟"

ابھی فجر ہونے میں کچھ وقت باقی تھا۔ٹائم دیکھتے ہوئے چوکیدار نے تھوڑی سختی سے پوچھا۔حلیے سے وہ رعب دار سا لگ رہا تھا جس کے باعث چوکیدار زیادہ سخت تفتیش نہیں کر پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سیاہ پینٹ اور اوور کوٹ میں ملبوس، بکھرے بکھرے بالوں کے ساتھ نظر کا فریم لیس چشمہ لگائے وہ بہت عام حلیے میں بھی باوقار سا لگ رہا تھا۔

"صاحب پوچھ رہا ہوں کون ہو آپ؟"

چوکیدار نے دوبارہ سوال دہرایا تو جیسے وہ ہوش میں آیا تھا۔

"ہاں۔۔ہ۔م۔میں وہ۔ف۔۔فاروق خان۔سے ملنا ہے۔"

اس نے بمشکل گھر کے مالک کا نام لیا۔

چوکیدار نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا۔

"نام تو بتاؤ تب ہی اندر جا کر خبر کروں گا نا۔"

وہ کچھ بولتا اس سے پہلے ہی کوئی باہر آیا۔

"او خانہ خراب اتنی دیر سے باہر کیا کر رہا ہے تو؟"

وہ بوڑھا سا آدمی تھا۔

وہ بوڑھا آدمی جب اسکی جانب مڑا تو سن ہو کر رہ گیا۔

آنکھوں میں پہلے بے یقینی ابھری، اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا، پھر سر جھٹکا، پھر

www.novelsclubb.com

دیکھا، جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو۔

"چھ۔ چھوٹے بابو"

"گلریز چاچا"

وہ چھوٹتے ہی اس کے گلے لگ گئے۔ شامل خود بھی رو دیا۔ چاچا اسے یوں پیار کر رہے تھے جیسے ان کا اپنا بچھڑا ہوا بیٹا ہو۔

"اتنی دیر؟ اتنی دیر بھی بھلا کوئی لگاتا ہے؟ اتنی دیر بابو۔"

وہ خود نا جانے کیسے ضبط کیے ہوا تھا۔ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے ان سے الگ ہوا اور زبردستی مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"اندر بھی لے کر چلیں گے یا دوبارہ واپس چلا جاؤں۔۔"

"نہیں نہیں بابو نہیں۔ اب واپس مت جانا تم کو اللہ کا واسطہ ہے۔ یہ گھر بہت بہت ویران ہو گیا ہے۔"

چاچا پھر سے رو دیئے۔ وہ خود کو سنبھال نہیں پا رہا تھا تو ان کو کیسے دلاسا دیتا۔

نوجوان چوکیدار نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

"اوئے خانہ خراب یہ ہمارے چھوٹے خان ہیں۔ بڑے خان جی کے صاحبزادے۔ شامل فاروق خان"

وہ یک دم چوکنا سا ہوا۔

"معاف کردو صاحب ہمیں نہیں پتا تھا۔ ہمیں لگا ان کے صرف تین ہی بیٹے ہیں۔"

اس نے شرمندگی سے کہا۔

شامل زخمی سا مسکرایا اور اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"اتنے سالوں میں اس حویلی کے در و دیوار بھی مجھے بھول چکے ہیں تو۔"

گلریز چاچا نے فوراً اس کا سامان تھاما۔

"اندر آئیں نا بابو۔ آج تو عید کا دن ہے۔"

ان کی خوشی دیدنی تھی۔

وہ مسکراتا ہوا ان کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

گھر بہت بدل چکا تھا۔ عمارت ویسے ہی کھڑی تھی مگر اب ان کا چھوٹا سا باغ کافی خوبصورت ہو چکا تھا۔ اس کے اندر موجود طرح طرح کے پھل دار، پھول دار پودے، کپ کی شکل میں کاٹے

www.novelsclubb.com

گئے پودے اسے بچپن کی یادوں میں لے گئے۔سوات سے کیا کیا یادیں نہیں جڑی تھیں۔وہ اس کا گھر تھا،اس کا علاقہ جہاں اس کے پیارے آباد تھے۔

"چلو یہاں پر مچھلیاں ڈالتے ہیں۔"

"شامی میں تھک گیا ہوں آجاؤ مچھلیوں سے کھیلتے ہیں"

"آجاؤ مستان خان کے باغ سے آڑو چھپا کر لاتے ہیں۔"

بچپن کی کھلکھلاہٹ کی آواز اس کی کانوں میں گونجی تو اس نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔

"نفرت کرتا ہوں تم سے میں۔سنا تم نے نفرت۔تم نے میرا سب کچھ چھین لیا۔کاش تم میرے بھائی نہ ہوتے۔تم ہمیشہ سے میرا سب کچھ چھین لیتے ہو۔پر آج تم نے میری زندگی چھین لی"

اسے اپنے ہی بے رحم الفاظ کی چابک پڑی جو بہت سال پہلے اس نے اپنے ہی بھائی سے کہے تھے۔

"مت جاؤ۔پلیز"

وہ چلتا جا رہا تھا اور ہر ایک تلخ منظر اس کے سامنے گھومتا جا رہا تھا۔

"مت جاؤ پلیز۔میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔تمہاری نفرت مجھے مار ڈالے گی۔"

اس نے بے رحمی اسے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔اپنے ہی سگے بھائی کا ہاتھ۔اس کا ہاتھ جو کبھی اس کی

جان ہوا کرتا تھا۔

"مر گئے تم میرے لیے اور وہ بھی جس کے ساتھ مل کر مجھے بے وقوف بنایا تم نے۔"

اس کی درد سے بھری ہوئی آنکھیں جو اس وقت اسے نظر نہیں آئیں تھیں آج اس کا دل چیر رہی تھیں۔

اس کا دل چاہ رہا تھا وہ وہاں سے بھاگ جائے۔

وہ شرمندگی سے اس کا سامنا نہیں کر پائے گا اسے ایسا لگنے لگا تھا۔

"جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے میری بات سنو"

اس نے اسے زبردستی گلے سے لگا لیا تھا۔

"چھوڑو مجھے تم گھٹیا اور گرے ہوئے انسان ہو جس نے سگے بھائی کی محبت پر نگاہ رکھی۔ یہ سب کرنے سے پہلے مر کیوں نہیں گئے تم۔"

وہ چلایا تھا۔

درد کی انتہا تھی مگر وہ چلتا جا رہا تھا۔ آج اسے سزا سے فرار نہیں ہونا تھا۔

"مت جاؤ پلیز۔ پلیز۔ میری بات سنو۔ پلیز۔ رکو سنو"

وہ اس کی چلتی گاڑی کے پیچھے بھاگتا رہا تھا مگر وہ نہیں رکا۔ آگے بڑھتا رہا اور پیچھے مڑ کر کبھی نہیں دیکھا۔ بارہ سالوں میں وہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ اس کے اپنے اس تک پہنچنے کی دوڑ میں بہت تھک چکے تھے، ہار چکے تھے اور آج۔

آج بارہ سال بعد وہ اسی جگہ موجود تھا۔ مگر اندر سے مکمل ٹوٹا ہوا، بکھرا ہوا، اجڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ خالی تھے، حال اجڑا ہوا۔

اس گھر میں وہ خود کو اب معذور ہی محسوس کر رہا تھا۔ گلریز چاچا کے پیچھے چلتے چلتے وہ بوجھل قدموں کے ساتھ گھر کے اندرونی دروازے میں داخل ہوا۔

رات کا وقت تھا سو ہر جگہ سناٹا تھا۔ اور اسے یہ سناٹا وحشت زدہ بنا رہا تھا۔ سب کچھ ویسا ہی تھا پھر بھی سب کچھ بدل چکا تھا۔ نا جانے اس کے والدین اسے دیکھ کر کیسا ردعمل ظاہر کریں۔ وہ ان سب کا مجرم تھا اور سزا بھگتنے ہی آیا تھا۔ آج تو اس کا یومِ حساب تھا۔ پرانے روایتی فرنیچر اور آرائشی سامان سے آراستہ وہ خوبصورت مکان کبھی اس کا بھی گھر ہوا کرتا تھا۔

اندرونی دروازے میں داخل ہونے پر سامنے کی سیڑھیاں چھت تک جاتی تھیں جہاں اس کا اور ہمائل کا کمرہ ہوا کرتا تھا۔ ہال میں موجود سامنے کی دیوار پر ان سب گھر والوں کی تصاویر

تھیں۔اس کی نظر بڑی سی خوبصورت فریم سے مزین تصویر پر تھی۔اس کے ماں باپ، گلباز لالہ،ار باز لالہ، زرتاشہ اوران دونوں بھائیوں کی تصویر۔

کھلکھلا کر ہنستے ہوئے،ایک دوسرے پر جان چھڑکنے والے بھائی اور مکمل گھرانہ، خوشحال گھرانہ۔اس نے اپنے بھائی کی تصویر کو دیکھا۔ بلکل اس کی کاربن کاپی تھا جیسے اسی کی تصویر کو فوٹوشاپ کیا ہو۔ایک جیسے نقوش،ایک جیسا ہیئر سٹائل،ایک جیسے کپڑے،ایک جیسی ہنسی،ایک جیسا انداز۔۔وہ بلاشبہ آئڈینٹیکل ٹوئنز تھے۔ باہر والے تو باہر والے، گھر والے بھی دھوکہ کھا جاتے تھے۔اس کی نظر اس تصویر پر پڑی تو جیسے کسی نے پرانے زخم ادھیڑ ڈالے۔

"آغا جان عیدی"

کسی فلم کی طرح وہ ماضی میں جا پہنچا تھا جہاں وہ خود کو وقت کے آئینے میں پیچھے دیکھ رہا تھا۔اور ساتھ ہم آئل کو بھی...

"ارے ابھی تو لے کر گئے ہو میر"

"میں میر نہیں شامل ہوں"

وہ بگڑا تھا۔

آغا جان نے کنفرم کرنے کے لیے اس کے ہونٹ کے اوپر موجود باریک سے تل کو دیکھا جو ان میں موجود واحد فرق تھا۔

"اوہو سوری بچے یہ لو۔"

ہمائل نے کمال کی اداکاری کی تھی کہ آغا جان بھی دھوکہ کھا گئے اور اسے عیدی پھر سے دے دی۔ وہ عیدی لے کر غازیان کے ساتھ باہر بھاگ گیا اور جاتے ہوئے سرمے سے بنائے گئے نقلی تل کو ہاتھ سے رگڑ کر مٹا دیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد شامل آغا جان کے پاس آیا اور گلے ملا۔

www.novelsclubb.com

"خیر تو ہے بار بار گلے مل رہے ہو۔؟"

آغا جان نے اسے اپنی آغوش میں لیتے ہوئے کہا۔

"عیدی۔"

اس نے اپنے ننھے ننھے ہاتھ آگے بڑھائے۔

"شیطان ابھی تو لے کر گئے ہو۔ دونوں عیدی کو مل چکی ہے"

انہوں نے اسے نرمی سے چت لگائی۔

"آغا جان وہ ہمائل تھا میں تو ابھی ابھی نہا کہ نکلا ہوں۔"

شامل نے معصومیت سے انہیں بتانا چاہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ جھوٹ نہیں بولتے بچے۔"

"آغا جان میں تو ابھی نکلا ہوں دیکھیں۔"

اس نے رونی صورت بنالی۔

آغا جان نے اس کے ہلکے گیلے بال دیکھے مگر وہ ابھی بھی مشکوک سے تھے۔

"جھوٹ مت بولو شامل۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے سختی سے کہا۔

"آغا جان وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے میری چیزیں لے لیتا ہے اور کوئی مجھ پر یقین ہی نہیں کرتا۔"

وہ رو دیا۔

"ارے بچے اس میں رونے والی کیا بات ہے۔چپ کرو۔"

آغا جان ان کے رونے پر جیسے تڑپ جایا کرتے تھے۔انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"اوئے ماڑا یہ ہمارا سرمہ کس نے گرادیا۔ستیاناس ہو۔"

گلریز چاچا کی آواز پر انہیں سمجھ آگئی کہ یہ کون ہو سکتا ہے اور کیا کر کہ گیا ہے۔

"میر کے بچے"

ہنستے ہوئے انہوں نے اسے آواز دی اور شامل کو اپنے ساتھ لگایا۔

"میر و کے بچے آنے میں ابھی دس پندرہ سال ہیں آغا جان۔"

دروازے سے ہانگ لگائی تو وہ چاہ کر بھی غصہ برقرار نہ رکھ پائے اور ہنس دیے۔

اس کی یادوں کا تسلسل ٹوٹا۔وہ تصویر کے سامنے کھڑا تھا۔

وہ لمحات تو کہیں بہت پیچھے رہ گئے تھے۔کبھی واپس نہ آنے کے

www.novelsclubb.com

آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔وہ اس وقت کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

مگر آنسوؤں اور سسکیوں کی آواز کو قابو نہیں کر پا رہا تھا۔

اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر میر اور یلماز کی تصویر دیکھی۔روتے ہوئے بھی

چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تو اس نے تصویر کو پھر سے جیب میں رکھا۔

وہ ان دونوں سے اور اپنی دوسری بھتیجیوں سے ملنے کو بے تاب تھا۔

"یہیں رکھ دو۔"

گلریز چاچا اس کی لڑکھڑاتی ہوئی آواز پر مڑے۔

"میں خان جی کو بتاتا ہوں۔۔"

"نہیں چاچا پلیز ابھی چلے جائیں اور کسی کو مت بتائیں پلیز"

وہ ابھی کسی بڑے کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ بس میر اور یلماز سے ملنا چاہتا تھا مگر ابھی ان کی نیند ڈسٹری ہوتی۔

"لیکن بابو"

"پلیز"

اس کی حالت دیکھ کر چاچا نے جانا ہی مناسب سمجھا۔

جاتے ہوئے مڑ مڑ کر وہ اسے زخمی سی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔وہ ان کے بچپن سے ان کے ساتھ تھے۔یوں کہنا غلط نہ ہو گا کہ ان کے گھر کے فرد تھے۔

ہمائل اور شامل، فاروق خان کے جڑواں بیٹے،اس گھر کی رونک اور خوشی تھے۔اور جب سے یہ

www.novelsclubb.com

رونک بکھر کر الگ ہوئی تھی تب سے چاچا بھی چپ سے ہو گئے تھے۔

شامل ابھی بھی اس تصویر کو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ وہ ہمائل کا سامنا کیسے کرے گا۔

اس نے دیوار پر لگی تصویر کو پھر نگاہ اٹھا کر دیکھا۔

مسکراتا ہوا اس کے بھائی کا چہرہ، دونوں بڑے بھائی اور بہن، والدین۔

وہ کتنا سنگدل تھا کہ ایک لڑکی کی خاطر وہ ان سب رشتوں سے منہ موڑ گیا۔

وہ لڑکی جس نے کبھی اسے چاہا ہی نہیں۔اسے کبھی معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ وہ اس کے لیے کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے۔

وہ اسے اب بے وفا بھی نہیں کہتا تھا کیونکہ اسے سمجھ آچکی تھی کہ اس نے جب اس سے کبھی محبت کی ہی نہیں تو وفا کیسے نبھاتی۔اور اب اسے اس لڑکی کا سامنا کرنا تھا جسے ساری زندگی وہ بے وفا کہتا رہا تھا۔

مگر اب وہ جان چکا تھا کہ وہ بے وفا ہو ہی نہیں سکتی تھی۔بے وقوف تو وہ خود تھا۔سارا قصور اس کا اپنا تھا جو اس سے بے پناہ محبت کرتا رہا اور بدلے میں اس سے محبت کی توقع رکھی۔

وہ کبھی جان ہی نہیں پایا کہ ہمیشہ محبت کے بدلے محبت نہیں ملا کرتی۔

www.novelsclubb.com

اوراس نے یک طرفہ محبت کے لیے اپنے قیمتی رشتوں سے منہ موڑ لیا تھا۔اس کے کندھے پر کسی کے نرم اور کپکپاتے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔

وہ آہستہ سے پیچھے مڑا۔

وہ بی جان تھیں۔اس کی ماں جو اپنی عمر سے کہیں زیادہ جوان اور خوبصورت نظر آیا کرتی تھیں۔اب بہت بوڑھی لگ رہی تھیں۔

کمزور اور تھکی ہوئی۔ان کی آنکھوں میں آنسو تھے،شکایت،بے یقینی،کرب۔

وہ ضبط کرتا ہوا آگے بڑھا اور آہستہ سے ان کے ہاتھ تھام کر چومے۔

"ب۔بی جان۔"

انہوں نے بے یقینی سے اس کے چہرے کو چھوا۔

اس کے ہر ایک نقش پر ہاتھ پھیرا تاکہ یقین کر سکیں کہ یہ وہ ہی ہے۔

"بی جان میں شامل۔آپ کا شامل۔"

نا جانے کیوں وہ اپنا نام دہرا کر انہیں یاد کروا رہا تھا۔

اسے ڈر تھا کہ کہیں باقی سب کی طرح وہ اسے بھول نہ گئیں ہوں۔

www.novelsclubb.com

"ش۔امل۔۔"

انہوں نے جیسے تصدیق کرنا چاہی۔

ضبط ہار کر وہ ان کے ساتھ بچوں کی طرح لپٹ گیا اور زور زور سے رو دیا۔

حویلی کے سناٹے میں اس کی آواز واضع گونجنے لگی۔

"شامل۔۔شامل میرا ہمائل۔۔میرا میرو۔میرا بچہ۔میرا میرو"

وہ ان سے لپٹ کر بچوں کی طرح رونے لگا۔

"میرا میرو۔۔میرا بچہ۔میری جان"

وہ اس کے چہرے کے ہر نقش کو،ہاتھوں کو چوم رہی تھیں مگر لبوں پہ نام ہمائل کا تھا یا اولمیر کا وہ سمجھ نہیں پایا۔

www.novelsclubb.com

آج اسے ان کی اس بات پر ذرہ برابر بھی غصہ نہیں آرہا تھا۔

بلکہ اسے لگ رہا تھا کہ اگر اگر بی جان نے یہ بولنا بند نہ کیا تو اس کا دل پھٹ جائے گا۔وہ بھی چھوٹے میرو سے ملنا چاہتا تھا۔ان دونوں کو پیار کرنا چاہتا تھا۔

وہ خود کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔ماں کے ساتھ لپٹا ہوا وہ بس روتا جا رہا تھا۔بارہ سال کی فضول

مسافتوں اور فضول تھکن مول لینے کے بعد وہ ہارا ہوا اپنی ماں سے لپٹ کر درد ہلکا کرنا چاہتا تھا۔ مگر نہیں جانتا تھا کہ جو درد اور صدمہ اسے ملنے والا ہے وہ اس کا پیچھا قبر تک نہیں چھوڑنے والا۔

"میرا بچہ میری جان۔ماں قربان جائے۔ماں قربان جائے۔"

وہ اب اس تکلیف کو محسوس کر رہا تھا جو وہ بارہ سالوں سے اپنی ماں کو اپنی جدائی کی صورت پہنچا رہا تھا۔

"آئم سوری آئم سوری بی جان میں بہت برا ہوں۔میں بہت برا ہوں۔میں نے میر کو دکھ دیا آپ سب کو دکھ دیا۔بی جان۔"

وہ ان کے ہاتھ آنکھوں سے لگائے بلک بلک کر رو رہا تھا۔

سب گھر والے ششدر کھڑے کبھی اسے دیکھتے کبھی بی جان کو۔

بارہ سالوں بعد۔۔وہ اچانک کیسے؟

وہ تو بھول چکے تھے کہ ان کا ایک اور بھائی بھی موجود ہے۔

"ش۔۔شامل"

گلباز نے بے یقینی سے اس کا نام پکارا۔

پلوشہ دیوار کے ساتھ لگی یوں کھڑی تھی گویا موت کو دیکھ لیا ہو۔اس کا رنگ یوں سفید پڑا تھا جیسے خون کا آخری قطرہ بھی نچوڑ لیا گیا ہو۔اسے لگا کہ اس کا راز کھل جائے گا۔وہ راز جو پانچ سال سے وہ چھپائے بیٹھی تھی۔اسے آج سے پہلے مکافاتِ عمل سے اتنا خوف محسوس نہیں ہوا جتنا کہ اب ہو رہا تھا۔

بات شامل کے واپس آنے کی نہیں تھی۔بات ہمائل کے چہرے کی تھی۔

وہ چہرہ جو پانچ سال سے اس نے نہیں دیکھا تھا۔اس چہرے سے خوف محسوس ہو رہا تھا جس کی وہ مجرم تھی۔

اسے شامل میں ہمائل نظر آنے لگا تھا۔اسے لگا تھا کہ وہ خود واپس آ گیا ہے۔اپنے ساتھ ہوئے ظلم کا حساب لینے۔وہ جیسے برف کا مجسمہ بن چکی تھی۔آس پاس کی آوازیں آنا بند ہو گئیں تھیں۔

وہ بس اس کے بھائیوں کو اسے گلے لگاتے اور روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

لالہ رخ بھابھی کے روتے ہوئے چہرے پر نظر پڑی تو کوئی اور بڑی شدت سے یاد آیا۔کسی اور کا

روتا ہوا چہرہ یاد آیا۔

"بھابھی آپ کو خدا کا واسطہ ہے جھوٹ مت بولیں"

اس کی چلاتی ہوئی آواز جیسے حویلی کے کونوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

"بھابھی میں تو آپ کی چھوٹی بہن ہوں نا۔بھابھی۔"

اس نے سر جھٹکا۔

شامل اب چلتا ہوا ساکت کھڑے آغا جان کے پاس آیا۔

وہ خاموش تھے، بلکل جیسے پانچ سال پہلے تھے، جیسے ان کی روح کو چھلنی کر ڈالا ہو اس نے ایک بار پھر۔

www.novelsclubb.com

"آغا۔جا۔ن"

وہ ان کے قدموں میں گرا اور ان سے لپٹ گیا۔

"مجھے معاف کر دیں۔مجھے معاف کر دیں۔میں بہت تکلیف میں ہوں میں مر جاؤں گا۔آغا جان میں مر جاؤں گا۔"

ان کے دل پر چوٹ پڑی۔

وہ دونوں ان کے دل کے ٹکرے تھے۔

"مجھے کہیں سکون نہیں ملا میں میر کا مجرم ہوں میں آپ سب کا مجرم ہوں میں بہت برا ہوں۔"

وہ متواتر یہی کہتا جا رہا تھا۔ان کے قدموں کو مضبوطی سے تھامے وہ ان پر جھکا ہوا تھا۔اس کے آنسو ان کے پاؤں پر گر رہے تھے۔

"آغا جان۔"

اس نے گھٹی گھٹی سی چیخ میں ان کو پکارا۔

انہوں نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے۔

اسے لگا وہ اب مر جائے گا۔سچ مچ مر جائے گا۔

لیکن انہوں نے جھک کر اسے دونوں کندھوں سے تھاما اور کھڑا کر کہ اپنے سامنے کیا اور اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیا پھر آنکھوں میں آنسو لیے اس کے ماتھے کو چوما۔وہ بے یقین تھا،سب بے یقین تھے۔

"اتنی دیر شامل؟اتنی دیر"

وہ ضبط ہار کر ان سے لپٹ گیا۔

"مجھے معاف کردیں آغا جان۔آغا جان آئم سوری،آغا جان۔"

وہ بس یہی کہتا جارہا تھا اور آغا جان اس کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے بار بار چوم رہے تھے۔

آج کی رات بہت عجیب تھی۔آنسوؤں اور خوشی کی ملی جلی رات۔

وہ خوشی جو کئی سالوں سے ان کے در کا راستہ ہی بھول چکی تھی۔

آج سے کئی لوگوں کا مکافاتِ عمل شروع ہوا تھا اور کچھ کی سزا ختم ہونے والی تھی۔

ناکردہ گناہ کی سزا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی بھی دھوپ چھاؤں کی مانند ہوتی ہے۔وہ شخص جسے وہ دیکھنا تک گوارا نہیں کرتی تھی آج اسی کے سنگ خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھنے لگی تھی۔

اس سچ کو جاننے کے بعد کہ وہ بے قصور تھا اس کی زندگی سے ایک بھاری بوجھ ہٹ گیا تھا۔ہر طرف جیسے اطمینان اور خوشیاں چھا گئی تھیں۔اب تو اس کا میکے میں بھی دل نہیں لگتا

تھا۔ویسے بھی وہ مسکان سے دور دور رہنا پسند کرتی تھی۔شادی کو ایک سال اور آٹھ مہینے گزر چکے تھے۔

اس عرصے میں بہت کچھ نیا ہوا تھا۔صارم پھر سے بیرون ملک مفرور تھا اور ہمائل اسے ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔ارتیج کی باقاعدہ منگنی اسی عرصے میں ہوئی تھی اور عائشہ کی شادی لیٹ سے لیٹ تر ہوتی اب اس مہینے میں ہونا طے پائی تھی۔اربازاور پلوشہ کو اللہ نے ایک بیٹے سے نوازا تھا جس کا نام بالاچ رکھا گیا تھا۔پلوشہ اور گلباز البتہ ابھی تک اس نعمت سے محروم تھے۔

دلمہ ان دنوں عائشہ کی شادی کی تیاریوں میں میکے میں رہ رہی تھی۔ہمائل اسے خود چھوڑ کر گیا تھا تاکہ وہ اپنی امی کی مدد کروا سکے۔عارش عائشہ کے ساتھ ہی ارتیج اور شاہان کی بھی شادی تھی۔اس لیے بہت سارا کام تھا۔

اس رات وہ تھانے سے دیر سے گھر آیا تھا۔تھکن سے جسم ٹوٹ رہا تھا اور چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے۔

www.novelsclubb.com

گھر داخل ہوا تو کافی اندھیرا تھا۔وہ لاؤنج کے سوئچ بورڈ کی جانب بڑھا تاکہ لائٹ آن کر سکے اس سے پہلے ہی یک دم لائٹس آن ہو گئیں اور اس پر چمکیلے مادے کی برسات ہو گئی۔

"سرپرائز..."

بیچ لاؤنج کے ایک ٹیبل سجا سجایا رکھا تھا جس پر غبارے اور نا جانے کن کن سجاوٹوں میں گھرا کیک رکھا تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو...ہیپی برتھ ڈے ڈیئر پہاڑی بکرے۔ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"

وہ اسے وہاں دیکھ کر مسکرایا جو ہاتھ میں پارٹی پوپر لیے کھڑی تھی۔اس نے ہمائل کو افشاں میں نہلا دیا تھا۔وہ ہنستے ہوئے بال جھاڑنے لگا۔

"تھینک یو بل بتوڑی چڑیل"

اس نے پریشان کن تاثرات چھپاتے ہوئے اس کا دل رکھنے کے لئے خوشی کا اظہار کیا۔سالگرہ کی اسے کیا خوشی ہوتی جب اس کے ساتھ اس دنیا میں آنے والا اس سے جدا ہو چکا تھا۔جو اس کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔

"ادھر آؤ جلدی..."

وہ اس کا بازو پکڑ کر ٹیبل تک لے گئی۔چاکلیٹ کیک جس پر خوبصورت لکھائی سے ہیپی برتھ ڈے مسٹر خان لکھا تھا اور کئی طرح کے کھانے کے لوازمات۔وہ مسکرایا۔

"لکھنا تو میں جنگلی جانور چاہ رہی تھی پھر میں نے سوچا تھوڑی عزت کر ہی لوں"

ہمائل نے اس کے حلیے پر غور کیا۔وہ ایپرن پہنے، بالوں کا بے ترتیب جوڑا بنائے ہوئے اور کھلے سے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔

"یہ تم نے بنایا ہے؟"

"نہیں پڑوسن بنا کر گئی ہے"

وہ چڑ کر بولی تھی۔

"واہ بڑی زبردست پڑوسن ہے"

اس نے ہاتھ بڑھا کر کیک چکھنا چاہا تو دلمہ نے اس کے ہاتھ پر مارا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے لیونی؟"

وہ اسے گھورنے لگی۔

"پڑوسن کے رشتے دار... میں نے بنایا ہے۔ پہاڑی بکرے۔ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے۔ صبح سے کام میں لگی ہوں"

وہ تو اس کے حلیے سے دکھائی دے ہی رہا تھا۔

"صدقے جاؤں آپ کی اداؤں پر بیگم صاحبہ۔ مجھے پتا ہے یہ سب آپ نے کیا ہے۔ بہت شکریہ"

"بس بس اب زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں۔ چلو کیک کاٹو"

اسے چھری تھماتے ہوئے اس نے موم بتیاں جلائیں جو کیک پر سجی تھیں۔

"میرے بغیر دل نہیں لگا جو آج ہی آ گئی ہو؟"

"آپ کی خوش فہمی ہے۔ ویسے کل ہم دونوں وہاں جا رہے ہیں۔"

ہمائل نے پھونک مار کر موم بتیاں بجھائیں اور نے کیک کاٹنا شروع کیا۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔ہیپی برتھ ڈے ڈیئر ہمائل...ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"

وہ چھوٹا سا ٹکرا کاٹ کر اسے کھلاتے ہوئے اپنی آنکھوں کی نمی اس سے چھپا نہ پایا۔وہ ابھی اس موضوع کو چھیڑنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

"رزق ضائع نہیں کرتے اس لیے..."

اس نے تھوڑی سی چاکلیٹ اور کریم اتار کر ہمائل کے دائیں گال پر لگا دی۔

www.novelsclubb.com

"اب میرے باری..."

اس نے چاکلیٹ دملہ کی ناک پر لگائی تھی۔

"اب میرا گفٹ بھی دو..."

ہمائل نے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اتنا کچھ کر دیا ہے اب کون سا گفٹ دوں ویسے بھی اکاؤنٹ میں جتنے پیسے تھے ان کی تو شادی کی شاپنگ کر لی"

اس کا منہ کھل سا گیا۔

"سارے پیسے خرچ کر دیے؟ کتنی مہنگی ہو تم؟"

اس نے بازو باندھتے ہوئے ہمائل کو گھورا۔

"ہاں تو اب دو دو شادیاں ہیں۔ ارتیج کے فنکشنز میں جو کپڑے پہنوں گی وہ عائشہ کے فنکشنز پر تو نہیں پہنوں گی نا۔ ورنہ سب لوگ باتیں بنائیں گے۔ پہلے ہی میرے خلاف بہت عجیب باتیں ہوتی ہیں..."

www.novelsclubb.com

وہ آخری جملہ ادا کرتے ہوئے افسردہ سی ہوئی۔ صبح صبح ممانی کی اور ان کی دوستوں کی باتیں جو سن کر آئی تھی۔

ہمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے نہیں پتا اینیور سری پر میں نے سرپرائز دیا اور یہ جو بریسلٹ پہن کر گھومتی ہو یہ بھی گفٹ دیا تھا جبکہ تم نے آج تک ایک بھی گفٹ نہیں دیا"

وہ شرمندہ ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"بولو کیا چاہیئے تمہیں؟"

وہ کچھ سوچنے لگا۔

"میرے پیسوں سے مجھے ہی گفٹ لے کر دو گی تو وہ گفٹ تو نہیں کہلائے گا نا۔ تو ایسا کرتے ہیں کوئی ایسی چیز جو تم خود دے سکو"

وہ شرارتی سا مسکرایا تو دملہ کو پتا چل گیا کوئی الٹی سیدھی چیز ہی مانگے گا۔

"بولو؟"

اس نے متجسس ہو کر کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ دو گی۔"

وہ اس کی سسپنس پیدا کرنے کی عادت سے تنگ تھی۔

"اچھا پکا ہو عدہ وعدہ۔ بول بھی دو اب۔"

اس کے جواب پر وہ مسکرایا۔

"عائشہ کی شادی پر تم اپنے پورے گھر والوں کے سامنے مجھے آئی لو یو بولو گی"

اس کا منہ کھل سا گیا۔

"دماغ سیٹ ہے؟"

اس نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"کیوں اب میں نے کون سی ایسی بات کر دی جس سے تمہیں میری ذہنی حالت پر شبہ ہو رہا ہے؟"

"یہ دماغ خراب ہونے کی ہی نشانیاں ہیں۔ کچھ اور مانگو"

"جی نہیں۔ مجھے تو یہی۔ گفٹ چاہیئے"

www.novelsclubb.com

وہ بضد تھا۔

"ہمائل...دماغ خراب ہے تمہارا؟سب ہمیں بے شرم کہیں گے اور بھابھی صاحبہ انہوں نے تو باقی رشتے داروں میں فلم چلادینی ہیں ویسے بھی میری ٹوہ میں لگی رہتی ہیں"

ہمائل اس کے تیار کردہ پاستا کی جانب بڑھا اور پلیٹ میں نکالنے لگا۔

"ہاتھ تو دھولو۔ابھی ابھی کام سے آئے ہو"

اس نے جوباً ایک آبرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تو کیک جو بغیر ہاتھ دھوئے کھا گئی وہ جراثیم کش تھا؟"

"وہ چھوٹا سا بائٹ لیا تھا ابھی جاؤ اور چینج کر کہ فریش ہو کر آؤ ویسے بھی یہ سب ٹھنڈا ہو چکا ہے ابھی گرم بھی کرنا پڑے گا"

ہمائل نے نرمی سے اس کی ناک کھینچی۔

"تمہارا یہ آرڈر تو مان لیتا ہوں لیکن گفٹ مجھے وہی چاہیئے جو ابھی کہا ہے۔"

وہ اسے گھورنے لگی۔

"بھابھی کا کیا ہے۔اب تو مجھے بھی ان کی گلی سڑی اور جلی باتوں کی عادت ہو گئی ہے"

وہ ہنس دی۔

"ویسے بھی ہم شادی شدہ ہیں۔شوہر ہوں میں تمہارا کسی کی مجال جو تمہیں باتیں سنائے۔تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں تمہارا محبوب ہوں اور اگر تم نے سب کے سامنے یہ سب کہہ دیا تو سکینڈل بن جائے گا"

وہ مسکرائی اور اس کا کالر جھاڑا۔

www.novelsclubb.com

"محبوب تو ہو نا..."

"کیا بات ہے؟آج بہت پیار آرہا ہے؟ویسے تو لڑنے مرنے پر تلی رہتی ہو"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ بولا تھا۔

"لڑنا مرنا بھی اب تو پیار والا ہوتا ہے نا۔"

اس کے بالوں کو ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے وہ ہنسا۔

"شادی کے شروع شروع کے دنوں میں تو تمہارا بس نہیں چلتا تھا ورنہ مار ہی دیتی"

دلمہ کی مسکراہٹ سمٹی۔

"تم سے ایک بات پوچھوں"

وہ آہستہ سے بولی۔

"تمہیں کب سے بات کرنے کے لیے اجازت کی ضرورت پڑنے لگی ہے لیونی؟"

اس نے چند لمحوں کا توقف کیا۔

"میری ہر غلطی اور کوتاہی کے باوجود تم نے میرا بھروسہ کیوں کیا؟ مجھے چھوڑا کیوں نہیں؟"

وہ مسکرایا۔

"کتنی دفعہ یہی سوال پوچھ چکی ہو اور کتنی دفعہ میں نے جواب بھی دیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرانے کی کوشش بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے آخری بار جواب دے رہا ہوں اس کے بعد تم کبھی یہ فضول سوال کر کر کہ میرا دماغ نہیں کھاؤ گی؟..."

ہمائل نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے۔

"محبت تو کرتا ہی ہوں لیکن پہلی بات تو یہ کہ میں جب تمہیں اس جگہ سے نکال کر لایا تھا تو مجھے معلوم ہو گیا تھا تمہاری جذباتی عادت اور بہت جلدی ہر ایک کا یقین کر لینے کی عادت کا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔اس پہلی اور آخری غلطی کے بعد تم نے اپنے کردار کی بہت اچھی طرح حفاظت کی تھی میں یہ بھی جانتا ہوں۔اس واقع کے بعد تم نے کبھی اپنے آپ کو بھٹکنے نہیں دیا۔ مجھ سے نفرت کے باوجود تم نے اس نکاح کی حرمت کو پانچ سال داغ دار نہیں ہونے دیا۔رخصتی کے بعد بھی بلاشبہ تم بڑے فخر سے مجھ سے نفرت کا ڈھنڈورا پیٹتی تھی مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اپنی اس غلطی پر دل سے شرمندہ بھی تھی جس غلطی نے تمہارا نکاح مجھ سے کروایا تھا۔ان ساری باتوں کو جاننے کے باوجود میں کیسے تم پر شک کرتا؟دوسری بات یہ کہ میں پولیس والا

ہوں۔اڑتی چڑیا کے پر گننا جانتا ہوں، چہرے دیکھ کر پہچان جاتا ہوں کہ کون مجرم ہے کون نہیں۔تو مائی ڈیئر بیوی... تمہیں کیسے مجرم مان لیتا؟"

دھیرے سے مسکرائی۔

"وہ رات میری زندگی کی سب سے بھیانک رات تھی ہمائل... لیکن آج میں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی ہوں کہ اس بھیانک رات کو اللہ نے مجھے تم جیسا ساتھی دیا۔ کبھی مجھے۔یہ سوچ سوچ کر خوف آتا ہے کہ..."

اس نے ہمائل کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی۔

"اگر تم مجھے نہ ملتے... تو میں... میں مر جاتی"

اس کی آواز بھر آئی۔

وہ مسکرایا اور اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا۔

www.novelsclubb.com

"جو ہوا ہی نہیں اسے سوچ سوچ کر کیا گھبرانا؟ ویسے بھی اتنی محبت کرو گی تو میں مغرور ہو سکتا ہوں"

وہ مسکرا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

"تمہارا حق ہے مغرور ہونے کا...زماجانان"

اس کے بالوں کو بکھیرتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"یہ بالوں کو ہاتھ مت لگایا کرو"

اپنا ہیئر سٹائل خراب ہونے پر وہ اسے مصنوعی گھوری سے نوازنے کے بعد پیچھے کو ہوا اور اپنا موبائل وغیرہ وہیں ٹیبل پر رکھ کر وہ کمرے کی جانب مڑا۔

"فرش ہو کر آرہا ہوں تمہاری ان پیاری پیاری باتوں کا جواب کھانا کھانے کے بعد دوں گا ابھی الفاظ کی آمد نہیں ہو رہی"

وہ ہنس دی۔

"جاؤ جاؤ جلدی چینج کرو اس سے پہلے کہ میں سب کچھ اکیلے کھا جاؤں"

"کھا کر تو دیکھو..."

اس نے کمرے سے ہانک لگائی۔

"پہاڑی بکرا"

وہ مسکراتے ہوئے کھانا گرم کرنے کی خاطر ٹیبل کی جانب بڑھی تاکہ اوون میں لے جا کر گرم کر سکے۔

اسی اثنا میں ہمائل کا فون بجنا شروع ہو گیا۔

پہلے تو اس نے اگنور کیا کہ اس کے دفتر کی کوئی کال ہو گی مگر بار بار فون بجنے پر اسے تشویش ہوئی اور اس نے اٹھا کر سکرین پر جگمگاتا ہوا نمبر دیکھا۔ نمبر سیو نہیں تھا اور اس کے شروع میں کسی اور ملک کا کوڈ لکھا ہوا آ رہا تھا۔

"ہمائل تمہارا فون بج رہا ہے"

اس نے آواز دیتے ہوئے کہا مگر جواب نہ پا کر وہ سمجھ گئی کہ وہ نہا رہا ہو گا۔ فون ٹیبل پر دوبارہ رکھتے ہوئے اس نے برتن اٹھانے کی کوشش کی مگر پھر سے فون بج اٹھا تو اسے کوفت سی ہوئی۔

اس نے کال اٹھا کر موبائل کان سے لگایا تاکہ فون کرنے والے کو کھری کھری سنا سکے۔ بھلا آدھی رات کو بھی کوئی کسی کو ایسے فون کرتا ہے۔

"ہیلو"

فون سے آنے والی آواز نے ایک لمحے کے لئے اسے ساکت کر دیا۔ وہ ہمائل کی ہی آواز تھی جو فون کی دوسری جانب سے گونجی تھی۔ اس کے اگلے جملے اسے مزید شاک اور سرپرائز دینے کو کافی تھے۔

"میر..."

www.novelsclubb.com

اسے چند لمحے لگے تھے یہ سمجھنے میں کہ فون کرنے والا شخص ہمائل نہیں شامل ہے۔شاک کی حالت خوشی میں بدل گئی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے خود ہمائل کو کال کی ہے۔

"میر؟...ک۔کیسے ہو؟"

وہ جیسے جھجھک کر بول رہا تھا اور آواز میں افسردگی سی گھلی ہوئی تھی۔

"شامل..."

اس کے منہ سے اس کا نام نکلا تو دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

"کون؟آپ کون بات کر رہی ہیں؟"

بہت دیر کے بعد سوال کیا گیا تھا۔ہو بہو ہمائل کی آواز تھی۔

"م۔میں دملہ بات کر رہی ہوں۔تم شامل ہی ہو نا؟کہاں چلے گئے ہو؟تمہیں پتا ہے سب تمہیں کتنا یاد کرتے ہیں؟اور ہمائل...تم اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو؟تمہارا بھائی تمہیں دن

رات یاد کرتا رہتا ہے۔بے سکون رہتا ہے صرف تمہاری وجہ سے۔پلیز واپس آجاؤ۔وہ برتھ ڈتے تمہارے بغیر کیسے منا سکتا ہے؟"

وہ کیا بولتی جارہی تھی اسے خود بھی نہیں پتا چلا۔اسے بس شامل پر غصہ آرہا تھا۔

"بات تو کرو۔کیا عجیب چیز ہو؟ہر گزرتے روز کے ساتھ وہ تمہارے لیے مزید تڑپتا ہے ۔اگر تم واپس نہ آئے اور تمہاری وجہ سے ہمائل کی صحت کو یا کوئی ذہنی نقصان پہنچا تو قسم سے میں تمہیں مار ڈالوں گی۔"

ایک پرانے دوست کی طرح وہ اس پر بھڑاس نکال رہی تھی مگر جواب کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شامل تم سن رہے ہو؟سچ بول رہی ہوں میں تمہیں مار ڈالوں گی واپس آؤ"

وہ غصے سے کہہ کر چپ ہوئی۔

"مار تو ڈالا ہے۔مزید کیا مارو گی"

اور فون کاٹ دیا گیا۔

"ہیلو...شام"

اس کی بات سنے بغیر ہی وہ فون کاٹ چکا تو دملہ کو بے حد غصہ آیا۔اس نے کئی دفعہ دوبارہ کال کی مگر اس نے جواب نہیں دیا تھا۔

ہمائل اس خود غرض بھائی کی خاطر اپنے آپ کو تکلیف میں رکھے ہوئے تھا اس کا غصہ بہت بڑھ رہا تھا۔

کھانا گرم کرتے، ٹیبل پر لگاتے ہوئے اس کے دماغ پر اب یہی بات سوار ہو چکی تھی۔ہمائل کو کھانے کے بعد ہی بتانا چاہتی تھی کہ کم از کم وہ کھانا تو سکون سے کھالے۔

کچھ دیر کے بعد وہ ہلکے پھلے ٹراؤزر شرٹ میں باہر آیا اور کھانے کی فرمائش کی۔وہ اسے نارمل دکھائی دینے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی جبکہ دل ہی دل میں شامل کو دو لگانے کی شدت سے خواہش ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا تم کھا کیوں نہیں رہی؟"

وہ اپنے موبائل کا پوچھنا بھول گیا تھا۔ شاید اسے بھوک ہی اتنی لگی تھی۔

"کھا رہی ہوں بس سارے دن کی تھکن کی وجہ سے سستی ہو گئی ہے"

اس نے یہی بہانہ کرنا مناسب سمجھا۔

"توبی بی... میرا مطلب محترمہ مسز دلہ صاحبہ کچھ دیر آرام کر لیتیں نا۔ یہ سب کرنا ضروری تھا؟"

وہ بمشکل مسکرائی۔

"چائے میں خود بنالوں گا۔ تم پیو گی؟"

www.novelsclubb.com

اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

کافی دیر ان کے درمیان خاموشی حائل رہی۔

"ویسے بالاچ کے آنے کے بعد پلوشہ بھابھی بہت ڈپریسڈ سی ہیں۔"

ہمائل نے بات دوبارہ شروع کی۔

"ظاہر ہے... عورت کو حقیقی سکھ تو اس کی اپنی اولاد ہی پہنچا سکتی ہے نا۔ بس دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ ان کی یہ مراد جلد پوری کر دے۔"

وہ مسکرایا۔

"آمین"

وہ پھر سے خاموش ہوئی۔

"خیر تو ہے یہ اچانک تمہارے موڈ کو کیا ہو گیا ہے؟"

وہ جو کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا آخر بول پڑا۔

"کچھ نہیں وہ... وہ رشتے دار آنٹیاں الٹے سیدھے سوالات پوچھتی ہیں۔"

صبح ایک آنٹی سے سر کھپانے والی بات اسے یاد آئی تو اس نے جھٹ سے کہا۔

"کیسے سوالات؟"

کباب کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"وہی جو پلوشہ بھابھی سے پوچھے جاتے ہیں"

وہ تھوڑی جھجھک کر بولی تھی۔

"پلوشہ بھابھی سے؟"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"سمجھ جاؤنا"

ہمائل نے کندھے اچکا دیے۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"کچھ نہیں"

www.novelsclubb.com

وہ اٹھنے لگی تو یک دم ہمائل کے دماغ میں کلک سا ہوا۔

"رکو"

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

"بیٹھو اور کھانا کھاؤ۔ایسی باتوں پر دل جلانے لگو گی تو جی کی تم نے زندگی"

ایک شامل کی کال اور اوپر سے صبح کی یہی باتیں اس کا دماغ خراب کر رہی تھیں۔

"شادی کو ابھی صرف ڈیڑھ سال ہوا ہے۔ایسی کون سی بات ہو گئی کہ..."

"وہ مجھے بانجھ بول رہی تھیں"

اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ بولی تو اس نے کھانا چھوڑ کر دیکھا۔

"واٹ؟...کون؟"

اسے بہت حیرت ہوئی۔کیسے کیسے عجیب لوگ دنیا میں موجود تھے۔

"بھابھی کی امی اور ان کی رشتے دار۔پہلے وہ میری پرانی غلطیاں لے کر بیٹھی رہیں تو میں نے سن لیں۔پھر ممانی نے ان سے کہا کہ مسکان بھابھی نے انہیں یہ بات بتائی اور یہ بھی کہ تم دوسری شادی کرنے والے ہو"

اس کا منہ کھل سا گیا۔

"کیا؟..."

اسے سمجھ نہیں آئی کہ غصہ کرے یا ہنسے۔

"تمہاری بھابھی ایسی گھٹیا باتیں کہاں کہاں سے لاتی ہیں؟"

وہ ہنسی روکنے لگا۔

"یہ ہنسنے والی بات نہیں ہے ہمائل۔انہوں نے پورے خاندان میں میرا مزاق بنا کر رکھ دیا ہے۔اگر میری سگی بہن کی شادی نہ ہوتی تو میں کبھی بھی شرکت نہ کرتی۔اوپر سے یہ نیا سکینڈل۔اسی لئے میں اب تمہارے ساتھ ہی وہاں جاؤں گی۔نہ تو مجھے ان کو جواب دینا آتا ہے نہ میں ان سے بحث کر سکتی ہوں"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"میری بات سنو۔یہ سب اللہ کی مرضی اور اس کے راز ہیں۔کسی کو شادی کے بعد بہت جلد اولاد کی نعمت مل جاتی ہے اور کسی کے نصیب میں لکھی ہی نہیں ہوتی۔بھابھی کے ہاں اب دوسری دفعہ یہ نعمت آنے والی ہے تو اس میں بھی اللہ کی حکمتیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے خود اپنی قسمت نہیں لکھی۔وہ ایسے کیسے کسی اور کو طعنے دے سکتی ہیں؟اگر بالفرض ایسا کچھ ہوا بھی تو میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔تو یہ بھابھی کی فضول باتوں کا خناس ذہن سے نکال دو۔جب شادی کے اتنے سال بعد بھی گلباز لالہ نے بھابھی کو نہیں چھوڑا ،دوسری شادی نہیں کی،تو میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟اور چپ کر کھانا کھاؤ"

وہ بمشکل مسکرائی۔

ہمائل کو اب بھابھی کی باتیں کچھ زیادہ ہی عجیب لگنے لگیں تھیں۔اس میں کوئی بہت انہونی بات تو نہیں تھی کہ ڈیڑھ سال کے بعد ان کے ہاں کوئی خوشخبری نہیں آئی تھی۔یہ ان کا پرسنل معاملہ تھا جس میں مسکان کو یا کسی اور کو گھسنے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

عجیب ذہنی مریض ٹائپ عورت تھی جس کی لگام ہی کسنے والا کوئی نہیں تھا۔ابرار پر بھی اسے غصہ آیا۔اگر وہ دملہ کا بھائی نہ ہوتا تو وہ اس سے دوٹوک بات کر چکا ہوتا کہ اپنے بیوی کو لگام دے کر رکھے۔

"مجھے اب دوٹوک بات کرنی ہو گی۔ان کی ان حرکتوں سے کئی کئی دن ڈسٹرب رہتی ہے۔پتا نہیں کیسے کیسے لوگ رہتے ہیں اس دنیا میں۔اور اللہ جانے اس سے کیا دشمنی پالے بیٹھی ہوئی ہیں۔"

اس نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے سوچا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کے دن اس نے ہمائل کے ساتھ اپنے گھر سے ہی صبح صبح میکے جانا تھا۔اب اس کا گھر وہی تھا جہاں ہمائل رہتا تھا۔ابو کے جانے کے بعد میکہ تو جیسے برائے نام ہی رہ گیا تھا۔شاید وہ پہلی لڑکی تھی جسے میکے سے زیادہ سسرال کی یاد آتی تھی۔امی اور عاشی نہ ہوتیں تو وہ میکہ سمجھ کر ہمیشہ سوات ہی جاتی کیونکہ اسے وہاں ماں باپ دونوں کا پیار دینے والے بی جان اور آغا جان موجود تھے، بہنوں کی طرح خیال رکھنے والی پلوشہ اور لالہ رخ۔ارباز، گلباز کی صورت دو بڑے بھائی تھے جو اسے ابرار کی بے رخی کا دکھ بھی نہیں ہونے دیتے تھے۔ایک امی تھیں جن کی وجہ

سے وہ چلی جایا کرتی تھی ورنہ اس کا بس چلتا تو وہاں کا رخ بھی نہ کرتی جہاں قدم رکھتے ہی بھائی بھابھی کا منہ ہی بگڑ جایا کرتا تھا۔انسانی فطرت ہے کہ جہاں عزت اور پیار ملے انسیت بھی اسی جگہ سے ہوتی ہے۔اس کے لیے اپنا میاندم والا گھر سسرال نہیں میکہ ہی تھا جہاں اسے ہر طرح کا ذہنی سکون، پیار اور عزت میسر تھی۔لوگوں کی گھٹیا باتوں سے دور وہ خود کو پر سکون محسوس کرتی تھی۔

سوات میں بی جان، آغا جان کے ساتھ آج کل لالہ رخ اور ارباز اپنے تینوں بچوں کے ساتھ رہ رہے تھے۔وہ لوگ شادی پر نہیں آسکے تھے کیونکہ لینڈ سلائیڈ نگ کی وجہ سے راستے وغیرہ بند تھے جن پر کام ہو رہا تھا مگر انہوں نے ہمائل سے کہہ کر اپنی جانب سے بہت سارے تحفے تحائف بھجوائے تھے۔کراچی سے پلوشہ اور گلباز خاص عائشہ کی شادی کے لئے آئے ہوئے تھے۔

"دملہ... چلو بھی دیر ہو رہی ہے"

وہ کلائی پر گھڑی پہنتا ہوا اسے عجلت میں آواز دے رہا تھا۔ سفید شلوار قمیص پر جامنی رنگ کی واسکٹ پہنے نک سک سا تیار وہ ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔

زرتاشہ ہوتی تو اپنے بھائی کو بری نظر سے بچانے کے لیے نا جانے کتنی ہی دعائیں اور آیات پڑھ کر اس پر دم کر دیتی۔

گلباز اور وہ خود تیار ہو چکے تھے مگر دلہ اور پلوشہ کمرے میں گھسی ہوئی ابھی تک تیاریوں میں لگی ہوئی تھیں۔

وہ پلوشہ کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا اور دستک دے کر ان کو آواز دی۔

"بھابھی... جلدی کریں۔ دلہ کچھ تو خیال کرو۔"

کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے پھر سے دستک دی۔

"بھابھی، بھابھی، بھابھی، بھابھی"

اس نے جیسے بچوں کی طرح رٹ لگا دی۔

"دملہ،دملہ،دملہ،دملہ،دملہ"

دروازے کے پار ہنسنے کی آواز آئی تو اس نے نام لینا جاری رکھا۔

"بکواس مہ کوا"

(بکواس نہ کرو)"

پلوشہ کی مصنوعی غصے والی آواز سنائی دی تو وہ ہنس دیا کیونکہ اسے پتا چل چکا تھا دونوں تیار ہیں بس انہیں ستانے کے لئے ایسا کر رہی ہیں۔

"میں اندر آرہا ہوں"

اس نے دروازہ کھول دیا اور کمرے میں داخل ہوا۔

پلوشہ دملہ کو سامنے کھڑا کیے کھڑی تھی۔اس کی پشت اس کی جانب تھی۔

"بے صبرے انسان۔"

پلوشہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو دملہ بھی مڑی۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل کے لئے وہ اس سے نظریں نہ ہٹا سکا۔

ڈارک پرپل اور سلور کلر کے کنٹراسٹ لہنگے میں ملبوس، بالوں کا جوڑا بنائے انہیں مختلف قسم کے موتیوں سے سجائے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

اس کے لہنگے کا جامنی رنگ اس کے واسکٹ کے رنگ سے ملتا تھا۔

وہ بلا اختیار مسکرایا۔

"مجھے لگتا ہے دملہ تم اپنے میاں سے ہی کہو کہ یہ جھمکے پہنا دے"

وہ شرارتی سا انداز اپناتے ہوئے کمرے سے نو دو گیارہ ہو گئی۔

وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ سے جھمکا لے لیا۔

"پہنا دوں؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا تو اس نے آرام سے اسے جھمکا پہنا دیا۔

"شرما ایسے رہی ہو جیسے ہماری شادی ہو رہی ہے؟"

اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"اپنی شادی پر تو میرا دل چاہ رہا تھا دلہے صاحب کا سر پھوڑ دوں"

وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو ہر زاویے سے دیکھنے لگی۔

"یوں ہی گھورتے رہو گے یا کوئی تعریف وغیرہ بھی کرو گے؟"

کچھ دیر انتظار کے بعد وہ خود ہی بول پڑی تھی۔

"ٹھیک ہی لگ رہی ہو۔ مناسب سی"

وہ چڑ کر اس کی جانب گھومی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو مناسب لگ رہی ہوں لیکن تم بہت برے لگ رہے ہو۔"

وہ ہنسا۔

"بہت برے ہو تم"

اس کا موڈ خراب کر کہ وہ خود ہنس رہا تھا۔وہ پیر پٹختی ہوئی اسے ٹھوکر کرواکر باہر کو جانے لگی تو ہمائل نے بازو سے پکڑ کر اسے روکا۔

"ای زما جانانہ..."

اس کے بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ محبت آمیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تہ زما د پارہ ڈیرہ قیمیتی یے"(تم میرے لیے بہت قیمتی ہو)

"دہ زڑہ قرارا"(میرے دل کا قرار)

اس نے اس کے مہندی بھرے دونوں ہاتھوں کو نرم سی گرفت میں لیا۔

"چہ بس ہر وخت ستہ پہ ستر گو کے ڈوب وے"

(میں تمہاری آنکھوں میں ہمشہ کے لیے ڈوب جانا چاہتا ہوں)

وہ شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں چرا گئی کیونکہ اسے اب اچھی طرح سمجھ آ رہی تھی کہ وہ کیا بول رہا ہے۔

"تمہیں میرے منہ سے تعریفیں سننے کے لئے کسی سنگھار کی ضرورت نہیں۔ میری بیوی سادگی میں ہی بہت خوبصورت ہے۔ تمہاری ان خوبصورت آنکھوں نے تو ہمیں کب کا دیونہ بنا رکھا ہے لیونی... کیا ابھی بھی میری محبت کو تمہارے دل تک رسائی کے لیے لفظوں کی ضرورت ہے؟"

دملہ نے چند لمحے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں موجود اپنا عکس دیکھا اور پھر نظریں ہٹا لیں۔ آج نا جانے کیوں وہ اسے پہلے سے زیادہ پیارا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے

اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے"

اس نے آہستہ سے شعر کہا تو ہمائل مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"پشتو کے ساتھ ساتھ کیا شعر و شاعری کا بھی بخار چڑھا ہے؟"

اس نے نفی مین سر ہلایا۔

"نہیں۔بس ڈر لگ رہا ہے۔"

اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ڈر؟کیسا ڈر؟"

وہ کچھ پریشان سی ہوئی۔

"تمہاری آنکھوں میں جھلکتی یہ محبت اگر کبھی نفرت میں بدل گئی تو؟اگر تمہاری یہ آنکھیں مجھ سے خفا ہو گئیں تو؟اگر تم..."

www.novelsclubb.com

"شش..."

اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اسے چپ کروایا۔

"مسز ہمائل فاروق خان۔ایک پولیس آفیسر کو اپنی محبت میں دیوانہ بنا کر اور پھر اس قسم کے الٹے خدشات پال کر اپنا اور اس بے چارے آفیسر دونوں کا دماغ خراب کر کہ ذہنی ٹارچر

دینے اور اپنی محبت کے جادو سے اسے اسیر کرنے کے جرم میں آپ کو ساری زندگی کے لیے قیدِ محبت کی سزا سنائی جاتی ہے۔آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے۔

You are under arrest for life time imprisonment.

وہ دھیرے سے ہنسی اور اس کا ہاتھ ہٹایا۔

"بولیں کیا آپ کو یہ سزا قبول ہے؟"

"ہاں قبول ہے"

اس نے فوراً کہا۔

"سوچ لیں ساری عمر ساتھ نبھانا پڑے گا اور اپنے اس پہاڑی بکرے کو بھی جھیلنا پڑے گا۔قبول ہے؟"

"قبول ہے"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ اس قیدِ محبت کو دل سے قبول کرتی ہیں؟"

جی قبول ہے...دل و جان سے"

"بھئی نکاح مبارک ہو"

وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگانے ہی والا تھا کہ کسی کی آواز نے انہیں چونکا دیا۔

"لو بھئی پلوشہ۔ہم تو عائشہ کی شادی پر جا رہے تھے یہاں ایک اور جوڑی تیار بیٹھی ہے۔دیور کی شادی تمہیں بہت بہت مبارک ہو"

وہ دونوں دروازے میں کھڑے ہنس رہے تھے۔انہیں دیکھ کر دلہ کا چہرہ سرخ ہوا۔

"وہ۔میں بھائی وہ"

اب دلہ کو الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

گلباز شرارت میں ہمائل تک آیا اور اس کے گلے ملا۔

"شادی بہت بہت مبارک ہو۔"

پھر اس نے دلمہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"Welcome to our family dear sister "

وہ ہونٹ بھینچ کر ہنسی اور شرمندگی دونوں چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔

"یار لالہ...بندہ دستک دے کر تو آسکتا ہے نا"

گلباز ہنسا۔

"دروازہ پورے کا پورا کھلا ہوا تھا دلہے میاں۔اب اگر تم دونوں کا نکاح ہو گیا ہو تو چلیں؟ اصلی شادی والے انتظار کر رہے ہوں گے"

"آرہے ہیں۔آپ کو تو میں پوچھ لوں گا"

گلباز ہنستے ہوئے پلوشہ کا ہاتھ تھامے باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب...سارا کچھ خراب کر کہ اب چلے گئے ہیں۔اور تم بھی سن لو۔اعتماد کے ساتھ وہاں ہر کسی کا سامنا کرنا۔لوگ باتیں بھی کریں گے اور طعنے بھی دیں گے۔میں ہر جگہ تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا اس لئے اپنا دفاع کرنا خود سیکھو۔"

وہ بڑبڑاتا ہوا باہر کو چل دیا تو دملہ اس کا ہاتھ تھامے ہنستی ہوئی اس کے ساتھ ساتھ کھنچتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی حال میں وہ جتنا بھی نظر انداز کرتی سچ وہ جانتی تھی کہ وہ اور ہمائل خاندان والوں کا موضوعِ گفتگو بنے ہوئے ہیں۔

لوگ اسے خوش باش دیکھ کر جہاں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کر رہے تھے وہیں ہمائل کا ساتھ اسے خود اعتمادی مہیا کر رہا تھا۔

جب وہ اس کے ساتھ تھا تو باقی غیروں کی اسے کوئی پرواہ تھی ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

آج عائشہ اور عارش کی شادی کا دن تھا۔اگلے ہی دن ان دونوں کا اور ارتیج کی بارات ایک ساتھ تھی۔عائشہ کے نکاح کے وقت ابو کو یاد کر کہ دونوں بہنیں بہت روئیں لیکن دنیا کا دستور تھا کہ جانے والے چلے جاتے ہیں دنیا کے کام نہیں رکتے۔انہیں ابو کو اب اپنی یادوں میں ہی زندہ رکھنا تھا۔

سب مہمانوں اور رشتے داروں سے بہت اعتماد سے ملی۔وہ خوش تھی تو اس سے ان کو بھلا کیا تکلیف تھی یہی سوچ کر اس نے سب کی باتوں کا باوقار طریقے سے جواب بھی دیا اور ان کی بولتی بھی بند کروائی تھی۔

"ماشاءاللہ بہت خوش لگ رہی ہو دلہ بیٹی۔سسرال بھا گیا ہے تمہیں"

www.novelsclubb.com

امی اسے دور کی رشتے داروں سے ملوانے لائیں تو انہوں نے اس سے ملتے ہوئے کہا۔

"جی آنٹی اللہ کا کرم ہے۔سب بہت اچھے ہیں"

ان عورتوں میں مامی بھی کھڑی تھیں اور وہی عورت بھی شامل تھی جن کے ساتھ مل کر مامی نے اس کے خلاف باتیں کی تھیں۔وہ رشتے میں مامی کی بھابھی تھیں۔

ان سے ملتے ہوئے لاشعوری طور پر اس نے ہمائل کی جانب دیکھا جو اسے ابرار کے ساتھ کھڑا ہوا نظر آیا۔ دونوں مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے۔ وہ گھر کا بڑا داماد تھا سو اسے ہی آگے ہونا تھا۔

شکر یہ تھا کہ ابرار بھائی کی چڑ صرف دملہ تک محدود تھی۔ وہ ہمائل کے ساتھ اچھا ہی پیش آتے تھے۔

"یہ تمہارا میاں ہے نا؟"

اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے انہوں نے سوال کیا۔

"جی وہ میرا بڑا داماد ہے ہمائل۔ داماد کم بیٹا زیادہ ہے۔ بہت پیارا بچہ ہے۔ ماشاءاللہ۔"

امی نے اس کی جگہ جواب دیا تھا۔

وہ مروتاً مسکرائیں۔

"ہاں اچھا ہی ہے تب ہی اتنی بڑی بات کو نظر انداز کر دیا نا۔ بہت اچھی قسمت ہے تمہاری صاعقہ۔ چھوٹا داماد اپنا ہی بھتیجا ہے اور بڑا والا اتنا اعلیٰ ظرف۔ نہیں میرا مطلب ہے لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے رہتے ہیں نا۔"

امی اور دلہ دونوں نے ہی ان کا طنز سمجھ لیا تھا۔ لوگ کب اس کی غلطیوں کو بھولیں گے؟

پہلے اس کا دل ڈوبا اور اس نے ہمائل کی جانب ہاری ہوئی نظروں سے دیکھا۔ اسی لمحے اس نے بھی دیکھا اور مسکرا دیا۔

بس اس کی ایک مسکراہٹ ہی اس کو اعتماد دینے کے لئے کافی تھی۔ وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ اس کا یہ مسکرا دینا ہی اس لیونی کی کتنی بڑی طاقت تھی۔ جب وہ اس پر اعتبار کرتا تھا تو اسے کسی دوسری کی ضرورت تھی بھی نہیں۔

اس نے مسکرا کر ہمائل سے نظریں ہٹائیں۔

www.novelsclubb.com

"لوگوں کا کیا ہے آنٹی۔وہ تو کچھ بھی بکواس کرتے رہتے ہیں۔جیسے کہ میں نے کل ابھی نائلہ پھوپھو کو کہتے سنا تھا کہ توصیف یونیورسٹی سے اس وجہ سے نکالا گیا کیونکہ اس کا ڈگز کا کوئی چکر تھا۔"

اپنے بیٹے کی کا نام سن کر ان کی مصنوعی مسکراہٹ بھی پھیکی پڑ گئی تھی۔مامی کا رنگ بھی اپنے بھتیجے کا سن کر بدلا تھا۔

"اب ظاہر ہے میں یقین تو نہیں کر لوں گی نا...لوگ تو کچھ بھی بولتے رہتے ہیں۔میرا شوہر لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دیتا۔جب وہ دھیان نہیں دیتا تو مجھے بھلا کیا فرق پڑ سکتا ہے کوئی کچھ بھی بکتا رہے۔"

www.novelsclubb.com

امی نے اسے گھور کر چپ رہنے کا کہا۔

"ویسے ہمائل آج کل اسی طرح کے کیسز کو دیکھ رہا ہے۔میں نے تو اس سے کہا تھا کہ ہمارا توصیف بہت شریف بچہ ہے۔تمہیں اگر کوئی اس قسم کی بات یہاں شادی حال میں بولے

تو یقین مت کرنا۔اصل میں وہ کانوں کا کچا نہیں ہے ناورنہ لوگ تو کیا کیا بول بول کر دماغ خراب کر دیں"

ان سب کے چہروں سے ناگواری واضع دکھائی دی تو اس کے دل کو کچھ سکون ملا۔ کبھی کبھی اپنی ذات کی خاطر تھوڑا سا بد تمیز ہونا پڑتا ہے۔

"چھوڑو کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔وہ سمرین کیسی ہے بھابھی؟"

امی نے موضوع بدلنے کی کوشش کی۔مامی اب ان کی چھوٹی بیٹی کی ساس تھیں۔ کبھی کبھی دملہ کو حیرت ہوتی تھی کہ امی نے عائشہ کے لیے ہاں کی ہی کیوں جب ان کو اپنی بہو اور بھابھی کی خصلت کا پتا تھا۔شاید ان کو عارش پر اور اپنے بھائی پر اعتبار تھا جو بار بار عائشہ کو باہر لے جانے کے وعدے کیے ہوئے تھے۔

"ہاں وہ بلکل ٹھیک ہے ماشاءاللہ..اپنے گھر میں خوش باش ہے۔اللہ نے خوشخبری سے نوازا ہے"

موضوع گھوم کر پھر اس پر آجاتا اس نے وہاں سے معذرت کر کہ چلنا ہی مناسب سمجھا۔

پلوشہ کو ارتیج سب سے ملوا رہی تھی۔آج اس کا فنکشن نہیں تھا اسی لئے وہ مہمانوں کی آؤ بھگت میں لگی ہوئی تھی۔

ہمائل دور سے دملہ کے تاثرات کب سے نوٹ کر رہا تھا۔اب جب کہ دملہ بھابھی کے ساتھ غیر آرام دہ سی کھڑی نظر آئی تو اس کا صبر بھی جواب دے گیا تھا۔

"ابرار بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"

اس نے آہستہ آواز اور بہت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے یار بولو"

ہمائل مسکرا بھی نہ سکا۔

"یہاں نہیں کہیں الگ چلیے"

اس کی سنجیدگی ابرار کو کھٹکی۔

وہ مہمانوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے حال سے باہر پارکنگ کی جانب آ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بولو... کیا بات ہے۔ کھل کر کہو"

اس نے کچھ لمحوں کا توقف کیا۔

"میں جانتا ہوں ایسی بات کے لیے یہ مناسب موقع نہیں ہے لیکن اب پانی سر سے بہت اوپر جا چکا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ میں مزید برداشت کر پاؤں گا"

ابرار کا دل زور زور سے دھڑکا کہ کہیں اسے دملہ کے پرانے "کرتوت" نہ پتا چل گئے ہوں۔

"کیا ہو گیا ہے؟ کھل کر بتاؤ"

اس نے جھجھکتے ہوئے سوال کیا۔

"پہلی بات تو یہ کہ میں آپ کا امپلائی نہیں ہوں، نہ ہی میری بیوی آپ کی نوکر ہے۔ میں اب تک چپ تھا تو صرف اس وجہ سے کیونکہ میں آپ کو بڑا بھائی سمجھتا ہوں اور مسکان بھابھی کو لالہ رخ بھابھی اور پلوشہ بھابھی کی طرح ہی سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کا جو دل چاہے گا وہ کریں گے۔ ان کی عجیب و غریب باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔ اگر وہ صرف

www.novelsclubb.com

میرے متعلق بات کرتیں تو میرا یقین کریں میں ایک لفظ تک نہ کہتا مگر بات میری بیوی کی ہے، میری عزت کی ہے۔"

ابرار نے پہلی دفعہ اس کے منہ سے ایسی کوئی بات سنی تھی۔ وہ کوئی جواب نہ دے پایا۔

"احسن چاچو کے جانے کے بعد آپ گھر کے بڑے ہیں، اپنی بہنوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔ بات کلیئر کر کہ بولوں تو میں شادی کے پہلے دن سے نوٹ کر رہا ہوں بھابھی کا رویہ عائشہ کے ساتھ تو ٹھیک ہے مگر دلملہ کے ساتھ عجیب ہے بلکہ بہت ہی زیادہ عجیب ہے۔ پہلے میں ہر گھر کے نند بھابھی والے جھگڑے سمجھ کر اگنور کرتا رہا مگر معذرت کے ساتھ بھابھی اپنی لمٹس کراس کر رہی ہیں"

www.novelsclubb.com

ابرار نے کچھ کہنے کو لب کھولے۔

"وہ ہر فنکشن میں اسے بے عزت کرتی ہیں جس کے بعد وہ بہت ڈسٹرب ہو جاتی ہے۔ بہت ہرٹ ہوتی ہے۔ میری بات کو مائنڈ مت کیجئے گا مگر اب وہ صرف آپ کی بہن نہیں ہے۔ ہمارے گھر کی عزت ہے اور ہم ہر گز یہ برداشت نہیں کرتے کہ ہماری عزت کو یوں

بلاوجہ رسوا کیا جائے۔ گلباز لالہ بہت مختلف طبیعت کے آدمی ہیں اگر انہوں نے یہ باتیں سن لیں معاملہ بہت بڑھ سکتا ہے"

ابرار اس کی توقع کے برعکس غصہ کرنے کی بجائے پریشان سا نظر آیا۔

"ہمائل دیکھو۔ وہ اس کی عادت ہی ایسی ہے وہ..."

"بھابھی کی عادت کیا ہے کیا نہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ نہ ہی میں کسی سے ڈرتا ہوں"

ابرار کی بات کاٹتے ہوئے وہ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ نہ تو بچی ہیں نہ دلہ ان سے لے کر کھاتی ہے جوان سے دب کر سب کچھ سہتی رہے۔ وہ اپنے شوہر کے گھر پر خوش باش اپنی زندگی جی رہی ہے۔ جب تک میں زندہ ہوں اسے

آپ کے در پر طعنے سننے کے لئے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ جس دن مر گیانا اس دن تھوڑی انسانیت دکھا کر بیوی کے ساتھ ساتھ بہن کا بھی سوچ لیجئے گا"

ابرار نے ہونٹ کاٹے۔ یہ بات امی یا دملہ کہہ رہی ہوتی تو وہ کبھی نہ سنتا۔ ہمائل بہنوئی تھا اس کی کہی باتوں کو سننا ہی تھا۔ گھر کے داماد کا پلہ بھاری ہی ہوتا ہے۔

"میں نے بہت صبر کیا تھا بھائی کہ میں یہ باتیں نہ کروں کم از کم اس موقع پر تو بلکل نہ کروں لیکن معذرت کے ساتھ کہہ رہا ہوں مجھے میری بیوی کی فیلنگز اور عزت آپ لوگوں کے جذبات اور ریپیوٹیشن سے زیادہ پیاری ہے۔ اس نے جو کچھ کیا وہ اس کا ماضی تھا جس سے کسی اور کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ غلطیاں سب سے ہوتی ہیں۔ آپ سے، مجھ سے کسی سے بھی ہو سکتی ہیں۔ دوسروں کی غلطیاں معاف کرنے کا بھی ظرف پیدا کریں۔"

وہ چونکا۔

"تم... تم جانتے ہو؟"

اس کا دل دہشت زدہ سا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمائل مسکرایا۔

"نہ بھی جانتا ہوتا تو بھابھی نے اس کے خلاف جو جو اول فول باتیں کی ہوئی ہیں کیا وہ مجھ تک نہ پہنچتیں؟ آپ کو اگر اتنی ہی فکر تھی کہ یہ سب مجھ تک نہ پہنچے تو مسکان بھابھی اور اپنی محترم ساس کو سمجھا کر رکھتے۔"

اس نے نظریں چرائیں۔

"دملہ ایسا کچھ نہیں کرے گی جس سے مجھے یا آپ کو کسی بھی طرح کی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ یہ تو شکر ہے یہ کہ سب بکواس باتیں میں نے سنی ہیں اگر گلباز لالہ سن لیتے یا شامل..."

www.novelsclubb.com

وہ رکا۔

"اگر یہاں میری جگہ شامل ہوتا تو وہ آپ سے یا بھابھی سے اتنی تمیز سے کبھی بات نہ کرتا۔ آپ جانتے ہیں ہم عزت اور غیرت کے لیے کس حد تک جا سکتے ہیں؟"

اس ابرار کے جواب کی خاطر وقفہ لیا۔

"بات یہ نہیں ہے ہمائل۔مسکان شروع سے ہی ایسی ہے۔ابھی اس کی طبیعت ایسی ہے تم جانتے ہو۔اور یہ عورتوں کے معاملات ہیں۔دملہ کو عورتوں کے معاملے میں تمہیں نہیں لانا چاہئے تھا۔"

بیوی کے دفاع کی خاطر وہ پھر سے بہن کو قصوروار ٹھہرا رہا تھا۔

اسے ہر رشتے کو اپنی حدود میں نبھانا آتا ہی نہیں تھا۔

"اس نے مجھ سے کچھ نہیں کہا بھائی۔نہ ہی آپ اسے الزام دیں گے۔عورتوں کی بات تب تک رہتی جب تک مسکان بھابھی کے پھیلائے ہوئے جھوٹ صرف آپ کے گھر تک محدود رہتے۔آپ جانتے ہیں وہ آج کل کیا کہتی پھر رہی ہیں؟"

ہمائل کے ماتھے پر بل دیکھ کر ابرار بھی تھوڑا نرم پڑا تھا۔

"کیا؟"

"میں پھر سے معذرت کر رہا ہوں لیکن یہ گھٹیا بات اور ہمارے پرسنل معاملات آپ کی بیوی ہی دنیا جہان میں نشر کرتی پھر رہی ہیں اس لیے آپ کو بتانا پڑ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ تھوڑا سا جھجھکا۔

"آپ کی بیوی نے آپ کے خاندان میں پہلے تو میرے اور اس کے جھوٹے افیئر کے متعلق فضول گوئی کی ہوئی ہے جبکہ ایسا کچھ تھا ہی نہیں۔مزید باتوں کو تو گن بھی نہیں سکتے۔ابھی تازہ ترین بریکنگ نیوز یہ دی ہوئی ہے کہ دلمہ بانجھ ہے اور میں اسے چھوڑنے والا ہوں،اس کا کسی اور لڑکے سے افیئر چل رہا ہے وغیرہ وغیر"

ابرار کی آنکھیں پہلے شاک سے پھیلیں پھر شرمندگی سے سر جھک گیا۔

"یہ کوئی بات ہے سارے خاندان میں کہنے والی؟اگر میری ماں یا میری بہن ایسی بات آپ کی بیوی کے متعلق کرتی یا دلمہ ہی ابھی بھری محفل میں بھابھی کے متعلق یہی فضول باتیں کہتی تو آپ کیسا ردِ عمل دیتے؟مین دوبارہ یاد کروا رہا ہوں کہ وہ عورت جو آپ کی بہن ہے وہ میرے نکاح میں ہے۔میری بیوی ہے اور ہمارے خاندان کی عزت ہے۔جہاں بات عزت کی آ جاتی ہے وہاں ہم کسی کا لحاظ نہیں کیا کرتے"

اس کے تاثرات دیکھ کر ابرار کو احساس ہو چکا تھا کہ مسکان واقعی حد پار کر چکی ہے۔ ہمائل ابھی بھی ان جلی کٹی باتوں کا ذکر نہیں کر رہا تھا جو وہ اس کو سنایا کرتی تھی۔

"ہمائل آئم سوری۔ پتا نہیں وہ کیا کیا بول دیتی ہے۔ میں بات کروں گا"

وہ مسکرانے کی کوشش کرنے لگا۔

"بات نہیں آپ وارننگ دیں گے۔ آئندہ اگر انہوں نے یا ان کی ماں نے کچھ بھی الٹا سیدھا کہا یا کیا یا دوبارہ سے میں نے ان کی وجہ سے دملہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو میں برداشت نہیں کر سکوں گا۔"

کچھ پل خاموشی کی نذر ہو گئے۔

"میں بہت شرمندہ ہوں بھائی کہ مجھے آج ہی یہ سب کہنا پڑا لیکن میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ بزی روٹین ہے ہو سکتا ہے اس کے بعد مجھے وقت نہ مل سکے۔ آپ دیکھ لیں آپ نے بھابھی سے کیسے بات کرنی ہیں اگر پھر بھی وہ یہ سب جاری رکھتی ہیں تو مجھے ان سے خود بات کرنی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

پھر میں آپ کا بہنوئی بن کر نہیں صرف ایک شوہر بن کر بات کروں گا جس کی بیوی پر وہ بلاوجہ کیچڑ اچھال رہی ہیں۔اگر دوبارہ یہ سب ہوا تو سوری پھر میں اپنی بیوی کو ایک لمحے کے لیے بھی ایسی جگہ پر نہیں آنے دوں گا جہاں اس کی عزت نہ ہو۔"

ابرار نے اسے شرمندہ نگاہوں سے دیکھا۔

"اچھا تم غصہ مت کرو میں سمجھاؤں گا۔وہ آئندہ ایسا کچھ نہیں کرے گی"

اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے اس نے معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کی۔

"جی یہی بہتر ہو گا"

وہ بھی مسکرا دیا۔اس کی عادت تھی کہ وہ فوراً معاف کر دیا کرتا تھا۔

"چلیں اب؟سب انتظار کر رہے ہوں گے"

وہ بلکل پہلے کی طرح نارمل ہو گیا تھا مگر ابرار اب شرمندہ اور پریشان سا دکھائی دے رہا تھا۔

دونوں جب ایک ساتھ حال میں داخل ہوئے تو پھر سے مہمانوں کے ساتھ مصروف ہو گئے۔ہمائل کے تاثرات سے ذرا برابر بھی پتا نہیں چل رہا تھا کہ کوئی ایسی بات ہوئی بھی ہے۔

"کہاں چلے گئے تھے تم؟"

اسے دیکھتے ہی دلمہ اس تک پہنچی اور آتے ہی باتیں سنانے لگی۔

"غائب ہی ہو جاتے ہو۔ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو گئی ہوں۔ایک جگہ ٹک بھی جایا کرو۔"

اس نے کندھے اچکا دیے۔

"ضروری کام تھا"

وہ مسکرائی۔

"اپنا گفٹ نہیں لینا کیا؟"

ہمائل نے تعجب بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"کیا؟آریو سیریس؟"

www.novelsclubb.com

اسے لگا تھا وہ مزاق کر رہی ہے۔

"جی بکل سیر ئس ہوں اور یہ آفر محدود مدت کے لیے ہے۔اگر آپ مزید کسی کام سے باہر چلے گئے تو گفٹ کینسل"

اس نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں مانتا ہی نہیں۔ضرور تمہارے دماغ میں کچھ اور چل رہا ہو گا۔تم اور سب کے سامنے مجھ سے اظہارِ محبت کرو گی۔"

وہ مسکرائی۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا کہ کسی کو کیا پرابلم ہے؟ہم میاں بیوی ہیں میں تمہیں کچھ بھی کہہ سکتی ہوں۔ویسے بھی جب تم میری تعریف کرتے ہو،اتنے پیارے پیارے لفظوں سے اظہار محبت کرتے ہو تو میرا بھی تو کچھ فرض نکلتا ہے نا۔"

اس نے منہ کھولے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"خیر تو ہے؟"

اس نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا۔

"ٹھیک ہی لگ رہی ہو۔ سر پر چوٹ وغیرہ لگی ہے؟"

وہ مصنوعی تشویش ظاہر کرتے ہوئے بولا۔

"راشہ (آؤ)"

وہ اس کا بازو پکڑ کر گھر والوں کے بیچ آ کر کھڑی ہو گئی۔

مسکان کرسی پر بیٹھی ہوئی امی سے کچھ بات کر رہی تھی۔ ارتیج، ابرار، مامی سب لوگ اسے ٹیبل کے آس پاس اکٹھا ہو کر کچھ بات کر رہے تھے۔

"ہاں دملہ تم ایسا کرنا گھر جا کر جو گفٹس والے شاپرز ہیں ان کو..."

امی اسے کام سمجھانے لگیں کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اسے کیا کرنا تھا۔ وہ صحیح وقت کا انتظار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل..."

اس نے شرارتی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا نام پکارا۔

"جی"

وہ کچھ دیر رکی۔

"زما خکلی جانان...زہ تاسرہ مینہ کوم"

وہ مسکرا دیا۔

تو اسی لئے وہ اتنے اعتماد سے اسے "گفٹ" دینے پر راضی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تہ زمادہ ستر گو خکلاي"

(تم میری آنکھوں کی خوبصورتی ہو)

وہ ہونٹ بھینچ کر مسکرانے لگا۔

وہ اکثر اس سے کہا کرتا تھا کہ وہ اس کی خوبصورت آنکھوں میں ڈوب جانا چاہتا ہے۔ دملہ اسی کا جواب دے رہی تھی کہ اس کی آنکھوں کی خوبصورتی تو وہی ہے۔

"زمادہ زڑہ ارمان"

(میرے دل کے ارمان)

اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"ستہ دی ستر گو لیونی کڑم"

(تمہاری آنکھیں مجھے پاگل بنا دیتی ہیں)

آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

اب وہ لیونی کہلائے جانے کا جواب دے رہی تھی۔

"زڑہ می تاوڑی دی"

(تم میرا دل لے چکے ہو)

www.novelsclubb.com

آہستہ لہجے میں کہتی وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

"زہ نہ پرتہ د ژوند تصور نشم کولی"

(میں تمہارے بغیر زندگی کا تصور نہیں کر سکتی)

اس کے الفاظ اس کے دل کے حقیقی ترجمان تھے۔

"زہ پہ ویاړ سرہ د وار کور ته اعتراف کوم چې زہ نه تہ سره ډیره مینه لرم"

(میں اس پورے خاندان کے سامنے فخر سے اقرار کرتی ہوں کہ مجھے تم سے بے حد، بے حد، بے حد محبت ہے۔)

آنکھیں بند کیے وہ اب شرمیلی سے مسکراہٹ کے ساتھ ہنس رہا تھا۔

اس نے تو صرف آئی لو یو کہنے کا کہا تھا مگر دملہ نے اسے اس کے اگلے پچھلے سارے حساب لوٹا دیے تھے۔ہاں کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی مگر یہ تو اس نے شرط رکھی ہی نہیں تھی کہ کون سی زبان استعمال کرنی ہے۔

"اہمم۔اہمم"

ارتیج کی شرارتی سی مصنوعی کھانسی نے انہیں متوجہ کیا۔

"بڑے تیز ہو رہے ہو دونوں۔"

اس نے آبرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا تو دملہ نے اسے گھورا۔

"کیا بات کر رہی ہو دملہ؟اب اسے بھی تھوڑی بہت پشتو آگئی ہے تو یہ اللہ جانے ہمارے خلاف کیا کیا باتیں کرتے ہوں گے"

امی کی بات پر سب ہنس دیے۔

"نہیں پھوپھو۔ان دونوں کو ایک دوسرے سے فرصت ملے تو کسی اور کی برائی کریں نا۔ویسے ان سب میں سے ایک جملے کا مجھے بہت اچھی طرح پتا ہے۔یاد ہے ہمائل بھائی۔لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی یوں پبلک پلیس پر چکر کیا ہے؟"

دونوں نے اسے سب کی نظروں سے بچ کر گھورا۔

"کیا بات کر رہی تھی یہ؟"

سب کے لبوں پر یہی سوال تھا۔

"ارے مجھے کیا پتا؟ میں تو مزاق کر رہی تھی۔ ویسے کسی جانان لڑکی کی بات کر رہی تھی شاید...ہے نا دلہ"

ہنسی ضبط کرتے ہوئے اس نے کہا تو کھانس کر اسے تنبیہہ کی کہ انسان بنے۔

"ہ...ہاں وہ۔ مامی۔ وہ میاندم میں میری سہیلی ہے جانان۔ اس کا بتا رہی تھی کہ اس سے بات ہوئی اور بس اسی کی بات بتا رہی تھی"

دلہ کی بات سن کر اریج کو مزید شرارت سوجھی۔ اسے واقعی باقی باتوں کا تو مطلب معلوم نہیں تھا لیکن زماجانان اور زہ تاسرہ مینہ کوم کا مطلب اچھی طرح پتا تھا جسے جوڑ توڑ کر اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ کسی جانان لڑکی کی بات تو ہرگز نہیں کر رہی تھی۔

"اچھا تو پھر ہمائل بھائی کیوں شرمیلا شرمیلا سا مسکرا رہے تھے؟"

دملہ نے دانت پیس کر اسے آنکھیں دکھائیں۔

"میں تو چلی..."

دملہ کو شرارت سے ٹھوکر کرواتے ہوئے وہ خود رفو چکر ہو چکی تھی اور اب وہ بے چاری ان سب کی نظروں اور سوالات کا جواب دے رہی تھی۔ جیسے تیسے وہ ان سے جان چھڑوا کر دور ہٹے تو اریج کو ڈھونڈنے لگے۔

"کتنی چالاک عورت ہے توبہ..."

دملہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خیر ہے پتا بھی چل جاتا تو کیا تھا؟ ویسے تم نے چیٹنگ کی ہے"

"خبردار اب جو تم نے کوئی الٹی سیدھی فرمائش کی"

ہمائل اسے کندھوں سے پکڑ کر سٹیج کے سامنے لایا جہاں دلہا دلہن کے ساتھ اب دوسرے لوگ تصویریں کھنچوا رہے تھے۔

وہ دونوں بھی ایک ساتھ بہت پیارے لگ رہے تھے۔ باقی گھر والے بھی ٹیبل کے آس پاس سے اٹھ کر سٹیج کی جانب آ چکے تھے۔

"یہ سٹیج دیکھ رہی ہو؟ یہ دلہا دلہن"

وہ اس کے پیچھے کھڑا سرگوشی میں بولا۔

"ہاں تو؟ اب سٹیج پر کھڑے ہو کر آئی لو یو کا اعلان کرنے کا کہنے والے ہو تو سوری۔ جو میں نے کہا ہے اسی کو باقی زندگی کے لئے سنبھال کر رکھو"

وہ ہنسا۔

"بہت سمجھدار ہو گئی ہو لیکن ابھی اعلان کرنے کے لئے کہاں کہہ رہا ہوں۔ کسی اور کی شادی پر..."

اس نے آنکھیں گھمائیں مگر پھر سے عائشہ کی جانب دیکھ کر اسے پیار کا اشارہ کر کہ ہاتھ ہلایا۔

"پوچھو تو سہی کس کی شادی پر؟"

"اف...کس کی شادی پر؟"

اس نے بے توجہی سے سوال کیا۔

"اولمیر یا زرتاشہ کی شادی پر"

اس نے ہنستے ہوئے سر پیٹا۔

"ان کے سسرال والے پھر کہیں گے کہ ساس سسر پاگل ہو گئے ہیں۔ بڑھاپے میں شوخیاں سوجھ رہی ہیں۔تب تو تمہیں شرم آئے گی نا؟ابھی تو نہیں آتی ویسے؟"

وہ بات یوں کر رہے تھے کہ کسی کو پتا بھی نہیں چل رہا تھا۔

"اس میں شرم والی کون سی بات ہے؟ بھئی لیڈیز فرسٹ تو اولمیر اور زرتاشہ کی شادی پر تو آپ ہی کہیں گی جناب۔شاہ میر کی شادی پر میں بول لوں گا۔"

"شاہ میر کون ہے اب؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی جانب گھوم گئی۔

"ارے... شرم کرو اپنے تیسرے بیٹے کا نام نہیں پتا"

اسے ہنسی کا دورہ سا پڑ گیا وہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسنے لگی۔

"لو کر لو بات... اچھا چلو۔ پانڑہ، خدیجہ، انگیزہ اور سبحان سب کی شادیوں پر یہ بوڑھا کہہ لے گا باقیوں کی دفعہ تم کہہ لینا۔"

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے بیٹھ ہی گئی اسے دیکھ کر آس پاس والے کچھ لوگ بھی اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"اتنا بھی ایکسائیٹڈ نہیں ہونا تھا لیونی"

اسے بازو سے پکڑ کر اس نے اٹھایا۔

"کھی کھی مت کرو۔ بھئی ان سب کو بھی تو پتا چلنا چاہیے نا کہ جوانی میں ماما بابا میں کتنا پیار تھا اور بوڑھے ہو کر بھی ختم نہیں ہوا۔"

اسے زیادہ ہنسی اس بات پر آ رہی تھی کہ وہ سنجیدہ تاثرات لیے ہوئے آس پاس دیکھ رہا تھا جیسے اس سے بات کر ہی نہ رہا ہو۔بس دھیرے دھیرے سے اس کے ہلتے لبوں سے سرگوشی کی صورت الفاظ نکل رہے تھے۔

وہ ہنستی ہی چلی جا رہی تھی۔اس کی حالت دیکھ کر ہمائل بھی زیادہ دیر سنجیدہ نہ رہ سکا اور ہنس دیا۔

"بس کر دو لیونی۔لوگ بولیں گے سچ میں لیونی ہے"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے ٹیبل تک لے گیا جہاں پہلے گھر والے بیٹھے تھے۔

"حوصلہ کرو بیوی...استغفراللہ شیطان آ گیا ہے تمہارے اندر"

وہ تعوذ پڑھ کر اس پر پھونکنے لگا۔

"پاگل ہو تم ہمائل۔"

ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے جگ سے پانی انڈیلا اور پی گئی۔تب جا کر کہیں اس کے قہقہے کم ہوئے۔

"ویسے تم نے سارے 'میر' اکٹھے کرنے ہیں؟تم بھی میر... پھر اولمیر پھر شاہ میر پھر دوئم میر بھی رکھ لینا۔بلکہ ایسا کرنا اپنے پوتوں کا نام بھی میر ہی رکھنا۔"

وہ ہنستا ہوا کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔

"میر کا مطلب ہوتا ہے سردار۔میرے دادا مجھے میر کہا کرتے تھے کیونکہ میں بچپن میں شرارتوں کا سردار تھا۔اولمیر زرتاشہ کو پسند تھا کیونکہ کسی معروف ناول کے ہیرو کا نام تھا۔دوسرا نام شاہ میر کہتی تھی جو اس کی دوست کے بھانجے کا نام تھا جو اسے بہت کیوٹ لگتا تھا"

وہ بہت محبت سے اپنی بہن کی باتیں اسے سنا رہا تھا۔ایسا کم کم ہی وقت تھا جب وہ زرتاشہ کا ذکر کرتے ہوئے آنکھیں نم نہ کرتا ہو۔

وہ بولتا جا رہا تھا اور دملہ اسے سنتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دور ایک کونے میں آنسو لیے کھڑی مسکان ان کو نفرت انگیز نظروں سے گھور رہی تھی۔اس سے ان کی ہنسی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔کچھ دیر پہلے ابرار نے اسے ڈانٹا تھا۔

"تم دونوں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔بہت پیاری ہے نا تمہیں اس چڑیل کی عزت۔تم دیکھتے جاؤ میں کرتی کیا ہوں۔میرے ہی بھائی کی شادی پر میرے شوہر کو میرے خلاف بھڑکا دیا۔ابھی تو میں چپ کر جاؤں گی ہمائل خان لیکن تم وقت آنے پر دونوں کو ایسا گہرا زخم ضرور دوں گی جسے ساری زندگی بھر نہیں سکو گے"

بے رحمی سے آنسو رگڑتی ہوئی وہ منظر سے ہٹ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر واپس جاتے ہی تھکن سے چور ہو کر وہ لیٹ چکی تھی۔ہمائل چاہتا تھا کہ وہ اپنی امی کے پاس رہے مگر وہ بھائی کے گھر جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔بہانے بنا کر وہ اس کے ساتھ اپنے گھر ہی آ گئی تھی۔

"لالہ اور بھابھی کچھ دن یہیں رکیں گے کیونکہ بھابھی کی کسی سہیلی کی شادی ہے۔دو تین ہفتے بعد بھی آنا ہی تھا تو میں نے لالہ سے کہہ دیا کہ شادی اٹینڈ کر ہی جائیں اور سوات واپس جاتے ہوئے تمہیں بھی ساتھ لے جائیں"

وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی جب ہمائل نے اسے بتایا تھا۔

وہ الماری کھولے نا جانے کیا کر رہا تھا۔

"ہوں...تو ان کا اپنا گھر ہے جب مرضی آئیں جائیں"

اس نے خمار آلود لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرنا جتنے دن وہ دونوں یہاں ہیں تم بھی ساتھ رہنا پھر ان کے ساتھ ہی چلی جانا کیونکہ تم نے میکے تو جانا نہیں۔"

اس نے کروٹ بدلی۔

"کیا دماغ کھا رہے ہو پہلے ہی میرا سر ڈول رہا ہے۔چپ کر جاؤ"

"یہی تو تمہیں بتانا چاہ رہا تھا۔ کچھ دن کے بعد میں کراچی جا رہا ہوں۔ اچانک تبادلہ ہو گیا ہے"

اس نے آنکھیں کھول کر اسے چونک کر دیکھا۔

"کیا؟"

"ہاں۔ بہانہ تو کچھ اور بنایا ہے مگر اصل میں دو ہفتے پہلے جو ریڈ کی تھی وہ کسی بڑے گورنمنٹ آفیسر پر ہاتھ ڈالا تھا تو جناب نے اس کی سزا یہ دلوائی ہے"

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بتا رہا تھا تو وہ اٹھ کر یک دم بیٹھی۔

"ریڈ کی تھی؟ وہ جس میں انسانی سمگلنگ کا نیٹ ورک پکڑا تھا؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم سے کتنی بار کہا ہے کہ یہ نوکری چھوڑ دو۔ مجال ہے جو تم پر ذرا سا بھی اثر ہوتا ہو؟"

وہ مزے سے اپنے کپڑے نکالنے اور رکھنے میں لگا رہا۔

"چھوڑ دو میں کر دوں گی۔ابھی سے کون سی امر جنسی آ گئی ہے۔مجھے بھی تو اپنی پیکنگ کرنی ہو گی نا"

وہ ہنسا۔

"نہیں جناب آپ ہمارے ساتھ نہیں جا رہیں"

اس نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"کیوں جی؟ کوئی اور چڑیل ہے وہاں؟"

وہ اس کی بات کو مزاق سمجھ رہی تھی۔

"فی الحال تو میری زندگی میں ایک ہی چڑیل ہے دوسری کو آنے کہاں دو گی"

وہ اپنے تہہ شدہ کپڑے بیگ میں رکھنے لگا۔

"خیر تم میرے ساتھ نہیں جا رہی۔میرے جانے میں بھی ابھی وقت ہے۔ارتج کے ولیمے والے دن جاؤں گا۔ابھی تو ویسے ہی تھوڑا تھوڑا سامان رکھنا شروع کر رہا ہوں"

www.novelsclubb.com

یہ گھر ان کا اپنا تھا کراچی میں ان کی ذاتی کوئی رہائش نہیں تھی۔

"مجھے تمہارے ساتھ ہی جانا ہے۔ جہاں بھی جاؤ گے پیچھے پیچھے آؤں گی"

"اوں ہوں۔ اس دفعہ تمہیں اکیلا چھوڑ کر جاؤں گا۔ مجھے بھی زندگی انجوائے کرنے دو ہٹلر بیوی"

اس نے منہ بنایا۔

"میں ایسے جان نہیں چھوڑنے والی۔ ساتھ تو لے کر جانا ہو گا"

وہ بضد تھی۔

"یار کبھی میری بھی سن کیا کرو نا۔ وہاں رہائش ٹھیک نہیں ہے۔ اگر مجھے جگہ وغیرہ پسند آئی تو تمہیں بھی بلوالوں گا مگر فی الحال سوات چلی جاؤ یا اپنی امی کے گھر رہو"

وہ پہلے اس کی اکیلے جانے والی بات کو مزاق سمجھ رہی اب تھوڑی پریشان سی ہوئی۔

"ہمائل یوں اچانک تم کیسے جا سکتے ہو۔اور مجھے ساتھ لئے بغیر؟ تمہیں پتا ہے سوات میں بھی جب تم ساتھ نہیں ہوتے تو میرا دل نہیں لگتا۔"

وہ مسکرایا اور بیگ بند کرتے ہوئے ایک کونے میں رکھ دیا۔

"اتنا مس کرتی ہو مجھے؟"

"بات گھماؤ مت۔پلیز ساتھ لے چلو نا"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہمائل پلیز نا..."

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

"ایسے بچوں کی طرح ضد مت کیا کرو لیونی۔تمہاری ہر بات نہیں مان سکتا۔"

وہ اترا چہرہ لیے اس کا بازو پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"پلیز..."

ہمائل نے اس کے ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔

"بہت سی عورتوں کے شوہر باہر کے ملکوں میں بھی کام کرتے ہیں۔وہ تو اتنا رولا نہیں ڈالتی ہوں گی جتنا تم ڈال رہی ہو۔حالانکہ کراچی دوسرے ملک میں تو نہیں ہے۔اگر میں آرمی نہ چھوڑتا تب کیا کرتی؟سال چھ مہینے شکل بھی دیکھنے سے رہ جاتی"

وہ ناراض چہرہ لیے بیٹھی رہی۔

"دملہ...لیونی۔"

اس نے دھیرے سے اس کا چہرہ اوپر کیا۔

"یار کیا مسئلہ ہے؟اچھے موڈ کے ساتھ رخصت کرو نا۔وہاں جا کر بھی مجھے یہ بری سی شکل یاد آئے گی تو میرا کام میں دل نہیں لگے گا"

مسکرائے بغیر اس نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا دیا۔

"ایسی معصوم شکل مت بناؤ۔اس دفعہ میں اپنی بات ہی منواؤں گا۔اس دفعہ میرا دل نہیں پگھلنے والا۔"

اس کا کوئی طریقہ بھی کام نہیں کر رہا تھا۔ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوتا تھا کہ وہ کسی بات پر ضد کرے اور وہ پورا نہ کرے۔

کچھ دیر تک یوں ہی خاموشی چھائی رہی۔دونوں اپنی اپنی ضد سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔

"اچھا چھوڑو۔وہ تم بتا رہی تھی نا اس دن کس کی کال آئی تھی؟نمبر دیکھا تھا میں نے۔یو اے ای کا نمبر تھا۔دوبارہ کال بھی کرنے کی کوشش کی لیکن کسی نے اٹھایا نہیں۔"

اپنی پریشانی بھول کر اسے شامل پھر سے یاد آ چکا تھا۔

"وہ...آ۔"

وہ لب کاٹنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"رانگ نمبر ہی ہو گا"

وہ پرانی بات موضوع بدلنے کے لیے کر رہا تھا جو بظاہر اس کے لئے غیر اہم تھی مگر دلہ جانتی تھی کہ اس کال کی کیا اہمیت ہے۔

"نہیں رانگ نمبر نہیں تھا"

اس نے جھجھکتے ہوئے کہا تو ہمائل نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"تو پھر کس کا نمبر تھا؟"

"وہ..."

ہونٹ بھینچتے ہوئے اس نے ہمائل کے چہرے کی جانب دیکھا۔

"ش...شامل"

پہلے بے یقینی پھر کرب کے تاثرات اس کے چہرے سے عیاں ہونے لگے۔

"کیا؟اس نے دبئ؟...وہ"

www.novelsclubb.com

وہ یک دم کھڑا ہو گیا۔

تو اسی وجہ سے وہ اسے آسٹریلیا میں کسی دوست کے ذریعے بھی ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔ وہ وہاں سے دبئی شفٹ ہو گیا تھا۔

"شاید سالگرہ والے دن اسے تم شدید یاد آئے ہو گے تو مجبوری میں اس نے کال تو کر لی لیکن جب میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی اور سوال کیا کہ وہ ایسی حرکتیں کیوں کرتا پھر رہا ہے تو اس نے کال کاٹ دی۔ بہت بار میں نے کال بیک کی مگر وہ شاید نمبر بلاک کر چکا تھا۔ پھر میں نے اپنی کالز کی کال ہسٹری کلیئر کر دی تاکہ تم اپنی سالگرہ والے دن تو اداس نہ ہو۔ سوری"

www.novelsclubb.com

وہ آنکھوں میں نمی لیے خاموشی سے اس کی پوری بات سن رہا تھا۔

وہ تو نہیں جانتی تھی کہ اگر وہ کال نہ اٹھاتی، ہمائل خود اٹھاتا تو شاید...

شاید غلط فہمیاں دور ہو چکی ہوتیں لیکن اس کی آواز سنتے ہی شامل کو پرانی

رقابت یاد آگئی تھی۔اتنے سالوں کے بعد تو اس نے نفرت کا بند توڑنے کی کوشش کی تھی لیکن ایک کال نے پھر سے اسے دور کر دیا تھا۔

"ہمائل...آئم سوری میں نے اس لیے نہیں بتایا کیونکہ..."

"کوئی بات نہیں تم سو جاؤ مجھے ضروری کام ہے"

اس سے آنسو چھپاتا ہوا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

دملہ کو شامل پر بہت غصہ آیا تھا۔وہ ہمائل کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتی تھی لیکن شامل کی حرکتیں اسے بار بار پریشان اور دکھی کر دیا کرتی تھیں۔شامل اسے انتہائی خود غرض اور مطلب پرست آدمی لگا تھا جو اتنے پیارے اور محبت کرنے والے بھائی کو رولا رہا تھا۔خود تو دبئ میں کہیں آرام کر رہا تھا لیکن ہمائل کے ساتھ ساتھ اس کی بھی نیند اڑا چکا تھا۔

وہ کیسے آرام کر سکتی تھی جب ہمائل بے سکون تھا۔وہ کمرے سے باہر چلا گیا تھا اس کا مطلب تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ کچھ دیر اکیلا رہے دملہ اس کے پیچھے نہ آئے۔اس نے گہری آہ بھر کر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے تین بجا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ارتج کی شادی میں شرکت کیے بغیر ہی چلا گیا تھا۔اس کی ڈیوٹی تو ابھی شروع نہیں ہوئی تھی مگر وہ کسی دوست کے ساتھ مل کر علاقے کا جائزہ وغیرہ لینا چاہتا تھا۔کچھ معلومات اکٹھی کرنی تھیں اور بہت سارے دوسرے کام تھے۔دملہ نے اسے منع کیا تھا کہ اتنی جلدی مت جائے مگر اس نے اس کی یہ بات بھی نہیں سنی تھی۔وہ کراچی میں کسی دوست کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔

جب سے وہ گیا تھا۔تب سے اس کی طبیعت بہت بوجھل،چڑچڑی اور خراب سی تھی۔لاکھ منتیں کرنے کے باوجود وہ اسے ساتھ لے کر نہیں گیا تھا۔پلوشہ بھابھی نے اپنی دوست کی شادی پر اسے بھی چلنے کا کہا ہوا تھا۔پہلے تو اس نے حامی بھر لی مگر اب اس کی طبیعت اجازت نہیں دے رہی تھی اوپر سے اس کا چڑچڑاپن بھی بڑھتا جا رہا تھا۔بات بات پر رونا آجاتا

تھا۔نہ کھانے کا جی چاہتا تھا نہ کچھ پینے کا۔بھابھی اور لالہ نے اسے زبردستی اس کے میکے بھجوایا تھا تاکہ تھوڑا آرام کر سکے مگر وہ کیا جانتے تھے میکے میں رہنا ذہنی ٹارچر تھا۔

ہمائل کو گئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔فون پر وہ اسے بار بار آرام کرنے اور دوا لینے کی تلقین کرتا رہا مگر اسے شدید غصہ تھا کہ جب اس نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ کیوں مانے۔

"دملہ کھانا کھاؤ بیٹا"

اسے سوچوں میں گم پا کر امی نے کہا۔

اس دن عائشہ اور عارش بھی رات کے کھانے پر آئے ہوتے تھے۔

"ہوں...جی"

وہ سوچوں سے باہر نکلی اور پلیٹ میں بے مقصد ہی چمچ چلانے لگی۔کھانے کا جی نہیں چاہ رہا تھا۔

"دملہ آپی..فکر مت کریں۔میر بھائی آجائیں گئے۔"

www.novelsclubb.com

عائشہ نے اس کی اداسی کی وجہ سمجھتے ہوئے تسلی دی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

"میرا پیٹ بھر گیا ہے۔آپ لوگ کھائیں۔"

وہ کھڑی ہو گئی۔روٹی کا ایک نوالہ توڑا تھا باقی کھانا ویسے ہی دھرا تھا۔چاول کی پلیٹ بھی ویسے ہی رکھی تھی۔

"دملہ تم مجھے بہت پریشان کر رہی ہو۔نہ کھاتی ہو نہ دوا لیتی ہو"

"امی میں"

وہ کچھ کہنے لگی تھی کہ اسے چکر سا آیا تو اس نے سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

" آپی"

عائشہ نے اسے سہارا دیا۔

"بیٹا کیا ہوا ٹھیک تو ہو؟"

www.novelsclubb.com

امی بھی پریشان ہو گئیں تھیں۔ بچپن میں وہ معمولی سی سردی کی وجہ سے ٹائفائڈ جیسے بخار میں مبتلا ہو جایا کرتی تھی۔

"بس بہت سن لی تمہاری ضد...ابرار کل مسکان کا بھی ڈاکٹر فہمیدہ کے ساتھ اپائنٹمنٹ ہے۔ کل اسے بھی ساتھ لے جائیں گے اور اسی ہاسپٹل میں دکھالیں گے۔ میں بھی ساتھ چلوں گی ایسا نہ ہو بچپن کی طرح دورے سے کی شکل بن جائے معمولی بخار سمجھ کر ٹالنا نہیں چاہیئے"

ابرار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کو کھینچ کر رکھیں۔ بچوں کی طرح کی ضد کرتی ہے"

اس نے بھی فکر مندی سے کہا۔

مسکان ناگواری سے ایک نظر دلمہ پر ڈالتی ہوئی کھانا کھانے لگی۔

وہ عائشہ کا ہاتھ تھام کر اپنے چھت پر ٹیرس والی سائیڈ پر آگئی کیونکہ اسے کھلی فضا میں سانس لینا تھا۔ دسمبر بس شروع ہونے والا تھا اور سردی کافی بڑھ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی پریشانی ہے تو آپی پلیز بتائیں "

اسے آنکھیں بند کیے لمبے سانس لیتے دیکھ کر عائشہ نے فکر مندی سے سوال کیا۔

"کوئی پریشانی نہیں۔تم بھی پریشان مت ہو پاگل"

اس نے آنکھیں کھول دیں اور مسکرا کر عاشی کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تم جا کر کھانا کھاؤ میں ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی"

عائشہ وہاں سے جانے کو تیار نہیں تھی۔

"تھپڑ لگاؤں گی جاؤ اپنے میاں کے ساتھ بیٹھو اسے برا لگے گا"

www.novelsclubb.com

"بہت ضدی ہیں آپ۔ہمائل بھائی تو بیچارے پتا نہیں کیسے سہتے ہیں آپ کے نخرے"

وہ ہنسی۔

"اس نے خود یہ مصیبت گلے ڈالی ہے۔برداشت تو کرنا پڑے گا نا"

اسے ہلکا پھلکا مزاق کرتا دیکھ کر عاشی کو تھوڑی تسلی ہوئی کہ وہ دونوں آپس میں ٹھیک ہیں۔

"اچھا چلیں آپ کی مرضی۔مجھے اپنا کچھ سامان لینا ہے جو میں سسرال نہیں لے کر جا سکی تھی۔فی الحال یہیں کمرے میں ہوں۔اگر طبیعت زیادہ خراب ہو تو مجھے آواز دے لیجئے گا"

وہ وہاں سے چلی گئی تو دملہ وہاں رکھی کرسیوں میں سے ایک کو گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔سوچ رہی تھی کہ اسے فون کرے یا نہ کرے۔

فون نکال کر اس کا نمبر نکالا۔

"مسٹر خان"

www.novelsclubb.com

نا جانے کیوں اسے بہت رونا آیا۔آنکھیں بند کیں تو اسی کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔مسکراتا ہوا،شرارت سے بھرپور سا چہرہ۔

"دملہ"

کسی کی آواز پر اس کی وہ کیفیت ٹوٹی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو پیشانی پر بل پڑے۔پہلے ہی وہ بہت پریشان تھی اوپر سے یہ عارش اسے ناجانے کیا سنانے آگیا تھا۔

"کیا بات ہے؟"

اس نے رکھائی سے سوال کیا۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟

اس نے سوال کیا تو اس نے کچھ سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

اسے لگا اسے عائشہ سے متعلق کوئی بات کرنی ہو گی۔

وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے اچھا نہیں کیا۔"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ کچھ جھجھکتا ہوا بولا تو اسے تعجب سا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کھانا نہ کھا کر میں نے کون سا ظلم کیا ہے کسی پر؟"

وہ اس کی بات سمجھی نہیں تھی۔

"کھانے کی بات نہیں کر رہا"

وہ بہت آہستہ سے بولا تھا۔

"کیا مطلب؟ پھر کیا تکلیف ہے؟"

"ہمائل کو مجھ پر ترجیح دے کر"

اس بات کی وہ بالکل توقع نہیں کر رہی تھی۔اس نے پھٹی ہوئی آنکھوں سے اسے بے یقینی میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہے ہو؟ پتا بھی ہے میرا اور تمہارا کیا رشتہ ہے؟"

عائشہ وہاں کمرے میں نہ ہوتی تو وہ اس پر بلند آواز سے غصہ نکال سکتی تھی۔

"میں جانتا ہوں ہمارا اب کیا رشتہ ہے اور خدانخواستہ میں ان حدود کو توڑنے کی کوشش کر بھی نہیں رہا۔عائشہ کو میں نے پورے دل سے قبول کیا ہے۔بس کب سے کچھ سوالات مجھے الجھن میں ڈال رہے ہیں اس لیے پوچھ رہا ہوں۔ایسا کیا تھا ہمائل میں جو میرے پاس نہیں؟"

جسٹ سٹاپ اٹ "

اس نے اشارے سے اسے مزید بات کرنے ست روکا۔

"بھاڑ میں جائیں تمہاری الجھنیں اور سوالات۔میں کسی کی بیوی ہوں اور تم میری بہن کے شوہر اس لیے یہ جو بھی الٹے سیدھے سوال ہیں نا ان کو اپنے تک ہی رکھو....اگر تم عائشہ سے وفاداری نہیں نبھا سکتے تھے تو اس سے شادی کیوں کی تھی؟اس نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

"میں نے کوئی ایسی غلط بات نہیں کی جس سے میری عائشہ کی جانب وفاداری پر داغ لگے۔صرف جواب دے دو کہ مجھے ریجکٹ کیوں کیا تھا اور بس۔"

"میری لائف میری چوائس"

اس کا دل چاہ رہا تھا عارش کا سر پھاڑ دے۔

"کیا ہمائل مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟"

"وہ بہترین ہے"

اس کے فضول سوال کے جواب کے لئے اسے ایک لمحے کا بھی توقف نہیں کرنا پڑا تھا۔

"کسی لحاظ سے؟"

"ہر لحاظ سے"

اس نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"مثلاً سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ وہ رات کے اس پہر اپنی بیوی کی بہن سے اس قسم کی باتیں کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا "

اس نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

"تمہیں کیسے پتا کہ اس کا کردار صاف ستھرا ہے؟"

بس یہ بات تھی اور وہ آپا کھو کر کھڑی ہو گئی۔

"ہاؤ ڈیئر یو۔ "

اس کا لہجہ بہت بلند سا ہوا تھا۔

"آہستہ بولو میں نے غلط بات تو نہیں کی۔ سمپل سا سوال ہے اتنا بھڑک کیوں رہی ہو؟"

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔

"مجھے اس پر خود اپنی ذات سے بھی زیادہ بھروسہ ہے۔وہ کبھی بھی... کبھی بھی بے وفا نہیں ہو سکتا۔اور اسکا کریکٹر کیسا ہے یہ مجھ سے بہتر کوئی اور نہیں جان سکتا۔اور ہاں جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ۔میری بہن سے شادی کر کہ اس کی ہے تو انسانوں کی طرح نبھانا۔اگر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے نا عارش جاوید..."

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔میرے خیال سے مجھے سوالات محتاط انداز سے کرنے چاہیئے تھے۔میرا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا نہ ہی خدانخواستہ میری تم پر نظر ہے۔عائشہ میری بیوی ہے اور مجھے اب اسی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔ایک کزن کے طور پر مجھے تمہاری فکر تھی کیونکہ مسکان آپی نے بتایا تھا کہ ہمائل کا رویہ تمہارے ساتھ اچھا نہیں وہ تمہیں جاہلوں کی طرح ٹریٹ کرتا ہے اور..."

"واٹ دا ہیل؟..."

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"ہاں اسی لیے بس سوال پوچھنے پر مجبور ہو گیا کہ تم جیسی خوددار لڑکی اس کے ظلم کیوں برداشت کر رہی ہو؟ایسا کیا ہے اس میں جو تم اسے چھوڑنا نہیں چاہتی یا ایسا کیا تھا اس میں جس کے لیے تم نے ہر دوسرا رشتہ رجیکٹ کر دیا"

"سٹاپ اٹ عارش"

اپنے غصے کو سنبھالتے ہوئے اس نے اسے ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری آپی بکواس کر رہی ہے۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے ہمائل کی صورت بہترین ہمسفر عطا کیا ہے۔ اللہ میرے ابو کے درجات بلند کرے جنہوں نے میرے لیے بہترین انتخاب کیا۔ میں اس کے ساتھ بہت خوش ہوں۔

کیا تم اندھے ہو جو تمہیں نظر نہیں آتا؟ وہ میرے لیے سب کچھ ہے۔ میری زندگی ہے، میری خوشی ہے، میرے دل کا سکون بھی وہی ہے۔ وہ جب پاس نہیں ہوتا تو مجھے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ تم نے ایک دفعہ کہا تھا کہ وہ دھوکہ دے گا، پختون یہ، پختون وہ۔ آج میں تمہیں بتادوں کہ میرے وہ گھر والے دنیا کے سب سے اچھے لوگ ہیں۔ اس گھر میں مجھے ذہنی سکون ملتا ہے۔ وہ گھر جو ہمائل کا ہے، میرا ہے وہاں مجھے نہ کوئی دکھ تکلیف ہے نہ کوئی پریشانی۔ اس لئے تم اور تمہارے آپی مجھ سے اور میرے معاملات سے خدا کے لیے دور رہو"

وہ بول کر چپ ہوئی تو وہ حیران پریشان سا کھڑا تھا۔ یعنی مسکان نے جھوٹ بولا تھا۔

"دملہ سوری اگر تمہیں برا لگا ہو تو۔ میری نیت غلط"

"بھاڑ میں گئی تمہاری نیت"

www.novelsclubb.com

وہ بہت چڑچڑی ہو چکی تھی۔اور اسکا علاج میں ایک شخص تھا جو اس سے فی الحال بہت دور تھا۔

"عارش جاؤ یہاں سے اور ہاں آئندہ جب مجھ سے بات کرنا تو سنبھل کر کرنا۔میں اپنے شوہر کے بارے میں کوئی غلط بات برداشت نہیں کر سکتی ہیں۔میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔سنا تم نے۔اس کے علاوہ میرے دل میں کوئی نہیں ہے نہ ہی کوئی اسکی جگہ لے سکتا ہے۔آئندہ کسی قسم کی بھی غلط فہمی دل سے نکال کر صرف بہنوئی بن کر بات کرنا۔"

"اوکے سوری"

عارش کو بہت دکھ ہوا وہ مڑا تو ساکت رہ گیا۔عائشہ سامنے ہی کھڑی تھی۔

وہ اسے دیکھ وہ ذرا سا گھبرایا کہ اس نے پوری بات کہیں سن نہ لی ہو۔

"آپی کیسے بات کر رہی ہیں آپ؟"

عائشہ نے شاید آدھی بات سنی تھی۔

"اپنے شوہر سے پوچھو"

ان کے پاس سے ہوتی ہوئی وہ کمرے میں چلی گئی اور کھٹاک سے دروازہ بند کر لیا۔

"سوری عارش۔آج کل آپی عجیب ہو گئی ہیں"

عائشہ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو اس نے سکھ کا سانس لیا۔

"پتا نہیں اسے کیا ہو گیا ہے اسے شادی پر تو بالکل ٹھیک تھی"

اس نے بات گول کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل بھائی کی وجہ سے ٹینشن میں ہیں"

" اس نے کچھ کیا ہے؟"

عارش نے تجسس میں سوال کیا۔

"ارے نہیں وہ کہاں کچھ کہتے ہیں۔آپی سے بہت محبت کرتے ہیں۔"

اسے تعجب سا ہوا۔

"یہی تو سوال کیا تھا میں نے۔مسکان آپی نے تو بہت کچھ بتا رکھا ہے کہ ہمائل اس کے ساتھ..."

عائشہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"مسکان بھابھی کیوں ایسی باتیں پھیلا رہی ہیں میری سمجھ سے باہر ہے۔اسی لئے آپی بھڑک اٹھی ہیں نا۔آئندہ آپی سے ہمائل بھائی کے خلاف کوئی بات مت کرنا ورنہ کچھ بھی کر سکتی ہیں یہ۔"

وہ ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"ان سے بہت پیار کرتی ہیں اور وہ بھی ان کا بہت خیال رکھتے ہیں۔بے شک ارتج آپی سے پوچھ لینا۔اس سے اندازہ لگالو کہ ہمائل بھائی اب کراچی میں ہیں اور آپی یہاں تو اس لئے ان کو مس کر رہی ہیں اور ہر کسی پر فرسٹریشن نکال رہی ہیں۔اوپر سے طبیعت آپی کی بھی خراب

ہے۔ فکر مت کرو ان کے سئیاں جی کو ان کا موڈ ٹھیک کرنا آتا ہے۔ وہ آئیں گے تو دیکھنا کیسے ان کو دیکھتے ہی چہک اٹھیں گی۔ ابھی ان کو اکیلا رہنے دو"

عارش کو عائشہ کی بات پر یقین آچکا تھا کہ دملہ اپنے گھر میں بہت خوش ہے۔۔ مسکان نے جھوٹ بولا تھا اسے اس پر بہت غصہ آیا۔ آخر وہ کیوں ہمائل اور دملہ کے پیچھے پڑ گئی تھی۔☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن کا دل بہت گھبرا رہا تھا تو وہ عصر کے وقت لان میں اکیلی بیٹھ گئی تھی۔ دسمبر کی آمد آمد تھی۔ سردی بہت زیادہ ہو رہی تھی مگر کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔ ہمائل کے بارے میں سوچ سوچ کر اسکا دل عجیب سی کیفیت میں تھا جیسے وہ اسے دوبارہ نہیں لینے آئے گا۔ وہ کسی سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"گل دی پہ زلفو

باندے قطار دی گل دی پہ زلفو باندی قطار دی

دوانڑہ چشمان دی محبوبہ گل دااناردی

توبہ توبہ"

"لیونی"

اسکی آواز جیسے اسکے کانوں میں گونج رہی تھی اسے مزید رونا آرہا تھا۔

سردی سے اسکا ناک سرخ ہو چکا تھا۔ مگر وہاں سے اٹھ کر کمرے میں نہیں جا رہی تھی۔ یہی سوچ سوچ کر اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا کہ ان کی اینیورسری آنے والے تھی اور وہ گھر پر نہیں تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"دملہ بیٹا"

www.novelsclubb.com

امی کی پریشان کن آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس نے فوراً آنسو صاف کیے۔

وہ اس کے پاس تشویش اور فکر مندی سے آئیں اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"دملہ اندر چلو پاگل لڑکی۔ ٹھنڈ ہو گئی ہے۔ پہلے ہی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ کچھ تو عقل کر لیا کرو۔"

اس کی کمزور سی صورت دیکھ کر وہ اور پریشان ہو گئیں تھیں۔ صبح سے اس سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔

اس وقت وہ صرف گرم شال کندھوں کے گرد لپیٹ کر بیٹھی تھی۔ جرسی وغیرہ بھی نہیں پہن رکھی تھی۔

امی سے آنسو چھپاتے ہوئے وہ کھڑی ہوئی۔

"آرہی تھی"

وہ اٹھی تو یک دم سے اس کا دل گھبرا گیا اور چکر سا آگیا۔ وہ گرنے لگی کرسی کو تھام لیا۔

"دملہ..."

امی نے اسے سہارا دے کر سی پر بٹھایا۔

"تم دونوں نے ہی مجھے بہت ستا رکھا ہے کیا علاج کروں تمہارا؟ ہمائل پتا نہیں کیسے تمہیں برداشت کرتا ہے؟

www.novelsclubb.com

صبح سے کھائے پیئے بغیر گھوم رہی تھی اوپر سے اب کب سے سردی میں ٹھٹھر رہی ہو تو ایسا ہی ہو گا نا۔نہ دوائی لیتی ہو نہ..."

"امی میں ٹھیک ہوں۔"

وہ ابھی ان کا لمبا سا لیکچر سننے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔

"ٹھیک ہوں؟اسے ٹھیک کہتے ہیں؟"

وہ اسے سہارا دے کر اندر لائیں۔اور اسے کمرے میں لے جا کر لٹایا۔اور اوپر کمبل دیا۔

"میں کھانا لا رہی ہوں کھا کر سو جانا اور خبردار یہاں سے اٹھی۔بلکہ سونا مت ابھی ابرار آنے ہی والا ہو گا...مسکان کو بھی ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔اس کی اپائنٹمنٹ ہے۔تم بھی دوائی لے لینا۔"

انہیں خدشہ تھا کہ کہیں بچپن کی طرح اسے ٹائیفائیڈ ہی نہ ہو جائے۔اس کی ذرا سی طبیعت خراب ہو تو وہ پریشان ہو جایا کرتی تھیں۔

"امی میں بالکل ٹھیک ہوں۔ڈاکٹر اتنی زیادہ دوائیاں اور سیرپ دے دیتا ہے۔آپ کو پتا ہے نا مجھے بچپن سے ہی ان دوائیوں سے کتنی نفرت ہے۔"

"تم اب بچی تو نہیں رہی ہو جو دوانہ کھانے کے لیے ضد کرنے لگے۔"

انہوں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"امی پلیز میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔ذرا سا بخار ہے۔اگر گولیاں کھائیں تو معدہ اپ سیٹ ہو جائے گا پہلے ہی معدہ بہت ڈسٹرب ہو گیا ہے۔کچھ بھی کھانے کا جی نہیں چاہ رہا۔"

وہ کسی صورت ڈاکٹر کے پاس جانے کو تیار نہیں تھی۔"

"دملہ تم بہت ضدی ہو"

"امی--مجھے نیند آرہی ہے--لائٹ آف کر دیں پلیز"

وہ بس سونا چاہتی تھی۔

"ایک دفعہ کہہ دیا سو کہہ دیا۔میں تمہاری ماں ہوں اور مجھے بات منوانا آتا ہے۔ابھی کے ابھی اٹھو۔ابرار کے آنے کا بھی انتظار نہیں کروں گی۔میں کھانا لا رہی ہوں تھوڑا سا کھاؤ اور چلو میرے ساتھ۔"

وہ اسے آرڈر دیتی ہوئی کمرے سے چلی گئیں۔

کھانا کھانے کا تو بلکل جی نہیں چاہ رہا تھا۔بس رو دینے کا دل کر رہا تھا اور وجہ بھی معلوم نہیں تھی۔اس نے تکیہ گود میں رکھ کر اس میں منہ دیا اور فضول رونا شروع کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رات کے گھُپ اندھیرے میں وہ اپنے کمرے میں بیٹھی بس روتی ہی جا رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ خوش ہو یا اداس۔

اس کی رپورٹس اس کے سامنے بکھری پڑی تھیں۔وہ بیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے ہوئے تھی۔

کچھ دیر پہلے امی اسے سونے کی سختی سے تاکید کر کہ گئیں تھیں۔وہ اسے لے کر تو ڈاکٹر زبیر کے پاس گئیں تھیں مگر انہوں نے ان سے کہا کہ وہ ڈاکٹر فہمیدہ سے چیک اپ کروائیں۔اس وقت امی کے دماغ میں بھی کلک سا ہوا تھا لیکن وہ رپورٹس آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ نے ان کو جو بات بتائی امی تو اڑ کر گھر پہنچ کر اعلان کرنا چاہتی تھیں۔نانی بننے کی خوشی الگ تھی لیکن مسکان اور اس کی ماں کی پھیلائی باتیں جو جھوٹ ثابت ہو چکی تھیں اس بات کی الگ سے ہی خوشی تھی۔

ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے اس کو اپنے ساتھ لگا کر بار بار چوما۔وہ خود عجیب سے شاک میں چلی گئی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسا ردِ عمل دے۔کبھی رو دیتی کبھی ہنس پڑتی۔امی کو اس نے سختی سے کہا کہ وہ فی الحال کسی کو کچھ نہ بتائیں کیونکہ وہ پہلے ہمائل کو بتانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر آ کر اسے آرام کرنے کا حکم دے کر وہ خوشی سے لبریز ہو کر اپنے کمرے میں شکرانے کے نوافل ادا کرنے چلی گئیں۔

ان کے جانے کے بعد اس نے نا جانے کتنی دفعہ ہمائل کو فون کرنے کی کوشش کی مگر اس نے فون نہیں اٹھایا۔

پہلے غصہ، پھر پریشانی اور پھر وہ الٹی سیدھی سوچیں سوچنے لگی تھی۔اسے بے تحاشہ رونا آ رہا تھا۔اس نے فون بیڈ پر ایک طرف پھینک دیا اور گھٹنوں پر سر رکھ کر بس روتی چلی گئی۔

فون کی گھنٹی نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

اس وقت اس کا کسی سے بھی بات کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔سو اس نے فون نہیں اٹھایا۔ہمائل کا فون بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو رہا تھا۔ایک بار نہیں فون مسلسل بج رہا تھا۔

اسے شدید غصہ آیا تو اس کا دل چاہا کہ فون اٹھا کر پٹخ دے۔

عجیب چڑچڑی سی طبیعت ہو رہی تھی۔

اس نے جیسے ہی فون اٹھایا تو اس کے ہاتھ رک گئے۔

"مسٹر خان کالنگ"

جیسے اس کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار گری تھی۔کپکپاتے ہاتھ فوراً ہرے رنگ کے بٹن پر اٹھے تھے۔

"ہیلو"

اس کی آواز سنتے ہی جیسے دل کو ڈھیروں قرار ملا تھا۔اس نے آنکھیں بند کر کہ سکون کی سانس خارج کی۔اس کی آواز ہی سن کر دل کو سہارا سا ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیریت ہے دملہ؟اتنی ساری مسڈ کالز؟فون کی بیٹری ڈیڈ تھی۔کیسی ہو؟ٹھیک تو ہو؟"

وہ سن ہی کہاں رہی تھی کہ وہ کیا پوچھ رہا تھا۔بس آنسو دریا بن کر بہہ نکلے۔

"ہیلو۔۔ہیلو دملہ۔۔دملہ کیا ہوا؟سب ٹھیک ہیں؟دملہ؟"

وہ اس کے رونے کی آواز سن کر اسے پکارتا ہی رہ گیا۔

"ہ۔۔ہما۔۔ہمائل"

وہ بمشکل اسکا نام پکار سکی اور بلک بلک کر رو دی۔

وہ فون کی دوسری جانب شدید فکر مندی میں مبتلا ہو چکا تھا۔

"دملہ کچھ بولو مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔پلیز رونا تو بند کرو کیا ہوا ہے؟ گھر والے سب ٹھیک تو ہیں؟"

وہ حقیقتاً بہت پریشان ہو چکا تھا۔

"ت۔۔تم۔۔بس جلدی آ جاؤ۔پلیز واپس آ جاؤ پلیز"

"لیکن بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟ دملہ پلیز۔رونا بند کرو اور بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

"کسی کو کچھ نہیں ہوا بس واپس آؤ۔مجھے نہیں پتا۔میں نہیں رہ سکتی ایسے تمہارے بغیر"

وہ کچھ دیر رکا پھر گہری سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ ابھی تو میں نے جوائننگ ہی نہیں دی، ابھی تو دوست کے گھر ہوں۔اچھا سنو میں نا۔۔"

"مجھے تمہاری کہانیاں نہیں سننی...پلیز۔مجھے یہ سب نہیں سننا۔مجھے تمہاری ضرورت ہے ہمائل۔فوراً واپس آؤ۔نوکری چھوڑو یا جو بھی کرو"

وہ رو رہی تھی اور اسے پریشان کر رہی تھی۔

"دملہ لسن ابھی نہیں آسکتا نا"

"تو جب ہم دونوں مر گئے تب آنا"

اس نے بلند لہجے میں روتے ہوئے کہا۔

"دملہ ایسے نہیں بولتے اور۔۔"

اسے بولتے بولتے دملہ کے الفاظ کا ادراک ہوا تو وہ کچھ پل کے لیے رکا۔

"ایک منٹ۔۔کون دونوں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے شاید اس کے الفاظ پر کچھ لمحے بعد غور کیا تھا۔

چند لمحوں کی خاموشی چھائی۔

"ہاں ہم دونوں۔۔میں اور۔۔"

وہ رکی۔

"ہمارا"اس نے آنکھیں میچیں۔

"ہمارا میر...یازرتاشہ"

فون کی دوسری جانب گہری چپ سی چھا گئی۔

اسے لگا تھا کہ وہ بہت خوش ہو گا۔اسے تسلی دے گا مگر اس کی خاموشی اسے مزید رلا رہی تھی۔

"ہمائل۔۔"

کچھ دیر جب وہ کچھ نہ بولا تو اس نے اس کا نام پکارا۔

www.novelsclubb.com

کوئی جواب نہیں آرہا تھا۔

"ہمائل کچھ تو بولو پلیز"

وہ رو دی۔

"دم۔۔دملہ تم"

وہ بھی شاید رو رہا تھا۔کیونکہ اسے اس کی آواز بھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

خوشی اور سرپرائز کے ملے جلے جذبات تھے۔

"دملہ میں"

اس نے گہری سانس لی اور خود پر قابو پانے کے لیے چند لمحے لیے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی میں تمہیں کس طرح بتاؤں کہ۔۔یہ۔۔"

اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے دملہ"

www.novelsclubb.com

وہ شاید آنسوؤں میں ہی ہنسا تو اس کے دل کو بھی سکون سا ملا۔

"تو پھر واپس آ جاؤ۔۔ ہمیں تمہاری ضرورت ہے"

وہ بے بسی سے بولی۔ جبکہ وہ جانتی تھی وہ نہیں آئے گا۔ڈیوٹی کا جو پکا تھا۔

"دملہ۔۔ تم جانتی ہو سب کچھ۔ میں دور ہو کر بھی تمہارے پاس ہوں یار۔۔ تم دونوں کے پاس ہوں"

'تم دونوں' کہتے ہوئے وہ دنیا جہان کی خوشی سمیٹے ہوئے تھا۔اسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ ہواؤں میں اڑ رہا ہو۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ نہیں ہو تم ہمارے پاس۔ تم واپس آؤ مجھے نہیں پتا کیسے۔ نوکری سے ریزائن کرو یا جو بھی کرو میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔اتنی سی بات کیوں سمجھ نہیں آتی؟"

وہ بچوں کی طرح رو کر ضد کر رہی تھی۔

"دملہ۔۔ کیا ہو گیا ہے؟ طبیعت خراب کر لو گی تم۔۔ دملہ۔۔ یار پلیز یہ مت کرو"

"اگر تمہیں ہماری ذرا بھی پرواہ ہے تو تم واپس آؤ گے۔اگر ہم تمہارے لیے کچھ نہیں ہیں تو وہیں رہو لیکن پھر میرے جنازے پر بھی مت آنا ہمائل خان"

اس نے کال بند کر کہ فون سوئچ آف کر دیا۔

اسے اس پر بہت غصہ آ رہا تھا۔وہ جانتی تھی کہ وہ پھر سے بہانے بنائے گا اور واپس نہیں آئے گا۔

****

****

www.novelsclubb.com

روتے روتے کب وہ سو گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔جب آنکھ ذرا سی کھلی تو کھلی ہوئی کھڑکی میں سے آنے والی روشنی اس کی آنکھوں کو۔چندھیا گئی۔

سر بھاری، آنکھیں سوجی ہوئیں، گلا خشک تھا اور زیادہ رونے کی وجہ سے درد کر رہا تھا۔اس نے آنکھیں کھول کر آگے پیچھے دیکھنے کی کوشش کی۔یک دم اس کے حواس باختہ ہوئے۔کوئی اس کے برابر سویا ہوا تھا۔

وہ کوئی مرد تھا۔وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

دملہ چیخنے ہی والی تھی کہ اس کی بھی یک دم آنکھ کھل گئی اور وہ اٹھ بیٹھا۔

"کیا ہو گیا؟"

اس نے چیخ روکنے کے لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔بے یقینی، خوشی۔۔۔نا جانے کیا کیا جذبات تھے جن پر وہ ضبط کیے ہوئے تھی۔

ایک دفعہ پہلے بھی وہ ایسا سرپرائز دے چکا تھا مگر اب واپس آکر جیسے اس نے اس کا مان رکھ لیا تھا۔

"سوچا ایک بار پھر سرپرائز دوں اپنی لیونی کو"

وہ مسکرا رہا تھا۔

اگر یہ خواب تھا تو وہ نہیں چاہتی تھی کہ کبھی ٹوٹے۔

"ہ۔۔ہمائل۔۔"

اس نے پہلے اسے ہاتھ لگا کر دیکھا کہ کہیں وہ خواب کی طرح تحلیل نہ ہو جائے۔جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی وہیں موجود ہے تو اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا اور بس رو دی۔

"اب تو آ گیا ہوں یار۔۔"

وہ ہنستا ہوا اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"لیونی ایسے کرو گی تو واپس چلا جاؤں گا"

وہ اس کی کسی بات کا جواب دیئے بغیر رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

"دملہ چپ بلکل چپ۔"

اسے پیچھے کرتے ہوئے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما۔

"اتنی بڑی خوشی ایسے سیلیبریٹ کریں گے؟"

وہ روتی ہی جا رہی تھی۔

"اگر۔۔تم نہ آتے تو۔۔"

"دملہ"

اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ مسکرایا۔

"میری زندگی کی، ہماری زندگی کی یہ سب سے بڑی خوشی ہے۔۔میں تمہیں بتا ہی نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں۔اور میں چاہتا ہوں کہ یہ خوشی آنسوؤں میں لپٹی ہوئی نہ ہو۔اس لیے"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے آنسو پونچھے۔

"ان کو میری دوسری شادی کے لیے سنبھال کر رکھو"

بات سمجھ آنے پر دملہ نے اسے دھکا دیا۔

"ہمائل۔۔"

اس نے چڑ کر اسے گھورا تو وہ ہنسنے لگا۔

"دیکھو ذرا۔ رونا بھول کر کیسے دوسری شادی کے نام پر ایک دم ایکٹو ہو گئی ہو۔ ویسے اب تو تم بہت مصروف ہو جاؤ گی نا تو ایسا کرتے ہیں ایک اور لے ہی آتا ہوں تاکہ تمہاری ہیلپ کر سکے۔"

دملہ نے اس کے کندھے پر چٹکی کاٹی۔

"اب تو بڑے ہو جاؤ۔ بچپن کی طرح بس تنگ ہی کرتے رہتے ہو۔"

اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

واقعی وہ اتنی بڑی خوشی کو فضول آنسوؤں کی نذر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ ان پلوں کو کھل کر جینا چاہتی تھی۔ لمبی سانس لے کر صرف خوشی کے پلوں کو سوچنے لگی تھی۔

"اچھا جی؟"

اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔دیکھو تو سونُو... تمہارے بابا ابھی تک بچوں والی حرکتیں کرتے ہیں۔"

ہمائل نے مسکرا کر آنکھیں بند کیں اور گہری سانس خارج کی۔

خوشی کی،اطمینان کی،شکرانے کی۔

وہ کافی دیر اس کیفیت میں رہا۔وہ یہ دیکھ کر مسکرائی کہ وہ کتنا خوش ہے۔اس کے مسکراتے چہرے سے وہ ہمیشہ کی طرح نظریں نہیں ہٹا سکی تھی۔

"کتنا۔۔عجیب احساس ہے نا دلہ؟ بابا"

اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگ رہے تھے۔

"میں جب تصور کر رہا ہوں کہ کوئی ننھے ننھے ہاتھ میرے ان ہاتھوں میں دیتے ہوئے بابا کہے گا،مجھ سے کھلونوں کی فرمائشیں کرے گا،مجھ سے ضد کر کہ،حق جتا کر چیزیں مانگے گا،ناراض ہو گا"

وہ اپنے تصور میں کسی اور ہی دنیا کے سرور میں گم کہہ رہا تھا اور وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

"ایسی خوشی، ایسا احساس کبھی محسوس نہیں ہوا دلہ۔ میرا دل چاہ رہا ہے وقت جلدی جلدی گزرے اور میں اسے گود میں لوں، پیار کروں، سینے سے لگاؤں"

وہ خود ہی ہنس دیا۔

"Iam such a fool"

اس نے کہا اور دلہ کی جانب دیکھا تو اچانک ہی اس کے تاثرات بدلنا شروع ہو گئے۔ خوشی کی جگہ پریشانی نے لے لی۔

"کیا ہوا ہے؟"

وہ اس کے تاثرات دیکھ کر تھوڑا سا گھبرا گئی۔

"اگر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"اگر کیا؟"

وہ کچھ لمحے نہ بولا تو وہ اس نے خود ہی سوال کیا۔

"اگر میں اچھا باپ نہ بن سکا تو؟"

وہ رکا۔

"غازی کے بچپن سے مجھے ڈر لگتا ہے۔میں۔۔"

دملہ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔

"تم ہر رشتے کے ساتھ مخلص ہو ہمائل۔والدین کے ایک اچھے فرمانبردار بیٹے ہو، بہن بھائیوں کے لیے جان چھڑکنے والے بھائی، دوستوں کے وفادار، ایک محبت کرنے والے، ساتھ نبھانے والے، مجھے سمجھنے والے ہم سفر ہو۔ہر رشتہ خوبصورتی سے نبھاتے ہو تم۔پھر میں کیسے مان لوں کہ تم ایک اچھے باپ نہیں ہو؟"

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں بند کر کہ مسکرایا پھر آنکھیں کھول دیں۔

دملہ نے اس کے کندھے پر سر رکھا۔

"اس نے ابھی مجھ سے کہا ہے کہ اس کے بابا بلکل بھی سیڈ نہ ہوں۔خوشی خوشی اس کے آنے کی تیاریاں بھی کریں اور انتظار بھی۔اگر سیڈ ہوئے تو مجھے پورا حق ہے ڈانٹ ڈپٹ کر کہ سیدھا کرنے کا"

وہ ہنس دیا۔

"اوکے جی...جیسا آپ دونوں کا حکم۔جنت تمہارے قدموں کے جو نیچے آنے والی ہے اسی لیے اب تڑیاں تو لگاؤ گی نا۔"

وہ ہنسی۔

"اوہ...ٹائم کیا ہو گیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

باہر روشنی بہت زیادہ ہو چکی تھی اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ صبح سویرے کا وقت بلکل نہیں ہے۔

"بارہ بج کر پندرہ منٹ ہو چکے ہیں۔ ساری رات جاگ کر گزاری ہو گی نا اور اب سونے کا جی چاہ رہا ہو گا"

بارہ سنتے ہی وہ حیران ہوئی۔

"اف...میں اتنا زیادہ سو گئی"

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھنے سے روکا۔

"بیٹھ جاؤ تم نے کون سے پہاڑ توڑنے تھے اٹھ کر؟"

وہ اس سے ہاتھ چھڑوا کر اٹھی۔

"جناب حلیہ تو درست کر لوں۔ ابھی تم بی جان لوگوں کو فون کر دو گے اور وہ لوگ مجھے ایسے دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے۔ زندہ لاش لگ رہی ہوں"

وہ اطمینان سے الماری کی جانب بڑھی اور استری شدہ کپڑے نکال کر واش روم کی جانب چل دی۔

ہمائل اس کے جانے کے بعد اکیلا بیٹھا ہی مسکراتا رہا۔کتنا سکون آور اور پیارا احساس تھا۔اسے ننھے ننھے ہاتھ اپنے ہاتھوں پر محسوس ہونے لگے تھے۔

جتنی ٹینشنز وہ کراچی سے لے کر آیا تھا اب جیسے ختم ہو چکی تھیں۔

کچھ دیر کے بعد وہ تیار ہو کر فریش سے حلیے میں اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

دونوں نے ویڈیو کال پر بی جان سے بات کر کہ انہیں یہ بات بتائی تو جیسے وہ جھوم سی اٹھیں۔وہ تو اڑ کر ان کے پاس پہنچ جانا چاہتی تھیں۔ان کی بلائیں لے رہی تھیں دعائیں دے رہی تھیں۔سب بہت خوش تھے۔

ان سے بات کر کہ فارغ ہوئے تو ہمائل نے اس کی ناک کھینچی۔

"دیکھا سب کتنے خوش ہیں۔اب اگر تم نے رونا دھونا مت ڈالنا۔"

وہ ہنس دی اور اس کا بازو پکڑ کر اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"اتنا اہم کام چھوڑ چھاڑ کر پلین کے ذریعے واپس آیا ہوں۔اب جتنے دن میں یہاں ہوں اگر تم نے رونے کا شغل کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

وہ مسکرائی اور سکون کی سانس خارج کی۔

"میرے دوست، میرے ہمراز، میرے ہمراہی بننے کا شکریہ، میری غلطیوں کو معاف کرنے کا شکریہ اور مجھ سے محبت کرنے کا شکریہ"

ہمائل نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا۔

"لیونی..."

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عائشہ اور اریج کو معلوم ہوا تو دونوں ہی فوراً اس سے ملنے حاضر ہو گئیں تھیں۔زیادہ اچھی خالہ کون بنے گی اس پر بحث کرتے کرتے ناموں پر بھی ابھی سے بحث شروع ہو گئی۔

"ویسے میں نے کہا تھا ان کے سئیاں جی کو ان کا موڈ ٹھیک کرنا آتا ہے۔دیکھا کیسے چہکنے لگی ہیں"

دلمہ نے اریج کے سر پر ہلکی سی چت چرائی۔

"اوں ہوں۔اچھی بچی بنو اور اب یہ ہاتھ چلانے چھوڑ دو۔اگر تم نے یہ عادت میرے بھانجے یا بھانجی پر جاری رکھی نا تو میں کینڈا سے واپس آکر تمہیں جوتے لگاؤں گی"

اریج کی بات سن کر وہ ہنس کر رہ گئی۔

ابرار کا رویہ بہت حد تک پہلے ہی بہتر ہو چکا تھا اور اب وہ سب کی طرح خوش تھا۔پہلی بار ماموں کہلائے جانے کی اسے بھی بہت خوشی تھی اور کچھ ہمائل سے اس دن والی تکرار کا اثر تھا۔پرانی باتیں بھول کر وہ اب نئے سرے سے آگے بڑھنا چاہتا تھا اور اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ

www.novelsclubb.com

اپنی بہن کو پرانے طعنے دے کر اسے کسی قسم کا ذہنی ٹارچر دے۔جب اس کے شوہر کو اس کے ماضی سے کوئی مسئلہ نہیں تھا تو اسے بھی اب مزید اس بات کو کھینچنے کی ضرورت نہیں تھی۔

مگر مسکان...اس کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔بھلا وہ کیسے برداشت کرتی کہ اس کا پھیلایا جھوٹ غلط ثابت ہو جائے۔نا جانے کیسے وہ اپنے اندر کی جلن چھپائے ہوئے مصنوعی خوشی ظاہر کر رہی تھی۔

دملہ کو اب کسی کی باتوں کی پرواہ نہیں تھی۔غیر اہم لوگوں کی باتوں کو دل دے لگا کر اسے اپنی اولاد کی زندگی سے کھیلنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ویسے بھی اب اسے یقین تھا کہ ہمائل اسے اپنے ساتھ ہی لے کر جائے گا۔اب اسے اکیلا چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔فی الحال اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ جتنے دن یہاں ہے دونوں اپنے گھر میں ہی رہیں گے۔

وہ گھر تو آ گئے مگر پلوشہ بھابھی کی اداسی اس نے محسوس کر لی تھی اور وہ انہیں اس بات کا الزام دے بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ ان کی محرومی کو سمجھ سکتی تھی۔

"بھابھی..."

www.novelsclubb.com

وہ ان کے کمرے میں ان کے پاس آکر بیٹھی اور ان کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا۔

"میں جانتی ہوں آپ اس بات کو سننے کے بعد سے اداس ہو گئیں ہیں"

"ارے نہیں۔اللہ نہ کرے کیسی بات کر رہی ہو؟ میں بھلا کیوں تمہیں ملنے والی نعمت سے جیلس ہونے لگی۔"

اس نے مسکرا کر ان کے ہاتھ پر گرفت سخت کی۔

"جیلسی کی بات نہیں کر رہی بھابھی۔مجھے پتا ہے آپ میری بڑی بہنوں جیسی ہیں۔میں آپ کا درد سمجھ سکتی ہوں لیکن یہ سب اللہ کی حکمتیں ہیں۔دیکھیے گا ان شاءاللہ بہت جلد آپ بھی اس نعمت کا استقبال کریں گی"

وہ زخمی سا مسکرائی۔

دملہ کو احساس تھا کہ اس بیچاری کو لوگوں کی کتنی باتیں سننا پڑتی ہوں گی۔

"بھابھی...یہ آپ کا بھی بچہ ہو گا۔آپ اس کی چھوٹی ماما جو ہیں۔"

www.novelsclubb.com

پلوشہ کی آنکھوں میں بھرتے آنسو اور خوشی کو وہ دیکھ سکتی تھی۔

"تائی وغیرہ تو پرانا ہو گیا ہے۔ تو میں نے سوچا کہ لالہ رخ بھابھی بڑی ماما، آپ چھوٹی ماما اسی طرح بڑے بابا اور چھوٹے بابا"

اس نے پلوشہ کے آنسو صاف کیے۔

"میں تمہیں اسے ڈانٹنے بھی نہیں دیا کروں گی۔ بہت ظالم ماما بنو گی کیونکہ غصے کی جو تیز ہو؟"

وہ ہنس پڑی۔

"جی جی۔ بلکل آپ کا حق ہے جو بھی کریں"

"اور میں اس کو بہت بگاڑوں گی۔ تم سے زیادہ میرے پاس رہے گا یار ہے گی"

وہ ہنستی چلی گئی۔

کتنا پیارا احساس تھا کہ اس کا بچہ سب کا لاڈلا بننے والا تھا۔ وہ پچھلے سارے ڈر خوف، لوگوں کی باتیں سب کچھ بھول گئی۔ سب کچھ اس خوشی کے آگے چھوٹا تھا۔

یادوں کا تسلسل چھن سے ٹوٹا...

سارے منظر تحلیل ہوئے...

اس نے خود کو سڑک کے کنارے کھڑا ہوا پایا۔ مختلف گاڑیوں کے ہارن، دھول مٹی میں گھری وہ خالی الذہن سی کھڑی تھی۔

ہاتھوں میں پرس دبوچے، بے حال سی...

آنکھوں میں پانچ سال پہلے کے مناظر کی کرچیاں لیے۔

سوکھے ہوئے آنسوؤں کے نشانات اس کے گالوں پر کنندہ تھے۔

اس پہلے دن کے منظر کو یاد کر کر کہ وہ بہت روئی تھی جب اسے پہلی بار علم ہوا تھا کہ وہ ماں کے درجے پر فائز ہونے والی ہے۔

کس قدر خوبصورت احساس تھا۔اسے تب پتا بھی نہیں تھا کہ اس کی گود میں ایک نہیں دو ننھے منے مہمان آنے والے ہیں۔اپنے بابا اور چاچو کی طرح۔

"یور آنر اس عورت نے بدنامی کے ڈر سے خود ایک بچہ ہمارے حوالے کیا تھا۔اس کے ڈاکومنٹس بھی موجود ہیں۔دیکھئے"

بے رحم آوازیں جو وہ آج عدالت میں سن کر آئی تھی اس کا تعاقب کر رہی تھیں۔

"یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں میں کیوں اپنے بچے کو کسی غیر کو دوں گی۔مجھے انہوں نے مرا ہوا بچہ تھمایا تھا۔"

اس کی آواز لڑکھڑا گئی تھی۔

"نہیں یور آنر۔یہ عورت مکار اور بدکردار ہے۔بچے اس کے شوہر کے نہیں اس کے کسی عاشق کے تھے۔اسی بدنامی کو چھپانے کے لیے اس نے ایک بچہ ہمیں دے کر لاکھوں روپے بٹورے اور اب دوبارہ پیسوں کے لیے..."

"بکواس بند کرو..."

www.novelsclubb.com

وہ چلائی تھی۔

"آرڈر آرڈر..."

"اگر ایسا تھا تو صرف یلماز کو کیوں؟ میر کو کیوں نہیں دیا میں نے؟ مجھے تم لوگوں کے پیسے نہیں چاہیئیں۔ مجھے میرا بچہ چاہئے۔ خدا کے لیے جج صاحب مجھے میرے بچے سے دور مت کریں۔ میرے پاس کوئی اور رشتہ نہیں ہے"

"اس عورت کے اپنے رشتے اس سے منہ موڑے بیٹھے ہیں کیونکہ اس کی خصلت میں ہی بدکاری ہے۔ اب نا جانے ان معصوم بچوں کو کس کے آگے بیچے گی۔ اگر یہ سچی ہے تو اس کے سسرال والوں کو نوٹس بھیجیں کہ اس کاروائی کا حصہ بنیں۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں... نہیں"

اس کا دل بے حد ڈر گیا۔ ان سے ہی تو وہ اپنے دونوں معصوم بچوں کو چھپانا چاہتی تھی۔ وہ ددھیال والے جن کو ان کے لاڈ اٹھانے تھے، وہی ان کی جان کے دشمن بن چکے تھے۔

"دیکھا...اس کے سسرال والے بھی یہی بولیں گے کہ یہ بچے ان کا خون نہیں۔تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یور آنر؟ یلماز اس بے روزگار اور بد کردار ذہنی مریضہ کے ساتھ محفوظ رہے گا یا ہمارے ساتھ جنہوں نے اسے بچپن سے بہت محبت سے پالا ہے۔"

وہ جو محبت بھرے رشتوں میں گھری رہتی تھی آج اکیلی عدالت میں کھڑی اپنے کردار پر ایک بار پھر سے وار برداشت کر رہی تھی۔

جس کی آمد کا سن کر سارا خاندان خوشی سے پاگل ہو رہا تھا آج کوئی اور اسی بچے کا دعویدار بن کر اس کمزور سی عورت کے سامنے کھڑا ہوا گیا تھا۔

وہ اکیلی تھی۔کمزور...اور بے بس۔

اسے لگتا تھا وہ بہت مضبوط ہو چکی ہے لیکن ایک بار پھر وہ کمزور پڑ گئی تھی۔اپنی تمام تر سچائی کے باوجود ایک بار پھر سے تماشا بن کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

لوگ اس سے کہتے تھے کہ دنیا کا کوئی ایسا قانون نہیں بنا جو ماں سے بچے کو الگ کرے۔ سگا باپ بھی آٹھ سال کی عمر سے پہلے کسٹڈی نہیں لے سکتا تھا تو پھر یہ غیر کیسے اس کے جگر کے ٹکرے کے دعویدار بن گئے تھے۔

صرف ایک ہی جواب تھا۔

پیسہ...

اس کی نوکری بہت زیادہ چھٹیاں کرنے کی وجہ سے چلی گئی تھی، میر کو سکول سے سسپینڈ کر دیا گیا تھا۔ وہ شمسہ وغیرہ سے ادھار لے کر وکیل کی فیس دے رہی تھی مگر عدالت اسے پیشی پر پیشی دیتی جا رہی تھی۔ ایک طرف وہ یہ اس کی شکل دیکھنے کو، اسے گلے لگانے کو تڑپ رہی تھی تو دوسری جانب میر پر اس چیز کا برا اثر پڑ رہا تھا۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی نظر انداز ہو رہا تھا۔

محلے میں اور اس کے جاننے والوں میں اس کی عزت کی دھجیاں اڑ چکی تھیں۔ عدالت میں اس کے کردار پر ہونے والی بحث مزید مرچ مصالحے کے ساتھ سب تک پہنچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

میر کے ساتھ کوئی بچہ اب کھیلتا نہیں تھا۔وہ چنچل سا بچہ جو بولتے بولتے تھکتا نہیں تھا،شرارت جس کی گھٹی میں شامل تھی وہ چپ سا ہو گیا تھا اور اسے اس چیز کا شدت سے ادراک تھا۔

عدالت میں اسے جان بوجھ کر ذلیل کیا جا رہا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے وہ اکیلی عورت اس ذلت سے گھبرا کر خود ہی ہار مان جائے گی اور مقدمہ ہی واپس لے لے گی۔

اب یلماز کو اگلی پیشی پیش کیا جانا تھا۔آخری فیصلہ اس کا تھا کہ اسے کس کے پاس رہنا تھا۔وہ تو پہلے ہی ڈرا سہما رہتا تھا۔وہ جانتی تھی کہ یلماز ڈر کر ان کے حق میں ہی گواہی دے گا۔اس کا دل تار تار ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک بار پھر سے اپنا بچہ کھو دینے کا خوف اس کے ذہن کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔

"دملہ..."

کسی کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔

پانچ چھ سال کے بعد...

کسی اپنے نے اس کا نام پکارا تھا۔

وہ کار سے نکل کر اس کی جانب بھاگی۔

"اریج"

وہ برق رفتاری سے اس کے گلے لگ گئی۔

"دلمہ...یہ تم ہو؟او میرے خدا۔دلمہ تم"

وہ بس رو دی۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی میں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا"

سکتے کی حالت سے نکلتے ہوئے اس نے اسے دور دھکیلا۔

"آپ کون ہیں؟"

اریج نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"دلمہ...میں اریج۔تمہاری بہن..."

www.novelsclubb.com

"میری کوئی بہن نہیں ہے۔جاؤ یہاں سے۔"

ارتیج کا دل کی اجڑی سی حالت دیکھ کر بہت زخمی سا ہوا تھا۔

"ایسے کیوں بول رہی ہو؟میرا کیا قصور ہے؟میرے ساتھ گھر چلو۔میرے گھر چلو۔میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔میرے ساتھ گھر چلو ابھی"

وہ روتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر جیسے منتیں کر رہی تھی۔

"میں غیروں کے گھر نہیں جایا کرتی۔محترمہ آپ کو کوئی شدید غلط فہمی ہوئی ہے۔میں آپ کو نہیں جانتی۔چپ چاپ یہاں سے چلی جائیں۔"

ارتیج نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر سسکیوں کو روکا۔

"یہ کیا حالت ہو گئی ہے تمہاری؟پلیز میرے ساتھ چلو پلیز میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گی۔مجھے نہیں پتا کیسے لیکن میں سب ٹھیک کر دوں گی آئی پرامس تم میرے ساتھ گھر چلو خدا کے لیے۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میرے ساتھ اگر مخلص ہو تو تم کسی کو بھی میری یہاں موجودگی کا نہیں بتاؤ گی۔ جاؤ مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں۔ تم اچھی لڑکی ہو"

وہ اسے اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

"دملہ..."

"دور رہو..."

وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

"ٹھیک ہے میرے ساتھ نہیں جانا مت جاؤ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم کہاں رہتی ہو؟ کیسے زندگی گزار رہی ہو؟ ہمائل بھائی کے..."

"چپ کر جاؤ پلیز...چپ"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلائی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ یہاں سے...ارتیج جاؤ"

وہ چلائی تو ارتیج کچھ دیر ساکت رہ گئی۔

"جاؤ پلیز..."

اسے فی الحال کسی سے بات نہیں کرنی تھی۔اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا سوائے یلماز کے جسے وہ اگلی پیشی پر شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھونے والی تھی۔

پتھر سی بنی ارتیج اسے مرے مرے قدم اٹھاتا دیکھ رہی تھی جو اب سڑک پار کر چکی تھی۔

"یہ کیا کر دیا تم نے آپی"

اپنی کار تک آ کر دروازے کا سہارا لے کر وہ اندر بیٹھی اور ڈرائیور کو اس کا پیچھا کرنے کا کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

صبح سے فضول ہی سڑکوں پر پھرتے پھرتے نا جانے کب ظہر کا بھی وقت ہو گیا تھا۔

سلوٹ زدہ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس، اجڑی بکھری حالت اور سرخ آنکھوں کے ساتھ اسے کوئی بھی دیکھتا تو سمجھتا کہ نشہ کر کہ یہ حالت بنا رکھی ہے۔ مگر وہ کیا کرتا۔ دل جو جل رہا تھا۔ بے سکونی تھی، کرب ایسا تھا کہ جان لیوا ہوتا جا رہا تھا۔

دماغ قابو میں نہیں تھا۔ اسے نہیں پتا تھا وہ چلتا ہوا کہاں جا رہا ہے یا اس کی منزل کیا ہے۔ وہ بس چلتا ہی جا رہا تھا۔ اس کھلی فضا میں بھی اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہ پائے گا۔

غازیان نے جو اسے ایڈریس بتایا تھا وہ پرچی کہیں کھو چکی تھی۔

وہ ایڈریس نہیں اپنا خود کا پتا جیسے کھو چکا تھا۔

اب غازیان فون نہیں اٹھا رہا تھا اور اسے لگ رہا تھا کہ اگر اسے منزل نہ ملی تو وہ مر جائے گا۔

اس کی یہ کیفیت اللہ اکبر کی صدا سے ٹوٹی تو اسے معلوم ہوا وہ چلتا چلتا مسجد کے باہر آ کھڑا ہوا تھا۔ لوگ بھیڑ کی صورت میں داخلی دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے مگر اس کے قدم

www.novelsclubb.com

منجمد تھے جیسے زمین نے جکڑ کر اسے روک رکھا ہو۔ وہ ہل ہی نہیں پا رہا تھا۔ دل مچل رہا تھا جیسے ابھی تکلیف سے پھٹ جائے گا مگر وہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا پایا۔

اذان مکمل بھی ہو گئی مگر وہ وہیں ٹکر ٹکر غیر مرئی نقطے کو دیکھتا ہوا کھڑا تھا جیسے کوئی ذہنی مریض یا پاگل ہو۔

"بھائی صاحب اندر چلیں...جماعت کا وقت ہو گیا ہے"

ایک لڑکے نے گزرتے ہوئے بھانپ لیا کہ وہ شاید مسجد کے اندر جانے سے کسی وجہ سے ہچکچا رہا ہے۔

"ہوں...ہاں...ہاں اچھا"

وہ بے معنی سے الفاظ بول کر چپ ہوا۔

"آجائیں جلدی..."

انجانی سی قوت اسے مسجد کے اندر کھینچنے لگی۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتا ہوا مسجد کے اندر بھی پہنچا، لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے وہیں وضو بھی کیا۔ وضو کے بعد نسبتاً اسے کچھ بہتر سا محسوس ہوا اور وہ نماز کے لیے آخری صف میں داخل ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

سجدہ کرتے، رکوع و قیام کرتے بس آنسو ہی آنسو تھے۔ندامت تھی۔

اسے یہ بھی خیال نہیں تھا کہ آس پاس کے لوگ اس کے آنسو دیکھ لیں گے۔وہ اللہ کا گھر تھا جہاں سب آنسو بہانے، اپنے دکھ ہی لے کر آتے تھے۔یہ ان کا اور اللہ کا آپس کا معاملہ تھا کوئی دخل اندازی کرنے کی جرأت کیسے کرتا۔

سلام پھیر کر وہ وہیں سر جھکائے بیٹھا رہا۔مسجد خالی ہوتی رہی یہاں تک کہ چند لوگ ہی رہ گئے۔وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر پھر گرا دیتا۔کچھ مانگنے کو تھا ہی نہیں۔بس ندامت ہی ندامت تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور زور سے رو دے اور کوئی اسے چھیڑے بھی نہ۔کوئی اس سے سوال نہ کرے۔

"میری جان نکل جائے یا اللہ میری تکلیف آسان کر دے۔مجھے موت دے دے"

اس کی آواز اور جسم دونوں لرز رہے تھے۔

"مجھے مر جانا چاہتا ہوں۔مجھے زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں...میں مرنا چاہتا ہوں۔"

اسے اپنے کندھے پر کسی کا نرم سا ہاتھ محسوس ہوا۔

"مرنے کی دعا نہیں کیا کرتے بیٹا...زندگی اللہ کی امانت ہے۔اس کی مرضی جب واپس لے لے"

www.novelsclubb.com

اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

وہ اس مسجد کے امام صاحب تھے۔

"تکلیف جب... حد سے بڑھ جائے تو مر جانا ہی واحد حل ہوتا ہے امام صاحب۔ آپ نہیں جانتے کہ میرے ساتھ ہو کیا گیا ہے۔ کوئی جواز، کوئی تسلی کوئی لفظ مجھے اب ساری زندگی سکون نہیں دے سکتے۔"

وہ مسکرائے اور اس کے پاس بیٹھ گئے۔

"ہر کسی کی زندگی میں آزمائشیں ہیں، پریشانیاں، دکھ، تکالیفیں ہیں۔ ہر کسی کو اپنا دکھ دوسرے سے زیادہ بڑا لگتا ہے۔ اگر ہر کوئی اس طرح مرنے لگ جائے تو دنیا پر باقی کون رہے گا؟"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش رہا۔

"میں نے بہت بڑا گناہ کر دیا ہے۔ اتنا کہ مجھے کبھی معافی نہیں ملے گی۔ میں پاگل ہو جاؤں گا۔ میرا دل پھٹ جائے گا"

انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا...جتنے بھی بڑے گناہ کیے ہوں۔اس کی رحمت سے بڑے نہیں ہو سکتے۔تم معافی مانگ کر دیکھو معاف کرنے پر وہ قادر ہے"

اس نے سر جھکا لیا۔

"اللہ حقوق العباد معاف تب تک نہیں کرتا جب تک وہ انسان خود نہ معاف کر دے جس کے حقوق سلب کیے گئے ہوں۔اور میں اپنے ہی سگے بھائی کا مجرم ہوں۔وہ مجھے معاف نہیں کرے گا۔"

وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

"بیٹا..."

وہ وہاں سے اٹھے اور کولر سے پانی ڈال کر اسے تھمایا۔

www.novelsclubb.com

"حوصلے اور تحمل سے کام لو۔اگر ایسی بات ہے تو بھائی سے معافی مانگ لو۔"

پانی کے گلاس کو پیئے بغیر ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے ان کی جانب دیکھا۔

"اسلام علیکم امام انکل صاحب"

کسی بچے کی آواز پر انہوں نے مڑ کر دیکھا۔

"ارے وعلیکم سلام بیٹا...کیسے ہو"

شامل وہاں سے اٹھ کر کونے میں جا بیٹھا اور ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

وہ امام صاحب سے بحث یا سوالات نہیں کرنا چاہتا تھا۔بس اس جگہ سکون کی تلاش میں دیر تک بیٹھنا چاہتا تھا۔

"اتنے دنوں بعد آئے ہو؟ بھائی واپس آیا تمہارا؟"

شامل کے کانوں میں بچے کی آواز پڑ رہی تھی۔

"نہیں...وہ لوگ اسے آنے نہیں دے رہے۔پولیس انکل اور اس کے گندے والے ماما پاپا"

بچے کی مایوسی سے بھری آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"اوہو...بیٹا پریشان مت ہو۔ان شاءاللہ وہ واپس آجائے گا۔آج سیپارہ پڑھو گے یا امی کے پاس واپس جانا ہے؟"

"ابھی تو میں دعا کرنے آیا ہوں۔ماما پریشان ہو جائیں گی۔کل آؤں گا سیپارہ پڑھنے۔"

وہ مسکرائے۔

"میں دعا کروں گا کہ مازی اور بابا دونوں واپس آ جائیں...امام انکل دیکھنا میری دعا ضرور پوری ہو گی۔میں نے اور مازی نے بابا کو لیٹر بھی بھیجا تھا"

شامل نے یک دم آنکھیں کھولیں۔

بچے کی پشت نظر آ رہی تھی مگر چہرہ نہیں۔

"اچھا؟ چلو تم دعا کر لو اور جلدی سے گھر واپس بھاگ جاؤ...امی پریشان ہو جائیں گی"

شامل لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑا ہوا۔ایک قدم...

پھر دوسرا قدم...

یہ چند قدموں کا فاصلہ اسے صدیوں کی مسافت معلوم ہو رہا تھا۔

"جی آپ بھی دعا کریں کہ مازی ہمارے پاس واپس آ جائے"

اس کی معصوم سی آواز شامل کے دل میں اتر رہی تھی۔ایک امید کی کرن سی تھی۔

وہ اس کے بلکل پیچھے آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

کپکپاتے ہاتھ بچے کے کندھے پر رکھنے کی کوشش کی تو وہ مڑا۔

وقت جیسے رک سا گیا اور وہ ساکت سا ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں کا شربتی رنگ، نقوش اسی سے ملتے جلتے تھے۔اس کا سانس تھما۔وہ تصویر والے بچوں میں سے ایک تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ دعائیں بن مانگے یوں بھی قبول ہوتی ہیں۔ایک پل کو اسے لگا وہ خواب دیکھ رہا ہے۔اس نے کانپتے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھونے کی کوشش کی۔

بچے نے ایک پل کو آنکھیں سکیڑیں...

پھر اس کی وہ معصوم آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔اس نے اپنے دونوں ننھے ننھے ہاتھ شامل کے چہرے پر رکھے۔اس کے ایک ایک نقش کو چھوا جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

جب اسے یقین ہو گیا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"بابا..."

وہ خوشی سے چیخ کر بولا۔

ایک لفظ تھا اور شامل فاروق خان کو لگا اس کی نکلتی ہوئی جان واپس بخش دی گئی ہے۔

"یہ بابا ہیں... میرے بابا ہیں یہ... آپ واپس آ گئے... آپ واپس آ گئے"

www.novelsclubb.com

وہ چہکتا ہوا اتنے زور سے اس کے سینے سے آ لگا کہ وہ پیچھے کو گرتے گرتے بچا۔ لرزتے لب اور لرزتے ہاتھوں سے اس نے میر کو اپنے حصار میں لیا۔ اسے خود سے الگ کیا اور غور سے دیکھا۔

ایک ایک نقش کو چھوا اور تسلی کی کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا۔ اسے واقعی اپنی کھوئی ہوئی دولت واپس مل چکی ہے۔

"بابا آپ واپس آ گئے نا؟..."

وہ کچھ کہہ نہ سکا۔

"م... میر؟ او لمیر"

لب پر پہلا نام اسی کا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے خوشی میں زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

شامل نے اسے خود میں بھینچا۔

"میرا بچہ..."

اس کے ایک ایک نقش کو وہ دیوانہ وار چومتا ہوا فرطِ جذبات سے مغلوب ہو کر بولا تھا۔

"میرا پیارا بچہ"

اس کے ننھے ہاتھوں کو، ماتھے کو، آنکھوں کو، ہونٹوں کو وہ چوم رہا تھا۔

"میرا شہزادہ، میری جان"

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

امام صاحب بھی تھوڑے پریشان ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بابا آپ کیوں رو رہے ہیں؟"

وہ اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا مگر شامل کیا کرتا اسے خود پر قابو تھا ہی نہیں۔

اسے خود میں بھینچتے ہوئے وہ بس اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔

"بابا کچھ بولیں نا..."

وہ زبردستی الگ ہوا اور سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا..."

اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ اسے اور بھی رولا گیا۔

"میرا بچہ... میری جان..."

اس کے ہاتھ تھام کر اس نے خود پر تھوڑا قابو پانے کی کوشش کی اور اس کے دونوں ہاتھوں کو چوما۔

"بابا..."

"میر کہاں ہو بیٹا...ماما بلا رہی ہیں..."

بہزاد نے اس کا نام پکارا تو دونوں نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔

وہ ساکت سا رہ گیا۔بے یقینی سے آنکھیں پھیلیں۔ کبھی میر تو کبھی شامل کو دیکھ رہا تھا۔ناقابلِ یقین منظر تھا۔

"انکل...دیکھیں میرے بابا واپس آ گئے"

وہ چہک کر اسے بتا رہا تھا۔

بہزاد نے سر جھٹکا اور غیر یقینی سے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"ہمائل؟...آپ ہمائل فاروق خان ہیں؟"

وہ جواب میں کچھ بھی بول نہ سکا۔

"آپ...میر کو جانتے ہیں؟"

اس نے الٹا سوال کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اس نے سکھ کی سانس خارج کی۔

"م...مجھے دلہ احسن سے ملنا ہے"

www.novelsclubb.com

انجانے کیسے وہ الفاظ ادا کرنے کے قابل ہوا تھا۔

میر اس کی گود میں بیٹھا ہوا تھا۔اس کی تو جیسے آج عید تھی۔اس کے بابا جو واپس آ گئے تھے جنہیں اس نے ہمیشہ تصویروں میں دیکھا تھا وہ حقیقیت میں اس کے سامنے تھے۔

"بابا آپ کو پتا ہے یلماز کے گندے والے ماما پاپا اسے ماما سے ملنے نہیں دے رہے۔میں اسے بہت مس کرتا ہوں"

وہ اپنے دوسرے بھائی کی نا جانے کون کون سی باتیں بتا رہا تھا۔شامل کا دماغ فی الحال یہ سب اکٹھا قبول نہیں کر پا رہا تھا۔

سوات سے وہ بہت سے سوالات اور بہت سی الجھنیں لے کر آیا تھا جس کا جواب صرف دملہ دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کرسی پر سر پکڑے بیٹھی تھی۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔وکیل کی فیس،عدالت میں لگنے والے الزامات اور یلماز...

رو رو کر وہ اتنا تھک چکی تھی کہ اب رونے کی ہمت ہی نہیں بچی تھی۔

میر مسجد میں ضد کر کہ اکیلے چلا گیا تھا جہاں وہ امام صاحب کے پاس قرآن پاک پڑھتا تھا۔اب کافی دیر ہو گئی تھی اور وہ واپس نہیں آیا تھا۔یلماز کی الگ فکر تھی اور اب میر کو خود دینے کی فضول سوچیں اس کا دماغ خراب کر رہی تھیں،اس نے بہزاد کو اس کے پیچھے بھیجا ہوا تھا۔

دستک ہوئی تو وہ بھاگ کر دروازے تک پہنچی اور فوراً کھولا۔

"کہاں چلے گئے تھے تم؟ کچھ خیال ہے؟"

میر کو سامنے دیکھتے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا۔

"میری جان نکل گئی تھی۔"

بھری ہوئی آواز کے ساتھ اس نے کہا اور اس کو بوسہ دیا۔

"ماما آپ کو پتا ہے آپ کے لئے ایک سرپرائز ہے"

دروازے میں ہی کھڑے ہو کر وہ اسے چہک کر بتا رہا تھا۔

"اچھا اندر آ کر بتانا"

وہ تو بچہ تھا اسے کیا پتا تھا کہ ماں کس قسم کے ذہنی دباؤ سے گزر رہی تھی۔

"ماما... بابا واپس آ گئے۔"

وہ اسے اٹھا کر کھڑی ہوئی اور مڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ایسی باتیں مت کرو بچے پلیز...ماما پہلے ہی بہت پریشان ہیں"

وہ چند قدم آگے چلی۔

"دملہ..."

اس کے بڑھتے قدم ساکت ہوئے۔میر چھلانگ سی لگا کر اس سے دور ہٹا اور دروازے کی جانب بھاگا۔اس کے قدم جیسے زمین میں دھنس گئے تھے۔

وہ آواز...

اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔اسے لگا کہ اگر اس نے مڑ کر دیکھا تو سب کچھ تحلیل ہو جائے گا۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دملہ۔پلیز..."

اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی مگر وہ آواز کیسے نہ پہچان پاتی...

"ایک دفعہ میری بات...سنو"

اس نے مڑ کر دیکھا۔

اس کی نظریں اس سے ٹکرائیں...

اس کے آس پاس دنیا جیسے غائب ہو گئی۔

وہ آنکھیں، وہ چہرہ جنہیں دیکھے بغیر اس کا دن نہیں گزرا کرتا تھا انہیں دیکھے ہوئے چھ سال ہونے کو تھے۔

وہ آواز جسے سننے کے لیے اس کے کان ترس گئے تھے۔آج اچانک اس کے کانوں میں جیسے زندگی کی نوید دی گئی تھی۔

اس کے دل کی قبر میں زندگی نے پھر سے سانسیں لیں تھی۔

اس لمحے اس کا دل بلکل ایسے دھڑکا تھا جیسے چھ سال پہلے وہ چہرہ دیکھ کر دھڑکا کرتا تھا۔دونوں کے ہونٹ لرز رہے تھے۔الفاظ ختم ہو چکے تھے۔

بے یقینی سے دھیرے دھیرے چلتی ہوئی وہ اس کے پاس پہنچی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہمیشہ کی طرح پرچھائی کی مانند غائب نہیں ہوا تھا۔

اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور بال بے ترتیب...

دملہ نے اس کانپتے ہاتھوں سے اسے چھونے کی کوشش کی مگر ہاتھ بڑھ ہی نہیں رہے تھے۔اسے خدشہ تھا کہ وہ دوبارہ اس سے دور ہو جائے گا۔

اگر یہ خواب تھا تو وہ نہیں چاہتی تھی کبھی بھی اس خواب سے بیدار ہو۔

"ہ...ہم...ہمائل"

وہ اسے پہنچاننے میں غلطی کیسے کر سکتی تھی۔

وہ اسی کی آواز تھی،اسی کا چہرہ تھا وہ اس کا ہمائل ہی تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھایا لیکن آنکھیں میچ کر پھر گرا دیا۔

پھر دیکھا...

ہاتھ بڑھایا مگر وہ اسے میلوں دور محسوس ہونے لگا تھا۔

وہ کچھ بول بھی تو نہیں رہا تھا۔وہ چاہتی تھی کہ وہ کچھ تو بولے۔اسے بتائے کہ وہ واپس آ چکا ہے۔وہ اس سے کوئی اور سوال نہیں کرنا چاہتی تھی۔بس اتنا کہہ دیتا کہ وہ اس کی خاطر،اپنے بچوں کی خاطر لوٹ آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہمت کر کہ ہاتھ دوبارہ بڑھایا تاکہ اس کے چہرے کو محسوس کر سکے مگر اسی لمحے اس کی نظر اس کے ہونٹ کے اوپر موجود تل پر گئی۔

وہ جھٹکے سے پیچھے کو ہوئی تھی۔

خواب،امیدیں...

سب چھن سے ٹوٹے تھے۔

دل جو حیاتِ نو ملنے پر دھڑکا تھا اب اسے لگا کہ بند ہو جائے گا۔

اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

"دملہ...مجھے تم سے کچھ..."

وہ اس کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر اپنے سوالات بھول گیا۔

وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

"ماما"

میر پریشانی سے بھاگ کر اس تک پہنچا۔

"دملہ...کیا ہو گیا ہے؟"

اس کی بند ہوتی آنکھیں شامل کے حواس باختہ کر رہی تھیں۔

"دملہ...ہوش کرو پلیز..."

وہ اس کے چہرے کو مایوس کن نظروں سے دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔

اس کو پکارتی وہ دونوں آوازیں اب سن نہیں پا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دھندلے مناظر جب صاف ہونا شروع ہوئے تو ہر چیز جیسے سفیدی میں دھل گئی۔ذہن بہت آہستہ آہستہ بیدار ہو رہا تھا۔

یلماز،عدالت،وکیل،ارتیج،میر،ہمائل اور یک دم اس نے آنکھیں کھول دیں۔

اسے کلائی میں سوئی کی چبھن محسوس ہوئی تو احساس ہوا وہ ہسپتال میں ہے اور اس کے بازو میں ڈرپ لگی ہے۔کچھ دیر پہلے گزر چکے مناظر تازہ ہوئے تو وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

"میر...میرا بچہ...میر"

اسے یاد آیا تھا کہ وہ ہمائل نہیں شامل ہے۔وہ بھی تو انہی بے ضمیر لوگوں کا بیٹا تھا۔ہمائل کے چہرے کے باجود اس شخص سے اسے بے پناہ خوف محسوس ہوا۔اس کا دل بری طرح ڈر رہا تھا کہ کہیں وہ میر کو نقصان نہ پہنچادے۔اسے اپنے جذبات پر قابو رکھنا تھا۔بلاشبہ چہرہ اور آواز ہمائل کی تھی مگر وہ سچ تو یہی تھا نا کہ وہ ہمائل نہیں تھا۔

"میر..."

وہ چیختی ہوئی کلائی سے ڈرا نکال کر بیڈ سے اٹھی تو نرسز وغیرہ بھاگ کر اس تک پہنچیں۔

"میرا بیٹا کہاں ہے؟میر کہاں ہے؟او لمیر۔"

"میڈم خود کو سنبھالیں"

وہ اسے قابو میں کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھیں۔

اسی لمحے دروازے میں سے وہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا تھا اور آتے ہی اس کے گلے لگ گیا۔

"ماما"

وہ اس کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو چکا تھا۔

"میر...ماما کی جان"

وہ سکھ کا سانس خارج کرتی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی اور اسے خود میں بھینچ لیا۔

"اس کے پاس نہیں جانا۔ماما کو چھوڑ کر نہیں جانا"

اسے بار بار پیار کرتے ہوئے وہ ہذیانی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

"سریہ..."

www.novelsclubb.com

شامل کمرے میں داخل ہوا تو نرسز نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا کہ اب کیا کیا جائے۔وہ شاک میں تھی،بدحواس سی تھی۔

"آپ جائیں میں سنبھال لوں گا"

اس کی آواز پر دلمہ نے اسے دروازے سے اپنی جانب آتے دیکھا۔وہ بہت گھبرا گئی اور کھڑکی ہو کر میر کو اٹھالیا۔نرسز بھی کمرے سے باہر جا چکیں تھیں۔

"دور...پلیز دور رہو..."

وہ ڈرے ہوئے لہجے میں میر کو خود میں سمیٹ کر وہ پیچھے کی جانب ہوئی۔

"دملہ میری بات سنو۔صرف بات کرنا چاہتا ہوں"

"دور رہو پلیز...تم ہمائل نہیں ہو۔تم میرے ہمائل نہیں ہو۔جاؤ یہاں سے۔چلے جاؤ۔میرے بچوں سے دور رہو۔ہم نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے؟اب تو میں تم لوگوں کے سامنے تک نہیں آئی۔ہم دور ہیں تم لوگوں سے"

وہ روتے ہوئے اس سے دور دور ہوتی جا رہی تھی۔

"ماما...بابا سے آپ یہ کیوں بول رہی ہیں"

"یہ تمہارے بابا نہیں ہیں میر"

اس نے سختی سے کہا۔

"ماما آپ ایسے کیوں بول رہی ہیں؟بابا دیکھیں نا"

دملہ نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور کندھوں سے تھاما۔

"یہ تمہارے بابا نہیں ہیں میر۔یہ گندے لوگ ہیں۔یہ بابا نہیں ہیں"

"دملہ پلیز بچے کے ذہن کو ٹارچر مت کرو۔پلیز۔ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں"

www.novelsclubb.com

شامل اس کے خوف کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"یہ میرے بابا ہیں۔آپ نے ہی تو پکچر زد کھائی تھیں۔وہ جو بڑی والی پکچر ہے جو میرے کمرے میں ہے یہ وہی والے بابا ہیں"

وہ پورے وثوق سے کہہ رہا تھا کہ سامنے کھڑا شخص ہی اس کے بابا ہیں۔

"میر...شٹ اپ"

وہ بلند آواز سے بولی تو وہ سہم سا گیا۔

"یہ بابا نہیں ہیں۔یہ تمہارے کچھ نہیں لگتے۔یہ تمہیں اور مازی کو مار دیں گے۔"

"دملہ کیا بکواس کر رہی ہو؟بیٹا آپ دو منٹ باہر جا کر آنٹی کے ساتھ بیٹھو مجھے ان سے بات کرنی ہے"

میر کو وہ چھوڑنے پر تیار نہیں تھی لیکن اس کے آواز بلند کرنے کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر اس سے ہاتھ چھڑا کر باہر بھاگ گیا تھا۔

"ہوش میں آؤ۔تمہیں کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں پیش آ رہی ہو۔مانا کہ میں ہمائل نہیں ہوں لیکن اس کا بھائی ہوں اور تم سے کس نے کہا کہ اس کے بچوں میں خدانخواستہ نقصان پہنچاؤں گا؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس پر بہت غصہ تھا کہ میر کے دماغ میں وہ کس قسم کی باتیں ڈال رہی تھی کہ اس کے ددھیال والے اس کے دشمن ہیں۔

"تم لوگ ہو ہی بے ضمیر اور گھٹیا۔ کچھ بھی کر سکتے ہو۔ میرے بچوں سے دور رہو۔ آئندہ تم مجھے میر کے آس پاس نظر مت آنا ورنہ میں پولیس کو شکایت لگادوں گی"

وہ خود کو بھڑکنے سے روک رہا تھا۔

"نکل جاؤ یہاں سے۔ دفع ہو جاؤ۔ تمہارا چہرہ مجھے اذیت میں مبتلا کر رہا ہے۔ جاؤ یہاں سے۔ میر سے دور رہو"

وہ پوری قوت سے اسے دھکیل کر بولی تھی۔

"ایسے نہیں جاؤں گا۔ پہلے تم جواب دو گی۔ تم نے ہم سے اتنا عرصہ ہمائل کے بچوں کو کیوں دور رکھا۔ گھر والے کیا بول رہے تھے؟ ایسا کیا ہوا تھا کہ تم بھاگ کر یہاں آگئی؟ مجھے جواب چاہیئے دملہ"

وہ مٹھیاں بھینچ کر بولا تھا۔

"میں تمہیں جواب دینے کی پابند نہیں۔ جا کر اپنے گھر والوں سے پوچھو۔ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں خدا کے لئے ہم سے دور رہو"

www.novelsclubb.com

"تم سے مجھے کوئی سروکار نہیں سنا تم نے"

اس کی آواز بھی اب بلند ہوئی تھی۔

"تم جہاں مرضی جاؤ جس سے مرضی شادی کرو لیکن تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہم سے میر اوریلماز کو چھپانے کی؟ ہمارے خون کو ہم سے دور رکھنے کی ہمت کیسے ہوئی؟ تمہاری طبیعت خراب ہے اس لئے لحاظ کر رہا ہوں ورنہ میر کو تو میں یہاں سے لے کر جاتا"

وہ جیسے پھٹ پڑا تھا۔اسے اس عورت کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

اس نے اس کے گریبان سے پکڑا۔

"میرے بچوں پر حق جتانے والے تم ہوتے کون ہو؟"

اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

www.novelsclubb.com

"وہ میرے بھتیجے ہیں۔میرے بھائی کے بچے ہیں۔سنا تم نے۔تم ماں ہو؟ کیسی ماں ہو جس نے ان سے باقی رشتے چھین لیے؟ ان کا خاندان، گھر سب کچھ؟ ہمائل سے محبت کی دعویدار تھی اور..."

"اس کا نام مت لو۔اپنی گندی زبان سے میرے شوہر کا نام مت لو مسٹر شامل فاروق خان"

شامل نے پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اب تم مجھے بتاؤ گی کہ مجھے اپنے ہی بھائی کا نام لینا چاہیئے یا نہیں؟"

"جاؤ یہاں سے۔خدا کے لیے دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ہم سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہے۔نہ مجھ سے نہ بچوں سے۔خدا کے لئے ہمیں اکیلا چھوڑ دو"

وہ پہلے ہی ذہنی طور پر بہت اپ سیٹ تھا اوپر سے اس کی فضول کی ضد جس کا سر پیر ہی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"رشتہ نہیں ہے؟تم سکون سے میری بات سنو...میں تمہیں یا بچوں کو نقصان کیوں پہنچاؤں گا؟میرے بھتیجے ہیں۔ان سے ملنے کے لئے ہی تو میں بارہ سال کے بعد واپس آیا ہوں۔تم سمجھ کیوں نہیں رہی میں ان بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔اگر بچے میری نظروں سے دور ہو گئے تو میں مر جاؤں گا خدا کا واسطہ ہے۔میر یہاں ہے مجھے یلماز سے ملنے دو۔میں وعدہ کرتا ہوں میں بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا وہ میرا خون ہیں میرے دل کے ٹکڑے ہیں۔"

دلمہ نے نفی میں سر ہلایا اور تالیاں بجانے لگی۔اس کی آنکھوں میں کرب تھا، شکوہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ...شامل خان واہ۔تم لوگوں کو اب میر اور یلماز اپنا خون لگنے لگے ہیں۔؟خون؟دل کے ٹکڑے؟"

اس کی وہ طنزیہ ہنسی شامل کی سمجھ سے باہر تھی۔اس کی وہ اکڑ وہ بد تمیزی کس لیے تھی۔

"میں تم سے آرام سے ریکویسٹ کرنے آیا تھا کہ مجھے اپنی طرف کی کہانی بتاؤ۔کیا ہوا تھا؟ایسا کیا ہوا تھا کہ تم اپنوں سے چھپ کر پانچ سال سے یہاں چھپ کر بیٹھی ہو؟میں گھر والوں کی طرف کی کہانی سن آیا تھا مگر بہت سے سوالات تھے،ان کی باتیں مجھے سمجھ نہیں آرہی تھیں لیکن تم تو یہاں خود کو پتا نہیں کیا سمجھے بیٹھی ہو۔میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں۔گھر چلو اور سکون سے مجھے بتاؤ کہ تمہاری کیا مجبوری تھی؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"گیٹ لاسٹ۔نکلو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"

اس پر چیخنے کا دل چاہتا تو اس کا چہرہ اسے روک دیتا تھا۔وہ ہمائل سے نفرت کا اظہار کیسے کرتی؟

"مجھے دوسرا آپشن استعمال کرنے پر مجبور مت کرو دلہ۔یلماز سے تو میں مل کر ہی رہوں گا۔اور اگر تم نے مجھے روکا تو جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں؟"

www.novelsclubb.com

وہ چونکی۔

"میں ہمائل ہونے کا دعویٰ کر کہ تم سے دونوں بچے چھین سکتا ہوں"

اس کے پیروں تلے زمین کھسکی۔

"میں اس کا آئیڈینٹیکل ٹوئن ہوں۔ میرا ڈی این اے بچوں کے ڈی این اے سے ہو بہو میچ کرتا ہے۔ بائیولوجیکلی وہ دونوں میرے بچے بھی ہیں۔ اگر ڈی این اے ٹیسٹ ہوا تو..."

اس نے بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اس کے گریبان کو جھپٹ کر دبوچا۔

"مجھ سے دنیا کی کوئی طاقت ان کو نہیں چھین سکتی۔ تم لوگوں نے میرے ساتھ جو مرضی سلوک کیا وہ ماضی تھا جب میں صرف ہمائل کی بیوی تھی۔

ایک ماں کو تم لوگ کبھی نہیں ہرا سکتے۔ تب تم لوگوں کی یہ خاندان اور خون والی ایموشنل باتیں کہاں تھیں جب مجھے دکھے دے کر گھر سے باہر نکالا تھا؟ تب خیال نہیں آیا تھا خون کا؟ تب خیال نہیں آیا تھا ہمائل کا؟ بولو؟"

وہ ساکت سا رہ گیا۔

"گھر سے باہر نکالا؟ کس نے؟ کیا بول رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"اوہ...تو تمہیں بھڑکا کر بھیجا گیا ہے۔جاؤ اور سوال کرو اپنے آغا جان سے۔پوچھو اس ...اس پلوشہ سے..."

اس نے روتے ہوئے اس کا گریبان چھوڑا کیونکہ وہ زیادہ دیر اسے دیکھ نہیں سکتی تھی۔دل بے قابو ہو رہا تھا۔یہ یقین کرنے کو تیار تھا کہ وہ ہمائل ہے۔

"دملہ...دیکھو آئم سوری..."

اس نے خود کو قابو میں کیا۔

"تم مجھے پلیز بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا؟گھر والے مجھے جو کہانی سنا رہے ہیں مجھے اس پر یقین نہیں ہے۔خدا کے لئے مجھے سب کچھ سچ سچ بتاؤ ورنہ میں اس تکلیف سے مر جاؤں گا۔میں بارہ تیرہ سال کے بعد واپس آیا تھا۔بچوں سے ملنے،گھر والوں سے ملنے اور..."

اس کی آواز بھر گئی۔

"اپنے بھائی سے ملنے آیا تھا۔لیکن یہاں آکر پتا لگا کہ میرا تو سارا گھر اجڑ چکا ہے۔وہ لوگ میر اور یلماز کا نام بھی نہیں جانتے۔کیوں؟غازی نے مجھے ان کے لیٹرز دیے تھے۔"

اس نے جیب سے دو کاغذ نکال کر اسے تھمائے۔

www.novelsclubb.com

"یہ دیکھو...مجھے اس بات کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تھا۔لیکن اب جب مجھے پتا چل چکا ہے کہ انہوں نے ایسا کیوں لکھا تھا یا غازی نے مجھے یہ خط کیوں دیے تھے تو میں کس طرح ان دونوں سے دور رہوں؟میری جان ہیں یہ..."

اسے یاد آیا کہ یہ خط پڑھے بغیر اس نے غازی کو پوسٹ کیے تھے۔میر اور یلماز ابھی خود اتنے لمبے چوڑے الفاظ نہیں لکھ سکتے تھے۔یہ خط انہوں نے زین اور کرن سے لکھوائے تھے۔لکھائی ان کی تھی لیکن الفاظ میر اور یلماز کے ہی تھے۔

اس نے وہ خط کھول کر پڑھے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

"میں تمہارا دشمن نہیں ہوں دملہ۔میری مجبوری سمجھو۔میرا دل تڑپ رہا ہے۔میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔پلیز گھر چلو۔تم سے کوئی کچھ بھی نہیں پوچھے گا۔بس گھر چلو۔ان دونوں سے مل کر سب کو نئی زندگی مل جائے گی۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ مار دیں گے میرے بچوں کو مار دیں گے۔وہ سب قاتل ہیں۔وہ انہیں مارنا چاہتے ہیں"

شامل نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے دل میں یہ ڈر کیوں بیٹھ گیا ہے؟ مجھے بتاؤ گی تو میں کچھ کر سکوں گا نا۔ کسی اور بات پر یقین مت کرو بس اس بات پر یقین کر لو کہ مجھے اپنے بھائی سے بہت پیار ہے دملہ۔ میں اس کی اولاد کو خراش تک نہیں پہنچا سکتا۔"

وہ اس کے سامنے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"بتاؤ مجھے پلیز..."

اس نے اپنی جھکی نظریں اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔

آنسو مزید قابو نہیں ہو رہے تھے۔ اس کی آواز، اس کا چہرہ دملہ کو سب کچھ کہہ دینے پر مجبور کر رہے تھے۔

"ایک بار بھروسہ کر کہ دیکھو"

اس کا وہ چہرہ اس سے کہہ رہا تھا کہ "مجھ پر اعتبار کرو" یعنی ہمائل فاروق خان پر اعتبار کرو۔

اس نے سر جھکا دیا اور بس روتی چلی گئی۔

اسے ماضی سناتے ہوئے دوبارہ سے اسی تکلیف سے گزرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اس دن شام سے کچھ پہلے کا وقت تھا جب وہ دونوں ڈھیر ساری شاپنگ کر کہ گھر آ رہے تھے۔وہ اسے لے کر پھر سے مال میں جا گھس چکا تھا۔وہ دونوں بچوں کے سٹور کے باہر کھڑے تھے۔

"ہمائل تم بھی نا پاگل ہو...بے بی شاپنگ وہ بھی ابھی سے؟لوگ کہیں گے کہ پاگل ہیں۔"

وہ ہنسا۔

"تم زیادہ سمارٹ مت بنو۔میرا جو دل کرے گا اپنے بچے کے لئے وہ کروں گا۔تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہمارے بیچ اپنی یہ چھوٹی سی ناک اڑانے کی"

اس نے ہمیشہ کی طرح نرمی سے اس کی ناک کھینچتے ہوئے کہا تو وہ مصنوعی غصہ کر کہ رہ گئی۔

تین چار دن ہو چکے تھے وہ اس کے ساتھ تھا۔ہر چیز بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ بھابھی کے ساتھ شادی پر بھی گئی تھی اور بہت خوشی سے شرکت کی تھی۔ہمائل اس کے منع کرنے کے باوجود ڈھیروں کھلونے، کپڑے، جھولا وغیرہ اور نا جانے کیا کیا پہلے ہی خرید چکا تھا اور اب مزید خرید کر دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل بس کرو نا...پہلے ہی بہت کچھ خرید چکے ہیں"

اس کے فون پر آنے والی کال نے اس کی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔وہ یک دم پریشان سا نظر آیا تھا۔

"تم شاپ کے اندر جا کر کچھ چیزیں وغیرہ دیکھو میں کال سن کر آتا ہوں"

اس نے مسکرانے کی کوشش کی تاکہ وہ پریشان نہ ہو جائے لیکن وہ اس کی ان "کالز" سے بہت ڈر جایا کرتی تھی۔غازی سے جب بھی بات ہوتی تھی وہ اس کی منت سماجت کرتی تھی کہ اسے سمجھائے کہ یہ نوکری چھوڑ دے مگر وہ بھی ہنس کر ہر بار ٹال دیتا تھا۔

"ہمائل"

اس کا بازو تھام کر اس نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"دوست کی کال ہے لیونی...پریشان مت ہو۔ظاہر ہے کیسز وغیرہ کا کام بہت سٹریس والا ہوتا ہے۔تم ٹینشن نہیں لو گی۔بیٹا...ماما کو کمپنی دو بابا بھی آتے ہیں"

وہ مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا مگر نا جانے کیوں اس کا دل بہت گھبرانے لگا تھا۔وہ اسے خطرے کی وجہ سے کراچی نہیں لے کر جا رہا تھا اسے معلوم تھا مگر وہ اس معاملے میں اس کی سنتا ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

ناچاہتے ہوئے بھی وہ شاپ کے اندر چلی گئی اور بے دلی سے بچوں کے کپڑے وغیرہ دیکھنے لگی۔ کبھی لڑکیوں کے سیکشن میں کبھی لڑکوں کے سیکشن میں۔انہوں نے پہلے خریداری ایسی کر رکھی تھی کہ جو بیٹی یا بیٹا دونوں کے لیے موزوں تھی۔

چھوٹے چھوٹے، ننھے ننھے کپڑوں کو چھوتے ہوئے اسے عجیب سی خوشی کا احساس ہو رہا تھا جو اسے پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔

"کتنے چھوٹو سے ہو گے نا آپ؟"

اس نے تصور میں اپنے بچے سے کہا۔

جوتوں کے سیکشن میں آکر اس نے سفید رنگ کے بلکل ننھے ننھے سے سنیکرز دیکھے تو اسے بہت ہنسی اور پیار آیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ڈیڑھ سال کے بچوں کے لئے تھے مگر پھر بھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ خریدے۔جوتے ہاتھوں میں لیے وہ انہیں دیکھ کر اپنے دھیان ہی مسکرا رہی تھی۔ننھے ننھے قدموں کا تصور اس کے دل کو مسرت اور آسودگی سے بھر رہے تھے۔

"ایکسکیوزمی..."

نسوانی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔

اسی کی عمر کی ایک فیشن ایبل اور خوبصورت سی عورت چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔اس کا چہرہ غیر شناسا تھا۔

"جی؟"

"میں اسمارہ ہوں...اسمارہ جہانزیب"

دملہ کو لگا کہ وہ بہت غرور سے اپنا نام بتا کر اس کے چہرے پر کوئی تاثر تلاش کر رہی تھی مگر اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کون ہے؟

"آپ ہمائل کے ساتھ آئی ہیں؟آئی مین میں نے آپ کو اس کے ساتھ یہاں باہر کھڑے ہوئے دیکھا تو سوچا کہ ہیلو ہائے کر لوں۔ہمارا تعارف تو ہونا چاہئے نا۔آپ ویسے ہمائل خان کے ساتھ؟مطلب وہ فی میل دوست تو نہیں بناتا"

www.novelsclubb.com

دملہ کو وہ کچھ اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

"میں ہمائل کی بیوی ہوں۔دملہ"

دملہ نے مسکرا کر کہا تو اس عورت کے تاثرات بدل سے گئے۔

"اوہ..."

وہ اسے طنزیہ نگاہوں سے سر سے لے کر پیر تک دیکھنے لگی۔

"بے بی شاپنگ ہو رہی ہے؟ لگتا ہے کوئی ننھا مہمان آنے والا ہے؟ رائٹ؟ بڑے بھائیوں میں سے کسی کے ہاں یا؟ آپ لوگوں کے ہاں؟"

"جی ہمارے ہاں الحمدللہ"

اس نے اوہ میں لب سکیڑے مگر اس کے تاثرات دملہ کو کچھ اور ہی اشارہ کر رہے تھے۔

"مبارک ہو بہت..."

اس کے لہجے کا مصنوعی پن کوئی بھی پہنچان لیتا۔

"محترمہ آپ نے اپنا تعارف تو کروایا ہی نہیں آپ کون ہیں؟"

اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"بتایا تو ہے اسمارہ..."

www.novelsclubb.com

دملہ نے کندھے اچکا دیے۔

"سوری لیکن اسمارہ کون؟ ہمائل کی کولیگ یا کلاس فیلو؟"

وہ ہنسی۔

"سویٹی... تمہیں واقعی نہیں پتا کہ اسمارہ جہانزیب کون ہے؟"

اس نے ذہن پر زور دینے کی کوشش کی مگر اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔

"اوہ۔ کتنا بڑا دھوکے باز ہے نا تمہارا اے ایس پی۔ میرے بارے میں نہیں بتایا؟"

اس کا چہرہ جیسے کھل سا اٹھا تھا۔

"محترمہ تمیز سے پلیز۔"

وہ ہنستی چلی گئی۔

"تمہیں پتا ہے میں کون ہوں؟ میں اسارہ جہانزیب تمہارے ہمائل خان کی پہلی محبت اور پہلی بیوی"

اس کے ہاتھ سے وہ چھوٹے چھوٹے جوتے گرے تھے۔

"کیا؟ آپ کو پتا ہے آپ کیا بکواس کر رہی ہیں؟"

اس کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نا تم خود ہی اس سے پوچھ لو..."

"دملہ تم یہاں ہو؟ میں تمہیں..."

اسارہ مڑی تو دملہ نے اس کے چہرے کے رنگ کو سفید پڑتے دیکھا۔ پھر وہ تاثرات سخت ہو گئے۔ نفرت اور ناپسندیدگی سی اس کے چہرے سے جھلکی۔

"اوہ... Long time no see Humail "

وہ اس کے پاس سے گزرتا ہوا دلہ تک آیا۔

"گھر چلیں؟"

"تعارف تو کروا دو اپنی بیوی سے"

ہمائل اس کا ہاتھ تھام کر چلنے لگا تو اس نے اسے رکنے کا کہا۔

"یہ کیا بول رہی ہے؟ کون ہے یہ ہمائل؟"

اس کے دل کو عجیب سی گھبراہٹ تھی۔

"کوئی نہیں ہے۔ بس ایک غیر اہم عورت ہے"

اسمارہ ہنس دی۔

"غیر اہم؟ تم نے اپنی بیوی کو یہ تک نہیں بتایا کہ تم پہلے سے شادی شدہ ہو؟ چچ چچ"

"اپنی بکواس بند کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

دانت پیس کر آواز کو ممکن حد تک آہستہ رکھتے ہوئے بولا۔

"ہمائل یہ جھوٹ بول رہی ہے نا؟ بولو؟"

اسے پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

"بولو نا؟"

وہ روہانسی ہو گئی کہ ہمائل اسے دوٹوک یہ کیوں نہیں کہہ رہا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"دملہ...یہ"

"جھوٹ بول رہی ہے نا"

اس کی شرٹ کا بازو دبوچتے ہوئے اس نے پرامید نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

"یہ کیا بولے گا؟اس کے پاس کچھ کہنے کو ہے ہی نہیں ہے نا ہسبینڈ جی"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔میں تمہارا شوہر نہیں ہوں۔میں نے تمہیں طلاق دے دی تھی۔تم میری بیوی نہیں ہو"

اسے دھچکا سا لگا اور اس کے ہاتھ سے اس کا بازو چھوٹ گیا۔

اعتماد کی کرچیاں ہوئی تھیں۔

دھوکے کا صدمہ اسے کچھ دیر سن کر گیا۔

وہ یہ کیا کہہ رہا تھا؟

ہمائل دھوکے باز نہیں ہو سکتا۔وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا۔وہ تو کہتا تھا کہ وہی اس کی پہلی محبت ہے۔

www.novelsclubb.com

"چلو ایکس وائف ہی سہی"

دملہ کو اپنے کانوں میں سائیں سائیں ہوتی محسوس ہوئی۔

"جسٹ گیٹ لاسٹ"

"غصہ کیوں ہو رہے ہو؟ ویسے بے بی کی بہت بہت مبارک ہو۔ بائے مسز ہمائل خان"

وہ طنزیہ ہنسی اچھالتی وہاں سے چلی گئی۔

دملہ تو پتھر کی ہو گئی تھی جیسے خون کا آخری قطرہ بھی کسی نے نچوڑ لیا ہو۔

جس شخص کو اس نے اپنا سب کچھ مانا، اسی نے اس کے سر پر آسمان گرا دیا تھا۔ اسے لگ رہا تھا وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی ہے۔ اس کا ہمائل دھوکہ نہیں دے سکتا بہت مان سے اس نے عارش سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کب اسے شاپ سے ہاتھ پکڑ کر باہر لایا، کب گاڑی میں بٹھایا کب گاڑی سٹارٹ بھی کر لی، اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔

سارا راستہ ان کے مابین خاموشی حائل رہی تھی۔

ان ساری زندگی وہ کسی پر اعتبار کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

گھر پہنچ کر اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔لاک لگانے کی بھی ہمت نہیں تھی مگر دروازہ بند تھا۔اس کے آنسو بھی نہیں نکل پا رہے تھے۔دھوکہ ہی اتنا بڑا تھا کہ اسے دل تو کیا دماغ بھی قبول نہیں کر پا رہا تھا۔وہ شخص جس پر اسے خود سے زیادہ،ہر رشتے سے زیادہ مان تھا اسی نے اسے کچھ بولنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔آج اچانک سے کوئی اور اس کی دعویدار بن کر آگئی تھی۔اس شخص کی دعویدار جو کچھ دیر پہلے تک صرف اس کا تھا۔اسے ہی اس کی پہلی اور آخری محبت ہونے کا مان تھا۔یہ بے عزتی،دھوکہ ناقابلِ برداشت تکلیف دے رہا تھا۔

اس نے ٹھنڈے فرش پر بیٹھے ہوئے گھٹنوں میں سر دیا ہوا تھا جب وہ کسی طرح دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس تک پہنچا اور گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہوا اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تو وہ کرنٹ کھا کر پیچھے کو ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے؟اتنی اپ سیٹ کیوں ہو؟وہ فضول بکواس کر رہی تھی۔میں اسے طلاق..."

وہ یک دم کھڑی ہوئی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا نارمل ردِ عمل دے رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔وہ اس کی دوسری بیوی تھی یہ شاک ملنے کے بعد وہ اس سے اور کیا توقع کر رہا تھا۔

"میری نظروں سے دور ہو ہمائل...میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی"

وہ ناسمجھی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"دملہ... لیکن ہوا کیا ہے؟"

"ہوا کیا ہے؟ کیا ہوا ہے؟ تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی یہ سوال پوچھتے ہوئے؟"

اس نے قدرے تعجب سے اسے دیکھا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی میرے خیال سے تمہیں آرام کرنا چاہیئے"

"اب ہی تو میری طبیعت ٹھیک ہوئی ہے۔اتنا بڑا دھوکہ...اس قدر فراڈ ہمائل؟ ہمارے بیچ جب سے سب کچھ ٹھیک ہوا تھا ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ایک دوسرے سے کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔میں نے تم پر اندھا اعتبار کیا۔میں نے تمہیں اپنا سب کچھ مانا۔مجھے لگتا تھا کہ دنیا میں اگر امی اور عاشی کے بعد میرا سب سے مخلص رشتہ ہے کوئی ہے تو وہ تم ہو۔تم نے مار ڈالا مجھے ہمائل۔تم نے مار ڈالا"

www.novelsclubb.com

وہ رو دی۔

"دملہ...ریلیکس ایسا کیا کر دیا ہے میں نے؟اسارہ کے متعلق تو تمہیں سب کو پہلے سے پتا تھا نا؟ تو آج ایسا ری ایکشن کیوں؟"

اس نے اسے قہر آلود نظروں سے دیکھا۔

"کیا؟ مجھے الہام ہوا تھا؟ کسی کو بھی نہیں پتا تھا۔ تم جھوٹے ہو ہمائل۔ کیوں بار بار میرا دل توڑتے ہو۔ کیوں"

وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"احسن چاچو سے آغا جان نے کھل کر یہ ساری بات کی تھی۔ انہوں نے تمہیں بے خبر رکھا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟"

"تمہاری پہلی محبت تھی تو اسے چھوڑ کر مجھ سے کیوں شادی کی؟ ابو نے تمہیں اس رات ایموشنل بلیک میل کیا تھا نا؟ تمہیں مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں۔ تم اسارہ سے..."

"خدا کا نام ہے دملہ..."

اس کا لہجہ بلند ہوا تھا۔

"خود سے ہی کیا کیا سوچ لیتی ہو؟ دماغ سیٹ ہے؟ وہ صرف میری غلطی تھی۔ اسارہ میری مجبوری تھی تم نہیں۔ میں نے محبت صرف تم سے کی ہے۔"

دملہ نے آنسو صاف کیے۔

"مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں ہے۔ جو مرضی کرو۔ میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے امی کے گھر چھوڑ کر آؤ"

www.novelsclubb.com

ہمائل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"اتنی بے اعتباری؟ اتنی بے یقینی؟ محبت کی دعویدار تو تم بھی تھی؟ اب کیا ہو گیا ہے؟"

"مجھے چھوڑ کر آؤ مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی"

وہ بہت کرب میں تھی۔

"میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مجھے مزید تنگ مت کرو خدا کا واسطہ ہے"

ہمیشہ کی طرح اسے سمجھانے کی بجائے وہ زچ ہو رہا تھا۔ اسے بھی دملہ کے الفاظ تکلیف پہنچا رہے تھے۔

"میں تنگ کر رہی ہوں؟ میں سوال بھی نہیں کر سکتی؟ تمہارے دھوکے پر کچھ بھی نہ کہوں؟"

www.novelsclubb.com

"میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔ کیا تمہارے ہوتے ہوئے کسی سے شادی کر لی؟ کوئی سکینڈل؟ شراب پی میں نے؟ طوائفوں کے پاس گیا؟ بولو کیا کر دیا؟"

وہ خاموش سی ہو گئی۔ بس اسے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اس کا مان ٹوٹا ہے۔

"لسن"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"میں اپنے کام کو لے کر بہت پریشان ہوں پلیز مجھے مزید تنگ مت کرو۔پلیز۔اگر تمہیں ان سوالات کے جواب چاہیئیں تو اپنی امی سے پوچھ لو میرے پاس ٹائم نہیں ہے مجھے آج ہی کراچی کے لیے نکلنا ہے"

ایک اور صدمہ دے کر وہ کہہ رہا تھا کہ تنگ نہ کرو۔

"میں تمہارے ساتھ اب بلکل بھی نہیں رہ سکتی۔زندگی میں کبھی بھی میرے سامنے مت آنا۔میں اور میرا بچہ تمہارے بغیر رہ سکتے ہیں۔ساری زندگی ہمارے سامنے آنا۔"

وہ بس بولتی جا رہی تھی۔اسے احساس نہیں تھا کہ اس کے الفاظ پورے ہونے والے تھے۔اسے اور اس کی اولاد کو اس کے بغیر ہی رہنا تھا۔

ہمائل نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تو ٹھیک ہے تم آزادی سے میرے بغیر خوش رہو۔منتیں بھی کرو گی تب بھی نظر نہیں آؤں گا"

اس کے دل پر ضرب پڑی۔اسے دیکھے بغیر تو وہ مر جائے گی یہ تو وہ جانتی تھی لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی اپنے غصے کا اظہار کس طرح کرے۔

جب وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو کافی دیر وہ یوں ہی بیٹھی روتی رہی۔

ہمائل نے چپ چاپ سامان باندھا اور بیگ پکڑ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"میں جا رہا ہوں۔ چاہو تو دعاؤں میں رخصت کر دو۔ نہیں تو ایسے ہی ٹھیک ہے۔ اور ہاں..."

وہ اس کی جانب دیکھ نہیں رہی تھی۔

"میرے بچے کو مجھ سے نفرت مت کرنے دینا۔ میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔ تمہارے لئے شاید اب میں کچھ بھی نہیں رہا لیکن اس کا باپ ہوں۔ یہ حق تم تو کیا کوئی بھی مجھ سے نہیں چھین سکتا۔ اس سے ملنے آتا رہوں گا"

"میں نے ایسا تو نہیں کہا تھا"

وہ بے بسی سے رو دی۔

"میر سے کہنا بابا آپ سے بہت بہت بہت بہت پیار کرتے ہیں"

اس نے اس کی جانب کرب سے دیکھا۔

"تم خود کہہ لینا۔"

وہ ہنسا۔

"موقع ملا تو ضرور"

www.novelsclubb.com

وہ پلٹ گیا۔اس سے کچھ کہے بغیر وہ چلا گیا۔نہ محبت بھری نگاہوں سے دیکھا،نہ محبت بھرے الفاظ کہے بس چلا گیا۔

وہ ساری رات بیٹھ کر روئی تھی۔

کئی دن وہ اسی طرح تکلیف اور کشمکش کا شکار رہی۔کافی دنوں کے بعد اس نے آخر کار ہمت کر کہ بھابھی سے اس متعلق سوال بھی کیا اور شکوہ بھی کیا۔بھابھی سے اسی بات پر تکرار ہوئی کہ اس سے یہ سب کیوں چھپایا گیا تو اسے یہ سن کر دھچکا لگا تھا جب انہوں نے بھی یہی بات کہی کہ آغا جان نے صاف صاف الفاظ میں احسن چاچو کو بتایا تھا۔

"دملہ وہ اسمارہ سے نفرت کرتا ہے۔اتنی نفرت کہ اس کا نام بھی ہم اس کے سامنے نہیں لیتے۔اسی لیے شاید تمہیں کبھی پتا نہیں چلا۔شامل سے لڑائی وغیرہ کا آغاز اسی وجہ سے ہوا تھا۔"

اس نے تعجب سے انہیں دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

ان نے گہری سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"زرتاشہ کی بچپن سے ہی شیریں پھوپھو کے بیٹے مرغوز سے منگنی طے تھی۔وہ دنوں ایک دوسرے کو بہت پسند بھی کرتے تھے۔ہمائل اور شامل پشاور میں پڑھتے تھے اور اچانک ہمائل نے آغا جان سے کہا کہ اسے اسمارہ پسند ہے اور وہ جلد سے جلد اس سے شادی کرنا چاہتا ہے"

اس کا کرب مزید بڑھ گیا۔

"یہ ہماری شادی سے بھی بہت پہلے کی بات ہے۔اسمارہ اس کی کلاس فیلو تھی مگر اس کے ساتھ پڑھتے ہوئے اسے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔پتا نہیں کیوں اس نے اتنی جلدی جلدی میں شادی کی ضد کرنا شروع کر دی۔آغا جان کو وہ لوگ پسند نہیں تھے لیکن ہمائل کی خاطر انہوں نے رضامندی دے دی۔کسی کو نہیں پتا چلا کب اسمارہ کے بھائی فرقان نے زرتاشہ کو دیکھا اور اس سے پسندیدگی کا اظہار کرنے لگا۔آغا جان سے بات ہوئی تو انہوں نے زرتاشہ کے لیے منع کر دیا کیونکہ مرغوز ان کا اپنا بھانجا اور بہت اچھا لڑکا تھا۔سب سے بڑی بات کہ وہ زرتاشہ کی محبت تھا۔

جیسے تیسے نکاح کی تاریخ طے کر دی گئی۔رخصتی کا اتنی جلدی پلین نہیں تھا۔ایک عجیب بات ہم سب کی سمجھ میں آج تک نہیں آئی کہ ہمائل خوش کیوں نہیں تھا۔یوں جیسے وہ کسی

www.novelsclubb.com

مجبوری کے تحت یہ نکاح کر رہا ہو۔سب نے پوچھا لیکن اس نے انکار کر دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ حتیٰ کہ نکاح سے ایک رات پہلے وہ بہت اپ سیٹ سا تھا۔ نکاح ہو گیا لیکن وہ مزید ناخوش سا لگنے لگا تھا۔اس کے تین دن بعد ہی اسمارہ کے گھر والوں نے طلاق کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔

آغا جان اس نکاح سے ناخوش ضرور تھے مگر اس وقت تو نکاح ہو چکا تھا وہ ہمائل کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔اس کے سسرال والوں نے مطالبہ کیا کہ اگر زرتاشہ کی شادی فرقان سے کر دی جائے تو معاملہ سیٹل ہو سکتا ہے۔یہ ان گھٹیا لوگوں کی چال تھی۔آغا جان نے بہت انکار کیا۔ہمائل بھی راضی نہیں تھا کہ زرتاشہ کی شادی فرقان سے ہو۔وہ اسمارہ کو طلاق دینے کے لیے تیار تھا لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

بھائی کا گھر بچانے کی خاطر زرتاشہ نے اپنی محبت قربان کر دی۔پہلے پہل تو وہ بہت اچھے رہے تھے لیکن شادی کے چھ ماہ بعد ہی زرتاشہ کی ڈیتھ کی خبر ملی۔گھر میں جیسے قیامت آ گئی تھی۔کہتے تھے برین ہیمرج ہوا ہے۔ڈاکٹرز نے بتایا کہ وہ شدید ذہنی ٹارچر کا شکار تھی۔اسے تشدد کا بھی نشانہ بنایا جاتا تھا مگر وہ گھر آ کر کچھ نہیں کہتی تھی۔یہ اذیت ناک خبر سننے کے بعد اسمارہ کو ہمائل نے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی۔یہ نکاح ایک سال بھی پورا نہیں چلا تھا۔زرتاشہ کی ڈیتھ کے بعد ہمائل خود کو قصوروار سمجھنے لگا تھا۔بہت اپ سیٹ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

فرقان اور اس کے گھر والوں کی گرفتاری کے باوجود ہماری تاشو تو واپس نہیں آنے والی تھی۔

مرغوز نے تو آغا جان اور باقی سب کو معاف کر دیا تھا کیونکہ اب لڑنے جھگڑنے کا فائدہ کیا تھا لیکن پھوپھو آج تک ناراض ہیں۔اور ہمائل...وہ اسمارہ کا نام تک نہیں لیتا۔گھر میں ان پنج لوگوں کا کبھی ذکر نہیں ہوا۔ہم سب بہت احتیاط کرتے ہیں کہ وہ یہ سب دوبارہ نہ سوچنے لگ جائے کہ زرتاشہ کا وہ مجرم ہے"

پلوشہ چپ ہوئی تو دلملہ کے آنسو نکل رہے تھے۔زرتاشہ جسے اس نے بچپن سے بہت ہنس مکھ اور چنچل سا دیکھا تھا وہ کس قدر اذیت برداشت کر کہ اس حالت کو پہنچ گئی کہ اس کی جان ہی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنا دماغ پھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔اسی وقت اس نے عائشہ کو فون ملایا اور یہی بات پوچھی تھی کہ اسمارہ کون ہے؟کیا وہ جانتی ہے؟

عائشہ کو کچھ یاد نہیں تھا۔اس کے بار بار پوچھنے پر اس نے دماغ پر زور دیا تو جیسے اسے کچھ یاد آیا تھا۔

"ہاں یاد آیا ابو امی کو بات کرتے سنا تھا آپ کی شادی سے پہلے۔وہ ہمائل بھائی کی ایکس وائف کا نام ہے شاید"

اسے جھٹکا سا لگا۔

"کیا؟ تمہیں پتا تھا؟ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا عائشہ؟"

وہ پھٹ پڑی تھی۔

"کیا نہیں بتایا؟"

"یہی کہ تمہارا ہمائل بھائی پہلے سے شادی شدہ ہے؟"

اس کا دل چاہ رہا تھا عائشہ کو فون سے ہی دو لگا دے۔

"آپ کا دماغ لگتا ہے ہل گیا ہے۔ایسے کیوں بات کر رہی ہیں جیسے آپ کو نہیں پتا تھا؟"

اسے مزید غصہ آیا۔

"ہاں مجھے نہیں پتا تھا۔کیسے پتا ہوتا مجھے ہاں؟ کس نے بتانا تھا؟ تم نے؟ ابو نے"

"ابو نے آپ کو میرے سامنے بتایا تھا آپی"

اس نے اس کی بات کاٹی۔

"بکواس کر رہی ہو مجھے ایسا کچھ بھی یاد نہیں"

www.novelsclubb.com

وہ اب کنفیوز ہو رہی تھی۔

"آپی آپ کا دماغ خراب ہے اور کچھ نہیں۔ میں نے کہیں پڑھا تھا ایسی حالت میں یادداشت کے بھی پرابلمز ہوتے ہیں۔ جب ابو نے آپ سے رشتے کی بات کی تھی تو میں نے خود سنا تھا۔ آپ کا دماغ ہی کہیں اور گم تھا۔ اور امی نے بھی ایک دفعہ تفصیل سے بتایا تھا تب آپ ہمائل بھائی کا نام بھی سننا نہیں چاہ رہی تھیں۔ خیر اب یہ بات بھابھی کے سامنے مت کر دیجئے گا۔ گھر میں امی اور مجھے ہی پتا ہے بھائی کو بھی نہیں پتا۔ ابو نہیں چاہتے تھے کہ خاندان والوں کو باتیں بنانے کا موقع ملے"

اس نے فون رکھ دیا۔

یہ کیسا کیسا انکشاف ہو رہا تھا۔ اس نے ذہن پر زور دیا تو ابو کی اس دن والی باتیں یاد آئیں۔

"کیا تمہیں اس کی دوسری بیوی بننے پر اعتراض ہے؟ بیٹا اگر ایسا ہے تو میں تمہیں پھر سے بتا دیتا ہوں کہ اس کی رخصتی سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تھی۔ اس کے اور ہمائل کے بیچ کبھی میاں بیوی والا رشتہ نہیں رہا تھا اور۔"

اس نے آنکھیں میچ کر زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا وہ اس وقت سمجھی تھی کہ ہمائل نے اسے ڈرانے کے لئے ایسا کہلوایا ہے۔اسے لگتا تھا کہ وہ اسی سے "خفیہ "نکاح کا حوالہ دے رہا تھا۔

اس غلط فہمی کی وجہ ہمائل نہیں تھا۔غلطی تو اس کی اپنی تھی۔

"بیٹا اس سے کبھی اس کے پہلے نکاح کے بارے میں بات مت کرنا۔وہ بہت ڈپریسڈ ہو جاتا ہے۔وہ اس کا ماضی تھا جو گزر چکا ہے۔تمہیں حال اور مستقبل میں جینا ہے"

امی نے اسے برائیڈل روم میں سمجھایا تھا لیکن وہ ان کی نصیحتوں کو غیر توجہی سے سن رہی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا ہمائل کے پہلے نکاح والی بات سراسر جھوٹ ہے۔

اس نے سر جھکا دیا۔اسے حقیقت نہ بتانے والی بات تو غلط فہمی نکلی تھی۔اب رہ گئی تھی کہ اسمارہ اس کی پہلی محبت تھی یا وہ۔

"مجھ سے پہلے اس کا جو بھی ماضی تھا مجھے اسے بنیاد بنا کر ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔مجھے اس پر بھروسہ کرنا چاہئے تھا جیسے وہ کرتا ہے۔میری ہر غلطی،ہر گناہ کو اس نے

معاف کیا۔مجھے اس کی بات پر اعتبار کرنا چاہیئے تھا کہ میں اس کی محبت ہوں اور اسمارہ مجبوری تھی۔"

اس نے لب کاٹے۔ناچاہتے ہوئے بھی اب اس نے دوبارہ ہمائل کو دکھ پہنچایا تھا۔اب اسے ازالہ تو کرنا ہی تھا مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

"پلیز...فون اٹھاؤ۔آئم سوری"

اس نے خود کلامی کرتے ہوئے ایک بار پھر سے کال ملائی مگر فون بند جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ بہت پریشان تھا۔پریشانی میں ہی گاڑی چلا کر اپنی رہائش کی جانب جا رہا تھا۔رات کا وقت تھا اور وہ اپنے کسی جاننے والے سے مل کر واپس جا رہا تھا۔اسے بہت احتیاط سے رہنا پڑتا تھا کیونکہ اس کے دشمنوں کی جانب سے خطرہ تھا۔وہ تھانے کے کام سے ہی خفیہ طور پر اس سے ملنے گیا تھا۔اسے ٹریس نہ کر لیا جائے اس لیے موبائل سوئچ آف تھا۔

آخر کار وہ اس سمگلرز کے گینگ کے لیڈر تک اتنے عرصے کے بعد پہنچ ہی گئے تھے۔پریشانی یہ تھی کہ وہ جتنے طاقت ور تھے ان کے لیے ثبوت غائب کرنا،الٹا انہی پر کاروائی کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔پھر بھی وہ یہ رسک لینے کو تیار تھے۔اسے پریشانی یہ تھی کہ کہیں ان کی محنت ضائع نہ چلی جائے۔کراچی میں جان بوجھ کر اس کا ٹرانسفر کیا گیا تھا تاکہ وہ سیٹل ہونے میں وقت لے اور انہیں بازی پلٹنے کا وقت مل جائے۔ثبوت تو انہوں نے میڈیا کو دینے تھے اس کے بعد گرفتاریاں تو خود بخود ہو جاتیں۔چاہے مجرم کراچی میں ہوتے یا اسلام آباد میں۔مین سٹریم میڈیا تو شاید ان کے قابو میں آ ہی جاتا مگر سوشل میڈیا ان کا پیچھا کبھی نہ چھوڑتا۔

کراچی میں ویسے بھی اس نے ایک عرصے تک کام کیا تھا۔اب والا علاقہ مختلف تھا مگر کراچی کی گلیوں کوچوں سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔اسے سیٹل ہونے میں زیادہ وقت درکار نہیں تھا۔

دوسری پریشانی تھی کہ وہ سب لوگ جو اسے دھمکیاں دیتے تھے،اپنے ساتھ ملانے کے لئے رشوت دینے کو ہر پل تیار تھے وہ اس سے اب رابطہ نہیں کر رہے تھے یعنی وہ کسی بڑی گیم کو

کھیلنے والے تھے۔اوپر سے اچانک غازی کو انٹیلی جنس سے واپس ایس ایس جی میں بلا لیا گیا تھا۔جاذب کا ایریا بہت دور تھا یعنی ان کی تین کی ٹیم فی الحال ٹوٹ چکی تھی۔

اس وقت اسے محسوس ہوا دو موٹر سائیکل سوار دائیں بائیں جانب سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔اس نے فون آن کرتے ہوئے جاذب کو ایس او ایس کا میسج بھیجا تھا۔

"ہیلو...امجد میرے پیچھے کچھ لوگ ہیں لائیو لوکیشن بھیج رہا ہوں فوراً پہنچو"

اپنے ایک ماتحت کو وائس پیغام بھیجتے ہوئے لوکیشن بھیجی اور فون رکھ کر گاڑی کو بے ترتیب موڑ موڑنے لگا جس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس کے ہی پیچھے ہیں۔پسٹل لوڈڈ تھی کسی بھی غیر معمولی حرکت سے اسے فی الحال خود نبٹنا تھا۔فون آن تھا اور دلمہ کی کئی کالز پر کالز آ رہی تھیں۔

اسی وقت کسی چیز نے جیسے اس کی گاڑی کے ٹائرز کو ہٹ کیا تھا۔

گاڑی بے قابو ہو کر کسی کھمبے سے جا ٹکرائی۔اس کا سر زور سے سٹیئرنگ وہیل کو جا لگا اور خون رسنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ سے گزرتے ہوئے انہوں نے دونوں جانب سے فائرنگ شروع کر دی تھی۔وہ یہ دم نیچے جھکا تھا مگر گاڑی کے شیشیوں کو کرچیوں میں بدلتی وہ گولیاں کچھ سیٹ وغیرہ پر لگیں اور کچھ اس کے جسم میں پیوست ہو گئیں۔چند سیکنڈز میں اس کی شرٹ خون سے بھر گئی۔اسے شدید تکلیف ہونے لگی تھی مگر گن اٹھا کر ان پر جوابی فائر بھی کرنے کی کوشش کی۔اسے نقاہت محسوس ہونے لگی تھی اور تکلیف شدید ہوتی جا رہی تھی،زخموں سے خون کو نکلنے سے روکنے کے لیے زور سے ہاتھوں سے دبائے ہوئے تھا۔وہ لوگ وہاں سے فرار ہو چکے تھے مگر اس میں اب گاڑی چلانے کی ہمت نہیں رہی تھی۔

بچی ہوئی ہمت اکٹھی کرتے ہوئے خون سے بھرے کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے موبائل تھاما اور ایمرجنسی ایمبولینس کو کال کر کہ بلایا۔ان کے آنے میں کچھ وقت لگتا مگر وہ اتنا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔

وہ سیٹ بیلٹ کھولے مشکل سے باہر نکلا اور فون ہاتھ میں لئے گاڑی کا سہارا لے کر تھوڑا آگے چلاتا کہ لوگوں میں سے اگر کوئی وہاں سے گزرے تو کوئی اسے دیکھ سکے۔وہ لڑکھڑا کر گر گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے گاڑی سے ٹیک لگالی اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔اس کی ہمت اور سانسیں دونوں ٹوٹ رہی تھیں۔

اسی وقت اس کا فون بجا تھا۔

"لیونی"

اس نے نام پڑھا تو کرب کے احساس نے اسے گھیر لیا۔اسے لگا کہ وہ اسے دوبارہ نہیں دیکھ پائے گا۔اپنے بچے کو گود میں لے کر پیار نہیں کر سکے گا۔اس نے آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کی اور کال اٹھالی۔

"میری کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟ پتا ہے میں کتنی پریشان تھی؟"

اس کی بھری ہوئی آواز سن کر وہ اسے تسلی بھی نہ دے سکا۔

www.novelsclubb.com

"آئم سوری...پلیز مجھ سے ناراض مت ہونا سوری۔مجھے نہیں پتا تھا۔مجھے لگا کہ تم نے ہمارے ہی نکاح کو اپنی پہلی شادی کہہ کر بتایا ہے۔آئم سوری واپس آجاؤ۔میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میں نے سب کچھ بکواس کی تھی غصے میں کہا تھا۔اب تم مجھ سے ناراض ہو کر سزا مت دینا پلیز۔کچھ تو کہو"

اس نے مسکرا کر سانس لینے کی کوشش کی اور آواز کو ممکن حد تک صاف رکھنے کی کوشش کی۔

"زما جانانہ...لیونی...زہ...تاسرہ مینہ کوم..."

اس کی آنکھوں میں نمی پھیلی۔

"تم ایسے کیوں بات کر رہے ہو؟ تھکے ہوئے ہو؟ کہاں ہو؟"

وہ اس کے لہجے سے اسے تھکن زدہ محسوس کر رہی تھی۔

"اپنا اور ہمارے بچے کا خیال رکھنا"

وہ کچھ دیر ساکت سی ہوئی۔

"کیا مطلب؟ تم خود نہیں رکھو گے کیا؟"

وہ نقاہت زدہ سا مسکرایا۔

"میں تم لوگوں سے بہت بہت بہت پیار کرتا ہوں"

اس کی سانس اکھڑی۔

"کیا بول رہے ہو؟ ایسے کیوں بول رہے ہو؟ واپس کب آؤ گے؟"

وہ مزید بول نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آنے میں دیر ہو جائے گی۔انتظار مت کرنا۔"

"جتنا مرضی دیر سے آؤ ہمارے پاس ہی آؤ گے نا"

وہ کچھ دیر ٹھہرا۔

"اللہ حافظ"

اس نے فون کاٹ دیا۔

شامل کا نمبر نکال کر اس پر وائس میسج آن کیا۔

"مجھے...پتا ہے تم نہیں سنو گے پھر بھی آخری امید ہے۔میری دلمہ کا خیال رکھنا۔اپنی اولاد تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔اس سے نفرت مت کرنا۔اسے تکلیف پہنچے گی تو مجھے تکلیف پہنچے گی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے مشکل سے سانس لینے کی کوشش کی۔

"سب کا خیال رکھنا"

موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔

اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔

اسے سب کے چہرے یاد آئے تھے۔آغا جان،بی جان،شامل،گلباز اور ار باز لالہ،فروی اور زرمینہ،دلہ اور زرتاشہ۔

ان سب کے ساتھ گزرے لمحے۔

اس نے تصور میں اپنی گود میں کمبل میں لپٹے ننھے سے وجود کو محسوس کیا تھا جو اس دنیا میں بھی نہیں آیا تھا۔

پھر اسے لگا کہ وہ اسے ہنستے ہوئے، بڑا ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔اس کی انگلی پکڑ کر چلنا سکھا رہا ہے۔وہ معصوم قہقہے کہیں تاریکی میں ڈوب گئے۔

آہستہ آہستہ وہ ننھے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"بابا"

آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی مگر دوبارہ چاہ کر بھی وہ ان ننھے منے ہاتھوں کو دوبارہ تھام نہیں سکا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کو عجیب بے سکونی اور بے چینی سی تھی۔اسی بے سکونی میں وہ کب سو گئی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔

"دملہ "اسے کسی نے جگایا۔

"ہوں"

اسے سوئے ہوئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا اس لیے اٹھنے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی۔

"دملہ اٹھو پلیز"

"ہوں۔آنکھیں کھولے بغیر بیزارگی سے کہا۔ساری رات سے جاگی ودہوئی وہ ابھی سوئی تھی۔

"دملہ میری بچی"

بہت ہی مانوس سی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"امی"

وہ یک دم آنکھیں اٹھ کر بیٹھ گئی۔گھر میں عجیب طرح کا شور تھا جیسے بہت سے لوگ اکٹھا ہوں۔

"امی آپ یہاں؟اتنی صبح صبح؟"

www.novelsclubb.com

وہ بہت پریشان اور گھبرائی ہوئی لگی تھیں۔

"امی خیریت تو ہے آپ اس وقت یہاں؟"

وہ انہیں اس طرح دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔

"امی بتائیں"

وہ وہ چپ تھیں ہونے لرز رہے تھے جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں مگر کہہ نہ پا رہی ہوں۔ان کی آنکھیں اشک بار تھیں۔

اسکے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔

"امی"

اس نے اٹھ کر ان کو ذرا سا جھنجھوڑ کر پوچھا۔

"دملہ"

انہوں نے اسے گلے لگا لیا اور رو دیں۔

"امی فار کاڈسیک کیا ہوا ہے؟"

اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"میری بچی۔دملہ...تمہارے نصیب"

www.novelsclubb.com

اس کے دماغ پر تھوڑا سا پڑا۔ وہ ان سے الگ ہوئی۔

"کیا کہنا چاہ رہی ہیں آپ؟ عائشہ اور پلوشہ کو اس کے روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا

کوئی بتائے گا یہاں کیا ہوا ہے؟"

اس نے بلند آواز سے پوچھا تو عائشہ خود پر قابو نہ رکھتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔

"عاشی کیا ہوا ہے؟ بولو"۔

وہ بلند آواز سے بولی۔

"آپی"

وہ بس روتی جا رہی تھی۔ پلوشہ بھی سر جھکائے رو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے مت بتاؤ میں خود پتا کر لیتی ہوں"

وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی تیز تیز قدموں سے کمرے سے باہر نکلی۔

"گلباز بھائی..."

وہ اسے آوازیں دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔

پاؤں میں جوتا تک نہیں پہنا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

گھر میں اور بھی بہت سارے لوگ تھے۔لالہ رخ اور بچیاں بھی یہاں ہی تھیں۔مسکان، ابرار بھائی،اریج حتیٰ کہ عارش اور مامی لوگ بھی۔

"لالہ رخ بھابھی..."

اسے دیکھتے ہی اس کے گلے لگ گئی۔

"دملہ...ہمارا میر...ہمارا ہمائل"

لالہ رخ کے الفاظ اس کی سمجھ میں نہیں آئے۔وہ ان سے دور ہٹی۔

"کیا مطلب؟بھابھی کیا مطلب؟"

اس کا دل کسی انہونی کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل ہمیں چھوڑ کر چلا گیا"

وہ زار و قطار رو رہی تھیں۔وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

"کہاں؟کہاں چلا گیا؟"

لالہ رخ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ ہوش میں ہیں آپ ایسا مزاق؟ وہ بھی آپ سے میں ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی"

اسے لالہ رخ پر بہت غصہ آیا۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہی دملہ... ہمائل چلا گیا۔ ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا گیا"

وہ روتے ہوئے بولیں تھیں۔

"نہیں... ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ میری اس سے رات کو بات ہوئی تھی۔ اسی نے کیا ہو گا ہے نا؟"

وہ ہنسی۔

www.novelsclubb.com

ابرار چلتا ہوا اس تک آیا اور غمگیں نگاہوں سے اسے دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"وہ نہیں رہا دملہ"

"جھوٹ"

اس نے ان کا ہاتھ جھٹکا۔

"آپ سب ملے ہوئے ہیں نا؟۔اور اچھا یہ کوئی نیا سرپرائز ہے نا؟"

وہ مسکرانے لگی۔

سب اس کی حالت دیکھ کر سب مزید رو رہے تھے۔

"اتنی پاگل بھی نہیں ہوں۔مجھے پتا ہے وہ آیا ہوا ہو گا۔ہمائل بہت ہو گیا باہر آجاؤ پلیز...ایسا مزاق میں بلکل برداشت نہیں کروں گی"

اس کی نظریں سب میں اس کی متلاشی تھیں۔جب وہ نظر نہیں آیا تو ایک پل کو اس کی دھڑکن تیز ہوئی مگر وہ ان سب کا کیسے یقین کر لیتی۔

"رات کو اس پر حملہ ہوا تھا۔اسے گولیاں لگی تھیں۔ہاسپیٹل لے جاتے وقت ہی..."

"اوکے بہت ہو گیا۔یہ تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے۔ارتیج تم بھی ملوث ہو نا؟"

اس نے ابرار کو ٹوکتے ہوئے ارتیج کی جانب دیکھا جو ہونٹ بھینچ کر اپنے شوہر کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

"گلباز لالہ کہاں ہیں؟"

اسے بھائی بھی سب میں نظر نہیں آرہے تھے۔

"ہمائل بہت ہو گیا سامنے آؤ"

www.novelsclubb.com

وہ اسے اب خفا خفا سے لہجے میں پکارنے لگی۔

"دملہ..."

امی نے اسے گلے سے لگا لیا۔

"میری بچی...ایسے مت کرو۔مان لو وہ نہیں رہا"

وہ ان سے دور ہوئی۔

"امی آپ بھی؟آپ کیسے اس قسم کا مزاق کر سکتی ہیں؟آپ کو اندازہ ہے آپ کیا کہہ رہی ہیں؟اوپر سے آپ کا داماد...حد ہے لاپروائی کی۔اتنا بڑا ہو گیا ہے ابھی بھی بچوں والی حرکتیں ہیں"

اس کا ذہن اس بات کی جانب آ ہی نہیں رہا تھا جو وہ کہہ رہے تھے۔

"مجھے پیکنگ کرنی ہے ہم سب آج سوات جا رہے ہیں۔ہے نا بھابھی؟"

لالہ رخ اور پلوشہ ہونٹوں پر ہاتھ جمائے سسکیاں روک رہی تھیں۔

"کیا ہو گیا ہے سب کو؟..."

باہر سے مزید شور شرابے کی آواز آئی جیسے مین گیٹ کھلا اور اور گاڑی اندر آئی ہو۔

www.novelsclubb.com

امی اور عائشہ اسے تھام کر اندر رونی دروازے تک لے آئیں۔ باہر مرد حضرات تھے تو وہاں جانا مناسب نہیں تھا۔ سامنے کے منظر نے ایک پل کو اس کی سانسیں روکیں۔ ایمبولینس سے باہر کسی کی باڈی کو نکالا جا رہا تھا۔ سفید کپڑے پر کہیں کہیں خون نظر آ رہا تھا۔

"امی..."

اس نے امی کا ہاتھ زور سے تھاما۔

"یہ... کون ہے امی؟"

اسے گھر کے اندر لایا گیا تو وہاں سب نظر آئے۔ گلباز، ارباز، آغا جان۔ سب کی آنکھیں سرخ تھیں، آنسو رواں تھے اور نڈھال سے تھے۔ آغا جان کو گلباز اور ارباز نے سہارا دے رکھا تھا لیکن بی جان نہیں تھیں۔

"ارباز لالہ... آپ سب... رو کیوں رہے ہیں؟ کوئی بتائے گا مجھے؟"

سب خاموش آنسو رو رہے تھے۔

"کون ہے یہ؟... امی کون ہے یہ؟"

www.novelsclubb.com

اس کا دماغ کسی انہونی کا اشارہ دے رہا تھا مگر وہ ماننا ہی نہیں چاہتی تھی۔

امی جواب میں کچھ نہ کہہ سکیں۔

"امی بولیں...لالہ؟...آپ کیوں چپ ہیں؟سب بول نہیں رہے؟..."

وہ چلائی۔

"خود...دیکھ لو"

ارباز نے بمشکل کہا تھا۔

گلباز نے کپکپاتے ہاتھوں سے کپڑا ہٹایا۔

www.novelsclubb.com

وہ یک دم جھٹکے سے پیچھے کو ہوئی۔

منظر تھا یا قیامت وہ سمجھ نہیں سکی...

"یہ...ک۔کیا مزاق ہے؟..."

اس نے امی کو غصے سے دیکھا۔

"ہمائل یہ کیا مزاق ہے؟...

اس کا دل سہم گیا تھا مگر وہ یقین کیسے کر لیتی۔

"ہمائل تم جانتے ہو میرا حوصلہ اتنا زیادہ نہیں ہے کہ تمہارے اس پرینک کو جھیل سکوں اٹھو..."

سب کی نظریں جھکی ہوئی اور دل غم سے نڈھال تھے۔

وہ وہ بکل ساکت تھا۔اس کے لب خاموش اور آنکھیں بند تھیں۔

"کیوں رو رہے ہو سب؟"

www.novelsclubb.com

وہ چلائی۔

"یہ مزاق کر رہا ہے..."

وہ ہنسی۔

"ابھی...دیکھنا...ابھی میرے کہنے پر اٹھ جائے گا۔ہمائل"

وہ اس کے قریب گئی۔

وہ اٹھ نہیں رہا تھا۔

"ہمائل...اٹھو بہت ہو گیا"

اس نے اس کا بازو تھاما مگر بے جان تھا۔

اس نے ہمیشہ کی طرح پلٹ کر اس کا ہاتھ نہیں تھاما۔

"یہ مزاق ہے؟میرا ہاتھ کیوں نہیں پکڑ رہے تم؟"

اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھماتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بہت ہو گیا مزاق بس کرو میرا دل گھبرا رہا ہے ہمائل..."

وہ چلائی۔

"میں ناراض ہو جاؤں گی"

وہ اسے اپنا ہاتھ تھمانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تھام ہی نہیں رہا تھا۔

"امی اس سے کہیں میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گی۔اس سے کہیں مزاق بند کرے"

وہ روہانسی ہو گئی۔

اس نے کپڑا مزید ہٹایا تو خون سے اس کے اپنے ہاتھ بھرے تھے۔

"یہ...امی...یہ کیا ہو رہا ہے؟اس سے کہیں میرا دل بند ہو جائے گا"

امی نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"چلا گیا ہے ہمائل... تمہیں چھوڑ کر"

www.novelsclubb.com

وہ ان سے دور ہوئی۔

"آپ کو نظر نہیں آرہا یہ مزاق کر رہا ہے۔اسے بچپن سے عادت ہے۔ہے نا آغا جان۔اسے ڈانٹیں۔آغا جان"

وہ ان کے پاس آئی اور جیسے شکایت لگانے لگی۔

"آپ کو یاد ہے نا بچپن میں یہ ایسے جھوٹ بولا کرتا تھا۔ میں تب ڈر جاتی تھی۔ اسے ڈانٹیں اور کہیں کہ اب میں مر جاؤں گی۔ اسے کہیں اٹھے"

وہ چیخ رہی تھی مگر وہ ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے سر جھکا دیا۔

وہ کرنٹ سا کھا کر پیچھے کو ہوئی۔

اس کا دل زور سے دھڑکا

"ہمائل"

وہ واپس اس کی جانب بھاگی۔ اس نے اس کا چہرہ تھپتھپایا اور مسلسل اسے پکارتی رہی مگر کوئی جواب نہ ملا۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے ناراض نہ ہوں تو بات کرو فار گاڈ سیک، میں تم سے ساری زندگی بات نہیں کروں گی۔ اٹھو"

اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔

"دلمہ...میری بچی"

امی نے اسے گلے سے لگایا۔

"آخری دفعہ آیا ہے ہمائل تمہارے پاس..."

"کیا مطلب؟..."

وہ ان سے الگ ہوئی۔

"آخری دفعہ کیسے؟ یہ دیکھیں ہم سوات جا رہے ہیں۔سب گھر والے بھی لینے آئے ہیں۔ چلیں آغا جان"

گل باز نے ان کے گرتے وجود کو سہارا دیا۔

"ہمائل بس بہت ہوا اٹھو اب"

"ہمائل کی ڈیتھ ہو گئی ہے دلمہ...ہی از نو مور...سنبھالو اپنے آپ کو"

www.novelsclubb.com

مسکان نے کہا تو جیسے اس کی روح نکل گئی۔

"اپنی بکواس بند رکھیں آپ..."

وہ پوری قوت سے چلائی۔

"اپنی بیوی کو سمجھائیں بھائی... یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟"

وہ ہمائل پر جھکی۔اس کی سانسیں ساکن تھیں۔

بے حس و حرکت، سرد وجود کے ساتھ۔اس کی پکار بھی سن ہی نہیں رہا تھا۔

"دیکھو سب دیکھ رہے ہیں اٹھو خدا کے لیے اٹھو۔ تمہیں میری قسم ہے اٹھو نا۔ہمائل اٹھو..."

www.novelsclubb.com

وہ جا چکا تھا۔

اس سے بہت دور...

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

کبھی واپس نہ آنے کے لیے

"ہمائل میں مر جاؤں گی پلیز..."

وہ اس کا چہرہ تھام کر بولی۔

اس کی آنکھیں بند تھیں اور لب خاموش...

"تمہاری خاموشی میری جان نکال دے گی ہمائل..."

وہ پوری قوت سے چیخی۔

"یہ نہیں ہو سکتا... سن رہے ہو... ابھی رات کو تم نے مجھ سے بات کی تھی۔ تم... میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے"

www.novelsclubb.com

"دملہ..."

امی نے اسے تھامنا چاہا۔

"مجھے کسی سے بات نہیں کرنی...اسے مزاق کرنا ہے تو کرے میں بھی اب اس سے کبھی بات نہیں کروں گی...مناتا رہے گا ساری زندگی۔"

وہ وہاں سے جانے لگی تو امی نے اسے روکا۔

"تم اب اسے پکارو گی بھی تو نہیں آئے گا۔جا چکا ہے۔ہمیشہ کے لیے۔"

"چپ...ہو جائیں"

وہ چلائی اور کانوں پر ہاتھ رکھے۔

"بس کریں...چپ...سب چپ کر جاؤ"

"ہمائل جا چکا ہے۔مان لو یہ بات"

انہوں نے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو وہ ساکت سی ہوئی۔

اس نے مڑ کر اس ساکن وجود کو دیکھا جو اس شخص کا تھا جسے دیکھے بغیر اس کے دن کا آغاز ہی نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح اپنی کی ماضی میں کہی باتوں کی گونج برس رہی تھی۔

"تمہارا میرا ساتھ بس موت ہی چھڑوا سکتی ہے"

اور اس کا ساتھ چھوٹ چکا تھا۔

وہ گھٹنوں کے بل اس کے ساکت وجود کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔

"آئی ہیٹ یو۔ تم ہو میری زندگی کی سب سے بڑی تکلیف ہمائل خان سنا تم نے۔ کیا یہ تکلیف ختم ہو سکتی ہے؟"

"گھن آتی ہے مجھے تم سے مسٹر خان۔ غلیظ شیطان ہو تم"

www.novelsclubb.com

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھوا۔ اس سے زیادہ خوبصورت اسے دنیا کا کوئی چہرہ نہیں لگتا تھا۔

"اگر میں مر گئی تو... تم کیا کرو گے؟ دوسرے شادی کر لو گے؟ کیا ہر چیز کی ریپلیسمنٹ مل جاتی ہے"

اس دن ہمائل نے اسکا ہاتھ تھام کر اور اپنے دل کے مقام پر رکھا تھا۔ دملہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے تھا جہاں وہ اس کی دھڑکنیں محسوس کر سکتی تھی۔

"یہ دھڑکنیں رک نہ جائیں جس دن ایسا کچھ ہو؟..."

وہ اس کے زرد چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔

اس کی دھڑکنیں ساکت تھیں۔ وہ جو اس کے لیے دھڑکا کرتی تھیں آج خاموش تھیں۔ لیکن وہ زندہ تھی۔ اسے رونا نہیں آرہا تھا۔ ہر چیز فنا ہو گئی تھی۔ لوگوں کی آوازیں، ان کی موجودگی اور اس کا اپنا وجود۔

"اگر تمہاری دعائیں تقدیر کے آگے ہار گئیں تو؟"

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا...اگر کبھی ایسا ہوا تو میری سانسیں بھی زیادہ دیر نہیں چل پائیں گی۔"

اس کی سانسیں آج ساکن تھیں تو وہ کیسے جی رہی تھی؟

www.novelsclubb.com

اس کا دل کیوں دھڑک رہا تھا۔

"جھوٹے، فریبی، مکار، شیطان اور جانور کے دل کے ساتھ مجھے اپنی دھڑکنیں جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اسی خواہش کے ساتھ قبر میں چلے جاؤ گے مسٹر خان مگر تمہاری خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔"

"عذاب سے بھی کبھی کسی کو محبت ہوئی ہے بھلا؟"

بہت رعونت سے اس نے کہا تھا۔

"اگر تمہیں مجھ سے آزادی چاہیئے تو میرے مرنے کا انتظار کرو۔ میرے جیتے جی تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی"

www.novelsclubb.com

"تو پھر مر کیوں نہیں جاتے ہمائل خان"

دل پر اس کے اپنے ہی الفاظ خنجر چلا رہے تھے۔ اسے لگا اس کا دم گھٹنے لگا ہے۔

"تمہاری بیوی بننے سے بہتر ہے کہ تمہاری بیوہ بن جاؤں۔ مر جاؤ تم۔ مر کیوں نہیں جاتے؟"

اس کی بد دعائیں آج آخر کار قبول ہوئی تھیں۔

"میں تمہارے ساتھ اب بلکل بھی نہیں رہ سکتی۔ زندگی میں کبھی بھی میرے سامنے مت آنا۔ میں اور میرا بچہ تمہارے بغیر رہ سکتے ہیں۔ ساری زندگی ہمارے سامنے آنا۔"

"تو ٹھیک ہے تم آزادی سے میرے بغیر خوش رہو۔ منتیں بھی کرو گی تب بھی نظر نہیں آؤں گا"

"میں جا رہا ہوں۔ چاہو تو دعاؤں میں رخصت کر دو۔ نہیں تو ایسے ہی ٹھیک ہے۔ اور ہاں..."

"میرے بچے کو مجھ سے نفرت مت کرنے دینا۔ میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔ تمہارے لئے شاید اب میں کچھ بھی نہیں رہا لیکن اس کا باپ ہوں۔ یہ حق تم تو کیا کوئی بھی مجھ سے نہیں چھین سکتا۔ اس سے ملنے آتا رہوں گا"

"میرے سے کہنا بابا آپ سے بہت بہت بہت بہت پیار کرتے ہیں"

اس نے اس کی جانب کرب سے دیکھا۔

"میں نے ایسا نہیں چاہا تھا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا"

وہ مسلسل بولتی جا رہی تھی۔

"سن رہے ہو؟ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔ میں مر جاؤں گی۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے مجھے بس تم چاہیے۔ مجھے ڈانٹو، برا بھلا کہو لیکن پلیز یہ مت کرو۔ یہ سزا مت دو۔ میں یہ سزا نہیں برداشت کر سکتی۔ میں نہیں کر سکتی"

وہ چلائی تھی کہ شاید وہ اٹھ جائے۔

"ہمائل..."

اس کی نظر غازی پر پڑی جو سر جھکائے آنکھوں کو ڈھکے کھڑا رو رہا تھا۔

وہ مرے ہوئے قدم اٹھا کر اس تک گئی۔

"آپ سے کہا تھا میں نے..."

غازی نے اسے بہتے آنسوؤں کے ساتھ دیکھا۔

"آپ سے کہا تھا کہ اسے روکیں۔ یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے غازی بھائی"

وہ پوری قوت سے چلائی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اسے جانے دیا۔آپ کو پتا تھا نا خطرہ ہے پھر بھی آپ نے اسے روکنے کی بجائے مزید اکسایا۔آپ بھی مجرم ہیں۔"

امی نے اسے تھام کر سہارا دینے کی کوشش کی۔

"ایسے نہیں کہتے بیٹا"

"چھوڑیں امی...یہ مجرم ہیں۔یہ کس طرح اپنے بھائی جیسے دوست کو مرنے کے لیے وہاں چھوڑ گئے؟میں نے ان سے کہا تھا اسے روکیں۔میں نے منتیں کی تھیں"

غازی نے تکلیف سے آنکھیں میچیں۔اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

"امی..."

وہ نڈھال سی تھی۔وہاں سے دور ہوتے ہوئے وہ پھر سے ہمائل کے پاس گئی اور اس کا چہرہ تھپتھپایا۔

"پلیز...یہ مت کرو...میں نہیں زندہ رہ پاؤں گی"

جواب نہ پا کر وہ ہذیانی سی کیفیت میں اس کا نام پکارنے لگی۔

"ہمائل...آنکھیں کھولو نا...میری بات کیوں نہیں سن رہے۔امی اسے کہیں میرا دل بند ہو جائے گا۔ہمائل..."

www.novelsclubb.com

اپنا سر اس کے سر سے ٹکا دیا۔

اس کی دل سوز پکار نے کئی آنکھوں کو اشکبار کیا تھا۔

تو بلآخر اس کی فینٹسی جیسی کہانی کا اختتام جدائی پر ہوا تھا۔وہ جس کے دور جانے کے خوف سے اس کی نیندیں اڑ جایا کرتی تھیں وہ اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے الگ ہو گیا تھا۔آنکھوں دیکھا منظر بھی قابلِ یقین نہیں تھا۔وہ اس کا ہمائل کیسے ہو سکتا تھا۔

محبت کا سفر ختم ہوا چاہتا تھا۔ایک ادھوری داستانِ محبت جیسے قسمت کے اوراق پر قلمبند ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمام وحشتیں میری بڑھا کہ چھوڑ گیا

وہ مجھ کو صحرا میں دریا دکھا کہ چھوڑ گیا

ہوا بھی پردہ ہلائے تو ہو گمان اسکا

وہ جاتے جاتے یوں پردہ ہلا کہ چھوڑ گیا

کوئی بتائے کہ کیسے ہو گزارا اپنا

ہمیں جہاں میں اچھا بنا کہ چھوڑ گیا

وفا پرست کہوں یا کہ بے وفا اس کو

عجیب شخص تھا وعدہ نبھا کہ چھوڑ گیا

وہ جس سے جدا ہونے کا تصور ہی جان لیوا ہو جاتا تھا، اس کے بغیر رہتے ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔اس کی طبیعت اس قابل نہیں تھی کہ اسے سوات لے جایا جاتا۔بی جان کو اس اچانک صدمے سے ہارٹ اٹیک ہوا تھا ان کی صحت بھی خراب ہی رہتی تھی مگر وہ تب سے لاہور والے گھر میں ہی تھے۔اسے عدت تو شوہر کے گھر گزارنی تھی مگر امی کے اصرار پر وہ اسے ان کے پاس

www.novelsclubb.com

ہی چھوڑنے پر راضی ہو گئے تھے۔ماں تھیں،ایسی حالت میں بیٹی کا خیال ان سے بہتر کوئی اور نہیں رکھ سکتا تھا۔

دملہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔سارا سارا دن ایک ہی جگہ پر مردوں کی طرح بیٹھ کر گزار دیتی تھی۔وہ مر ہی تو چکی تھی۔اس کی خوشیاں،اس کی زندگی تو قبر میں دفن ہو چکی تھی۔نہ کھانے پینے کا ہوش تھا نہ دوائیوں کا۔کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔گم صم بیٹھی رہتی تھی اور جب کوئی بات کرنے کی کوشش کرتا تو زار و قطار رونے لگتی تھی اور بس روتی جاتی تھی۔راتوں کو اٹھ اٹھ کر وہ رویا کرتی تھی۔اس عرصے میں اس کی صحت بہت بگڑ گئی تھی۔تسلیاں اور صبر کی تمام تر تلقین فضول تھی۔امی اس کے متعلق بہت زیادہ پریشان رہنے لگی تھیں۔

"دملہ تم سے کوئی ملنے آیا ہے میری جان"

وہ ہمائل کی تصویر گود میں رکھ بیٹھی تھی۔ لیکن نظریں خالی تھیں، اجڑی ہوئی اور ویران۔ دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے آنکھ بھی اٹھا کر نہیں دیکھا۔ وہ آس پاس سے ہی بے خبر تھی۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور آہستہ سے اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"دملہ... میں اسمارہ"

مگر اس نے پھر بھی نہ دیکھا۔ امی کمرے سے باہر چلی گئیں کیونکہ اس نے اپنا تعارف دملہ کی سہیلی کے طور پر کروایا تھا۔ سادہ شلوار قمیص میں ملبوس، سر کو دوپٹے سے ڈھکے وہ اس کے بلکل سامنے بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ" اس نے تصویر کی جانب دیکھا۔

تصویر میں وہ بھرپور مسکرا رہا تھا۔ کبھی وہ اس کی اسی مسکراہٹ پر دل و جان سے فدا تھی وہ مگر لالچ میں آگئی اور محبت ہار گئی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔

"مجھے معاف کر دو دلہ "اسمارہ نے اسے گلے لگایا۔

"میں اس سے معافی نہیں مانگ سکی مگر تم سے مانگ رہی ہوں۔وہ ہمیشہ سے تمہارا تھا ۔۔۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔آئم سو سوری"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔دلہ چونکی تو وہ اس سے الگ ہوئی۔

"معاف کر دو مجھے"

اسمارہ نے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"ہمائل سے معافی مانگنے کا کوئی ذریعہ نہیں ملا تو یہاں چلی آئی۔پلیز""ہمائل..."

خود کو بھلا بیٹھی تھی مگر اس کا نام یاد تھا۔

وہ رو دی۔

"ہمائل"

www.novelsclubb.com

وہ اسمارہ کے گلے لگ گئی۔

"دملہ حوصلہ کرو۔۔"

وہ اسے تسلی دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔وہ کچھ کہے بغیر روتی رہی۔اسمارہ کو اس پر بے پناہ ترس آیا۔

بی جان کی جانب اسمارہ کی پشت تھی۔وہ دروازے میں ہی کھڑی ہو کر رو دیں۔

"میرا بچہ...میرا میرو،اپنی اولاد کو دیکھنے سے پہلے ہی چلا گیا۔کس کی نظر لگ گئی ان دونوں کو"

انہوں نے ٹھنڈی آہ بھری مگر آنسو فوراً صاف کر کہ چلتے ہوئی ان کے پاس آئیں۔ان کو اب دملہ اور اپنے پوتے یا پوتی کے لئے حوصلہ کرنا تھا

"دملہ...میرا بچہ"

www.novelsclubb.com

اسمارہ مری توان کو زور کا جھٹکا لگا۔اسمارہ بھی فورا کھڑی ہوئی۔

"تم؟تم یہاں کیا کر رہی ہو؟کہیں دملہ کو تو کوئی نقصان"

وہ اسے دور ہٹاتے ہوئے دملہ کے پاس بیٹھ گئیں اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"بی جان ایسا کچھ بھی نہیں میں تو"

"دور رہو میری بچی سے۔خدا کے لیے۔ہمارے پاس اب کھونے کو اور تمہیں دینے کو کچھ بھی نہیں۔معاف کر دو ہمیں بخش دو"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"بی جان پلیز"

اسمارہ نے ہاتھ جوڑ دیئے اور نیچے ان کے پاؤں میں بیٹھ گئی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے پاؤں کھینچ لیے۔

"مجھے معاف کر دیں بی جان۔خدا کے لیے میں ایک دن بھی سکون سے نہیں رہی۔مجھے معاف کر دیں۔۔ہمائل کے لیے معاف کر دیں پلیز"

"بس اپنی زبان سے میرے بیٹے کا نام مت لینا"

انہوں نے سختی سے کہا۔

"تم لوگوں نے میری معصوم بچی کو تڑپا تڑپا کر مار دیا۔جائیداد کی خاطر میرے بیٹے کو دھوکہ دیا اور اب میری بہو کو نقصان پہنچانے آگئی ہو؟اور یہ گمان بھی کر رہی ہو کہ ہم تمہیں معاف کر دیں گئے؟"

اسمارہ زار و قطار رو رہی تھی۔

"سانگہ"

آغا جان کی آواز پر اسمارہ اور بی جان دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا

www.novelsclubb.com

"اٹھو"

انہوں نے سنجیدہ لہجے میں اس سے کہا۔

"باہر آؤ..."

انہوں نے اسمارہ سے کیا۔

"انکل آپ"

"میں نے کہا باہر آؤ۔"

وہ چلتے ہوئے کمرے سے باہر ان کے پاس آئی۔

"آغا جان پلیز"

اس نے ان کے آگے بھی ہاتھ جوڑ دیئے۔

"میں نے تمہیں معاف کیا۔اپنے بیٹے کی خاطر معاف کیا"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

بی جان جو ابھی ابھی باہر آئیں تھیں انہیں حیرت سے دیکھنے لگیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ بھول گئے جو زخم انہوں نے میری بچی کو دیئے تھے...اور ہمائل کا دکھ کیسے بھول گئے آپ؟"

وہ اسے حقارت سے دیکھ رہی تھیں۔

یاد ہے مجھے سانگہ۔وہ دونوں ہی نہیں رہے تو اسمارہ سے دشمنی رکھنے کا فائدہ ہاں البتہ اس کے گھر والوں اور اس کے اس بیغیرت بھائی کو میں کبھی معاف نہیں کروں گا"

www.novelsclubb.com

ان کی آنکھوں میں زمانے بھر کی تھکن تھی۔

"جاؤ-معاف کیا تمہیں مگر ایک بات ہے۔پلیز--کوشش کرنا دوبارہ سامنے نہ آؤ کیونکہ مجھے میری بیٹی کا روتا ہوا چہرہ یاد آتا ہے۔ایسا نہ ہو کہ میرا ضبط جواب دے جائے۔آئندہ بھی ایہاں مت آنا"

وہ زار و قطار ھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ وہاں سے چل دی۔

"تم بس دلہ کا خیال رکھو۔ باقی سب کو بھول جاؤ۔ ہم اپنے ہوتے اور زرتاشہ کو کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ بھی تو ہماری زرتاشہ ہی ہے نا۔ ہماری بیٹی"

انہوں نے نم آنکھوں سے کہا تو اسمارہ کی سماعتوں سے آواز ٹکرائی۔

بی جان نے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیا۔

"ہاں---ہماری زرتاشہ"

www.novelsclubb.com

یہ سب محبتیں---ماں جیسی ساس، باپ جیسے سسر، بے پناہ چاہنے والا شوہر بھائیوں جیسے جیٹھ۔ یہ سارے لوگ کچھ سالوں پہلے اسکے تھے۔ اسمارہ کتنی بدنصیب تھی جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر تباہ کر لیا۔ بی جان نے دلہ کو لٹا کر کمبل اوڑھایا ہوا تھا۔ شاید وہ سو چکی تھی۔ وہ حسرت سے ان کو دیکھی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح صبح اٹھی تو امی کمرے میں نہیں تھیں۔ویسے وہ اس کو اکیلا چھوڑنے کا رسک نہیں لیا کرتی تھیں مگر آج شاید وہ ناشتہ بنوانے میں مصروف تھیں۔کتنے ہی دنوں کے بعد اس نے کمرے سے باہر قدم رکھا کیونکہ اسے شدید پیاس لگ رہی تھی۔آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر کر وہ کچن کی جانب بڑھنے لگی کیونکہ اسے نقاہت سی محسوس ہو رہی تھی۔بھابھی اور بھائی کی باتوں کی آوازیں یہ بتا رہی تھیں کہ وہ کچن میں ہی بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا سوچا پھر آپ نے؟"

"کس بارے میں؟"

ابرار نے مسکان کی بات پر سوال کیا۔

"دملہ کے بارے میں"

وہ کچن کے دروازے پر رکی۔

"دملہ کے بارے میں؟ کیا مطلب؟"

"اب وہ اکیلی نہیں ہے۔ اگر اکیلی ہوتی تو آپ کی ذمہ داری ہوتی اب اور بات ہے۔ اس کے سسرال والوں کا بھی حق بنتا ہے۔ بہتر نہیں تھا کہ شوہر کے گھر ہی عدت گزارتی۔"

اس نے دیوار کا سہارا لیا۔ "عدت" کا لفظ کس قدر تکلیف دہ تھا۔

کس کے نام کی عدت؟...

جب جب اس کا خیال آتا تھا دل جیسے بند ہونے لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کے سسرال میں گلباز اور ارباز بھی رہتے ہیں۔ کیا پتا شامل بھی آجائے۔ پتا نہیں ابھی تک کیوں نہیں واپس آرہا۔ یا شاید اسے معلوم ہی نہیں۔ خیر پوائنٹ یہ ہے مسکان کہ وہ عدت میں ہے۔ اس کی طبعیت کس طرح کی رہتی ہے یہ بھی جانتی ہو۔ ایسی کنڈیشن میں سفر

کرنا اس کے لیے صحیح نہیں۔ویسے بھی یہ گھر اسکے بھی باپ کا ہے۔جب چاہے۔جیسے چاہے رہے۔اور چاہے تو ساری زندگی رہے تمہیں کیا؟۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔"

"آپ سمجھ کیوں نہیں رہے کہ یہ صرف دلہ کا معاملہ نہیں ہے۔ہمیں اس کی اولاد کو بھی پالنا پڑے گا"

کتنی سرد مہری سے اس نے کہا تھا۔دلہ ٹھٹھک گئی۔

"مسکان وہ کتنا ہی کھا لیتی ہے؟پہلے بھی تو یہاں ہی رہتی تھی نا یہ گھر اس کا بھی ہے۔بہن ہے وہ میری۔اگر اس کا شوہر نہیں رہا اس کا بچہ یتیم ہو گیا ہے تو..."

www.novelsclubb.com

"ہم نے ٹھیکا لے رکھا ہے ہر بے سہارا اور یتیم کو پالنے کا؟"

مسکان نے غرور سے کہا۔

"یتیم؟..."

اس کے آنسو بہہ نکلے۔پل بھر میں کیا سے کیا ہو جاتا ہے۔وہ ہوتا تو کیا کوئی ایسی باتیں کر سکتا؟

"بات آپ کی بہن تک محدود رہتی تو ٹھیک تھا میں سمجھوتہ کر لیتی مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کمائیں آپ، محنت آپ کریں مگر بزنس میں اور گھر میں حصہ دار دملہ بن جائے۔میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔بہتر ہے اپنی بہن کو اسکی اوقات میں رکھیں اور یہ جتائیں کہ یہ گھر میرا اور میرے بچوں کا ہے"

اس کی بات پر اسکے زخم جیسے کسی نے ادھیڑ دیئے۔وہ اپنے ہی گھر میں اپنے بھائی پر بوجھ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور اسکا بچہ تو ہماری زمہ داری نہیں جن کی نسل ہے وہ سنبھالیں نا۔ہم پر کیوں بوجھ ڈال رہے ہیں۔ہم نے یتیم خانہ کھول رکھا ہے کیا"

وہ منہ پر ہاتھ جمائے زار و قطار رو دی۔

"مسکان"

ابرار نے سختی سے کہا۔

"آئندہ یہ بکواس کی نا تو تمہارا لحاظ نہیں کروں گا۔آئی سمجھ...دملہ لاوارث نہیں۔تم شاید بھول رہی ہو کہ فاروق انکل نے بھاری اماؤنٹ میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی ہے دملہ اور اپنے پوتے کے لیے۔"

اس کی بلند آواز سارے کچن میں گونجنے لگی تو مسکان غصے سے کھڑی ہوئی۔

"ہاں تو کون سا احسان کیا ہے؟اپنے بیٹے کے لیے ہی کر رہے ہیں نا۔اور اگر خدانخواستہ دملہ کو بیٹی ہوئی تو اس کی ذمہ داری کیسے اٹھائیں گے؟اس کی حفاظت اور شادی؟ کبھی اس بارے میں سوچا ہے؟

اپنے بچوں پر دھیان دیں۔اپنی بد کردار بہن کی بیٹی کی رکھوالیاں کہاں کرتے پھریں گے؟کل کو ماں والے گل کھلائے تو کیا کریں گے آپ؟"

www.novelsclubb.com

اس کے الفاظ نہیں نشتر تھے جو اس کے دل میں پیوست ہو رہے تھے۔

"کیا بھروسہ وہ کردار کی کیسی ہو؟ نہیں بھئی نہیں۔ میں کوئی رسوائی افورڈ نہیں کر سکتی"

دملہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔

"بس کرو مسکان۔ شٹ اپ۔ جس بچی کے بارے میں بکواس کر رہی ہو وہ پیدا بھی نہیں ہوئی۔ یہ تک نہیں پتا کہ وہ بیٹی ہے یا بیٹا۔ میری بہن کی اولاد ہے۔ میں اس کا ماموں لگتا ہوں جیسے واجد اور عارش کو ارسل پیارا ہے مجھے بھی اس سے پیار ہے۔ وہ مجھ پر بوجھ نہیں ہے"

اتنی ذلت، اتنی بے عزتی تو اس نے اس وقت بھی محسوس نہیں کی تھی جب اس کے ساتھ وہ واقع ہوا تھا، جب لوگ اس کے کردار پر بات کرتے تھے کیونکہ اس وقت صرف اسی کی عزت پر آنچ آتی تھی مگر اب بات اس کی نہیں اس کی اس اولاد کی، بیٹی کی تھی جو پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔ مسکان اس کی زرتاشہ کے لیے کیسے کیسے الفاظ استعمال کر رہی تھی۔

اس کی اور ہمائل کی زرتاشہ جو پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں باپ کے سائے کے اٹھ جانے کے بعد اولاد کی دنیا جیسے اجڑ سی جاتی ہے خاص طور پر بیٹیوں کی۔"

ابو کے انتقال پر اسے تسلی دیتے ہوئے اسے کیا معلوم تھا کہ وہ بھی اپنی اولاد کو اسی طرح چھوڑ کر چلا جائے گا۔

"اگر بیٹی ہوئی تو وہ میری شہزادی ہو گی اگر بیٹا ہوا تو وہ ٹف فائٹر ہو گا۔"

اس کی آواز کہیں دور ماضی سے آتی سنائی دی۔

"اور اگر تم لوگوں کی طرح ٹوئنز ہوئے تو؟ دونوں بیٹیاں، دونوں بیٹے، یا پھر ایک بیٹی ایک بیٹا؟"

"پھر...ایک تم پر جائے گا یا جائے گی ایک مجھ پر"

ہنسی کی آواز بھائی بھابھی کی اونچی تکرار میں دب سی گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ ذرا سا جھک کر ایک ہاتھ سے دروازے کا سہارا لئے کھڑی زار و قطار رو رہی تھی جب ابرار کا دھیان اس پر گیا۔

"دملہ...؟"

وہ بہت شرمندہ تھا۔آواز دبانے کے باوجود اس کی سسکیاں ابرار کو سنائی دے رہی تھیں

۔

"دملہ میری بات..."

وہ نفی میں سر ہلاتی تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ میری بات سنو پلیز"

اس کی ذہنی حالت ایسی تھی کہ وہ اپنے ساتھ کچھ غلط بھی کر سکتی تھی۔اس سے پہلے وہ اس تک سے پاتلہ اس نے کمرے میں گھس کر دروازہ لاک کر لیا۔

مسکان کی باتیں آرے کی طرح اس کے دل کے ٹکرے کر رہی تھیں۔اسکو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا اور اپنا مستقبل تاریک نظر آیا۔وہ ہونٹوں کو ہاتھوں سے دبائے آواز روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔""دملہ پلیز--دروازہ کھولو؟ابرار دروازہ بجانے لگا تھا۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر زار و قطار رونے رہی تھی۔

"باپ کے سائے میں ہمیشہ بیٹیاں راج کرتی ہیں"

ہمائل کے کہے گئے الفاظ اسے یاد آئے۔

اسے ابو کی شدید یاد آئی۔

www.novelsclubb.com

"ابو"

آسمان کی جانب چہرہ کر کہ اس نے کہا۔

"کہاں چلے گئے آپ؟"

ابو اگر ہوتے تو کسی کی جرات نہ ہوتی اس کے بارے میں یوں بولنے کی۔اس کی نظر بیڈ کی سائیڈ پر رکھی تصویر پر پڑی۔

"ہمائل"

اس نے بے بسی سے اسے آواز دی جو ہر مشکل گھڑی میں اس کے ساتھ ہوتا تھا۔

"میں کونسا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں۔"

"لیونی"

اس نے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کر بیڈ کی جانب قدم بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ہمائل؟ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے؟ کیوں اتنی بڑی سزا دی؟"

وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

"دروازہ کھولو۔"

اس نے آنسو پونچھے اور اسی وقت ایک فیصلہ کیا۔

"میں اپنے ساتھ ساتھ ایک معصوم جان کی زندگی برباد نہیں کر سکتی ہم دونوں کی زندگی جہنم بنے اس سے پہلے میں زندگی ہی ختم کر دیتی ہوں۔

ہمیں تمہارے بغیر نہیں رہنا"

وہ دراز کھول کر کچھ ڈھونڈنے لگی۔

اسے اس اسکی مطلوبہ شے مل گئی۔اس نے شیشے کی ڈبیا سے ساری گولیاں اپنی ہتھیلی پر انڈیلیں اور دیکھنے لگی۔

"اگر میرا کوئی بچہ ہوتا تو کیا میں اسے یوں اکیلا چھوڑ دیتا؟اسے اور اس کی ماں کو ساتھ ساتھ رکھتا۔اپنے بچے کو سینے سے لگا کر رکھتا ایسے"

"اور میں اس سے کہتا کہ میرِ میری جان ہے...میرے دل کا ٹکڑا ہے..."

www.novelsclubb.com

"میر؟..."

"رزتاشہ کہتی تھی کہ ہم دونوں بھائیوں میں سے جس کی بھی پہلے شادی ہوئی اور اللہ نے اسے بیٹا دیا تو پہلے بیٹے کا نام ہم میں سے کوئی آولمیر خان رکھے۔"

"اپنی بیٹی کا نام زرتاشہ رکھیں گے"

اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔ مگر وہ مجبور تھی اس نے آس پاس دیکھا پانی نہیں تھا۔

"دملہ دروازہ کھولو۔"

ابرار کو اب صحیح معنوں میں تشویش ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

امی آوازیں سن کر فوراً اس کے کمرے تک چلی آئیں۔

"دملہ دروازہ کھولو۔ابرار؟ کیا ہوا؟ کیا کر رہے ہو؟"

اسے امی کی آواز دروازے کے پار سے سنائی دے رہی تھی۔

"امی اسے کچھ ہو گیا ہے اس نے اپنے آپ کو کچھ کر لیا ہے"

امی کا دل مٹھی میں جکڑا گیا۔

"دملہ میری بچی۔دروازہ کھولو۔"

آوازیں سن کر مسکان بھی اوپر آگئی تھی۔

مگر دملہ جیسے آوازوں کو سن ہی نہیں رہی تھی۔اسے بچپن سے پڑھائے گئے "سبق خود کشی حرام ہے"اور "مایوسی کفر ہے"سب بھول گئے۔یاد تھی تو بس ایک بات کہ وہ اپنے ہی بھائی پر بوجھ بن چکی ہے۔کپکپاتے ہاتھوں کو منہ ک قریب لائی۔

www.novelsclubb.com

"آئم سوری۔میری جان میں تمہیں دنیا میں آنے سے پہلے مارنا نہیں چاہتی تھی مگر میں مجبور ہوں۔مما بھی تمہارے ساتھ ہی جائیں گی۔ہم دوسری دنیا میں چلے جائیں گے تمہارے بابا کے پاس"

اس نے گولیاں منہ میں انڈیلنا چاہیں تو اسی وقت دھڑام سے دروازہ کھلا۔ابرار امی اور مسکان اندر آئے تھے۔

"دملہ پاگل ہو گئی ہو؟"

ابرار نے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو ساری گولیاں گر گئیں۔"چھوڑیں مجھے۔بھائی چھوڑیں مجھے"

ابرار نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور وہ اس کی گرفت سے آزاد ہونا چاہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ بس کرو"

اس کے حواس قابو میں نہیں تھے۔

دملہ۔نہیں دملہ"

وہ اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ کسی طرح بھی پر سکون نہیں ہو رہی تھی۔

"دملہ سٹاپ اٹ"

وہ پوری قوت سے بولا تو وہ سہم کر یک دم خاموش ہوئی۔

"آئم سوری...آئم سوری"

ابرار اسکا چہرہ تھام کر بولا تھا۔

"مجھے زندہ نہیں رہنا۔آپ پر بوجھ نہیں بننا"

وہ اونچی آواز سے رودی۔

چپ۔بالکل چپ۔کیا میں نے کہا ہے تم سے یہ سب؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

اپنے گلے لگاتے ہوئے اس نے اسے پیار کیا"

"میں زندہ نہیں رہنا چاہتی۔"

"شش۔کچھ نہیں ہوا۔چپ بلکل چپ"

وہ اسے بچوں کی طرح تسلی دینے لگا۔

"بھائی مجھے ماردیں۔ماردیں۔مجھے"

"دملہ"

امی تڑپ اٹھیں۔

"کیوں ستاتی ہو مجھے؟دملہ"

وہ بھی رو رہی تھیں تو ابرار نے انہیں اشارے سے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا۔

"بھائی...ابو۔میرے ابو کو بلائیں نا۔"

وہ اس سے لیٹ کر زار و قطار رو رہی تھی۔اسکے وجود ہیں باپ کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بھائی مجھے مار دیں"

"کیا بکواس کر رہی ہو کیوں خود مرنا چاہتی ہو اور ہم سب کو بھی مارنا چاہتی ہو؟ اگر کچھ جاتا تو؟ تمہاری اس حرکت ہے کا کیا مطلب سمجھوں؟ اپنے دکھ کو گلے سے لگائے بیٹھی ہو اور اپنی اولاد کو نظر انداز کر دیا؟ اسے نقصان پہنچ جاتا تو؟ کیسی ماں ہو تم؟"

امی بے بسی سے پھٹ پڑی تھیں۔

"امی پلیز"

ابرار نے انہیں روکا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری اس حرکت کو دیکھ کر ہمائل خوش ہو گا کیا؟ تم حرام موت کو گلے لگانے چلی تھی؟"

ابرار اسے آرام سے سمجھا رہا تھا۔

"تمہارے وجود سے جڑی جان کی سانسیں تمہارے پاس امانت ہیں۔ کیوں امانت میں خیانت کرنے چلی ہو۔ کیوں تنگ کرتی ہو مجھے ؟"

وہ دل برداشتہ سی تھیں۔

"امی"

ابرار نے انہیں پھر سے روکا۔

"دملہ...دیکھو میری بات سنو۔ تم میری بہادر بہن ہو نا ہوں؟ بہادر لوگ ایسے نہیں ہوتے۔ بہادر بنو۔ تمہارے سامنے پوری زندگی پڑی ہے---"

ابرار نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا. وہ جانتا تھا غلطی اس کی بیوی کی ہے۔ اگر اس کی وجہ سے آج دملہ کچھ غلط کر بیٹھتی تو وہ ساری عمر خود کو معاف نہ کر پاتا

www.novelsclubb.com

"میں بہادر نہیں ہوں۔میں ایک فضول بے کار شے ہو جو آپ پر بلاوجہ بوجھ بن گئی ہے۔"

"دملہ تم اور عائشہ میری جان ہو۔جو بھی ناراضگی تھی وہ ماضی کا حصہ تھی۔بھول جاؤ۔اور آج کے بعد خبردار ایسی بات دوبارہ کی۔تم دونوں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں ہو۔کوئی کچھ بھی بکواس کرتا رہے۔"

اس نے مسکان کو گھورتے ہوئے سنایا۔

"تمہارے یہاں رہنے سے کسی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔۔یہ گھر تمہارا اور عائشہ کا بھی ہے۔آئندہ یہ بات زبان پر لائی نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

وہ اب بھی رو رہی تھی اور مسکان ناگواری سے اسے دیکھ رہی تھی۔"ڈرامے باز ہے"

اس نے حقارت سے سوچا۔

"بھائی"

www.novelsclubb.com

"بھائی پر اتنا مان تو رکھو کہ کم از کم اتنا گرا ہوا نہیں ہے تمہارا بھائی جو تمہیں بوجھ سمجھے۔"

اس نے دملہ کے سر پر شفقت بھرا بوسہ دیا۔اب وہ ہی ابو کی جگہ پر تھا۔وہ کافی دیر اس سے لپٹ کر روتی رہی۔

"امی ناشتہ بنوائیں۔اسے میں خود کھلاتا ہوں۔"

امی نے آنسو صاف کیے اور نیچے چلی گئیں۔

ابرار نے اسے خود سے الگ کیا۔اور بیڈ پر بٹھایا۔

"کچھ نہیں ہوتا۔میں ہوں نا تمہارے ساتھ؟"

ابرار نے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا اور پیار کیا۔

"آئندہ کسی تیسرے شخص کی باتوں میں آکر اپنی طبیعت خراب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔تمہارا بھائی جب تک زندہ ہے کسی کی جرأت نہیں کہ تمہیں کچھ کہہ سکے"

www.novelsclubb.com

مسکان مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دنوں کے بعد ابرار اور مسکان کے ہاں پیاری سی بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام انہوں نے زباریہ رکھا تھا۔ دلہ اپنے دکھ کو بھلا کر بھائی کی خوشی کے لیے بہت عرصے کے بعد سنبھلی تھی۔ جب اسے گھر لایا گیا تو وہ خود اپنے کمرے سے نکل کر بھائی بھابھی کے پاس مبارکباد دینے گئی تھی۔ عائشہ، امی اور ابرار خوش تھے کہ اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول میں دلچسپی تو دکھائی۔

اس کو گھر لانے کے کچھ دن بعد مسکان کے میکے والے بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ بچی کو گود میں اٹھائے پیار کر رہی تھی جب دلہ کر دروازے پر دستک دے کر اندر آئی تھی۔ وہاں امی، مسکان کے ماں باپ جو رشتہ میں اسکے ماموں ممانی تھے، عائشہ اور ارتیج بھی موجود تھے۔ عارش دلہ کی عدت کی وجہ سے نہیں آیا تھا۔

مسکان کی مسکراہٹ دملہ کو وہاں دیکھ کر ہی پھیکی پڑی۔وہ سب کو سلام کہہ کر مل رہی تھی جب مسکان اسے کنکھیوں سے دیکھ رہی تھی۔اس نے تو نا جانے کب سے دل میں پکا ارادہ کر لیا تھا کہ اس کے بھائی کی نظروں میں اسے گرا کر اپنا بدلہ ضرور لے گی۔ابھی تو بچی کی پیدائش کی وجہ سے منصوبہ تاخیر کا شکار ہو گیا تھا مگر اب وہ زیادہ انتظار نہیں کرنے والی تھی۔

ابرار نے مسکان کی گود سے بچی کو لیا اور پیار کرنے لگا۔"

میری چھوٹی سی گڑیا"

وہ بھائی کی بات سن کر زخمی سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"ہماری زرتاشہ"

اسے الفاظ کی گونج نے اس کی آنکھوں کے کناروں میں نمی بھری مگر نا جانے وہ کیسے ضبط کر گئی۔ان سب کو تو چاہ کر بھی دل کے زخم نہیں دکھا سکتی تھی کہ اس نے کیا کھو دیا تھا۔وہ اسے

ہر بات میں یاد آتا تھا۔ کبھی ذہن سے نکلتا ہی نہیں تھا۔ابھی بھی سب کچھ خواب سا لگ رہا تھا۔ایک ڈراؤنا اور طویل خواب...

"اگر سچ میں ہماری بیٹی ہوئی تو؟"

اسے اس بات سے پہلے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ بیٹی ہو یا بیٹا۔اسے ہر ماں کی طرح اپنی اولاد سے بے حد پیار تھا مگر اب بات مختلف تھی۔ہمائل اس کے ساتھ نہیں تھا۔وہ ماں تھی اپنی اولاد کے مستقبل کی بھی اسے فکر تھی۔بیٹی کی قسمت سے اسے خوف محسوس ہوا۔اس نے خیالات کو ذہن سے جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"بہت پیاری ہے ماشاءاللہ"

طویل خاموشی کے بعد اس نے آہستہ سے کہا۔

"شکریہ"

مسکان نے زبردستی کی مسکراہٹ سجائے کہا۔

"بھائی"

اس نے زیاریہ کو گود میں لینے کے لیے ہاتھ پھیلائے تو ممانی نے فوراً سے پہلے اسے اٹھا لیا۔

"ارے بیٹا کیا کر رہے ہو؟"

وہ سب ناسمجھی سے انہیں دیکھنے لگے۔

"بیوہ کا سایہ نومولود پر نہیں پڑنے دیتے۔بدشگونی ہو جاتی ہے۔خاص طور پر نومولود اگر بچی ہو تو"

www.novelsclubb.com

دلمہ کو کرنٹ سا لگا۔

سب ہکا بکا ان کا منہ تاکنے لگے۔"امی"

اریج نے ان کو گھورا۔

یہ لفظ ہر بار یہ احساس دلا کر اس کی جان نکال دیتا تھا کہ ہمائل نہیں رہا تھا۔اس کے آنسو گالوں تک آ گئے۔

"ممانی"

ابرار نے انہیں تعجب سے اور خفا نظروں سے دیکھا۔

"یہ کیا بات کی ہے آپ نے؟"

اس نے اسے زباریہ کو ان کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ہم ایسی بکواس باتوں پر یقین نہیں رکھتے۔دملہ یہاں آؤ۔جتنا مرضی پیار کرواسے۔"

وہ اس کی جانب زباریہ کو اٹھائے بڑھا تو وہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔

"نہیں بھائی۔میں نہیں چاہتی میرا سایہ اس پر پڑے اور اسے میری وجہ سے تکلیف پہنچے"

www.novelsclubb.com

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہاں چلی گئی۔سب اسے آوازیں دیتے رہ گئے۔امی ہونٹ بھینچے بیٹھی تھیں۔

"خدا کا خوف کریں بھابھی۔اللہ اللہ کر کہ تو میری بچی ٹھیک ہونا شروع ہوئی تھی اور آپ؟"

انہوں نے بلآخر خاموشی توڑی۔

"حد ہو گئی۔تم عورتیں کیسی توہم پرست ہوتی ہو؟اس بیچاری کی حالت دیکھو اور تم نے اسے پھر سے وہ سب یاد دلا دیا۔"

www.novelsclubb.com

ماموں نے بھی ان کی سرزنش کی۔

"ممانی آپ کو اچھی طرح پتا ہے کہ وہ کس اذیت سے گزر رہی ہے۔ہم میں سے کوئی بھی اس کا دکھ نہیں سمجھ سکتا۔...اس قسم کی فضول باتیں کر کہ آپ اسے مزید تکلیف مت دیں۔"

ابرار کا لہجہ کافی تلخ ہوا تھا۔مسکان کو یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ سب دملہ کی طرفداری کر رہے ہیں۔اس نے سر ہاتھوں میں تھام کر آہیں بھرنا شروع کر دیں جیسے اسے سر میں بہت زیادہ درد ہو۔

"آہ...ابرار"

سب یک دم پریشان ہو گئے۔دملہ کو بھول کر سب کو مسکان کی فکر پڑ گئی تھی۔یہ اس کی پہلی کامیابی تھی۔

دملہ بیڈ پر تکیے میں منہ دے کر اونچی اونچی آواز سے رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اکیلی تھی۔سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں مگر اسے تسلی دینے والا کوئی نہیں تھا۔شاید وہ اسی لیے اس سے ہمیشہ کہتا تھا کہ اپنا دفاع کرنا خود سیکھو۔

"کیا کروں میں خود کے لیے بول کر؟کیا فائدہ میری زندگی کا؟"

وہ سیدھی ہوئی اور اس کی تصویر کو سامنے کیا۔

"میں نے کہا تھا ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ۔ میں نے معافی بھی مانگی تھی نا؟"

وہ تصویر میں مسکرا رہا تھا مگر بول نہیں رہا تھا۔ وہ اسے روتا ہوا دیکھ رہا تھا مگر آنسو نہیں پوچھ رہا تھا۔

"اللہ کرے تمہارا گلا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے"

کتنی سفاکی سے وہ اس کو بد دعائیں دیا کرتی۔ اب وہی بد دعائیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔ جنہیں منہ سے نکالتے ہوئے وہ دوسری بار سوچا ہی نہیں کرتی تھی وہ در حقیقت اسی کو لگ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اب اس کی خوشیاں اس کی اپنی بد دعاؤں کی نظر ہو چکی تھیں۔

"ہمائل؟ کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟ میں نے... میں نے

معافی بھی تو مانگی تھی بار بار مانگی تھی"

وہ اس سے مخاطب تھی گویا وہ اسے سن رہا ہو۔ مگر وہ جواب دینے کے لیے نہیں رہا تھا۔ وہ جو ہر کسی کے سامنے اس کا دفاع کرتا تھا، اس کی غلطیوں اور گستاخیوں پر ہمیشہ پردہ ڈالا کرتا تھا، مسکان کے طعنوں، لوگوں کی باتوں اور طنز کے آگے اسکی ڈھال تھا۔ وہ چلا گیا تھا۔ منوں مٹی تلے ہمیشہ کے لیے سو گیا تھا۔

کبھی واپس نہ آنے کے لیے...

"ہمائل... ہمارا تو سوچ لیتے۔ اگر ہماری بیٹی ہوئی تو یہ معاشرہ اسے اس کی ماں کے ماضی کے طعنے دے دے کر مار دے گا۔ کیوں تم نے مجھے احساس نہیں ہونے دیا کہ میری اس غلطی نے میری اولاد کی زندگی بھی تباہ کر دی ہے۔"

اس نے تصویر کو سینے سے لگایا۔

"ہمیں بھی ساتھ لے جاتے..."

اس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بی جان لوگوں کے ساتھ سوات جانا چاہتی تھی مگر وہ چاہتے تھے کہ دلمہ فی الحال یہیں رہے۔وہاں ہسپتال وغیرہ کی اچھی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے بھی بہت مسئلے مسائل تھے۔بی جان،پلوشہ اور گلباز کے ساتھ لاہور میں ہی تھیں جبکہ باقی سب سوات جا چکے تھے۔وہ سب صبح شام فون پر اسکی خیر خیریت معلوم کرتے رہتے تھے۔پلوشہ اور بی جان باقائدگی سے ان سے ملنے آتی تھیں۔اس کے لیے چیزیں وغیرہ بھی بھجواتے تھے اور پیسے بھی۔اب اسے کسی چیز سے رغبت تو رہی ہی نہیں تھی۔بس جی رہی تھی تو مجبوری تھی۔اسے اپنی اولاد کے لیے زندہ رہنا تھا۔

زباریہ جب سات دنوں کی ہوئی تو ابرار نے اس کی خوشی میں ایک پر تکلف ڈنر کا اہتمام کیا جو کہ ایک ہوٹل میں تھا۔وہ سب ہمائل کو بھول چکے تھے۔آخر کب تک سوگ مناتے۔

سب کا دکھ، تم عارضی تھا۔سب اپنی اپنی زندگیوں میں مگن ہو گئے تھے۔اگر کوئی نہیں بھولا تھا تو وہ تھے اس کے بھائی،ماں باپ اور وہ بیوی جسے وہ یوں بے آسرا کر کہ جا چکا تھا کہ اس ٹھوکر سے سنبھلنا ناممکن محسوس ہو رہا تھا۔

اس سے پوچھ کر یہ دعوت رکھی تا کہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔وہ بھلا ان سب کو خوشیاں منانے سے کیوں روکتی۔یہ دکھ صرف اسکا تھا۔اسکے نصیب کا روگ تھا۔بھلا پھر وہ دوسروں کو ان کی خوشیاں جینے سے کیسے روکتی۔امی کو بھی منتیں کر کہ اس نے دعوت پر بھیجا تھا۔ابھی رات کے آٹھ ہوئے تھے۔تاریک رات اور گھنے بادلوں کی وجہ سے آدھی رات کا گمان ہوتا تھا۔

وہ گھر میں بالکل اکیلی تھی۔صرف ایک نوکرانی کو امی اس کے پاس چھوڑ کر گئیں تھیں مگر وہ بھی نا جانے کہاں چلی گئی تھی۔شاید مسکان نے اسے بھیج دیا تھا۔مگر دملہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔وہ بیڈ پر لیٹی کہیں دوسری دنیا میں گم تھی۔

"تم نے جتنا مجھے تنگ کیا ہے۔دیکھنا چن چن کر بدلے لوں گا"

وہ سوات میں تھے جب کچن میں کھیر بناتے ہوئے وہ آکر اسے ستانے لگا تھا۔

"لے لینا۔لے لینا۔ہم سزا بھگتنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ حکم تو کیجئے"

وہ مختلف میوہ جات سے کھیر کو سجا رہی تھی مگر ہمائل اٹھا اٹھا کر کھا رہا تھا۔اس کی الرجی کی وجہ سے پی نٹس کے علاوہ بہت سے میوے تھے۔

"سزا یہ ہے کہ تم ساری زندگی میرے ساتھ اچھی بیوی بن کر گزارو گی، تنگ بالکل نہیں کرو گی، بدتمیزی نہیں کرو گی، پختون کھانے بنانا سیکھو گی ہی..."۔

وہ ہنستی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اسے اچھی طرح یاد ہے کہ اس رات کھانے کے وقت مزاق میں یہ بات شروع ہوئی کہ ہمائل سے اس نے کتنی پشتو سیکھی۔تب اسے بلکل بھی سمجھ نہیں آتی تھی۔اس نے ایسے ہی ہمائل کے اکثر کہے گئے الفاظ جو رٹے ہوئے تھے، جوں کے توں سنا دیے تھے۔

ہمائل کو اچھو لگ کیا اور سب کے قہقہے بلند ہوئے۔اسے جب تک سمجھ آتی بہت دیر ہو چکی تھی۔

"دلمہ...ان کا مطلب پتا ہے کیا ہے؟"

لالہ رخ نے شرارت سے کہا۔

"کیا؟"

"ان جملوں کا مطلب ہے کہ میں تمہاری ان حسین آنکھوں پر قربان جاؤں جن کے جادو سے تم نے مجھے اسیر بنا رکھا ہے"

www.novelsclubb.com

جب ان الفاظ کا مطلب اسے پتا چلا تو شرمندگی سے چہرہ سرخ ہونے لگا۔

سب کھلکھلا کر ہنسے۔

"میں تو پہلے ہی کہا تھا۔ہماری یہ چھوٹی بہن ان صاحب کے پیر صاحب ہیں۔"

ار باز کی بات سن کر وہ مزید نظریں جھکا گئی۔

"وہ میں کھیر لے کر آتی ہوں"

شرمندگی کے ساتھ وہ وہاں سے کچن میں چلی گئی۔

"ہمائل"

دونوں بھائیوں نے شرارتی انداز میں اسکا نام پکارا۔

"ہاں تو کیا ہے بھائی اب بندہ یہ بھی نہیں بول سکتا؟ میری بیوی ہے جو مرضی بولوں"

اس نے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں...بول سکتا ہے بول سکتا ہے۔ جاؤ اپنے مرشد کے ساتھ کچن میں مدد کرواؤ"

www.novelsclubb.com

سب کھل کر ہنس دیئے۔اب ان کے قہقہوں کی آواز کہیں گونج بن کر فضا میں کھو گئیں۔وہ شخص جس کے دم سے ساری خوشیاں تھیں وہی نہیں تھا تو کیسی خوشیاں، کون سی خوشیاں۔

وہ تصویر کو سینے سے لگائے لیٹی ہوئی تھی۔آنسو بہہ بہہ کر تکیے کو بھگو رہے تھے۔اسے ایک دم کچھ محسوس ہوا جیسے کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہو۔لیمپ کی ہلکی ہلکی روشنی کمرے میں تھوڑا اندھیرا کیے ہوئے تھی۔دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔جب گھر پر کوئی نہیں تھا تو آہٹ کیسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کون ہے؟"

اس نے کچھ ڈرتے ڈرتے سوال کیا اور بیڈ سے اٹھی۔دوپٹہ اچھی طرح اوڑھا اور کھڑکی کی جانب آئی جو کھلی ہوئی تھی۔

"اوبلی ہو گی"

سکھ کا سانس لیتے ہوئے اس نے کھڑکی بند کی۔یک دم کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر سختی سے دبوچ لیا اور اسے دیوا کے ساتھ لگا دیا۔

اسکے حواس باختہ ہو گئے۔وہ چیخ بھی نہ سکی۔کسی کی گرفت بہت مضبوط تھی۔اس نے نظر اٹھا کر دیکنا چاہا تو جیسے اس کی جان ہی نکل گئی۔وہ صارم تھا۔اپنی تمام تر شیطانیت آنکھوں میں لیے۔

دملہ کی گرفت اس کے بازو پر خوف کی مانند ڈھلی پڑی تھی۔اسکا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔وہ اکیلی تھی نہ باپ نہ بھائی اور نہ شوہر ساتھ تھا۔اس کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے مائی ڈیر؟وہ خباثت سے ہنسا۔

اس نے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی۔

"خبردار"

صارم نے اسکی گردن پر چاقو رکھ دیا۔خوف سے کپکپی سی طاری ہو گئی۔

"شش صرف بات کرنی ہے تم سے۔خاموشی سے بات سنو ورنہ..."

اس نے جواباً نفی میں سر ہلایا۔اس کے آنسو صارم کے ہاتھوں کو بھی بھگونے لگے۔

"ہاتھ ہٹا رہا ہوں چیخنا مت"

اس نے ہاتھ ہٹا دیا پھر بھی اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

"کیوں آئے ہو؟دفع ہو جاؤ ورنہ..."

سانسیں بحال ہونے پر وہ چلا کر بولی تھی۔

"دفع ہو جاؤ بے غیرت انسان"

"ڈیئر تمہیں پرو پوز کرنے آیا ہوں"

دملہ نے دوپٹے پر گرفت مضبوط کی جو وہ پہلے ہی خود پر لپیٹ چکی تھی۔"دفع ہو جاؤ"

www.novelsclubb.com

کمزور سے دفاع میں بس وہ چلا ہی سکتی تھی کہ کوئی اس کی آواز سن لے۔

"آرام سے بات کرو ڈیئر آرام سے ریلیکس۔اپنی ادھوری لوسٹوری کو مکمل کر لیتے ہیں"

اس کی گھٹیا بات پر اس کا دل چاہا کہ اس کا منہ نوچ لے۔

"شٹ اپ...امی بھائی"

وہ ہنسا اور اس نے اسے بالوں سے پکڑ لیا۔دوپٹے کے نیچے سے بھی اسے شدید تکلیف محسوس ہونے لگی تھی۔

"شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی؟"

"ک، کیا چاہتے ہو مجھ سے جان چھوڑ دو میری"۔

اسے بالوں میں بہت درد ہو رہا تھا۔صارم نے اسے بیڈ پر دھکا دیا۔"دور رہو مجھ سے۔۔۔ پلیز-دور رہو"

www.novelsclubb.com

وہ چلائی۔صارم نے پھر سے اسکا منہ بند کر کہ اسکے قریب ہونا چاہا دلہ نے اسے زور سے دھکا دیا اور باہر بھاگنا چاہا۔

"امی-بھائی۔مسکان بھابھی۔بھائی" وہ ہذیانی سی کیفیت میں چلائی۔

صارم نے اس کے دھکے سے سنبھلتے ہوئے اسکے بازو سے پکڑ کر روکا وہ گرتے گرتے مشکل سے بچی۔وہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اسکے منہ پر ہاتھ اور گردن پر چاقو رکھ چکا تھا۔

"وہ مر گیا نا؟"

اس کی استہزائیہ ہنسی سے خوف اور کرب کے مارے اس کی جان خلق میں اٹکی۔

www.novelsclubb.com

"بہت اچھا ہوا کیونکہ اگر اب تک زندہ ہوتا تو میں مار دیتا---مجھے اس سے نفرت ہے شدید نفرت--تمہارے اس شوہر کی وجہ سے میری زندگی برباد ہو گئی میں اتنے سال دربدر رہا۔میں دھکے کھاتا رہا اور وہ ہیرو بن گیا۔"

دملہ چلانے کی کوشش کر رہی تھی مگر آواز اس کے ہاتھ تلے دب گئی تھی۔اپنی تمام تر قوت سے دونوں ہاتھوں سے اس کا ہاتھ ہٹانے کوشش کر رہی تھی۔

"محبت کے دعوے مجھ سے اور شادی ہمائل خان سے؟ سزا تو ملے گی ناڈیئر ہے نا؟"

اس نے چاتو مزید قریب کیا۔اس کا دل زور زور سے دھڑکا اٹک گیا۔وہ اب مرنا نہیں چاہتی تھی وہ جینا چاہتی تھی۔اپنے بچے کے لیے وہ جینا چاہتی تھی۔اسے گود میں لے کر ڈھیر سارا پیار دینا چاہتی تھی۔اس پر ہمائل کے حصے کی محبتیں بھی اسی کو نچھاور کرنی تھیں۔

اس نے خود کو بے بسی کی انتہا پر کھڑا ہوا پایا تو وہ رو دی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو ویسے ہی مارکٹس میں دو تین ہفتے پہلے گھوم رہا تھا۔تمہاری بھابھی نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا اور کیا مست آئیڈیا دیا جس سے تم مجھے واپس بھی مل جاؤ گی اور اس ہمائل خان سے بدلہ بھی پورا ہو جائے گا"

اسے دھچکا سا لگا۔مسکان اس کی نفرت میں کس قدر بڑھ چکی تھی۔

صارم نے اسکا دایاں ہاتھ پکڑ کر چاتھ اس میں تھما کر اسکا ہاتھ زور سے دبایا۔

"میں نے گلوز پہن رکھے ہیں۔ فنگر پرنٹس تمھارے آئیں گے ڈیئر-- معاف کر دینا یار... میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا.... بلکہ ان سانسوں کو ختم کرنا چاہتا ہوں جو تمہارے ساتھ جڑی ہیں"

دملہ کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی۔ چاقو کو وہ اپنے اصل ہدف کی جانب بڑھانے لگا تھا۔ اس میں یک دم ہی کسی نے جیسے طاقت پھونک دی۔ اس نے اسے پوری قوت سے دھکا دیا تو وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑتے ہی وہ اس سے آزاد ہو کر کمرے سے باہر بھاگی۔

www.novelsclubb.com

دل بہت خوف زدہ تھا اور دعائیں مانگ رہی تھی کہ کوئی معجزہ ان دونوں کو بچا لے۔ اندھا دھند بھاگتے ہوئے وہ کسی وجود سے ٹکرائی۔

ہانپتے ہوئے اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔وہ کوئی انجان لڑکی تھی جسے اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ ایسے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھی جس سے لگ رہا تھا وہ کسی تقریب سے آئی ہے۔اس کے چہرے پر بھی ہزاروں سوالات اور نا سمجھی کے تاثرات ثبت تھے۔دملہ کو اور کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ اس کے گلے لگ گئی۔

"پلیز...پلیز ہمیں بچالو۔پلیز۔خدا کے لیے"

"آپ...ہوا کیا ہے؟آپ دملہ ہیں نا؟غازی کے دوست کی بیوی؟"

صارم اس کا نام پکارتا ہوا ان تک پہنچا تو اس لڑکی کو شاید بہت کچھ سمجھ آ گیا۔اس نے دملہ کو خود سے الگ کر کے اپنے پیچھے کر لیا۔

"غازی...غازیان"

وہ اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر ہذیانی کیفیت میں اس کا نام پکارتی ہوئی دملہ کو اپنے پیچھے چھپائے قدم پیچھے کی جانب بڑھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"غازیان..."

وہ پوری قوت سے چلائی۔

"تم کون ہو لڑکی۔ سامنے سے ہٹو ورنہ تم بھی جاؤ گی"

وہ چاقو لے کر اس کی جانب بڑھا۔

"غازی..."

دونوں نے آنکھیں میچ لیں۔

مگر انہیں چاقو لگا ہی نہیں۔ دونوں نے آنکھیں کھول دیں۔ صارم کا ہاتھ معلق تھا۔ کسی نے اسے پکڑ رکھا تھا۔

"یو بلڈی"

کوئی پوری قوت سے غرایا۔غازیان نے اسے لات مار کر پیچھے دھکیلا۔وہ گرا تو چاقو بھی اس کے ہاتھ سے گر گیا۔

"غازی بھائی"

معجزے ایسے بھی ہوتے تھے اسے اب معلوم ہوا تھا۔

وہ اس وقت کسی فرشتے کی طرح نازل ہوا تھا۔دملہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ صبح سلامت ہے۔

غازیان آؤدیکھا نہ تاؤ اس پر جھپٹ پڑا۔متواتر اس کے چہرے پر مار کر اسکا خون نکال لیا۔پھر اسکی گردن سے پکڑ کر پوری جھوٹ سے اسکا سر دیوار سے دے مارا۔وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

"غازیان بھائی یہ مجھے...یہ مجھے"

اس کی ہچکی بندھ چکی تھی اور بات تک نہیں کر پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔اس لڑکی نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔وہ ابھی تک ہونقوں کی طرح نرم مزاج غازی کے خونخوار تیور دیکھ رہی تھی۔وہ لمبے سانس بھرتا ہوا ان کے پاس آیا اور دوپٹہ پکڑایا جو بھاگتے ہوئے دملہ کے سر سے گر چکا تھا۔پھر نظریں جھکالیں کیونکہ وہ عدت میں تھی۔

"اگر اگر آپ نہ آئے تو۔تو یہ یہ شخص یہ مجھے اور"

"افسوس نے...اس کو بٹھاؤ۔"

اس نے صوفے کی جانب اشارہ کیا۔

"میں پولیس کو فون کرتا ہوں۔یہ عادی مجرم ہے۔اور تم فکر مت کرو دملہ۔میں اس شخص کو اس کے منطقی انجام تک پہنچا کر ہی دم لوں گا"

اس بے ہوش پڑے صارم کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلیں"

www.novelsclubb.com

افسو نے اسے سہارا دے کر صوفے تک لے گئی اور اسے بٹھایا۔کچن کہنا تھا انہیں معلوم نہیں تھا ورنہ اسے پانی پلا کر تسلی دیتے۔

افسو نے کو اس پر بہت ترس آرہا تھا۔وہ زار و قطار رو رہی تھی۔اتنے میں دروازہ کھلا تو سارے گھر والے آچکے تھے۔امی،عائشہ،ابرار اور مسکان۔

وہاں افسو نے اور غازیان کو دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔دملہ بھاگ کر ماں کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

سر پر ہاتھ رکھتا ہوا صارم بھی اب آہستہ آہستہ ہوش میں آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے بیٹا کیا ہوا؟-تم-تم ٹھیک تو ہو؟غازی بیٹا تم اس وقت؟"

وہ کچھ بتانے کی حالت میں تھی ہی نہیں۔بس روتی جا رہی تھی۔

"امی مجھے...مجھے وہ"

"کچھ بتاؤ تو ہوا کیا ہے دملہ؟"امی نے سوال کیا۔

غازیان نے صارم کو گردن سے دبوچا اور اسے گھسیٹ کر اس کے سامنے لا پٹخا۔ مسکان کا رنگ اسے دیکھ کر فق سا ہو۔

"یہ کون ہے؟-"

وہ خوف سے امی کی بانہوں میں چھپ گئی۔

"امی اس نے اس نے مجھے..."

"اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے"

"امی نے اسے اپنی بانہوں میں چھپا لیا۔ ابرار نے صارم کی تصاویر دملہ کے اس موبائل میں دیکھ رکھی تھیں جس میں اس کے پرانے میسیجز پکڑے گئے تھے مگر اسے یاد نہیں تھا۔

'یہ جھوٹ بول رہی ہے دملہ... تم... تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟ تم نے۔ تم نے ہی تو بلایا تھا"

غازیان نے اسے لات ماری۔

www.novelsclubb.com

"بکواس کرتا ہے تو؟"

وہ اسے گریبان سے پکڑ کر اسکے چہرے پر مارنے لگا۔

"غازی...رکو"

ابرار نے اسے روکا کیونکہ لگ رہا تھا وہ اسے مار ہی ڈالے گا۔

اس نے ہاتھ روک لیا۔

غازیان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکے ٹکرے ٹکرے کر دے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس کے دوست کی امانت پر گندی نگاہ ڈالنے کی۔

www.novelsclubb.com

"بے غیرت آدمی"

"غازیان چپ کرو۔کون ہے یہ؟ یہاں کیسے پہنچا؟"

ابرار نے دملہ سے سوال کیا تھا۔

"بھائی اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی۔یہ یہ میرے کمرے میں گھس آیا۔مجھے نہیں پتا کس طرح"

"جھوٹ مت بولو دملہ اب تو سب کچھ کھل ہی گیا ہے تو اس ڈرامے کو اینڈ کر ہی دیتے ہیں ۔اب سب سے چھپانے کا کیا فائدہ؟"

سب نے تعجب اور حیرت سے اسے دیکھا۔

غازیان کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تو اس نے اس کے گریبان کو پکڑ کر جھٹکا دیا۔

"شٹ اپ...بکواس بند کرو"

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟صاف صاف کہو کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

ابرار نے سختی سے کہا۔

"میں دملہ شروع سے ہی ایک دوسرے کو چاہتے ہیں کالج کے زمانے سے"

دملہ کا رنگ سفید پڑا۔

"جھوٹ یہ جھوٹ ہے"

وہ چلائی۔ابرار ساکت کھڑا رہ گیا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے ابرار بھائی"

غازیان نے اسے مارنا چاہا۔

"غازی رک جاؤ"

ابرار نے بلند آواز سے کہا تو اسے چپ ہونا پڑا۔وہ دملہ کا سگا بھائی تھا۔اس کے آگے غازی کی پوزیشن کمزور تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے باہر کے ملک جانا پڑا تو دملہ نے مجبوری میں ہمائل سے شادی کر لی۔وہ اس کو خوش نہیں رکھتا تھا۔وہ اچھا آدمی نہیں تھا"

"جسٹ شٹ اپ--شٹ اپ"

غازیان کے کچھ کہنے سے پہلے دملہ نے بلند آواز سے کہا تھا۔

وہ کیسے ہمائل کے خلاف کوئی بات سنتی۔

"بھائی اس کی مت سنیں یہ جھوٹا ہے۔میں ہمائل کے ساتھ میں بہت خوش تھی۔آپ سب گواہ ہیں اس بات کے"

www.novelsclubb.com

ابرار نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"یہ کون ہے اور ہمائل کو کیسے جانتا ہے؟"

اسے اسی بات نے مشکوک بنایا کہ وہ صاف لفظوں میں یہ کیوں نہیں کہہ رہی کہ وہ چور ڈاکو ہے جسے وہ جانتی ہی نہیں۔صفائیاں کیوں دے رہی تھی۔

"اس کی شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی میری اس سے دوبارہ ملاقات ہوئی پھر ہم ملتے رہتے تھے۔ہمائل سے چھپ کر"

دلمہ کا دل چاہا وہ اس شخص کے سینے میں خنجر گاڑھ دے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"

غازیان نے اسے تھپڑ جڑا۔

"چھوڑو اسے غازیان...ابھی کے ابھی"

ابرار نے غصے سے کہا۔

"بھائی یہ..."

"چھوڑو۔اسے بات مکمل کرنے دو میں اسے خود دیکھ لوں گا"

www.novelsclubb.com

افسو نے نے غازیان کو اشارہ کیا تو اسے چھوڑنا پڑا۔دملہ سے اس کا خون کا رشتہ تو نہیں تھا۔لوگ اس پر بھی مشکوک ہو سکتے تھے۔

"بھائی یہ عادی مجرم ہے ہمائل اور میں اس کی تلاش میں تھے۔یہ جھوٹا ہے"

"اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے"

اس کی کمزور گواہیاں شاید مزید کمزور پڑ رہی تھیں۔

"میں مانتا ہوں دملہ کہ ہم سے گناہ ہوا تھا۔تم کسی کے نکاح میں تھی اور ہمارا تعلق گناہ تھا۔مگر ہم نے جو کچھ بھی کیا۔اپنی محبت پانے کے لیے کیا۔ہاں ہم سے گناہ ہو گیا۔مگر اب ہم چھپا نہیں سکتے"

دملہ سمیت سب کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔وہ کیا بکواس کر رہا تھا۔

"پھر ہمائل مر گیا اور ہماری غلطی کی نشانی...سب کے سامنے آ گئی"

وہ کس جانب اشارہ کر رہا تھا یہ سمجھنے میں دملہ اور سب کو کچھ

www.novelsclubb.com

لمحے لگ گئے۔جب اسے سمجھ آئی تو اسکی جانب لپکی۔

"تم چھوٹے مکار۔بکواس بند کرو..."

وہ چلا چلا کر اس کی جانب آرہی تھی۔عائشہ اور امی نے اسے پکڑ کر روک لیا۔

"کیا بکواس کی تو نے؟؟"

اب کی دفعہ ابرار نے اسکا گریبان پکڑ لیا۔

"اپنی بہن سے پوچھیں نا"۔وہ بے شرمی سے سے بولا تھا۔

"لیکن بھائی معاف کر دیں اب غلطی ہو گئی ہے۔میں غلطی سدھارنے کے لیے ہی آیا تھا۔دملہ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔اس نے مجھے خود بلایا تھا۔میں چاہتا تھا کہ اپنی اولاد کو اپنا نام دوں۔وہ ناجائز نہ کہلائے"

سب کے ہاتھ منہ پر گئے۔وہ اس قدر گھٹیا تھا دملہ نے سوچا بھی نہیں تھا۔افسو نے غازیان کا بازو تھامے اسے انتہائی قدم اٹھانے سے روکے ہوئے تھی۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔یہ جھوٹا ہے میں میں بد کردار نہیں ہوں۔میں بد کردار نہیں ہوں"

"بے غیرت ذلیل آدمی؟"

ابرار نے اسے دھکا دے کر گرایا اور مارنے لگا۔

"بکواس کرتا ہے تو بکواس"

"م-میرے پاس ثبوت ہیں"

ابرار کا ہاتھ رکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ اسکا ہاتھ گریبان سے بتاتے ہوئے اٹھا اور معنی خیز سر اہٹ دملہ کی جانب اچھالی۔

وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔دل کو ڈر سا لگ رہا تھا۔اس نے موبائل نکالا اور تصاویر سامنے کیں۔اس کا دل دھک سے رہ گیا۔وہ ان کی پرانی تصاویر تھیں۔کالج کی،ایک ساتھ کسی ریسٹورنٹ میں ہنستے ہوئے،پھر چند دوسری اسی قسم کی تصاویر اور پھر وہ تصاویر جب

صارم نے اسے ہمائل کے خلاف بد ظن کرنے کی نیت سے بلایا تھا۔اس کے ماضی نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔اس کی ایک غلطی اس کے حال اور مستقبل کو نگل گئی تھی۔

یقیناً اسکے کسی آدمی نے ہی وہ تصاویر کھینچی تھیں۔وہ جعلی نہیں تھیں مگر سچ بھی نہیں تھیں۔وہ ایک طرف کی کہانی بیان کر رہی تھیں۔اس کا دماغ سن ہو گیا۔

"اب بولو اب بھی میں چھوٹا ہوں؟"

مسکان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی۔

"سچ نہیں ہے بھائی میرا یقین کریں۔میں اس شخص سے محبت نہیں کرتی"۔

www.novelsclubb.com

اس نے بے بسی سے کہا۔

ابرار ساکت کھڑا تھا اسے لگا کہ اس کی اس بہن نے اس کا مان دوبارہ توڑا ہے۔اور اب کی بار اس کی حرکت قابل بیان بھی نہیں تھی۔اس نے اس کے بھروسے کو ٹھیس پہنچائی تھی۔

"بکواس بند کرو۔میری بیٹی ایسی نہیں ہے۔"

امی نے دملہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ تصاویر جعلی ہیں؟ بتاؤ ان کو دملہ"

صارم کی بات پر وہ چپ ہوئی۔

"یہ...یہ تصویریں؟ یہ تصویریں اصلی ہیں؟"

ابرار نے آخری دفعہ اس سے سوال کیا۔

"بھائی میرا یقین کریں...میں"

"بکواس بند کرو دملہ سیدھا سیدھا جواب دو..."

وہ اتنی زور سے بولا کہ وہ سہم گئی۔"

مسکان کے لبوں پر کا تمسخرانہ مسکراہٹ تھی جسے وہ چھپا گئی۔

"بھائی وہ"

www.novelsclubb.com

"دملہ فکر مت کرو سچ بولو میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

صارم کی خباثت بھری آواز گونجی تھی۔

"اوہ...تو اب سمجھ آیا۔اسی وجہ سے دملہ خودکشی کرنے جاری تھی۔اسکا مقصد اپنی زندگی ختم کرنا نہیں تھا۔بس اتنی مقدار میں گولیاں کھانا تھا تاکہ اسکے گناہوں کی نشانی ختم ہو جائے۔ ہے نا دملہ بی بی"

مسکان نے آخری تیر چلایا۔وہ کس قدر گھٹیا عورت تھی۔اس نے کیا کیا لمحات اس کے خلاف سوچ رکھے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کو لگا اسے پیروں تلے زمین کھسک گئی ہے اور وہ گہری کھائی میں گر گئی ہے۔اسکی کم عمری کی نادانی کتنی بڑی اور نا قابل تلافی بن چکی تھی۔اس کے غلط انتخاب نے اسے کہاں لا کھڑا کیا تھا۔اسے لگتا تھا کہ اسکے سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں مگر حقیقت یہ تھی کہ اس کے ماضی اور اس معاشرے کی ستم ظریفیوں سے اسے ہمائل نے بچا کر رکھا ہوا تھا۔وہ ان سب تیروں

اور پتھروں کے آگے اس کی ڈھال تھا جو اسے سنگسار کرنے کو تیار تھے۔اب وہ جو نہیں تھا تو اسکا سیاہ ماضی ایک بھر سے اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔ماضی کی اس سیاہ کلنک اور طوفان کی زد میں وہ اکیلی نہیں آنے والی تھی۔اگر آج وہ سب کے سامنے ہار جاتی تو اس کے ساتھ ساتھ اسکے ساتھ جڑی معصوم جان کی پوری زندگی برباد ہو جاتی۔

"بھابھی کیوں جھوٹ بول رہی ہیں۔میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟یہ جھوٹ ہے بھائی"

وہ بھائی کے پاس آئی اور ان کا ہاتھ تھام کر منتیں کرنے لگی۔

ابرار نے سختی سے مٹھیاں بھینچیں۔یک دم اس کا ہاتھ اٹھا اور ایک زوردار تھپڑ اس کی گال پر رسید کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میرا سر شرم سے جھکا دیا۔دفع ہو جاؤ یہاں سے"

امی نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"کیا کر رہے ہو تم؟"

امی اس کی واحد ڈھال تھیں۔ابرار نے اسے امی سے دور ہٹا کر دوسری دفعہ بھی زوردار تھپڑ مارا۔اس بار وہ تھوڑا دور جا گری۔

"ابرار"

"بھائی"

امی اور عائشہ نے چیخ کر اس تک پہنچنا چاہا۔

وہ آگے آیا اور اسکے بالوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"آہ۔چھوڑیں بھائی"

اس کی ہچکی بندھ گئی۔

"ابرار چھوڑو...اسے"

www.novelsclubb.com

غازیان نے اسے دملہ سے دھکادے کر دور ہٹایا۔ توامی نے بھاگ کر اسے اپنی بانہوں میں بھرا۔ وہ کپکپا رہی تھی۔

"میں نے اس کا ہر کارنامہ بھلا کر دوبارہ اپنایا...اپنی بیوی پر غصہ کیا۔ اسکا مطلب مسکان پہلے سے صحیح تھی کہ تم بھروسے کے قابل نہیں ہو۔ تمہارا کردار..."

"ابرار بھائی"

غازیان کی آواز بہت بلند ہو گئی۔

"شرم نہیں آتی آپ کو؟ اپنی ہی بہن پر اس قدر گھٹیا الزام لگاتے ہوئے؟"

www.novelsclubb.com

غازیان غرایا۔

"ان کی تو بہن ہے تمہاری کیا لگتی ہے؟ کون ہے ہاں؟"

مسکان نے لقمہ لیا تھا۔

"بے شک خونی رشتہ نہ سہی...میں نے ہمیشہ اس کو چھوٹی بہن سمجھا ہے۔"

ہمائل تو تھا نہیں کہ اپنی بیوی کے کردار کی گواہی دیتا۔اسے ہی کسی طرح اسے ان ظالم لوگوں سے بچانا تھا۔

"بھائی اس کو دملہ نے بلایا تھا یہی اس کا نیا عاشق ہے جس کی وجہ سے مجھ سے شادی سے انکار کر رہی تھی۔اب جو وجود ہمارے بیچ تعلق کا ذریعہ ہے اسے ختم کر کہ اس لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے۔"

اس بیچ آدمی نے ایک اور تیر چلایا۔

www.novelsclubb.com

افسو نے کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔صارم نے شاید ہوا میں تیر چھوڑا تھا۔مسکان نے اسے اشارہ کر کہ نفی میں سر ہلایا کہ یہ نہیں بولنا تھا۔غازیان سے متعلق یہ بات تو پلان کا حصہ تھا ہی نہیں۔

ہوئے نہیں دیکھا تھا کہ جان سکتا وہ اکیلا نہیں آیا ہے۔

How dare you!!

غازیان اس کی جانب بڑھا تو ابرار نے غازیان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔

"مجھے تم پر کوئی شک نہیں ہے غازی۔ لیکن کچھ تو کرنے آئے تھے نا؟"

غازیان کو شدید جھٹکا لگا۔اس پر یقین تھا اور اپنی سگی بہن پر بے اعتباری؟

"میں ہمائل کی چیزیں دینے آیا تھا۔ موبائل، کچھ کپڑے وغیرہ جو وہ کراچی ساتھ لے کر گیا تھا۔ مجھے لگا کہ یہ سب دملہ کے پاس ہونا چاہئے اور میں اکیلا نہیں آیا۔ یہ میری بیوی ہے افسونے۔ میرے ساتھ آئی ہے۔ میں گھر کے باہر لان میں رکا ہوا تھا اور میں نے اسے ہی سامان دے کر اندر بھیجا تاکہ آپ لوگوں سے مل بھی لے اور دملہ تک خود یہ سب پہنچا دے۔ کچھ ہی دیر کے بعد مجھے چیخوں کی آواز آنے لگی اسی لیے گھر کے اندر آیا۔ یہ شخص ان دونوں کو مارنے والا تھا"

www.novelsclubb.com

وہ سچ کہہ رہا تھا اس کا بات کا یقین انہیں فرش پر پڑے بیگ سے ہو گیا تھا۔اس کے علاوہ چند شاپنگ بیگز تھے۔

ابرار نے بیگ لا کر رکھا اور ہر چیز کھول کر دیکھی۔ہر چیز باہر نکال کر رکھنے لگا۔ہمائل کی گھڑی، موبائل، اس کے کپڑے، ٹوتھ برش، دو میں کتابیں، چند تصاویر اور دیگر استعمال کی چھوٹی چھوٹی چیزیں تھیں۔جبکہ شاپنگ بیگز میں دملہ کے لیے کپڑے، چھوٹے چھوٹے کھلونے اور بچوں کے کپڑے وغیرہ تھے۔"دملہ بھابھی اور بے بی کے لیے یہ چیزیں ہم نے خریدی تھیں"

افسو نے بتایا۔

"کان کھول کر سن لو۔میں کسی کو بھی اجازت نہیں دوں گا کہ ان کو نقصان پہنچائے چاہیے سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

وہ بہت غصے میں تھا

www.novelsclubb.com

"غازیان تم اس سب سے دور رہوں سنا تم نے ؟اس سب سے دور رہو یہ میرے گھر کی بات ہے"

ابرار نے اسے خبر دار کیا۔

" Get out !!"

اس نے پوری قوت سے کہا کیونکہ اسے کسی کی مداخلت پسند نہیں تھی۔

"میں چلا جاؤں تاکہ آپ اس کو جان سے مار دیں؟ آپ کیسے بھائی ہیں؟"

"جسٹ شٹ اپ"

www.novelsclubb.com

غازیان بھائی پلیز جائیں آپ یہاں سے پلیز"

دملہ کی بات پر وہ زیادہ حیران ہوا تھا۔

"دملہ میں چلا گیا تو یہ..."

"بھائی آپ کا احسان ہے کہ میری زندگی بچائی مگر پلیز..."

اس نے ہاتھ جوڑ دیے کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ غازیان پر کوئی اس کے حوالے سے تہمت لگائے۔وہ اسے بھائی مانتی تھی۔فی الحال اسے یہی ٹھیک لگا کہ وہ چلا جائے۔

"مجھے مزید امتحان میں مت ڈالیں بھائی چلے جائیں پلیز"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایسے کیسے چلا جائے جبکہ وہ مجرم بھی یہیں موجود تھا۔

"دملہ یہ لوگ"

"مجھے کچھ نہیں کریں گے...پلیز جائیں پلیز"

اس نے غازیان کی بات کاٹی تھی۔

"غازیان چلیں پلیز"

www.novelsclubb.com

افسو نے اس کا ہاتھ تھام کر بولی کیونکہ وہ بھی صورت حال سمجھ رہی تھی۔ان کا جانا ہی بہتر تھا۔

"غازی بیٹا...جاؤ"امی نے کہا تو اس نے مٹھیاں بھینچ کر گہری سانس لی۔

"جاتو میں رہا ہوں مگر صارم یاد رکھنا۔تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں؟؟تم نے میرے دوست کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔۔کل کا سورج نہیں دیکھو گے"

اس نے واضح الفاظ میں دھمکی دی۔

"جاؤ جاؤ مجھے دھمکیوں سے ڈر نہیں لگتا"

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو---- تمہیں خوفِ خدا نہیں ہے؟-دملہ اس پر چیخی-

"دملہ...ہمائل کے فون میں میرا نمبر سیو ہے۔اگر کوئی بھی تمہیں تنگ کرے صرف ایک کال کرنی ہے اور بس..."

"اللہ حافظ"

اس نے ناچاہتے ہوئے کہا اور افسوس کے ساتھ چلا گیا۔

ہمائل کی چیزیں اس کے سامنے بکھری پڑی تھیں۔اسے باقی سب کچھ جیسے بھول گیا۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی بیگ کے پاس آئی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بکھری چیزیں سمیٹنے لگی۔وہ وہی بیگ تھا جو آخری دفعہ وہ ساتھ لے کر گیا تھا۔کانپتے ہاتھوں سے اس نے زپ کھولی اور چیزیں رکھنے لگی۔چھوٹے سے فریم میں اسی کی تصویر تھی۔ان تصویروں میں سے ایک جو اس نے فضاگٹ وغیرہ میں اس کے علم میں لائے بغیر بنائی تھیں۔سوات کے کسی سبزہ زار میں کھڑی وہ کمر پر ہاتھ رکھے اس کی جانب خفا خفا سا گھور رہی تھی جو منظر اس نے اپنے کیمرے میں قید کیا تھا۔اس کی شرٹ اس کے ہاتھ میں آئی تو جیسے زخم پھر سے چھل گئے۔

اس نے شرٹ کو سینے سے لگا کر اس کی خوشبو کو محسوس کیا۔

"ڈرامے بازی بند کرو"

مسکان کی آواز پر وہ چونکی۔

"تم... نکلو میرے گھر سے ابھی کے ابھی ورنہ دونوں کو یہیں مار دوں گا"

اس نے صارم سے کہا جو ایک کونے میں کھڑا اب تماشا دیکھ رہا تھا۔

"نکلو میرے گھر سے"

اس نے دملہ کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔

"بھائی مت کریں بھائی"

عائشہ بھی منتیں کرنے لگی مگر وہ جیسے اندھا ہو چکا تھا۔

"عائشہ تم اس بدکردار کو نہیں جانتی یہ تو تمہارے شوہر پر بھی

ڈورے ڈالنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔ تمہیں نہیں کیا عارش کتنا دیوانہ تھا اس کے

پیچھے"

مسکان نے عائشہ کے پیروں تلے بھی زمین کھینچی۔

"بکواس بند کرو۔ تمہارے گھر والے رشتہ مانگتے تھے میری بیٹی نے کچھ نہیں کیا تھا۔بس کر دو...میری معصوم بیٹی پر الزام لگانا"

امی چلائی تھیں۔

"امی آپ بس کر دیں اس بے غیرت کی سائیڈ لینا۔۔میں نے مسکان کو غلط سمجھا۔اسے برا بھلا کہا۔مگر اب خبر دار جو کسی نے میری بیوی کے بارے میں کچھ کہا۔"

مکان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔امی کو جیسے بیٹے کی بات کا یقین نہیں آیا تھا۔

"نکلو یہاں سے"

www.novelsclubb.com

ابرار نے اسے بازو سے پکڑا اور باہر لے جانے لگا۔

"بھائی پلیز...نہیں خدا کے لیے میں کہاں جاؤں گی۔۔؟"

وہ اس کے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی۔

"ابرار چھوڑو اسے"

امی نے ابرار کے چہرے پر تھپڑ مارا۔سب ساکت رہ گئے۔وہ بھاگ کر امی کے گلے لگ گئی

۔

"امی اس بے غیرت کے لیے آپ نے مجھے"

"خبردار...بکواس بند رکھو۔خبردار میری بچی کو ایک بھی اور گالی دی۔تم پچھتاؤ گے۔ بہت پچھتاؤ گے۔اپنی بیوہ بہن اور نکالتے ہوئے ذرا رحم نہیں آرہا؟کچھ تو خدا کا خوف کرو"

"دملہ بے سہارا نہیں ہے۔میں اسے اپنے گھر لے جاؤں گا چلو دملہ" صارم کی بات پر ابرار مزید طیش میں آگیا۔دملہ جو کہ امی کے سینے سے لگی رو رہی تھی اسے گردن سے دبوچا اور امی سے دور کیا۔وہ چلاتی رہ گئی۔

"بھائی چھوڑیں مجھے"

ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر پڑا۔

www.novelsclubb.com

"تجھے شرم نہیں آئی ہماری عزت خاک میں ملاتے ہوئے؟"

امی اور عائشہ اسے چھڑوانے میں ناکام ہو گئیں تھیں۔صارم اور مسکان کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے جب مسکان نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ چپکے سے باہر کھسک گیا۔آخر کو یہ سب دونوں کی ملی بھگت کا نتیجہ جو تھا۔

"چھوڑیں مجھے پلیز"

وہ منتیں کر رہی تھی۔ابرار نے سے اتنی زور سے مارا کہ اسکا نچلا ہونٹ پھٹ گیا اور خون رسنے لگا۔آج جیسے اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔اس نے بالوں سے پکڑ کر دلہ کو دھکا دیا۔وہ لاؤنج میں پڑے سائیڈ ٹیبل سے ٹکرا گئی۔اسکا سر بری طرح زخمی ہو گیا ۔دھار کی صورت خون بہنے لگا۔امی اور عائشہ چیخیں۔"آپی"

"دلہ"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی جانب بھاگیں۔زائشہ کا ہاتھ اس کے سر پر تھا۔خون بہہ بہہ کر اسکے ہاتھ کو تر کر رہا تھا۔اسکا دل زور زور سے دھڑکنے لگا آنکھوں کے آگے دھند چھانے لگی۔

"دملہ"

وہ گری ہوئی تھی۔امی نے آکر اسے سیدھا کیا۔خون دیکھ کر ان کا ہاتھ بلا اختیار دل پر گیا۔

"آنکھیں کھولو بیٹا۔میری بچی۔دملہ"

وہ اسکا چہرہ تھپتھپانے لگیں۔خون دیکھ کر ابرار بھی گھبرا گیا اور اس نے بھی پاس آکر اسے اٹھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ام...امی۔میرا بچہ"

اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں مگر اسے اپنی نہیں اپنی اولاد کی فکر تھی۔

"دور ہو جاؤ میری بچی سے"

امی نے ابرار کو دھکا دیا۔

"میرا بچہ...امی"

دو مائیں تھیں جو اپنی اولاد کو کھو دینے کے قرب میں مبتلا ہوئی تھیں۔

اس کی آنکھیں بھاری ہونے لگیں۔اور بلآخر بند ہو گئیں۔آخری منظر جو اس نے دیکھا وہ اپنی ماں کو خود پر جھکتے دیکھا تھا اسکے بعد اسے کچھ ہوش نہیں رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے وہ ساکت بیٹھی تھی۔پھٹا ہوا ہونٹ، چہرے پر مار کھانے کے بعد نیل کے نشانات اور سر پر پٹی بندھی تھی۔لب خاموش تھے اور آنکھیں ویران۔

"دملہ...پلیز کچھ کھالو...تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا۔تمہارے لیے اور بے بی کے لیے اچھا نہیں ہے۔اپنے لئے نہ سہی۔اس کے کھالو"

ارتیج نے نوالہ اس کے منہ کے قریب کیا مگر وہ تو ہوش میں جیسے تھی ہی نہیں۔

"دملہ پلیز۔ایسے مت کرو۔ہمائل بھائی کو کتنی تکلیف ہو گی نا؟"

وہ بالکل خاموش تھی۔کل رات جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد اس کی حالت بہت سیریس ہو گئی تھی۔اسے ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔

ڈاکٹرز کا خیال تھا کہ وہ بچ نہیں سکے گی۔اگر ایسا ہو بھی گیا تو بچے کی جان کو خطرہ تھا۔امی کا کمزور دل یہ برداشت نہیں کر پایا تھا اور انہیں ہسپتال میں ہی ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔وہ اور اس کا بچہ تو معجزاتی طور پر بچ گئے تھے مگر امی کی حالت بہت نازک تھی۔ارتیج اور عائشہ اسے گھر لے آئے تھے۔ابرار ابھی وہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"دملہ...پلیز...کچھ نوالے ہی لے لو۔پھوپھو ٹھیک ہو جائیں گی تم دیکھنا"

وہ خود بھی رو بھی رہی تھی۔

اس نے کسی طرح اسے چند نوالے کھلائے۔

"اپنا دکھ کچھ عرصے کے لیے بھول جاؤ دملہ...ڈاکٹر نے یاد نہیں کیا کہا ہے؟ماں اپنی اولاد کے لئے ہر قربانی دیتی ہے۔ تمہیں اس کے لیے اپنا آپ بھولنا ہو گا۔لوگ باتیں بناتے ہیں بنانے دو۔تم تو اس کی ماں ہو نا؟اسے ناکردہ گناہ کی سزا مت دو۔ہمائل بھائی نہیں رہے تو تمہیں ہی اب ماں اور باپ دونوں کا کردار نبھانا ہو گا۔تم سن رہی ہو نا؟دملہ"

اسے ذرا سا جھنجھوڑ کر وہ بولی تھی۔

"میری بی جان سے بات کروادو"

ہوش آنے کے بعد یہ اس کا دوسرا طویل جملہ تھا۔پہلا اس نے اپنے بچے کے بارے میں ہی پوچھا تھا۔تب سے اب تک وہ بلکل خاموش تھی۔

"مجھے تمہارا فون نہیں ملا۔میں عائشہ سے کہتی ہوں..."

"ارتیج باہر شاہان آیا ہے"

مسکان اس کے کمرے میں آتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ان سے کہہ دیں میں آج واپس نہیں جاؤں گی۔اس کی حالت تو دیکھیں"

مسکان نے اسے گھورا۔

"اپنے گھر جاؤبی بی۔اس سے اتنی ہمدردی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اس کی بہن ہے وہ خیال رکھ لے گی۔جاؤتم شاباش۔اپنا گھر خراب مت کرو"

ارتج نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہیں آپ؟وہ لڑکا جو بھی تھا وہ جھوٹ بول رہا تھا۔دملہ ایسا نہیں کر سکتی"

www.novelsclubb.com

وہ یہ جانے بغیر اپنی بہن کو اس کی صفائیاں دے رہی تھی کہ اسی نے یہ سارا کھیل رچایا تھا۔

"ارتج جاؤ یہاں سے۔دماغ خراب مت کرو"

"میں کہیں نہیں جاؤں گی..."

مسکان نے اسے بازو سے پکڑا اور کمرے سے باہر لے آئی۔

"اس کی بہن یہاں موجود ہے۔ تم فکر مت کرو۔ جاؤ شاہان انتظار کر رہا ہے۔ نئی نئی شادی ہے تماشے مت کرو"

"نہیں جاؤں گی۔ مجھے پتا ہے آپ اسے یوں ہی چھوڑ دیں گی۔ اسے میری ضرورت ہے"

عائشہ ان کی بات سن کر وہاں پہنچ چکی تھی۔

"ارتیج آپی... آپ چلی جائیں میں ان کا خیال رکھ لوں گی"

اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"لیکن عاشی..."

"آپی کے لیے اپنا گھر خراب مت کریں۔ ان کے آس پاس ویسے بھی بہت لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اٹینشن لینا آتی ہے ان کو"

www.novelsclubb.com

اریج کو اس کی بات تھوڑی عجیب لگی۔

"کیا مطلب؟ کیا کہنا چاہ رہی ہو؟"

"مطلب کچھ نہیں۔ شاہان بھائی انتظار کر رہے ہیں۔ انہیں اس ڈرامے کا نہیں پتا جو کل لگا تھا۔ وہ تو سمجھ رہے ہیں کہ امی کی طبیعت کی وجہ سے آپ یہاں رکی ہیں۔ ہمارے خاندان کی عزت کا سوال ہے۔ انہیں لے کر اپنے گھر چلی جائیں پلیز ورنہ بات لیک ہو گئی تو بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا"

اریج خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن دملہ..."

"ہم یہیں ہیں"

عائشہ نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

ارتیج بہت سوچنے کے بعد اس بات پر جانے کو راضی ہو گئی تھی کہ عائشہ اس کا خیال رکھ لے گی۔

"اس کو کھانا کھلا دینا۔ دوا بھی یاد سے دینی ہے۔ ایک منٹ کے لیے بھی اسے اکیلا مت چھوڑنا۔"

اسے ہدایات دے کر وہ دلمہ سے نم آنکھوں کے ساتھ ملی اور چلی گئی۔

عائشہ کچن میں کام کر رہی تھی۔ امی کے لیے وہ بے حد پریشان تھی مگر اسے بھائی کے لیے ہسپتال میں کھانا بھجوانا تھا۔

www.novelsclubb.com

مسکان دلمہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھی تھی۔

"چچ... چچ دیکھو تو تمہاری حالت۔ مجھ سے دشمنی کا انجام تو یہی ہونا تھا نا۔ تم سے ہر رشتہ چھین لیا میں نے"

دملہ نے اسے بے تاثر چہرے سے دیکھا۔

"کیسا محسوس ہو رہا ہے خود کو بد کردار کہلوا کر؟"

ذرا سا جھک کر اس نے اس کے زخم کو چھو کر سوال کیا۔

"ابھی تو تمہارے سسرال والے بھی تمہیں دھکے دے کر نکالیں گے۔ تم اور تمہارا بچہ دونوں ساری زندگی اس ٹائیٹل کے ساتھ زندگی گزارو گے۔ بد کردار عورت کی ناجائز اولاد"

اس کی آنکھوں میں کرب کے مارے نمی سی پیدا ہوئی۔

"جیت تو تم گئی ہو مسکان لیکن ایک سوال ہے"

اس نے آہستہ سے کہا۔

"مرتے ہوئے انسان کی آخری خواہش تو ضرور پوری کروں گی۔ پوچھو جو پوچھنا ہے"

وہ تمسخرانہ لہجے میں کہتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ دملہ اس کے سامنے فرش پر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟... کیوں کیا یہ سب؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ میرے معصوم بچے نے تمہارا ایسا کیا نقصان کیا ہے؟ عدت کے بعد میں اپنے گھر چلی جاتی۔ تم سب کو اپنی شکل بھی نہ دکھاتی۔ پھر کیا دشمنی نکالی ہے تم نے؟"

وہ ہنسی۔

"ہائے۔ کیا بات پوچھ لی تم نے پیاری نند۔ چلو بتا دیتی ہوں۔ تمہارا تو پتا نہیں لیکن اس ہمائل خان نے ضرور میرا بہت کچھ بگاڑا تھا۔ تو بس اسی کی سزا میں نے تمہیں دی ہے"

وہ چونک سی گئی۔

www.novelsclubb.com

"حیرت ہو رہی ہے نا؟ چلو سنو۔ جب ہم ہمائل کے بھائی گلباز کی شادی پر گئے تھے نا... پہلی نظر میں مجھے بھا گیا تھا وہ..."

کانوں کو جیسے یقین نہ آیا کہ اس نے ابھی کیا سنا ہے اس کا منہ کھل سا گیا۔ وہ کیا بکواس کر رہی تھی۔

"میں نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ تو بات بھی نہیں کرتا تھا۔ ویسے نخرے تو سوٹ کرتے تھے اس پر..."

کس قسم کی گھٹیا عورت تھی جو اس کے شوہر پر فدا ہونے کے قصے اسے ہی سنا رہی تھی۔ اسے شرم محسوس ہوئی کہ اس کی بھابھی جو بڑی بہن کی مانند تھی اسی کے شوہر پر نظر رکھے ہوئے تھی۔

"میں نے اسے ایک شام اس کے کمرے میں اکیلا دیکھا تو میں نے اس سے بات کی کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔ پتا ہے اس نے کیا کیا؟"

وہ مٹھیاں بھینچے اسے سنتی رہی۔

"اس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔ مجھے بدکردار کہا اور کہا کہ میرے جیسی عورتوں کو وہ دیکھنا بھی پسند نہ کرے"

www.novelsclubb.com

دملہ نے شاک زدہ سے تاثرات لیے اسے دیکھا۔ہمائل نے اس سے کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا تھا۔الٹاوہ تو حیران ہوتا تھا کہ مسکان کو ان دونوں سے مسئلہ کیا ہے؟

"پھر وہ میرے دل سے اتر گیا۔اسی وقت میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر مجھے زندگی میں کبھی موقع ملا تو اس کے یہ الفاظ اور تھپڑ اسے سود سمیت واپس لوٹاؤں گی۔شادی ہو گئی سب کچھ ٹھیک ہو گیا لیکن پھر وہ واجد کی شادی پر واپس آ گیا۔شک تو مجھے بہت پہلے سے تھا کہ وہ تم پر فدا ہے۔اسی لیے مجھے تم زہر لگتی تھی۔پھر جب تمہارا رشتہ آیا تو میں نے اپنے اس وعدے کو دہرایا۔تم سے شادی کے بعد وہ یہاں جب بھی آتا تھا ایسے ری ایکٹ کرتا تھا جیسے اسے وہ سب معلوم ہی نہ ہو۔جیسے وہ مجھے جانتا بھی نہ ہو۔مجھے موقع ہی نہیں مل رہا تھا کہ میں اسے سبق سکھا سکوں۔پھر دیکھو قسمت،وہ مر گیا"

کیسی حقارت سے اس نے کہا تھا۔

"اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا دیکھو آج اس کے پسندیدہ چہرے کو میں نے تھپڑوں سے لہو لہان کروادیا ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے شیطان لگ رہی تھی۔

"اس نے مجھے بدکردار کہا، میری تذلیل کی۔ لو دیکھو انجام اس کی محبت کا..."

اس نے استہزائیہ قہقہہ لگا کر اس کی جانب اشارہ کیا۔

"اس نے مجھے کہا کہ میں اس کا تو کیا کسی مرد کا بھی نام ڈیزرو نہیں کرتی۔ میں نے اس کے بچے سے اس کی پہچان چھین لی۔ ساری زندگی بھی اب سارے خاندان کو یقین دلاتی رہو گی ناتب بھی کوئی یقین نہیں کرے گا۔ اس نے میری تذلیل کی، میں نے اس کے بچے کے وجود کو زندہ گالی بنا دیا۔ بہت خوش تھا نا؟ ہے نا؟ بہت پیار بھی ہو گا اسے اپنے بچے سے؟ اس کے مستقبل کے لیے کیا کیا پلانز بنائے ہوں گے تم دونوں نے۔ لیکن اب وہ جہاں جہاں بھی جائے گا لوگ اسے

www.novelsclubb.com

گالی کی صورت دیکھیں گے۔کسی سے شکوہ کرنا ہے تو ہمائل سے کرو جس کی غلطی کی سزا تم دونوں کو مل رہی ہے۔"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اپنی بکواس بند کرو۔ سمجھی تم؟ میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی۔ہمائل نہیں تو کیا ہوا؟"

اس نے اپنے آنسو پونچھے۔

"میں ابھی زندہ ہوں اور اپنی اولاد کو تمہاری گھٹیا پلاننگ کی بھینٹ نہیں چڑھنے دوں گی"

www.novelsclubb.com

مسکان ہنس دی۔

"پہلے اس کی زندگی تو بچالو۔اگر چاہتی ہو کہ اسے کچھ نہ ہو تو یہاں سے چلی جاؤ۔ورنہ میں نے ابرار کو ایک بہترین سا آئیڈیا دیا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

مسکان کچھ دیر رکی۔

"صارم سے تمہاری شادی کا مشورہ..."

وہ اس بے ضمیر عورت کو غیر یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ میں عدت میں ہوں..."

"سمپل ہے۔ابارشن کروالو۔تمہاری عزت بھی رہ جائے گی۔دو آپشن ہیں تمہارے پاس...یا خود کے لیے اور اس کے لیے ہمیشہ کی ذلت چن لو یا پھر اسے ختم کر دو"

وہ کس قدر سفاک عورت تھی۔خود دو بچوں کی ماں تھی اور کسی اور کی اولاد کے بارے میں کیسے کیسے بکواس کر رہی تھی۔

"شٹ اپ..."

وہ پوری قوت سے چلائی۔

www.novelsclubb.com

اس کی آواز سن کر عائشہ بھی کچن سے بھاگ کر یہاں آئی تھی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔اپنی بکواس بند کرو۔میں تمہیں جان سے مار دوں گی"

وہ کمزور دملہ نہیں ایک ماں بول رہی تھی۔

"آپی...بھابھی سے یہ کیسے بات کر رہی ہیں آپ؟

عائشہ کو دیکھ کر وہ اس تک پہنچی۔

"تم...تم نے دیکھا اس نے مجھ سے کیا کہا؟یہ کیا بکواس کر رہی ہے؟میں اپنے بچے کو کیوں ماروں گی؟یہ کیا بول رہی ہے اسے چپ کرواؤ"

www.novelsclubb.com

وہ عائشہ کو جھنجھوڑ رہی تھی مگر اس کے چہرے کے تاثرات کچھ اس کی ہمدردی میں نہیں تھے۔اگلی بات جو اس نے کی اس سے سارے رشتوں پر اعتبار ٹوٹا تھا۔

"بھائی نے یہی فیصلہ کیا ہے جو ہم سب کے حق میں بہتر ہے۔میں بھائی اور بھابھی کے ساتھ متفق ہوں۔"

اس کی گرفت ڈھیلی پڑی اور ہاتھ گر سے گئے۔

"عاشی؟...تم...تم ایسا کیسے بول سکتی ہو؟تم میری بہن ہو..."

بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔وہ بہن جس پر وہ جان چھڑکتی تھی۔مشکل وقت آنے پر اس نے بھی نہ صرف اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا بلکہ اسے لہولہان کر دیا تھا۔

"آپ کو یہ سب کرنے سے پہلے ہمارا بھی تو سوچنا چاہئے تھا۔ہمائل بھائی اور ان کے گھر والے آپ سے کتنا پیار کرتے تھے اور آپ نے انہی کو دھوکا دیا۔ان کے گھر والوں کو جب پتا چلے گا کہ آپ نے گناہ کو ہمائل بھائی کا نام دینے کی کوشش کی ہے تو وہ ہم سب کے بارے میں کیا سوچیں گے۔اوپر سے آپ کی مردوں کو اٹریکٹ کرنے کی عادت...مجھے کہتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے کہ آپ عارش کے ساتھ..."

"شٹ اپ...جسٹ شٹ اپ"

www.novelsclubb.com

اسے اتنی تکلیف ابرار کے الفاظ اور اس کی مار نے نہیں پہنچائی تھی جتنا اس کے الفاظ پہنچا رہے تھے۔

"چلائیں مت...ایک تو گناہ کر دیا آپ نے اوپر سے ہم سب ہی غلط ہیں؟ کیوں سنبھال کر رکھنا چاہتی ہیں آپ اپنے غلیظ گناہ کی نشانی کو؟"

کتنی حقارت سے وہ اپنے ہی بھانجے کو گالی دے رہی تھی۔

"اگر ہمائل بھائی زندہ ہوتے تو آپ کو مار ڈالتے"

اس کا ہاتھ اٹھا اور عائشہ کی گال پر نشان چھوڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"بس...بہت ہو گیا"

وہ چیخی۔

اس کے علاوہ یہاں سب کے سب اس کے معصوم بچے کی جان کے دشمن تھے جو ابھی اس کی گود میں بھی نہیں آیا تھا۔اس کے سر سے اس کے باپ کا سایہ کیا اٹھا سب اس کے وجود کے

ہی دشمن بن گئے تھے۔ مسلسل اس پر ہر طرف سے کیچڑ اچھالا جا رہا تھا جس کے خلاف اس ننھی سی جان کی کمزور سی ڈھال اس کی ماں تھی۔

"خبر دار جو منہ سے ایک لفظ بھی اور کہا"

عائشہ بے یقین تھی۔اس پر پہلے کسی نے آج تک اس طرح ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔خاص طور پر دلمہ نے۔

"اپنی بکواس اپنے پاس رکھو۔کتنا جانتی ہو تم ہمائل کو ہاں؟"

وہ اسے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اگر زندہ ہوتا تو تم سب کی زبان کاٹ دیتا۔"

اس نے اسے جھٹکے سے چھوڑا۔

"اللہ تم جیسی بہن کسی دشمن کو بھی نہ دے۔عارش کے منہ پر مارا تھا میں نے اس کا پروپوزل۔ تمہیں کیا لگتا ہے ہمائل کے ہوتے ہوئے میں تمہارے اس گھٹیا شوہر اور اس ذلیل

عورت کے بھائی پر ڈورے ڈالوں گی؟میرے ماں باپ نے میری تربیت ایسی نہیں کی لیکن لگتا ہے تمہاری تربیت امی ابو نے نہیں اس عورت کی ماں نے کی ہے"

مسکان بھڑک اٹھی۔

"کیا بکواس کی تم نے؟"

"چھوڑو مجھے"

اس نے مسکان کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا۔

"تم گھٹیا، تمہارا سارا گھرانہ گھٹیا جس میں تم نے پرورش پائی مسکان جاوید...بدکردار میں نہیں تم ہو۔تم ہو بدکردار جس نے کسی کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی دوسرے مرد پر نظر رکھی"

عائشہ کا منہ کھل سا گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں لعنت بھیجتی ہوں تم سب پر اور تم سب کی سوکالڈ عزت پر جسے بچانے کے لیے تم لوگ میرے بچے کے دشمن بن گئے ہو۔لعنت ہو تم سب پر..."

وہ ہذیانی سی کیفیت میں چلا رہی تھی۔

"میرے بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تم سب کے ہاتھ کاٹ دوں گی۔بھاڑ میں جاؤ تم سب۔مجھے کوئی رشتہ نہیں چاہیے۔اولاد سب سے زیادہ پیارا رشتہ ہوتا ہے۔مجھے تم سب میں سے کسی کی ضروت نہیں"

ناجانے اسے اتنی ہمت کہاں سے مل گئی تھی۔شاید مامتا کسی بھی اور محبت سے زیادہ طاقت ور ہوتی ہے۔

"اولاد بھی جائز ہو تو تب نا"

عائشہ پر دوبارہ ہاتھ اٹھتے اٹھتے اس نے خود ہی روک لیا۔

www.novelsclubb.com

"تم نہیں سمجھ سکتی۔ کر لو جتنی بکواس کرنی ہے۔ میری آہیں لگیں گی تم سب کو۔ آج سے میرا اور تمہارا ہر رشتہ ختم۔ مجھے میری اولاد سے زیادہ کوئی رشتہ عزیز نہیں۔ نہ والدین، نہ بہن بھائی اور نہ تم لوگوں کی بھیک میں ملی عزت"

ابرار ابھی ابھی ہسپتال سے گھر پہنچا تو آوازیں سن کر کمرے کے دروازے تک پہنچا تھا۔

"تمہیں بھی اولاد کا دکھ ملے گا نا تو تمہیں تب میری تکلیف کا اندازہ ہو گا۔ یہ سب لوگ جنہیں تم اپنا خیر خواہ سمجھ رہی ہو نا یہ سب بے ایمان اور شیطان صف ہیں۔ میں تمہیں کبھی بد دعا نہ دیتی مگر بات اب میرے بچے کی ہے۔ میری بد دعا ہے تمہیں عائشہ... بد دعا ہے کہ تم بھی اسی طرح تڑپو، اپنی اولاد کے لیے تڑپو، یہی تکلیف تم بھی محسوس کرو جو مجھے پہنچا رہی ہو۔ تم سب کے سب، تم سب کی انا منہ کے بل گرے"

ابرار بپھرا ہوا اس تک پہنچا اور کہنی سے پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔

"چھوڑیں مجھے۔ میں نہیں آپ کی بیوی بد کردار ہے۔ اس کی نظر تھی میرے شوہر پر"

وہ رکا۔

"اپنی بکواس بند کرو۔ نکل جاؤ میرے گھر سے۔اپنے کارنامے میری بیوی پر تھوپنے کی ضرورت نہیں۔عائشہ، مسکان اس کا سامان باندھو۔"

وہ اسے لاونج میں لے آیا تھا۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی۔میری ماں کا گھر ہے، میرے باپ کا گھر ہے"

ابرار کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رکا۔

وہ اس پر یوں ہی چلاتی رہی مگر اس کی سننی کس نے تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کا سامان لے آئیں جس میں وہ سب کچھ بھی شامل تھا جو کل رات غازیان دے کر گیا تھا۔

اسے آدھی رات کو اس نے سامان سمیت گھر سے باہر نکال دیا تھا۔

وہ دروازے پر بیٹھی منتیں کرتی رہی مگر کسی کو اس پر رحم نہیں آیا تھا۔

چوکیدار نے ترس کھا کر اسے اپنی سیاہ چادر لا کر دی تھی اور اس کا موبائل ڈھونڈ کر لا کر دیا جو سامان سے گھر میں ہی کہیں گر گیا تھا۔

اسے وہاں سے جب کوئی امید نظر نہ آئی تو وہ سامان گھسیٹتے ہوئے سنسان سڑک پر چل پڑی۔ موبائل کے سگنلز نہیں آ رہے تھے۔ بی جان لوگوں میں سے کسی سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔

ہر قدم پر وہ یاد آیا تھا جو اس کے آنسو تک برداشت نہیں کرتا تھا۔ آج وہ اس کے بغیر سڑکوں پر اکیلی دھکے کھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہر لمحہ اس کی باتیں، اس کی مسکراہٹ اس کے ساتھ تھی مگر وہ نہیں تھا۔ اسے ٹھوکر لگی اور وہ گری تھی۔ ایک پل کو اس نے دعا کی کہ اس کی بھی جان نکل جائے، ہمائل سے بہت شکوے کیے۔ وہ اسے اکیلا چھوڑ کر جو چلا گیا تھا۔

کس کے حوالے کر کہ گیا تھا؟

کس کے سہارے چھوڑ کر گیا تھا؟

وہ جانتا بھی تھا کہ وہ لیونی اس کے بغیر نہیں رہ سکتی وہ پھر بھی چلا گیا تھا۔

لیکن اس نے پھر بھی ہمت کی تھی۔وہ اب صرف ہمائل کی بیوی نہیں تھی جو اپنے سوگ میں اپنے بچے کو نظر انداز کر دیتی۔وہ ماں تھی اور ماں کے لیے اپنی اولاد دنیا جہان سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

وہ بے حد ڈر رہی تھی مگر اس نے ہمت کرنی تھی۔شکر ابھی یہ تھا اس کے سسرال والے لاہور میں ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے بار بار فون ملایا مگر جب سگنلز کچھ موصول ہوئے تو آغا جان کال نہیں اٹھا رہے تھے۔اسے کچھ اور سمجھ نہ آیا تو اس نے ڈاکٹر فہمیدہ کو کال ملا دی جو اس کی گائناکالوجسٹ تھیں۔

امید تو نہیں تھی مگر انہوں نے فون اٹھالیا تھا۔لڑکھڑاتے انداز میں اس نے ان کو اپنی حالت سنائی تو انہوں نے اسے وہیں رکنے کا کہا۔سنسان سڑک پر خود کو چادر میں لپیٹ ایک بنچ پر بیٹھی وہ خوف زدہ سی ان کا انتظار کرنے لگی۔

ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد وہ خوابیدہ سی آنکھیں لیے اپنے ڈرائیور کے ساتھ وہاں موجود تھیں۔اسے اپنے ساتھ لا کر گاڑی میں بٹھایا اور تسلی دے کر سسرال والوں کا پتا پوچھا۔

وہ فرشتہ بن کر نازل ہوئی تھیں۔انہوں نے اسے حفاظت سے سسرال والوں کے ہاں چھوڑ دیا اور اسے تسلی دی کہ اگر اسے کوئی بھی ضرورت ہوئی تو وہ ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑی ہیں کیونکہ وہ ان کی بیٹی جیسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بی جان"

وہ انہیں دیکھتے ہی گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔سب ابھی ابھی اٹھے تھے۔رات کے اس وقت اسے زخمی سی حالت میں یوں دیکھ کر وہ گھبرا سے گئے تھے۔

"دملہ...میرا بچہ...کیا ہو گیا۔بچے؟دملہ"

وہ پریشانی میں اس سے سوال کرنے لگیں۔

"بی جان"

وہ بس روتی جا رہی تھی اور ان سے الگ ہونے کو تیار نہیں تھی۔

"کچھ تو بتاؤ بچے۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے"

پلوشہ اس کے لیے پانی لے کر آئی۔

آغا جان اور گلباز ساکت کھڑے تھے۔کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"سانگہ کچھ مت پوچھو۔اسے آرام کرنے دو۔کھانا کھایا بچے؟"

انہوں نے مصلحت سے کام لیا تھا۔

"بچے کھانا کھایا؟اور یہ سر پر؟ہونٹ پر پٹی؟کیا ہوا بچے؟کیسے ہوا یہ سب؟"

وہ بی جان کی بات پر بھی کوئی جواب نہیں دے پا رہی تھی۔

"اچھا...پلوشہ بریڈ اور دودھ ہی گرم کر کہ لے آؤ۔"

گلباز نے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر پلوشہ سے فکر مندی میں کہا۔

"جی میں لے کر آتی ہوں"

وہ کچن میں چلی گئی۔

انہوں نے اسے زبردستی کھلا کر سلا دیا۔بی جان اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی تھیں مگر نیند تو سب کی اڑ چکی تھی۔آغا جان اور گلباز نے انگنت دفعہ ابرار کو فون کرنے کی کوشش کی مگر وہ ان کے نمبرز ہی شرمندگی کے باعث بلاک کر چکا تھا۔

صبح جب وہ ذہنی طور پر سنبھلی تو اس نے ساری روداد ان کے گوش گزار کر دی۔سوائے مسکان والی بات کے۔آخر وہ اس کے بھائی کی عزت تھی۔

"اس کی اتنی ہمت؟"

www.novelsclubb.com

گلباز کو جب بی جان نے کمرے سے باہر آکر سب کچھ بتایا تو وہ جیسے آپے سے باہر ہو گیا۔

"ان سب کی اتنی ہمت کہ ہمارے گھر کی بہو کی تذلیل کریں؟ یا ہماری نسل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں"

آغا جان کا بس نہیں چل رہا تھا ابرار کو گولی مار دیں۔

"وہ ان کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی۔ بس اپنی ماں سے ملنا چاہتی ہے اور ضد کر رہی ہے کہ اسے ان سے آج ہی ملایا جائے۔ اس کے بعد وہ سوات جانا چاہتی ہے"

دونوں غصے میں جیسے کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔

www.novelsclubb.com

"اس کے بھائی کو تو میں جان سے مار دوں گا۔ اپنی ہی بہن کے ساتھ بھلا ایسا کون کرتا ہے؟"

گلباز ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

"وہ چاہتی ہے کہ آپ ابرار کو بھی کچھ نہ کہیں بس اسے اپنی ماں سے ملنے دیں اور پھر وہ سوات جانا چاہتی ہے۔"

"لیکن... سانگہ اس ابرار کو سبق سکھانا بھی تو ضروری ہے نا"

"وہ اس کا بھائی ہے۔ آپ اسے کچھ بھی کہیں گے تو تکلیف دلہ کو ہی ہو گی۔ فی الحال اسے یہاں سے لے کر چلتے ہیں۔ اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں۔ میں ابھی اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہی ہوں۔ اگر اس نے اجازت دی تو آج ہی اسے یہاں سے لے جائیں گے۔ ابرار کو بعد میں دیکھ لیجئے گا فی الحال صرف دلہ اور اپنے پوتے کا سوچیں۔"

بہت سوچ بچار کے بعد یہی طے پایا کہ وہ اسے اپنے ساتھ آج ہی لے کر جا رہے ہیں۔ گلباز نے اس کے گھر جا کر ابرار کے ساتھ بہت ہنگامہ کیا تھا۔ ہاتھا پائی تک بات آئی اور دھمکیوں پر ختم ہوئی تھی۔ وہ دلہ کا باقی سامان بھی وہاں سے لے آیا تھا۔ امی ہوش میں آنے کے بعد اس کے لئے تڑپ رہی تھیں مگر ان سے ملاقات کے بغیر ہی وہ سوات روانہ ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہاں جا کر اسے بہت ذہنی سکون ملا تھا کہ کم از کم یہاں اس کے بچے کی جان کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ وہ سب اس کے اپنے تھے۔ اس سے بہت پیار کرنے والے۔ مگر وہاں ہر سمت ہمائل کی یادیں بکھری پڑی تھیں۔

وہ اسے ہر جگہ نظر آتا تھا۔

گھر میں گھومتے ہوئے، کمرے کی کھڑکی سے باہر اس جھیل کے پاس کھڑا ہوا، اس کے بچپن کی شرارتیں، سب کچھ وہاں ہی موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی الماری میں لگے کپڑوں سے لپٹ کر روز روتی تھی مگر اب وہ کھانے سے جی نہیں چراتی تھی۔ اسے اب اپنا اور اپنے بچے کا خیال رکھنا تھا۔

اس دن وہ اس کا سامان نکال کر دیکھ رہی تھی۔ وہ کپڑے جو اس نے بہت پیار سے اپنے بچے کے لیے خریدے تھے، کھلونے اور چھوٹے چھوٹے جوتے۔

وہ انہیں چوم کر بہت روئی۔

قسمت کے کھیل بھی کیا عجیب تھے۔ سوچا کچھ جاتا ہے اور ہو کچھ جاتا ہے۔

"مجھ سے الگ ہو کر تمہیں سوات کا حسن بھی بے رنگ لگنے لگے گا۔"

واقعی سوات بے رنگ ہو گیا تھا۔ کچھ بھی خوبصورت نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہر چیز اجڑی اور بکھری ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

اس نے اس کی تصویر اٹھائی تو جیسے وہ اسی کی جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اس نے نم آنکھوں کے ساتھ تصویر کو چھوا۔

وہ مسکراہٹ دیکھے ہوئے جیسے صدیاں گزر گئی تھیں۔جب جب وہ یہ سوچتی تھی کہ اب ساری زندگی وہ اسے نظر نہیں آئے گا،تب تب اس کی جان نکلتی تھی۔

"میری تصویر ساتھ پیک کر کہ لے جاؤ...تاکہ جب میری یاد آئے تو جی بھر کے دیکھ سکو"

وہ سر جھکا کر رو دی۔

"اب اتنا برا بھی نہیں ہوں کہ کسی کو یاد بھی نہ آؤں۔نہ ہی اتنا بے مول ہوں کہ کسی کو میری غیر موجودگی میں...میری کمی محسوس نہ ہو۔وادیٔ حسن و عشق کا سارا حسن ہمائل خان کے بغیر ادھورا ہے۔"

اس کی آواز اسے ابھی بھی اپنے قریب سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"تمہارے لیے ہی کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں بے حد یاد آنے والا ہوں۔وہ کیا کہتے ہیں فلموں ڈراموں میں کہ میرے بغیر تمہاری زندگی کے چراغوں کی روشنی گل ہو جائے گی"

دملہ نے کندھے پر اسے ہلکی سی چت کرائی تھی۔

"اگر کوئی کسی کے بغیر مرتا نہیں تو جیتا بھی نہیں... مرنا صرف مردہ جسم کا نام نہیں ہے دملہ... روح، خواہشات، خوشیوں اور زندگی کی چاہت کے مر جانے کو بھی مرنا ہی کہتے ہیں۔ اگر انسان کے دل سے جینے کی خواہش ختم ہو جائے۔ اس کی جگہ زندہ رہنے کی مجبوری لے لے اسے بھی مرنا کہتے ہیں۔ اس انسان کو جسے آپ دن رات اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتے ہوں جب وہ ہی آپ کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا جائے تو تمہارے خیال میں اسے جینا تصور کریں گے؟"

وہ سچ میں مر گئی تھی۔ زندگی تو منوں مٹی تلے جا سوئی تھی۔

اسے یہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں تھی۔ سب اس کا بہت خیال رکھتے تھے مگر پھر پلوشہ دور دور رہنے لگی تھی۔ اچانک نا جانے اسے کیا ہو گیا تھا۔ وہ اس سے بات کرنے سے بھی گریز کرتی تھی۔ یہ بات اس نے نوٹ نہیں کی تھی۔ ڈاکٹر فہمیدہ اسی ہسپتال میں اب ڈیوٹی کر رہی تھیں جہاں وہ جاتی تھی۔ اس نے شکر ادا کیا کہ وہ وہیں پر ہیں۔ وہ ان پر اعتبار کرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

خیر دن گزرتے گئے، مہینے گزرتے گئے اور اسے معلوم ہوا کہ اس کے ہاتھ جڑواں بیٹے ہونے والے تھے۔اس سوگوار عرصے میں یہ خوشی ان کے لیے چھوٹی بات نہیں تھی۔ان کے آنگن میں دو اور شامل اور ہمائل آنے والے تھے۔بی جان نے تو دونوں کے لیے اونی سویٹر، دستانے، شوز اور ننھی ننھی ٹوپیاں بی بننا شروع کر دی تھیں۔

"پتا نہیں دونوں کی شکل ایک جیسی ہو گی اپنے بابا اور چاچو کی طرح یا پھر الگ الگ ہوں گے"

لالہ رخ نے کہا۔

"جیسے بھی ہوں بس اللہ صحت مندی عطا کرے۔"

بی جان نے مسکرا کر جواب دیا۔

"مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا تائی اماں بننے کے لیے۔بس کچھ دن اور..."

دملہ ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتا ہے۔ار باز تو پتا نہیں کیا کیا نام سوچے بیٹھے ہیں۔کل گلباز سے بحث کر رہے تھے کہ وہ بڑے تایا ہیں اسی لئے نام بھی وہ خود رکھیں گے۔گلباز تو کھلونے ہی دیکھتا رہتا ہے باہر۔اور آغا جان تو بالاچ سے کھیلتے ہوئے بھی یہی سوچتے ہیں کہ پانچ پوتے پوتیوں کے ساتھ تو ان کے سر کے سارے بال جھڑ جائیں گے۔اور اگر دونوں ہی ہمائل کی کاپی نکلے تو پھر تو گھر کا اللہ ہی حافظ ہے۔یاد ہے دلمہ کتنا تنگ کرتا تھا سب کو"

وہ تینوں بیڈ پر سامان بکھیرے بیٹھی تھیں۔

"بچے ویسے تم نے کوئی نام سوچے؟"

ہمائل کے ذکر پر وہ پھر اسے افسردہ ہونے لگی تھی جب انہوں نے بات بدلی۔اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا؟"

"اس کی اور زرتاشہ کی پسند کے۔آولمیر اور شامیر"

لالہ رخ مسکرائی۔

"ارے تین تین میر؟ ہم کنفیوژن کا شکار ہو جائیں گے"

"جیسے تم دونوں کی مرضی بچے۔ بہت پیارے نام ہیں ماشاءاللہ۔ دونوں کو میر تو کہہ نہیں سکتے اس لئے شارٹ کٹ رکھ لیتے ہیں۔ اولمیر کو ولی اور شامیر کو میر بول لیں گے ٹھیک ہے؟"

اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"میرا بچہ"

انہوں نے محبت سے اس کے سر پر بوسہ دیا تو اسے امی کی بے حد یاد آئی۔ وہ سب نمبرز بھی اب کام نہیں کر رہے تھے۔ شاید بھائی نے ان کا ہر طرح سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ وہ ان کو خوشی سے بتانا چاہتی تھی کہ وہ دو دو بچوں کی نانی بننے والی ہیں۔

"بچے"

بی جان نے اس کا ہاتھ تھاما۔

www.novelsclubb.com

"فکر مت کرو۔فی الحال تو وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں۔وہ بے ضمیر لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔بعد میں ہم خود تمہاری ماں سے تمہاری اور بچوں کی ملاقات کروائیں گے۔دیکھنا ابرار روک نہیں سکے گا"

وہ ان کے گلے لگ گئی۔

"بس میرا بچہ...بس"

وہ اس کے سر میں ہاتھ پھیر کر تسلی دینے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریکی، طوفان...ذلت ہی ذلت، تکلیف...

اس کا دماغ دھیرے دھیرے سے بیدار ہونا شروع ہوا تھا۔جیسے کسی تاریک غار کے آخری سرے پر کچھ مدھم سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔روشنی مزید گہری ہوتی گئی۔کچھ سرگوشیاں، کچھ بے معنی سی آوازیں۔یوں جیسے بہت سے لوگ اکٹھے باتیں کر رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

روشنی مزید بڑھی اور اس تاریک غار میں جیسے یک دم اجالا ہو گیا۔

چندھیائی آنکھوں سے اس نے پلکیں جھپکنے کی کوشش کی۔

آوازیں اب اس کے کانوں کو چھو رہی تھیں۔کچھ آلات کی آوازیں، کچھ گفتگو کرتی ہوئی زنانہ آوازیں۔

ایک عجیب سی نامحسوس بو اسے محسوس ہونا شروع ہو گئی۔اس نے حواس بحال کرنا چاہے۔وہ بو مزید طاقت ور ہوتی گئی۔اس نے ناک سکیڑا۔

"یہ بو تو ایسے ہے جیسے ہسپتال میں دوائیوں ہوتی ہے۔"

پہلا جملہ جو اس کے دماغ میں آیا تھا۔

یک دم ہی ہسپتال کے نام پر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"ہسپتال؟"

"نکل جاؤ ہمارے گھر سے اس سے پہلے کہ ہم تمہیں اس بے شرمی کی اصل سزا دیں۔"

www.novelsclubb.com

"اپنے گناہ کو ہمارے ہمائل کے سر تھوپنا چاہ رہی تھی۔ کتنی بڑی دھوکے باز نکلی تم۔ ہماری نسل کو گندہ کرنا چاہتی تھی اور سوچا یہ تھا کہ ہمیں پتا نہیں چلے گا۔"

کچھ چنگھاڑتی آوازیں اس کے کانوں کے پردے تک ہلا گئیں۔ وہ دہل کر رہ گئی۔ مکمل حواس بحال ہونے کے بعد اس پر جو انکشاف ہوا وہ اس کے پیروں تلے زمین اور سر پر سے ایک دفعہ پھر آسمان چھین چکا تھا۔

"میرا یقین کریں آغا جان۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے ہمائل کو کوئی دھوکہ نہیں دیا۔ میں بدکردار نہیں ہوں۔"

اپنی کمزور سی دلیلیں دے کر وہ اپنے ساتھ جڑی زندگیوں کا مقدمہ لڑ رہی تھی۔ اسے یہی یاد تھا۔

اور وہ مقدمہ ہار گئی تھی۔

"تمہارا نجس وجود اس وقت تمہارے گناہ کی نشانی لیے ہوئے پھر رہا ہے۔ میں تمہیں اپنے گھر کا ماحول خراب نہیں کرنے دوں گا۔ نکل جاؤ ابھی کے ابھی۔"

گلباز نے چلا کر کہا مگر آغا جان بلکل خاموش تھے۔

"اسی کی وجہ سے شامل گھر چھوڑ کر گیا کیونکہ اس نے ہمائل اور شامل دونوں پاگل بنایا ہوا تھا"

اس پر کیا کیا الزامات نہیں لگائے گئے۔

وہ اس صبح اٹھی تو قیامت خیز منظر تھے۔مسکان نے اس کی اور صارم کی تصاویر ان سب کو بھیجی ہوئی تھیں۔اور نا جانے کیسے کیسے الزامات بھرے وائس نوٹس تھے۔اس نے کہا کہ پلوشہ جانتی ہے کہ دملہ بد کردار ہے۔اس نے اسے مالم جبہ میں اسی لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا اور جتنا عرصہ وہ لاہور رہی اسے ملنے وہ لڑکا چھپ چھپ کر آیا کرتا تھا۔وہ پلوشہ کی جانب بہت امید سے دیکھنے لگی مگر اس نے اس کے سر کا آسمان تک چھین لیا تھا۔

"آئم سوری دملہ میں اب مزید یہ سب نہیں چھپا سکتی۔سچ یہی ہے آغا جان کہ یہ ہمائل کو دھوکہ دے رہی تھی۔میں نے اسے سمجھایا بھی لیکن یہ نہیں مانی۔اس کے اس لڑکے کے ساتھ

غلط تعلقات تھے۔میں نے اسے کئی بار قابلِ اعتراض حالت میں دیکھا ہے۔مجھے نہیں لگتا کہ اس کے بچے ہمائل کے ہیں"

کس کس پر اعتبار ٹوٹنا باقی تھا۔مسکان کی تو سمجھ آتی تھی لیکن پلوشہ کا اس نے کیا بگاڑا تھا اسے سمجھ نہیں آئی۔اس کا مطلب تھا کہ پلوشہ نے مالم جبہ والی بات مسکان کو بتائی تھی۔یعنی دونوں کا آپس میں رابطہ تھا۔

"بھابھی خدا کا واسطہ ہے جھوٹ مت بولیں۔آپ تو مجھے اپنی بہن کہتی تھیں نا۔میرے بچوں کے سر سے ان کے باپ کی چھت مت چھینیں۔ہماری زندگی برباد ہو جائے گی۔ہمائل تو آپ کے بھائیوں کی طرح تھا نا؟سچ بولیں پلیز...اسے بھی تکلیف پہنچا رہی ہیں آپ...میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔"

اپنی خاندانی بہو کی گواہی کے بعد وہ اسے کیسے سچا جانتے۔گلباز نے غصے میں آکر بچے کے لئے ہمائل کی خریدی ہوئی ساری چیزیں ڈھیر کی صورت اکٹھا کر کہ آگ لگا دی۔جھولا، چھوٹے چھوٹے کپڑے، کھلونے...

www.novelsclubb.com

وہ چیختی رہ گئی مگر کسی کو اس پر رحم نہیں آیا۔بی جان امی کی طرح اس کی ڈھال بنی ہوئی تھیں۔ان کے علاوہ ہر کوئی اسے مجرم مان رہا تھا۔

"یہ ایسا نہیں کر سکتی۔پلوشہ ایسا مت کہو...فاروق خدا کے لیے ایسا مت کریں۔یہ کہاں جائے گی؟ہمارے ہمائل کی اولاد کی زندگی بھی برباد ہو جائے گی۔آپ اس کو کیا منہ دکھائیں گے؟"

بی جان کی منت سماجت کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

دملہ خاموش کھڑے آغا جان کے قدموں میں گری تھی۔اپنی عزتِ نفس کو کچلتے ہوئے وہ ان سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی کیونکہ بات اس کی انا سے کہیں آگے کی تھی۔اس کے بچوں کی زندگی کا سوال تھا۔مسکان جیت رہی تھی۔پلوشہ نا جانے کیسے جانتی تھی کہ ہمائل اور شامل کی لڑائی کی وجہ دملہ تھی۔اس نے اس بات کو بڑھا چڑھا کر بتایا تھا۔اس بات سے تو وہ یکسر بے خبر تھی کہ شامل بھی اسے پسند کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خدا کے لیے یہ مت کریں۔ جھوٹ ہے یہ سب۔ صارم سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں کہاں جاؤں گی؟ ہمارا آپ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔ میرے بچوں کے سر سے اس کے باپ کے گھر کی چھت اور اس کا نام مت چھینیں۔"

انہوں سے اس کے ہاتھ بے دردی سے اسے دور جھٹکا۔

"میرے ہمائل کا نام تمہارے اس غلیظ کارنامے کے ساتھ کبھی نہیں لگنے دوں گا میں سنا تم نے۔"

اس کے سر سے ایک بار پھر عزت کی چادر اتاری گئی تھی۔

"اپنے ہی خون، اپنے پوتوں کے بارے میں ایسا کیسے بول سکتے ہیں آپ؟ کیسے؟"

وہ کھڑی ہو کر چلائی تھی۔

"میں تمہیں اپنی بیٹی کی طرح پیار دیا۔ لیکن تم نے میرے بیٹے کے ساتھ، ہمارے خاندان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ تمہارے بچے میرے پوتے نہیں ہیں۔"

وہ خاموش ہوئے تو ارباز آگے آیا۔

"اگر تم چاہتی ہو کہ تم اور تمہارے بچے زندہ رہیں تو دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ کبھی اپنے گناہ کو لے کر ہمارے سامنے مت آنا۔اگر زندگی میں کبھی بھی تم ان کو لے کر ہمارے سامنے آئی تو تمہیں تو شاید زندہ چھوڑ دیں مگر تمہارے بچوں کو تمہاری نظروں سامنے ماریں گے تاکہ ساری زندگی تڑپتی رہو..."

ارباز نے بے رحمی سے کہا۔

"بکواس مہ کوارباز"

بی جان نے اسے تھپڑ مارا تھا۔

"خبردار جو کسی نے میرے میر کی نشانیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی"

وہ اس کے آگے کھڑی ہو گئیں۔

"بی جان آپ نے اس کے لیے؟"

www.novelsclubb.com

"یہ میری بیٹی ہے۔میری زرتاشہ ہے اور میں اپنی زرتاشہ کو پھر سے مرنے نہیں دوں گی"

"بی جان لیکن"

"چپ شہ گلباز"

آغا جان کی آواز گونجی تو سب خاموش ہوئے۔

"آغا جان ہمائل کا واسطہ ہے۔"

اس نے ہاتھ جوڑ دیے تو شاید ان کا دل کچھ نرم پڑا تھا۔یا ان کو اس میں زرتاشہ نظر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہم اسے اس طرح گھر سے نہیں نکال سکتے۔اس کے پاس اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔بچوں کی پیدائش تک یہ یہاں رہ سکتی ہے۔ہم ان کا ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں گے۔اگر یہ ہمارے پوتے نہ ہوئے تو یہ جانے اور اس کا کام۔میں اس کے خون سے تم لوگوں کو اپنے ہاتھ

نہیں رنگنے دوں گا۔دفع ہو جائے گی پھر یہ جہاں چاہے۔لیکن اگر بچے ہمارا ہی خون ہوئے تو پلوشہ تم اور جو جو بھی اس الزام میں ملوث تھا اسے میں خود اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔"

پلوشہ نے تھوک نگلا۔

دلمہ کو الفاظ کی چابک اتنی شدید لگی تھی کہ اس کا دل جیسے ایک بار پھر مسلا جا چکا تھا۔وہ سب کی نظر میں بے اعتبار ہو چکی تھی۔اس کی عزت نفس مجروح ہوئی تھی مگر اپنے بچوں کی خاطر اسے یہیں رہنا تھا۔تب تک ان کی نفرت سہنی تھی۔اس کی انا پر شدید چوٹ پڑی تھی مگر وہ کیا کرتی۔مامتا اس کی ان سے زیادہ بڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

شام ہوئی تو پلوشہ اس کے پاس آئی۔وہ اس وقت کمرے میں اکیلی تھی۔

"میری نظروں سے آپ دور ہو جائیں۔"

وہ چلائی۔

"آئم سوری دملہ مگر میرے پاس مسکان کی بات ماننے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا"

تو مسکان کے رابطے یہاں تک پہنچ چکے تھے۔

"میں اس گھر کو وارث نہیں دے سکی۔ تمہاری گود دو دو بیٹوں سے بھرنے والی ہے۔ تمہاری قدر مجھ سے زیادہ ہو گئی اور میں ایک بے مول چیز بن کر رہ گئی ہوں۔ یہاں تک تو ٹھیک تھا مگر اب وہ لوگ چاہ رہے تھے کہ بچوں کی پیدائش اور تمہاری عدت کے بعد وہ گلباز سے تمہاری شادی کر دیں۔ وہ یہ بات نہیں جانتے مگر آغا جان یہی چاہتے ہیں"

اس پر بم سا پھٹا۔

"کیا؟... کیا بکواس ہے یہ؟ وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔ بڑے بھائی ہیں وہ میرے"

"سگے بھائی تو نہیں ہیں نا۔ یہ لوگ تمہیں اور بچوں کو یہیں رکھنے کے لیے تمہارا نکاح گلباز سے کر دیتے تو میں مر جاتی دملہ لیکن مجھے سچ میں شرمندگی ہے۔ میں ہمائل کے بچوں کے ساتھ کبھی ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا"

اس کا دل چاہا اس کے چہرے کو نوچ ڈالے۔وہ کیسی عجیب عورت تھی۔اس کا دل ایک بار بھی کانپا نہیں تھا۔اسے بچوں پر بھی ترس نہیں آیا تھا۔

"لیکن میں نہیں چاہتی کہ یہ لوگ تمہیں مار دیں۔جاؤ۔ابھی یہ سب لوگ سو گئے ہیں۔سامان اٹھاؤ اور چلی جاؤ..."

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ڈی دین اے ٹیسٹ مجھے سچا ثابت کرے گا۔میں کہیں نہیں جاؤں گی"

وہ وہاں سے ہلنے کو تیار نہیں تھی۔

"دملہ پلیز میرا یقین کرو۔ان لوگوں کو کوئی غرض نہیں۔جو بھی ہوا اچھا یا برا ان کی غیرت پر چوٹ پڑی ہے۔تمہیں کیا لگتا ہے پٹھان ہو کر تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیں گے؟تمہاری اور بچوں کی لاش بھی نہیں ملے گی"

اسے خوف سا محسوس ہوا۔

"آغا جان گلباز اور ار باز لالہ کو کہہ رہے تھے کہ کچھ دنوں تک تمہیں ٹھکانے لگا دیں تا کہ کسی کو شک بھی نہ ہو۔ پلیز چلی جاؤ"

اس کا چھوڑا ہوا تیز نشانے پر لگا تھا۔ اسے ان لوگوں سے خوف محسوس ہوا۔

"م...میں کہاں جاؤں گی؟"

"مجھے نہیں پتا۔ میں نے جو کچھ کیا غلط کیا لیکن اب میں چاہتی ہوں کہ تم اور ہمائل کے دونوں بچے محفوظ رہیں۔ جاؤ چلی جاؤ میں یہاں سے نکلنے میں تمہاری مدد کروں گی"

وہ کسی طرح بھی اپنے بچوں کو غیرت کے نام پر قربان ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس کے پاس پلوشہ کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ ڈاکٹر فہمیدہ کو کال کر کہ اس نے انہیں مدد کے لیے بلایا تھا۔

پلوشہ نے چھپ کر اس کا سامان بندھوایا اور آدھی رات کو سب سے چھپ کر چوکیدار کو کسی اور کام میں لگا کر اسے باہر بھیج دیا جہاں فاصلے پر ڈاکٹر فہمیدہ اس کا انتظار کر رہی تھیں۔ اسے نا چاہتے ہوئے بھی ہمائل کی یادوں بھرے گھر کو چھوڑنا پڑا۔

پلوشہ ایک بار پھر کامیاب ہوئی تھی۔اس نے اپنے سر پر لٹکتی تلوار سے جان چھڑوالی تھی۔راستے میں ہی اس کی طبیعت بگڑ گئی اور ڈاکٹر فہمیدہ اسے لے کر ہسپتال پہنچ گئیں جس میں کچھ زیادہ سہولیات موجود نہیں تھیں۔

"میرے بچے..."

حواس بحال ہوتے ہی اسے جیسے جھٹکے سے یاد آیا تھا۔

آنکھیں کھول کر اس نے آس پاس دیکھا۔وہ ہسپتال میں تھی۔اس کی کلائی میں ڈرپ لگی تھی۔

"خدانخواستہ..."

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کسی بھی منفی خیال کو رد کرنے کے لیے اپنی ننھے مہمانوں کو ڈھونڈا۔

اور احساس اس کی جان نکالنے کو کافی تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں... نہیں۔ نہیں۔"

وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

"ارے۔"

نرسز اس کی جانب عجلت میں بڑھیں۔

"نہیں... نہیں نہیں نہیں...پلیز نہیں...ایک بار پھر نہیں"

وہ چلانے لگی۔

"ارے کیا ہو گیا آپ کو۔ میڈم۔"

وہ اسے پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔

"میرے بچے کہاں ہے؟ کہاں ہے وہ؟ اگر وہ نہیں رہے تو مجھے کیوں بچایا۔ مار دو مجھے۔ مار دو"

ڈرپ اتار پھینکنے کے بعد وہ آپے سے باہر ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دملہ،"

ایک مانوس سی آواز نے اسے پکارا۔

"مجھے مار دو۔مار دو۔مجھے نہیں جینا۔مجھے زندہ نہیں رہنا۔"

"دملہ..."

ڈاکٹر فہمیدہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"دملہ سب ٹھیک ہے۔ہی از فائین۔"

"مجھے مرنے دو، کیوں زندہ رکھا مجھے۔مجھے زندہ نہیں رہنا۔"

www.novelsclubb.com

وہ قابو میں نہیں آ رہی تھی۔

"اپنے بیٹے کے لیے بھی نہیں۔"

یک دم وہ جیسے بے یقین ہوئی اور انہیں دیکھا۔

انہوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہارا بیٹا بلکل ٹھیک ہے۔مبارک ہو تمہیں آج فائینلی مما کا ٹائیٹل مل گیا ہے۔اتنی مشکلات کے بعد آخر کار تم دونوں جیت گئے۔"

اس نے بے یقینی سے منہ ڈھک کر چیخ روکنا چاہی۔

"ابھی نرسز لے کر آرہی ہیں اسے۔بس تھوڑا کمزور ہے۔جب تم اسکا خیال رکھو گی تو انشا اللہ بلکل صحت مند ہو جائے گا۔ننھا سا فائٹر ہے تمہارا بیٹا۔وہ دیکھو آگیا تمہارا صاحبزادہ۔"

دروازے میں ایک نرس نے بھورے سے کمبل میں اسے اٹھا رکھا تھا۔انہوں نے نرس سے لے کر اس کی جھولی میں رکھا۔

وہ ننھی سی جان جو اپنی ماں پر ہوئے ہر ظلم کی گواہ تھی۔اتنی تکالیف کے باوجود،اتنی اذیتوں کے باوجود وہ اس کی گود میں تھا تو یہ ایک معجزہ تھا۔

اس کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت نقوش بے اختیار پیار کرنے پر مجبور کرتے تھے۔اس نے دھیرے سے اس کا چہرہ چھوا۔

"میر...میرا اولمیر...میری جان۔"

وہ دیوانہ وار اسے چومتے ہوئے روتی جا رہی تھی۔

"میرا بچہ..."

اسے سینے سے لگا کر کچھ دیر وہ اس احساس کو محسوس کرنے لگی۔ماں کے درجے پر فائز کو کر جیسے اس کی دنیا بدل گئی تھی۔اسے جینے کی نئی وجہ مل گئی تھی۔

"شامیر کہاں ہے؟"

اس نے آنسو پوچھتے ہوئے سوال کیا تو نرس اور ڈاکٹر نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا۔

اس کا دل زور زور سے دھڑکا۔

"دملہ...وہ...شامیر...وہ اس دنیا سے چلا گیا"

ایک اور قیامت...

اسے اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل اسے اپنے ساتھ لے گیا۔دیکھو نا...ایک بے بی تمہارے پاس ہے دوسرا اسکے پاس"

نرس ایک اور کمبل میں لپٹے وجود کو اسے تھما گئی جو اولمیر سے بلکل مختلف دکھتا تھا۔

وہ بلک بلک کر رو دی۔

ایک بازو پر اولمیر اور دوسرے پر شامیر کے مردہ وجود کو تھامے وہ کبھی ایک کو کبھی دوسرے کو پیار کر رہی تھی۔یہ کیسی آزمائش تھی۔پہلے باپ، پھر شوہر اور اب بیٹا جسے زمانے سے بچانے کے لیے نا جانے اس نے کس کس طوفان کا مقابلہ کیا تھا۔

"اولمیر کے لیے تمہیں حوصلہ کرنا ہو گا۔اس کا تو کوئی قصور نہیں ہے نا"

اس کی ننھی سی معصوم سی رونے کی آواز آئی تو نرس نے مردہ بچہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"جو چلا گیا اسے بھول جاؤ"

"میرا بچہ ہے وہ...میری جان ہے وہ۔میں کیسے بھول جاؤں...اسے مت لے کر جاؤ...رکو ۔میرے شامیر کو مت چھینو۔ڈاکٹر اسے روکیں"

انہوں نے میر کو اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"وہ نہیں رہا ہے دملہ۔اس بچے کے لئے خود کو سنبھالو"

وہ حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

"نرس..."

اسے قابو کرتے ہوئے انہوں نے اسے سکون کا انجیکشن لگا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شامل گھٹنوں کے بل جھکا ہوا تھا۔اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔اس کی پوری کہانی سن کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔وہ اٹھنے کے بھی قابل نہیں رہا تھا۔

"میں کئی دنوں کے بعد اس چیز سے سنبھلی۔میں نے چپکے سے وہ قاتلوں کی جگہ یعنی تمہارے سوات کو چھوڑ دیا جہاں میرے بچوں کے جانی دشمن رہتے ہیں۔میں یہاں کراچی آگئی۔تم سب سے بہت دور جہاں کوئی مجھے ڈھونڈ نہ پائے۔دو سال مختلف جگہوں پر کرائے پر دھکے کھائے۔اپنے بچے کو اکیلے پالا۔

میں امی سے بھی تب سے نہیں ملی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ میرا ماضی میرے بچے پر اثرانداز ہو یا وہ لوگ کسی طرح ہم تک پہنچ جائیں اور میر کو نقصان پہنچائیں۔ہماری دنیا میں صرف میں تھی اور میرا اولمیر...یا پھر ہمائل کی یادیں۔دو سال کے بعد مجھے غازی بھائی نے ڈھونڈ لیا۔میری بہت مدد کی۔ہمارا ہر قدم پر خیال رکھا۔صارم کو عبرت ناک سزا دلوائی۔ان کے ذریعے مجھے شمسہ مل گئی۔اس نے مجھے اپنے گھر کے سامنے والا پارٹمنٹ کرائے پر لے دیا۔وہی اب میری اور میر کی دنیا ہے۔میرے اور ہمائل کے فون میں اس کی کئی تصویریں ہیں۔وہی دیکھ دیکھ کر میر تمہیں ہمائل سمجھ رہا ہے۔میں نے اس کی کئی تصویریں اس کے لیے ڈیویلپ کروا کر رکھی تھیں تاکہ کم از کم اسے اپنے باپ کا احساس رہے۔اور پتا ہے کیا؟میرے آزمائش یہاں ختم نہیں ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے یلماز کے ملنے سے لے کر ڈاکٹر فہمیدہ کی بے ایمانی اور جرم کی ساری کہانی سنا دی۔وہ جسے محسن سمجھتی تھی وہ اس کی سب سے بڑی مجرم نکلی۔

"مجھے بس یلماز لا دو۔مجھے میرا بچہ لا دو"

وہ کانپ رہا تھا۔

اس قدر بڑا ظلم کیا تھا اس کے گھر والوں نے کہ وہ ساری زندگی ازالہ نہیں کر سکتا تھا۔ہمائل کی موت کی خبر اسے یہاں آ کر ملی تھی۔اس کے گھر والوں نے اس سے کہا تھا کہ ہمائل کی کوئی اولاد نہیں کیونکہ دملہ کا مس کیرج ہو گیا اور اب اس نے کہیں دوسری شادی کر لی تھی۔وہ تو ہمائل کی موت کے صدمے سے ہی نہیں نکلا تھا اور یہاں آ کر تو جیسے اس کی جان نکل گئی تھی۔

اس کے بھائی کی بیوہ،اس کے بچے کس قدر اذیت میں تھے اس کا مر جانے کا دل چاہا۔

"وہ ہمائل نہیں تھا..."

اس کی آواز بہت لڑکھڑاہٹ زدہ تھی۔

"کیا؟"

اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"وہ میں تھا..."

"کیا؟ کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"وہ میں تھا"

وہ اسے مینٹلی ڈسٹرب لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ش...شامل کیا مطلب؟"

"اس عورت نے مجھ سے وہ گھٹیا باتیں کی تھیں۔ میں نے اسے تھپڑ مارا تھا۔ میں نے اسے بدکردار کہا تھا۔ وہ ہمائل نہیں تھا۔ وہ میں تھا"

وہ یک ٹک اسے دیکھتی گئی۔ تب ہی ہمائل کو مسکان کا عجیب رویہ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

شامل نے مٹھیاں بنا کر فرش پر ماریں۔

"وہ میں تھا..."

وہ چیخا تھا مگر کپکپاہٹ واضع تھی۔پچھتاوا، ملال، کرب، تکلیف...

اس نے سر اٹھا کر دلمہ کو دیکھا۔

"میری وجہ سے..."

اسکی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون بہہ نکلے گا۔

"میری وجہ سے تم سب نے یہ سب برداشت کیا..."

www.novelsclubb.com

اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

"اس گھٹیا عورت نے میرے الفاظ کی سزا میرے بھائی کو دی"

یہ انکشاف اس کی جان لینے کو کافی تھا۔وہ وہاں مزے میں رہ رہا تھا اور یہ تینوں جو اس کے بھائی کی جان تھے یہاں عذاب جھیل رہے تھے۔دربدر ٹھوکریں کھا رہے تھے۔

"میں اس کو بھابھی سمجھ کر احترام کرتا تھا مگر اس نے...اس نے مجھ سے کہا کہ وہ ابرار سے طلاق لے کر مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔میں بھڑک اٹھا،اسے کمرے سے نکالنا چاہا مگر وہ مزید گھٹیا پن پر اتر آئی اسی لیے میں نے اسے تھپڑ مارا۔اس نے مجھے اس وقت ہمائل کہہ کر پکارا تھا کیونکہ میں ہمائل کے کمرے میں موجود تھا۔اس ایک غلط فہمی نے"

اس کے الفاظ ٹوٹ گئے۔

اب کسی انکشاف کا کیا فائدہ تھا۔اس کے ساتھ جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔نہ ہمائل نے واپس آنا تھا نہ وہ گزرا وقت واپس لا سکتا تھا۔

"اگر مجھے پتا ہوتا تو میں اسے وہیں زندہ گاڑھ دیتا۔اس عورت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔ہمائل مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا"

وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

"میں اس عورت کو جان سے مار دوں گا"

www.novelsclubb.com

دملہ نے اس کی آنکھوں کے کرب زدہ تاثرات کو نفرت میں بدلتے دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں جیسے جنون سا اتر آیا تھا۔

"مجھے تکلیف پہنچا لیتی میرے بھائی کے ساتھ یہ نہ کرتی۔اس کے بچوں کے ساتھ یہ نہ کرتی۔وہ جہاں بھی ہے نا...اسے ڈھونڈ کر ماروں گا۔اس کو عبرت کا نشان بنادوں گا۔"

وہ کھڑا ہوا۔

"شامل...کہاں جارہے ہو؟"

اسے خوف محسوس ہوا کہیں وہ مسکان کا واقعی قتل ہی نہ کردے۔وہ ہمائل نہیں تھا جو مصلحت اور تحمل سے کام لیتا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے سے باہر نکلا اور کوریڈورز سے گرتا ہوا تیز تیز قدموں سے باہر جارہا تھا۔نظروں سے اس عورت کا چہرہ ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔

"شامل...رکو...شامل"

اس کے قدموں کو بریک لگی۔

"کہاں جا رہے ہو؟"

غازیان نے اسے روکا۔

"جب تم خط پہنچانے وہاں جا سکتے تھے تو مجھے بتایا کیوں نہیں؟ کیوں نہیں بتایا؟ میرا بھائی چلا گیا اور مجھے نہیں پتا چلا؟ اب میں بھی مر چکا ہوں۔ تمہیں میں زندہ نظر آ رہا ہوں لیکن میں زندہ لاش ہوں۔ میں میر سے دور رہ سکتا تھا اس کے بغیر نہیں۔ تم نے اسے کیوں جانے دیا غازی..."

وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

غازیان کے زخم بھی تازہ ہوئے تھے۔ وہ اسے تسلی کیا دیتا جب اس کے خود آنسو نکل آئے تھے۔

"تم نے کیوں نہیں بتایا... میری غلطی ہے۔ سب کچھ میری غلطی ہے۔ اس عورت نے وہ سب کچھ اس لیے کیا کیونکہ میں نے اسے تھپڑ مارا تھا"

www.novelsclubb.com

غازیان کچھ سمجھا نہیں تھا۔

"کیا؟مسکان کو؟"

وہ اس سے الگ ہوا اور آنسو پوچھے۔

"ہاں...اور میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔عورت ہونے کا بھی لحاظ نہیں کروں گا۔وہ عورت نہیں ڈائن ہے جو میرے بھائی کی خوشیاں کھا گئی۔اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اسے چھ سال سے تکلیف میں رکھا۔اب اور نہیں۔میں اس کے ٹکڑے کر دوں گا"

غازیان نے اسے روکا۔

"تحمل سے کام لو شامل"

اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"میں تحمل نہیں کر سکتا۔اس نے میرے بھائی کا گھر اجاڑ دیا۔وہ نہیں رہا تھا تو سب نے چیل کوؤں کی طرح اس کے بچوں کو نوچنا چاہا۔ایک ایک سے بدلہ لوں گا۔میں ہمائل نہیں ہوں مجھے معاف کرنے کی عادت نہیں۔بدلہ لوں گا تو سود سمیت لوں گا"

غازیان اسے قاتل نہیں بنانا چاہتا تھا۔

"میری بات سنو"

اس نے بلند آواز سے کہا۔

"بدلہ بعد میں لے لینا۔دملہ اور بچوں کو یہاں تمہاری ضرورت ہے سن رہے ہو؟یلماز کو واپس لانا ہے۔دملہ کو اس کی کھوئی ہوئی عزت اور بچوں کو ان کا حق واپس کرنا ہے۔اور یہ تم ہی کر سکتے ہو"

وہ تھوڑا سنبھلا تھا۔

"مجھے بہت ضروری ٹاسک ملا تھا اس لیے میرا فون بند تھا۔مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ یہاں یلماز کے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔کچھ دن پہلے جب مجھے پتا چلا کہ تم واپس آ چکے ہو تو میں نے فون

آن کیا تھا تا کہ تمہیں ایڈریس دے سکوں۔دملہ سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا تو ابھی یہاں چلا آیا۔ہم دونوں کو مل کر یلماز کو واپس لانا ہے۔اس کی اصل شناخت اسے لوٹانی ہے۔"

اس نے آنکھ بند کر کہ گہری سانس خارج کی۔

"خود پر قابو رکھو شامل...اپنا آپ اب بھول جاؤ۔اپنا دکھ،بھائی کی جدائی سب کچھ بھول جاؤ۔اگر تمہیں واقعی ہمائل سے پیار ہے تو اس کے بچوں کو اپنے حصار میں لے لو ورنہ یہ دنیا انہیں نوچ کھائے گی۔دیکھو میں چند دن ان سے بے خبر ہوا تو کیا ہو گیا ہے۔میں ہمیشہ ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا مگر تم رہ سکتے ہو۔تم اب ان کے چاچو بابا نہیں صرف بابا ہو۔ان کی ڈھال بن جاؤ۔ہمائل بن جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھوں کی نمی صاف کی۔

"چوچو"

دونوں نے ایک ہی سمت میں دیکھا تھا۔

میر بھاگتا ہوا غازیان کی جانب آرہا تھا۔آنسو چھپاتے ہوئے اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بازو پھیلا دیے۔

"میرا بچہ"

وہ اس کے گلے لگ گیا۔

"چوچو کی جان...کیسا ہے میرا میرو؟"

اسے پیار کرتے ہوئے شامل بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔کیا اس معصوم صورت کو وہ سب مارنا چاہتے تھے۔اس کا دل دہل سا گیا۔

"چوچو آپ بہت بہت بہت بہت بہت اچھے ہیں۔تھینک یو"

اس نے غازیان کی گال پر پیار دیا تھا۔

"یہ کس لیے جونیئر؟خیر تو ہے؟"

میر نے شامل کی جانب دیکھا جو اس کے اچانک دیکھنے پر اپنے آنسو چھپا سا گیا۔

"آپ نے پرامس پورا کیا۔آپ بابا کو واپس لے آئے"

شامل کو اسے کے الفاظ چابک کی طرح لگ رہے تھے۔اگر وہ پوچھ لیتا کہ وہ پانچ سال سے کہاں تھا؟جب ان پر ہر طرف سے مصیبتیں ٹوٹ رہی تھیں تب وہ کیوں اپنی آرام دہ زندگی گزار رہا تھا تو اس کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔

"پرامس کیسے پورا نہ کرتا؟چوچو کا میرو کوئی فرمائش کرے اور ہم پوری نہ کریں"

وہ اسے اٹھا کر کھڑا ہوا۔

"کیسے لگے آپ کو بابا؟...

وہ مسکرایا۔

"بہت اچھے"

www.novelsclubb.com

شامل نے بازو پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیا۔اسے سینے سے لگا کر بار بار چوما۔اسے میر سے اپنے بھائی کی خوشبو آ رہی تھی۔اس کی آنکھیں،ناک،کان ہر نقش میں ہمائل کا عکس تھا۔وہ اس کے سامنے رو کر اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"بابا...مازی سے ملے آپ؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم جلدی ملیں گے اس سے بھی۔بس آپ بابا اور چوچو کو تھوڑا سا ٹائم دے دو۔ہم اسے واپس لے آئیں گے"

وہ کھل سا اٹھا۔

"پرامس؟"

"ہاں پکا والا پرامس۔"

وہ کچھ سوچنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ کبھی واپس نہیں جائیں گے..."

شامل کی آنکھیں بھیگیں۔

"پرامس... بابا آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے میری جان"

اسے پھر سے خود میں بھینچ کر اس نے آنسو بہہ جانے دیے۔

میر کی بھولی سی صورت نے اس کے جلتے دل کو سکون بخشا تھا۔

اب یلماز کو واپس لانا تھا۔ شاید دونوں جانتے تھے کہ انہیں آگے کیا کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کی آنکھ ایک تاریک کمرے میں کھلی جب کسی نے اس پر بالٹی بھر کر ٹھنڈا پانی گرایا تھا۔ وہ ہڑبڑا اٹھا۔

"کون ہے؟ تم لوگ جانتے نہیں ہو مجھے۔ چھوڑو مجھے..."

اسد کرسی سے بندھا ہوا خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہا تھا جب اسے احساس ہوا کہ اس کی ساس اور بیوی بھی اس کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں۔

"کون ہو تم لوگ ہمیں یہاں کیوں لائے ہو؟"

ایک ماں سے اس کا بچہ چھیننے، اس کی زندگی برباد کرنے کے بعد وہ لوگ پکنک منانے کسی پارک میں گئے ہوئے تھے۔ یلماز ان کے ساتھ نہیں تھا۔ وہاں باقی کام شربت والے یعنی غازیان نے کیا تھا۔

شربت کے بہانے ایک ایک کر کہ ان کی بے توجہی کا فائدہ اٹھایا تھا۔

"سو ڈاکٹر فہمیدہ بیگم..."

اندھیرے میں سے ہوتا ہوا شامل نمودار ہوا۔

اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال رکھے تھے۔ وہ اسے پہچانی نہیں تھی۔

"پہچانا مجھے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"غور سے دیکھو ذرا یاداشت پر زور دو..."

وہ کوشش کرنے پر بھی یاد نہ کر سکی۔

وہ مسکرایا۔

"چلو کام آسان کر دیتا ہوں۔ کسی ہمائل فاروق خان کو جانتی ہو"

یک دم اس کی آنکھیں شاک سے پھیلیں۔

"پہچانا؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھنے لگی۔ وہ بے یقین تھی۔

"تم... تم تو مر گئے تھے؟"

"میرا دوسرا جنم ہوا ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"مدعے کی بات پر آتے ہیں۔تم نے میرے بیٹے کو کیوں اغوا کیا تھا؟"

وہ سٹول سا گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

پرانا سا کباڑ والا کمرہ تھا جس میں ٹوٹی پھوٹی، مٹی سے اٹا سٹول اور کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"م...میں نے نہیں۔م میں نے کچھ نہیں کیا وہ۔تمہاری بیوی نے خود..."

"بکواس بند کرو"

وہ اتنی زور سے بولا کہ وہ سہم سی گئی۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں اصل کہانی۔تم نے میرے بیٹے کو اغوا کیا کیونکہ تمہیں لگا وہ لاوارث ہے۔اسے تم نے دلمہ کی گود سے لے کر اسے اپنی بیٹی کی گود میں ڈالا جب وہ بے اولاد تھی کیونکہ تم نے، تمہارے داماد نے اور تمہاری بیٹی نے مل کر خاندان والوں کو بے وقوف بنایا ہوا تھا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔دلمہ سے ہمدردی کے بہانے تم نے اصل میں اپنی بیٹی کا گھر ٹوٹنے سے بچایا تھا۔اس وقت تمہیں یہ نہیں پتا تھا کہ دلمہ کا شوہر جس کا نام وہ ہمائل بتاتی تھی دراصل

اے ایس پی ہمائل خان ہے۔ایک ماں کی گود خالی کر کہ تم نے اپنی خوشیاں خریدیں۔اور جب تمہیں یہ پتا چلا کہ اس بچے کا باپ تو اے ایس پی ہمائل فاروق خان ہے جس نے تمہاری ماں اور بہن کو بچے اغوا کے جرم میں گرفتار کر کہ سزا دلوائی تھی تو تم نے اور تمہاری بیٹی نے اس معصوم بچے پر ظلم شروع کر دیے۔اس کے اپنے بچے جو ہو چکے تھے تو یلماز سے اس کا کیا لینا دینا؟یلماز کو واپس اس لیے لے کر گئے کیونکہ خاندان والے اسے تمہارا ہی خون سمجھتے ہیں۔اور جب یہ راز کھل گیا ہے تو تمہیں اب اپنی ریپوٹیشن کی پڑ گئی ہے۔اسی لئے تم نے دملہ پر کیچڑ اچھالا۔"

دونوں عورتیں سہمی ہوئی تھیں۔

"تم...تم یلماز کے کیا لگتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

سوال اسد نے پوچھا تھا کیونکہ فہمیدہ کو تو اس کا چہرہ اب اچھی طرح یاد آ چکا تھا۔

"تجھے تو میں الگ سے دیکھوں گا...بول"

اس کے بالوں سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔

"بول... تیری اتنی ہمت کہ تو میرے بچے پر تشدد کرے۔ تیری اتنی ہمت کہ تو اس پر ہاتھ اٹھائے، بھوکا رکھے؟ تیری لاش نا کراچی کے کسی کچرے کے ڈھیر پر پھینکوں گا"

اس کا سانس اٹکا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ... وہ بچہ"

"اپنی گندی زبان سے اس کا نام مت لینا."

جھٹکے سے اس کے بال چھوڑتے ہوئے اس نے جیب سے گن نکال کر اس کے ماتھے پر ٹکا دی۔ تینوں کو جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"ہمائل... ہمائل پلیز اسے چھوڑ دو میں معافی مانگتی ہوں۔ خدا کے لیے اسے چھوڑ دو"

اسے دملہ کی بات یاد آئی جب وہ یلماز کی تکلیف بیان کر رہی تھی۔ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتا تھا، بات بات پر سہم جاتا تھا، اس کے جسم پر کہیں کہیں نیل کے نشان تھے اور وہ جیسے اسے پہلے دن سبزی منڈی میں ملا تھا۔ پھل چوری کرتے ہوئے کیونکہ اسے بھوک لگی تھی۔

شامل کا دل چاہا اس شخص کو گولیوں سے بھون کر رکھ دے۔

اس کے منہ پر زوردار گھونسا مار کر اس کے منہ سے خون نکال لیا۔

اس کا جی نہیں بھر رہا تھا۔ وہ اسے مسلسل مارتا جا رہا تھا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی ہاں؟ ان ہاتھوں سے تو نے اسے مارا؟ ان ہاتھوں سے؟"

اس نے اس کے بندھے ہوئے ہاتھوں پر گن کا پچھلا حصہ مارنا شروع کر دیا۔ تینوں کی چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بس کرو شامل"

غازیان نے فوراً اسے روکا۔ اس نے ماسک پہن رکھا تھا۔

"میرے بچے کہاں ہیں؟"

عشا نے سوال کیا۔

"اوہ...بچے چاہیئیں میڈم کو؟ چلو گیم کھیلتے ہیں۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی... تم نے ہم سے ہمارا بچہ پانچ سال دور رکھا۔اب ایسا کرتے ہیں تم پانچ سال اپنے بچوں کے بغیر رہ کر دکھاؤ۔یہ سمجھنا یہ مر گئے ہیں۔مزے کی چیز پتا ہے کیا ہو گی؟ تمہارے بیٹے کے ساتھ میں وہی کچھ کروں گا جو تم اور تمہارا یہ شوہر میرے بچے کے ساتھ کرتے رہے ہو"

وہ چلا اٹھے۔

"بچوں کا کیا قصور ہے؟ بڑوں کی لڑائی میں بچوں کو کیوں..."

فہمیدہ بولی تو وہ ہنسا۔

"اچھا بڑھیا؟ تو نے شروع کیا تھا یہ سب۔دشمنی تمہاری میرے ساتھ تھی۔بدلہ تو نے میرے بیٹے سے لیا۔اب تو غلطی ہو گئی۔اب میں معاف تو کرنے سے رہا۔اس لیے تمہارا نواسا تو ضرور میرے ساتھ پانچ سال رہنے والا ہے۔بچی بے شک لے جانا"

وہ خوف سے کچھ بول ہی نہیں پا رہے تھے۔اسد جو اونچے تعلقات کی ہمیشہ ڈھینگیں مارتا تھا اپنی اولاد کے لیے کمزور پڑ گیا تھا۔

"نہیں خدا کے لئے۔ہمائل تم تو بہت رحم دل انسان تھے نا۔تم بچوں کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے"

وہ ہنستا چلا گیا۔

اس کی ہنسی میں بھی دہشت سی تھی۔

"یہی تو پرابلم ہے نا آنٹی جی۔میں ہمائل نہیں ہوں۔"

وہ بہت کنفیوز تھی۔

"چچ بیچاری...میں شامل خان...ہمائل خان کا جڑواں بھائی۔میں تو معاف نہیں کرتا۔نہ میں رحم دل ہوں۔بہت کم ظرف اور ظالم ہوں۔اور ہاں جو میرے بچوں کو نقصان پہنچائے،اس کے بچوں کو نقصان پہنچانے میں مجھے کوئی عار محسوس نہیں ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"کیا چاہتے ہو تم؟ پلیز میرے بچوں کو چھوڑ دو۔ بچے تو معصوم ہوتے ہیں نا"

اب غازیان بھی ہنسا تھا۔

"یلماز معصوم نہیں تھا کیا؟"

ان کے پاس جواب نہیں تھا۔

"چلو ٹھیک ہے ڈیل کرتے ہیں۔ تم ہمارے یلماز کو واپس کرو۔ دلمہ پر لگے الزامات واپس لو۔ بھری عدالت میں معافی مانگو تب تمہارے بچے واپس ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے منظور ہے منظور ہے۔ اب میرے بچے واپس کر دو پلیز"

اسد نے سوچے سمجھے بغیر کہا۔

"بیچ میں بولنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا۔"

وہ خوف کے مارے چپ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یلماز کو جہاں بھی رکھا ہوا ہے ہمیں بتاؤ۔اگلی تاریخ میں جب تم ہماری ساری باتیں عدالت کے سامنے مانو گے تو ہم تمہارے بچوں کو چھوڑ دیں گے"

"اگلی تاریخ؟"

تینوں کے دل مچلے تھے۔وہ ان کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتے تھے۔

"تڑپ ہاں...اور تڑپو مجھے مزہ آرہا ہے دیکھ کر...اور مزہ پتا ہے کب آئے گا جب میں تمہارے بیٹے سے اپنی کار دھلواؤں گا،کام کرواؤں گا،بھوکا رکھوں گا،بیلٹ سے ماروں گا،اندھیرے میں بند کر دوں گا۔اور کام غلط ہو جانے پر ننھے منے ہاتھوں پر چھڑی سے ماروں گا"

وہ چلایا۔

www.novelsclubb.com

"میرے بچے کو ہاتھ مت لگانا۔تم تم مجھے جانتے نہیں ہو"

"تم شاید مجھے نہیں جانتے"

غازیان نے اسے بالوں سے پکڑا تھا۔

"یہ سب تم میرے بچے کے ساتھ کر چکے ہو۔مجھے اب بلکل ترس نہیں آئے گا۔یہ مت سمجھنا کہ ہم یلماز کو ایسے نہیں لے جا سکتے تھے۔تمہارا باپ بھی ہمیں نہیں روک سکتا۔لیکن کورٹ میں جو تم نے دملہ پر بکواس کیے ہیں نا ان کو تم کلیئر کرو گے۔میرے یلماز پر کیے گئے ہر ظلم کا اعتراف کرو گے ورنہ ساری زندگی اپنے بیٹے کی شکل نہیں دیکھو گے۔اگر پولیس کو بتا کر واویلا کرنے کی کوشش کی تو...تمہارے بچوں کی لاش آئے گی"

وہ بے حد ڈر گئے تھے۔ناچاہتے ہوئے بھی ان کو ان دونوں کی بات ماننی تھی۔یلماز اس کے کسی فارم ہاؤس میں تھا۔کچھ ہی دیر کے بعد دونوں وہاں موجود تھے۔چونکہ اسد نے اپنے بندوں سے فون پر کہہ دیا تھا سو انہوں نے کوئی مذاہمت نہیں کی اور یلماز کو ان کے حوالے کر دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈرا سہما اور پہلے کی طرح کمزور تھا۔شامل کا واقعی دل چاہا اسد کو یہ کرب محسوس ہو جو وہ محسوس کر رہا تھا۔

"انکل...آپ تو میر کے بابا ہیں نا"

اس نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا البتہ غازیان کو پہلی بار دیکھا تھا۔

وہ کچھ کہے بغیر اسے خود میں سمیٹ کر رو دیا۔اسے بار بار دیوانہ وار چومتا ہوا وہ پاگل سا لگ رہا تھا۔

"صرف میر نہیں آپ بھی میرے بیٹے ہو۔میرا بچہ...میری جان۔"

وہ اس کے ہاتھ چوم رہا تھا۔جو جو ظلم دملہ نے اسے سنائے تھے وہ یاد کر کر کہ اس کا دل پھٹ رہا تھا۔وہ اتنے سال عیش میں رہ رہا تھا اور یہ معصوم بچہ ظلم سہتا رہا جو اس کا خون تھا۔اس کے بھائی کا بیٹا تھا۔

"انکل..."

"انکل نہیں بابا"

اسے خود سے الگ کر کہ اس نے اس کے چہرے کو نرمی سے ہاتھوں میں لیا۔

www.novelsclubb.com

"میر آپ کا اصلی والا بھائی ہے بیٹا۔اور وہ میر کی ماما؟ وہ آپ کی بھی ماما ہیں۔میر اور آپ اصلی والے بھائی ہو۔آپ جب پیدا ہوئے تھے ناتوان گندے لوگوں نے آپ کی ماما کو پتا لگے بغیر آپ کو کڈنیپ کر لیا تھا"

اس کے بال نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"ماما نے مجھے واپس کیوں نہیں لیا؟"

"کیونکہ ان کو پتا ہی نہیں تھا یہ لوگ آپ کو کہاں لے آئے ہیں۔ہم نے آپ کو بہت ڈھونڈا تھا۔اور دیکھو آپ ہمیں مل گئے نا"

وہ مسکرایا۔

"میر آپ کو بہت مس کر رہا ہے۔اپنے گھر چلتے ہیں۔ماما کے پاس،میر کے پاس اوکے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا بچہ..."

www.novelsclubb.com

اسے خود میں بھینچتے ہوئے وہ کھڑا ہوا گیا۔

غازیان نم آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔یوں لگ رہا تھا ہمائل کے اپنے بیٹے کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شمسہ اسے کھانا وغیرہ کھلا کر اپنے گھر جانے ہی والی تھی۔اب ان کو پتا چل چکا تھا کہ وہ ہمائل نہیں شامل ہے،اس کا جڑواں بھائی۔اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔دملہ کو تو زبردستی لٹایا ہوا تھا اسی لیے میر نے بھاگ کر دروازہ کھولا۔

وہ خوشی سے چلایا۔

"ماما...مازی آگیا...مازی گھر آگیا ماما"

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل اچھل رہا تھا۔دملہ اور شمسہ بے یقینی سے کمرے سے باہر نکلیں۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔میر اور یلماز دونوں ایک دوسرے کے گلے لگتے ہوئے خوشی سے نیچے گر گئے تھے۔غازیان اور شامل انہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

"کہاں چلے گئے تھے تم؟...میں نے کتنا مس کیا"

وہ ہنستے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔

"ماما..."

یلماز نے دملہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو جیسے ساری کائنات رک سی گئی۔

اسے لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔اس کا بچہ واپس آ گیا تھا۔وہ بھاگ کر اس سے لپٹ گیا۔

"آئی مسڈ یو سو مچ...ماما"

وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی اور اسے گلے سے لگا لیا۔کتنے عرصے سے جلتا دل سکون پا چکا تھا۔

"ماما کی جان۔میرا بچہ،میرا شہزادہ۔میری جان۔"

پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"ائم سوری...آئم سو سوری میں آپ کو بچا نہیں سکی تھی نا۔ماما کو معاف کر دو"

وہ اسے بوسے دیتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"ماما"

وہ اس سے الگ ہوا اور اس کے آنسو صاف کیے۔

"آپ کیوں سوری بول رہی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے اسے پھر سے خود میں بھینچا۔

میر شامل سے لپٹ گیا تھا۔

"تھینک یو بابا..."

اسے گود میں لیتے ہوئے وہ کھڑا ہوا۔

"تھینک یو تو آپ کو ہے۔اگر آپ نہ ہوتے تو میں بھی نہ ہوتا"

وہ اس کی بات نہیں سمجھا تھا۔

"اووووف..."

اس کے سر پیٹ لیا۔

"ماما بھی نا کبھی کبھی اتنی شمکل باتیں کرتی ہیں"

وہ ہنس دیا۔

"شمکل نہیں مشکل"

www.novelsclubb.com

غازیان نے اس کے کان پر گدگدی کرتے ہوئے کہا۔

"غازی نہ چھیڑو بھئی ہمارے شہزادے کو۔یہ جو لفظ بولے گا وہی حصیح ہو گا"

وہ منہ پر ہاتھ رکھے کھی کھی کر کہ ہنسنے لگا۔

"حصی نہیں بابا صحیح"

"یارا بابا کو نہیں ناپتا...آپ سکھا دینا۔ سکھاؤ گے نا؟"

اس نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تو شامل نے اس کے دونوں گالوں کو باری باری چوما۔

"میرا بچہ..."

اس کے بس میں ہوتا تو تو ساری زندگی اسے سینے سے لگا کر رکھتا۔ایک لمحے کے لیے بھی جدا نہ کرتا۔میر کو اپنے ساتھ لگائے وہ دملہ اور یلماز کو دیکھ رہا تھا۔ صبح اس کی اجڑی بکھری حالت دیکھ کر آیا تھا اور اب مطمئن صورت دیکھ کر اسے بھی سکون ملا تھا۔وہ جانتا تھا کہ آج ہمائل کو بھی سکون ملا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"آپ...دونوں کا شکریہ"

یلماز کو اٹھائے وہ ان دونوں تک آئی۔وہ شامل کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔وہ جانتا تھا اس کا چہرہ اس کے لیے تکلیف دہ ہے۔اس کی وہاں موجودگی ہمائل کی کمی بار بار یاد دلاتی تھی۔

"شکریہ کس بات کا پاگل"

غازیان نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ نہیں آتے بھائی تو میں پتا نہیں کیا کرتی..."

"میں شرمندہ ہوں کہ دیر سے آیا ہوں...اگر پہلے آجاتا تو یہ سب ہوتا ہی نہیں"

وہ مسکرائی۔

"اتنا تو کوئی اپنا بھی نہیں کرتا جتنا آپ نے میرے لیے کر دیا ہے بھائی۔میری اور میرے بچوں کی جان بچانے سے لے کر، ہمیں لاوارث نہ چھوڑنے تک..."

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا۔

"بھائی بھی بولتی ہو اور ڈائیلاگز بھی پھینک رہی ہو۔اچھا چلو کھانا لگاؤ۔مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے"

اس نے بازو فولڈ کرتے ہوئے اپنائیت سے کہا۔

"کھچڑی بنائی تھی لیکن میں اور کچھ بنا دیتی ہوں"

شمسہ نے انہیں بتایا تھا۔

"نہیں نہیں تکلف مت کریں۔ ہم باہر سے کھالیں گے غازی"

شامل کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پاگل ہو؟ میں یہاں سے کھانا کھائے بغیر کبھی نہیں جاتا۔ دلمہ کی طبیعت خراب ہے تو ایسا کرتے ہیں ہم کچھ بنا لیتے ہیں۔ کیوں جونئیر؟"

میر جھوم سا اٹھا۔

"ارے نہیں خبردار... آپ دونوں بہت گند مچاتے ہیں۔ میرے کچن کی تباہی مچا دیں گے"

دونوں کھی کھی کرنے لگے۔

"جا کر فریش ہو جائیں۔ شمسہ تم میری مدد کروادو۔ فریج میں گوشت رکھا ہے۔ یخنی پلاؤ بنا لیتے ہیں۔"

وہ ہر طرح سے اب فریش لگ رہی تھی۔ اس کے دونوں بیٹے جو اس کے پاس تھے۔ اب اسے کسی اور چیز کی کمی نہیں رہی تھی۔

"ٹھیک ہے آجاؤ میں چاول وغیرہ بھگو دیتی ہوں"

وہ کچن میں چلی گئی۔

میر شامل کی گود سے اتر کر غازیان کے پیچھے بھاگا۔ اسے ہمیشہ کی طرح اس کو کچھ بہت "اہم" دکھانا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا دلمہ کے پاس آیا اور یلماز کے لیے بازو پھیلائے۔ وہ جھجھکتا ہوا دلمہ کے کندھے سے لگ گیا۔

"بیٹا...ڈرو نہیں۔ میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا۔ بابا گندے نہیں ہوتے"

وہ اس کے پاس جانے کو تیار نہیں تھا۔وہاں اس جہنم سے نکلتے وقت تو اس نے ان دونوں پر یقین کر لیا تھا مگر اب جب دملہ سامنے آ گئی تھی تو وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں اس سے دور نہ لے جائے۔

"آپ میر کی طرح بابا نہیں بولو گے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔اس کا یہ انکار اسے ڈھیروں کرب میں مبتلا کر گیا تھا۔ان ظالم لوگوں نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا وہ باپ کے رشتے اور اس لفظ سے ہی خفا ہو گیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے مت کہو...جو آپ کو ٹھیک لگے۔بھوک لگی ہے نا میرے بچے کو؟"

ایک نظر دملہ کو اور پھر اسے دیکھتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ماما کو کھانا بنانے دو...ہم مل کر اتنی دیر میں کھیلتے ہیں۔ٹھیک ہے؟"

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

میر بھاگتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ڈرائنگز وغیرہ تھیں۔

"بابا..."

وہ اسے اپنی بنائی پینٹنگز دکھانے لگا۔

"بابا چلیں...مازی آؤ بابا کو اپنا کمرہ دکھاتے ہیں"

وہ اس کا بازو پکڑ کر کھینچنے لگا۔

"چلو نامازی..."

وہ ہچکچاتے ہوئے دملہ کے پاس سے نیچے اترا اور میر کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

اب صرف دملہ تھی اور وہ تھا۔دونوں ہی نظریں چرا رہے تھے۔وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور شامل اپنے آپ کو اس کا مجرم محسوس کر رہا تھا۔

"وہ...بچے بلا رہے ہوں گے۔تم...جاؤ ان کے پاس"

www.novelsclubb.com

اپنے آنسو چھپاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔وہ کیا کرتا اس کا چہرہ بار بار دملہ کے سارے زخم ادھیڑتا تھا۔

اس نے گہری سانس خارج کی۔کاش کہ وہ اپنی جان دے کر ہمائل کو واپس لا سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کتنی بڑی ہو گئیں ہیں نا دونوں...اور یہ صاحب۔ان کا تو مجھے پتا بھی نہیں تھا"

جس رات وہ گھر پہنچا تھا اس کی صبح بالاچ اور فرویٰ اس کو چپکے ہوئے تھے۔فرویٰ کو تو اس میں ہمائل نظر آرہا تھا مگر بالاچ کو گھر میں نئے فرد کے اضافے سے بہت اچھا لگا تھا۔اس کے کندھے پر چڑھ کر اچھی کود کرتے ہوئے وہ اسے ستا رہا تھا مگر اسے اچھا لگ رہا تھا۔

بارہ سال اپنوں سے دوری کے بعد وہ گھر لوٹا تھا۔ہر چیز ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔بی جان بار بار اسے پیار کر رہی تھیں۔نا جانے وہ رات سے کتنی ہی دفعہ رو چکی تھیں۔

"اچھا چاچو کو تنگ مت کرو..."

پندرہ سالہ زرمینہ نے سمجھداری سے کہا۔

فروی گیارہ سال جبکہ بالاچ تقریباً چھ سال کا تھا۔ چھوٹی سی زرمینہ جو اس کے گھر چھوڑتے وقت اس کی گود میں کھیلا کرتی تھی اب پندرہ سال کی ہو چکی تھی۔اس نے کیا کچھ کھو دیا تھا اسے یہاں آکر اندازہ ہو رہا تھا۔

"کھانے میں کیا کھاؤ گے؟"

لالہ رخ نے سوال کیا۔

"نہیں فی الحال تو مجھے ہمائل کے پاس جانا ہے۔ صرف یہ تینوں نہیں وہ چھوٹے بلے بھی تو انتظار کر رہے ہوں گے نا"

www.novelsclubb.com

بالاچ کو پیار کرتے ہوئے اس نے کہا تو ہمائل کے نام پر سب کا زخم پھر سے تازہ ہوا۔

"اچھا جلدی جلدی بتائیں کہ آج کل اس کی پوسٹنگ کہاں ہے؟ میں فریش ہو جاؤ پھر فوراً نکلنا بھی ہے۔ آپ میں سے اسے کوئی بھی نہیں بتائے گا۔ سرپرائز دوں گا"

وہ مسکرا کر بولا تو سب کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔تاثرات میں کرب گھل گیا اور جیسے سب ہی نظریں چرانے لگے۔

"کیا ہو؟سب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟"

اس کے لیے ان کا یہ ردِ عمل تھوڑا عجیب سا تھا۔

"شام...شامل وہ"

ارباز نے بات کرنی چاہی مگر الفاظ ٹوٹ گئے۔

"کیا ہوا لالہ؟میں نے ایسی کیا بات پوچھ لی؟"

سب کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"اتنا کون سا مشکل سوال پوچھ لیا میں نے؟جلدی بتائیں مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا چھوٹے میر اور یلماز سے ملنے کے لیے"

انہوں نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کون؟ کس کی بات کر رہے ہو؟"

وہ بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"اولمیر اور یلماز کی بات کر رہا ہوں۔ ہمائل کے بیٹے اور کون؟"

سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

"عجیب کیوں ری ایکٹ کر رہے ہیں؟ جواب تو دیں۔ ہمائل کا ایڈریس بتائیں مجھے اس کے پاس جانا ہے۔ بچوں سے ملنا ہے۔"

گلباز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"شامل... ہمائل کی کوئی اولاد نہیں ہے"

بی جان نے آنکھیں میچیں۔ انہیں آج تک یاد تھا جوان کے ہمائل کی بیوہ اور اس کے بچوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پا رہی تھیں کہ وہ گھر چھوڑ کر کیوں بھاگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لالہ مزاق بعد میں کر لیجئے گا مجھ سے بلکل انتظار نہیں ہو رہا۔ دونوں اگر ہمائل پر ہوئے نا تو اس کی تو اچھی خاصی بینڈ بجی ہو گی۔ جیسے کو تیسا۔ لیکن اگر مجھ معصوم پر ہوئے تو پھر تو وہ بچ گیا ہے۔ لیکن میں بھی دونوں کو ایسی ایسی شرارتیں سکھاؤں گا نا کہ ہمائل صاحب کانوں کو ہاتھ لگائیں گے"

وہ اکیلا ہی ہنسا تھا۔

"چاچو آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ سمجھ نہیں آ رہی"

زرمینہ نے خاموشی توڑی تھی۔

"سمجھ تو مجھے نہیں آ رہی۔ سب اتنے عجیب کیوں ہو رہے ہو؟ ہمائل کہاں رہتا ہے؟ بچے کیسے ہیں؟ یہی تو پوچھا تھا اس میں اتنا حیران ہونے والی بات کیا ہے؟"

"ہمائل چاچو کے کوئی بچے نہیں ہیں۔ آپ کس کا نام لے رہے ہیں؟"

وہ اس بار سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگا۔ اب اسے تشویش ہوئی کہ وہ مزاق نہیں کر رہے۔

"کیا؟لیکن..."

آغا جان نے ہونٹ بھینچے۔

"ہمائل کئی سال پہلے ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جا چکا ہے"

اس نے ان کو تعجب سے دیکھا۔

"جا چکا ہے؟کہاں جا چکا ہے؟وہ تو ایسا کر ہی نہیں سکتا۔وہ میری طرح کبھی جذباتی نہیں تھا کہ لڑائی جھگڑے پر گھر چھوڑ کر چلا جائے"

وہ سمجھ رہا تھا کہ گھر والوں سے لڑ کر الگ ہو گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"شامل..."

ارباز نے نم آنکھیں لیے اسے دیکھا۔

"وہ جھگڑا کر کہ نہیں گیا۔ساری زندگی یہی تو ملال رہے گا کہ کچھ کہہ کر ہی نہیں گیا۔"

اس نے بمشکل کہا تھا۔

"کیا مطلب؟ پھر کیسے چھوڑ کر گیا ہے؟ پہیلیاں کیوں بجھوا رہے ہیں۔ سیدھی طرح بتائیں"

"ہمائل چاچو تو اللہ میاں کے پاس چلے گئے"

بالاچ کی بات پر جیسے یک دم اسے کرنٹ سا لگا۔ وہ ہل نہیں پایا۔ اس کا دل جیسے یہ بات سوچ کر ہی دہل سا گیا تھا۔ سب کے چہروں کو سوالیہ نظروں سے بار بار دیکھتے ہوئے وہ کھڑا ہوا۔

"اس سے کہیں یہ انتہائی گھٹیا اور گرا ہوا مزاق ہے۔ آپ سب اس کا اس طرح کے بکواس پرینک میں ساتھ کیسے دے سکتے ہیں؟ عجیب مینٹل آدمی ہے۔ دو بچوں کا باپ بن گیا ہے لیکن حرکتیں اپنی ہی بچوں والی ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ بہت غصے میں تھا۔

"شامل... سنو"

ارباز نے کھڑے ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بالاچ..."

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"بالاچ جھوٹ نہیں بول رہا۔نہ ہی ہمائل تمہارے ساتھ کوئی مزاق کر رہا ہے"

اس نے اس کا ہاتھ کندھے سے ہٹایا۔

"حد ہی ہو گئی ہے۔بی جان آپ کیسے ان کی یہ عجیب بات سن سکتی ہیں؟ڈانٹیں تو سہی کہ ایسا مزاق نہیں کرتے"

اس نے اپنا موبائل نکالا۔

"چلیں شاباش اسکا نمبر بولیں۔آپ لوگوں سے تو بات کر کہ یہ گھٹیا مزاق کرنے کا بول دیا اب اس کو میں سبق سکھاتا ہوں۔پاگل آدمی"

ہر کوئی خاموش تھا۔

"شامل..."

www.novelsclubb.com

بی جان نے کھڑے ہو کر اسے گلے لگا لیا۔

"شامل... میرا میرو... میرا اہمائل۔ میرا بچہ"

اس کا دل جیسے دھڑکنا بند ہو گیا۔ سانس رکی۔

وہ یہ کیا کہہ رہی تھیں۔

"... میرا اہمائل"

ہونق سا کھڑا وہ سب کے روتے ہوئے چہرے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں..."

اس کے سر پر آسمان گرا تھا۔ کانوں میں جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا تھا۔

وہ ان سے الگ ہوا۔

"نہیں... نہیں۔ نہیں"

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا ان سے دور ہٹا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا نہیں ہو سکتا۔اسے کچھ نہیں ہوا۔"

وہ کیسے مان لیتا کہ اس کی جان کا ٹکرا اب نہیں رہا تھا۔وہ سب کے سب شاید پاگل ہو گئے تھے۔

"شامل...وہ جا چکا ہے۔ہم نے تم سے رابطہ کرنے کی، تمہیں بتانے کی بہت کوشش کی مگر تم سے رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔"

وہ ان مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

"آپ جانتے ہیں آپ لوگ بات کس کی کر رہے ہیں؟ منہ سے الفاظ کیسے ادا کر رہے ہیں؟ ہمائل کیسے جا سکتا ہے؟ ہمائل نہیں جا سکتا...وہ ایسے کیسے جا سکتا ہے"

وہ باہر کی جانب بھاگا۔

"شامل رکو...شامل"

"مجھے اس سے ملنا ہے۔مجھے ہمائل سے بات کرنی ہے"

وہ بدحواس سا ہونے لگا تھا۔

"شامل"

ارباز نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

"وہ نہیں رہا... چھ سال پہلے اس کو گولیاں لگی تھیں۔وہ زخموں کی تاب نہیں لا سکا تھا۔ان ہاتھوں سے میں نے اسے زمین کے سپرد کیا تھا،انہی ہاتھوں سے میں نے اس پر مٹی ڈالی تھی جن میں اسے بچپن میں کھلایا کرتا تھا"

ارباز کے الفاظ سب کو رولا رہے تھے۔وہ خود رو نہیں رہا تھا۔وہ سکتے میں تھا،صدمے میں تھا۔اسے اپنے زندگی کا سب سے بڑا صدمہ ملا تھا۔اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹا اور وہ گھٹنوں کے بل گرا تھا۔

کھڑے ہونے کی ہمت نہیں رہی تھی۔یوں جیسے کسی نے پیروں سے جان نکال دی ہو۔

ہمائل تو شاید چھ سال پہلے چلا گیا تھا لیکن آج اس کی موت واقع ہوئی تھی۔ مرنا کیا ہوتا ہے شامل کو اب پتا چلا تھا۔ وہ لمحات نہیں قیامت تھے۔

"ہمارا بھائی چلا گیا شامل"

اس کے ساتھ نیچے بیٹھتے ہوئے ارباز نے اسے گلے لگایا۔

وہ ساکت تھا جیسے پتھر کا مجسمہ ہو۔ وہ دبئی سے ڈھیروں شکوے شکایتیں لے کر آیا تھا۔ وہ اس سے لڑنے کے لیے آیا تھا، اسے گلے لگانے کے لئے آیا تھا۔ لیکن ہمائل نے تو اسے ایسی سزا دی تھی، وہ دھچکا دیا تھا کہ شاید ساری زندگی اس زخم سے کبھی باہر نہیں آسکتا تھا۔

سکتے میں گھٹنوں کے بل بیٹھے شامل کے گلے لگ کر سب روئے تھے مگر وہ خاموش تھا۔ دبئی میں ایک عالیشان زندگی گزارتے ہوئے اسے کیسے معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ یہاں تو اس کی ساری کائنات اجڑ گئی تھی۔

زرتاشہ کے مرنے کا الزام ہمیشہ وہ ہمائل کے سر تھوپتا تھا۔ وہ ابھی زرتاشہ کی اچانک موت کو ہی بھلا نہیں پایا تھا کہ اب ہمائل...

اس کا بھائی،اس کی جان،اس کا سایہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھن چکا تھا۔اس نے کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی یہ دن بھی دیکھنا پڑے گا۔

ہمائل...

اسکا بھائی ہمائل؟

وہ نہیں رہا تھا؟...

اس نے سب کو پیچھے ہٹایا۔

"شامل..."

وہ ہارے ہوئے قدم اٹھاتا ہوا اس کے کمرے تک جانے لگا جسے لاک لگا کر رکھا جاتا تھا۔اس کی باقاعدہ صفائی بھی کروائی جاتی تھی مگر کوئی اندر نہیں جاتا تھا۔وہ کمرے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

"شامل...رکو۔کمرہ لاکڈ رہتا ہے"

www.novelsclubb.com

زرمینہ کو ارباز نے اشارہ کیا تو وہ کمرے کی چابیاں لینے چلی گئی تھی۔

"شامل...رولو...ایک دفعہ کھل کر رولو۔دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا"

آغا جان نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔اس کے ہاتھ گرے ہوئے تھے جن کو وہ اٹھا بھی نہیں پا رہا تھا۔

زرمینہ چابیاں لے آئی اور اسے کمرے کا لاک کھول کر دیا۔

وہ اکیلا ہی اندر گیا تھا۔آغا جان نے باقی سب کو جانے سے روک دیا۔وہ چاہتے تھے کہ شامل ایک دفعہ کھل کر رو لے۔اس کے لیے صدمہ بہت بڑا تھا۔وہ سب تو اس صدمے سے گزر آئے تھے۔مووآن کر چکے تھے مگر شامل کو یہ تکلیف ابھی ملی تھی جو زیادہ مہلک تھی۔

وہ تو اس کو آخری دفعہ دیکھ بھی نہیں پایا تھا۔

کمرے میں داخل ہوا تو ہر چیز ایسے رکھی تھی جیسے وہ اس کمرے میں رہتا ہو۔صاف ستھرا فرنیچر...

اس کی کتابیں، کھلی ہوئی کھڑکی جو جھیل کا منظر دکھلاتی تھی۔

بیڈ کی سائیڈ پر رکھی ان دونوں کی تصویر جو انہوں نے بہت سالوں پہلے مہو ڈنڈ میں کھینچی تھی۔الماری میں اس کے استری شدہ کپڑے ویسے ہی رکھے تھے۔ڈریسنگ ٹیبل پر سجی اس کی پرفیومز وغیرہ سب کچھ تو وہیں تھا۔بس اس کمرے کا مکین کہیں بہت دور جا سویا تھا۔

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنوں سے دور...

تصویر اٹھاتے ہوئے وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔لگ رہا تھا جیسے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہو۔

"تم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہوں میر...اور ڈانٹ مجھے پڑتی ہے"

"بھائی کے لیے ڈانٹ بھی نہیں کھا سکتے شامل؟"

بچپن کی ناراضگیاں، قہقہے، کھلکھلاہٹیں نا جانے کیا کیا یاد نہیں آیا تھا۔

"تجھے پتا ہے نا تو جان ہے میری...میرا واحد رشتہ جو پیدا ہونے سے بھی پہلے سے میرے ساتھ ہے اور آخری سانس کے وقت بھی ساتھ ہی رہے گا"

ہمائل کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔وہ اس کی آخری سانسوں کے وقت اس کے ساتھ نہیں تھا۔

"میں تیری جان ہوں؟اس کا مطلب تو خود کو ہی اپنی جان بول رہا ہے۔کتنا پیار ہے نا تجھے اپنے ہی چہرے سے... self obsessed انسان...ویسے میں زیادہ ہینڈسم ہوں"

"بکواس کر کہ سارے موڈ کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ویسے مجھے تو بہت خسارہ ہے جو تمہاری شکل میری شکل جیسی ہے۔انتہا کا غصہ بھی آیا ہو تب بھی تیری منحوس شکل ساتھ ساتھ رکھنی پڑتی ہے۔آئینہ دیکھتے ہوئے بھی تو ساتھ چپکا ہوتا ہے"

اس نے تصویر کو چھوا۔

"تم جیسا خود غرض اور جھوٹا شخص میں نے اپنی ساری زندگی میں نہیں دیکھا۔"

اسے آخری ملاقات کا منظر یاد آیا۔اس لمحے دونوں کی آنکھوں میں کرب تھا،تکلیف تھی۔

"بتاؤ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟میری ہر چیز چھین لیتے ہو تم میرِ۔"

www.novelsclubb.com

"عیدی سے لے کر میرے حصے کے بھی کھلونے،بی جان آغا جان کا پیار اور اب ...د...دملہ؟"

ہمائل کے دل کی تکلیف اسے آج چھلنی کر رہی تھی۔

"تمہاری وجہ سے میں کھائی میں گرا تو میری ٹانگ فریکچر ہو گئی۔میں آئی ایس ایس بی نہیں دے پایا،میرے گریڈز گرتے چلے گئے تمہاری وجہ سے...تمہاری وجہ سے زرتاشہ مر گئی"

اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے وہ کیسے اپنے الفاظ سے ہمائل کو تکلیف دیتا رہا تھا اسے آج اپنے ہی الفاظ اندر سے مار رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"لوگ کہتے ہیں ہمارے چہرے،آوازیں،پسند ناپسند سب کچھ ایک جیسا ہے مگر ان کو کیا پتا کہ تم جیسا خود غرض شخص کتنی اچھی قسمت لے کر آیا ہے۔کہنے کو تو ہم میں کوئی فرق نہیں تھا لیکن پھر بھی تم ہر چیز میں آگے تھے"

ہمائل کے دل پر اس وقت کیا گزری ہو گی؟اس نے ایک لڑکی کی خاطر اپنے بھائی کو اس قدر تکلیف پہنچادی۔حسد میں؟کہ اسے سب کچھ ملا جو اس نے چاہا؟اس بھائی سے حسد کی وجہ سے جو اس پر جان چھڑکتا تھا۔

"اب تم فوجی افسر بن کر سارے علاقے کی شان بن جاؤ گے اور میں؟میں کون ہوں؟کچھ بھی نہیں۔تم سے تو میری یہ خوشی بھی نہیں دیکھی گئی"

وہ چپ چاپ اس کی نفرت کی حد کو دیکھتا رہا تھا۔اس کے چہرے کی وہ بے بسی اس کا سانس روکنے لگی تھی۔

"میں نے اپنا راز تمہیں بتایا اور تم نے اسے ہی اپنے جال میں پھنسالیا؟"

"میں نے جان بوجھ کر ایسا کچھ نہیں کیا"

وہ لڑکھڑاتی آواز میں بس اتنا بولا تھا۔

"کاش...تم میرے بھائی نہ ہوتے"

www.novelsclubb.com

اس نے کس کس طرح سے ہمائل کو تکلیف نہیں پہنچائی تھی۔

"کاش میں اس دنیا میں اکیلا آتا۔ تم میرے ساتھ ہر چیز کے شراکت دار نہ ہوتے۔ کیوں ہو تم میری زندگی میں؟ کیوں؟"

"آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا..."

"میری وجہ سے تم باقی گھر والوں سے بھی رشتہ ختم کر دو گے؟"

اس نے بھری ہوئی آواز میں بس اتنا ہی کہا تھا۔

"ان کو میری کوئی ضرورت نہیں۔ تم جو ہو ان کے پاس۔ میرا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ بلکہ میرے جانے سے سب بہت خوش ہو جائیں گے"

اس نے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ موڑا تھا۔

"تم ہم سب کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔"

www.novelsclubb.com

"میرے پیچھے آنے کی یا مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں تم میرے کیا لگتے ہو۔"

"رک جاؤ شامل مت جاؤ...خدا کے لیے ایسا مت کرو۔"

وہ گھر سے باہر نکل رہا تھا اور ہمائل اس کے پیچھے پیچھے منتیں کرتا رہا تھا۔

"مت جاؤ...تم سب رشتوں کر کھو کر بہت پچھتاؤ گے۔"

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔اپنی سب سے قیمتی چیز،اپنا بھائی تو وہ کھو چکا تھا۔

"تم سے شدید نفرت کرتا ہوں۔سنا تم نے نفرت۔تم نے میرا سب کچھ چھین لیا۔کاش تم میرے بھائی نہ ہوتے۔تم ہمیشہ سے میرا سب کچھ چھین لیتے ہو۔پر آج تم نے میری زندگی چھین لی"

زندگی تو آج اس سے چھنی تھی۔اس کی زندگی کوئی عورت نہیں۔اس کا بھائی تھا۔ہمائل اس کی زندگی تھا۔

"مت جاؤ پلیز۔ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔ تمہاری نفرت مجھے مار ڈالے گی شامل"

وہ تصویر کو لبوں سے لگا کر بچوں کی طرح رو دیا۔

وہ گاڑی میں سوار ہو رہا تھا ہمائل نے اس کے بازو سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کی تھی۔ کاش وہ یہاں ہوتا تو اسے جانے سے روک لیتا۔ اسے اپنے سینے سے لگا کر جانے سے روک لیتا۔ اس کا بس چلتا تو اسے موت سے بچا لیتا مگر یہ تو کسی انسان کے اختیار میں تھا ہی نہیں۔

کاش جب اس نے حقارت سے ہمائل کا ہاتھ جھٹکا تھا اسے پتا ہوتا کہ وہ اس کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھ پائے گا تو وہ اس کے گلے لگ جاتا۔ اس سے معافی مانگ لیتا۔ وقت روک لیتا۔

www.novelsclubb.com

"مر گئے تم میرے لیے اور وہ بھی جس کے ساتھ مل کر مجھے بے وقوف بنایا تم نے۔"

آخری جملہ اس نے یہی کہا تھا۔

اسے لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گا۔

اس کی گاڑی جب چلی تو اجڑی ہوئی حالت میں کھڑے ہمائل پر اس نے آخری نگاہ ڈالی تھی۔ یہ جانے بغیر وہ اس کو آخری بار دیکھ رہا ہے۔ کاش وہ گاڑی روک دیتا۔ کاش وہ بھاگ کر اس کے گلے لگ جاتا اور اسے بتا سکتا کہ اسے دملہ سے زیادہ اس سے پیار ہے۔ کاش وہ اس سے کہہ سکتا کہ وہ چاہے تو اس کے حصے کی ساری خوشیاں رکھ لے بس ایک دفعہ اسے گلے لگا لے۔

"ہمائل..."

وہ پوری قوت سے چلایا تھا۔

اس کی آواز کمرے سے باہر تک گئی تھی۔ آغا جان اور سب بھاگ کر کمرے میں پہنچے۔

"یہ میں نے کیا کر دیا؟ یہ کیا کر دیا میں نے؟"

وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

"میرا بچہ... شامل۔"

بی جان نے اسے گلے لگایا۔

"میں کیا کروں؟اسے واپس بلاؤ... کوئی تو واپس بلاؤ۔بی جان آپ اسے بولیں وہ واپس آئے۔اسے کہیں مجھے معاف کر دے۔وہ آپ کی ہر بات مانتا ہے نا"

وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔اس کا زخم تو تازہ تھا۔اسے صبر کی تلقین کرنا بے کار تھی۔

"اس نے یہ کیا کر دیا؟...یہ کیا کر دیا اس نے؟"

اس کی آواز سارے گھر میں گونج رہی تھی۔سب ہونٹ بھینچے ہوئے تھے مگر آنسو رواں تھے۔شامل کے الفاظ نے وہ مناظر پھر سے تازہ کر دیے تھے۔

"ہمائل...یہ تم نے کیا کیا؟ایسا بھی کوئی کرتا ہے؟اتنی بڑی سزا؟آغا جان؟میں؟میں کیوں نہیں مرا؟میں کیوں زندہ ہوں؟"

وہ بی جان سے سنبھل نہیں رہا تھا۔آغا جان اس کے پاس آئے تھے اور اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"حوصلہ کرو بچے... جانتا ہوں بہت بہت مشکل ہے مگر اللہ کی مرضی کے آگے انسان بے بس ہوتا ہے"

کوئی تسلی، کوئی بات اس کے دل کو سکون نہیں پہنچا سکتی تھی۔

"کس کو قصوروار ٹھہراؤں آغا جان؟"

وہ ان سے دور ہوا۔

"اس کی جگہ میں کیوں نہیں مرا؟ مجھے مرنا چاہیئے تھا۔ کاش اس پر لگنے والے زخم میں خود پر لے لیتا۔ مجھے کیوں نہیں پتا چلا آغا جان..."

وہ ہذیانی میں بولتا جا رہا تھا۔

"میرا بچہ۔ میرا پیارا بچہ... حوصلہ کرو۔ شامل۔ میری جان۔"

وہ اس کا چہرہ تھپتھپا کر اسے حواسوں میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہم تو ایک جان کے دو ٹکڑے تھے نا؟ پھر مجھے کیسے پتا نہیں چلا کہ میری جان کا وہ حصہ مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الگ ہو چکا ہے؟"

وہ بلکل حواس باختہ سا ہو رہا تھا۔

"شامل...ادھر دیکھو...میری طرف دیکھو"

انہوں نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیا۔

"حوصلہ کرو میری جان...ایسے نہیں کرتے اسے تکلیف پہنچے گی"

وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتا ان سے دور ہوتا چلا گیا۔

"مجھے بھی مار ڈالیں...مجھے مار دیں یا اس کو واپس لے کر آئیں۔اس کو بولیں نا...اسے بولیں واپس آجائے۔ایک دفعہ واپس آجائے میں کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔میں اسے کبھی دکھ نہیں پہنچاؤں گا۔آغا جان اسے لے کر آئیں"

ارباز نے اس کے پیچھے سے ہو کر اسے اپنے حصار میں لیا۔

"چپ...بس...بس کرو شامل۔چپ..."

اس کا سر نرمی سے بچوں کی طرح تھپتھپاتے ہوئے وہ اسے سکون میں لانے کی کوشش کر رہا تھا مگر آنسو اپنے بھی جاری تھے۔

"میرا سانس بند ہو جائے گا۔میرا دل پھٹ جائے گا۔اسے کہو ایک دفعہ گلے لگا جائے۔اسے واپس لاؤ کوئی۔اسے واپس لاؤ"

وہ جیسے بچوں کی طرح روتے روتے نڈھال ہو چکا تھا۔

"شامل...بس کرو...مینہ...فرویٰ"

"چاچو کے لیے پانی لاؤ..."

اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے گلباز اور ارباز نے کہا۔

بچے اس کی اچانک ایسی حالت دیکھ کر پریشان ہو چکے تھے۔

"ہمائل..."

www.novelsclubb.com

"شامل بس..."

دونوں بھائیوں نے اسے اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا مگر اسے تسلی نہیں دے پا رہے تھے۔

اس نے ہمائل سے حسد کیا تھا وہ مانتا تھا۔اپنے ہی آئیڈینٹیکل ٹوئن سے جلن رکھی، دشمنی رکھی وہ یہ بھی مانتا تھا مگر اس نے ایسا کب چاہا تھا کہ اس کا بھائی اس سے چھن جائے۔

وہ تو اس سے خوب سارا لڑنا چاہتا تھا۔دل کی بھڑاس نکال کر سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔مگر ہمائل نے یہ کیا کر دیا تھا۔

کیا وہ اس سے اتنا ناراض تھا کہ ہمیشہ کے لیے اسے اکیلا چھوڑ کر، اپنی واحد نشانی کو بھی ساتھ لے کر چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں اسے یہی لگا تھا۔گھر والوں نے اسے یہی کہا تھا کہ ہمائل کی کوئی اولاد نہیں کیونکہ دملہ کا مس کیرج ہو گیا تھا اور وہ اب دوسری شادی کر کہ اپنی زندگی جی رہی ہے۔وہ سب جانتے تھے کہ اگر اسے "سچ" پتا چلا تو وہ ہمائل سے بے وفائی کی سزا کے طور پر اسے ڈھونڈ کر نقصان پہنچا

دے گا اور خود مصیبت میں پڑ جائے گا۔ مگر اس بات نے اسے وہ جھٹکا دیا تھا جس سے وہ آنے والے کئی دنوں تک سنبھل نہ سکا۔

وہ خود کو نیم پاگل سا محسوس کر رہا تھا کہ میر اور یلماز کے ان خطوط کو بھول ہی گیا تھا۔ ہمائل کے کمرے میں فرش پر کئی کئی گھنٹے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا رہتا تھا۔ نہ کھانے پینے کا ہوش تھا نہ باقی گھر والوں کا۔

"م...مجھے اس کے پاس لے چلیں"

گلباز اسے کھانے پر بلانے آیا جب وہ جھیل کے پاس بیٹھا ہوا گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے اکیلا بیٹھا تھا۔ شام کا وقت ہو چکا تھا اور وہ کئی گھنٹوں سے یہاں ہی تھا۔

"کھانا کھا لو کل چلیں گے۔"

اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب تو اب آگے بڑھ چکے تھے مگر شامل کی زندگی رک گئی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ اب کبھی بھی مسکرا نہیں سکے گا۔یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا جسم دو حصوں میں کٹ گیا ہو اور ایک حصہ ہمیشہ کے لیے الگ ہو گیا ہو۔اس کی تکلیف اور کوئی بھی سمجھ نہیں سکتا تھا۔

"آپ لوگ کیسے اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ گئے؟..."

گلباز مڑتے مڑتے رکا۔

"چھ سال ہو چکے ہیں شامل۔ہم اس فیز سے گزر کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ایسا نہیں کہ وہ ہمیں بھول گیا ہے۔ہماری جان تھا وہ..."

اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

"تمہارے لئے یہ دکھ تازہ ہے۔آہستہ آہستہ سنبھل جاؤ گے"

وہ ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔سب اس کی ذہنی حالت پر بہت پریشان تھے۔

"میری روح کا آدھا حصہ کٹ گیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں سنبھل جاؤں گا؟"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا مگر آنکھیں نم تھیں۔

"جسم پر لگے زخم بھر جاتے ہیں لالہ۔روح چھلنی ہو جائے تو ساری زندگی کا روگ لگ جاتا ہے۔"

پتھر اٹھا کر جھیل میں پھینکتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

"آپ کو پتا ہے آپ لوگوں کے ساتھ تو رشتہ پیدا ہونے کے بعد بنا تھا نا؟ آپ سب سے تعارف بعد میں ہوا تھا۔وہ تو تب سے میرے ساتھ تھا جب ہم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔بی جان بتاتی ہیں کہ جب ہم پیدا ہونے والے تھے تو ڈاکٹر نے ان کو بتایا تھا ہم نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے"

www.novelsclubb.com

وہ پاگلوں کی طرح ہنسا تھا۔

"شامل..."

گلباز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"پیدا ہونے سے بھی پہلے ہاتھ پکڑ کر رکھنے والا میرا بھائی ہاتھ چھڑوا کر چلا گیا۔ گلے لگائے بغیر چلا گیا۔ بغیر کسی شکوے کے، بغیر شکایت کیے"

"شامل اٹھو پلیز... کھانا کھالو صبح سے بھوکے ہو"

"مر چکے شخص کو بھوک نہیں لگتی"

"میری بات سنو"

اس نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے جھنجھوڑا۔

"تم مرے نہیں ہو۔ تم زندہ ہو۔ سمجھ آئی۔ ہمائل چلا گیا لیکن ہم تمہیں نہیں کھونا چاہتے۔ ہمارے لیے اب تم ہی ہمائل ہو۔ بی جان کو مزید تنگ مت کرو۔ انہوں نے بہت کچھ کھویا ہے۔ ان سے اب دوبارہ ان کے بیٹے کو مت چھینو۔ خدا کا واسطہ ہے۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کو میں زندہ لگ رہا ہوں؟"

گلباز کے کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"مجھے اس کے پاس لے چلیں ورنہ میں یہاں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں گا"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"ابھی اٹھو۔ صبح صبح نکل جائیں گے ٹھیک ہے؟"

وہ جواب دیے بغیر جھیل کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"یہاں ہم بیٹھ کر نائٹ شرارتوں کے پلانز بنایا کرتے تھے"

وہ ہنسا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شامل گھر چلو..."

اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔

"مجھے کہتا تھا وہ آخری سانس تک میرے ساتھ رہے گا۔اب تو میں اکیلا مروں گا نا۔اس نے وعدہ توڑ دیا۔حساب تو لوں گا نا۔"

"شامل خدا کے لیے..."

گلباز کے گلے میں آنسوؤں کا گولا سا پھنسا تھا۔

"لالہ آپ جائیں میں آجاؤں گا۔اس گھر میں میرا سانس بند ہونے لگتا ہے"

گلباز کے پاس کچھ کہنے کو بچا ہی نہیں تھا۔اسے لگا وہ کچھ دیر اور اس کی باتیں سنتا رہا تو اس کا دل پھٹ جائے گا۔

مرے مرے قدم اٹھاتا، آنکھوں میں آنسو لیے وہ گھر کی جانب چل دیا تھا۔

اس کی طبیعت تھوڑی سنبھلی تو اسے آغا جان نے دونوں بڑے بیٹوں کے ساتھ لاہور بھیج دیا تھا۔وہاں پہنچتے ہی وہ سب سے پہلے قبرستان گیا تھا۔جانا تو وہ اکیلا چاہتا تھا مگر دونوں بھائی اسے اکیلا چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتے تھے۔

قبر پر لکھے کتبے نے اس کی جان نکال لی تھی۔

"ہمائل فاروق خان"

وہ وہاں گھٹنوں کے بل گر کر بلک بلک کر رو یا تھا۔

"مجھے کیا پتا تھا میں تجھے ایسے ملوں گا یار... ہمائل اٹھ نا... دیکھ میں واپس آ گیا ہوں۔ مجھے مار ، مجھ سے لڑ جھگڑ بس بات کر مجھ سے... میر..."

وہ مٹھیاں بنا بنا کر زمین پر مار رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ اسے اٹھا کر گلے لگا لے۔

"میں کہاں ڈھونڈوں گا تمہیں؟... ان سب کو تو مجھ میں تو نظر آتا ہے۔ یہ سب لوگ مجھے ہمائل کہہ کر اپنے دلوں کی تسلی کر لیں گے۔ میں کیا کروں گا؟ میں کس کو گلے لگاؤں گا؟"

"شامل... بس کرو خدا کے لیے"

دونوں بھائی بھی رو رہے تھے کیونکہ اس کے دردناک الفاظ بار بار ان کو وہ قیامت خیز مناظر یاد کرواتے تھے۔

"اٹھ جا یار... بس کر دے۔ میری بس ہو گئی ہے۔ مجھ سے لڑتے جھگڑتے لیکن یہ سزا نہ دیتے۔ کچھ کہہ کر تو جانا تھا نا۔ کہاں چلے ہو پتا تو بتا کر جانا تھا نا؟ میں کہاں ڈھونڈوں تمہیں"

وہ قبر سے بچوں کی طرح لپٹ گیا۔

"ہمائل... میری جان نکل جائے گی۔ایک دفعہ گلے لگا جاؤ نا۔صرف ایک دفعہ۔"

وہ کتبے پر لکھا ہوا نام بار بار چوم رہا تھا۔

"ہمائل اٹھ نا یار...اتنا ضدی تو...تو کبھی نہیں تھا۔ایسے نہیں کرتے۔"

دونوں نے اسے زبردستی اسے قبر سے الگ کیا تھا کیونکہ انہیں لگ رہا تھا اگر وہ مزید کچھ دیر یہاں ایسے رکا تو واقعی اس کا دم نکل جائے گا۔

وہ اسے زبردستی گھر لے آئے تھے۔

اسی رات اسے وہ خواب میں نظر آیا تھا۔خفا خفا اور زخمی۔اس نے اسے گلے نہیں لگایا تھا۔

"تم نے بھی مجھے لاوارث چھوڑ دیا شامل"

"نہیں...میں نے نہیں چھوڑا تمہیں۔واپس آجاؤ...ہمائل"

وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا۔وہ جنگل بیابان سا تھا۔

"تم سب نے مجھے تکلیف دی ہے۔میں تو سب سے پیار کرتا تھا نا؟تو پھر میرے ساتھ سب نے ایسا کیوں کیا؟"

"رک جاؤ پلیز..."

وہ اسے گلے لگانا چاہتا تھا مگر یک دم اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔

ہمائل اس سے ناراض تھا،ان سب سے ناراض تھا۔اس خواب نے اس کو مزید بے سکون کر دیا تھا۔

وہ لاہور والے گھر کے لان میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا جب اسے غازی کی کال آئی تھی۔اب یک دم اسے وہ خطوط یاد آ گئے تھے جو اسے یہاں واپس لانے کا سبب بنے۔

اس کی کشمکش مزید بڑھ گئی تھی کہ اگر دلہ کا مس کیرج ہوا تھا تو وہ خط کس کے تھے؟

اولمیر ہمائل خان...

یہ نام اس کے دماغ میں بار بار چل رہا تھا۔اس نے فوراً اس کی کال اٹھالی۔

"خوشی ہوئی یہ جان کر کہ تم گھر پہنچ گئے ہو..."

وہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں تھا۔

"میں کچھ دن رکا رہا تاکہ تم اس صدمے سے سنبھل سکو۔"

چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

"میں نہیں جانتا گھر والوں نے تمہیں کیا کیا سنایا ہے لیکن میں چاہوں گا تم ایک دفعہ دملہ سے اور بچوں سے مل لو"

"دملہ کا مس کیرج ہوا تھا۔اب وہ دوسری شادی کر چکی ہے۔ہمائل کی کوئی اولاد نہیں"

اس نے آہستہ سے کہا تو غازی کو جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

"دملہ نے شادی نہیں کی اور..."

www.novelsclubb.com

"میں کسی دملہ کے بارے میں نہیں جاننا چاہتا۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کہاں ہے یا کس کے ساتھ ہے۔سب لوگ بھاڑ میں جائیں۔کیا میرا بھائی واپس مل سکتا ہے؟تم اسے واپس لا سکتے ہو؟"

غازیان خاموش ہوا۔

"تمہارے گھر والوں نے تم سے جھوٹ کہا ہے۔دملہ نے نہ تو شادی کی ہے اور نہ ہی اس کا مس کیرج ہوا تھا۔تمہارے ہر درد کا علاج،ہر بے سکونی کا مرہم اس وقت دنیا میں اگر کسی کے پاس موجود ہے تو وہ دملہ ہے"

وہ سمجھ نہ سکا۔

"کیا مطلب؟"

"ہمائل کا بیٹا...اولمیر اور شاید یلماز بھی"

اس وقت اسے وثوق سے نہیں پتا تھا کہ یلماز ہمائل اور دملہ کا ہی بیٹا ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

یک دم سیدھا ہوا۔

"ہاں تو وہ اور کس کے لیٹرز تھے؟ نام نہیں پڑھا تم نے؟ شامل ان کو تمہاری ضرورت ہے۔ میں سب کچھ تمہیں فون پر نہیں بتا سکتا۔ ایڈریس بھیج رہا ہوں۔ خود جاؤ اور کسی کو بھی مت بتانا۔ تمہارے گھر والے ان معصوم بچوں اور دلمہ کی جان کے دشمن بن چکے ہیں۔ دوسری طرف کی کہانی جا کر دلمہ سے سنو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہمائل تمہیں دوبارہ ملے تو اسے میر میں تلاش کرو۔"

وہ معنی خیز سی بات اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی مگر اس کی ایک بات ہوش اڑا دینے والی تھی کہ ہمائل کا بیٹا زندہ تھا۔ اس کے دماغ میں بہت سارے سوالات نے جنم لیا تھا۔ اسے ان سب کے جواب چاہئے تھے۔

www.novelsclubb.com

غازی کا بھیجا ایڈریس کراچی کا تھا۔لاہور سے کراچی وہ جلدی سے جلدی پہنچنا تو ہوائی جہاز سے ہی ممکن تھا۔گلباز اور ارباز کو بتائے بغیر اس نے ٹکٹ کروائی، کچھ کپڑے لئے اور کراچی کے لئے روانہ ہو گیا۔

ایک پرانے دوست سے کہہ کر اس نے ہوٹل بک کروایا تھا۔بھائیوں کی کئی بار کالز آنے پر اس نے جھوٹ بولا تھا کہ وہ نوکری تلاش کر رہا ہے۔اسے تھوڑا ہشاش بشاش بات کرتے دیکھ کر ان کو تسلی ہوئی کہ وہ سنبھل رہا ہے۔مگر پھر بھی اسے بار بار کال کر کہ اس کا حال چال پوچھتے رہے تھے۔اسے کافی دیر تلاش کرنے کے بعد بھی وہ ایڈریس نہیں مل رہا تھا۔شاید ذہنی طور پر وہ بہت اپ سیٹ تھا اسی لئے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی۔وہ اسی کیفیت میں مسجد میں پہنچا تو اسے اس کی زندگی لوٹا دی گئی۔میر کا ایک دفعہ گلے لگنا جیسے اسے دوبارہ زندہ کر گیا تھا۔

سب کچھ دہراتے ہوئے اس کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی تھیں۔رات کو وہ اور غازیان بچوں کے سونے کے بعد وہاں سے آ گئے تھے۔راستے میں غازیان اسے اب ساری کہانی سنا چکا تھا کہ ہمائل نے اسمارہ سے شادی اسی کے لیے کی تھی تاکہ وہ اپنی محبت حاصل کر سکے۔وہ اس کے

راستے سے ہٹنا چاہتا تھا۔اپنی محبت کی قربانی دے کر اس نے اس کے لیے راستہ چھوڑا تھا حالانکہ اسے دملہ سے محبت تھی۔یہ سن کر شامل کو اپنا آپ مزید چھوٹا محسوس ہونے لگا۔دملہ سے شادی کی وجہ،اس کے ماضی کی وہ غلطی سب کچھ بتا چکا تھا کیونکہ اب ہمائل زندہ نہیں تھا جو اس کی غیرت پر حرف آتا۔اب صورت حال ایسی تھی کہ شامل کو سب کچھ معلوم ہونا ضروری تھا۔وہ بہت رویا تھا۔اس نے اپنے بھائی کو اتنے سال اپنی جدائی کی سزا اس جرم میں دی تھی جو دراصل کوئی جرم تھا ہی نہیں۔اب وہ مرنے کی دعا بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کو زندہ رہنا تھا۔ان بچوں کے لیے زندہ رہنا تھا۔

صبح صبح غازیان کی کال پر وہ چونکا۔

www.novelsclubb.com

"خیریت؟"

وہ اتنی صبح صبح کال دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

"یار دملہ کی کال آئی تھی۔میر نے رو رو کر برا حال کر رکھا ہے۔اس کے پاس تمہارا نمبر نہیں تھا تو میں نے بھیج دیا۔اس نے تمہیں کالز کیں لیکن تم نے اٹھایا ہی نہیں۔جاؤ اس کے پاس اسے تسلی دو"

وہ یک دم اٹھ بیٹھا۔

"رو کیوں رہا ہے؟"

"اسے لگ رہا ہے تم اسے چھوڑ کر چلے گئے ہو"

کرب اس کی رگ رگ میں گھلنے لگا۔

"اچھا میں اسے کال کرتا ہوں"

غازیان کا فون بند کرتے ہی اس نے ان نون نمبر پر کال کی جس سے کچھ دیر پہلے اسے انگنت کالز آئیں تھیں۔اس نے اجنبی سمجھ کر نظر انداز کیا تھا مگر اب وہ جان چکا تھا وہ دملہ کا ہی نمبر ہے۔

"ہیلو..."

اسے رونے کی آواز آرہی تھی۔

"میر...لو بات کرو"

"ہیلو"

اس کی روتی سسکتی ہوئی آواز اسے سنائی دی تو اس کا دل زخمی سا ہوا۔وہ اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"بابا..."

"بابا کی جان...کیا ہو گیا؟اتنا کیوں رو رہے ہو؟"

"آپ چلے گئے۔آپ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بچے۔میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں گیا۔اچھا رونا بند کرو میں ابھی آرہا ہوں اپنے شہزادے کے پاس اوکے۔میرا بچہ بس رونا بند کرے۔"

خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے اسے تسلی دی۔

"پرامس؟..."

"ہاں پرامس بچے...میں ابھی آرہا ہوں۔بس آپ رونا بند کرو ماما پریشان ہو رہی ہوں گی"

"جلدی آئیں"

اس نے فون بند کیا اور فوراً سے پہلے چابیاں اٹھا کر اس کے پاس پہنچنے کے لیے تیار ہو گیا۔دوست سے کچھ دن کے لئے گاڑی ادھار لی ہوئی تھی سو وہ بہت جلد اس گھر کے دروازے پر موجود تھا جہاں اس کا جہان آباد تھا۔

دملہ نے دروازہ کھولا تو وہ بھی عجلت میں گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔اس کی نظریں میر کی متلاشی تھیں جب وہ وہ اسے پکارتا ہوا اس سے لپٹ گیا تھا۔

"بابا..."

وہ ابھی بھی سسکیوں سے رو رہا تھا۔

"بیٹا...میرو..."

اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس نے اسے پیار کیا۔

"آپ چلے گئے تھے آپ نے پرامس توڑا"

"نہیں بیٹا میں کہیں نہیں گیا تھا۔"

اس کے آنسو پوچھتے ہوئے اس نے اس کو تسلی دی۔اس کا معصوم سا دل بے اعتبار اور دکھی ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے ساتھ ہوں دیکھو۔"

وہ پھر سے اس کے گلے لگ گیا جیسے اسے یقین نہ ہو کہ وہ وہاں سے جائے گا نہیں۔

"میرا بچہ...ایسے نہیں روتے۔آپ نے سب کو پریشان کر دیا ہے وہ دیکھو ماما پریشان کھڑی ہیں۔یلماز بھی پریشان ہے"

یلماز دلمہ کا ہاتھ پکڑے میر کو فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔

"اچھا رونا بند کرو...میرا بے بی بوائے تو بہت بہادر ہے نا؟"

"نو...میں بے بی بوائے نہیں ہوں"

وہ رونا بھول کر وہ اس کی تصحیح کرنے لگا تو اسے اس پر ہنسی بھی آئی اور بے اختیار پیار بھی۔

"تو پھر آپ کیا ہو؟"

"سوپر مین"

وہ ہنسا۔

"اوکے بے بی سوپر مین۔چلو اب مجھے بھوک لگی ہے ناشتہ کر لیتے ہیں"

اس نے ایک نظر دلمہ پر ڈالی جو اب میر کو خوش دیکھ کر کافی مطمئن لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یلماز...جاؤ۔چاچو...میرا مطلب ہے"

وہ کچھ دیر رکی۔

"بابا کے ساتھ بیٹھو میں ناشتہ لگاتی ہوں"

دائیں بازو میں میر تھا۔اس نے بایاں بازو آگے کیا تاکہ یلماز کو گلے لگا سکے مگر وہ جھجھک رہا تھا، تھوڑا ڈر بھی رہا تھا۔

"بیٹا جاؤ نا..."

اس نے نفی میں سر ہلایا تو شامل کو بہت تکلیف پہنچی۔دل چاہ رہا تھا اس اسد کے ٹکڑے کر دے جسے اس کی فیملی سمیت وہ رات کو ہی اس کے گھر پہنچا آیا تھا۔مقصد صرف اسے ڈرانا تھا۔اس کا بیٹا غازیان نے اپنے کسی جاننے والے کے ہاں ٹھہرایا ہوا تھا۔ہاں یہ سب غلط تھا مگر اس کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔ایک چیز اس نے سچ کہی تھی کہ وہ ہمائل نہیں جو صحیح اور غلط کو بخوبی سمجھتا یا اتنے بڑے ظرف کا اظہار کرتا۔اس کے جگر کے ٹکڑے کو اتنے سال ٹارچر کرنے والے کی سزا چند دن اولاد سے دوری تو دی ہی جا سکتی تھی۔

"اچھا... بابا مت بولو سمجھو میں آپ کا فرینڈ ہوں۔ مجھ سے دوستی کر لو میں بہت اچھا فرینڈ بنوں گا"

وہ فوراً اس پر رشتوں کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ کتنی تکلیف دہ بات تھی کہ ان بے ضمیروں نے اسے باپ کے رشتے سے ہی خفا کر دیا تھا۔

"ادھر آؤ نا مازی..."

وہ ہچکچاتا ہوا اس کے پاس آیا تو اس نے دونوں کو خود میں بھینچا۔

"میرے شہزادے..."

اس نے دونوں کو باری باری پیار کیا۔

"فرینڈ آپ باتیں نہیں کرتے کیا؟"

"بابا یہ صرف ماما سے باتیں کرتا ہے۔ مجھ سے بھی تھوڑی تھوڑی کر لیتا ہے"

"کوئی بات نہیں ہم سکھا لیں گے۔ کیوں مازی؟..."

www.novelsclubb.com

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"اچھا جب تک ناشتہ بن رہا ہے ہم کچھ کھیل لیتے ہیں۔کیسا؟"

میرا اچھل پڑا۔

"ہاں جلدی آئیں میں آپ کو اپنے سارے ٹوائز دکھاتا ہوں"

وہ کمرے کی جانب بھاگا تو یلماز بھی اس کی گود سے اترنے لگا۔

"بیٹار کو"

اس نے اسے روکا اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ میری جان ہو..."

اسکی گال پر اس نے پیار کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو کبھی ہرٹ نہیں کروں گا نہ ہی کسی کو کرنے دوں گا۔پرامس"

اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتا ہوا وہ اسے یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اب وہ محفوظ ہے۔ کوئی بھی اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

"وہ گندے والے بابا"

"وہ آپ کے بابا نہیں ہیں بیٹا...وہ ایک گندے کڈنیپر ہیں جنہوں نے آپ کو ہم سے چھین لیا تھا"

وہ کچھ دیر سوچنے لگا۔

"آپ کو پتا ہے آپ کے رئیل بابا کا کیا نام ہے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کے بابا کا نام ہے ہمائل خان۔اس لیے آپ کا نام یلماز اسد نہیں یلماز ہمائل خان ہے اور آپ کے رئیل بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ ہم سب آپ سے بہت بہت بہت بہت زیادہ پیار کرتے ہیں میری جان"

www.novelsclubb.com

یلماز نے ایک سوالیہ نظر دملہ پر ڈالی تو اس نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"تو جب وہ گندے کڈنیپر مجھے مارتے تھے تو آپ کہاں تھے؟"

اس کے ایک جملے نے اس کی ساری طاقت ختم کر دی تھی۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے کو گرنے والا تھا مگر سنبھل گیا۔

"یلماز بچے جاؤ میر کے ساتھ کھیلو"

وہ ماں کی بات سنتے ہوئے میر کے پیچھے چلا گیا۔

"میں شاید ساری زندگی ان کے اس طرح کے سوالات کا جواب نہ دے پاؤں"

وہ سر جھکائے بولا تھا۔

"تمہارا یہی احسان کافی ہے کہ تم نے میرے بچے کو مجھ سے ملوا دیا۔ تم سے کوئی شکایت نہیں۔"

وہ مروتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی تھی۔

"احسان؟"

وہ ہنسا۔

"ناجانے مجھ پر ان کے کون کون سے قرض ہیں۔احسان تو انہوں نے کیا ہے۔اگر یہ دونوں مجھے نہ ملتے تو ابھی میں ناجانے کیا کر کر چکا ہوتا۔یہ میری زندگی ہیں۔"

وہ مسکرائی۔

"ہاں جن کی زندگیوں کو تمہارے گھر والے ختم کر دینا چاہتے ہیں"

وہ کہہ کر مڑ گئی۔اس کا شکوہ بجا تھا۔بس ایک دفعہ کیس ختم ہونے کی دیر تھی۔اس نے سوچا ہوا تھا وہ باقی سب چیزیں بھی ٹھیک کرے گا۔اس کی زندگی کا اب بس ایک ہی مقصد تھا ہمائل کی تکلیف کو کم کرنا۔اسے سمجھ آچکی تھی وہ سب سے کیوں خفا ہے۔

اس نے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے بعد ناشتہ کیا اور ان کو باہر گھمانے لے گیا۔ دلمہ سے اس نے سرسری سا پوچھا تھا اور اس نے جانے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ پہلے ہی اس کے متعلق بہت غلط باتیں پھیل چکی تھیں۔ شامل کے ساتھ جا کر وہ لوگوں کو مزید موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔ ویسے بھی وہ اس سے اجتناب برتتی تھی کیونکہ اس کا چہرہ اسے بار بار اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کرتا تھا۔ اس کا دل کسی ننھے بچے کی طرح اسے دیکھتے رہنے کی ضد کرتا تھا اور ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ وہ ہمائل نہیں ہے۔

سارا دن وہ ان کے ساتھ رہا، کھلونے دلوائے، آئیس کریم کھلائی، جھولوں پر لے کر گیا۔ جب رات کو اس کے واپس جانے کا وقت ہوا تو میر نے پھر سے ضد شروع کر دی۔ وہ اتنا رویا کہ نڈھال ہو گیا۔ اسے بابا کے ساتھ رہنا تھا۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ دوسروں کے بابا ان کے ساتھ رہتے ہیں تو ان کے بابا کیوں چلے جاتے ہیں۔ اس بات کا جواب نہ دلمہ کے پاس تھا نہ شامل کے پاس۔

www.novelsclubb.com

آخر وہ اس شرط پر مانا کہ بابا صبح صبح ناشتے سے پہلے اس کے پاس ہوں۔بھاری دل کے ساتھ شامل نے ان کو چھوڑا تھا ورنہ وہ بھی کبھی ایک لمحے کے لئے دونوں کو نظروں سے اوجھل نہ کرتا۔

وہ ہمائل سے رو کر کہہ رہا تھا کہ وہ کس کو لگا کر ہمائل سمجھے۔اسے دو دو ہمائل دے دیے گئے تھے۔اسے زندگی لوٹا دی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عدالت میں ان سب کا بیان باقی لوگوں سمیت دملہ کے لیے بھی بہت چونکا دینے والا تھا۔غازی اور شامل نے اسے سے کہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان دونوں نے سب کچھ ٹھیک کیسے کیا تھا۔شامل اس کاروائی کا حصہ تھا۔چونکہ وہ ہمائل کا آئیڈینٹیکل ٹوئن تھا سو اس کا ڈی این اے بچوں کے ڈی این اے سے ٹیسٹ کیا جا سکتا تھا۔اس کا بارہ سال پاکستان سے دور رہنا اس کیس میں دملہ کے لیے اہم پوائنٹ ثابت ہوا تھا کیونکہ مخالف

وکیل اس پر یہ بھی الزام لگا سکتا تھا کہ اس نے اپنے شوہر ہمائل خان کو اسی کے بھائی کے ساتھ دھوکہ دیا یعنی بچے ہیں ہی شامل کے۔اس الزام کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ تقریبا بارہ سال سے یہاں تھا ہی نہیں۔دوسری بات شامل کا یہاں موجود ہونا ہی نعمت ثابت ہوا تھا۔ڈی این اے سے ثابت ہو جاتا کہ دلہ سچ کہہ رہی تھی۔

نیز اسد اور فہمیدہ کے لیے ہر راستہ بند ہو چکا تھا۔

"مسز دلہ احسن میری پیشنٹ تھی۔میں نے اس کی دو بار مدد کی۔اس کے گھر والوں نے ایک غلط فہمی کی وجہ سے اس کو گھر سے باہر نکال دیا تھا۔اس وقت میرے دل میں کوئی چور نہیں تھا۔میں نے اپنی بیٹی سمجھ کر اس کی مدد کی اور اسے اس کے سسرال والوں کے پاس بحفاظت پہنچایا۔قدرتی طور پر میری ڈیوٹی بھی سوات میں لگی جہاں اس کا سسرال تھا۔میری اپنی بیٹی کی اولاد نہیں تھی اور اسد کے گھر والے اسے دوسری شادی کے لیے فورس کر رہے تھے۔ہم نے مل کر جھوٹ بولا کہ عشاماں بننے والی ہے۔اس کے لئے ہم نے ایک غریب عورت سے ڈیل کر رکھی تھی جو اپنا بچہ ہمیں پیسوں کے عوض دینے کو تیار تھی۔پھر پتا نہیں کیا

www.novelsclubb.com

ہوا۔اس کا اپنے سسرال والوں سے کوئی مسئلہ ہو گیا اور اس نے پھر سے مجھے مدد کے لیے بلوایا۔اس کے ہاں جڑواں بچے پیدا ہوئے لیکن خدا کی کرنی جس عورت کا بچہ ہم نے لینا تھا اس ماں اور بچے دونوں کی ڈیتھ ہو گئی۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی تو میں نے دلمہ کا ایک بچہ...اپنی بیٹی کے لیے اس سے لے لیا اور اس سے کہا کہ اس کا بچہ مر گیا"

سب بے یقین تھے۔دلمہ نے یلماز کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا جو ان سب لوگوں کو وہاں پا کر بہت سہما ہوا تھا۔میر غازیان کے ساتھ باہر تھا۔وہ کاروائی کا حصہ نہیں تھا۔

"تو یعنی آپ اقرار کر رہی ہیں کہ آپ نے یلماز کو اغوا کیا تھا؟دلمہ احسن نے آپ کو اپنی مرضی سے نہیں دیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ رونے لگی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں میں گنہگار ہوں۔پھر جب مجھے پتا چلا کہ یلماز کا باپ اے ایس پی ہمائل خان ہے جس کی وجہ سے میری بہن اور ماں کو سزا ہوئی تھی تو میں یلماز سے نفرت کرنے لگی۔ہم نے مل کر اس بچے کے ساتھ بہت غلط کیا۔اس کے بعد عشاء کے ہاں دو بچے ہوئے تو یلماز کی اہمیت بلکل

ہی ختم ہو گئی مگر خاندان والوں کے سامنے اپنا راز رکھنے کی خاطر ہمارے لیے اسے ساتھ رکھنا مجبوری تھی۔ یہ گھر سے بھاگ گیا اور دملہ یعنی اپنی اصلی ماں کو مل گیا۔ ہمیں جب پتا چلا کہ وہ اپنی ماں کے پاس پہنچ گیا ہے تو ہم اسے واپس لے آئے مگر دملہ جب ہمارے گھر آئی تو اس نے مجھے دیکھ لیا۔ سب کچھ پتا چل گیا۔ پولیس کی کاروائی اور خاندان میں عزت رکھنے کے لیے ہم نے اس کے بارے میں وہ سب جھوٹ بولے تاکہ یہ یلماز سے دستبردار ہو جائے۔ اس کا شوہر تو اس کے ساتھ تھا نہیں جو اس کے کردار کی گواہی دیتا۔ اس کے سسرال والوں سے خراب تعلقات کا بھی مجھے علم تھا جس کا میں نے فائدہ اٹھایا"

وہ مزید کچھ نہ کہہ سکی۔ اس کا بیان ریکارڈ کیا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دینا بیٹا۔"

اس نے نظریں گھما لیں۔ اپنے بچے سے نفرت کرنے والے کسی شخص کو بھی وہ معاف نہیں کر سکتی تھی۔

اسد نے بھی بے بسی سے اپنے مظالم کا اعتراف کیا تھا۔ دلہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کچھ دن پہلے سڑکوں پر دھکے کھا رہی تھی اور آج بازی پلٹ گئی تھی۔

"تمام ثبوتوں اور ان سب کے اقرار کے بعد عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مدعی دلہ احسن نے اپنے بیٹے یلماز کو ایڈاپشن کے لیے نہیں دیا تھا۔ بچے کو اغوا کیا گیا تھا۔ اغوا کاری، غلط بیانی اور عدالت کو گمراہ کرنے، ایک بچے پر ذہنی اور جسمانی تشدد کرنے، اسے حبس بے جا میں رکھنے کے جرائم میں عدالت ان تینوں کو فوراً گرفتار کر کہ کاروائی کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور حکم دیتی ہے کہ دستاویزات میں اس بچے یلماز کی ماں کا نام دلہ احسن لکھ کر اور ولدیت میں اس کے حقیقی والد یعنی ہمائل فاروق خان کا نام تصحیح کر کہ لکھا جائے۔"

www.novelsclubb.com

آنسوؤں میں لپٹی بے یقین سی خوشی تھی۔ اس نے یلماز کو خود میں بھینچا۔ وہ اب اس کا تھا۔ کوئی اور اس کا دعویدار نہیں بن سکتا تھا۔

وہ صرف اور صرف اسکا تھا۔

"میرا بچہ..."

اسے بار بار چومتے ہوئے وہ اسے گلے لگا رہی تھی۔عدالت کی کاروائی ختم ہو چکی تھی اور وہ ڈھیروں سکون لیے عدالت کے کمرے سے باہر آئی تھی۔

"آپ کو مجھ سے اب کوئی نہیں چھین سکتا۔آپ ہمیشہ ماما کے ساتھ رہو گے۔"

شامل کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے جنہیں وہ بار بار چھپا رہا تھا۔کاش وہ یہاں ہوتا تو اس بات کی نوبت ہی نہ آنے دیتا۔وہ یلماز کو ان کے ہاتھ لگنے ہی نہ دیتا۔

"ماما...آپ میری رئیل ماما ہیں نا؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں میری جان۔اللہ نے آپ کو مجھے دیا تھا۔آپ میر کے ساتھ اس دنیا میں آئے تھے۔ماما بیمار ہو گئیں تھیں تو ان گندے کڈنیپرز نے آپ کو چھپا کر اپنے پاس رکھ لیا۔ہم نے آپ جو ڈھونڈا مگر آپ نہیں ملے۔"

اسے آسان لفظوں میں وہ سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

"تو اگر وہ مجھے دوبارہ لے گئے؟"

"آپ کو کوئی نہیں لے کر جائے گا۔ ہم ہیں نا آپ کے ساتھ میری جان"

شامل نے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے پیار کیا۔

"بابا آپ کے ساتھ ہیں"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں...آپ بابا نہیں ہیں۔ بابا گندے ہوتے ہیں"

اس نے دونوں کو کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ مجھے فرینڈ ہی بول لو ٹھیک ہے؟ اب خوش؟"

اس نے باری باری یلماز کے دونوں گالوں پر پیار کیا۔

"گھر چلیں؟ میرو آپ کا انتظار کر رہا ہے؟"

اس نے خوش ہو کر اثبات میں سر ہلایا۔

پولیس اہلکاروں کی حراست میں وہ تینوں ان کے پاس سے گزر رہے تھے۔عشا نے ان سے درخواست کی کہ تھوڑی دیر رک جائیں۔

یلماز ان کو وہاں رکتا دیکھ کر سہم کر شامل کے سینے میں چھپا۔

"کچھ نہیں ہوتا میری جان۔سب کچھ ٹھیک ہے"

اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں ہم نے آپ کے ساتھ بہت غلط کیا۔مگر میں نے اسے پانچ سال پالا ہے۔ہم سے جو بھی غلطیاں ہوئیں۔میں نے اس پر توجہ کم دی مگر میں نے خود کبھی اس پر ظلم نہیں کیے۔مجھے پیار تھا اس سے کیونکہ یہ میری زندگی میں تب آیا تھا جب میری گود خالی تھی"

دلمہ ہنسی۔اس کی مسکراہٹ میں تکلیف گھلی ہوئی تھی۔

"تم سگی ماں ہوتی تو اس بے غیرت شخص کے ہاتھ توڑ دیتی۔"

وہ لاجواب ہوئی تھی۔

"یلماز...اپنی ماما کو آخری دفعہ نہیں ملو گے؟"

اس نے اس کی جانب دیکھے بغیر نفی میں سر ہلایا۔

"ایک دفعہ دیکھو تو سہی۔میری طرف دیکھو نا بیٹا"

اس نے شامل کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اس نے مسکرا کر اسے پیار کیا جو اس بات کی تصدیق تھی کہ وہ محفوظ ہے۔

یلماز نے عشا کی جانب خفا خفا نظروں سے دیکھا۔

"میں آپ کو ایک دفعہ پیار کر لوں؟ پھر آپ نے کون سا مجھے ملنا ہے؟"

اس نے اب دلمہ کی جانب دیکھا۔

"یہ ڈراما کس لیے؟"

شامل نے حقارت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ڈرما نہیں کر رہی۔ میں نے بے شک اسے جنم نہ دیا ہو لیکن میں اس کی..."

"ماں نہیں ہیں آپ اس کی"

شامل نے اس کی بات کاٹی۔

"میرا بس چلتا تو میں..."

"شامل..."

دملہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"آخری بار...اس کے بعد میں اپنے بچے پر تم سب کا سایہ بھی برداشت نہیں کروں گی"

نم آنکھوں کے ساتھ اس نے یلماز کو پیار کیا۔

"آپ نے میری اور میرے بچوں کی دو دفعہ جان بچائی تھی ڈاکٹر فہمیدہ۔اس لیے آپ کے لیے اور آپ کی بیٹی کے لئے میں معافی نامہ لکھ دوں گی"

انہوں نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن جو کچھ آپ کے داماد نے کیا...اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اسے پھانسی کی سزا دیتی"

وہ بے بسی سے بس شامل کو دیکھ رہا تھا۔اسے اپنے بچے کے بارے میں جاننا تھا۔

"تم نے اچھا کام کیا کہ سچ بولا اسد...تمہارا انعام گھر پہنچ گیا ہو گا"

انہوں نے سکون کی سانس خارج کی۔یعنی ان کا بیٹا حفاظت سے گھر پہنچ گیا تھا۔

"دملہ...آئم سوری بیٹا"

"بیٹا مت کہیں۔ایک دوسری ماں کی گود اجاڑنے والی کچھ بھی ہو سکتی ہے مگر ماں نہیں۔امید ہے آپ کا سایہ بھی مجھ پر یا میرے بچوں پر دوبارہ کبھی نہ پڑے"

یلماز کی طرف آخری نگاہ ڈالتی عشاء اپنی ماں اور شوہر کے ساتھ پولیس والوں کی موجودگی میں چل دی۔اس خاندان کا چیپٹر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کی زندگیوں سے نکل گیا تھا۔

"میرا بچہ..."

اس نے یلماز کو اطمینان سے دیکھتے ہوئے پیار کیا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔ وہ دولت جو اس سے پانچ سال پہلے چھن گئی تھی آج اسے واپس مل چکی تھی۔

"شامل..."

وہ نم آنکھیں چھپا رہا تھا۔

"شکریہ... تم اور بھائی نہ ہوتے تو"

"تم پر احسان نہیں کیا۔ میرا خون ہے۔ میری جان ہے۔"

وہ مسکرائی۔ اسے یہی لگتا تھا کہ شامل نے وکیل وغیرہ کی فیس دی، اسد سے کچھ ڈیل وغیرہ کی ہے۔ اصل بات تو وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا کہ انہوں نے ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالا ہے۔

"میر کے..."

اس کی نظر ایک منظر پر ٹھہری تو اس کے الفاظ دم تور گئے۔

کچھ اونچے لمبے قد کی حامل شاطر نقوش، باریک تراشیدہ ابروؤں اور رنگ برنگے بالوں والی عورتوں کے بیچ اسے شناسا چہرہ نظر آیا۔

"عندلیب"

وہ بہت کمزور ہو چکی تھی۔ آنکھوں کے گرد حلقے اور حالت اجڑی ہوئی سی لگ رہی تھی۔ ان عورتوں نے اسے بازوؤں سے تھام رکھا تھا۔ وہ ڈری سہمی لگ رہی تھی۔

شامل نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسے کچھ سمجھ نہ آئی۔ اسی لمحے عندلیب نے بھی دملہ کو دیکھا تھا۔

"مس..."

اس کے ہونٹوں کی حرکت سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے کیا بولا تھا۔ وہ رو دی تھی۔ جیسے اس کو کچھ بتانا چاہتی ہو، جیسے اس کے گلے لگنا چاہتی ہو۔

دملہ اس تک جانے لگی تو شامل نے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

"رکو... کہاں جارہی ہو؟"

عندلیب نے ہونٹ بھینچے۔اسے اس پر بہت ترس آرہا تھا۔

"وہ میری سٹوڈنٹ ہے مجھے اس سے ملنا ہے"

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ جانتی ہو وہ عورتیں کون ہیں؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ اب اسے لے کر کسی چیمبر میں جارہی تھیں۔عندلیب مڑ مڑ کر التجائیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ طوائفیں ہیں۔جسم فروش عورتیں"

اس کا دل دہل سا گیا۔

"کیا؟ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔وہ اچھی بچی تھی۔اچھے خاندان کی بیٹی تھی۔وہ جسم فروش نہیں ہے۔وہ تو ابھی بچی ہے۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نہیں جانتا تم کیا بول رہی ہو۔ یہ جیسے بھی یہاں پھنسی ہے لیکن یہ جسم فروش عورتیں ہیں۔ کیا پتا یہاں کیوں اور کس سلسلے میں آئی ہیں۔ تم اسے ان کے نیٹ ورک سے نہیں بچا سکتی۔ جانے دو"

"ایسے کیسے جانے دوں۔ وہ میری بیٹیوں کی طرح ہے"

شامل نے نفی میں سر ہلایا۔

"شامل اسے بچاؤ پلیز"

اس کی آنکھوں میں آنسو ابھرے۔

"میں کیا کر سکتا ہوں تمہارا خراب ہو گیا ہے؟ میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ تم بھی بھول جاؤ اور اس کے لیے دعا کر دو"

"نہیں اس کو دیکھو تو سہی وہ بچی"

www.novelsclubb.com

"دملہ پلیز... چلو۔میرا انتظار کر رہا ہے۔یلماز تھکا ہوا ہے۔ہر چیز ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی۔ہمائل بننے کی کوشش مت کرو تم سب کو نہیں بچا سکتی"

وہ ساکت سی ہوئی۔

ہمائل سے بھی تو اسے یہی شکوہ تھا کہ اس نے اپنی فیملی کا نہیں سوچا اپنے فرض کو ترجیح دی تھی۔وہ خود بھی اس کی عادات میں رنگ چکی تھی مگر شامل ٹھیک کہہ رہا تھا۔وہ ہر کسی کی مدد نہیں کر سکتی تھی۔اس کے اختیار میں نہیں تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس منظر کو ان دیکھا کرنا پڑا تھا۔اس کا دل مگر بری طرح دکھا تھا۔عندلیب کے باپ کا بے بس چہرہ یاد آیا تھا،اس کی سادہ سی ان پڑھ سی ماں یاد آئی تھی جو بیٹیوں کو پڑھانا چاہتی تھی۔اس کے بہن بھائی یاد آئے جن کی زندگیاں بڑی بہن کے غلط قدم نے تباہ کر دی تھیں۔جھوٹی محبت نے اس معصوم کو بازار کی زینت بنا دیا تھا۔جس معاشرے سے اس کا باپ اسے بچا کر رکھنا چاہتا تھا،اب وہ نا جانے کتنوں کے ہاتھوں اتنی سی عمر میں کھلونا بن چکی تھی۔

اسے اپنے ماضی سے بھی بے پناہ خوف آیا تھا۔یلماز کو اٹھائے شامل آگے آگے چل رہا تھا۔اس میں اسے ہمائل نظر آیا تو آنکھیں بھیگیں۔اگر وہ نہ ہوتا تو وہ بھی عندلیب کی طرح بازار کی زینت بنی ہوتی۔

اس شخص نے جسکا نام ہمائل خان تھا،اسے اصل محبت کا مطلب سمجھایا۔اسے نہ صرف اس معاشرے کے درندوں سے بچایا،اسے عزت و مرتبہ دیا بلکہ اسے جینا سکھایا۔اگر وہ اس کی زندگی میں نہ آیا ہوتا تو میر اور یلماز بھی نہ ہوتے۔آج جو وہ بغیر شرمندگی کے جی رہی تھی تو اس کی وجہ ہمائل تھا۔صرف اور صرف ہمائل...

اس نے ہونٹ بھینچ کر آنسو روکے۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم ہمیشہ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے تھے؟"

شامل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے دل میں ہمائل سے کہا تھا۔

"کیوں اتنی دور چلے گئے ہو کہ مجھے تمہارا چہرہ تو نظر آتا ہے، آواز بھی سنائی دیتی ہے مگر تمہیں چھو نہیں سکتی۔ایسا لگتا ہے صدیوں کی مسافت پر کھڑے ہو جہاں میں چاہ کر بھی نہیں پہنچ سکتی"

اس نے آنکھیں میچ کر ناچاہتے ہوئے بھی شامل سے نظریں ہٹالیں۔

اس کا حق نہیں تھا کہ اسے یوں دیکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یلماز کو واپس ملے ہوئے کئی دن ہو چکے تھے۔آج بھی وہ دونوں شامل کے ساتھ باہر گئے ہوئے تھے جب وہ شمسہ کے ہاں آئی ہوئی تھی۔اس کے بچے پڑھ رہے تھے اور وہ دونوں ٹی وی ڈراما دیکھ رہی تھیں۔

"تم نے آگے کیا سوچا دلہ..."

وہ کافی دیر سے اس موضوع کو چھیڑ ناچاہتی تھی مگر کہہ نہیں پا رہی تھی۔

"کس بارے میں؟"

اس نے بے توجہی سے کہا۔

"اپنی زندگی کے بارے میں۔میرا اور یلماز کے بارے میں"

کیا مطلب؟میرا اور یلماز دونوں میرے پاس ہیں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔اب کوئی فکر نہیں۔"

اس کے جواب پر شمسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم جس سوال کو نظر انداز کر رہی ہو وہی پوچھ رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

دلمہ نے ٹی وی کی آواز کم کر دی اور اس کی جانب تعجب سے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟تم اکیلے۔۔"

"فار گاڈ سیک شمسہ۔بس کر دیا کرو"

اس نے اس کی بات کاٹی۔

"تمہیں ہزار دفعہ کہہ چکی ہوں کہ مجھے اس بارے میں بات تو کیا سوچنا بھی نہیں ہے۔ میں اسی زندگی میں بہت خوش ہوں"

اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"میر اور یلماز کا ہی سوچ لو۔ان کا کیا قصور ہے؟انہیں بھی باپ کا پیار ملنا چاہئے جیسے باقی بچوں کو ملتا ہے۔میر کی آنکھوں میں تم نے حسرت دیکھی ہے جب جب عبید اس کے سامنے بچوں کو پیار کرتے ہیں؟"

وہ کچھ لمحے رکی۔

"تو تم چاہتی ہو کہ میں دوسری شادی کر لوں اور بچوں کو ماں سے بھی محروم کر دوں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے ہر بار والی دلیل پیش کی۔

"پہلی بات کہ میں ہمائل کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتی۔اگر میں بچوں کو باپ کا پیار دینے کے لیے شادی کر لوں۔اور وہ اچھا انسان نہ نکلا تو؟ماں سے بھی دونوں محروم ہو جائیں گے۔تم نے دیکھا نا کہ اس اسد نے میرے یلماز کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا؟تم چاہتی ہو وہ پھر سے یہ سب سہے؟یا پھر میر کے ساتھ یہ سب ہو؟"

وہ شادی کے نام پر بھڑک جایا کرتی تھی۔

"یہ سب تمہارے وہم ہیں اور کچھ نہیں۔تم دراصل اس معاملے میں خود غرض ہو جاتی ہو دملہ"

وہ اس کی بات سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔

"کیا کہا خود غرض؟میں نے اپنے بچوں کی خاطر اپنی ہر قیمتی چیز قربان کی ہے۔"

شمسہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"یقیناً تم بہت اچھی ماں ہو لیکن دملہ تم چاہ کر بھی باپ نہیں بن سکتی۔اس معاملے میں تم بچوں کا نہیں صرف اپنا سوچتی ہو کہ تم کیا چاہتی ہو۔تم نے اپنی محبت کی خاطر ان کو باپ کے پیار سے محروم رکھا ہوا ہے۔بے شک تم ہمائل کو بھلا نہیں سکتی مگر اس میں بچوں کا کیا قصور ہے؟"

وہ پلک بھی نہ جھپک سکی۔

"تم مجھے کہہ رہی ہو کہ میں اچھی ماں نہیں ہوں؟"

"تم بہت اچھی ماں ہو دملہ... لیکن تم ان کو جان بوجھ کر باپ کے پیار سے محروم رکھ رہی ہو"

www.novelsclubb.com

"ان کو کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔میں ہوں۔میں زندہ سلامت ہوں"

شمسہ کچھ دیر ٹھہری۔

"ہمائل کو جانے سرے روکنا تمہارے اختیار میں نہیں تھا مگر اب تم جان بوجھ کر بچوں کے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔ محبت کو سائیڈ پر رکھو اور صرف ایک ماں بن کر سوچو... کیا تمہارے بچوں کا حق نہیں کہ ان کو باپ کا پیار ملے؟..."

"میں ہمائل کو واپس نہیں لا سکتی اور اس کی جگہ کسی اور کو دینے سے بہتر ہے کہ میں مر جاؤں"

شمسہ ہر بار کی طرح اب بھی اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے... مر کر دیکھ لو اور چھین لو بچوں سے ماں کا سایہ بھی"

www.novelsclubb.com

وہ بہت غصے میں بولی تھی۔

"اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ تم خود غرض ہو۔ اپنے دل کی خاطر تم ان بچوں کو ان کے حق سے محروم رکھ رہی ہو۔ اور کیا کہا کہ تم لوگوں کو کسی مرد کی ضرورت نہیں؟ چند دن غازیان بھائی تم سے غافل ہوئے تو تمہارا حال برا ہو گیا تھا۔ شامل بھائی اور غازیان بھائی تمہارے پاس

آئے تو تب ہی یلماز تمہیں واپس ملا ہے۔لیکن اب آگے کا سوچا ہے کیا کرو گی؟چند دنوں میں ہی بچے شامل سے اٹیچ ہو گئے ہیں۔خاص طور پر میر۔اس کو کیسے سمجھاؤ گی؟اس سے دور کیسے رکھو گی؟"

"کیا مطلب؟میں شامل کو کیوں رکھوں گی؟وہ ان کے بابا کا بھائی ہے۔وہ ہمارا مجرم نہیں ہے۔وہ بچوں سے بہت پیار کرتا ہے اور اس میں مجھے ذرا سا بھی شک نہیں۔ہمائل کی جان تھی اس میں"

شمسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہی میں بھی سمجھانا چاہ رہی ہوں تمہیں کہ بچوں کو شامل سے زیادہ کوئی پیار نہیں کر سکتا۔اگر ان کو کوئی ہمائل بھائی جتنا چاہ سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف شامل ہے۔تم ایک دفعہ..."

وہ یک دم کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تم غازی بھائی کی زبان مت بولو۔شامل کے بارے میں ایسا میں سوچ بھی نہیں سکتی"

شمسہ ہنسی۔

"جھوٹ بولنا کب سے سیکھ لیا تم نے؟میں نے خود دیکھا ہے تمہیں شامل کو نظریں چھپا کر دیکھتے ہوئے۔میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم اس میں ہمائل بھائی کو تلاش کرتی ہو۔"

اس کا چہرہ شرمندگی سے لال ہوا۔

"ایسا...ایسا کچھ نہیں"

"تمہارا قصور نہیں ہے دملہ...وہ ہمائل بھائی کا ہی چہرہ ہے۔تمہارا اس کی جانب اٹریکٹ ہونا نارمل بات ہے۔دیکھو تمہیں شامل کی صورت میں ہمائل بھائی واپس مل گئے۔پلیز تھوڑی دیر کے لئے سب کچھ بھلا کر سوچو اور..."

"وہ ہمائل نہیں ہے۔وہ شامل ہے۔کوئی بھی میرے لئے ہمائل نہیں ہو سکتا۔ہاں میں اس کا چہرہ دیکھتی ہوں کیونکہ..."

وہ رو دی۔

"کیونکہ مجھے ہمائل نظر آتا ہے"

شمسہ نے گہری سانس لی۔

"اس کو بھی تو کل کو شادی کرنی ہے۔اسے گھر بسانا ہو گا۔تب تم کیا کرو گی؟ یہ مت سوچو کہ وہ شامل ہے۔یہ سوچا ہے کبھی کہ ہمائل بھائی کو کسی اور کے ساتھ کیسے دیکھ سکو گی؟ان کے چہرے،ان کی آواز پر جب کسی اور کا حق ہو جائے گا تب تمہارے لیے یہ دیکھنا ناممکن ہو جائے گا دملہ۔اور بچے؟ وہ اسے بابا سمجھتے ہیں۔یا تو ان کا دل توڑ کر بتا دو کہ وہ بابا نہیں چاچو لگتا ہے ورنہ جب اس کے کسی اور سے شادی کے بعد اپنے بچے ہو گئے تو کیا جواب دو گی تم یلماز اور میر کو کہ بابا ان کے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟"

وہ لاجواب سی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اس کے گھر والے پہلے ہی مجھ پر اس کے حوالے سے تہمت لگا چکے ہیں۔ میں ان کا الزام سچ ثابت نہیں کرنا چاہتی"

"وہ سب کیا سوچ رکھتے ہیں کیا نہیں مجھے لگا تھا تم اس فیز سے باہر آچکی ہو۔ دیکھو دملہ تم ہمائل کو بچوں کی زندگی میں شامل کی صورت واپس لوٹا سکتی ہو دملہ..."

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اپنے ہمائل کو کسی اور کا ہونے سے پہلے اپنا لو۔ تمہیں اس سے بہتر ہمسفر اور بچوں کو اس سے بہتر باپ نہیں ملے گا۔ وہ بچوں پر جان چھڑکتا ہے"

www.novelsclubb.com

دملہ کے نفی میں سر ہلایا اور تیز تیز قدموں سے اپنے گھر کی جانب چلی گئی۔ شمسہ کی باتیں اس کا دماغ خراب کر رہی تھیں۔ بھلا اس نے ایسا سوچا بھی کیسے تھا۔

"یہ مت سوچو کہ وہ شامل ہے۔ یہ سوچا ہے کبھی کہ ہمائل بھائی کو کسی اور کے ساتھ کیسے دیکھ سکو گی؟ ان کے چہرے، ان کی آواز پر جب کسی اور کا حق ہو جائے گا تب تمہارے لیے یہ

دیکھنا ناممکن ہو جائے گا دملہ۔اور بچے؟ وہ اسے بابا سمجھتے ہیں۔یا تو ان کا دل توڑ کر بتا دو کہ وہ بابا نہیں"

اس کی یہ بات اس کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح لگی تھی۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں غرق تھی کہ اسے شامل کی کال آگئی۔

"ہیلو..."

"ہاں وہ بتانا تھا کہ کھانا مت بنانا ہم ساتھ لے کر آرہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ مزید کچھ بول نہ سکی۔

آدھے گھنٹے کے بعد وہ بچوں کے ساتھ گھر پر موجود تھا۔

"تم کھانا لگاؤ میں ان نے ہاتھ منہ دھلواتا ہوں...آجاؤ آجاؤ میرے شیر"

دونوں کو ایک ساتھ اٹھاتا ہوا، ان سے باتیں کرتا ہوا وہ واش روم میں چلا گیا۔

وہ سوچوں میں گھری ہوئی کچن میں کھانا نکالنے لگی جب اس کی نظر گاجر کے حلوے پر پڑی۔

"ارے یہ کیوں لے آئے؟"

اس نے وہ حلوہ ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

دستر خوان سجا کر اس نے پلیٹوں میں کھانا نکالا۔ وہ تینوں فریش ہو کر آ چکے تھے۔ یلماز دلمہ کے ساتھ آ بیٹھا اور میر شامل کی گود میں چڑھ بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا چاچو کو کھانا کھانے دو۔ نیچے اترو"

"چاچو نہیں بابا"

میر نے اس کی تصحیح کی۔

"ماما آپ بھی نا..."

ایک پل کو اس کی نظریں شامل سے ملیں لیکن ہمیشہ کی طرح وہ زیادہ دیر اسے دیکھ نہ پائی۔

"تم وہ گاجر کا حلوہ کیوں لے کر آئے؟ باہر کا بنا ہوا ہے اس کے اندر پی نٹس بھی ہوں گے"

اس نے موضوع کو بدلنا چاہا۔

وہ مسکرایا۔

"ری لیکس میرا خودکشی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں"

میر کے منہ میں چھوٹا سا نوالہ ڈالتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"اپنے لیے نہیں لایا۔ تم اور بچے کھا لینا"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"جناب بچے بھی نہیں کھا سکتے"

اس نے جواب پر اس نے چونک کر دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

وہ زخمی سا مسکرائی۔

"اپنے بابا کا چہرہ اور باقی عادات جہاں چرا کر پیدا ہوئے ہیں وہیں یہ الرجی بھی ساتھ ہی لے آئے"

یلماز کو کھلاتے ہوئے وہ اسے دیکھے بغیر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

شامل کچھ دیر بول ہی نہ سکا۔ یہ الرجی کوئی اچھی چیز نہیں تھی جو انہوں نے وراثت میں حاصل کی تھی۔

"ٹھیک ہے تم یہ اپنی دوست کو دے دو۔ خود بھی تو تمہیں پسند..."

وہ یک دم رکا۔

دملہ نے اسے تعجب سے دیکھا۔اسے بارہ سال کے بعد بھی اس کی پسند یاد تھی۔

"میرو...آپ نے سکول نہیں جانا کیا؟اتنے دنوں سے میں آپ دونوں کو گھر پر ہی دیکھ رہا ہوں"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے آپ کے پاس رہنا ہے سکول نہیں جانا"

"اوں ہوں...بری بات۔بیٹا اچھے بچے سکول تو جاتے ہیں نا"

اس نے منہ لٹکا لیا۔

"جب میں سکول چلا جاؤں گا تو آپ واپس چلے جائیں گے"

اس نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

میر کی یہ بے اعتباری اسے اندر تک زخمی کر جایا کرتی تھی۔اس کا بس چلتا تو وہ ان دونوں کو ایک لمحے کے لیے بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتا۔

"بیٹا..."

اس نے اس کے گال پر پیار کیا۔

"بابا کہیں نہیں جا رہے میری جان..."

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے کیسے یقین دلائے۔

www.novelsclubb.com

دلمہ نے اسے اشارے سے مزید اس موضوع پر بات کرنے سے منع کیا۔اس کا مطلب کچھ نا کچھ اور بات تھی اسی لیے وہ سکول کے موضوع سے ہٹ کر آگے پیچھے کی باتیں کرنے لگا۔

کھانے کے بعد وہ ان کے کمرے میں چائے پی رہے تھے۔میر اور یلماز ان سے تھوڑے فاصلے پر کھلونوں میں گھرے ہوئے بیٹھی تھے اور بلا کس سے کچھ بنانے میں شدید مصروف نظر آرہے تھے۔

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی"

دملہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کھل کر بولو...کیا کہنا چاہتی ہو؟"

وہ اتھ کھڑی ہوئی اور کمرے سے باہر چلنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اپنا کپ اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

باہر لگی کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے وہ سوچ سوچ کر بولنا شروع ہوئی۔

"یلماز کے کیس کی وجہ سے چھٹیاں بہت کر لیں تو اس لیے مجھے نوکری سے نکال دیا گیا۔میر کے سکول کی غیر حاضری اور فیس ٹائم پر نہ دینے کی وجہ سے اسے بھی سکول سے نکال دیا ہے"

چائے کا گھونٹ شامل کو گلے میں کڑواہٹ گھولتا محسوس ہوا تھا۔

"کیا؟تم نے؟تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟غازی کو کیوں نہیں بتایا؟"

وہ شرمندہ سی تھی۔

"غازی سے تمہیں پیسے لیتے ہوئے شرم آ رہی تھی مجھ سے کہہ دیتی؟میں کون ہوں؟اگر یاد نہیں تو یاد کروا دیتا ہوں کہ میں ان کے باپ کا سگا بھائی ہوں۔میرا خون ہیں یہ۔میری ذمہ داری ہیں۔عجیب لڑکی ہو تم"

دلمہ کو اس پر بہت غصہ آیا۔وہ جیسے پھٹ پڑی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں عجیب ہوں۔بلکہ عجیب و غریب ہوں۔مجھے ایسا اپنوں نے ہی بنایا ہے۔مجھے اب کسی پر اعتبار نہیں نہ ہی کسی کا احسان لینا چاہتی ہوں۔نام نہاد اپنوں نے جو کچھ ہمارے ساتھ کر دیا ہے اس کے بعد میں ایسے رشتوں کا کیا کروں؟خون،احساس،خاندان یہ سب کچھ ہمارے لیے بے معنی ہیں شامل صاحب۔سچ بولوں تو اگر تمہارا چہرہ ہمائل کا نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی بچوں کے پاس بھٹکنے بھی نہ دیتی کیونکہ مجھے کسی پر بھروسہ نہیں ہے۔تم اگر یہاں پر بچوں کے ساتھ موجود ہو تو اس کی وجہ صرف اور صرف ہمائل ہے۔"

وہ بول کر چپ ہوئی تو شامل اسے غیر یقینی سے دیکھتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے نظریں چرا گئی۔

"میں تم سے پیسے نہیں مانگنا چاہتی۔وہ میں ارینج کر لوں گی بس تم آج کے بعد سے یہاں نہ آیا کرو"

اس کا منہ کھل سا گیا جیسے اسے اس کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"کیا؟ مگر کیوں؟"

اس نے تھوک نگلا۔

"دیکھو تمہیں واپس تو کسی نا کسی دن جانا ہی ہے۔بچے تم سے حد سے زیادہ اٹیچ ہو چکے ہیں۔خاص طور پر میر۔اور میں نہیں چاہتی کہ جب تم واپس چلے جاؤ تو ان دونوں کے ذہنوں پر برا اثر پڑے۔وہ تمہیں بابا سمجھتے ہیں اور جب تم چلے جاؤ گے تو وہ یہی سمجھیں گے کہ ان کے بابا ان سے وعدہ خلافی کر کہ چلے گئے۔میں ان کے دل نہیں توڑنا چاہتی"

آخر اس نے وہ سب کہہ دیا جو وہ کہنا چاہ رہی تھی۔شامل کچھ دیر کے لیے تو بلکل لاجواب سا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہاں جانا ہے دملہ؟ میرا جہان یہی دونوں ہیں۔میں کہیں نہیں جا رہا۔"

"تم سمجھ نہیں رہے۔میں تمہیں کہہ رہی ہوں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ان دونوں کو اپنی عادت مت ڈالو"

وہ اس کی منطق سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیوں عادت نہ ڈالوں؟ میں کوئی غیر ہوں؟ کیا لگتا ہوں میں ان کا؟ ہمائل نہیں ہوں یہ مجھے بھی پتا ہے لیکن ان دونوں ہمائل سے کم پیار نہیں کرتا۔ دونوں میری جان ہیں، میرے دل کے ٹکڑے ہیں۔ میرے بھائی کی نشانیاں ہیں۔ تم نہیں جانتی لیکن مجھے ان کے پاس سے ہمائل کی خوشبو آتی ہے۔ تم مجھ سے میرے بھائی کو نہیں چھین سکتی۔"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"تم ساری زندگی یوں گھر والوں سے چھپ سے یہاں نہیں رہ سکتے۔ اور روز روز یہاں آؤ گے تو میرے لیے مشکلات اور بڑھ جائیں گی، لوگ کیا کہیں گے؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی ٹھوکریں کھانے کے بعد بھی تمہیں لوگوں کی باتوں کی پرواہ ہے؟لوگوں کی خاطر تم اپنے بچوں کی خوشی چھیننا چاہتی ہو؟وہ مجھے ہمائل سمجھتے ہیں تو اس میں تمہارا کیا نقصان ہو رہا ہے ہاں؟"

وہ سر نہ اٹھا سکی۔

"میں چاہ کر بھی ان کے بچپن کے وہ سال نہیں لوٹا سکتا جو میری وجہ سے اور میرے گھر والوں کی وجہ سے چھن گئے۔میر تو پھر بھی تمہارے پاس رہا تھا کم از کم اس کے پاس ماں تھی مگر یلماز؟اس کا سوچا ہے تم نے؟وہ مجھے بابا نہیں بولتا کیونکہ اسے باپ کے رشتے سے ڈر لگتا ہے۔میں اسے تحفظ کا احساس دلانا چاہتا ہوں کہ باپ برا انسان نہیں ہوتا۔وہ آہستہ آہستہ اگر اس ٹراما سے باہر آ رہا ہے تو تمہیں اور کیا چاہیئے؟"

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ بات صرف بچوں کی نہیں۔وہ اسے بھی ہمائل کی موجودگی کا ہر وقت احساس دلاتا رہتا ہے۔اتنی مشکل سے اس نے اس چہرے،اس آواز کے بغیر زندہ رہنا

www.novelsclubb.com

سیکھا تھا۔اگر دوبارہ اسے اس کی عادت ہو گئی اور وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تو وہ جی نہیں پائے گی۔اس لیے وہ چاہتی تھی کہ اس کا دل بے قابو ہونے سے پہلے وہ ان سے دور چلا جائے۔ کبھی نظر نہ آئے۔

"رہی بات گھر والوں کی تو میں اب آ گیا ہوں۔کسی کی ہمت نہیں کہ میرے بچوں کو خراش بھی پہنچا سکے۔چاہو تو ابھی ڈی این اے کروا کر رپورٹس سب کے منہ پر مار سکتا ہوں"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں ان کے لیے تب قابل اعتبار نہیں تھی جب میں ان کے گھر کی بہو تھی،ان کے بیٹے کی بیوہ تھی،ان کے گھر میں موجود تھی۔اب تو میں نے چھ سال لاپتا زندگی گزاری ہے۔ تمہیں واقعی لگتا ہے وہ ایک کاغذ کے ٹکڑے پر یقین کر لیں گے؟ وہ یہی سمجھیں گے کہ میں نے رپورٹس بدلوا دی ہیں۔ تمہیں ہماری فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔یلماز کچھ نہیں کہے گا بس میر کچھ دن ضد کرے گا پھر ٹھیک ہو جائے گا۔تم جاؤ اپنی زندگی جیو،شادی کرو گھر بساؤ"

www.novelsclubb.com

اس کے تاثرات اور الفاظ ایک دوسرے سے میل نہیں کھا رہے تھے۔ شامل اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ وہ سر جھکائے اپنے آنسو چھپا رہی تھی۔ 'ہمائل' سے یہ کہنا کہ وہ کسی اور سے شادی کر لے اور یہاں نہ آیا کرے کتنا اذیت ناک تھا۔

"مجھے شادی نہیں کرنی۔ مر چکا انسان کسی کی بیٹی کو کیا خوشیاں دے گا؟ ہمائل کے چلے جانے کی خبر مجھے اب ملی، چھ سال بعد"

اس کا آخری جملہ آنسوؤں میں گھرا ہوا تھا۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی اس وقت میری کیا کیفیت تھی۔ میں اپنے بھائی کو بارہ سال گلے نہیں ملا۔ وہ بھائی جو میری جان تھا"

اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھ دیکھ کر دلمہ کو تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے لگا میں بھی مر گیا ہوں۔ میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں۔ مجھے بے حد شکوہ تھا کہ اگر ہمائل نہیں رہا تھا تو میں کیوں زندہ ہوں؟ آدھے جسم کے ساتھ، آدھی روح کے ساتھ مجبوری

www.novelsclubb.com

میں سانسیں لینا بھی کوئی جینا ہوتا ہے؟ میرا سانس رک جاتا اگر مجھے میرا اس مسجد میں نہ ملتا۔ میں خود کو ختم کر لیتا اگر میرا اور یلماز کے بارے میں مجھے نہ پتا چلتا۔ ان دونوں کی خوشیاں اور ان کا حق واپس دلانا ہی میری زندگی کا مقصد ہے۔"

اس نے اپنے آنسو پونچھے۔

"میں خود، میری زندگی، میری خوشیاں ہمائل کے ساتھ ہی ختم ہو گئی ہیں۔ اب مجھے ان دونوں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اگر یہ دونوں مجھ سے دور ہوئے تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔ یہ ظلم مت کرو خدا کے لئے۔ مجھے ہمائل سے الگ مت کرو"

www.novelsclubb.com

چند لمحوں کی خاموشی ان کے بیچ حائل ہو گئی۔

وہ اسے کیسے بتاتی کہ اگر وہ زیادہ عرصہ اس کے سامنے رہا تو شاید اس کا دل اپنے قابو میں نہ رہے۔ یہ سوچ سوچ کر اسے خود سے شرمندگی محسوس ہوتی تھی کہ وہ شامل کے چہرے میں ہمائل کو تلاشنے لگی ہے جبکہ وہ اچھی طرح جانتی ہے وہ اس کا ہمائل نہیں ہے۔

"شامل پلیز بات کو سمجھو۔"

"تم بھی تو سمجھو نا۔ میں ان سے دور نہیں رہ سکتا۔ میرا دم گھٹ جائے گا"

وہ بھری ہوئی آواز میں بولا تھا۔

"مجھے خواب میں ہمائل ملا تھا۔ وہ مجھ سے ناراض تھا۔ میں اسے کیسے مناؤں تم بتاؤ؟ اس کا تھکن زدہ، تکلیف زدہ چہرہ مجھے راتوں کو سونے نہیں دیتا"

وہ چونکی۔

"مجھے یہاں سکون ملتا ہے۔ میر کے پاس، یلماز کے پاس۔ مجھے لگتا ہے جب جب یہ دونوں مسکراتے ہیں تو ہمائل مسکراتا ہے۔ میں ان کو ان کا حق دلانا چاہتا ہوں۔ واپس لے کر جانا چاہتا ہوں جہاں ان کا اصل گھر ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں ان کو خراش تک نہیں آئے گی۔ میں ہوں نا۔ واپس چلو۔ میں سب کو سزا دوں گا جس جس نے بھی تم لوگوں کو دکھ پہنچایا ہے"

وہ کچھ بول نہ سکی۔واپس جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔وہ ڈرتی تھی کہ کہیں وہ اس کے بچوں کو جانی نقصان ہی نہ پہنچادیں۔

کچھ کہے بغیر وہ وہاں سے اٹھ گئی۔شامل کتنی دیر وہاں بیٹھا رہا اسے معلوم نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے وقت یلماز اور میر کو ان کے کمرے میں سلانے کے بعد وہ وہیں بیٹھ گئی۔سوتے ہوئے ان کی معصوم چہروں پر اسے بہت پیار آیا۔کتنے سال وہ لوگوں سے بھاگتی رہی،اپنوں سے ہی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی رہی۔اکیلے لڑتی رہی اور ابھی تو صرف چھ سال گزرے تھے۔وہ دونوں پانچ سال کے ہو چکے تھے۔مزید کتنی آزمائشیں باقی تھیں کون جانتا تھا۔اس نے باری باری دونوں کو پیار کیا۔

www.novelsclubb.com

غازی جانے سے پہلے شمسہ کی طرح اس کی منتیں کر کہ گیا تھا کہ وہ شامل سے نکاح کر لے مگر ہمیشہ کی طرح اس سے لڑ جھگڑ کر اس نے انکار کر دیا تھا۔ وہ ہمائل کی جگہ کسی کو دینے کو تیار نہیں تھی۔

"بھائی یہ کون سی قربانی ہے بھلا؟ میں بچوں کے لئے اپنی جان تک قربان کر سکتی ہوں مگر مجھ سے یہ مت کہیں پلیز... آپ جانتے ہیں میں ہمائل کی جگہ..."

"تو کس نے کہا ہے تم سے کہ اسے ہمائل کی جگہ دو؟ ہمائل کا جو مقام ہے وہ ویسا ہی رہے گا دلمہ۔ تم سے کوئی نہیں کہے گا کہ اسے دل سے نکال دو۔ تمہیں اس سے محبت کرنے سے بھی کوئی نہیں روک رہا۔ صرف بچوں کی خاطر شامل کے لیے دل میں تھوڑی سی جگہ مزید بنالو"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"جہاں تم نے پورا دل ہمائل کے نام لکھ دیا ہوا ہے وہیں اس دل میں ایک چھوٹا سا کونا شامل کو دے دو۔ اپنے لیے نہیں۔ میر کے لیے، یلماز کے لئے۔ پلیز"

وہ کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"پہلے میں تم سے جب بھی یہ بات کرتا تھا کہ تمہیں شادی کر لینی چاہیئے تمہیں اعتراض ہوتا تھا کہ تم ہمائل کی جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتی، تمہیں ڈر لگا رہتا تھا کہ میر بھی تم سے دور ہو جائے گا۔اب کیا مسئلہ ہے؟ ہمائل کا چہرہ،اس کی آواز ہمیشہ کے لیے واپس پالو گی۔"

"ہاں مگر وہ ہمائل نہیں ہے"

اس کی آواز بلند ہو گئی تھی۔

"میں تمہیں قسم دے سکتا ہوں کہ اس روئے زمین پر بچوں سے اگر ہمائل جتنا کوئی پیار کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف شامل ہے۔وہ ہمائل سے کم پیار نہیں کرے گا۔بچوں میں اس کی جان بستی ہے۔میں جانتا ہوں وہ ہمائل سے لڑ جھگڑ کر گیا تھا جس کا پچھتاوا اسے ساری عمر رہے گا مگر یہ بھی سچ ہے کہ ہمائل اس کی جان تھا۔تم ہمائل کو جتنا مرضی چاہ لو ایک بھائی کا الگ ہی پیار ہوتا ہے۔وہ اپنے بھائی کی اولاد کو بھی تکلیف نہیں پہنچنے دے گا۔"

www.novelsclubb.com

"تو اس کے لیے نکاح کرنا ضروری تو نہیں ہے بھائی۔ میں کون سا اسے بچوں سے ملنے سے روک رہی ہوں۔ وہ جب مرضی آئے۔ ان کو پیار کرے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

غازیان اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا۔

"کس حیثیت سے وہ تمہارے گھر رہے گا؟ پہلے ہی لوگ بہت بکواس بکتے ہیں۔ شامل کو تم بچوں کے پاس آنے سے روک نہیں سکتی کیونکہ وہ کسی کے روکنے پر رکے گا نہیں۔ اور اگر وہ یہاں آتا رہا تو تمہارا جینا مشکل ہو جائے گا۔ دنیا کے لئے ایک رشتہ بنالو جس پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے، وہ تمہاری ڈھال بنے گا دلمہ۔ چھ سال جس مشکل سے تم نے اکیلے گزارے ہیں کبھی سوچا ہے کہ باقی زندگی کیسے گزارو گی؟ تم اکیلی تھی تو لاوارث سمجھ کر دنیا والوں نے تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کیا وہ بھول گئی؟"

وہ مسلسل روتی جا رہی تھی۔ وہ اس سے ناممکن سا تقاضا کر رہا تھا۔

"دیکھو دلمہ..."

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"دنیا بہت ظالم ہے۔ تمہارا جینا مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔ میں جانتا ہوں تم بہت بہادر ہو لیکن حقائق بھی تو دیکھو نا۔ اس معاشرے میں ایک اکیلی عورت کا جینا ناممکن ہے۔ اگر قسمت تمہیں اپنی زندگی سنوارنے کا موقع دے رہے ہے تو..."

"نہیں سنوارنی مجھے اپنی زندگی۔ میں ایسی زندگی نہیں چاہتی جس میں ہمائل کی جگہ کسی اور کو دینی پڑے۔ میں یہ نہیں کر سکتی۔ میں اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتی"

"وہ مر چکا ہے فار گاڈ سیک۔"

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولا تھا۔

"تم بھی آگے بڑھ جاؤ۔ تمہارے ساری زندگی ماتم منانے سے وہ واپس نہیں آنے والا۔ اپنے سوگ میں تم بچوں کی زندگی بھی برباد کر رہی ہو۔ ایک مر چکے شخص سے وفا نبھاتے نبھاتے اپنی اولاد کو نظر انداز مت کرو خدا کا واسطہ ہے"

"آپ ہمائل کے بارے میں ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

اسے شدید تکلیف ہوئی تھی۔

"میں بس چاہتا ہوں کہ میری بہن اپنی زندگی لاحاصل انتظار میں مت برباد کرے۔زندگی بہت آگے بڑھ چکی ہے دملہ اب تمہیں بھی آگے بڑھنا ہوگا۔پرانے زخموں کو سینے سے لگائے رکھو گی تو ناسور بن جائیں گے۔اگر اس دنیا کی تیز رفتاری کے ساتھ آگے نہ بڑھی تو لوگ تم تینوں کو روند ڈالیں گے پلیز اس بات کو سمجھو۔ہمائل واپس نہیں آنے والا۔میر کے بارے میں سوچو،یلماز کے بارے میں سوچو"

www.novelsclubb.com

"بھائی خدا کے لیے چپ ہو جائیں۔مجھ سے یہ نہیں ہو سکے گا۔میں بے بس ہوں۔میرے پاس ہمائل کی یادوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔آپ مجھ سے ہمائل کو یاد تک کرنے کا حق چھیننا چاہتے ہیں؟"

"تم کیا سمجھتی ہو کہ شامل تمہیں ہمائل کو یاد کرنے سے روکے گا؟ نہ تم بے بس ہو نہ مجبور۔ تم ابھی بھی اپنی اور بچوں کی یہ کسمپرسی والی زندگی بدل سکتی ہو۔ یہ ان کا اصل گھر نہیں ہے۔ شامل ان کو ان کے باپ کی چھت واپس دلا سکتا ہے۔"

اس نے غازیان کی باتوں پر ابھی غور کرنا شروع کیا تھا۔ وہ ان باتوں کو چاہ کر بھی دماغ سے ہٹا نہیں پائی تھی۔

دونوں بچوں کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

"کتنا۔۔ عجیب احساس ہے نا دملہ؟ بابا"

اس کے کانوں میں ہمائل کی آواز گونجی تھی۔

"میں جب تصور کر رہا ہوں کہ کوئی ننھے ننھے ہاتھ میرے ان ہاتھوں میں دیتے ہوئے بابا کہے گا، مجھ سے کھلونوں کی فرمائشیں کرے گا، مجھ سے ضد کر کہ، حق جتا کر چیزیں مانگے گا، ناراض ہو گا"

www.novelsclubb.com

"ایسی خوشی، ایسا احساس کبھی محسوس نہیں ہوا دلہ۔ میرا دل چاہ رہا ہے وقت جلدی جلدی گزرے اور میں اسے گود میں لوں، پیار کروں، سینے سے لگاؤں"

اس نے دونوں کو دو دو دفعہ پیار کیا۔

"ایک بابا کا، ایک میرا"

وہ اپنی سسکیاں روکے ہوئے تھی۔

"کھی کھی مت کرو۔ بھئی ان سب کو بھی تو پتا چلنا چاہیے نا کہ جوانی میں ماما بابا میں کتنا پیار تھا اور بوڑھے ہو کر بھی ختم نہیں ہوا۔"

اپنے قہقہے اسے خلا سے آتے معلوم ہو رہے تھے۔ نا جانے آخری دفعہ کب وہ ایسے ہنسی تھی۔

"ہم نے تو ساتھ بوڑھے ہونا تھا نا ہمائل... کیوں چلے گئے تم اپنی لیونی کو چھوڑ کر"

آنسو پوچھتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں اور میرا بچہ تمہارے بغیر رہ سکتے ہیں۔ ساری زندگی ہمارے سامنے آنا۔"

اپنے ہی الفاظ اسے اب جینے نہیں دیتے تھے۔

اس نے اپنے کمرے میں جا کر تصویروں کا البم کھولا۔ پہلی تصویر ہی وہ تھی جہاں دونوں فضا گٹ میں دریائے سوات کے سامنے کھڑے تھے۔

ہر تصویر میں اس کا ہنستا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ وقت کو پیچھے کر دے اور پھر روک دے۔ وہ گھنٹوں گھنٹوں اسے دیکھتی جائے اور اور کوئی اسے بلائے بھی نہ۔

"ویسے تم ڈرتو ایسے رہی ہو جیسے میں تمہارا پہاڑی بکرا نہیں بلکہ پہاڑوں کا بیسٹ ہوں اور تم میری قید میں موجود نازک سی شہزادی..."

"ہماری کہانی نا بلکل الٹ ہے..."

اس کی تصاویر لیتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"اور تمہیں بھی یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اصل میں ہماری کہانی کی چڑیل ہو اور میں تمہارا قیدی معصوم سا شہزادہ"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسی تھی...پورے دل سے ہنسی تھی۔

"شہزادہ تو دیکھو جیسے..."

وہ اس کی جانب مڑا۔

"جیسے..."

"جیسے کیا؟..."

چند لمحوں کی کیفیت تھی اور اسے اپنے دل کی دنیا بدلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"جیسے کہ..."

www.novelsclubb.com

نظریں چراتے ہوئے اس نے الفاظ پھر سے جوڑنے کی کوشش کی۔

"مجھے پتا ہے...ہینڈسم، خوبصورت، خوبرو، دلوں کو سر کر لینے والا..."

وہ پھر سے ہنس پڑی تھی۔

"اس قدر سیلف آبسیشن؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اوں ہوں... شہزادہ تو میں... صرف تمہارے لیے ہوں..."

کون کون سی بات وہ یاد کرتی۔ نہ وہ شرارتی سی ہنسی، نہ قہقہے۔ نہ وہ صورت...

"صورت؟"

اس نے اپنے خیالات میں شامل کو آنے سے روکا۔

"تمہارے بال سجے ہوئے اچھے لگتے ہیں... زماجانانہ..."

اس نے اپنے بالوں کی دیکھ بھال ہی کرنا چھوڑ دی تھی۔ نہ وہ خوبصورت رہی تھی نہ اس کے بال پرکشش۔ جس کے لیے ساری رعنائیاں تھیں جب وہ ہی نہیں تھا تو کیا فائدہ تھا سجنے سنورنے کا۔

"میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ میری ہمت جواب دیتی جا رہی ہے۔"

اس کی ایک تصویر نکال کر اس نے اپنے سامنے کی۔

"یہ لوگ مجھ سے تمہاری یادیں بھی چھیننا چاہتے ہیں"

www.novelsclubb.com

آنسو بہہ بہہ کر اس کے گالوں کو بھگو رہے تھے۔وہ آنکھیں چھ سال سے اکیلے آنسو بہا رہی تھیں جن میں نمی تک اسے برداشت نہیں تھی۔

"کیوں؟..."

وہ جیسے پھر سے اس قیامت خیز لمحے میں پہنچ چکی تھی جب اس کا ٹھنڈ، زرد ہاتھ اس کے ہاتھوں میں تھا۔یادوں کے جیسے فلیش بیکس اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہے تھے۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟ تمہیں مجھ پر ترس نہیں آیا؟"

وہ اس کا گریبان پکڑ کر سوال کرنا چاہتی تھی کہ وہ دنیا کی ٹھوکریں کھانے کے لئے اسے اکیلا چھوڑ کر کیوں گیا تھا۔

"ہمائل فاروق خان دملہ احسان کے بغیر نامکمل ہے"

اس کے کہے گئے الفاظ اسے اذیت میں مبتلا کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے بغیر نامکمل تھے تو کیا میں تمہارے بغیر مکمل ہوں؟ میں صرف اپنے بچوں کی خاطر زندہ ہوں ورنہ مجھے ختم کرنے میں تم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی مسٹر خان"

کتنے ہی عرصے کے بعد اس نے اسے اس نام سے پکارا تھا مگر اسے شکوہ ہی شکوہ تھا۔

"میں تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں کبھی بھی آنسو نہیں آنے دوں گا۔ میرے لیے یہ آنکھیں بہت خاص ہیں"

اس نے سر جھکا دیا۔

"یہی آنکھیں دن رات تمہاری وجہ سے روتی رہتی ہیں۔ اب اتنی دور کہاں چلے گئے ہو کہ میرے آنسو بھی تمہیں واپس نہیں لاتے؟"

اس کی ہلکی ہلکی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں۔ وہ چیخنا چاہتی تھی، بھڑاس نکالنا چاہتی تھی مگر بچوں کے آرام میں خلل آتا۔

"فی الحال تو سب کچھ ٹھیک لگ رہا ہے۔ میں وقفے وقفے سے کال کرتا

www.novelsclubb.com

رہوں گا۔فون بند مت کرنا ورنہ میں اسی وقت پوری نفری کے ساتھ واپس آجاؤں گا۔"

اس کی ذرا سی تکلیف پر بے سکون ہو جانے والا اس کی اتنی اذیتوں کے بعد بھی نہیں آیا تھا۔

"تمہارے کولیگز اور ماتحت تمہیں زن مرید بولیں گے"

ہمائل نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہائے اس حسین مرشد کی مریدی بھی قبول ہے۔حکم تو کیجئے جناب"

اس کی وہ خوبصورت شرارتی سی مسکراہٹ دیکھے جیسے صدیاں بیت گئیں تھیں۔

"مرشد کو تم جیسا فلرٹی مرید قبول نہیں۔اب جاؤ کام کرو۔"

وہ جب موجود تھا تو اس کے دم پر وہ خود کو کسی سلطنت کی ملکہ سمجھتی تھی۔اب اگر وہ اسے دیکھتا تو اس کی حالت دیکھ کر دل برداشتہ ہو جاتا۔

"ہائے...کتنی ظالم ہیں آپ حضورِ علیٰ"

اس نے تصویر کو لبوں سے لگایا۔

"اتنی سخت سزا تھی میری بد تمیزیوں کی؟ کیا یہ تاعمر قیدِ بامشقت ختم نہیں ہو سکتی؟ کیا مجھے موت کا سکون نہیں مل سکتا؟"

اس کے سامنے میر اور یلماز کے چہرے لہرائے تو مرنے کی دعا بھی بدل گئی۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا۔

"میں یہ نہیں کر سکتی... یہ لوگ مجھ سے بہت بڑی قربانی مانگ رہے ہیں۔ میں کیسے تمہاری جگہ کسی اور کو دے دوں؟"

وہ تصویر کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے لیٹ گئی اور ایک ہاتھ سے ہونٹوں کو ڈھک لیا تاکہ اس کی سسکیوں کی آواز بچوں کے کمرے میں نہ جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کالام کے گرین ٹاپ پر معمول سے زیادہ خاموشی تھی۔وہ اکیلی جیسے وہاں کھو گئی تھی۔اسے خوف بھی محسوس ہو رہا تھا۔

وہ آس پاس بھاگی،اس کا سانس پھول رہا تھا۔

"میر....یلماز..."

وہ ان کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہی تھی۔

"میرو،مازی...ہمائل"

"ماما"

وہ خلق کے بل چلا رہی تھی جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ ننھا سا ہاتھ محسوس ہوا۔اس نے یک دم مڑ کر دیکھا۔

ہمائل اسے دیکھ کر کھڑا مسکرا رہا تھا۔میر اس کے کندھوں پر بیٹھا ہوا تھا اور یلماز نے اس کا دایاں ہاتھ تھام رکھا تھا۔اسی نے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا۔

وہ یک دم کھڑی ہوئی اور اسے غور سے دیکھا۔وہ شامل تھا یا ہمائل ایک لمحے کو وہ کچھ کہہ نہ سکی۔ناقابل یقین منظر تھا۔

"لیونی...ناراض ہو مجھ سے؟"

میر کو نیچے اتارتے ہوئے اس نے کہا تو وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی۔

"ارے....بل بتوڑی"

ہمائل ہنس رہا تھا اور وہ روتی جا رہی تھی۔اس کے کندھے سے سر ٹکا کر وہ اتنا روئی کہ اسے اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہونے لگا۔

"میرے بچوں کو پریشان مت کرو...میں تمہارے لیے نہیں آیا"

اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ مسکرانے لگا۔

"تم بہت برے ہو۔بہت برے ہو۔تمہیں ہم پر ترس نہیں آیا۔تمہیں ہم یاد بھی نہیں آئے۔تم ہمیں اکیلا چھوڑ گئے"

اس کی ہچکی بندھ چکی تھی۔

"لیونی"

اس نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے آنسو پوچھے۔

"تمہارے آنسو آج بھی مجھے تکلیف دیتے ہیں"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

ہمائل نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتیں۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بال نرمی سے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"تم واپس آجاؤ نا۔ ہم تمہارے بغیر کیسے رہیں گے؟ یہ تو بتا کر جاتے نا"

"شش...چپ"

اس نے اسے مسکرا کر چپ کروایا۔

"میں تو تمہارے پاس ہوں..."

اس نے میر اور یلماز کی جانب اشارہ کیا۔

"ان کی صورت..."

"مجھے تم بھی چاہئے ہو۔ میرے پاس، میرے ساتھ۔"

وہ بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔

"وہاں ملیں گے جہاں جدائی نام کی چیز کا وجود ہی نہیں ہے"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اتنا لمبا انتظار؟ میں اب مزید ایک لمحہ بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ میں تھوڑا سنبھل گئی تھی جب تک شامل میرے سامنے نہیں آیا۔ وہ تمہاری طرح دکھائی دیتا ہے۔ وہ بولتا ہے تو لگتا ہے تم ہو۔ میں ناچاہتے ہوئے بھی اس کی جانب دیکھتی ہوں صرف تمہارے لیے ہمائل۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں"

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ تھام کر جیسے اس نے التجا کی۔

میر اور یلماز بھاگتے ہوئے ان سے دور جانے لگے۔

"تو دیکھو نا اسے...اس کا ہاتھ تھام لو۔"

وہ چونکی۔

"کیا بول رہے ہو تم؟"

"ٹھیک کہہ رہا ہوں۔میری کمی وہ پوری کر سکتا ہے۔تمہارے لئے اگر وہ ہمائل نہیں ہو سکتا تو بچوں کے لیے بابا تو ہو سکتا ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کبھی نہیں"

"بہت ضدی ہو تم..."

"تم سے کم..."

وہ حیران سا ہوا۔

"مجھ سے؟"

"کتنی منتیں کیں میں نے کہ مت جاؤ تم پھر بھی گئے اور کبھی واپس ہی نہیں آئے"

اس نے گہری سانس لی۔

"میرا کردار تمہاری کہانی میں بس اتنا ہی تھا۔اب تمہاری کہانی بہت آگے بڑھ چکی ہے۔میرا انتظار کرنے کی بجائے کہانی کے ساتھ آگے بڑھ جاؤ"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں رکا ہوا ایک ماضی ہوں۔حال اور مستقبل کو سنوارو...ماضی میں جینے والے آگے نہیں بڑھ پاتے"

اس نے پھر سے نفی میں سر ہلایا۔

"تم ماضی نہیں ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ رو دی۔

"کتاب کے صفحوں کو پلٹو دلہ...میں تمہارے ماضی کا ایک کردار تھا۔تمہاری زندگی کے اگلے اوراق پر نا جانے کون کون سے نئے کردار تمہارے منتظر ہیں"

"مجھے کوئی اوراق نہیں پلٹنے مجھے ہمائل چاہیئے۔صرف اور صرف ہمائل"

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ روتے ہوئے جیسے ضد کر رہی تھی۔

"ہمائل پلیز...مجھے اتنی بڑی سزا تو مت دو نا...میرا گناہ کیا اتنا بڑا تھا کہ معافی بھی نہ ملتی"

وہ مسکرایا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے ہٹا کر اپنائیت سے ہونٹوں سے لگایا۔

"تمہیں کوئی سزا نہیں دے رہا زما جانانہ...بس کچھ بھی میرے بس میں نہیں تھا"

ایک ہاتھ اس کے دائیں گال پر رکھتا ہوا اور مسکرایا اور دلہ کو لگا جیسے اس کا سارا جہان اس مسکراہٹ میں سمٹ چکا ہے۔

"اچھا ادھر آؤ۔ایک چیز دکھاتا ہوں"

www.novelsclubb.com

اس کا ہاتھ تھام کر وہ نا جانے اسے کہاں لے کر چل پڑا۔

وہ کوئی وادی سی تھی جہاں جھیل، خوبصورت مناظر اور پر سکون سا ماحول تھا۔

"وہاں دیکھو"

اس نے اشارہ کیا تو دلمہ نے اسی جانب دیکھا۔

بچے ہمائل کے ساتھ ہی وہاں ان سے کچھ فاصلے پر کھیل رہے تھے۔

کبھی وہ ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا کبھی وہ دونوں اس کے پیچھے۔ وہ ان کو گدگدی کر رہا تھا، پیار کر رہا تھا۔ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔ وہ دونوں اس کے ساتھ بے حد خوش تھے۔ ان کے قہقہوں کی آوازیں ان تک آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ دیکھ رہی ہو؟ میرا ہی دوسرا ورژن؟ وہ شامل ہے..."

وہ دم سادھے انہیں دیکھتی گئی۔ ہمائل کے ہاتھ پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔

"وہ میری کمی پوری کر سکتا ہے۔شاید اسی لیے اللہ نے میرا اور اس کا چہرہ ایک جیسا بنایا تھا۔میں نہیں آ سکتا لیکن تم شامل کو کہیں مت جانے دینا۔بچوں کو اس کی ضرورت ہے، تمہیں اس کی ضرورت ہے"

اس کے آنسو سیلاب کی طرح رواں تھے۔

"میرے بچوں کو پلیز اس محرومی سے بچالو۔میں ان دونوں کی آنکھوں میں حسرت نہیں دیکھ سکتا"

اس نے ہاتھ کی گرفت مزید مضبوط کی اور ہونٹ بھینچے۔

"بس ایک بات یاد رکھنا لیونی"

اس نے اس کے کان کے قریب سرگوشی سی کی۔

"زہ تاسرہ مینہ کوم..."

اذان کی آواز نے اس کی نیند توڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ یک دم اٹھ بیٹھی۔

یوں لگ رہا تھا وہ آس پاس ہے۔وہ یہیں تھا وہ پورے وثوق سے کہہ سکتی تھی۔اس کی خوشبو جیسے اسے محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے سر گھٹنوں پر رکھ دیا اور رو دی۔کاش وہ اسے روک سکتی۔کاش کبھی وہ خواب ٹوٹتا ہی نہیں۔

دروازے کی دستک نے اسے چونکایا تو اس نے فوراً آنسو پوچھے۔

"مے آئی کم ان"

وہ مسکرا دی۔

"یس کم ان"

وہ دونوں نیند سے بھری ہوئی آنکھیں لیے اس کے پاس آ چکے تھے۔اس کے دائیں بائیں جانب بیڈ پر لیٹتے ہوئے انہوں نے اس کی گود میں سر رکھ دیے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟ابھی سے کیوں اٹھ گئے؟"

دونوں کے بالوں میں پیار سے انگلیاں چلاتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی ناتو میں نے مازی کو جگادیا"

میر نے شرارتی سے انداز سے کہاتو وہ بھی ہنس دی۔

"ایسے نہیں کرتے۔اسے تو سونے دیتے۔خیر کیا مسئلہ تھا کیوں نیند نہیں آرہی ہمارے اداکار کو؟"

وہ کچھ پریشان سا ہوا۔

"بابا ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟"

اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔کچھ پل خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"بولیں نا ماما۔سب کے بابا ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ہمارے بابا کیوں نہیں؟مجھے ان پاس سونا ہے۔آپ ان کو کال کریں نا ابھی"

www.novelsclubb.com

وہ لاجواب سی ہوئی تھی۔

"بیٹا وہ اس وقت نہیں آ سکتے نا"

"کیوں؟"

"بس نہیں آ سکتے"

"لیکن کیوں؟"

میر اور اس کے مشکل سوالات۔

"ماما بولیں نا؟ بابا کیوں نہیں آ سکتے؟"

www.novelsclubb.com

"چلو اٹھ ہی گئے ہو تو نماز پڑھ لیتے ہیں"

موضوع بدلنے کے لیے اس نے کہا تو دونوں جھٹ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔انہیں وضو کروانے کے بعد اس نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر نماز کی نیت کر لی۔اسے بار بار رونا آ رہا تھا جسے وہ چھپا رہی تھی۔بچے معصومیت سے اس کو دیکھ کر ہر چیز کی نقل کر رہے تھے۔

دعا مانگتے وقت اس نے دعا کی کہ اس کے لیے فیصلہ کرنا آسان کر دیں۔بچے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کچھ مانگ رہے تھے۔اسے ان کی معصومیت پر بہت پیار آیا۔

"میرے بچوں کو پلیز اس محرومی سے بچالو۔میں ان دونوں کی آنکھوں میں حسرت نہیں دیکھ سکتا"

اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"میرو..."

"جی ماما"

اس نے دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور پیار کیا۔دو چیزوں میں سے ایک کو چننا تھا۔محبت یا مامتا۔

"آپ کو بابا اپنے پاس چاہیئیں؟"

میر نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے بھی فرینڈ چاہئیے۔ماماوہ بہت اچھے ہیں"

اس نے ہونٹ بھینچے۔

"بابا آپ کو ضرور ملیں گے"

دل تار تار ہو گیا مگر اس نے مامتا کو چنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"غازیان بند کر دو یہ بکواس۔ایک دفعہ پہلے منع کیا تھا نا؟ پھر وہی موضوع؟ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔میں ایسا نہیں کر سکتا"

وہ بہت غصے میں آ گیا تھا۔

"کیا برائی ہے اس میں؟ پہلے بھی تو تم دملہ کو چاہتے تھے نا"

اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روکا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہیں چپ کر جاؤ۔اس محبت نے مجھ سے میرے بھائی کو چھین لیا"

اس کی آواز لڑکھڑا سی گئی۔

"اس میں دملہ کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن میں تو قصوروار ہوں نا؟"

وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

"جو کچھ ہو چکا ہے اسے بھول جاؤ۔کسی کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ہمائل کو جانا ہی تھا وہ چلا گیا۔قسمت میں اس کی اتنی ہی زندگی لکھی تھی۔آگے کا سوچو۔بچوں کا سوچو"

وہ اس کی جانب بڑھا اور مٹھیاں بھینچیں۔

"بچے میری جان ہیں، میری ذمہ داری ہیں اور اس کے لیے مجھے دملہ سے نکاح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں ویسے بھی ان کی کفالت کر سکتا ہوں"

غازیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"بچوں کے تو چاچو ہو لیکن دملہ کے گھر کس حیثیت سے رہو گے؟ کبھی سوچا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے؟"

"تم نے کبھی سوچا ہے کہ وہ کیا سوچے گی جب اسے حقیقت پتا چلے گی؟ وہ سمجھے گی کہ میں اپنے ہی بھائی کے راستے سے ہٹنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ سمجھے گی میں اسی انتظار میں تھا کہ ہمائل مر جائے"

غازیان نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم غلط سوچ رہے ہو۔ وہ ایسا کچھ نہیں سوچے گی"

www.novelsclubb.com

"میں اپنی اس حرکت پر آج تک شرمندہ ہوں۔ میں اسے حاصل کرنا چاہتا تھا مگر یہ تب کی بات ہے جب وہ ہمائل کی بیوی نہیں تھی۔ میں اسی دن یہاں سے چلا گیا تھا جب مجھے پتا چلا تھا کہ وہ ہمائل کے نکاح میں ہے تاکہ اس کی غیرت پر حرف نہ آئے۔ اس پر مجھے غصہ تھا مگر ساتھ ساتھ خود سے بھی شرمندہ تھا کہ لوگ کیا کہیں گے اور اب تو بلکل بھی نہیں۔ وہ میرے لیے

قابلِ عزت ہے۔میرے بھائی کی امانت ہے۔اگر وہ چاہتی ہے تو اس کی شادی کسی کے ساتھ بھی اچھے انسان سے کروادو لیکن میں نہیں کر سکتا۔میں ہمائل کے آگے شرمندہ نہیں ہونا چاہتا"

دملہ نے اسی وقت کمرے میں قدم رکھا تھا۔

وہ اس کا آخری جملہ سن چکی تھی۔

"کسی اور سے کروادوں تاکہ وہ دملہ کو بچوں اسے الگ کر دے؟ یا اگر بچوں کو ساتھ رکھ بھی لے تو تم پھر کس حیثیت سے ان سے مل سکو گے؟اس کا جو بھی شوہر ہو گا وہ اس بات کو قبول کرے گا کہ اس کے مرحوم شوہر کا ہمشکل اس سے اور بچوں سے آکر ملے؟ کیا گارنٹی دو گے کہ وہ بچوں سے تم کتنا یا ہمائل جتنا پیار کرے گا؟"

وہ تعجب سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"بھتیجے ہیں وہ میرے۔کون روک سکتا ہے مجھے؟"

www.novelsclubb.com

"دلمہ کا شوہر روک سکتا ہے۔وہ بچے تمہیں بابا کہتے ہیں۔چاچو نہیں سمجھتے۔جب ان کو اس قسم کی عجیب زندگی گزارنے پر تم لوگ مجبور کروگے جس میں ماں اور باپ الگ الگ رہتے ہوں۔ماں کا شوہر الگ ہو لیکن وہ بابا کسی اور کو بولتے ہوں تو کیا اثر پڑے گا ان پر؟ کوئی بھی دوسرا شخص بیوی کی پہلی اولاد کو قبول نہیں کرے گا"

دلمہ نے گہری سانس لی۔

"میں یہ نہیں کر سکتا غازی پلیز مجھے ہمائل کا مجرم مت بناؤ۔وہ ہمائل کی امانت ہے۔اس کے بارے میں ایسا سوچنا میری غیرت پر لعنت ہو گی"

www.novelsclubb.com

وہ چلتے ہوئے ان تک آئی تو وہ چونکا۔صبح صبح پہلے غازیان کا آنا اور اب دلمہ کا یوں بغیر بتائے آجانا چونکانے والی بات ہی تھی۔

"اپنے بھائی کا آخری پیغام سن لو۔پھر کوئی فیصلہ کرنا"

اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا اور ہاتھ میں موبائل تھا جو وہ اسے تھما رہی تھی۔کچھ نہ سمجھتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر آن کیا۔

بیک گراؤنڈ پر تصویر ان دونوں بھائیوں کی تھی۔ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کیمرے کی جانب دیکھ کر بھرپور مسکراتے ہوئے۔اسے یاد تھا۔وہ تصویر تاشو نے کھینچی تھی۔اس کی آنکھوں میں نمی ابھری۔

"واٹس ایپ کھول کر اپنا دبئ والا نمبر نکالو جس سے تم نے ہمائل کو بلاک کر رکھا تھا ۔آسٹریلیا والا بعد میں کھول کر دیکھ لینا"

www.novelsclubb.com

اس کی بات مانتے ہوئے اس نے اپنا نمبر تلاش کر کہ چیٹ کھولی۔

آخری وائس نوٹ بھیجا گیا تھا جس پر سنگل ٹک لگی ہوئی تھی۔

وہ جان چکا تھا کہ وہ ہمائل کا فون ہے۔

اس نے ہمت کرتے ہوئے اس کا آخری پیغام پلے کیا۔

وہ آواز گونجی جسے سنے ہوئے جیسے صدیاں بیت چکی تھیں۔ مگر وہ بہت آہستہ بول رہا تھا۔ جیسے بہت تھکن زدہ ہو، بہت تکلیف میں ہو۔

"مجھے پتا ہے تم نہیں سنو گے "

شامل کو لگا اس کا دم گھٹ جائے گا۔ وہ اس کے آخری الفاظ تھے۔ اس کے دنیا سے چلے جانے سے کچھ لمحے پہلے۔

"پھر بھی آخری امید ہے۔ میری دلمہ کا خیال رکھنا۔ اپنی اولاد تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔ اس سے نفرت مت کرنا۔ اسے تکلیف پہنچے گی تو مجھے تکلیف پہنچے گی۔"

اس کے مشکل سے سانس لینے کی آواز گونجی تو اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

"سب کا خیال رکھنا"

اور میسج ختم ہو گیا۔

شامل لڑکھڑا سا گیا تو غازیان نے اسے سنبھالا۔

پولیس کی کاروائی کے بعد اس کا فون واپس لوٹایا گیا تھا جو غازیان نے دملہ کے حوالے کرنا مناسب سمجھا تھا۔

"میں کیسے نفرت کر سکتا ہوں ان دونوں سے ہمائل؟ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا؟"

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھتا چلا گیا۔اس نے کئی میسجز کر رکھے تھے۔حالانکہ اسے پتا تھا وہ سنتا نہیں،اس کا نمبر بلاکڈ تھا پھر بھی اسے یقین تھا کہ یہ پیغامات شامل تک ضرور پہنچیں گے۔

"اسی لیے تمہیں کہا ہے شامل...اس کی آخری خواہش کا احترام کرو"

غازیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"مجھے تم سے کچھ باتیں کلیئر کرنی تھیں۔اگر تم ان شرطوں پر راضی ہو تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں"

www.novelsclubb.com

دملہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

ان نے کچھ دیر کا توقف کیا۔

شامل نے نم آنکھوں اور زخمی دل کے ساتھ اس کی جانب دیکھا۔

"جب تم ذہنی طور پر تیار ہو گئے تو مجھے بتا دینا۔ نکاح یہاں نہیں لاہور میں ہو گا۔ ہمارے اپنے گھر میں۔ حق مہر میں مجھے وہی لاہور والا گھر چاہیئے۔ وہ گھر میرے دونوں بچوں کے نام ہو گا۔ تاکہ آئندہ کوئی ان کے سر سے چھت نہ چھین سکے"

وہ پھر سے رکی۔

"مجھے اور بچوں کو تم نکاح کے بعد سوات والے گھر لے کر جاؤ گے"

اس کی اس شرط پر غازی بھی حیرت زدہ رہ گیا۔

"دملہ؟ وہاں کیوں؟"

"میں وہاں جانا چاہتی ہوں جو میرے بیٹوں کا آبائی گھر ہے، ان کے باپ کا گھر۔ اسے جگہ سے ہی مجھے اپنی کھوئی ہوئی عزت واپس چاہیئے۔ مجھے ان سب نے ذلیل کیا، رسوا کیا جب میرا شوہر میرے ساتھ نہیں رہا تھا۔ اب میں اپنے شوہر کے ساتھ ہی وہاں واپس جانا چاہتی ہوں۔ اپنا اور اپنے بچوں کا حق واپس لینے"

اس کی آنکھوں میں ایک نئی سی چمک تھی۔ صبح جب اس نے غازیان کو فون پر کہا تھا کہ وہ شادی کے لیے راضی ہے تو اسے خوشی سے یقین ہی نہیں آیا تھا۔ وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہمائل فاروق خان"

کتبے پر لکھے نام پر نا جانے اس نے کتنی دفعہ ہاتھ پھیرا تھا۔

گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی وہ نا جانے کتنی دفعہ روئی تھی۔

"آئم سوری..."

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی اور شامل کچھ فاصلے پر شرمندہ نگاہیں لیے کھڑا تھا۔

"مجھے یہ کرنا پڑے گا۔ میں تم سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتی ہوں لیکن شاید ماں ہوں نا تو اولاد کی محبت غالب آگئی۔ کاش ہماری زندگیاں ایسی نہ ہوتیں ہمائل۔ کاش تم مجھ سے کبھی دور نہ جاتے..."

وہ شامل کو بھی رولا رہی تھی۔

"میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا دن بھی آئے گا"

وہ وہاں سے جانا بھی نہیں چاہ رہی تھی اور رکنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا"

www.novelsclubb.com

وہ زیادہ دیر وہاں رک نہ پائی۔اسے لگ رہا تھا اگر وہ وہاں رکی تو اس کا فیصلہ بدل جائے گا۔شامل شرمندہ نگاہوں سے گھٹنوں کے بل اس کی قبر کے ساتھ بیٹھا۔

"اچھا نہیں کیا تو نے یار..."

وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"میں نے ایسا نہیں چاہا تھا۔کاش اس قبر میں تمہاری جگہ میں ہوتا اور تم اپنے بچوں کے پاس ہوتے،اپنی دلہ کے پاس ہوتے۔"

آنسو پوچھتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تم سے پوچھوں گا ضرور کہ میرے ساتھ یہ کیوں کیا؟"

بڑے دونوں بھائی واپس جا چکے تھے تو اس لیے گھر پر نوکروں کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔اس کے سارے بلز، سکول کی بقایا فیس وغیرہ کلیئر کروانے کے بعد وہ اسے لاہور واپس لے آیا تھا۔غازی نے بچوں کو کسی دوست کے گھر کچھ دیر کے لئے چھوڑا اور خود گھر میں ہی نکاح خواں اور گواہان کا بندوبست کیا۔

اس گھر میں جس میں اس نے زندگی کے خوبصورت ترین لمحات گزارے تھے وہ اس میں چھ سال بعد قدم رکھ رہی تھی۔وہاں ہر قدم پر ہمائل کا عکس نظر آتا تھا۔لان میں بیٹھے

ہوئے، کچن میں، سیڑھیاں چڑھتا ہوا، اس کے لیے کھانا بناتا ہوا، اسے ستاتا ہوا۔ وہ ہر جگہ موجود تھا۔ وہ کمرہ جہاں وہ دونوں رہا کرتے تھے۔ اس میں ابھی بھی اس کا عکس جیسے چلتا پھرتا نظر آیا تھا۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا، بال سنوارتا ہوا، یونیفارم میں ملبوس دفتر جانے کی عجلت میں تیار ہوتا۔ اس کی مسکراہٹیں، قہقہے سب اسی گھر میں قید تھے۔

مگر دلہ کو اب مضبوط بننا تھا۔ وہ جس راہ پر چل نکلی تھی وہاں سے واپسی ممکن نہیں تھی۔

"یہ نکاح صرف بچوں کی خاطر کر رہی ہوں ورنہ میں کبھی بھی ہمائل کی جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتی"

اس نے واضع الفاظ میں شامل سے کہا تھا۔

"میں جانتا ہوں۔ ہمائل کو میں خود نہیں بھلا سکتا تو تمہیں کیسے منع کر سکتا ہوں؟ میں بھی صرف بچوں کی خاطر یہ قدم اٹھانے پر راضی ہوا ہوں۔ یوں سمجھ لو اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں"

اس نے سکون سا سانس لیا تھا۔

اصل امتحان تب تھا جب نکاح خوان کے الفاظ اس کے کانوں میں پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"دملہ احسن ولد احسن شفیق کیا آپ کو اپنا نکاح شامل فاروق خان کے ساتھ..."

اس کی دھڑکنیں رکیں۔

منظر بدلا، الفاظ بدلے...

وہ ماضی میں پہنچ گئی تھی۔

"دملہ احسن شفیق کیا آپ کو ہمائل فاروق خان کے ساتھ اپنا نکاح بعوض ستر ہزار روپے حق مہر سکہ رائج الوقت قبول ہے؟"

وقت کس قدر ظالم تھا۔

اور کیا اس محبت میں... ہمائل فاروق خان کا بھی تھوڑا سا حصہ ہے؟"

"رونا ہو تو میرا کندھا حاضر ہے، ہنسنا ہو تو میں ساتھ ہنسوں گا، لڑنا ہو تب بھی میں موجود ہوں۔"

یہی تو مسئلہ تھا کہ وہ کہیں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"گر جاتی تو اٹھانے کے لئے میں یہیں موجود تھا۔چوٹ لگتی تو مرہم بھی لگاتا لیکن تمہیں اکیلے اپنے ڈر کو فیس کرنا بھی سیکھنا ہو گا۔ہر دفعہ تمہیں سہارا دینے کے لیے میرا بازو نہیں ہو گا۔ تمہیں گر کر خود اٹھنا بھی ہو گا اور اپنے زخموں پر خود مرہم بھی رکھنی ہو گی"

چھ سال سے وہ خود ہی اس کے بغیر اپنے زخموں پر مرہم رکھتی آئی تھی۔وہ شاید اسی وجہ سے اسے ذہنی طور پر تیار کر رہا تھا۔

"یعنی کہ تم مجھے گرتا ہوا،زخم کھاتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو؟"

"نہیں... تمہیں گر کر اٹھتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔اپنے ڈر سے لڑتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہیں بہادر دیکھنا چاہتا ہوں"

اس کی بہادری جواب دے رہی تھی۔

"زندگی فیری ٹیل نہیں ہے۔ہم یہاں مصیبتوں،آزمائشوں کا مقابلہ تو کر سکتے ہیں لیکن ان سے بلکل بچ نہیں سکتے۔ تمہیں میں یہی سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ تم میرے بغیر بھی

www.novelsclubb.com

بہت کچھ ہو۔بہت بہادر ہو۔اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی ہو تو آئندہ آنے والی آزمائشوں کا کیسے مقابلہ کرو گی؟"

اس وقت جب اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو اس پر بہت غصہ آیا تھا۔

"بات تو مت بدلو۔تم مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔تمہیں ایک بار بھی خیال نہیں آیا کہ..."

"تو اگر میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا جاؤں تو؟"

اس کی یہ بات سن کر اس کا دل سہم سا گیا تھا۔جو چیز وہ تصور کرنے سے بھی گھبراتی تھی اس کا سامنا بھی کیا تھا اور چھ سال سے اس کے بغیر رہ بھی رہی تھی۔

"یہ کیا بکواس ہے؟کہاں جاؤ گے تم؟"

"کہیں نہیں جا رہا بس تصور کروا رہا ہوں کہ اگر مجھے کہیں جانا پڑ جائے اور تمہیں کہا جائے کہ اس وادی میں تمہیں کچھ دن اکیلے سروائو کرنا ہے تو کیا کرو گی؟"

اسے لگتا تھا کہ وہ کبھی کبھی عجیب باتیں کرتا ہے مگر وہ ٹھیک کہتا تھا۔

"مجھے نہیں پتا...اور اگر تمہیں اتنا شوق ہے مجھے چھوڑنے کا تو..."

"شوق نہیں ہے دملہ... تمہیں ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے سکھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اپنے ڈر پر قابو کیسے پایا جاتا ہے"

آج اس کے سارے ڈر حقیقت بن کر اس کے سامنے کھڑے تھے۔

"میرا نہیں ہے قسم سے...ارے کون ہو تم بیٹا ایسے نہیں کہتے چھوڑو..."

اسے وہ لمحات بھی یاد آئے جب سوات میں وہ چھوٹا بچہ اس کے پاس آ گیا تھا۔ غیروں کے بچوں سے پیار کرنے والے نے اپنے بچوں کو گود تک میں نہیں اٹھایا تھا۔

"چپ شہ...چپ شہ..."

اسے اپنی بانہوں میں لیے ہوئے وہ بہت محبت اسے چپ کروانے کی کوشش کرتا رہا تھا۔

"تمہاری مامتا والی فیلنگز کچھ زیادہ ہی اوور فلو ہو رہی ہیں مسٹر اے ایس پی۔اس کے ماں باپ کو ڈھونڈو کہیں ایسا نہ ہو تمہارا ہی نکلے۔اور اگر ایسا ہوا نا تو تم کل کا سورج نہیں دیکھو گے"

اس نے اسے جان بوجھ کر چھیڑا تھا۔

"خدا کا خوف کرو یار۔کیوں مجھ معصوم پر الزام لگا رہی ہو؟ویسے بھی...اگر میرا کوئی بچہ ہوتا تو کیا میں اسے یوں اکیلا چھوڑ دیتا؟اسے اور اس کی ماں کو ساتھ ساتھ رکھتا۔اپنے بچے کو سینے سے لگا کر رکھتا ایسے"

اس نے اس بچے کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

"اور میں اس سے کہتا کہ میر میری جان ہے...میرے دل کا ٹکڑا ہے..."

نہ بیٹوں کو سینے سے لگا سکا تھا نہ ان کی ماں کو ساتھ رکھ سکا تھا۔

وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہونٹ لرزنے لگے۔الفاظ ادا ہی نہیں ہو رہے تھے۔

تین لفظ اور وہ ہمائل کو یاد بھی کرنے کا حق ہمیشہ کے لئے کھونے والی تھی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"ہوں..."

وہ چونکی۔

"دملہ..."

غازیان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تاکہ اسے تسلی رہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں میچیں،لب کاٹے اور مٹھیاں بھینچ لیں۔

ایک طرف ہمائل تھا دوسری طرف میر اور یلماز...

"مجھے بابا چاہیئیں"

اس معصوم خواہش نے سارے یادوں پر غلبہ پالیا تھا۔

اس نے لب کھولے اور آنکھیں میچ لیں۔

"ق...قبول ہے"

"قبول ہے"

"قبول ہے"

تین لفظوں نے اسے کسی اور کے نام لکھ دیا تھا۔

کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کرتے ہوئے اس کا دل تار تار ہوا تھا۔اس دل چاہ رہا تھا وہ وہاں سے بھاگ جائے۔مگر آخر میں ماما جیت گئی اور محبت ہار گئی۔

ہمائل فاروق خان سے شامل فاروق خان تک کا یہ سفر کس قدر اذیت ناک اور تکلیف دہ ثابت ہوا تھا وہ یاد بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا اور شامل سے ملا۔

وہ دلہ کو ایسے حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ ساری دنیا کی خوشیاں قربان کر کہ اگر اپنے بھائی کو واپس لا سکتا ہوتا تو لے آتا۔اسے کوئی خوشی نہیں تھی،وہ شرمندہ تھا۔حد سے زیادہ شرمندہ اور بے بس۔

وہ دلہ کے سامنے تک جانا ہی نہیں چاہتا تھا۔اسے خدشہ تھا کہ اگر اسے سچ پتا چل گیا تو وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گی۔

غازی مہمانوں وغیرہ کو چھوڑنے اور بچوں کو لینے جا چکا تھا۔

شامل صوفے پر نڈھال سا سر پیچھے کی جانب پھینک کر بیٹھا ہوا تھا۔

اس کے چہرے پر زمانے بھر کی تھکن کے آثار نمایاں تھے۔

"صاحب باہر کوئی ملنے آیا ہے"

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"کون؟"

"پتا نہیں جی۔وہ چھوٹی بیگم سے ملنے کوئی دو تین عورتیں آئی ہیں"

چوکیدار نے اسے بتایا تھا۔

"ٹھیک ہے...اس کی کوئی سہیلیاں ہوں گی۔یہاں لے آؤ میں کمرے میں جا رہا ہوں"

وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے میں جا کر لاک لگا لیا۔وہ کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔بہت عجیب شادی تھی جسے نہ لو میرج کہا جا سکتا تھا نہ ارینج۔

www.novelsclubb.com

"بی بی جی...آپ سے کوئی ملنے آیا ہے"

وہ کب سے کمرے میں بند تھی۔ملازمہ کی آواز پر وہ چونکی۔اس نکلے واپس آنے کی اطلاع بھلا کس کو تھی؟

"کون آیا ہے؟"

اس نے آنسو پوچھتے ہوئے سوال کیا۔

"پتا نہیں جی آپ خود آ کر دیکھ لیں"

اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا مگر اب جب وہ گھر میں آ چکی تھیں تو مہمانوں کو واپس بھیجنا مناسب نہیں تھا۔

وہ اٹھی اور واش روم میں جا کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور کپڑے بدل کر کمرے سے باہر آئی۔

لاؤنج میں سناٹا سا تھا۔ کسی کے بولنے کی آواز نہ پا کر وہ وہیں آ گئی۔

اس کے قدم منجمد ہوئے۔

"امی..."

آنسو جن کو وہ چھپا رہی تھی بہہ نکلے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کو دیکھ کر کھڑی ہو گئیں۔وہ بے یقین تھیں۔ بلکل جیسے وہ تھی۔اسے آس پاس کے مناظر بھول گئے۔

"امی..."

وہ بھاگ کر ان سے لپٹ گئی۔وہ بھول گئی کہ وہ بچی نہیں ہے۔بس پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"امی..."

"میری بچی...دلمہ...اوہ میری جان۔میرے جگر کا ٹکڑا۔میری بچی"

وہ بھی خود پر قابو نہیں رکھ پائیں تھیں۔

اسے بار بار دیوانہ وار چومتے ہوئے وہ اتنے سالوں کی دوری کا شاید ازالہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"امی..."

www.novelsclubb.com

وہ بھی ان کے ہاتھوں پر اور چہرے پر والہانہ پیار کر رہی تھی۔

"کہاں چلی گئی تھی تم ہاں؟ ماں کا ایک بار نہیں سوچا؟ میں نے کہاں کہاں دھکے نہیں کھائے۔ پھر دل کی تسلی کے لئے مان لیا کہ تم..."

وہ آگے سے بول ہی نہ سکیں۔ اپنی ماں کے گلے لگ کر اس نے ان سب سالوں کا دل کا غبار نکالا تھا۔

"میری جان... میرے دل کا ٹکڑا"

کافی دیر دونوں ماں بیٹی روتی اور رلاتی رہی تھیں۔

جب وہ ہار کر بیٹھ گئیں تو اس نے ان کی گود میں سر رکھ دیا تھا۔ وہ سالوں کی تھکن دور کرنا چاہتی تھی جو اس زمانے نے اسے دی تھی۔

"میری جان"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے وہ اسے بار بار پیار کر رہی تھیں۔ان کے ساتھ ارتیج اور عائشہ بھی تھیں اسے نظر ہی نہیں آئیں تھیں۔اسے بس اپنی ماں چاہیئے تھی جن کے آنچل کو وہ کتنے سالوں سے ترس رہی تھی۔

"آپی"

شرمندہ سے لہجے میں اس نے آواز دی تو دملہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اجڑی ہوئی سی حالت، کمزور چہرہ اور اپنی عمر سے بڑی نظر آنے والی وہ اس کی بہن تو ہو ہی نہیں سکتی تھی۔

"یہ کون ہے؟"

اس کو جب اس کے کاٹ دار الفاظ یاد آئے تو وہ برداشت نہ کر سکی اور کھڑی ہو گئی۔

"بیٹا...عاشی ہے۔تمہاری بہن..."

وہ آنسو صاف کر کہ ہنسی۔

"بہن؟کون بہن؟میری کوئی بہن نہیں بس ایک بھائی ہے"

انہوں نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"میرا ایک ہی بھائی ہے جس کا نام غازیان عالم خان ہے"

"اوہ کیسی ہوار تیج..."

وہ اس کے گلے ملی۔

"کیسی جا رہی ہے زندگی؟"

اس نے عاشی کو بلکل نظر انداز کر دیا تھا۔

"آپی مجھ سے بات تو"

"یہ آپ کے ساتھ آئی ہیں امی؟ بہت اچھا لگا آپ سے مل کر۔ ویسے آپ ہیں کون؟"

وہ لاجواب اور شرمندہ سی ہو کر چپ ہو گئی۔ وہ جانتی تھی جو تکلیف اس نے اپنی بہن کو پہنچائی تھی وہ ناقابلِ معافی ہے۔

"ماما..."

www.novelsclubb.com

شور مچاتے قہقہوں کی آوازیں ان کے کانوں تک پہنچیں تو سب ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

"ماما..."

پہلے میر آکر اس سے لپٹ گیا پھر یلماز۔

"تم دونوں نے آج بہت ستایا۔ دیکھنا آج میں کیا کرتا ہوں۔"

غازیان ان کو دیکھ کر یک دم چپ سا ہوا۔

"اوہ...اسلام علیکم چچی"

"و...علیکم سلام"

www.novelsclubb.com

ان کی نظر بچوں پر تھی۔

"چوچو نے آج ہمیں بہت تنگ کیا"

میر نے کہا تو دلہ بمشکل مسکرا سکی۔

"بابا کہاں ہیں؟"

دملہ نے کمرے کی جانب اشارہ کر دیا۔

وہ بھاگنے لگے تو اس نے دونوں کو روکا۔

"رکو بیٹا...ان سے تو مل لو"

وہ رک گئے۔

"امی یہ آپ کے نواسے...یہ میر ہے اور یہ یلماز۔ سلام کرو نانو کو"

انہوں نے بے یقین سی خوشی میں منہ پر ہاتھ رکھا اور رو دیں۔

"اسلام علیکم"

"اشمام علیکم نانو"

دونوں ان سے لپٹ گئے۔

عائشہ اور اریج دونوں کی آنکھوں سے اس نے آنسو بہتے دیکھے مگر وہ جانتی تھی دونوں میں سے کس کی آنکھوں کے آنسو ندامت کے تھے اور کس کے خوشی کے۔

www.novelsclubb.com

"میرے بچے...نانو قربان...دملہ...اللہ کا شکر نہیں ادا کر سکتی۔تم سب ٹھیک ہو۔"

انہیں پیار کرتے ہوئے وہ روتی جا رہی تھیں۔

"نانو کیا ہوتا ہے؟"

میر نے سوال کیا تھا۔

"نانو مطلب ماما کی ماما...میری جان...میرے بچے"

انہوں نے انہیں اپنے حصار میں لیا اور خود میں بھینچ لیا۔نا جانے ان کے جگر کے وہ ٹکڑے کہاں کہاں دھکے کھا کر یہاں پہنچے تھے۔انہیں اپنی بیٹی کی تکلیف اذیت پہنچا رہی تھی۔

جب وہ دونوں اس دنیا میں آئے ہوں گے تو وہ اس کے ساتھ نہیں تھیں،جب وہ بیمار ہوتے ہوں گے،وہ ان کو اکیلی سنبھالتی ہو گی۔انہیں اتنے سال وہ اکیلی پالتی رہی یہ احساس ان کی جان نکال رہا تھا۔ارتیج دونوں کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی اور ان کو باری باری پیار کیا۔

"ماما یہ کون ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"یہ خالہ ہیں۔ارتیج خالہ۔ماما کی بہن کو خالہ بولتے ہیں"

اس نے ان کو گلے لگا کر پیار کیا۔

"اور یہ والی لیڈی کون ہیں؟"

ارتیج سے الگ ہوتے ہوئے انہوں نے عائشہ سے متعلق استفسار کیا تھا۔

اس کی مسکراہٹ سمٹی۔

"کوئی بھی نہیں۔غازی بھائی کھانے میں کیا بناؤں؟"

اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں بس میں نکلنے والا تھا تم دونوں کو سنبھال لینا"

"چوچو مت جائیں نا"

بچے اب بھاگ کر اس سے لپٹ گئے۔

"چوچو نہیں نا"

"ہیکل جیکل...میں دوبارہ آؤں گا اپنے بچوں کے پاس ٹھیک ہے؟ابھی جا کر بابا کے ساتھ کھیلو۔اب وہ آپ کے ساتھ ہی رہا کریں گے"

وہ چہک اٹھے۔

"کیا؟ سچی چوچو؟"

"وہ رات کو واپس نہیں جائیں گے؟"

"ہاں آپ کے پاس رہیں گے۔ سچی"

ان کو پیار کرتے ہوئے ان سے الوداعی پیار لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بابا سے پوچھتا ہوں"

میر اس کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں دملہ نے اشارہ کیا تھا۔

"آئی ول مس یو"

یلماز نے معصومیت سے کہا تو غازیان نے اسے اٹھا لیا۔

"چوچو بھی آپ کو بہت مس کریں گے میری جان"

اس کے گال پر پیار دیتے ہوئے وہ دملہ تک آیا۔

"سب کا خیال رکھنا۔اللہ تمہیں ہمیشہ آباد اور خوش رکھے"

اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

یلماز کو اس سے اٹھاتے ہوئے اس نے بھی اسے الوداع کہا۔

امی اللہ کا شکر ادا کر کر کہ نہیں تھک رہی تھیں کہ نہ صرف وہ بلکہ اس کے بچے بھی ٹھیک تھے اور اپنے ہی گھر پر تھے۔اپنے باپ کے گھر پر تھے۔

"تم یہاں کیسے پہنچی بیٹا؟ تمہارے سسرال والوں نے تو کہا تھا کہ تم ان کے ساتھ نہیں رہتی"

اسے پیار کرتے ہوئے امی نے اس کے آنسو صاف کیے۔

"امی..."

www.novelsclubb.com

ان کے ہاتھ تھام کر اس نے انہیں چوما اور تسلی سے بیٹھنے کا کہا۔اپنے دکھ سنا کر وہ انہیں ابھی پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"میں سب کچھ بتاتی ہوں۔بیٹھیں۔پانی وغیرہ منگواتی ہوں۔آپ یہاں پہنچی کیسے؟آپ کو کیسے پتا چلا کہ..."

"میں نے کراچی میں تمہارا پیچھا کیا تھا مگر اتنے دن وہاں تمہارا سامنا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہو سکی۔جب کچھ دن بعد وہاں گئی تو پتا چلا تم لاہور آچکی ہو۔وہاں مجھے شمسہ ملی تھی۔اس نے زیادہ کچھ نہیں بتایا بس یہی کہا کہ تم لاہور میں ہو۔بس کراچی سے واپس آکر میں نے پھپھو کو ساتھ لیا اور قسمت آزمانے یہیں آگئی کہ شاید تم یہاں ہی مل جاؤ۔امید نہیں تھی لیکن دیکھو معجزہ ہو گیا"

اریج نے نم آنکھوں سے ساری روداد سنائی۔

"اچھا کیا"

www.novelsclubb.com

مروتاً مختصر سا جواب دیتے ہوئے وہ امی کے ساتھ بیٹھ گئی تو یلماز اس کی گود میں سر رکھ کر صوفے پر لیٹ گیا۔ دملہ کی ٹھنڈی چھاؤں امی تھیں اور وہ اپنے بچوں کا سکون تھی۔

"کیا ہوا؟ میرا میرو تھک گیا؟"

"اوف ماما..."

اس نے سر پیٹ لیا۔

"میرو نہیں۔ اب تو ہیئر کٹ بھی دوسرا ہے۔"

وہ ہنسی۔

"پتا ہے مجھے کہ یہ بابا کا لاڈلا میرو نہیں بلکہ... یہ تو ماما کا چھوٹا سا بلا مازی ہے۔ ہے نا؟ ہے نا؟"

اسے گدگدی کرتے ہوئے وہ اسے پیار کرنے لگی۔

اس کی کھلکھلاہٹیں ہر طرف گونج رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

امی خوشی کے آنسو لیے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر کہ اس کی نظر اتار رہی تھیں۔اس نے بہت تکلیفیں اٹھائی تھیں۔ان کا یہ سوچ کر ہی دل دہل جاتا تھا کہ اسے مزید کچھ سہنا پڑے۔

عائشہ تھوڑے فاصلے پر کھڑی حسرت سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔جیسے بچہ اپنے پسندیدہ کھلونے کو دیکھتا ہے جسے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔

دملہ کے پاس تو وہ نعمت تھی جس سے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محروم کر دی گئی تھی۔شاید یہ اس کی سزا تھی کیونکہ اس نے دملہ سے یہ نعمت چھیننے کی کوشش کی تھی۔اس کا دل چاہا وہ شرمندگی سے حقیقتاً زمین میں گڑھ جائے۔ان معصوم بچوں کو اس نے مارنے کی تاکید کی تھی؟

سگی خالہ جس نے ان کے ناز اٹھانے تھے اسی نے پیارے سے ان معصوم بچوں کو دنیا میں آنے سے بھی پہلے ختم کرنا چاہا جب وہ یتیم ہو چکے تھے۔جب ان کا باپ اس دنیا میں نہیں رہا تھا۔

"ماما...مازی...دیکھو...بابا کہہ رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے"

میر کی آواز پر انہوں نے اسی سمت دیکھا تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

میر جس کا ہاتھ تھامے وہاں داخل ہوا تھا وہ چہرہ ان کو چونکا دینے کے لیے کافی تھا۔ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس بکھرے سے رف حلیے میں ہمائل کو چھ سال بعد یوں اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ کر انہیں اپنی بصارت پر دھوکہ ہونے لگا۔

"ہمائل..."

امی کے ساتھ ساتھ اریج بھی کھڑی ہوئی تھی۔

"آپ...صاعقہ چچی ہیں نا؟"

بارہ سال کے بعد ان کو پہچاننا اسے تھوڑا مشکل سا لگا تھا۔

"اسلام علیکم چچی۔کیسی ہیں آپ؟"

وہ مسکرا کر بولا تھا۔

ان کی آنکھوں میں بے یقینی کے تاثرات تھے۔انہوں نے دملہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا کیونکہ یوں اچانک اس کے سامنے آجانے سے وہ کنفیوز ہو گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہمائل بھائی؟"

"بابا دیکھیں نانو...ماما کی ماما۔اور وہ خالہ،ماما کی سسٹر"

وہ مروتاً مسکرایا۔

"اسلام علیکم۔کیسے ہیں آپ سب؟"

اس کے چہرے پر شناسائی کی کوئی رمک نہیں تھی۔وہ صرف اس کی امی کو پہچانتا تھا۔بارہ سال کے بعد عائشہ کو دیکھ کر وہ پہچان نہیں پایا تھا۔ارتیج تو اس کے لئے بلکل ہی اجنبی تھی۔

"امی یہ..."

اس نے گہرا سانس لیا۔

"مازی،میرو آپ جا کر سارا گھر دیکھو۔بڑوں کو کچھ بات کرنی ہے"

دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئے۔

"امی یہ ہمائل نہیں شامل ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر رکی۔الفاظ سمجھ نہیں آرہے تھے کہ کیا بولے۔

"آپکا...داماد"

اس نے ان پر ایک اور دھماکا کیا تھا۔

کچھ دیر خاموشی چھاگئی۔کوئی کچھ بولنے کے قابل نہیں تھا۔

نظریں جھکائے اس نے آہستہ آہستہ ہر بات بتادی۔مسکان کی سازش جس نے اسے سسرال میں بھی نہیں رہنے دیا تھا،یلماز کا اغواء اور واپس ملنا اور اب شامل سے نکاح۔

امی صوفے پر ڈھے سی گئیں۔

ان کی لاڈلی بیٹی نے نا جانے کون کون سے دکھ خود پار کیے تھے۔وہ اس کے ساتھ نہیں تھیں جب اسے ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

"میری جان...میری بچی۔مجھے معاف کردو...میں تمہیں ڈھونڈ نہیں پائی"

www.novelsclubb.com

امی کے ہاتھ چومتے ہوئے وہ ان کو تسلی دینے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔شامل نے انہیں حوصلہ دینے کی خاطر پانی لا کر دیا مگر وہ سنبھل ہی نہیں رہی تھیں۔

"میری بیٹیوں کے نصیب..."

وہ ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی۔

"امی...میری پیاری امی..."

ان کا چہرہ ہاتھوں میں لیے وہ انہیں پیار کرتے ہوئے تسلی دے رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا۔براوقت گزر گیا ہے۔وہ میرے حصے کی آزمائشیں تھیں جو اب دور ہو چکی ہیں۔مجھے کچھ نہیں ہوا"

وہ اتنے سال اپنی بیٹی کے لیے تڑپتی رہیں اور ان کی بیٹی اپنی اولاد کے لیے تڑپتی رہی۔

"چچی...میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔ان تینوں کو اب کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"

شامل نے آہستہ سے کہا۔

"آپ ان کی جانب سے بے فکر رہیں۔ میں ان کا خیال رکھنے کے لیے موجود ہوں۔ وہ دونوں ہمائل کے نہیں اب میرے بچے ہیں"

عائشہ ساکت نظروں سے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

"دلمہ کے ساتھ جو کچھ بھی میرے گھر والوں نے کیا اس کے لیے میں پیر پکڑ کر معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا"

ارتج تو بہن کے کارنامے سن کر جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔ ابھی ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس نے یہ سب رقابت میں کیا تھا۔ ہمائل پر نظر ہونے والی بات دلمہ نے نہیں بتائی تھی۔ ارتج اور وہ سب پہلے یہی جانتے تھے کہ مسکان نے بس ابرار کو بھڑکا کر اسے گھر سے نکلوا دیا ہے۔ اس قدر ظلم کی توقع کوئی بھی نہیں کر رہا تھا۔

یہ سب اس کی گیم تھی، صارم سے رابطہ، وہ سارا ڈراما، اسے سسرال سے بھی نکلوا دینا سب کچھ مسکان کا منصوبہ تھا۔ ارتج کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہی پلنے بڑھنے والی وہ بہن اس قدر ظالم بھی ہو سکتی ہے۔

امی کی طبیعت کافی دیر کے بعد سنبھلی تھی۔وہ اسے خود سے الگ ہی نہیں کر پا رہی تھیں۔ان کا بس چلتا تو اس کے سارے دکھ،ساری پریشانیاں خود پر لے لیتیں۔

وہ بھی ان کی گود میں سر رکھے آنکھیں موند گئی تھی۔صدیوں کی تھکاوٹ اسے جیسے دور ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔وہ بچوں کی طرح اس کے سر میں انگلیاں چلا رہی تھیں جیسے وہ میرا اور ماز کے سر میں پیار سے کیا کرتی تھی۔وہ آج بھی ان کے لئے وہی چھوٹی بچی تھی جس کی آنکھوں میں آنسو تک برداشت نہیں ہوتا تھا۔ان کی گود میں سکون ہی سکون تھا۔جیسے پرانے زخم بھرنا شروع ہو گئے ہوں۔

مدتوں بعد میسر ہوا ماں کا آنچل
مدتوں بعد ہمیں نیند سہانی آئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اس کے گھر چھوڑنے کے کچھ عرصے بعد ہی عائشہ کے سسرال والوں نے اپنے اصل رنگ دکھانا شروع کر دیے تھے۔اس کی زندگی بہت مشکل کر دی گئی تھی۔ مگر اسے اپنی غلطی اور گناہ کا احساس تب ہوا جب دو سال پہلے وہ خود ماں بننے والی تھی۔اسے اس حالت میں دلہ بہت یاد آئی تھی۔ کس بے دردی سے اس نے اسے کہا تھا کہ وہ اپنے بچے کا قتل کر دے۔اسے خوف سا محسوس ہونے لگا تھا۔

اس کا خوف حقیقت میں بدل گیا جب کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے اس نے اپنے بچے کو کھو دیا۔اولاد کا دکھ کیا ہوتا ہے اسے اس لمحے سمجھ آئی تھی۔اس کے بعد گھر میں اس کی اوقات کسی پرانے فرنیچر جیسی ہو گئی۔عارش جو پہلے اس کا بہت خیال رکھتا تھا ماں اور بہن کی باتوں میں آ کر بدل گیا۔دو سال پہلے اس نے دوسری شادی کر لی کیونکہ اسے اولاد چاہیئے تھی جو عائشہ اب نہیں دے سکتی تھی۔وہ اپنی دوسری بیوی اور چھ ماہ کی بچی کے ساتھ بہت خوش تھا۔وہ لوگ جرمنی شفٹ ہو چکے تھے۔ کبھی کبھی مروتاً وہ اس سے بات کر لیتا تھا۔اس سے زیادہ اس کی اوقات نہیں تھی۔وہ اتنے سارے رشتوں میں بھی اکیلی ہو گئی تھی۔نہ اولاد تھی نہ شوہر۔اسے

www.novelsclubb.com

دلمہ کی تکلیف کا اب شدت سے احساس ہوتا تھا کہ عارش تو زندہ سلامت تھا، اس کے لوٹ آنے کی اس ابھی باقی تھی مگر دلمہ...

اس کا شوہر تو بے حد محبت کرنے والا شوہر اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور چلا گیا تھا، اس حالت میں اسے سب اپنوں کی ضروت تھی مگر انہوں نے اسے دھتکار دیا تھا۔ الٹا اس کی اولاد کو بھی چھیننے کی کوشش کی تھی۔ وہ راتوں کو جاگ جاگ کر اسے یاد کر کہ روتی تھی کہ ایک دفعہ وہ اگر مل جائے تو اس سے معافی مانگ سکے۔

ابرار کا کاروبار دیوالیہ ہونے کے بعد وہ سب سڑک پر آ گئے تھے۔ گھر، جائیداد سب کچھ بک گیا۔ اسے یہ جان کر شدید تکلیف ہوئی کہ اس کے ابو کا گھر اور ان کی محنت سے کھڑا کیا گیا کاروبار جو ان کے یادگار تھا ان سے چھن گیا ہے۔ امی نے بتایا کہ اس سب کے بعد مسکان اور ابرار کے جھگڑے بھی بڑھنے لگے۔ گھر پہلے ہی بہت تنگ سا تھا جو مزید جہنم بن گیا۔

اسے رکشے میں دھکے کھانے کی اسے عادت نہیں تھی۔ ایک دن سڑک پار کرتے ہوئے تیز رفتار گاڑی نے اسے دور پھینک دیا۔ وہ ٹانگوں سے معذور ہو گئی۔ اب نوکر چاکر اور عالیشان

www.novelsclubb.com

گھر تو تھا ہی نہیں جو اس کا خیال رکھا جاتا۔اس کی امی اسے اپنے گھر لے گئیں تو عائشہ میکے میں آ گئی۔پہلے وہ سسرال والوں کی خدمتیں کر کر کہ آئی تھی یہاں بھائی اور بھتیجے بھتیجی کی۔

امی کو اس نے سب کچھ بتا دیا تھا۔انہوں نے اسے معاف بھی کر دیا تھا مگر دلہ کے لئے وہ دن رات تڑپتی تھیں۔اس کے سسرال والوں نے تو صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ نہیں رہتی آئندہ ان سے رابطہ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

عائشہ کی حالت دیکھ کر اسے تکلیف سی ہوئی تھی۔آخر کار وہ اس کی بہن تھی جو اس کی لاڈلی رہی تھی مگر اس کے الفاظ جو میر اور ماز کے لئے تھے وہ اسے کچھ بھی بھولنے نہیں دیتے تھے۔اسے بہن پیاری تھی مگر اولاد سب سے زیادہ پیاری تھی۔

www.novelsclubb.com

مسکان کی حالت جان کر اسے دلی سکون سا ملا تھا۔وہ انسان تھی فرشتہ نہیں۔نہ ہی اتنی اعلیٰ ظرف تھی کہ ٹی وی ڈراموں کی آخری قسط میں رحم دل ہیروئین کی طرح اسے معاف کر دیتی۔اس عورت نے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔اس کا گھر،اس کی عزت،اس کے بچوں کا

سہارا،ان کے باپ کا نام۔انہیں نقصان پہنچانے کی سازش اور ہمائل سے نفرت...یہ سب وہ بھول ہی نہیں سکتی تھی۔

مسکان کی سزا یہاں ختم نہیں ہوئی تھی۔اسے فالج کا اٹیک ہوا تھا جس کے بعد اس کے چہرے کا دایاں آدھا حصہ بگڑ سا گیا تھا۔دایاں بازو فالج زدہ ہو گیا اور وہ بلکل مفلوج ہو چکی تھی۔نہ ٹھیک سے بات کر سکتی تھی نہ خود سے اٹھ بیٹھ سکتی تھی۔اس کے دونوں بچے اس سے اب خوف کھاتے تھے،اس سے دور بھاگتے تھے۔

دوسروں کی قسمتوں کے فیصلے کرنے والی وہ سفاک عورت اپنے بھائیوں اور بھابھیوں کے رحم و کرم پر پڑی تھی۔وہی باتیں،وہی طنز اب اس کے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا جو وہ کیا کرتی تھی۔اس کا بھی واحد رشتہ ماں اس کا آخری سہارا تھی۔ابرار اس سے ناچاہتے ہوئے بھی رشتہ نبھا رہا تھا مگر اس کی زندگی بھی اجیرن ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

شامل کے کچھ کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔وہ سب خود ہی انجام کو پہنچ گئے تھے۔دل کو انجانا سا سکون بھی ملا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی شامل غصے میں کوئی انتہائی قدم اٹھا لے۔

اسے اور بچوں کو اب شامل کی ضرورت تھی۔

اس نے شکرانے کے نوافل ادا کیے کہ اس کی زندگی میں ہی اس کے مجرموں کو سزا پاتے ہوئے دیکھ چکی ہے۔اتنی جلدی اسے انصاف مل جائے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

وہ لان میں کافی دیر سے امی کے ساتھ بیٹھی تھی۔امی چاہتی تھیں وہ ان کے ساتھ کچھ دن رہے مگر وہ پرانے زخموں کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ ابرار یا عائشہ کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔اسی لیے اس نے امی کو وہاں روک لیا تھا۔بچے اسی خوشی میں اچھل کود کر رہے تھے کہ شامل اب ان کے ساتھ رہے گا۔

"میں نے بہت مشکل راہ چن لی ہے امی...بس دعا کیجے گا میری ہمت نہ ٹوٹے"

انہوں نے اسے پیار کیا۔

"میری بیٹی میری سوچ سے بھی زیادہ بہادر ہے۔جو نیا رشتہ قائم کیا ہے۔اسے پوری ایمان داری سے نبھاؤ۔خود غرضی مت دکھانا"

اس کے ہاتھ تھام کر انہوں نے ایسے سمجھایا۔

"سوری امی..."

اس نے دل میں سوچا۔

"اب میں مزید دکھ نہیں اٹھا سکتی۔اپنے بچوں کی خاطر،بدلے کی خاطر،خود غرض ہی بنوں گی۔ان سب سے مجھ سے میرے شوہر کی چھت چھینی،مجھے بے آسرا کیا،میرے بچوں کے وجود کو گالی بنا دیا۔اب میں ان کو بتاؤں گی کہ اولاد کی تکلیف کیا ہوتی ہے۔آج نہیں تو کل یہ سچ کھل ہی جائے گا اور ان کو یقین بھی آجائے گا کہ میر اور یلماز ان کا ہی خون ہیں۔اور جب یہ ندامت کا احساس ان کو گھیر لے گا۔میں دونوں کو بلکہ تینوں کو ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھین لوں گی"

اس نے حقارت سے سوچا۔

"ہمائل کے بچوں اور شامل سے دوری برداشت نہیں کر سکیں گے وہ لوگ۔ میں ان کو بہت دور لے جاؤں گی جہاں وہ سب ان کی آوازوں کو بھی ترسیں گے"

اپنی بے بسی یاد آیا کرتی تھی تو وہ مزید پتھر دل ہو جاتی تھی۔

"اور پلوشہ... تم بھی کبھی سکون سے نہیں رہو گی"

رات بہت ہو چکی تھی وہ امی کو کمرے میں چھوڑ کر خود بچوں کو دیکھنے چلی گئی۔ آج اسے امی کے ساتھ سونا تھا۔ دل تو اسی چھوٹی بچی کا تھا

جو ہر تکلیف، ہر چوٹ کے بعد ماں سے لپٹ کر روتے روتے سو جایا کرتی تھی۔

شامل کا کمرہ دھیرے سے کھولتے ہوئے اس نے کمرے میں جھانکا تو بہت خاموشی تھی۔ وہ اندر گئی تو کمرے کا حال دیکھا۔ سب کچھ بکھرا ہوا پڑا تھا۔ چادریں، کھلونے، تکیے، رنگ، کلرنگ بکس...

بیڈ کا بھی حشر نشر ہوا پڑا تھا۔ گہری نیند میں سویا ہوا شامل ان دونوں کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھا۔ دائیں جانب یلماز تھا اور بائیں جانب میر۔ دونوں نے اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھے۔

وہ کچھ دیر ان کو دیکھتی رہی۔ اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ یہ منظر تو اس نے تب سوچا تھا جب اسے پہلی بار پتا چلا تھا کہ اس کے آنگن میں کوئی ننھا سا مہمان آنے والا ہے۔ اس نے کیا کیا خواب نہیں سجائے تھے۔ ہمائل کے سنگ ایک مکمل اور خوشحال گھر۔ بچے جن کو ماں اور باپ دونوں کا پیار میسر ہو۔

مگر اس کی وہ خواہش تب پوری ہوئی تھی جب وہ پانچ سال کے ہو چکے تھے۔ اکیلے زندگی سے لڑتے لڑتے وہ بھول گئی تھی کہ ان کو باپ کی بھی ضرورت ہے۔

شامل ان کو اپنے سینے سے لگائے بلکل ہمائل لگ رہا تھا۔ اس کا دل مچلا...

آج جو نکاح ہوا تھا وہ یاد آیا تو اس کا دل پھر سے تار تار ہوا۔ آنسو پھر سے بہہ نکلے۔ وہ ان کے قریب گئی اور کپکپاتے ہاتھوں سے شامل کے چہرے کو چھونے کی کوشش کی مگر پھر ہاتھ

کھینچ لیے۔ اسے اپنے دل پر اب قابو پانا تھا۔ان پر کمبل اوڑھا کر اس نے نائٹ بلب آن کیا اور کمرے کا دروازہ بند کر کہ چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ویسے آپ لوگ شامل کی اتنی دیر سے شادی کیوں کرنا چاہ رہے ہیں؟ مطلب پہلے شادی کیوں نہیں کی؟"

ادھیڑ عمر آدمی اور اسی کی عمر کی عورت مہمان خانے میں ساتھ بی جان اور آغا جان کے ساتھ محوِ گفتگو تھے۔

"اصل میں نوکری، روزگار کی تلاش نے اتنا مصروف کر دیا تھا کہ وہ اس ذمہ داری کو نبھانا ہی نہیں چاہتا تھا۔اب ہم خود چاہتے ہیں کہ وہ گھر بسا لے۔ ساری زندگی یوں تو نہیں نا گزاری جا سکتی"

سب نے بی جان کی بات سے اتفاق کیا۔

www.novelsclubb.com

"اسی لیے ہم چاہتے ہیں کہ بخت خان کی بیٹی گل ورین کا رشتہ شامل کے لیے کرلیں۔اچھی بچی ہے۔دیکھی بھالی اور سلجھی ہوئی ہے۔تمہارے خاندان کی لڑکی ہے۔اگر تم کہو گے تو بات چلاتے ہیں"

ادھیڑ آدمی مسکرایا۔

"جی آپ پہلے شامل سے بات کرلیں ہو سکتا ہے اسے کوئی اور پسند ہو"

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں بات تو ضرور کریں گے کیونکہ میں نے کبھی اس معاملے میں بچوں کے ساتھ زبردستی نہیں کی۔زرتاشہ کے معاملے میں کوتاہی ہوئی تھی لیکن زور زبردستی وہ بھی نہیں تھی۔ابھی تم سے ویسے ہی سرسری سی بات کی ہے۔اگر شامل نہ مانا یا اسے کوئی اور پسند ہوئی تو ہمیں کو ہی اعتراض نہیں ہو گا۔بس وہ گھر بسالے۔ہم صرف اسے خوش دیکھنا چاہتے ہیں"

کافی دیر اسی موضوع پر باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ جانے کے لیے تیار تھے۔خارجی دروازے سے جب وہ دونوں میاں بیوی گھر سے چلے گئے تو اسی لمحے چوکیدار نے ایک اور گاڑی کے لئے دروازہ کھولا تھا۔

وہ گاڑی دیکھ کر مسکرائے۔شامل یوں اچانک واپس آگیا تھا۔ان کے لئے خوشی کی ہی بات تھی۔بی جان اور وہ مسکراتے ہوئے وہیں اس کا انتظار کرنے کھڑے ہو گئے۔

"لو بھئی آگیا تمہارا لاڈلا"

انہوں نے مسکرا کر کہا۔

گاڑی رکی اور اور دونوں اس تک پہنچے۔شیشے سیاہ رنگ کے ٹنٹڈ تھے۔دروازہ کھلا اور ڈرائیونگ سیٹ سے شامل باہر نکلا۔

"اسلام علیکم"

اس نے دونوں سے ملتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم اسلام...بچے"

"آپ کو کسی سے ملوانا ہے"

وہ فوراً ان سے الگ ہوا جیسے عجلت میں ہو۔اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا تو ان کے حواس جیسے سن ہو گئے۔

آنکھیں جیسے دھوکہ دینے لگیں تھیں۔وہ بے یقین تھے۔

حیرت تھی،صدمہ تھا۔

"تم؟"

آغا جان نے بمشکل اپنے حواسوں کو قابو میں کیا۔

وہ پر اعتماد سے گاڑی سے اتری۔

اس کے پیچھے پیچھے جب دونوں بچے اترے تو ان کے حواس صحیح معنوں میں کام کرنا چھوڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

"یہ؟...شامل؟کیا ہے یہ؟"

وہ غصے سے بولے تھے۔

"ادھر آؤ..."

اس نے ایک ہاتھ میں میر کا اور دوسرے میں یلماز کا ہاتھ تھاما۔

"بیٹا سلام کرو۔دادا،دادی ہیں آپ لوگوں کے"

بی جان کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔انہوں نے ہونٹوں کو ہاتھوں سے ڈھک لیا تاکہ سسکیوں کی آواز نہ نکل سکے۔

www.novelsclubb.com

"دادا مطلب بابا کے بابا اور دادی مطلب بابا کی ماما"

انہیں سمجھاتے ہوئے اس نے کہا تو میر نے چہک کر سلام کیا۔یلماز البتہ جھجک رہا تھا۔

"میرے بچے؟ہمائل کی نشانیاں؟"

بی جان نے سوالیہ نگاہوں سے شامل کی جانب دیکھا تو اس نے اثبات نے سر ہلا دیا۔

"میں قربان جاؤں۔میری جان۔میرے بچے"

وہ دونوں کو خود میں بھینچ کر رو دیں۔اتنے سالوں کے بعد وہ اپنے ہمائل کے بچوں سے ملی تھیں جن کے بارے میں پتا ہی نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں؟ کس حال میں ہیں؟ زندہ بھی ہیں یا نہیں؟

وہ ان کے سامنے زندہ سلامت کھڑے تھے۔انہیں دیوانہ وار چومتے ہوئے وہ اپنی سالوں کی دوری کا ازالہ کر رہی تھیں۔

"یہاں سب روتے کیوں ہیں بابا؟"

میر نے سوال کیا تھا۔

"میرے ہمائل کی نشانیاں...میرے بچے۔دادی قربان جائے۔مجھے معاف کر دو۔میرے بچے میری زندگی"

www.novelsclubb.com

ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے وہ شامل اور دملہ کو بھی دل برداشتہ کر رہی تھیں۔اس پورے گھر میں وہ واحد تھیں جنہوں نے اس پر ایک لمحے کے لیے بھی شک نہیں کیا تھا۔آخر تک وہ اس کی ڈھال بنی رہی تھیں۔ان سے اسے کوئی مسئلہ تھا ہی نہیں۔

"بابا...یہ کیوں رو رہی ہیں؟"

"شامل یہ سب کیا ہو رہا ہے؟کیوں بول رہے ہیں یہ تمہیں بابا؟کہاں سے اٹھا کر لائے ہو ان کو؟"

دملہ نے اپنے آنسو کھینچ لیے۔وہ بااعتماد کھڑی رہی کیونکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔

"یہ میرے بچے ہیں تو ظاہر سی بات ہے مجھے ہی بابا بولیں گے۔"

وہ پر سکون سے انداز میں بولا تھا۔

ان کو دیکھ کر ارباز بھی وہاں آ پہنچا تھا۔

"تمہارے بچے؟ہوش میں تو ہو؟یہ عورت..."

"یہ عورت میری بیوی ہے اور اس گھر کی بہو ہے"

اس نے ان پر بم پھوڑا تھا۔

"کیا؟...دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا؟"

ارباز دھاڑا تو یلماز دملہ کے پیچھے چھپ سا گیا۔اسے اونچی آواز سے آج بھی ڈر لگتا تھا کیونکہ وہ آوازیں اسے اسد کی یاد دلاتی تھیں۔

"لالہ پلیز آواز آہستہ رکھیں۔بچے سہم جاتے ہیں"

ان کو اس پر بہت غصہ آرہا تھا۔اچانک وہ ان کے سروں پر یہ دھماکہ کر دے گا ان کو یقین نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دملہ بچے"

بی جان نے اس کو گلے سے لگا لیا۔

"کہاں چلی گئی تھی تم؟ہاں؟اپنی بی جان کی یاد نہیں آئی؟اوران کو کیوں دور رکھا ہم سے؟میرے جگر کے ٹکڑوں کو کیسے دور رکھا تم نے؟مجھ پر تو تھوڑا سا ترس کھا لیتی"

اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انہیں گلے لگایا۔

"سانگہ کیا کر رہی ہو؟یہ ہمائل کے بچے نہیں ہیں"

آغا جان نے ان کو غصے سے سمجھانا چاہا کہ ان سے دور رہیں۔

" صحیح کہا آپ نے۔یہ ہمائل کے نہیں اب میرے بچے ہیں۔اور یہ عورت میری بیوی ہے۔ہمائل کی بیوہ اور اس کے یتیم بچوں کے ساتھ آپ لوگوں نے جو چاہا کیا کیونکہ وہ خود جوان کی حفاظت کے لیے موجود نہیں تھا۔مگر میں ابھی زندہ ہوں۔میرے ہوتے ہوئے آپ میرے بچوں کو یا میری بیوی کو بے عزت نہیں کر سکتے۔"

ارباز شامل کی جانب بڑھا تو آغا جان نے اسے روکا۔

"تم ہمارے اعتماد کو کس طرح ٹھیس پہنچا سکتے ہو شامل؟"

وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔

"اسی طرح جس طرح آپ نے ہمائل کے اعتماد کو ریزہ ریزہ کر دیا"

ارباز نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو اس نے تمہیں پٹی پڑھائی ہے۔ تمہاری غیرت پر تف ہے جو ایک گھر سے بھاگی ہوئی عورت کو..."

"بس...ایک اور لفظ نہیں"

اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو متنبہ کیا۔

"لالہ آپ بڑے ہیں میرے لیے قابل عزت ہیں لیکن اگر اس گھر میں کسی نے میری بیوی کے ساتھ یا میرے بیٹوں کے ساتھ بد سلوکی کی تو میں برداشت نہیں کروں گا"

آغا جان نے حقارت سے دملہ کو دیکھا جو پر سکون سی کھڑی تھی۔

"میں نے تمہیں اپنی بیٹی مانا لیکن تم نے میرا گھر توڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ بولو کیا چاہیئے اب تمہیں؟ ہمارے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے"

وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"شامل تو ہے نا؟ مجھے شامل چاہیئے تھا، لاہور والا گھر چاہیئے تھا سو میں نے دونوں چیزیں لے لیں۔ اب لاہور والا گھر اور آپ کا بیٹا دونوں میری ملکیت ہیں۔ آخر اتنی بری عورت ہوں۔ اتنا سا تو حصہ بنتا تھا نا۔"

اسے اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ جو مرضی سوچیں۔

"دملہ... بچے۔ یہ کیا بول رہی ہو؟"

"ٹھیک کہہ رہی ہوں بی جان۔ بہت بری عورت ہوں نا میں۔ آپ کے نام پر دھبہ ہوں، آپ لوگوں کی عزت میں نے دو کوڑی کی کر دی۔ تو مجھ جیسی عورت سے کچھ بھی توقع رکھیے"

انہوں نے اسے افسوس سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری آنکھیں تمہارے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہیں بچے"

وہ ان سے نظریں چرا گئی۔

"ابھی کے ابھی اسے طلاق دو اور باہر نکالو ان کو..."

اس نے میر کو اٹھا کر پیار کیا اور آغا جان کی بات کو جیسے نظر انداز کر دیا تھا۔

"یہ آپ کا اصلی گھر ہے۔آپ کے بابا کا گھر ہے۔آؤ وزٹ کرواتا ہوں"

اس نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"نکلو ابھی کے ابھی"

"آغا جان اگر یہ تینوں یہاں سے نکلے تو میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا اور آپ جانتے ہیں اگر میں گھر سے گیا تو واپس نہیں آؤں گا"

اس کا جواب انہیں شاک زدہ کرنے کو کافی تھا۔وہ سبھی جانتے تھے کہ اگر وہ یہ بات کہہ رہا ہے تو سچ کہہ رہا ہے۔وہ انہیں چھوڑ کر حقیقت میں چلا جائے گا کیونکہ وہ یہ کام پہلے کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری بات سنائی نہیں دے رہی؟ یہ تینوں یہاں نہیں رہ سکتے..."

"یہ کہیں نہیں جائیں گے"

جواب شامل نے نہیں بی جان نے دیا تھا۔

"سانگہ؟ تم کیسے؟"

"میں اتنے سال میں اپنے بیٹے کی پرچھائی دیکھنے کے لیے تڑپتی رہی۔ میں نے سب کی منتیں کیں کہ دملہ کو ڈھونڈیں مجھے اپنے ہمائل کے بچے اپنی آنکھوں کے سامنے چاہیئے تھے مگر کسی نے میری بات نہیں سنی، کسی کو میری تکلیف نظر نہیں آئی۔ آپ کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہو گی مگر میں ماں ہوں مجھے اپنے بچے کی نشانیاں خود سے دور اب کسی صورت گوارا نہیں ہیں۔ نہ ہی اب میں شامل سے دور رہ سکتی ہوں۔ بہت اچھا کیا اس نے دملہ کو اپنا کر، اس کا مقام واپس دلا کر..."

پہلی بار انہوں نے فاروق خان کے خلاف کوئی بات کی تھی۔ ان کی محبت مثالی ہوا کرتی تھی۔ ان کے درمیان کسی بات کو لے کر ان کے بچوں نے کبھی اختلاف رائے نہیں دیکھا تھا مگر

آج وہ ان کے خلاف دملہ کے ساتھ کھڑی تھیں۔وجہ صرف ایک تھی۔اولاد کی محبت،اس کی تکلیف اور جدائی۔

یہاں بھی ایک بار پھر اولاد کی محبت شوہر کی محبت پر غالب آئی تھی۔

"بی جان آپ اس لڑکی کی طرف داری میں..."

"چپ بلکل چپ"

انہوں نے بلند آواز میں ارباز سے کہا تھا۔

"دملہ تم ان کو لے کر اندر جاؤ..."

بی جان نے اسے کہا۔

"جاؤ میرا بچا ماما آپ کو گھر دکھاتی ہیں"

دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنے آنسو صاف کیے۔

دملہ ان کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب چل دی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں فاروق کہ آپ کسی معصوم کی جان کبھی نہیں لیں گے مگر آپ کو ہمائل کی قسم ہے کہ آپ ان بچوں کو اور دملہ کو کچھ نہیں کریں گے"

وہ حیرت و افسردگی سے اپنی بیوی کی دیوانگی سی دیکھ رہے تھے۔ وہ ان کو سخت الفاظ پہلے بھی نہیں کہتے تھے مگر اب تو مزید احتیاط سے کام لینا پڑتا تھا کیونکہ ان کی طبیعت کچھ دنوں سے ویسے ہی خراب تھی اب دملہ کی وجہ سے ایک اور مسئلہ آ کھڑا ہوا تھا۔

"کان کھول کر تم سن لو ارباز...اگر تم نے یا گلباز نے میرے میر کے بچوں کے ساتھ کچھ غلط کرنے کا سوچا بھی تو میں قیامت والے دن کہہ دوں گی کہ میرے صرف دو ہی بیٹے ہیں۔ ہمائل اور شامل"

www.novelsclubb.com

وہ شاک زدہ نظروں سے کبھی شامل کو دیکھ رہا تھا کبھی بی جان کو۔

"ان بچوں کو وہی مقام ملے گا جو تمہارے بچوں کا ہے۔ یہ دونوں کسی صورت بالاچ سے کم تر نہیں ہیں۔ یہ میرے میر کے بچے ہیں جنہیں تم سب نے دھتکار دیا۔ تم سب لوگ اندھے ہو جن کو ان کے معصوم چہروں میں ہمائل کی پرچھائی نظر نہیں آ رہی"

وہ دل برداشتہ سی ہو رہی تھیں تو شامل نے انہیں سہارا دیا۔

"بی جان سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ میر آپ کے پاس واپس آ گیا ہے۔ وہ دونوں میری ذمہ داری ہیں۔ میں وعدہ کر رہا ہوں نا۔ آپ کا ہمائل اب آپ سے دور نہیں جائے گا۔ کوئی میرے بچوں کو کچھ نہیں کر سکتا۔"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس نے ارباز کی جانب معنی خیز اور تنبیہ کرتی نظروں سے دیکھا تھا۔

"اندر چلیں۔ ان کے ساتھ خوب باتیں کریں انہیں پیار کریں۔ اپنے دل کو ٹھنڈک پہنچائیں۔ آپ کا ہمائل واپس آیا ہے بی جان۔ آج کوئی بھی نہیں روئے گا"

اس کے ان کے آنسو صاف کر کہ ان کے سر پر بوسہ دیا۔

"ہمائل... ہاں وہ میرے ہمائل ہیں نا۔ چھوٹے ہمائل"

اس کا ہاتھ تھامے وہ گھر کے اندر جانے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"آغا جان یہ عورت..."

انہوں نے اسے اشارے سے روکا۔

"جذباتی قدم مت اٹھانا۔ تمہاری ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسے مزید کوئی صدمہ مت پہنچانا۔اور شامل... میں اسے دوبارہ نہیں کھونا چاہتا۔ میرا بیٹا مجھے اسی گھر میں چاہیئے"

وہ کچھ سال پہلے والے فاروق خان ہوتے تو شاید شامل کو بھی گھر سے باہر نکال دیتے مگر زرتاشہ اور ہمائل کی جوانی کی موت نے ان کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔ وہ کسی اور کی جدائی کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔

ارباز نے تو جیسے تیسے ضبط کر لیا تھا مگر اصل مسئلہ گلباز کا تھا جسے اپنے غصے پر کوئی قابو نہیں تھا۔ اگر اسے پتا چلتا تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیتا۔

"شامل کو فی الحال پریشر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ نا جانے اس عورت نے اسے کیا کیا پٹیاں پڑھائی ہیں۔ اس کی آنکھوں پر بندھی وہ پٹی ہمیں آہستہ آہستہ اتارنی ہو گی۔"

"اور وہ جو اپنے بچے لے کر ہمائل سے منسوب کرنے آگئی ہے وہ؟"

انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"بچوں کو تم کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔اس عورت کے گناہوں کا وہ نتیجہ تو ہو سکتے ہیں مگر ذمہ دار نہیں۔کچھ دن یہاں رہ لینے دو۔اپنی ماں کے ساتھ ہی واپس جائیں گے جب شامل کی اس سے جان چھوٹ جائے گی"

ارباز مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔اس کے پاس ان کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کمرہ آج تک اسی طرح تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔ہمائل کی چیزیں وہیں تھیں بس اس کی چیزیں نہیں تھیں۔آنسوؤں پر ضبط کرتی ہوئی وہ ہر چیز کو چھو کر جیسے گزرے لمحات محسوس کرنے لگی۔کھڑکی کھول کر باہر دیکھا تو وہ جھیل سی نظر آئی جہاں وہ شام کو اکثر بیٹھا کرتے تھے۔اسے ہمائل کے اور اپنے قہقہوں کی آوازیں اسی طرح آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

"ماما دیکھیں بابا اور ان کے ساتھ بھی بابا؟"

ہمائل اور شامل کی ایک ساتھ تصویر دیکھ کر وہ کنفیوز ہوئے تھے۔

"بیٹا یہ بابا اور ان کے بھائی ہیں بلکل جیسے آپ اور میرو"

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے شامل نے یلماز کا سوال سنتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"تو یہ کہاں ہیں؟"

اگر وہ دونوں خود ایک دوسرے کے ہمشکل جڑواں نہ ہوتے تو شاید ان کو سمجھانا مشکل ہوتا کہ بابا اور چاچو ایک جیسے کیوں دکھائی دیتے ہیں۔

وہ مسکرا کر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا اور اس کے ہاتھ سے تصویر تھامی۔

www.novelsclubb.com

"یہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں"

"جیسے آپ گئے تھے بابا؟"

میر نے جھٹ سے سوال کیا تھا۔

"ہاں"

اس کے پاس اس سے زیادہ جواب نہیں تھا۔

"آپ ان کو واپس بلا لیں نا۔"

وہ زخمی سا ہنسا۔

"کاش ایسا ممکن ہوتا۔"

"آپ مس کرتے ہیں اپنے مازی کو؟ جیسے میں مازی کو کرتا تھا؟"

اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔

میر کو سینے سے لگاتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بہت مس کرتا ہوں اس کو...بہت زیادہ"

"تو آپ ان کو واپس بلا لیں نا۔"

یلماز نے 'مشورہ' دیا تھا۔

دوسرا ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے اسے بھی اپنے حصار میں لے کر پیار کیا۔

"اچھا چلو...ابھی تو آپ لوگ تھک گئے ہو گے۔ابھی سو جاؤ۔میں گاڑی سے سامان نکلواتا ہوں پھر یہاں آپ کے کھلونے وغیرہ سیٹ کرتے ہیں"

جذبات پر قابو پاتے ہوئے اس نے ان کو پیار کرتے ہوئے خود سے الگ کیا اور تصویر لے کر واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

وہ راستے میں کھانا کھا کر آئے تھے اس لیے انہیں بھوک نہیں تھی۔

"چاچو"

بالاچ بھاگتا ہوا اس سے لپٹ گیا تھا۔

اس کے پیچھے پیچھے فرویٰ اور زرمینہ بھی آ پہنچی تھیں۔

"دم...دملہ چچی"

زرمینہ اسے پہچانتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔

"کہاں چلی گئیں تھیں آپ؟"

"مینہ؟"

اسے خوشگوار سی حیرت ہوئی یہ دیکھ کر کہ وہ کتنی بڑی ہو چکی ہے۔

فرویٰ کو وہ خواب کی طرح یاد تھی پھر بھی وہ اسے اچھی طرح ملی تھی۔

"اور یہ بالاچ ہو گا؟ ہے نا؟"

اسے پیار کرتے ہوئے وہ مسکرائی۔

"ماما؟ یہ کون ہیں؟"

زرمینہ نے دملہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔اسے یاد تھا جب اسے بتایا گیا تھا کہ ہمائل چاچو کے ہاں دو ننھے مہمان آنے والے ہیں۔

"بیٹا یہ آپ کی بڑی آپی ہیں۔زرمینہ، یہ فرویٰ آپی اور یہ بالاچ۔آپ ان کو لالہ بھی کہہ سکتے ہو"

"چاچو...؟"

www.novelsclubb.com

مینہ نے بے یقینی سے سوال کیا۔جان تو وہ چکی تھی کہ وہ دونوں ہمائل کے بچے ہیں۔

"آپی؟..."

اس نے دونوں کو پیار کیا۔

"کتنے کیوٹ ہیں دونوں"

"بلکل ایک جیسے ہیں۔آپ ان کو پہچانتی کیسے ہیں چچی"

وہ دونوں ان کے ارد گرد اکٹھی ہو چکی تھیں۔ایک گالوں کو کھینچ رہی تھی،ایک بار بار پیار کر رہی تھی۔یلماز کو اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر میر خوش تھا۔

www.novelsclubb.com

"بالاچ دیکھو آپ کے نئے فرینڈز آ گئے"

وہ جھجھکتے ہوئے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"ان کے نام کیا ہیں چاچو؟"

فروی میر کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

"جو کم بولتا ہے وہ یلماز ہے۔جو زیادہ ٹرٹر کرتا ہے وہ اولمیر ہے"

"بابا"

میر نے فرویٰ سے دور ہوتے ہوئے اسے گھورا۔

"یہ آپ کے بچے ہیں؟"

بالاچ نے سوال کیا تھا۔

"ہاں"

اس نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو پھر اس کا مطلب یہ ہمارے ساتھ رہیں گے نا؟"

اس کی عمر کا کوئی بچہ کھیلنے کے لئے اس کے ساتھ موجود نہیں تھا وہ ان کے بارے میں جان کر خوش ہوا تھا۔

"ہاں آپ کے ساتھ رہیں گے۔جاؤ ان کو اپنا روم اور کھلونے وغیرہ دکھاؤ"

اس نے یلماز کا ہاتھ تھاما تو اس نے فوراً چھڑوا لیا۔

"بیٹا جاؤ نا۔ یہ آپ کا بھائی ہے۔ اسی گھر میں آپ کو اب ساتھ ساتھ رہنا ہے"

یلماز نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں بیٹا؟ آپ کو گھر اچھا نہیں لگا؟"

وہ خاموش ہوا۔

بی جان کے ساتھ اب لالہ رخ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ دلمہ کو اتنے سال بعد اپنے بیچ پا کر وہ تھوڑی جذباتی سی ہوئی اور اس کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو؟"

"زندہ ہوں..."

مسکرا کر جواب دیا گیا جو اس کو اندر تک جھنجھوڑ گیا تھا۔ اس پر ظلم کرنے میں اس کا ہاتھ نہیں تھا مگر وہ خاموش رہنے والوں میں شامل ہو کر اس کی مجرم ضرور بن گئی تھی۔

"دملہ..."

"کیسی ہیں آپ؟"

اس نے مروتاً سوال کیا تھا مگر وہ جواب نہیں دے پائی تھی۔

"میرو...مازی۔ان سے ملو۔یہ ہیں آپ کی بڑی ماما جو آپ سے بہت پیار کرتی ہیں"

اس کے لہجے کا طنز وہ محسوس کر سکتی تھی۔اس کی آنکھیں بچوں کو دیکھ کر بھر آئیں انہیں ملتے ہوئے اسے وہ بھیانک دن یاد آیا تھا جب وہ سب کے سامنے گڑگڑا کر ان بچوں کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی۔

"بالا چ جاؤ بھائیوں کو اپنا کھیلنے والا کمرہ دکھاؤ۔"

میر تو جانے کے لیے تیار تھا مگر ہمیشہ کی طرح یلماز دملہ کا ہاتھ تھامے وہیں رکا رہا تھا۔

"شامل...تم لوگوں کو بھوک لگی ہو گی نا۔میں کھانا بنواتی ہوں"

"کوئی ضرورت نہیں ہے بھابھی"

وہ کمرے سے جانے لگی تو دلہ نے اسے روکا۔

"ہمیں بھوک نہیں ہے۔اگر کچھ چاہیئے ہوا تو میں خود بنالوں گی۔مہمان نہیں ہوں۔"

وہ شرمندہ سی نگاہیں لیے وہاں سے چلی گئی۔میر کے ساتھ کھیلنے کو بیتاب بچیاں بھی چلی گئیں تھیں۔

"گھر پسند آیا دادی کی جان کو؟"

بی جان نے یلماز کے چہرے کو پیار سے ہاتھوں میں لیتے ہوئے سوال کیا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"بی جان یہ تھوڑا ریزور رہتا ہے پھر آہستہ آہستہ گھلتا ملتا ہے۔آپ کو باتیں کرنی ہیں تو دوسرے طوطے سے کریں۔وہ نان سٹاپ بس بولتا رہتا ہے۔میر وجو ہے تو میر کی توکا پی ہو گا نا"

ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"میر نام رکھا تھا تم نے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میرے میر کا میرو..."

وہ مسکرائیں۔کتنے سال بعد ان کو حقیقی خوشی اور اطمینان نصیب ہوا تھا ورنہ ہر وقت وہی تینوں بے سکون کیے رکھتے تھے کہ نا جانے کہاں ہوں گے، کس حال میں ہوں گے۔

"میرا پیارا بچہ"

یلماز کو پیار کرتے ہوئے انہوں نے ہمائل کو محسوس کیا تھا۔

"مازی ادھر آؤ جلدی۔دیکھو ان کے پاس بڑا سا کمرہ ہے۔اتنے زیادہ ٹوائز بھی"

شور مچاتا ہوا میر کمرے میں آندھی طوفان کی طرح داخل ہوا تھا۔

"میر نہیں نا..."

یلماز جھجھک رہا تھا۔

"گندے بچے ہو تم"

www.novelsclubb.com

اس کا بازو تھامے وہ زبردستی اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔لوگوں سے ملنے اور ان کے ساتھ ہنسنے بولنے پر اسے مجبور کرنے والی واحد مخلوق میر ہی تھا جس کی بات وہ مان بھی لیتا تھا۔

"میں بتا نہیں سکتی شامل کہ تم نے مجھے کیا خوشی دی ہے۔اب میں سکون سے مر سکتی ہوں"

"بی جان...ایسا مت کہیں۔آپ تو اس گھر میں ہمارے لیے ٹھنڈی چھاؤں ہیں"

دملہ نے مسکرا کر ان کے ہاتھ تھامے تھے۔

"میں تم سے کچھ بھی سوال نہیں کروں گی بچے۔تم نے اتنے سال کہاں گزارے،کیوں گزارے بس میرے لیے اتنا کافی ہے کہ تم تینوں مجھے واپس مل گئے ہو۔میرے ہمائل کی نشانیاں تم نے مجھے واپس لا کر دیں۔اللہ تمہاری آزمائشیں کم کرے میرا بچہ..."

اسے ساتھ لگاتے ہوئے انہیں زرتاشہ یاد آئی تھی۔

"اب ان شاءاللہ کوئی آزمائش نہیں آئے گی بی جان۔سب ٹھیک ہو جائے گا"

وہ مسکرا کر بولا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا کھانا آغا جان اور ارباز نے نہیں کھایا تھا۔وہ کھانے کی ٹیبل پر بھی نہیں آئے تھے البتہ باقی سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا تھا۔بی جان کے ساتھ چپک کر بیٹھا ہوا میر سب کے ساتھ یوں باتیں کرنے میں مصروف تھا جیسے سب سے پہلے ہی بہت جان پہچان ہو۔یلماز خاموشی سے دلمہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا اس کے ہاتھ سے کھا رہا تھا۔اسے یہ تبدیلیاں اور گھر کے اتنے زیادہ فرد اچھے نہیں لگے تھے۔اس کے لیے یہ تبدیلی غیر معمولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ وائٹ بالوں والے انکل اور لمبے والے انکل کیوں نہیں آئے؟"

تینوں بچوں کی ہنسی نکل گئی۔

"وہ ہم سب کے دادا ہیں ان کو سب آغا جان کہتے ہیں۔لمبے والے انکل ہم تینوں کے بابا ہیں اور آپ دونوں کے بڑے بابا"

مینہ نے اسے یاد کروایا تھا۔

"اف"

اس کے سر پر ہاتھ مارا۔

"اتنے زیادہ لوگ۔"

وہ ہنس دی۔

"ابھی تو ایک اور لمبے والے انکل ہیں۔وہ کچھ دنوں کے بعد آئیں گے"

گلباز اور پلوشہ کے ذکر پر دملہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دادی آپ کو پتا ہے میرے سکول میں ناوہ برے والے انکل کی طرح کے ٹیچر تھے وہ بہت ڈانٹتے تھے۔پر مجھے نہیں ڈانٹتے تھے"

بی جان تو اس کی باتیں سن سن کر صدقے واری جا رہی تھیں۔ایک نوالہ کھلاتیں پھر پیار کرتیں، پھر کھلاتیں پھر پیار کرتیں۔آنکھوں میں آنے والی نمی کو وہ بار بار خشک کر رہی

تھیں۔ان کا وہ چھوٹا میر وان سے کتنے سال جدا رہا یہ احساس جان لیوا تھا۔اگر اب بھی شامل نہ ہوتا تو وہ ساری زندگی جان ہی نہ پاتیں کہ ان کے دو جگر کے ٹکڑے کہاں ہیں؟ کس حال میں ہیں؟

"آپ کو کیوں نہیں ڈانٹتے تھے؟"

لالہ رخ نے سوال کیا۔

"کیونکہ میں گندہ بچہ نہیں ہوں نا اس لیے"

سب کی کھلکھلاہٹیں گونجنے لگیں۔

"اب تو میں نے کوئی ہنسنے والی بات بھی نہیں کی"

اس نے منہ بسور کر کہا تو سب پھر سے ہنس دیے۔

"اف یار...سب ہنستے کیوں رہتے ہیں؟"

"کیونکہ آپ باتیں ہی اتنی مزے کی کرتے ہو"

www.novelsclubb.com

مینہ کے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

"آپ باتیں نہیں کرتے میر؟"

لالہ رخ نے یلماز سے کہا تو میر نے پھر سے سر پیٹ لیا۔

"بری ماما میں ہوں میر۔وہ مازی ہے"

"او...میری جان... بڑی ماما کو پتا نہیں نا چلتا۔اب جب ہم ساتھ ساتھ رہیں گے تو آہستہ آہستہ پتا چل جائے گا"

اس نے پیار کہا۔

"ماما بھی کبھی کبھی بھول جاتی ہیں اور بابا بھی"

وہ بی جان کی پلیٹ سے پورے حق سے کھا رہا تھا جیسے وہ شروع سے ان کو جانتا ہو۔

"اچھا؟تو پھر پتا کیسے چلتا ہے کہ کون کون ہے؟"

بی جان نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کم باتیں کرتا ہے اس لیے"

ایک دفعہ پھر سب ہنس دیے۔

"تو اس کا مطلب ہے آپ کو پتا ہے کہ آپ کتنی باتیں کرتے ہو؟"

فرویٰ نے اسے چھیڑا تھا۔

"نہیں...میں نے کاؤنٹنگ نہیں کی"

وہ انہیں ہنسا ہنسا کر پاگل کر رہا تھا۔

"یہ کتنا پیارا بولتا ہے دملہ چچی...دل چاہتا ہے کھا جاؤں"

مینہ تو اسے پیار کر کر کہ ہی پاگل ہو رہی تھی۔

"...ماما یہ تو ویمپائر ہیں میر کو کھا جائیں گی"

یلماز کی ہلکی سی آواز گونجی تو سب کو بے تحاشا خوشی ہوئی کیونکہ یہ پہلا طویل ترین جملہ تھا جو انہوں نے اس کے منہ سے سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا نہیں...آپی مزاق کر رہی ہیں"

شامل نے اسے پیار سے سمجھایا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ بات بات پر ڈر جاتا ہے۔

"آپ بھی اتنا پیارا بولتے ہو...بس چپ چپ رہتے ہو۔ہم پسند نہیں آئے کیا؟"

فرویٰ نے اس سے سوال کیا تھا۔

"نہیں تو"

اس نے جواب دیا تھا۔

"تو پھر آپ باتیں کیوں نہیں کرتے؟میرو تو کتنی باتیں کرتا ہے۔آپ باتیں کیا کرو نا؟اس گھر میں کم بولنا الاؤ نہیں ہے۔سب بہت باتیں کرتے ہیں تو مازی کو بھی ڈھیر ساری باتیں کرنی پڑیں گی"

مینہ اسے چھیڑ رہی تھی۔

"مینہ مت تنگ کرو بھائی کو...پہلے ہی وہ ریزرو سا ہے"

لالہ رخ نے اسے منع کیا۔

"کوئی بات نہیں بھابھی۔ ٹھیک ہو جائے گا۔ گھل مل جائے گا بس اسے وقت چاہیئے ہوتا ہے"

شامل نے اسے بتایا تھا۔

"میرے بچوں کو کھانے میں کیا پسند ہے؟ کل وہی بنے گا"

بی جان نے دونوں سے سوال کیا تھا۔

"بریانی لیکن مرچوں والی نہیں، اسٹابری والا کیک، پزا، جوس وہ بھی اورنج والا، چاکلیٹس، چپس، بسکٹ وہ بھی چاکلیٹ والے، جیلیز، بٹر والی ٹافیاں اور..."

میرا انگلیوں پر گن گن کر بولتا چلا گیا اور سب ہنستے چلے گئے۔

بہت عرصے بعد بی جان کی کھلکھلاہٹیں حویلی میں گونجی تھیں۔

فاروق خان شامل اور اپنی بیوی کے چہرے کی خوشی اور رونق کو دیکھ کر جیسے پر سکون سا ہوئے تھے۔شامل میں ان کو ہمائل نظر آرہا تھا۔اس کی کمی تو کوئی پوری نہیں کر سکتا تھا مگر ایک اطمینان سا ملا تھا۔وہ اپنی بیوی سے بہت پیار کرتے تھے۔ان بچوں اور دملہ سے جتنی بھی نفرت کر لیتے سچ یہی نظر آرہا تھا کہ وہ تینوں ان کے مرجھائے ہوئے چہرے پر زندگی واپس لے آئے تھے۔

وہ جوان کو ابھی نکالنے کے غرض سے آئے تھے،الٹے پاؤں کمرے کی جانب واپس چلے گئے۔کچھ دن مزید انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے وقت ہمیشہ کی طرح وہ دونوں شامل سے چپک کر سو چکے تھے۔وہ کمرے کی کھڑکی میں بیٹھی باہر جھیل کو دیکھ رہی تھی۔آنسو خشک تھے مگر یادیں تازہ...

اس کے ہاتھ میں وہ کاغذ تھا جو ہمائل کی چیزوں کو دیکھتے ہوئے آج اس کمرے سے ملا تھا۔

اس پر ہمائل کی لکھائی تھی۔

"تو ناظرین پیش خدمت ہے پاکستان کے نمبر ون شیف ہمائل فاروق کے ہاتھوں کی مشہورِ زمانہ ڈِش...کچھ بھی"

اس نے سفید کاغذ پر بڑے بڑے سیاہ الفاظ میں "کچھ بھی" لکھا ہوا تھا۔

اس کے نیچے اس نے اپنا نام بھی لکھا تھا۔

وہ اس کاغذ کو خالی خالی نظروں سے بس دیکھتی جا رہی تھی۔

"ہمائل میں تمہارا خون پی جاؤں گی"

"چچ چچ استغفر اللہ ڈائن...پہلے اپنے پیروں پر تو کھڑی ہو جاؤ..."

یہ تب کی بات تھی جب اسے چوٹ لگی تھی۔اس کے پرانے سامان میں کہیں لاہور سے وہ کاغذ یہاں آ پہنچا تھا۔

"بِل بتوڑی ناساں چوڑی ادھی مٹھی ساری ہی کوڑی"

"میں سچ میں تمہارا خون پی جاؤں گی پہاڑی بکرے..."

"جاؤ یہاں سے۔ فضول نکمے ہو تم"

"اوکے اوکے...مزاق کر رہا تھا۔"

پھر منظر اچانک بدلنے لگا۔

"کہاں لے کر جا رہے ہو؟ ہمائل مت جاؤ پلیز...ہمائل"

وہ خلق کے بل چلا رہی تھی کہ شاید اس کی چیخیں سن کر وہ اسے چھوڑ کر نہ جائے۔

"کلمۂ شہادت..."

www.novelsclubb.com

"میں مر جاؤں گی ہمائل..."

"میری بات سنو...میری بات تو سنو نا...مجھے چھوڑ کر مت جاؤ میں مر جاؤں گی۔ میرا دل بند ہو جائے گا"

وہ چیختی رہی تھی مگر اسے ہمائل سے الگ کر دیا گیا تھا۔جنازہ اٹھانے کے وقت جب اس کا ہاتھ چھوٹا تھا،وہ کبھی نہیں تھام پائی تھی۔اس کے ان ٹھنڈے ہاتھوں کا احساس آج بھی اس کے لیے جان لیوا تھا۔

اس قیامت خیز صبح کا منظر آج بھی تازہ تھا۔

شامل نے اسے کھڑکی کے پاس بیٹھے دیکھا تو بچوں کو وہیں لٹا کر انہیں کمبل اوڑھایا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا۔

وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی اور آنکھوں کی نمی چھپالی۔

بچوں کے معاملات اور مختصر جملوں کے علاوہ ان میں کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔

"سو جاؤ... تھک گئی ہو گی"

اس نے آہستہ سے کہا۔

تم بھی تو تھک گئے ہو۔تم سو جاؤ"

اس نے شامل پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔

"سو جاتا ہوں پہلے تم چلو۔اٹھو شاباش"

"ہمائل تم سو جاؤ"

اس کی جانب دیکھے بغیر اس نے یکدم کہہ دیا تھا۔

دونوں کی نظریں ملیں لیکن وہ پھر سے نگاہیں جھکا گئی۔

یہ پہلی بار نہیں تھا جب اس کے منہ سے اس کے نام کی بجائے ہمائل نکلا تھا۔وہ کئی بار اسے اسی نام سے پکار چکی تھی مگر ہر بار غلطی کا ادراک ہونے پر افسردہ، کرب زدہ مایوس سی نگاہیں جھکا لیتی تھی۔اب وہ بے شک لاکھ دفعہ اسے آوازیں دیتی اس نے لوٹ کر نہیں آنا تھا۔

وہ شامل کو کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔اس نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی۔

"بخار ہو رہا ہے۔ریسٹ کرو اٹھو"

اس کی جانب نگاہ اٹھی تو واپس پلٹنا بھول گئی۔

"اٹھو بھی..."

اس نے یک دم نظریں ہٹالیں۔اسے لگا کہ اگر اس نے اسے زیادہ دیر دیکھا تو دل قابو میں نہیں رہے گا۔

"یہ ہمائل نہیں ہے"

اس نے خود کو باور کروایا اور اٹھ کر بیڈ کی دائیں جانب لیٹ گئی۔اس کی مٹھی میں ابھی بھی وہ کاغذ دبا ہوا تھا۔

درمیان میں بچے تھے اور بائیں جانب شامل تھا۔وہ اس کی جانب دیکھے سے کترانے لگی مگر اسے دیکھے بغیر اسے نیند بھی نہیں آرہی تھی۔سوئے ہوئے اس کا چہرہ ہمائل ہونے کا مزید دھوکہ دیتا تھا۔

"تم ہمائل نہیں ہو..."

سوئے ہوئے شامل کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔

"یہ اب تمہارا شوہر ہے دملہ...اور ہمائل...؟وہ کچھ بھی نہیں رہا۔ساری رشتے تم نے خود ختم کر دیے۔بھول جاؤاس کو..."

"نہیں وہ ہی میرا سب کچھ تھا وہ آج بھی وہ ہی میرا سب کچھ ہے۔میں اسے بھول گئی تو خود ختم ہو جاؤں گی"

اس کے لاشعور میں جنگ سی چلنے لگی تھی۔

"اتنے سالوں کے بعد یہ چہرہ،یہ آواز..."

اس کا دل چاہا ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کے نقوش کو محسوس کرے مگر اس نے پھر سے ہاتھ کھینچ لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ اس کے چہرے کا دھوکہ ہے،یہ ہمائل نہیں ہے"

اس نے کاغذ کو مٹھی سے نکال کو دیکھا۔

"مشہور زمانہ شیف...

اے ایس پی ہمائل فاروق خان"

اس کی آنکھیں بھیگیں۔

"تم سے بے وفائی کر دی میں نے میں جانتی ہوں۔ لیکن صرف ہمارے بیٹوں کے مستقبل کے لیے میں نے یہ کیا"

وہ جیسے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی۔

"تم کبھی یہ مت سمجھنا کہ میں خود غرض ہو گئی تھی یا تمہارا انتظار نہیں کر سکی مگر میں کیا کرتی؟۔۔ماں ہوں نا اور شاید ماں کی محبت تمہاری محبت پر غالب آگئی ہے ہمائل۔۔"

اس نے کاغذ کی لکھاوٹ کو چھو کر اسے محسوس کرنا چاہا۔

"میں نے شامل کے بارے میں بہت سوچا۔۔بہت زیادہ۔ لیکن میں خود کو قائل نہیں کر پائی مجھے آج بھی تمہارا ہی انتظار ہے۔"

اس نے سوئے ہوئے شامل کی جانب دیکھا۔

"میں ساری عمر تمہارے انتظار میں گزار سکتی تھی لیکن اس میں ہمارے میر اور مازی کا کیا قصور ہے؟ان کا بھی زندگی کی خوشیوں پر حق تھا نا؟میرے لیے تو ساری عمر کا روگ ہے لیکن اپنے غم میں ان کی زندگی کیسے برباد کرتی؟کیوں ان کو صرف تمہارا خون ہونے کی سزا ملے؟فاروق خان کے باقی پوتیاں پوتے عیش کی زندگی بسر کرتے اور ہمارے بیٹے کیوں ہر چیز کے لیے ترستے؟"

وہ جیسے اس سے باتیں کر رہی تھی۔اس نے ایک نظر شامل کی جانب دیکھا جو گہری نیند سویا ہوا تھا۔اس کے بازو نے دونوں بچوں کو حصار میں لیا ہوا تھا۔

"شامل نے جو وعدہ کیا تھا نا کہ وہ ان سے تم جیسا پیار کرے گا"۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"واقعی یہ تم جیسا پیار کرتا ہے۔بچے اس سے بہت اٹیچ ہو گئے ہیں۔کبھی کبھی تمہارا گمان ہوتا ہے"

اس نے آنسو پونچھے۔

"لیکن..."

اس کے نام کو چھوتے ہوئے وہ رو دی اور سختی سے آنکھیں میچتے ہوئے دوبارہ کروٹ بدل گئی۔

"یہ تم تو نہیں ہونا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میر کی آنکھ کھلی تو ابھی سب سوئے ہوئے تھے۔یلماز،دلہ اور شامل تینوں ہی گہری نیند سو چکے تھے۔اس نے کافی کروٹیں بدلیں مگر اسے دوبارہ نیند نہیں آئی تھی۔وہ چپکے سے بیڈ سے اترا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

ننگے پاؤں رات کے کپڑوں میں ملبوس وہ بالاچ کے کمرے میں جانے لگا تھا۔ صبح صبح کا وقت تھا تو سب سوئے ہوئے تھے۔وہ بالاچ کے کمرے کے باہر پہنچا تو اسے آغا جان لان کی جانب نکلتے ہوئے نظر آئے۔

وہ مسکراتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

"گلریز...ان کیاریوں میں پانی ڈال دو"

کندھوں کے گرد گرم چادر ڈالے ہوئے وہ شاید باہر واک پر جا رہے تھے۔

"اسلام علیکم آگو جان"

وہ چونکتے ہوئے مڑے۔

بے ترتیب بکھرے بالوں اور خوابیدہ سی آنکھیں لیے وہ ان کے پیچھے کھڑا تھا۔

بھاگ کر وہ ان سے لپٹ گیا۔وہ اس اچانک 'افتاد' کے لئے تیار نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"رات کو آپ نے کھانا نہیں کھایا؟"

وہ ان سے لپٹا ہوا سوال کر رہا تھا۔

انہیں سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب دیں۔وہ غصہ کر کہ اسے دور کرنا چاہتے تھے۔مگر ناجانے وہ ایسا کیوں نہیں کر پائے۔شاید اس کی آنکھوں کی وجہ سے جو کسی سے بہت میل کھاتی تھیں۔ان کا رنگ انہیں اپنے میر کی یاد دلانے لگا تھا۔مگر ایسا جیسے ممکن تھا؟

وہ تو ہمائل کا خون نہیں تھا۔وہ اس کا بیٹا نہیں تھا۔انہوں نے بار بار خود کو یاد کروایا۔

"ماں کہاں ہے تمہاری؟ جاؤ اس کے پاس"

"ماما سو رہی ہیں"

وہ ان سے الگ ہوا۔

"مجھے برش کروائیں اور ناشتہ کروائیں بھوک لگی ہے"

ان کا ہاتھ تھام کر اس نے گھر کے اندر جانے کی کوشش کی مگر وہ ہل نہ سکے۔

کتنے وثوق اور حق سے وہ ان سے فرمائش کر رہا تھا۔

"میں؟... نہیں جاؤ کسی اور سے کہو"

انہوں نے اپنا ہاتھ چھڑوالیا۔

"سب سوئے ہوئے ہیں۔آپ کو پتا ہے جب میں جلدی اٹھ جاتا ہوں تو مجھے بہت بھوک لگ جاتی ہے۔ماما کو نہیں لگتی۔مازی بھی کو بھی نہیں لگتی۔زین بھائی اور کرن آپی کو بھی نہیں لگتی۔بس مجھے اور عثمان کو لگتی تھی۔ہم سکول کے لئے جلدی اٹھتے تھے اور..."

نا جانے وہ نان سٹاپ کیا کیا سناتا چلا گیا اور ان کا ہاتھ پھر سے تھام کر لان کی جانب چل دیا۔

وہ اس کے ساتھ کھنچتے چلے گئے۔

"آپ سکول جاتے تھے؟"

وہ ان کا ہاتھ تھامے کیاریوں کی جانب آگیا اور پھولوں کا معائنہ کرنے لگا۔

"بتائیں نا؟آپ سکول جاتے تھے؟"

"ہاں"

نا چاہتے ہوئے بھی انہوں نے جواب دیا تھا۔

"آپ تو بڑے ہیں۔آپ کیسے سکول جاتے ہوں گے؟میں تو مزاق کر رہا تھا"

وہ کھی کھی کر کہ ہنسنے لگا۔اس کی مسکراہٹ بہت پیاری تھی۔

"یہ پھول یہاں کیوں ہیں؟"

انہوں نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی مگر اس نے گرفت مزید مضبوط کر دی۔

"پیارے لگتے ہیں اس لیے"

مسکرائے بغیر انہوں نے اسے جواب دیا۔

"کس کو پیارے لگتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"سب کو"

انہوں نے کہا۔

"سب مطلب کس سب کو؟"

وہ سوال پہ سوال کر رہا تھا۔

"سارے گھر والوں کو"

انہوں نے پھر سے جواب دیا تھا۔

"بالی لالہ کو؟"

کچھ دیر سوچنے کے بعد انہیں اندازہ ہوا کہ وہ بالاچ کی بات کر رہا تھا۔

"ہاں"

وہ اسے سننے سے خود کو روک نہیں پا رہے تھے۔نہ ہی اس کا ننھا سا ہاتھ جھٹک پا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مینہ آپی کو بھی؟"

"ہمم"

"فروی آپی کو بھی؟"

"ہوں"

انہوں نے الفاظ کی بجائے 'ہاں، ہمم' سے ٹالنے کی کوشش کی۔

"کیوں؟"

انہوں نے اس باتونی مخلوق کو بے یقینی سے دیکھا۔

معصوم معصوم پر اشتیاق سی نظریں ان پر جمائے وہ جواب کا منتظر تھا۔

"سب کو پسند ہوتے ہیں اس لیے"

انہوں نے اس سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ انہیں پیارا لگ رہا تھا۔

"نہیں تو...سب کو تو نہیں پسند ہوتے۔آپ کو پسند ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ایک اور سوال اور وہ جواب دینے سے رک ہی نہیں پا رہے تھے۔

"ہاں"

"کیوں؟"

انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"اندر چلو یہاں ٹھنڈ ہے"

انہوں نے نوٹ کیا کہ وہ جوتوں کے بغیر گھوم رہا تھا۔

"نہیں مجھے ٹھنڈ نہیں لگتی۔ میرِ بریو بوائے ہے"

وہ اس کے نام پر چونکے۔

"کیا؟ کیا کہا؟"

وہ کچھ دیر ٹھہرا۔

"مجھے ٹھنڈ نہیں لگتی"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔ ابھی نام کس کا لیا؟ کون میر؟"

انہوں نے تعجب اور بے یقینی سے اس سے سوال کیا۔

"اف"

اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"میں ہوں میر اور کون؟ آپ مجھے اتنی دیر سے یلماز سمجھ رہے تھے؟"

اس کے دوسرے بھائی کا نام یلماز تھا انہیں ابھی اس کے منہ سے پتا چلا تھا۔ شاید شامل نے پہلے بتایا تھا مگر انہوں نے نفرت اور حقارت کی وجہ سے غور نہیں کیا تھا۔

"آپ کا نام میر ہے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

انہیں دملہ پر شدید غصہ آیا۔ اس عورت کی ہمت کیسے ہوئی تھی اپنے گناہ کو یہ نام دینے کی ۔ کیا اس کا شروع سے اس گھر میں واپس آنے کا ارادہ تھا اسی لیے اس نے بیٹے کا نام ان کو ایموشنل کرنے کے لیے میر رکھا تھا۔

"میرا نام ہے اولمیر ہمائل خان۔ سب مجھے ویسے ہی پیار سے میر کہتے ہیں"

انہیں جھٹکا سا لگا جیسے کسی نے ان کے دماغ کو سن کر دیا ہو۔

"میرا نام ہے ہمائل فاروق خان۔ مجھے سب لوگ پیار سے میر کہتے ہیں"

www.novelsclubb.com

اس کے بچپن کی پرچھائی انہیں میر میں جھلکتی ہوئی نظر آئی تو جیسے دنیا رک سی گئی۔

"ہ...ہمائل؟"

ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"اف... نہیں۔میں میر ہوں۔ میر ہوں۔ میر ہوں۔"

اس نے کئی دفعہ اپنا نام دہرایا تھا۔

"ہمائل تو بابا کا رئیل نیم ہے نا۔پر سب لوگ ان کو شامل بولتے ہیں۔یہ ان کا نک نیم ہے نا"

تو وہ شامل کو ہمائل سمجھتے تھے۔وہ دملہ پر غصہ کرنا چاہتے تھے کہ اس نے اپنی اولاد کو ہمائل کا نام کیوں دیا۔وہ چاہتے تو ابھی ان کو نکل باہر کرتے مگر وہ چھوٹی سی باتونی مخلوق نا جانے جیسے انہیں آپے سے باہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔

"آپ کو سردی لگتی ہے؟"

پھر سے ایک سوال۔

"ہاں لگتی ہے"

انہوں نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ میرا دماغ خراب ہے اس لیے"

وہ خود کو مسکرانے سے روک نہ سکے۔اس کے الٹے سیدھے سوال تو ٹلنے والے نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

"ارے یار..."

وہ ہنس دیے اور اس کی جانب دیکھا۔ایک بار پھر اس کی آنکھوں نے انہیں ساکت کیا تھا۔

"یار آگو جان...مجھے بھوک لگی ہے نا"

اس نے ان کا نیا نام رکھا تھا۔

"تو جا کر اپنی ماما سے کہو نا۔ میں کہاں ناشتہ بنا کر دوں"

"وہ سو رہی ہیں نا۔ مجھے ابھی کھانا ہے"

اس نے ضد سے کہا۔

"تو اسے جگا لو..."

"نہیں نا"

وہ ان کا ہاتھ تھامے ضد سے اچھل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرو..."

دلمہ کی آواز پر وہ مڑا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو؟ اندر چلو"

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ان تک آئی اور اس کا ہاتھ چھڑوا کر اسے اٹھا لیا۔

اس کی آنکھوں میں خوف اور بے اعتباری سی تھی۔وہ میرو کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔

"بچے...میں نے سمجھایا تھا نا کہ سٹرینجرز سے نہ بات کرتے ہیں نہ ان کے پاس جاتے ہیں"

وہ اسے اٹھا کر اندر کی جانب چل پڑی۔

"سٹرینجر تو نہیں وہ تو آگو جان ہیں نا۔اب بابا کے بابا۔پھر تو وہ ڈبل پیار کرتے ہیں نا۔بابا سے بھی زیادہ"

اور انہیں لگا ان کا سانس رکا ہے۔اس نے رک کر انہیں کچھ لمحوں کے لیے مڑ کر دیکھا۔اس کی آنکھوں میں شکوہ تھا،کرب تھا۔

"نہیں...ماما اور بابا کے علاوہ کوئی بھی پیار نہیں کرتا۔بابا سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں اوکے۔میرو آئندہ کے بعد صرف بابا کے ساتھ رہے گا اوکے؟کسی کے ساتھ اکیلے نہیں جانا"

اس کی آواز ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔وہ ان کے ساتھ اتنا عرصہ رہ کر بھی کیسے کہہ سکتی تھی کہ وہ کسی معصوم بچے کو نقصان پہنچائیں گے؟

www.novelsclubb.com

بچے چاہے ان کے دشمن کے بھی ہوتے وہ کبھی انہیں خراش تک نہ پہنچاتے۔اور یہ بچہ...

ناجانے کیا تھا اس بچے میں کہ وہ اس سے نفرت نہیں کر پا رہے تھے۔اسے دیکھتے ہی ان کا غصہ، حقارت، کراہیت سب کچھ ختم ہو رہا تھا۔

"آگو جان"

اس کی معصوم آواز ان کے کانوں میں گونج سی رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشتے کی ٹیبل پر سب کی حیرت بڑھ گئی جب آغا جان ناشتہ کرنے آئے تھے۔سب کو لگا تھا کہ وہ ناشتہ کمرے میں کریں گے مگر وہ تو سب سے پہلے ٹیبل پر براجمان اخبار پڑھ رہے تھے۔

"اسلام علیکم آغا جان"

سب نے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم سلام"

اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے انہوں نے سب کے سلام کا جواب دیا تھا۔ بالاچ آکر ان کے گلے لگا تو انہوں نے اسے ہمیشہ کی طرح پیار کیا۔

میر یہ سب دیکھ رہا تھا۔ بالاچ ان سے الگ ہوا تو وہ بھاگتے ہوئے ان کے گلے لگا، ان کے گال پر پیار کیا اور پھر سے شامل کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔

یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ سب ساکت رہ گئے۔ وہ سمجھ رہے تھے اب وہ کوئی سخت ری ایکشن دیں گے۔ شامل نے میر کو اپنے پیچھے کر لیا کیونکہ وہ بھی کچھ ایسی ہی توقع کر رہا تھا۔

"کھڑے کیوں ہو؟ سب بیٹھ جاؤ"

ان کے رد عمل نے سب کو فرط حیرت میں مبتلا کر دیا تھا۔ وہ بچے جن سے انہیں شدید نفرت تھی انہیں اپنے آس پاس دیکھ کر انہیں کچھ نہیں ہوا تھا۔

اپنی حیرانگی پر قابو پاتے ہوئے سب بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"یہ نہیں کھانا"

میر ہر چیز کو رد کر رہا تھا۔

"یار... کھالو کچھ۔ان ہاتھوں کو دیکھو"

شامل نے اسے کہا۔

"بابا نہیں نا"

"بابا کے رشتے دار...ابھی تم نے بھوک بھوک کرنا شروع کر دینا ہے۔"

شامل نے دودھ کا گلاس اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں"

اس نے منہ بسور لیا۔

"میرو...ایسے نہیں کرتے"

دملہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"دہی ڈال دوں؟"

شامل نے گلاس ایک طرف رکھتے ہوئے کہا تو اس نے آخر کار اثبات میں سر ہلایا۔

"فروی یہ دہی پکڑاؤ"

شامل نے ایک چھوٹی پلیٹ میں اس کے لیے تھوڑا سا دہی نکالا اور اپنی چائے میں سے تھوڑی سی اس میں انڈیل کر ملانے لگا۔

"یکھ..."

"چاچو یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

شامل ہنسا۔

"یہ جناب ایسے ہی کھاتے ہیں"

بی جان نے نم آنکھوں سے میر کی جانب دیکھا جو مزے سے دہی کھانے لگا تھا۔ آغا جان تو جیسے پتھر کے ہو گئے۔ اس نے ہمائل کی یہ عادت بھی چرالی تھی۔ اس کے دو ہی جواب

www.novelsclubb.com

تھے۔ایک یہ کہ دملہ جان بوجھ کران کواسی دن کے لیے تیار کررہی تھی اوردوسراجواب وہ سوچناہی نہیں چاہ رہے تھے۔

شامل کوسارے عرصے میں اسے ان دونوں کی بہت سی عادات اور پسند ناپسند کا پتا چل چکا تھا۔

"میرو گندے...ایسے دہی کون کھاتا ہے؟"

مینہ نے اسے چھیڑا۔

"میں کھاتاہوں"

اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گندہ بچہ"

فرویٰ نے کہا۔

"نہیں میرو اچھا بچہ"

www.novelsclubb.com

اس نے پلٹ کر کہا تھا۔

"نہیں گندہ بچہ..."

"اچھا بچہ۔بہت اچھا بچہ۔سب سے اچھا بچہ۔ہر کسی سے اچھا بچہ"

سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یلماز آپ کیا کھاتے ہو؟"

وہ چپ چاپ دلمہ کے ساتھ کھانے میں مصروف تھا جب بی جان نے اس سے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ بھی تو نہیں"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔

"کچھ تو پسند ہو گا نا؟"

بالاچ نے سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"بیٹا یہ تھوڑا بعد میں باتیں کرے گا۔ابھی آپ سب اس کے لیے نئے ہو نا"

شامل نے اسے سمجھایا۔

"میں تو کروں گا"

میر نے اپنے دھیان کھاتے ہوئے کہا تھا۔

"جی کریں کریں۔آپ کو بھلا کوئی باتیں کرنے سے روک سکتا ہے؟ بلکل اپنے بابا کی کاپی ہو"

شامل نے اسے پیار کرتے ہوئے جیسے آغا جان کو سنایا تھا۔

"جب آپ اللہ تعالیٰ کے پاس تھے نا تو صرف میں اور ماما تھے۔ہم بہت باتیں کرتے تھے۔پھر مازی آگیا تو اور بھی مزہ آنے لگا تھا۔پر یہ زیادہ باتیں نہیں کرتا۔اس کو ڈر جو لگتا ہے"

اس کی بات نے سب کو چونکنے پر مجبور کیا تھا۔

"اور یہ بابا کو فرینڈ بولتا ہے"

www.novelsclubb.com

"فرینڈ کیوں بولتے ہو مازی؟ بابا کیوں نہیں بولتے؟"

بی جان نے مسکرا کر اس نے پوچھنے کی کوشش کی تو وہ جھجھک کر دلہ کے ساتھ لگ گیا۔

"اس کے پرانے والے بابا گندے تھے نا۔اسے مارتے تھے اس لیے کہتا ہے کہ بابا گندے ہوتے ہیں"

"میرو کھانا اچھا ہے نا؟"

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا شامل نے اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کی مگر اس کی عجیب بات سن کر سب کو دھچکا سا لگا تھا۔شامل کا بات بدل دینا بھی کسی سے مخفی نہیں رہا تھا۔

ڈائینگ ہال میں داخل ہوتے ارباز اور لالہ رخ کے قدم بھی رکے تھے۔

"پرانے والے بابا؟ کیا مطلب شامل؟"

بی جان نے تشویش سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بی جان...ویسے ہی بول رہا ہے"

دملہ نے بات بدلنا چاہی۔

"نہیں مجھے جاننا ہے۔کون پرانے بابا؟اور کون مارتا تھا اسے؟"

"کوئی نہیں مارتا تھا بی جان۔آپ پریشان مت ہوں۔میر کو عادت ہے ایسے ہی بولنے کی۔"

شامل نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"بچے آپ بتاؤ کون مارتا تھا آپ کو؟"

انہوں نے یلماز سے سوال کیا۔

"بچے کون پرانے بابا؟میر کس کی بات کر رہا ہے؟آپ کو کوئی مارتا تھا؟"

اس نے تھوڑا ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو بی جان کی جیسے دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔

"مازی...بیٹا یہ آخری نوالہ..."

www.novelsclubb.com

"دملہ بات مت بدلو۔یہ کیا بول رہا ہے؟شامل یہ کیا بول رہا ہے؟کس نے مارا ہے اسے؟"

وہ اب کسی صورت بات بدلنے کو تیار نہیں تھیں۔

"آپ جان کر کیا کریں گی؟"

اس نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا کروں گی؟اتنے چھوٹے بچے کو کون مارتا ہے بھلا؟کس کی اتنی ہمت ہوئی کہ ہمارے بچے کو ہاتھ لگائے؟"

دملہ ان کی بات سن کر زخمی سا مسکرائی۔

"چھوڑیں بی جان۔جب دنیا والوں کو پتا چل جائے کہ کوئی لاوارث یا یتیم ہے تو اس کی ہڈیاں تک نوچنے کی کوشش کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ہم بھی تو لاوارث تھے۔ہمارے ساتھ کوئی کچھ بھی کرتا کون سا کسی نے پوچھنا تھا؟"

اس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

بی جان کی سانس رکنے لگی۔

"کیا مطلب ہے؟ شامل یہ کیا کہہ رہی ہے؟ شامل؟"

اس نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔

"سب بتاؤں گا پہلے ناشتہ کریں"

"نہیں"

وہ کھڑی ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اس نے ابھی کیا بولا ہے بتاؤ؟ شامل میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

اس نے چند لمحوں کا توقف کیا۔

"میر کو تو دلہ نے پالا ہے مگر یلماز اس کے ساتھ نہیں رہا ہے"

یہ انکشاف سب کے لیے عجیب و غریب تھا۔

"کیا مطلب؟ پھر کہاں رہا تھا؟"

سوال آغا جان نے کیا تھا۔

سر جھکا کر اس نے ساری داستان سنا دی۔

بی جان نے کرسی کا سہارا لیا تھا۔

"بی جان"

شامل نے کھڑے ہوتے ہوئے ان کو کرسی پر واپس بٹھایا اور پانی پلایا۔

ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ نا جانے کیوں ارباز اور آغا جان کو بھی تکلیف ہوئی تھی۔ یلماز جو اپنے دھیان ناشتہ کرنے میں مصروف تھا سب کی نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔ اب سب کو پتا چل چکا تھا کہ میر اتنا چنچل اور وہ اتنا خاموش اور سہما ہوا کیوں تھا۔

"میرا بچہ... میری جان"

دلمہ سے الگ کرتے ہوئے بی جان نے اسے گلے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

"میں کیا کروں؟ میں کیسے نہیں جان سکی؟ میرا دل کیوں نہیں پھٹا؟ میرا بچہ اتنے ظلم سہتا رہا اور میں اتنی غافل، اتنی دور... میرا ہمائل مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ میرا بچہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا"

اس کے ہاتھوں کو، چہرے کو ہر نقش کو چومتے ہوئے وہ کہتی جا رہی تھیں۔

"بی جان... حوصلہ کریں نا۔ یلماز اب تو ہمارے پاس ہے"

"بی جان"

دلمہ نے انہیں اپنے ساتھ لگا کر حوصلہ دیا۔

"مشکل وقت گزر گیا ہے۔ اب ان شاءاللہ کچھ نہیں ہوگا۔ یہ آپ کے پاس ہے۔ آپ کی نظروں کے سامنے"

انہوں نے بار بار یلماز کو چوما۔

"میرا ہمائل... میرا بچہ"

پھل چراتے ہوئے پکڑے جانے والی بات نے آغا جان کو جیسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔وہ معصوم سا ہمائل کی آنکھوں والا بچہ بھوک کی وجہ سے اس حال کو پہنچ گیا تھا کہ اسے پھل چوری کرنا پڑے۔

انہوں نے سر جھٹکا۔وہ اس کی جانب دیکھ کر دل کو موم نہیں کرنا چاہتے تھے۔

اس کے بعد کوئی ناشتہ کر ہی نہیں پایا تھا۔بات ہی کچھ ایسی تھی۔وہ مانتے یا نہ مانتے سچ تو یہی تھا کہ وہ ان کا خون تھا اور اس انکشاف نے اور کچھ کیا ہو یا نہ کیا ہو مگر ان کی انا اور ضد کی دیواریں ضرور ہلا دی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس شام گلباز اور پلوشہ بھی اچانک سرپرائز دینے پہنچے تو ان کے لیے 'شاک' منتظر تھا۔گلباز نے بہت ہنگامہ کیا۔وہ ان تینوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا مگر پلوشہ...

اس کا بھیانک خواب جیسے سچ بن کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔وہ شادی کے اتنے سال انتظار کرنے کے بعد ایک بیٹی کی ماں بننے والی تھی مگر پہلے ہی دن سے اسے دملہ کی آہوں سے ڈر لگا رہتا تھا۔آج وہ اس کے سامنے موجود تھی،اس کے بچے اسی گھر میں موجود تھے۔اللہ کی پکڑ سے تو خوف آیا ہی تھا مگر اسے آغا جان کی وہ دھمکی بھی یاد آئی تھی کہ اگر اس کا لگایا الزام غلط ہوا تو وہ اسے جان سے مار دیں گے۔اسے بے حد خوف محسوس ہوا کہ اگر گلباز کو حقیقت پتا چل گئی کہ جن بچوں کو اس نے قابل نفرت بنا دیا تھا وہ دراصل اسی کے بھتیجے ہیں۔اس بھائی کے بیٹے جسے وہ خراش تک نہیں آنے دیتا تھا تو وہ واقعی اسے جان سے مار دے گا۔

البتہ دملہ نے اسے دیکھ کر کوئی رد عمل نہیں دیا تھا۔وہ بلکل نارمل تھی جیسے کسی غیر سے پہلی بار مل رہی ہو۔

"یہ میرے بچوں کا بھی گھر ہے۔اگر آپ کو کوئی پرابلم ہے تو آپ یہاں سے جا سکتے ہیں۔"

شامل کی بات سن کر گلباز کو شدید جھٹکا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"ٹھیک کہہ رہا ہوں لالہ۔ بہت پیار تھا نا آپ لوگوں کو ہمائل سے؟ بھرپور اظہار کیا ہے آپ لوگوں نے اس پیار کا۔ میں سمجھتا تھا وہ مجھ سے زیادہ لاڈلا ہے مگر آپ لوگوں نے تو اس کو وہ تکلیف پہنچائی ہے جو کوئی دشمن بھی نہیں پہنچاتا"

آوازیں کافی دیر تک ان کے کمرے میں آتی رہیں مگر دلمہ نے بچوں کو موبائل پر کارٹونز لگا کر دیے ہوئے تھے تاکہ وہ یہ سب بحث سن نہ سکیں۔

آخر کار شامل نے بہت مشکل سے گلباز کو قابو کر لیا تھا۔ وہ بھی جانتا تھا کہ شامل نے اگر گھر چھوڑنے کا کہا ہے تو وہ جھوٹ نہیں کہہ رہا۔ سو اس بار اسے ہی تھوڑا تحمل سے کام لینا تھا۔ پھر بھی اس نے پیغام دیا تھا کہ دلمہ اور اس کے بچے اس کے سامنے نہ آئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اربازنے میر کی موجودگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔وہ اسے دیکھے بغیر مٹی میں کام کر رہا تھا جبکہ وہ بہت اشتیاق سے دونوں گالوں پر ہاتھ دھرے ساری کاروائی کا مشاہدہ کر رہا تھا۔

"بَرے بابا..."

اس نے اسے پکارا۔

اربازنے کوئی جواب نہیں دیا۔

Can I ask a question please""

"ہوں..."

پتا نہیں وہ ہاں تھا کہ نہ تھا لیکن میر نے اس سے ہاں ہی مراد لیا تھا۔

"پودوں میں پانی کیوں پھینکتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ایک معصوم سا سوال کیا گیا۔

اس نے سر اٹھا کر ایک نظر میرِ کو دیکھا۔

وہ واقعی بہت منتظر سا اپنے سوال کا جواب پانے کو تیار بیٹھا تھا۔

"کیونکہ پانی کے بغیر تو یہ مر جائیں گے جیسے ہم کھانے اور پانی کے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

وہ چاہ کر بھی اس پیارے سے بچے سے رکھائی سے پیش نہ آ سکا۔

"تو پودوں کو کھانا بھی دیں نا۔بے چارے پانی پی پی کر ہی فوت ہو جائیں گے۔"

وہ بہت ہی پریشانی میں بولا تو وہ ہنس دیا۔میر بہت باتونی تھا یہ اسے ان چند دنوں میں علم ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پودے صرف پانی پیتے ہیں۔دیکھو۔یہاں ہم مٹی میں پانی ڈالتے ہیں اور یہ اپنی روٹس کے ذریعے سے پائپ کی طرح پانی پی لیتے ہیں۔سمپل۔"

اس نے مٹی میں پانی ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ...اچھا...میں پھر ان کو پلانے کے لیے جوس لے کر آتا ہوں۔"

ارباز ہنسا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے سے روکا۔

"بچے یہ جوس نہیں پیتے۔صرف پانی پیتے ہیں۔صرف پانی۔"

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"لیکن برے بابا پھر یہ صرف پانی پی پی کر بور نہیں ہوتے؟۔اور یہ بیلون کی طرح پھٹتے کیوں نہیں؟"

وہ ہنسنے لگا۔

"گڈ کویسچن"

وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا جواب کیسے دے۔اصل جواب اس کی عمر میں سمجھنے والے نہیں تھے۔

"کیونکہ...آ...وہ اس لیے..."

www.novelsclubb.com

وہ سوچنے لگا۔

"آپ کو پتا ہے جب بابا ہمارے ساتھ نہیں رہتے تھے تو نا میرے ڈریمز میں آتے تھے۔ان کو یہ پودے بہت اچھے لگتے ہیں۔"

وہ یک دم سے ہنستے ہوئے چپ ہوا۔وہ جانتا تھا کہ وہ شامل کی نہیں ہمائل کی بات کر رہا تھا۔

"آپ کو کیسے پتا کہ بابا کو پلانٹس پسند تھے؟ماما نے بتایا یا شام...مطلب بابا نے بتایا؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"جب بابا اللہ تعالیٰ کے پاس رہتے تھے نا تو مجھے رات کو ملتے تھے ڈریمز میں۔میرے ساتھ بہت کھیلتے تھے۔اس طرح کا ان کا گارڈن تھا وہ مجھے کہتے تھے کہ ان کو پلانٹس بہت پسند ہیں اسی لیے جب وہ چھوٹے تھے تو انہوں نے اپنے گھر میں ڈھیر سارے روز پلانٹس لگائے تھے"

گلبازیک دم چونکا۔کچھ دیر کی خاموشی چھا گئی۔

"کیا؟ بابا نے آپ کو خود بتایا؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پھر میں نے ماما سے بھی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہاں بابا سچ کہہ رہے تھے۔ لیکن اب تو بابا کو پلانٹس پسند نہیں۔ اب تو وہ صرف میرے لیے یہاں پلانٹس سے کھیلتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے بابا جب واپس آئے ہیں تو ان کو وہ ساری باتیں بھول گئی ہیں جو وہ مجھ سے ڈریمز میں کیا کرتے تھے۔"

گلباز بے یقینی سے اس معصوم صورت کو دیکھ رہا تھا جو مٹی کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا۔ واقعی ہمائل کو پودے پسند تھے شامل کو نہیں۔ اور یہ بات اسے کیسے پتا تھی کہ اس نے بچپن میں گلاب کے پودے لگائے تھے۔ دو ہی ممکنات تھے۔ ایک یہ کہ دملہ یا شامل میں سے کسی نے اسے بتایا تھا یا پھر..... خود ہمائل نے...

"اور... ک... کیا کیا کہتے تھے بابا۔ جب وہ ڈریمز میں آتے تھے؟"

وہ ہمائل کا ذکر اس بچے کے منہ سے نا جانے کیوں سننا چاہتا تھا۔

"بہت کچھ...وہ کھیلتے تھے، پیار کرتے تھے اور ہمارے سیکرٹس بھی ہیں وہ تو میں آپ کو نہیں بتاؤں گا۔"

وہ زخمی سا مسکرایا۔

"اور جب صبح اٹھ کر بابا نہیں ہوتے تھے پھر؟ آپ ماما کو تنگ کرتے تھے؟"

"نہیں..."

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میرِ تو بہت اچھا بے بی ہے۔ماما کو میں تنگ نہیں کرتا مجھے پتا تھا بابا واپس آجائیں گے۔ کیونکہ میں بہت دعا کرتا تھا۔اور آپ کو پتا ہے میرِ بریو بچہ بھی ہے۔"

وہ چاہتا تھا بس اسے باتیں کرتا سنتا رہے۔اس پیارے سے بچے میں کچھ تو کشش تھی جو وہ اسے ڈانٹ کر دور بھی بھگا نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

""""اچھا؟وہ کیسے؟میرِ کیسے بریو بے بی ہے؟"

"کیونکہ مجھے کسی سے ڈر نہیں لگتا۔"

گلباز کی مسکراہٹ سمٹی اور وہ کہیں ماضی میں پہنچ گیا۔

"تم یہ سب چھوڑ کیوں نہیں دیتے میرِ...خطرناک لوگوں سے دشمنی مول مت لو۔"

"آپ اپنے میرِ کو پھر سمجھے ہی نہیں لالہ...آپ کا میِر کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا۔"

وہ الفاظ اس کے کانوں میں دوبارہ گونجے تھے مگر بولنے والی آواز بدل چکی تھی۔

"میرِ..."

www.novelsclubb.com

اس کے لب ہلے۔

"جی برے بابا"

وہ اتنے پیارے انداز سے بولا کہ گلباز لاجواب سا بس اسے دیکھتا ہی چلا گیا۔

"بچے...ایسے نہیں بولتے۔نڈر ہونا کبھی کبھی بہت بڑا جرم بن جاتا ہے۔"

وہ کہیں اور ہی گم اس سے کہہ رہا تھا۔

"اووووف..."

اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"ادھر سب کیوں اتنی مشکل مشکل باتیں کرتے ہیں؟"

وہ ہنسا۔

"سمجھ آجائیں گی یہ مشکل باتیں... لیکن تب جب آپ آپ بڑے ہو جاؤ گے۔"

اس کی ناک ہولے سے کھینچتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں بڑا ہو جاؤں گا؟"

اس کے عجیب سوال پر وہ مسکرایا۔

"ہاں ضرور۔ بڑے تو ہونا ہے نا۔ اتنے چھوٹو سے تو نہیں رہو گے نا۔"

"ہاں لیکن گلباز بابا تو میرے بابا سے کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے بڑا نہیں ہونے دیں گے۔اسکا کیا مطلب تھا..."

اس کی بات پر وہ جیسے سن سا ہو گیا۔گلباز اپنی نفرت میں اس قدر سفاک کیسے ہو سکتا تھا۔

"میر..."

شامل آوازیں دیتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔

"بابا..."

وہ اٹھ کر اس کی جانب بھاگا۔

"بابا آپ جلدی آ گئے؟"

شامل نے اسے اٹھایا اور اس کے بال بکھیرتے ہوئے پیار کیا۔

"بابا کی جان...میں آپ سے زیادہ دور نہیں رہ سکتا نا اسی لیے جلدی آ گیا۔"

وہ باہر کسی کام سے گیا ہوا تھا۔آتے ہی ہمیشہ کی طرح اس نے میر اور مازی کا پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

شامل نے اس کے ننھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چوما۔

"میرے شہزادے نے کھانا کھالیا؟"

اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

شامل نے وہاں بیٹھے ارباز کو دیکھا اور ایک نظر پریشانی سے میرِ کو۔

"میں نے آپ کو منع کیا تھا کہ اکیلے کسی کے ساتھ نہیں بیٹھنا ماما کے علاوہ اور دادی کے علاوہ۔"

میرِ تھوڑا سا شرمندہ ہوا۔

"لیکن بابا میں تو برے بابا کے ساتھ تھا نا۔ یہ سٹرینجر تو نہیں ہیں نا۔"

ارباز کھڑا ہوا اور ان تک آیا۔

"ہاں بلکل یہ سٹرینجر نہیں ہیں لیکن شاید یہ اس بات کو نہیں جانتے۔"

شامل نے ارباز کو سنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا کیا مطلب؟"

میرِ کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کوئی بات نہیں بابا کی جان... میں ہوں نا۔ آپ کو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ جاؤ اندر اور ماما سے کہو کہ کھانا ریڈی کریں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔ میرِ اور مازی بھی بابا کے ساتھ ہی کھائیں گے۔ اوکے؟"

اسے نیچے اتارا تو وہ گھر کے اندر کی طرف بھاگ گیا۔

"رکو شامل۔"

وہ جانے لگا تو گلباز نے آواز دے کر روکا۔

"ان انجان بچوں کے لیے..."

"یہ انجان نہیں ہیں..."

وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"میرے بھائی کی چلتی پھرتی نشانیاں ہیں۔آپ لوگوں کو شاید مجھ میں ہمائل نظر آتا ہو گا لیکن میرے لیے یہی دونوں ہمائل ہیں۔اور آپ برائے مہربانی میرے ہمائل سے دور رہیں"

ارباز نے اسے جاتے ہوئے تعجب سے دیکھا۔لیکن اب اس کے دماغ میں عجیب سی جنگ چھڑ چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بری ماما تو وہ ہیں ناجو بالی لالہ اور دونوں آپیوں کی ماما ہیں۔آپ کون ہیں؟آپ کو کیا بولوں؟"

www.novelsclubb.com

کچن میں بیٹھ کر وہ مزے سے پانی پی رہا تھا جب پلوشہ وہاں اس کے پاس رک گئی اور اس کے ساتھ باتیں کرنے لگی۔شاید ندامت دور کرنے کا بہانہ تھا۔

"آپ مجھ چاچی بول لو"

"وہ کیا ہوتا ہے؟"

وہ مسکرائی۔

"یعنی کہ چاچو کی وائف"

"اوہ تو وہ ابھی جو انکل اونچا اونچا بولتے ہیں ان کو چاچو بولوں؟"

وہ ہنس دی۔

"آپ بہت پیارے ہو۔پتا ہے آپ کس کی طرح بولتے ہو"

وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لے کر اپنائیت سے بولی تھی۔

"کس کی طرح؟"

www.novelsclubb.com

"اپنے بابا کی طرح"

اسے اپنے گناہوں کا ادراک تھا لیکن اگر اقرار کرتی تو ماری جاتی۔

"بابا تو بہت زیادہ نہیں باتیں کرتے۔مازی ہے بابا کی طرح۔میں تو؟ میں تو؟"

وہ سوچنے لگا کہ اس کی باتیں کس پر ہیں۔

"پتا نہیں"

اس کے جواب پر وہ ہنسی تھی۔

"آپ کے بابا بھی بہت باتیں کرتے تھے۔پتا ہے ایک دفعہ نا"

"میرو..."

دلمہ کی آواز پر وہ اس سے یک دم دور ہٹی۔

"میرو جاؤ مازی آپ کو بلا رہا ہے"

وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے کی جانب بھاگا۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ تم میرے بچوں کے آس پاس نظر آئی نا تو اچھا نہیں ہو گا"

وہ اتنا کہہ کر مڑنے لگی۔

"میری بات تو سنو پلیز..."

اس کی آواز قدرے آہستہ اور شرمندگی سے بھری ہوئی تھی۔

دلمہ نے اس کی جانب رخ کیا۔

"بولو۔اب کون سا الزام لگانا باقی رہ گیا ہے؟"

وہ کچھ لمحے خاموش رہی۔

"میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی دلمہ...مجھے ہمائل کے بچوں سے..."

"خبردار جو اپنے منہ سے میرے بچوں کا یا ہمائل کا نام بھی لیا"

اس کی آواز بہت بلند ہو گئی تھی۔

"تم سے جھوٹ نہیں بولوں گی پلوشہ۔میں نے ہر اس انسان کو بد عائیں دی ہیں جنہوں نے مجھے بے امان اور بے آبرو کیا،میرے بچوں کے وجود پر کلنک ملی،ان کو سوالیہ نشان بنا دیا،مجھے اور ان کو در بدر کر دیا۔میں نے تمہیں اور مسکان کو جتنی بد دعائیں دی ہیں حیرت ہے کہ ابھی تک تم تک پہنچیں نہیں؟"

اور پلوشہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تم ایسی نہیں ہو دملہ میں جانتی ہوں۔تم کسی کا برا نہیں چاہ سکتی ہے نا؟"

وہ ہنسی۔

"جب بات اولاد پر آتی ہے نا تو ماں سے زیادہ سفاک کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔تب میرا زخم تازہ تھا۔مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آئی تھی اور میرے آس پاس کے لوگوں نے میری چھت تک چھین لی۔تب میرا شوہر بھی تو میرے ساتھ نہیں تھا۔لیکن اب..."

وہ چند قدم اٹھاتی ہوئی اس تک آئی۔

"اب میرا شوہر میرے ساتھ کھڑا ہے۔اگر تم نے دوبارہ مجھ پر یا میرے بچوں پر انگلی بھی اٹھائی یا ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ شاید تمہارا لحاظ نہیں کرے گا"

پلوشہ کی آنکھیں بھر آئیں۔وہ ایسا نہیں چاہتی تھی جو کچھ یلماز کے ساتھ ہوا۔

وہ اس سے معافی بھی نہیں مانگ سکتی تھی۔اقبالِ جرم کے بغیر معافی کیسے ملتی؟

دلمہ اس سے کہہ کر پلٹ گئی اور وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔اب اسے اس کی تکلیف کا شدت سے احساس ہوتا تھا۔کیسے اس نے وہ مشکل وقت گزرا ہو گا جب اسے سارے رشتوں کی ضرورت تھی۔جب اس کا شوہر تک اس کے ساتھ نہیں تھا،وہ ذہنی انتشار سے گزر رہی تھی۔ایک عورت ہونے کے ناطے بجائے اس کے کہ وہ اس کا ساتھ دیتی،اس نے مسکان کی لگائی آگ پر مزید تیل چھڑک دیا۔اب اسے شدت سے احساس ہوتا تھا کہ اگر میر یا مازی میں سے کسی کو کچھ ہو جاتا تو قاتل وہی ہوتی۔ہمائل کا چہرہ اسے دن رات بے سکون کیے رکھتا تھا کیونکہ اسے پتا تھا وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔

اس کا آخری جملہ ارباز نے سنا تھا جو کچن کے پاس سے گزر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے عجیب لگا تھا کہ دلمہ پلوشہ کو باتیں سنا رہی تھی اور وہ مجرموں کی طرح خاموش کھڑی تھی۔

"اب میرا شوہر میرے ساتھ کھڑا ہے۔اگر تم نے دوبارہ مجھ پر یا میرے بچوں پر انگلی بھی اٹھائی یا ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ شاید تمہارا لحاظ نہیں کرے گا"

دلمہ کا اعتماد اسے کشمکش میں ڈال رہا تھا۔ بھلا کوئی مجرم، بدکردار جسے معلوم ہو کہ وہ گنہگار ہے، جھوٹا ہے کس طرح اس خود اعتمادی کا مظاہرہ کر سکتا تھا؟

اس کا ذہن بہت عجیب عجیب ممکنات دکھانے لگا تھا جس میں سے ایک بہت جان لیوا خیال تھا۔

"نہیں..."

اس نے سر جھٹکنے کی کوشش کی اور اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

"ارباز...مجھے آپ سے ہی بات کرنی تھی۔ آپ کیسے بچوں کو منع کر سکتے ہیں کہ میر واور مازی کے ساتھ نہ کھیلیں؟ کتنی گھٹیا بات ہے یہ؟"

وہ کشمکش کے عالم میں بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گیا۔

"ارباز وہ بچے ہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ وہ کتنے پیارے اور معصوم سے ہیں۔ ان کے یہاں رہنے سے آپ کو بھلا کیا ہی نقصان ہو جائے گا۔ اوپر سے وہ گلباز ہے۔ غصے میں اندھا۔ مجھے تو ڈر ہے کہیں وہ بچوں کو نقصان ہی نہ پہنچا دے"

لالہ رخ بولتی جارہی تھی۔

"لالہ رخ"

وہ بولا تو آواز قدرے آہستہ تھی۔

"تمہیں پتا ہے جب..."

اس نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھیں کرب زدہ تھیں۔

"جب مجھے پتا چلا کہ ہمارا میر بابا بننے والا ہے تو یقین کرو میرا دل چاہ رہا تھا میں ایسا جشن مناؤں کہ ساری دنیا دیکھے۔ میں بہت خوش تھا۔ میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں کیا بھی کر دوں۔ پھر وہ چلا گیا۔ ہم سے دور۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے"

اس کی آنکھیں بھیگی تھیں کیونکہ اسے وہی منظر دوبارہ دکھائی دینے لگا تھا۔

اس نے لالہ رخ کے ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔ اس کے اپنے ہاتھ بہت ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

"شامل اور ہمائل جن کو اگر الرجی کا بھی اٹیک ہوتا تھا تو میرا دل بند ہونے لگتا تھا۔اسی بھائی کو ان ہاتھوں سے میں نے مٹی کے حوالے کر دیا"

اس نے آنسو بہہ نکلے۔

"ار باز..."

اس نے اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھاما۔

"پھر جب ہمیں پتا چلا کہ ایک نہیں دو دو مہمان آنے والے ہیں تو میں نے ہمائل کے لیے حوصلہ کر لیا کہ وہ نہ سہی،اس کی نشانیاں تو ہیں نا۔میں چاہتا تھا میں اس کے بچوں کے قدموں میں دنیا جہان کی خوشیاں رکھ دوں۔ان کو ہر گرم سرد سے بچاؤں۔کبھی خراش تک نہ آنے دوں۔..."

وہ چپ ہوا اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔

"ان کو ان ہاتھوں میں اٹھانے کے لئے میں بے صبری سے انتظار کر رہا تھا جن ہاتھوں سے ان کے باپ کو دفنا کر آیا تھا مگر...

دلمہ کی ہمائل سے بے وفائی نے ایسی چوٹ لگائی کہ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ہر کسی سے اعتبار اٹھ گیا کہ جن بچوں کے لیے ہم پاگل ہوئے جا رہے ہیں وہ دراصل ہمارا خون ہیں ہی نہیں"

وہ چند لمحے خاموش ہوا۔

"سب کچھ کرنے کے بعد وہ ہمارے گھر سے بھاگ گئی اور اب جب واپس آئی ہے تو شامل کو بھی ہم سے چھین لیا۔ اور اس کا وہ اعتماد یوں ہوتا ہے جیسے کہ ہم اس کے مجرم ہیں اور وہ مظلوم"

لالہ رخ کی آنکھیں بھی نم ہوئیں۔

"دلمہ کے بیٹوں کا چہرہ اور آنکھوں کا رنگ شامل سے بہت ملتا ہے۔ میں نے آج غور سے دیکھا تھا۔ شامل سے میل کھانے کا مطلب جانتی ہو؟ یعنی ہمائل سے میل کھانا...

آج میں نے اسے پلوشہ سے بات کرتے سنا تو میرا دماغ بار بار مجھے اکسا رہا ہے کہ میں اس بات پر غور کروں"

www.novelsclubb.com

اسے تعجب سا ہوا۔

"کون سی بات"

"لالہ رخ اگر وہ سچی ہوئی تو؟ اگر وہ دونوں بچے ہمائل کے ہی ہوئے تو؟"

اس نے اس کے ہاتھوں پر گرفت سخت کی۔

"اگر ایسا ہوا تو میں ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔ یہ سوچ سوچ کر میرا دل پھٹ رہا ہے کہ اگر یلماز..."

اس نے اپنا چہرہ ڈھکا۔

"وہ اسے سبزی منڈی سے پھل چراتے ہوئے ملا تھا۔ اگر وہ ہمارا خون ہوا تو؟ میرے بھائی کا بیٹا وہاں ایسے ظلم سہتا رہا؟ اسے کھانے کو بھی نہیں دیا جاتا تھا، مار اپیٹا جاتا رہا اور ہم؟ لالہ رخ اگر وہ ہمائل کا بیٹا ہوا تو میں کیا کروں گا؟ میں کس طرح ان کا سامنا کروں گا؟ میں ہمائل کو کیا جواب دوں گا؟"

www.novelsclubb.com

اس نے سر اٹھا کر لالہ رخ کی جانب دیکھا جو دل میں کہیں نا کہیں جانتی تھی کہ اس کو اس کرب آمیز حقیقت کا سامنا جلد کرنا ہو گا۔

"میں کیا کہوں ارباز؟ اللہ آپ کو اتنی ہمت دے کہ اس حقیقیت کا سامنا کر سکیں"

وہ وہاں سے اٹھ گئی کیونکہ ارباز کو ابھی کچھ دیر اکیلے رہنے کی ضرورت تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یلماز میر اور بالاچ کے ساتھ کرکٹ کھیل رہے تھے جب بال گھر کے اندر آ گھسی۔انہوں نے یلماز کو بال لینے اندر بھیجا تھا۔وہ بال ڈھونڈتے ہوئے آغا جان اور بی جان کے کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔

ہر فرنیچر کے نیچے، پردوں کے پیچھے اسے ڈھونڈتا ہوا وہ ہر جگہ اسے تلاش کرنے لگا تھا۔

"تم..."

وہ چونک کر مڑا۔

آغا جان وہاں کھڑے اسے گھور رہے تھے۔وہ سہم سا گیا۔

"یہاں کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟"

سرد لہجے میں سوال کیا گیا۔

"وہ..."

وہ تھوڑا حیران ہوئے کہ میر جو بہت باتونی ہے یوں ڈرا ہوا کیوں ہے۔

"کیا ہوا؟ کیا ڈھونڈ رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اب نرمی سے سوال کیا تھا۔

"بال"

وہ بس رو دینے کو تیار تھا۔

"کیا ہوا؟ آج کوئی سوال نہیں کرنا؟"

وہ اسے میر سمجھ رہے تھے۔

یلماز نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئے اور ہاتھ بڑھایا۔

وہ یک دم ڈر کر دور ہٹا اور آنکھیں بند کر کہ اپنے چہرے کے آگے ہاتھ یوں رکھے جیسے خود کو تھپڑ سے بچا رہا ہو۔

اس کے اس رد عمل سے انہیں جھٹکا سا لگا۔

"میر..."

انہوں نے پہلی بار اس نام سے پکارا تھا۔

"مارنا نہیں۔ سوری"

وہ رو دیا۔

www.novelsclubb.com

اور پہلی بار ان کو لگا کہ ان کا دل رک جائے گا۔اس کی معصوم سسکیوں نے انہیں ہمائل کی یاد دلائی تھی۔وہ سن ہو کر وہیں کھڑے ہو رہے۔اس بہت بولنے والے میرو کو اس طرح روتے دیکھ کر انہیں تکلیف ہوئی تھی۔

"میرو..."

انہوں نے نرمی سے اس کے ہاتھ پیچھے کیے۔

"میں آپ کو مار نہیں رہا تھا۔میں تو بال واپس کرنے والا تھا دیکھو"

ان کے ہاتھ میں بال دیکھ کر بھی وہ سہما ہوا ہی رہا۔

"اچھا۔سوری میں نے آپ کو ڈرا دیا"

انہوں نے اسے بال تھمائی اور لاشعوری میں اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے۔

"رو کیوں رہے ہو بچے؟آپ نے کوئی غلط کام تھوڑی کیا تھا جو آپ کو مارتا؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ گندے والے پاپا مارتے تھے نا۔جب میں چھپ کر کھلونوں سے کھیلتا تھا۔انہوں نے کہا تھا کہ اگر میں کھلونوں کو ہاتھ لگاؤں گا تو وہ میرے ہاتھ توڑ دیں گے۔آپ بھی ماریں گے نا ہاتھوں پر؟"

ان کے دل پر ضرب سی پڑی۔وہ رو رہا تھا اور اس کے آنسو ان کے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

"یلماز..."

انہوں نے نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔جتنا مرضی کھیلو۔"

انہیں لگ رہا تھا اگر اس نے رونا بند نہ کیا تو ان کا سانس تھمنے لگے گا۔

"انکل میں نے کھلونے نہیں لیے۔وہ بالی لالہ نے خود بال دیا تھا۔"

اسے خود سے الگ کرتے ہوئے انہوں نے اس کی آنکھیں صاف کیں۔

www.novelsclubb.com

سہمی ہوئی، بھیگی ہوئی، ہلکی سی سرخ وہ شربتی آنکھیں انہیں ایک پل کو ساکت کر گئیں۔

"ہ...ہمائل"

جو خیال انہیں آیا تھا اتنا جان لیوا تھا کہ وہ دوبارہ سوچنا بھی نہیں چاہ رہے تھے۔

"اگر یہ..."

اس اگر کے آگے انہیں موت نظر آ رہی تھی۔

"مازی..."

میر کی چہکتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔

www.novelsclubb.com

"مازی تم یہاں ہو۔ ہم ویٹ کر رہے ہیں"

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"آگو جان..."

وہ ان کے گلے لگ گیا۔

"آپ بھی کھیلیں نا۔اٹھیں اٹھیں ابھی"

وہ ان سے الگ ہوتا ہوا ان کا بازو پکڑ کر اٹھانے لگا۔

"مازی... چلو کھیلتے ہیں"

شامل اور دملہ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔شاید بازار ان کے لیے کپڑوں وغیرہ کی خریداری کرنی تھی۔بچوں کو وہ بی جان کے پاس چھوڑ کر گئے تھے ورنہ باقی سب بھروسے کے قابل نہیں تھے۔

"مازی تم رو کیوں رہے ہو؟"

اس کی بھیگی آنکھوں پر نظر جاتے ہی وہ پریشان ہو گیا۔آغا جان کا ہاتھ چھوڑ کر وہ مازی کی جانب متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا؟ کسی نے ڈانٹا؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر؟"

"یہ ڈر گیا تھا"

جواب انہوں نے دیا تھا۔

"اوہو... پاگل۔ یہ بابا کے باباہیں۔ان سے تو نہیں ناڈرتے۔"

وہ ان دونوں کی آنکھوں سے نظریں نہ ہٹا پائے۔

"یار مازی... کوئی بات نہیں"

وہ بڑوں کی طرح پہلے اسے گلے لگا کر دلاسا دینے لگا پھر اس سے الگ ہو کر اس کے گال پر پیار کیا تو ان کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں مسلا تھا۔

گزر چکے ماضی کے مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے۔

"شامل کوئی بات نہیں۔ کوئی بات نہیں۔چوٹ ٹھیک ہو جائے گی"

www.novelsclubb.com

پیر کی چوٹ کی وجہ سے روتے ہوئے شامل کو دلاسا دیتے ہوئے ہمائل نے اس کو پیار کیا جیسے وہ اس کا بڑا بھائی ہو۔

منظر وہی تھا، بس کردار بدل گئے تھے۔ شامل کی جگہ یلماز تھا اور میر کی جگہ ؟...

میر...

اس کا چھوٹا میر...

ان کا ہاتھ دل کے مقام پر گیا۔

"آغا جان..."

ارباز کی آواز انہیں پیچھے سے آتی معلوم ہوئی۔

"برے بابا"

میر اب بھاگ کر اس سے لپٹ گیا تھا۔

"آپ کو پتا ہے ہم کرکٹ کھیل رہے ہیں"

www.novelsclubb.com

ار باز کافی عجیب سا لگ رہا تھا جیسے پریشان ہو یا غصے میں ہو۔

"آپ جا کر باہر کھیلو مجھے آغا جان سے بات کرنی ہے"

وہ یلماز کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے گیا۔

"ہم سے کوئی ملنے آیا ہے"

اس نے کچھ لمحوں کے توقف کے بعد کہا تھا۔

"کون؟"

وہ کچھ دیر رکا۔

"دلمہ کا بھائی۔ابرار"

کچھ دیر پہلے والی کیفیت غائب ہو گئی اور اس کی جگہ سختی اور حقارت نے لے لی تھی۔وہ اٹھے اور گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"بٹھاؤاس کو...چائے پانی پوچھو۔ مہمان کے ساتھ بدسلوکی ہماری روایات کے خلاف ہے"

وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆

آغاجان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا بات کریں۔

وہ کب سے ان کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔مسکان وہیل چیئر پر قابلِ رحم حالت میں بس روتی جارہی تھی۔ابرار بلکل خاموش تھا۔

"اگر تم اپنی بہن سے ملنے آئے ہو تو وہ فی الحال یہاں نہیں ہے۔اپنے بچوں کے ساتھ باہر گئی ہے"

انہوں نے خود ہی خاموشی توڑی تھی۔

دن کے ایک بجے وہ مسکان اور اس کی ماں کے ساتھ یہاں موجود تھا۔اتنے سال کے بعد اس کا اچانک یہاں موجود ہونا کسی انہونی سے کم بات نہیں تھی۔اوپر سے وہ کچھ بول بھی نہیں رہا تھا۔ہمائل کے جانے کے بعد جو جو کچھ ہوا اس کے بعد ان کے تعلقات کچھ زیادہ اچھے نہیں رہے تھے۔اس سے گلباز اور ارباز کی اچھی خاصی لڑائی ہو چکی تھی جسے وہ دونوں بھولے نہیں تھے۔

"میں کچھ اقرار کرنا چاہتا ہوں"

آنکھیں ملتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہوئے بات شروع کی۔

www.novelsclubb.com

ارباز تو اسی کمرے میں موجود تھا۔گلباز کو جب اس کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ غصے میں بھرا ہوا وہاں آیا تھا مگر اس کی بات سن کر دروازے پر ہی رک گیا۔

"کیسا اقرار؟"

آغا جان نے اکھڑے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔ایک تو اس نے ان کے بیٹوں کے ساتھ بد تمیزی کی تھی دوسرا وہ دلمہ کا بھائی تھا تو ظاہر سی بات ہے ہر لحاظ سے وہ قابلِ نفرت تھا۔

"دلمہ کے سامنے بات کروں گا"

گلباز تیز تیز قدم اٹھاتا اس تک بڑھنے لگا تو ارباز نے اسے روکا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر آنے کی؟"

وہ بلند آواز میں بولا۔

"گلباز۔گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسے پیش آنا ہماری روایات کے خلاف ہے"

بی جان نے اسے ڈانٹا۔

"یہ مہمان نہیں ہے۔نہ ہی یہ عزت کے قابل ہے۔اسے اور اس کی بہن کو باہر نکالیں"

ارباز نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"بس کیا کرو گلباز۔اس کی بات تو سن لو"

اس نے اسے سمجھانا چاہا مگر وہ سنتا ہی کہاں تھا۔

"میں آپ سب کا،اپنی بہن کا اور اپنے بھانجوں کا مجرم ہوں"

اس نے جھکے سر کو اٹھائے بغیر کہا۔

"اوپلیز۔یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں۔اچھا ہوا تم آ گئے ہو۔اپنی بہن کو لو اور میرے بھائی کی زندگی سے دور ہو جاؤ۔کیونکہ اگر وہ بچے مجھے زیادہ دیر دکھائی دیے تو شاید میں انسانیت کا مظاہرہ نہ کر پاؤں"

www.novelsclubb.com

ابرار نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

"گلباز چپ شہ"

آغا جان کی آواز کی گونج سن کر وہ چپ ہوا تھا۔اسے آج بھی صرف وہی قابو کر سکتے تھے۔

"تم ایک لفظ بھی نہیں بولو گے"

وہ خاموش تو ہو گیا مگر ابرار کو حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"تم بولو"

وہ ابرار کی جانب متوجہ ہوئے۔

"جن بچوں کو یہ نقصان پہنچانے کی بات کر رہا ہے۔اگر میں بولوں کہ وہ اس کے ہی سگے بھتیجے ہیں تو؟ کیا تب بھی یہ انہیں نقصان پہنچائے گا؟"

گلباز ہنسا۔

"تو اب بہن بھائی کی صلح ہو گئی ہے؟ نائیس۔تب ہی تم اس کی سفارش لے کر آ گئے ہو"

مسکان نے نفی میں سر ہلایا۔وہ بول نہیں پا رہی تھی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔تم سب نے بھی ان معصوموں کے ساتھ وہی کیا جو میں نے کیا تھا"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"دملہ بے قصور ہے آغا جان اور میں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ وہ میری بہن ہے۔اس لیے کہہ رہا ہوں کہ میری بیوی اس سازش کی سرغنہ تھی"

اس نے مسکان کی جانب قہر آلود نگاہ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"بس یہی بات کرنی تھی؟تم سب لوگ جا سکتے ہو"

آغا جان اٹھنے لگے۔

"ہمائل کا واسطہ ہے آپ کو۔ایک بار میری پوری بات سن لیں ورنہ شاید آپ کو پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے۔"

وہ اٹھتے اٹھتے رکے۔

"مسکان نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا تاکہ وہ اسے میری نظروں سے گرا سکے۔تاکہ وہ اسے یہاں سے بھی رسوا کر کہ نکال سکے۔وہ لڑکا،اس سے میری بہن کا کوئی تعلق نہیں تھا۔وہ معصوم تھی،بے قصور تھی۔میں بے غیرت تھا جو اپنی بیوہ بہن اور یتیم بھانجوں کی حفاظت نہیں کر پایا۔"

www.novelsclubb.com

وہ چپ ہوا لیکن کوئی بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔

"یہ دیکھیں اس کی حالت...اسی زبان سے،انہی ہاتھوں سے اس نے ایک بے قصور عورت پر تہمت کی سازش رچی اور ان معصوم یتیم بچوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے،انہیں مارنے کی کوشش کی جب وہ اس دنیا میں بھی نہیں آئے تھے۔اسے اپنے ان نگاہوں کی سزا یہیں پر ملنا

شروع ہو گئی ہے لیکن آخرت کی نجات کے لیے اس نے اپنے سارے گناہوں کا اعتراف کیا ہے"

"مجھے معاف کر دیں...مجھے"

وہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بمشکل بول پا رہی تھی۔

"اور اس سب میں آپ کی بہو پلوشہ نے اس کا ساتھ دیا۔دلمہ کے کردار پر جھوٹے الزامات اور اس کے بچوں پر تہمت اسی کے ساتھ مل کر لگائی تھی"

کمرے میں موت کا سا سناٹا چھا گیا۔وہ جو کچھ کہہ رہا تھا وہ نا قابل یقین بات تھی۔

"بکواس مت کرو...میری بیوی کو بیچ میں گھسیٹنے کی ضرورت نہیں"

"ایک مرتا ہوا انسان جھوٹ کیا بولے گا بیٹا؟میری بیٹی کی تکلیف دلمہ کی معافی سے دور ہو سکتی ہے۔میں آپ لوگوں کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔اس سے ملوا دیں۔"

کوئی ماں اپنی بیٹی کی بیماری کو کسی اور کے پلین کے لیے استعمال کبھی نہیں کر سکتی تھی۔

ارباز اور آغا جان تو جیسے ہل بھی نہیں پا رہے تھے۔ان کے سارے خدشات، سارے وہم سچ بن کر ان کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے اور وہ اپنے ہمائل کے مجرم ٹھہرے تھے۔

"دملہ گھر سے نہیں بھاگی تھی۔آپ کی بہو پلوشہ نے اس سے جھوٹ کہہ کر اسے ڈرایا تھا کہ آپ لوگ اسے اور اس کے بچوں کو قتل کرنے والے ہیں۔وہ اپنے بچوں کی زندگی کی خاطر گھر چھوڑ کر چھپ گئی تھی۔میری بہن نے بہت کچھ سہا ہے آغا جان۔خدا کے لئے۔اب اسے مزید اذیت مت دیں۔اپنے ہمائل کو مزید اذیت مت دیں"

آغا جان نے صوفے کو ہاتھ رکھا۔انہیں سانس لینے میں جیسے دشواری ہونے لگی۔ارباز کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔ان کو دملہ کی سسکیاں، منتیں اور چیخیں یاد آ رہی تھیں جب وہ چلا چلا کر اپنی پارسائی کا یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔جب وہ اپنے بچوں کا مقدمہ لڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔انہوں نے مل کر ہمائل کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔اس کے بچوں کو، اس کی بیوہ کو دربدر کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھوں سے اپنے میرو کو خود سے الگ کر دیا،اس سے اس کے باپ کا نام،اس کی اصل شناخت،اس کا گھر چھین لیا۔

اور یلماز...

اس کا بچپن تباہ کر دیا۔ہاں وہی اس کے مجرم تھے۔ان کے ہمائل کا بیٹا اس قدر قابل رحم حالت میں تھا کہ کھانے کو بھی ترستا تھا،فاروق خان کے لاڈلے بیٹے کا خون...

کسی غیر کے در پر جانوروں جیسی زندگی گزار رہا تھا اور انہیں پرواہ ہی نہیں تھی۔وہ بلاشبہ ان سے غافل تھے مگر ہمائل؟

وہ کس قدر تڑپتا ہوگا اپنے جگر کے ٹکڑے کو ظلم سہتا دیکھ کر۔وہ تو اس سے قیامت کے دن نظریں تک ملانے کے قابل نہیں رہے تھے۔اپنے ہی خون کو گالیاں اور ناجائز جیسے گھٹیا الفاظ سے پکارتے رہے۔

بی جان بس رو دیں کیونکہ انہیں پہلے دن سے پتا تھا کہ دملہ بے قصور ہے۔اس کا صبر رنگ لایا تھا۔فاروق خان کے گھر کے سبھی افراد کا غرور خاک میں ملا تھا۔

"بکواس بند کرو"

گلباز ابرار کی جانب بڑھا تو ارباز نے اسے روکا۔

"بس"

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"بس گلباز..."

وہ بولا تو آواز قدرے بلند تھی۔

"یہ آدمی اور اس کی وہ بہن جھوٹے ہیں۔میری بیوی..."

www.novelsclubb.com

"بھاڑ میں جاؤ تم۔اور بھاڑ میں جائے تمہاری بیوی"

ارباز کی آواز لڑکھڑا گئی۔

"لالہ...؟ہوش کریں یہ آپ کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔پلوشہ ایسا کر ہی نہیں سکتی۔وہ بچے ہمائل کا خون نہیں ہیں۔انہیں باہر نکالیں"

ارباز نے اسے گریبان سے پکڑا۔

"کان کھول کر سنو...ہمارے ہمائل کے بچے اور دلمہ یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے۔اگر کوئی جائے گا تو وہ تمہاری بیوی ہے۔اگر چاہو تو تم بھی جا سکتے ہو"

اس نے اسے جھجھوڑتے ہوئے کہا۔

"میرے بھتیجے یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے۔یہ ان کے بابا کا گھر ہے۔ان کے دادا کا گھر ہے۔اگر تم نے اب ان کی جانب انگلی بھی اٹھائی ناگلباز تو میں بھول جاؤں گا کہ تم بھی میرے بھائی ہو"

اس نے جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑا۔

وہ بے یقین تھا۔اتنی آسانی سے کس طرح ان سب نے میر اور یلماز کو اپنا خون مان لیا تھا۔

"میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو برباد کیا..."

آغا جان کی آواز بہت آہستہ تھی۔وہ بول ہی نہیں پا رہے تھے۔

"میرے بچے...میرے میر کے بچے"

انہوں نے گہرے سانس لینے کی کوشش کی۔

"میرے جگر کے ٹکڑے"

انہیں یلماز کا سہما ہوا چہرہ یاد آیا تو ان کا دل جیسے بند ہونے لگا۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟ کیوں؟"

بی جان نے روتے ہوئے مسکان سے سوال کیا تھا۔

"ہمائل نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟ دملہ نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟"

www.novelsclubb.com

سوال اربازنے کیا تھا۔

"کیوں؟"

"ہمائل نے نہیں میں نے"

دروازے میں کھڑے شامل نے جواب دیا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

دملہ اس کے ساتھ بلکل خاموش اور بغیر تاثرات کے کھڑی تھی۔

شامل کو وہاں دیکھ کر مسکان کی آنکھیں خوف و تعجب سے پھیل گئیں۔شاید وہ سمجھ چکی تھی۔

"کیوں مس مسکان جاوید... پہچانا؟"

وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔مسکان کی آنکھیں اب خوف سے پھیل گئیں۔اسے سمجھ آ چکا تھا کہ ہمائل کیوں یوں ظاہر کرواتا تھا جیسے ان کے بیچ ہوئی بحث اور اس تھپڑ کا اسے علم بھی نہ ہو۔اب وہ جان گئی تھی کہ وہ تو واقعی لاعلم تھا۔اس نے کسی اور کے 'جرم' کی سزا ہمائل کو دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اپنے شوہر کو آدھا سچ بتایا ہے۔پورا میں بتاتا ہوں"

مسکان کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔ابرار تو پہلے ہی یہ سچ جاننے کے بعد اس سے نفرت کرنے لگا تھا۔اصل بات پتا چلنے کے بعد تو وہ اسے قتل ہی کر دیتا۔

"کیوں؟ بہت شوق ہے نا تمہیں دملہ پر کیچڑ اچھالنے کا۔ میرے بھائی کے بچوں پر ظلم کرنے کا؟ تو چلو آج ایک سچ تمہارے اس دو ٹکے کے شوہر کو بتاتا ہوں"

اس کا سانس رکنے لگا۔ وہ بولنے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کی منتیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ سچ نہ بتائے مگر شامل کے سامنے یلماز کا روتا سسکتا ہوا چہرہ آیا تھا، دملہ کی بے بسی آئی تھی۔ ہمائل کی تکلیف آئی تھی۔

"تمہاری اس بیوی نے میری دملہ پر کیچڑ اچھالا کہ یہ بدکردار ہے۔ درحقیقت یہ خود ایک بدکردار عورت ہے"

اس نے 'میری دملہ' لاشعوری میں کہا تھا۔

"کیا مطلب؟ کیا بول رہے ہو تم؟"

ابرار نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"گلباز لالہ کی شادی پر یہ ہمائل کے کمرے میں گئی تھی جہاں وہ نہیں میں موجود تھا۔اس نے مجھے ہمائل سمجھ کر وہ وہ گھٹیا باتیں کیں کہ یہ میری نظروں سے گر گئی۔یہ اس وقت تمہارے نکاح میں تھی، میں اس کو بھابھی کہتا تھا۔"

ابرار کے پیروں تلے زمین کھسکتی چلی گئی۔

"یہ تمہاری عزت تھی لیکن مجھ سے بے باک مطالبات کر رہی تھی۔اس لیے میں نے اس کو تھپڑ مارا۔اسی تھپڑ کا بدلہ اس نے ہمائل سے لیا، دملہ سے لیا اور معصوم بچوں سے لی۔وہ میں تھا حیوان صفت عورت"

اس کا آخری جملہ نہایت حقارت آمیز لہجے میں بولا گیا تھا۔

ابرار کا غرور پاش پاش ہوا تھا۔

"دیکھو مجھے مسکان جاوید...دیکھو میرا چہرہ۔مجھ میں ہمائل نظر آ رہا ہے تمہیں؟"

وہ کپکپا رہی تھی اور روتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میری بیوی کے کردار کو مشکوک بنایا تھا نا ابرار۔ دیکھو خدا کا انصاف۔ تم آج میرے سامنے نظریں اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہے ہو۔"

ابرار کا شرم سے جھکا ہوا سر شامل کو سکون پہنچا رہا تھا مگر دملہ خاموش تھی۔

"میں ہمائل نہیں ہوں جو اس پر اور تم پر ترس کھاؤں گا۔ آئندہ کے بعد تم سب میرے بچوں اور میری بیوی سے دور رہو گے۔ کیا کہا تھا تم نے دملہ سے کہ تمہیں اپنے گھر میں بدکردار اور ناجائز کو رکھ کر آنے والی نسلوں کے لیے ماحول خراب نہیں کرنا؟"

شامل ہنسا تھا۔

"آج میں تم سے کہتا ہوں۔ مجھے تم لوگوں جیسے اور تمہاری بیوی جیسے گھٹیا درندوں اور بدکرداروں کا سایہ بھی اپنے گھر والوں پر نہیں چاہیئے"

ابرار کو اب اپنے الفاظ کی چوٹ کا اندازہ ہوا تھا۔ وہ دملہ کو بیچارگی سے دیکھتے ہوئے رو دیا تھا۔ ظلم کا کیا خوب بدلہ ملا تھا۔

"دملہ..."

"آپ جائیں یہاں سے ابرار احسن۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی"

وہ بولی تو لہجہ بہت مستحکم تھا۔کوئی ملال، کوئی دکھ نہیں تھا۔اگر سامنے کھڑا شخص اس کا صرف بھائی ہوتا تو وہ اسے معاف کر دیتی مگر وہ اس کے بچوں کی جان کا دشمن بنا تھا،ان کو مارنا چاہتا تھا۔

"پلیز ایک بار معاف کر دو۔میری بہن ہو تم۔سب کچھ تو مجھ سے چھن گیا۔پلیز"

وہ بچوں کی طرح ہاتھ جوڑے رو دیا۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہی۔

"ایک بہن نے آپ کو معاف کیا۔"

شامل نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"لیکن"

اس نے سر اٹھا کر اعتماد سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک ماں آپ کو زندگی بھر معاف نہیں کر سکتی۔ میرے بچوں کو دنیا میں آنے سے پہلے ختم کرنے کا منصوبہ بنانے والے سفاک قاتل کو میں ساری زندگی دیکھنا بھی نہیں چاہتی"

اس نے اسے ساری عمر کی سزا سنائی تھی۔ کیونکہ مسکان سے بڑا وہ مجرم تھا۔ وہ اگر اس کے دکھائے ڈرامے پر یقین نہ کرتا تو شاید بات نہ بڑھتی، نہ اس کے سسرال والوں تک یہ بات پہنچتی، نہ پلوشہ بھٹکتی اور نہ ہی یہ سب کچھ ہوتا۔ یلماز شروع سے اس کے پاس ہوتا، دونوں بھائی اپنے باپ کے گھر سے کبھی محروم نہ ہوتے۔

"دملہ..."

"آپ یہاں سے جا سکتے ہیں۔ اپنی بیوی اور اپنی ساس سے کہیں کہ مجھے ان سے کوئی بدلہ نہیں چاہیئے۔ مجھے بدلہ اور انصاف دونوں مل چکے ہیں۔ معاف کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ میں انسان ہوں فرشتہ نہیں ہوں۔ چند لوگوں سے مجھے شدید نفرت ہے۔ جن میں ایک آپ اور دوسری آپ کی بیوی سر فہرست ہیں۔ پلیز آئندہ میرے سامنے مت آیئے گا۔ اگر میں کبھی خود میں حوصلہ پیدا کر سکی تو آپ کو ضرور معاف کر دوں گی"

وہ سر جھکائے کچھ دیر وہیں کھڑا رہا۔

"شامل...ار باز"

آغا جان نے نقاہت بھرے لہجے میں ان کا نام پکارا۔

"ان سب کو باہر نکالو ورنہ ان کی شکلیں دیکھ کر میرا دل بند ہو جائے گا"

یہ بات ان کے لئے کس قدر بڑا صدمہ تھی صرف وہی جانتے تھے۔

دملہ انسان تھی فرشتہ نہیں۔اسے مسلسل اذیتیں دینے والوں کو دل سے معاف نہیں کر پا رہی تھی۔ابرار ناچاہتے ہوئے بھی اس شرمندگی کے ڈھیر یعنی مسکان کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے ہزیمت و رسوائی اٹھاتا ہوا نکل گیا۔وہ اس کے لیے بوجھ تھی۔اسی بہن کے گھر سے سے جسے اس نے بغیر تحقیق کے بدکرداری کا لیبل لگا کر گھر سے ذلیل کر کہ نکال دیا تھا۔

"تم..."

گلباز دملہ کی جانب بڑھنے لگا تو شامل اس کے آگے کھڑا ہو گیا۔

"کوشش بھی مت کرنا"

شامل کے آگے ارباز نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"آغا جان...دیکھیں ان کو۔پہلے یہ شامل کم پاگل تھا جواب لالہ بھی پاگل ہو گئے ہیں"

وہ ان کی جانب دیکھ کر کہنے لگا جو سر جھکائے بلکل خاموش بیٹھے تھے۔

"آغا جان کچھ تو بولیں۔یہ عورت ڈرامے باز ہے۔جھوٹی ہے۔پلوشہ ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی"

اس کا دماغ کوئی چیز سوچنے سمجھنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گلباز چپ کر جاؤ"

انہوں نے سر کو دونوں ہاتھوں میں پھینکتے ہوئے کہا۔

"آغا جان میں بتا رہا ہوں اس کو اور اس کے بچوں کو گھر سے نکال باہر کریں۔وہ ہمارا خون نہیں ہیں۔"

"گلباز چپ"

وہ سر اٹھا کر بلند آواز سے بولے تھے۔

"آغا جان آپ بھی؟ آپ کیسے اپنی خاندانی بہو پر اس کو فوقیت دے سکتے ہیں؟"

وہ کھڑے ہوئے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے اس کے نزدیک آئے۔

"اسے اس کے میکے چھوڑ کر آؤ۔ اسے کبھی زندگی میں میرے سامنے مت آنے دینا۔"

ان کی بات ناقابل یقین تھی۔ وہ انہیں حیرت سے دیکھتا چلا گیا۔

"آغا جان۔ اس بدکردار عورت اور اس کے ناجائز، غلیظ..."

ان کا ہاتھ اٹھا تھا جس کی گونج کے بعد کمرے میں سناٹا چھا گیا۔ ناقابل یقین منظر تھا۔

انہوں نے اسے تھپڑ مارا تھا۔

"خبردار..."

ان کی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون نکل آئے گا۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو میرے پوتوں کے بارے میں ایک بھی گندہ لفظ اپنے منہ سے نکالا"

دملہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔اس نے ہونٹ بھینچ کر خود پر قابو رکھنے کی کوشش کی۔

"میرے ہمائل کی نشانیاں... تمہاری اس خاندانی بیوی کی وجہ سے مجھ سے دور رہیں۔میرے بچے دربدر ٹھوکریں کھاتے رہے۔میرا وہ چھوٹا سا معصوم بچہ..."

ان کی آواز یلماز کے ذکر پر لڑکھڑا سی گئی۔

"میرا بچہ کسی اور کے گھر ظلم سہتا رہا صرف تمہاری اس بیوی کی وجہ سے۔میرا دل پھٹا جا رہا ہے اس کی تکلیف کا سوچ کر۔میں اپنے ہمائل کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ کیا کہوں گا اس سے؟"

ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"یا پھر احسن سے کیا کہوں گا جس کی بیٹی کو میں اپنی بیٹی کہہ کر اس گھر میں لایا تھا؟ میں اس کے باپ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ میں نے بھی اس بے قصور بچی کے ساتھ وہی کیا جو ہماری زرتاشہ

کے ساتھ ہوا۔میری بیٹی کی طرح تھی یہ۔میں نے اسے بیٹی کہا تھا اور دیکھو ہم نے کیا کر دیا اپنی ہی بیٹی کے ساتھ اس قدر ظلم؟"

دلمہ سر جھکا کر رو دی۔وہ جو اتنا سب کچھ سننے کے بعد بھی خاموش رہی تھی ضبط ہار گئی۔

"اب اگر تم نے میری بیٹی،میریا یلماز کو خراش بھی پہنچانے کی کوشش کی تو تم مجھے باپ نہیں دشمن سمجھنا"

اسے شدید صدمہ پہنچا تھا۔وہ سر جھکائے وہاں سے چلا گیا۔آغا جان کو یقین دلانا ناممکن تھا کہ پلوشہ نے کچھ نہیں کیا تھا۔

وہ اشک بار آنکھیں لیے دلمہ کے پاس آئے اور غیر متوقع طور پر اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

"جو سزا دینا چاہو دے دو..."

ان کا غرور،اکڑ،انا...

سب کچھ خاک ہو چکا تھا۔وہ خود ہی اپنے بیٹے کی مجرم پائے گئے تھے۔

"معافی کے قابل تو نہیں لیکن ہمائل کا باپ سمجھ کر..."

وہ الفاظ مکمل نہ کر پائے۔

دلہ زار و قطار بس روتی جا رہی تھی۔

"کوئی باپ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے آغا جان"

ان کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"آپ تو ابو کی جگہ تھے نا؟آپ نے بھی وہی کیا جو ساری دنیا نے میرے ساتھ کیا۔"

www.novelsclubb.com

ان کی نظریں آج اس کے سامنے جھکی ہوئی تھیں۔

"آپ نے اپنے ہی خون کو گالی بنا دیا۔"

ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"ہمائل کا خیال نہیں آیا آپ کو؟ میں تو غیر تھی مگر وہ تو آپ کا اپنا بیٹا تھا نا؟ چلیں پہلے کو کچھ بھی کیا آپ نے۔ کیا ابھی ان کو دیکھ کر ایک دفعہ بھی ان میں ہمائل کی پرچھائی، اس کی جھلک محسوس نہیں ہوئی؟ خون کی کشش کیوں نہیں محسوس ہوئی آپ کو؟ کیوں آغا جان؟ کیوں ارباز بھائی؟ یلماز کی معصوم سہمی ہوئی آنکھوں نے آپ کے دل کو جھنجھوڑا کیوں نہیں؟ کیا آپ کو بھی اپنے میر کی خوشبو میرے میروسے نہیں آئی؟"

ارباز آنکھیں میچے بس رو دیا۔

"آئی تھی... آئی تھی اس کی خوشبو۔ آئی تھی میروسے میر کی خوشبو"

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

"ان کی آنکھیں بلکل ہمائل جیسی ہیں پھر بھی کیوں نہیں پہچانا آپ لوگوں نے؟ مزید کیا ثبوت چاہیئے تھا؟"

اس کے سوالوں کے جواب اگر ان کے پاس ہوتے بھی تب بھی وہ نہ دے پاتے۔

www.novelsclubb.com

وقت کیسے پلٹا تھا۔سالوں پہلے جب وہ گڑگڑا کر اپنے بچوں کی خاطر ان کی منتیں کر رہی تھی تب وہ مجبور تھی، بے بس تھی۔آج وہ طاقت ور تھی اور وہ مجبور تھے۔اس کے پاس اختیار تھا وہ جو چاہے سزا سناتی۔

"غرور اور تکبر کی پٹی بندھی تھی ہماری آنکھوں پر۔اب جب یہ پٹی اتری ہے تو انا کے وہ بت منہ کے بل گر گئے ہیں"

آغا جان نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے کہا تھا۔

"کیا قصور تھا میرے میروکا؟ کیا قصور تھا میرے مازی کا جو اتنے سال اس جہنم میں صرف آپ لوگوں کی وجہ سے رہا؟ کبھی اس کے جسم کے نیل دکھاؤں گی آپ کو جن کو دیکھ کر روز میرا کلیجہ پھٹتا ہے"

بی جان دل پر ہاتھ رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں تھیں۔

"بس کرو...میں اور نہیں سن سکوں گا"

www.novelsclubb.com

ار باز اور شامل نے انہیں سہارا دیا۔یلماز کی تکلیف انہیں تب بھی برداشت نہیں تھی جب وہ یقین ہی نہیں کرتے تھے کہ وہ ان کا پوتا ہے۔اب تو ضرب ہی کاری پڑی تھی۔

"آپ نے ان کو مارنا چاہا جب یہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے"

یک دم انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"اپنے یتیم پوتوں کو مارنے کی کوشش کی"

"نہیں دملہ..."

وہ اس کی بات پر چونکے تھے۔

"ہر بات کے مجرم ہیں مگر ہم نے ایسا کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا"

شامل اور گلباز نے انہیں صوفے پر بٹھایا۔

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ ار باز بھائی۔آپ لوگوں نے ڈی این اے ٹیسٹ کا بہانہ کر کہ ہمیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا"

"نہیں۔ہمائل کی قسم لے لو۔ہم نے تمہیں یا بچوں کو نقصان پہنچانے کا سوچا بھی نہیں تھا۔ہم کسی بھی معصوم جان کے دشمن نہیں ہو سکتے۔ہم واقعی ڈی این اے تک رکنا چاہتے تھے۔اگر مارنا ہوتا تو اسی وقت مار دیتے۔کس نے روکنا تھا؟"

ارباز کی بات پر شامل بھی چونکا تھا۔

"کیا؟لالہ آپ یہ...آپ سچ کہہ رہے ہیں؟"

اس نے سوال دہرا کر پوچھا۔

"ہاں بچے۔میں خود اس بات کی گواہ ہوں۔یہی طے پایا تھا۔"

بی جان کی تصدیق کے بعد دلہ کو اندازہ ہوا تھا کہ اسے گھر سے بھگانے میں دراصل پلوشہ نے مدد نہیں کی تھی بلکہ سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق گھر سے نکالا تھا تاکہ ڈی این اے کے ذریعے کہیں سچائی نہ کھل جائے۔

"پلوشہ سے کہو میری نظروں سے دور ہو جائے۔اس سے کہو کہ میری نظروں کے سامنے کبھی نہ آئے"

وہ اس کو مزید برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔دملہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ان سے مزید کیا کہے۔

"ماما..."

دونوں بھاگتے ہوئے اسی کمرے میں آ پہنچے تھے۔

"ہمیں چھپا لیں وہ فروی آپی اور مینہ آپی ہمیں ڈھونڈ لیں گی"

میر دملہ کے پیچھے چھپ گیا اور یلماز شامل کے پاس بھاگ کر پہنچا تھا۔

پہلی بار ارباز اور آغا جان نے دونوں کو اپنے خون، اپنے بچوں کے طور پر دیکھا تھا۔

ان کے نقوش، آنکھوں کے رنگ ہر چیز میں اب انہیں ہمائل کی جھلک نظر آئی تھی۔

دل اس قدر تکلیف سے بھر گیا تھا کہ سینہ چاک ہونے کو تھا۔

"م...میرو"

انہوں نے محبت اور کرب بھرے لہجے میں اس کا نام پکارا تھا۔ شامل ان کے سامنے کھڑا تھا جس کے پیچھے یلماز چھپا ہوا تھا۔

"اوہو..."

میر دلہ کے پیچھے سے باہر آیا۔

"میں ہوں میر...آپ بھول جاتے ہیں آگو جان"

اس کا معصوم سا جملہ ان کا دل چیر گیا۔

"ہاں...یہی تو گناہ ہوا ہے مجھ سے کہ میں پہچان ہی نہیں سکا کہ سامنے میرا میر ہے"

شامل نے اپنی آنکھوں میں بھرتی نمی کو پلکیں جھپک کر دور کیا تھا۔ آج جب سب کمزور پڑ رہے تھے تو اسے مضبوط رہنا تھا۔

آغا جان نے میر کی جانب ہاتھ بڑھایا تو وہ فوراً ان کا ہاتھ تھامے ان کے گلے لگ گیا۔

جلتے دل کو جیسے اس نے ٹھنڈک پہنچائی تھی۔انہیں اس کے پاس سے ہمائل کی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔شامل کی صورت اس کا چہرہ تو موجود تھا مگر اس کی موجودگی کا احساس حقیقی معنوں میں اب ہوا تھا۔

"میرا بچہ..."

اسے خود میں بھینچتے ہوئے وہ ہمائل سے شرمندہ تھے۔اپنے جگر کے ان ٹکڑوں کو خود سے دور رکھ کر انہیں تو ناکردہ گناہ کی سزا دی ہی تھی خود اپنے لیے بھی ہمائل سے دوری کو چن لیا تھا۔یہ دوری آج ختم ہو گئی تھی۔ سبھی دیوراریں گر چکی تھیں۔

میر کو پیار کرتے ہوئے انہوں نے یلماز کی جانب بھی ہاتھ بڑھایا تھا۔

وہ جھجھکتا ہوا دلہ اور پھر شامل کی جانب دیکھنے لگا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا جو اس کے لئے اشارہ تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا ان کے پاس گیا۔

دونوں کو اپنے سینے سے لگائے آنکھیں بند کیے وہ بس روتے جا رہے تھے۔ بار بار پیار کر رہے تھے، ان کے ہاتھوں کو چوم رہے تھے۔

وہ بچے جن کو صبح تک وہ دیکھنا بھی پسند نہیں کر رہے تھے، ان کی متاع کل بن چکے تھے۔

"میری جان... میرے بچے۔ مجھے معاف کر دو۔ کتنا ظالم ہوں میں؟ میں نے ان سے نفرت کی؟ جنہیں ہر دھوپ اور گرم و سرد سے مجھے بچا کر رکھنا چاہیئے تھا؟ اپنے گھر سے دور کراچی میں محرومی کی زندگی گزارتے رہے یہ شامل..."

"آغا جان"

اس نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر انہیں اپنے ساتھ لگایا۔

"زما قربانی کوم... زما قربانی کوم"

بچوں کو پیار کرتے ہوئے وہ بار بار کہہ رہے تھے۔ بی جان، دلہ اور ار بازا نہیں بہتے آنسوؤں کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ دلہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یوں بھی سب کچھ ایک دم ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اس نے آسمان کی جانب نگاہیں اٹھائیں اور سکون کا سانس خارج کیا۔ دل

میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ آج اس پر لگا ہر الزام دھل چکا تھا۔ جس طرح آندھی طوفان کی طرح اس کی زندگی بکھری تھی اسی طرح وہی بکھری زندگی سمٹ بھی گئی تھی۔

اس نے مسکرا کر شامل کی جانب دیکھا۔ یوں لگا جیسے ہمائل نے ہی آغا جان اور بچوں کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔

"تھینک یو"

اس نے دل ہی دل میں اسے کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"پلوشہ..."

گلباز غصے میں بھرا ہوا اسے پورے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ اسے لے کر اس گھر سے جانا چاہتا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کی بیوی اور بچے کے لیے یہ جگہ ٹھیک نہیں جہاں ان کو اب نفرت کے سوا کچھ نہیں ملنا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ ان "غیر" بچوں کی خاطر آغا جان اور بی جان

اب اس کے بچے سے نفرت کریں گے جس کے لیے انہوں نے نا جانے کتنے سال انتظار کیا تھا۔اسے پلوشہ پر پورا یقین تھا۔

وہ اسے ڈھونڈتا ہوا کچن کی جانب آیا جہاں ملازمہ اسے کچھ بناتی ہوئی نظر آئی۔

"پلوشہ کہاں ہے؟"

وہ مڑی۔

"وہ تو مہمان خانے کی جانب گئی تھیں اور واپس آئیں تو بہت گھبرائی ہوئی تھیں، کانپ رہی تھیں۔میں نے پانی دیا تو فوراً پی کر اپنے کمرے کی جانب بھاگتی ہوئی چلی گئیں"

گلباز کو تھوڑا عجیب سا لگا کہ اگر وہ ان کی باتیں سن چکی تھی تو اس نے ایسا رد عمل کیوں دیا تھا۔وہ غصہ بھی تو کر سکتی تھی کہ اس پر جھوٹا الزام لگایا جا رہا ہے۔

"اچھا تم...یہ کس کے لیے بنا رہی ہو؟"

اس نے چھوٹی چھوٹی مختلف ٹرے میں دودھ کے گلاس کے ساتھ چند بسکٹ رکھے ہوئے تھے۔

"یہ جو ہیں یہ میر و بیٹے اور مازی بیٹے کے لیے ہیں۔ان کو مونگ پھلی والے بسکٹ نہیں نا دینے اس لیے الگ طرح کے بسکٹ ہیں۔دوسرے والے باقی بچوں کے لیے"

اسے حیرت سی ہوئی۔

"کیوں؟مونگ پھلی والے کیوں نہیں دینے؟"

"وہ جی۔دملہ بی بی اور چھوٹے صاحب نے سختی سے کہا تھا کہ ان دونوں سے مونگ پھلی کو دور رکھا جائے۔ان کو الرجی ہے"

اس کی آنکھیں دوبارہ غصے سے سرخ ہونے لگیں۔

"تو میڈم نے اتنی اتنی ڈیٹیلز کا بھی دھیان رکھا ہوا ہے۔کیسی اداکارہ ہے۔ابھی اس کا جھوٹ کھل جائے گا۔کوئی الرجی وغیرہ نہیں ہے اس کے بچوں کو۔یہ سب اس کے ڈھونگ ہیں تاکہ بچوں کو ہمائل سے جوڑ سکے"

www.novelsclubb.com

اس نے دل میں سوچا تھا۔

"آ...تم ایسا کرو...ایک گلاس پانی دے دو"

اس نے خود پر قابو رکھتے ہوئے اس سے کہا۔

"جی"

وہ اپنے کام سے ہٹی تو اس نے فوراً ایک دونوں بچوں میں سے ایک کی ٹرے سے چند بسکٹ اٹھا کر دوسرے بچوں کے بسکٹس سے بدل دیے۔

"اب اس کا جھوٹ کھلے گا"

وہ وہاں سے ہٹ گیا اور کچن سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب جانے لگا۔

منظر نے اس کے ہوش اڑا دیے۔

پلوشہ بے سدھ زمین پر گری ہوئی تھی۔اس کا سامان، بیگ وغیرہ آس پاس بکھرے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"پلوشہ..."

وہ چلا کر اس کی جانب بھاگا۔

"پلوشہ...آنکھیں کھولو...پلوشہ...بی جان..."

وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔

اس کی آوازیں سن کر باقی گھر والے بھی بھاگ کر پہنچے تھے۔بلاشبہ وہ ان کی مجرم تھی مگر وہ ان کی نسل کی امین تھی۔گلباز کی بیوی تھی۔اس اچانک حادثے نے انہیں پریشان کر دیا تھا۔

ارباز، گلباز اور بی جان اسے ہسپتال لے کر چلے گئے۔گھر پر سب پریشان تھے مگر دملہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسا ردعمل دے۔اسے دکھ بھی ہو رہا تھا اور اسی لمحے انسانی فطرت بھی غالب آرہی تھی۔مجموعی طور پر اس کا ردعمل بلکل غیر جانب دار سا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی۔دعا کے لیے ہاتھ اٹھا رکھے تھے اور آنکھیں اشک بار تھیں۔وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس تک آیا اور گھٹنوں کے بل اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔وہ اسے بتانے تو یہی آیا تھا کہ گلباز کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے مگر وہ اسے دیکھ کر وہیں بیٹھ گیا۔

"یہ کون سی نماز پڑھ رہی ہو"

مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں اس نے سوال کیا۔

"شکرانے کی نوافل ادا کیے ہیں"

دملہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

بہت عرصے کے بعد شامل نے اس کے چہرے کی وہ مسکراہٹ دیکھی تھی۔وہ مبہوت سا رہ گیا تھا۔دل چاہ رہا تھا وہ مسکراتی رہے اور وہ بس اسے دیکھتا رہے۔

"میرے مجرموں کو سزا مل گئی۔میرے بچوں کو ان کا حق مل گیا اس سے زیادہ میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں تھا"

اس نے آنکھیں بند کر کہ جیسے سکون کی سانس خارج کی تھی۔وہ بولتی جارہی تھی اور شامل اسے سنتا جارہا تھا۔

"آخر کار۔اتنے سالوں کی رسوائی کے بعد مجھے انصاف مل گیا۔مجھ پر لگی کلنک دھل گئی اور اس سب کی پہلی وجہ تو غازی بھائی ہیں اور دوسری وجہ۔"

اس نے آنکھیں کھولیں۔

"دوسری وجہ تم ہو شامل۔"

وہ تعجب سے اسے دیکھنے لگا۔

"میں؟"

"ہاں تم۔غازی بھائی تمہیں واپس لائے اور تم نے مجھے میرا مقام،میرے بچوں کا حق واپس لا کر دیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ نم آنکھوں سے مسکرایا۔

"میں ساری زندگی تمہاری احسان مند رہوں گی"

شامل کا دل زخمی سا ہوا تھا۔ کبھی وہ احسان مندی سے ہٹ کر بھی اس کے

بارے میں سوچے گی؟

"قرض لوٹانے پر شکریہ نہیں کرتے"

وہ کچھ لمحے خاموش رہا۔

"ابھی تو میں نے تمہارے لیے اور بچوں کے لیے کچھ کیا ہی نہیں۔ میرا بس چلتا تو دنیا کی ساری خوشیاں تم لوگوں کے قدموں میں رکھ دیتا۔ میں جب جب میرو اور مازی کے کو دیکھتا ہوں یا میرو مجھے بابا کہتا ہے تو یقین کرو مجھے لگتا ہے جیسے میں دنیا کا خوش قسمت ترین شخص ہوں۔ وہ جب مجھے بابا کہتا ہے تو لگتا ہے جیسے ہمائل نے میری غلطیوں اور گناہوں کو معاف کر دیا۔"

وہ بات کہہ کر چپ ہوا۔

"لیکن جب مازی فرینڈ بولتا ہے تو دل جیسے کٹ سا جاتا ہے۔اس کی تکلیف یاد کر کہ میرا دل چاہتا ہے ان سب کو ویسے ہی تڑپاؤں جیسے میرا بچہ تڑپتا تھا"

کرب اس کی آنکھوں سے واضع ہو رہا تھا۔

"میرا دل چاہتا ہے اس کی یاداشت سے وہ بھیانک سال نکال دوں یا وقت پیچھے لے جاؤں۔اسے اس تکلیف سے بچالوں"

دملہ نے لاشعوری میں اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری غلطی نہیں تھی۔جن کی غلطی تھی، جن کا گناہ تھا ان کو میں معاف کر چکی ہوں تو تمہیں بھی خود کو اذیت دینے کی ضرورت نہیں۔مجھے اب سب کچھ بھولنا ہے۔جو کچھ گزر چکا سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کرنی ہے"

وہ اسے خوش ہونے کی بجائے افسردہ سی لگی۔

"وہ۔مجھے تم سے کچھ بات بھی کرنی تھی شامل"

وہ اس سے نظریں چرا رہی تھی۔اب ایسی کیا بات تھی جسے وہ چاہ کر بھی اسے نہیں کہہ پا رہی تھی۔

"میں سن رہا ہوں"

دملہ نے گہری سانس لی۔

"وہ"

شامل بہت غور سے اس کی جانب متوجہ تھا لیکن وہ اسے دیکھنے سے گریزاں تھی۔

"تم۔۔"

دملہ کی دھڑکنیں بہت تیز ہو چکی تھیں۔

"میں کیا"

www.novelsclubb.com

بہت دیر تک جب وہ کچھ بھی بول نہ سکی تو شامل نے خود ہی سوال کیا تھا۔

"تم"

اس نے آنکھیں میچیں۔

"تم شادی کر لو"

غیر متوقع سی بات سن کر شامل کو بھی جھٹکا سا لگا مگر وہ ہنس دیا۔

چند ثانیے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"اور یہ نیک خیال تمہیں کب اور کیسے آیا؟"

وہ اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی تاکہ اس کے چہرے کو نہ دیکھنا پڑے۔

"میں مزاق نہیں کر رہی"

اس کی بات پر وہ پھر سے ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کیوں؟"

اس نے سنجیدہ رہنے کی کوشش کرتے ہوئے سوال کیا۔

"جس وجہ سے ہم نے مجبوری میں یہ نکاح کیا تھا وہ وجہ اب رہی ہی نہیں۔ ہمیں ہمارا گھر واپس مل گیا ہے۔ میری کھوئی ہوئی عزت واپس لوٹا دی گئی ہے۔ میرے بچوں کو ان کے رشتے واپس مل گئے ہیں"

وہ خاموش ہوئی۔

"تو؟"

www.novelsclubb.com

سوال شامل کی جانب سے کیا گیا تھا۔

"تو یہ کہ میں اپنی خود غرضی میں تمہیں خود سے باندھ کر نہیں رکھ سکتی۔

تم نے مجھ سے مجبوری میں نکاح کیا تھا اور اب وہ مجبوری ختم ہو چکی ہے۔میں تمہیں اس ذمہ داری سے آزاد کرتی ہوں"

اس کا دل پارہ پارہ ہوا گیا۔

"مجبوری؟ دملہ یہ مجبوری نہیں تھی۔یہ ذمہ داری تھی۔وہ دونوں میرے بچے ہیں اور"

"شامل..."

وہ آہستہ سے بولی۔

"پلیز میرے لیے یہ سب اور مشکل مت بناؤ۔مین جھوٹ نہیں بولوں گی۔جب جب تم میرے سامنے آتے ہو مجھے لگتا ہے ہمائل میرے ساتھ ہے۔تمہارے چہرے کو میں دیکھنے سے رک نہیں سکتی۔میرا دل نہیں کرتا کہ ایک لمحے کے لیے بھی تم میری نظروں سے او جھل رہو"

وہ ساکت سارہ گیا۔

"میں تمہارے چہرے کی جانب دیکھ بھی نہیں سکتی۔مجھے اس کا چہرہ نظر آتا ہے۔تم مجھے اس کی موجودگی اور کمی کا بیک وقت احساس دلاتے ہو۔پلیز یہ مت کرو۔مزید تم میرے ساتھ رہے تو پھر سے مجھے اس آواز اور اس چہرے کی عادت ہو جائے گی اور ایک بار پھر ہمائل کو الوداع کرنا ناممکن ہو جائے گا"

اس کی آواز لڑکھڑا گئی تھی۔

"تو کس نے کہا ہے الوداع کہنے کو؟میں تمہارے پاس ہوں۔ہمیشہ۔میں کہیں نہیں جا رہا"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے ہاتھوں کو تھام کر کہا تھا۔

"دیکھو...میں جتنا مرضی دل کو بہلا لوں سچ تو یہی ہے کہ تم ہمائل نہیں ہو۔تمہاری زندگی میں کوئی بھی اچھی لڑکی آسکتی ہے۔تم اچھی اور بہترین ساتھی ڈیزرو کرتے ہو۔تمہاری اپنی پہچان ہے۔بچوں کے لئے میں خود غرض ہو گئی تھی اور شاید..."

اس نے ایک نگاہ شامل پر ڈالی۔

"شاید اس چہرے کو اپنے ساتھ دیکھنا چاہتی تھی۔ میں ہمائل کو کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی اسی لیے بھی میں نے تم سے نکاح کیا تھا مگر اب مجھے شدت سے احساس ہو گیا ہے۔ تم شامل فاروق خان ہو۔ تمہاری اپنی زندگی ہے۔ تمہیں کوئی پسند ہو گی، کسی سے محبت ہو گی۔ میں اپنی خود غرضی میں، صرف ہمائل کو اپنے ساتھ دیکھنے کی خاطر تمہاری زندگی تباہ نہیں کرنا چاہتی"

اس کے لب سل گئے۔ وہ چاہ کر بھی اسے بتا نہ سکا کہ وہی اس کی زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہے۔

www.novelsclubb.com

"دلمہ میں کہیں نہیں جانا چاہتا۔ اب میری زندگی صرف تم اور بچے ہو"

اس نے ہاتھ کھینچ لیے۔

"بس کر دو پلیز...بچوں کو ملنے سے کون روک رہا ہے۔اب ان کے پاس محفوظ چھت ہے،رشتے ہیں۔آج نہیں تو کل ان کو سچ پتا چل جائے گا۔ تمہیں کیا ملے گا؟تم ساری زندگی اپنے بھتیجوں کی خاطر تباہ نہیں کر سکتے۔تم ایک مکمل زندگی ڈیزرو کرتے ہو۔تم جانتے ہو میں چاہ کر بھی تمہیں شامل فاروق خان کی حیثیت سے کبھی نہیں چاہ سکتی۔اگر میں کبھی مان بھی لوں کہ مجھے تم سے محبت ہے تو یہ بات تم جھٹلا نہیں سکتے کہ در حقیقت یہ محبت ہمائل کے لئے ہے۔تم ایک محبت کرنے والی ساتھی ڈیزرو کرتے ہو،گھر بار کا سکون اور بچے...ایک مکمل فیملی شامل۔پلیز۔میں نے یہ بات دل پر پتھر رکھ کر کی ہے۔مجھے اتنا مجبور مت کرو کہ میں خود کو روک نہ سکوں"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"ٹھیک ہے ایک منٹ کے لیے تصور کرو میں ایسا کر لوں۔کیا ہمائل کو تم کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ سکو گی؟"

وہ اس سے نظریں چرانے لگی کیونکہ جواب تو وہ جانتا تھا۔

"یا بچوں کو کیا جواب دو گی؟ کل کو ان کو پتا لگنا ہی ہے مگر آج کا سوچو؟ کیا کہو گی کہ بابا ان کو چھوڑ کر بار بار کیوں چلے جاتے ہیں؟ کیا تم ان کو دوبارہ باپ سے محروم کرنا چاہتی ہو؟"

وہ لاجواب سی ہو چکی تھی۔

"دیکھو میری بات سنو...دلمہ...وہ دونوں میری زندگی ہیں۔ میرے بیٹے ہیں۔ سائنسی لحاظ سے بھی وہ میرا خون ہیں۔ میں ان کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا۔ گھر بار کے سکون کی بات کرتی ہو؟ میرا سکون تم تینوں ہو۔ میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے لگا تھا میں ہمائل کا مجرم بن جاؤں گا۔ اور کوئی وجہ نہیں تھی۔ یہ شادی مجبوری نہیں تھی۔ رہی بات محبت کی تو میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میں تم سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کروں گا۔ میں ہوں نا؟"

اس نے دوبارہ دلمہ کے ہاتھوں کو تھاما۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے دل کے ہر زخم بھر دوں گا۔میں جانتا ہوں تمہارے دل پر صرف ہمائل کا قبضہ ہے مگر ایک تھوڑی سی جگہ میری بھی بنالینا۔چاہے ہمائل سمجھ کر ہی..."

وہ اس سے نظریں نہ ہٹا سکی۔

"میری فیملی تمہارے ساتھ مکمل ہے۔مجھے اور کوئی چیز چاہیئے ہی نہیں"

وہ دل و جان سے اس بات پر یقین کرنا چاہتی تھی۔اس کا دل ہار مان رہا تھا۔بغاوت پر اتر رہا تھا۔

"ہمائل...پلیز..."

www.novelsclubb.com

اس کے منہ سے پھسلا تھا۔

وہ آنکھیں بند کر گئی۔

"تم مجھے کچھ بھی بول سکتی ہو۔"

"شامل..."

لالہ رخ بھاگتی ہوئی ان کے کمرے میں داخل ہوئی۔اس کی سانس پھول رہی تھی۔

"شامل...میر...میر"

وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔دونوں یک دم کھڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا میر کو؟"

"بھابھی بولیں بھی؟"

وہ بس روتی جا رہی تھی۔

"تم دونوں چل کر دیکھو۔اسے ہاسپٹل لے کر چلو..."

وہ کمرے سے باہر بھاگے۔

بچوں کے کمرے میں بھابھی کے پیچھے پیچھے پہنچے تو میر کو زمین پر پایا۔

www.novelsclubb.com

"میر..."

وہ مشکل مشکل سانس لے رہا تھا۔اس کا چہرہ الرجی سے مکمل طور پر سرخ ہو چکا تھا۔کھانسی اور دشوار سانسیں لیتا وہ ان کی سانسیں بھی بند کر رہا تھا۔

"دملہ اس کا انجیکٹر کہاں ہے؟"

شامل نے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

اس کے آس پاس دود گرا ہوا تھا۔بسکٹ بکھرے ہوئے تھے۔

"یہ...یہ کیا ہوا ہے؟شامل کچھ بولو۔اسے کیا ہوا ہے"

آغا جان کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

"میرو..."

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ہاتھ پاؤں ملنے لگے۔انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی۔آج ہی تو انہوں نے اسے پایا تھا۔آج ہی یہ کیا ہو گیا تھا۔

"دلمہ اس کا انجیکٹر کہاں رکھا ہے؟"

شامل نے سوال کیا تھا۔

"س...سامان میں۔وہ الماری میں۔"

اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے شامل کمرے کی جانب بھاگا۔

الماری کی ہر چیز نکال کر باہر پھینکی تو اسے ان کی الرجی سے نبٹنے والا انجیکٹر مل گیا۔وہ اسے لے کر کمرے کی جانب بھاگا۔

میر کی سانسیں تقریباً رک چکی تھیں۔آغا جان نڈھال ہو رہے تھے۔وہ پھر سے ہمائل کو کھونا نہیں چاہتے تھے۔ایک طرف آج پیدا ہونے والی ان کی پوتی جو پری مچور تھی،زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی اور اب میر...

جس کے لاڈ بھی ابھی انہوں نے اٹھائے ہی نہیں تھے۔

"میرو...آنکھیں کھولو خدا کے لیے۔میرو..."

دلمہ اور آغا جان کی آواز گونج رہی تھی۔

"میرو...میرا بچہ۔میری جان۔میرو"

باقی بچے سہمے ہوئے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔انہیں تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ بسکٹ کھاتے ہوئے اچانک اسے کیا ہو گیا تھا۔

شامل نے اسے انجیکشن دیا تو چند سیکنڈز میں اس کی سانسیں بحال ہوئیں۔سب کی جان جو خلق میں اٹکی ہوئی تھی اس کی سانسوں کے ساتھ ہی بحال ہوئی تھی۔

"میرا بچہ...زما قربانی کوم۔"

"میرو..."

وہ تیز تیز سانس لے رہا تھا۔

"آغا جان ہمیں اسے فوراً ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا۔"

اسے اٹھاتے ہوئے شامل باہر کی جانب بھاگا۔

"دملہ میری چابیاں لے کر آؤ"

وہ اسے اکیلا نہیں جانے دینا چاہتے تھے۔وہ اس کے ساتھ ہی ہسپتال پہنچے جہاں اسے فوراً ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔

"آپ لوگ؟ یہاں؟ شامل؟ آغا جان؟"

بی جان، گلباز اور ارباز انہیں اسی ہسپتال میں دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔

"میرو..."

آغا جان دل برداشتہ ہو کر وہیں بنچ پر بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"میرو؟"

بی جان اور ارباز کا دل مٹھی میں جکڑا گیا۔

"میرو کو کیا ہوا؟ فاروق؟ بولیں... شامل؟ دملہ؟"

وہ مزید کسی انہونی کے لئے تیار نہیں تھیں۔

"وہ ٹھیک ہے بس دعا کریں"

شامل نے آہستہ سے کہا کیونکہ وہ ایمرجنسی کے سامنے کھڑے تھے۔

"لیکن ہوا کیا ہے؟"

ارباز نے تشویش سے پوچھا تھا۔

ایک تو پلوشہ اپنی بیٹی کو دیکھنے کے لئے پاگل ہوئے جا رہی تھی۔ اسے سکون آور انجیکشنز کے زیر اثر رکھا ہوا تھا دوسرا وہ دملہ سے ملنے کی ضد کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بار بار اس سے معافی مانگنے اور اسے بد دعائیں واپس لینے کا کہہ رہی تھی۔ گلباز ذہنی طور پر انتشار کا شکار ہو چکا تھا۔ ایک طرف بیٹی تھی جو پیدا ہوتے ہی اس سے الگ ہونے والی تھی، دوسری جانب بیوی تھی جو ذہنی طور پر شاید اپ سیٹ ہو چکی تھی۔ تب ہی ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔

دلمہ بس روتی جا رہی تھی۔ اس کے الفاظ ہی دم توڑ چکے تھے۔

اتنی دیر میں امر جنسی کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔

اسے دیکھتے ہی سب کے دل زور زور سے دھڑکنے لگے۔ وہ مزید کسی صدمے کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔

"دیکھیں بچہ اب تو ٹھیک ہے۔ خطرے سے باہر ہے لیکن آپ کو بہت احتیاط کرنی پڑے گی۔ اس کو پی نٹس سے شدید الرجی ہے۔ آپ کو خیال رکھنا چاہئیے تھا نا۔ اگر ذرا سی بھی دیر ہو جاتی تو نا جانے کیا ہو جاتا"

www.novelsclubb.com

گلباز کو لگا اس کے سر پر آسمان گرا ہے۔

وہ جو اپنی اولاد کے لیے دھکے کھا رہا تھا، اپنے ہی بھائی کے بیٹے کی جان لینے والا تھا۔ اسے پلوشہ کی وہ ساری باتیں یاد آئیں جو اس نے دلمہ کے خلاف کیں تھیں۔ وہ سب جھوٹ تھا۔ اس کے اعتماد اور بھروسے کی دھجیاں اڑ گئیں تھیں۔ باقی گھر والے ٹھیک کہتے تھے پلوشہ جھوٹی تھی۔ وہ سبھی ان بچوں کے مجرم تھے۔

"ڈاکٹر صاحب ہم بہت احتیاط کرتے ہیں۔ نا جانے کس طرح..."

"میں اپنے بچے سے ملنا چاہتی ہوں"

www.novelsclubb.com

شامل کی بات کاٹ کر دلمہ نے ڈاکٹر سے کہا تھا۔

"جی ابھی کچھ ہی دیر تک آپ اس سے مل سکیں گی۔ فکر مت کریں ہی از فائن..."

انہیں اس کی سانسوں کی بحالی کی خوش خبری سنا کر وہ ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔

"شامل..."

گلباز نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

وہ بول بھی نہیں پا رہا تھا۔

"میں نے یہ کیا کر دیا"

وہ جیسے گرنے والا تھا۔

"لالہ۔ کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"میرے گناہوں کی سزا میری بیٹی کو مل رہی ہے۔ دملہ..."

وہ اس کے پاؤں میں گرا تھا۔

"مجھے معاف کر دو۔ ہمائل سے کہو مجھے معاف کر دے"

www.novelsclubb.com

اسے پلوشہ کی وہ باتیں اب سمجھ آئیں تھیں جو وہ بار بار دلہ سے ملنے کا بول رہی تھی، اس سے معافیاں مانگ رہی تھی، بددعائیں واپس لینے کا کہہ رہی تھی۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

"میں بہت برا شخص ہوں۔ میں نے بسکٹ بدلے تھے۔ مجھے لگا کہ الرجی والی بات جھوٹ ہے اور..."

سب کو جیسے دھچکا سا لگا۔

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کے لیے کوئی کچھ بول نہ پایا۔

"تم نے؟..."

آغا جان بپھرے ہوئے اس تک آئے اور اسے گریبان سے پکڑ اٹھایا۔

"مارنا چاہتے ہو تم اسے؟ کس قدر گروگے حیوان؟ میرے بچے کو مارنا چاہتے تھے تم؟ میرے میرو کی جان بخش دو۔ میرے ہمائل کی جان بخش دو"

وہ اسے جھجھوڑتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ دملہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔

وہ کس قدر گر گیا تھا۔ اسے خوف سا محسوس ہوا کہ اگر شامل بروقت وہ انجیکشن نہ دیتا تو کیا ہو سکتا تھا۔

"آغا جان... میں اسے مارنا نہیں چاہتا تھا میں بس... مجھے لگا کہ دملہ جھوٹ بول رہی ہے"

انہوں نے اسے تھپڑ مارنا چاہا مگر ہاتھ روک لیا۔

www.novelsclubb.com

"میری نظروں سے دور ہو جاؤ گلباز... میرے پوتوں کے آس پاس بھی نظر مت آنا"

وہ رو دیے۔

"ہماری جان بخش دیں آپ... خدا کا واسطہ ہے"

شامل نے دملہ کا ہاتھ تھاما اور میر کے پاس چل دیا۔

وہ بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔

"میرو..."

دملہ دل برداشتہ ہو کر اس سے لپٹ گئی۔ نا جانے کتنی ہی دفعہ اسے پیار کیا۔

"مما...ب...بابا"

اس نے آنکھیں کھول کر نقاہت بھرے لہجے میں ان دونوں کو پکارا۔

اس کی آواز کافی خراب تھی لیکن دونوں نے اس کی آواز سن کر سکھ کا سانس خارج کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بہادر بچہ..."

شامل نے جھک کر اس کے سر پر پیار کیا اور اس کے دائیں جانب بیٹھ گیا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ میرا بچہ بہت بہادر ہے۔ سٹرونگ ہے"

وہ اس کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تو میر ہلکا سا مسکرا دیا۔

اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے دملہ اس کے بائیں جانب بیٹھ گئی۔

"ماما...مجھے نہیں پتا تھا کہ بسکٹس میں پی نٹ ہے"

"اچھا زیادہ بات مت کرو میری جان"

اس نے اسے خاموش رہنے کا کہا۔

شامل نے غصہ کو قابو کرنے کے لیے گہرا سانس لیا۔وہ گلباز کے ساتھ اس ہسپتال میں کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرو..."

کچھ دیر کے بعد آغا جان،بی جان اور ارباز کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

سب نے باری باری اسے پیار کر کہ شکر ادا کیا تھا کہ وہ بلکل ٹھیک ہے۔

"کیا ہو گیا تھا ہمارے فائیٹر کو ہاں؟"

آنکھوں کی نمی چھپاتے ہوئے ارباز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر چوما۔

دلمہ اور شامل ہٹ گئے تو بی جان اور آغا جان اس کے پاس بیٹھ گئے تھے۔

"بہت درد ہو رہا ہے گلے میں؟"

آغا جان کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تھوڑا سا"

انہوں نے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"جلدی سے ٹھیک ہو کر گھر آجاؤ۔ ابھی تو آپ سے ڈھیر ساری باتیں سننی ہیں"

وہ انہیں خاموش خاموش اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ میر تو ہمیشہ باتونی ہی اچھا لگتا تھا۔

"اچھا جب گھر جاؤ گے تو کیا گفٹ چاہئے میرے بچے کو؟ ہم نے آپ کو کسی برتھ ڈے پر گفٹ نہیں نا دیا۔ آپ کی اس والی برتھ ڈے پر بھی ہم نہیں تھے۔ تو میں نے سوچا کہ ہم اپنے شہزادوں کا برتھ ڈے بہت اچھے سے دوبارہ سیلیبریٹ کریں گے۔ کیوں آغا جان؟"

ارباز کی بات سن کر وہ کھل سا اٹھا۔

"شامل اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگا تو دملہ اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

"شامل...رکو"

اس نے باہر نکلتے ہوئے دروازہ بند کیا اور اسے آواز دے کر بولی تھی کیونکہ وہ پریشان ہو گئی تھی کہ وہ یوں باہر کیوں جا رہا ہے۔

وہ رک کر مڑا۔

"کہاں جا رہے ہو؟"

"ڈاکٹر سے دوائیوں، پرہیز اور کھانے وغیرہ کے بارے میں پوچھنا تھا"

دملہ نے سکون کا سانس خارج کیا۔آج کل اسے ہر چھوٹی چھوٹی بات پر پریشانی ہو جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی ساتھ آنے دو"

وہ ماں تھی تو پریشانی تو ہونی تھی نا۔

"ٹھیک ہے چلو..."

وہ اس کے ساتھ ساتھ چل دی۔

"تمہیں پہلی دفعہ کب پتا چلا تھا کہ میر کو ہمارے والی الرجی ہے؟اور پھر یلماز کی الرجی؟"

وہ کوریڈورز میں چلتے ہوئے جا رہے تھے۔یہ سوال اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔

"اس کی پہلی سالگرہ تھی اور اسی طرح بسکٹ کھلایا تھا۔عبید بھائی اور شمسہ میرے ساتھ اسے ہاسپٹل لے کر گئے تھے۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ زیادہ نہیں کھایا تھا اور وقت پر ہسپتال پہنچ گئے تھے۔اس کے بعد میں نے بہت احتیاط کی۔یلماز جب ہمارے پاس آیا تو اس نے خود بتایا تھا۔اسی بات کی وجہ سے مجھے بھی شک ہونا شروع ہوا تھا کہ غازی بھائی صحیح تھے۔یلماز میرا ہی بیٹا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ چپ ہوئی تو شامل کی آنکھوں میں نمی بھری۔

"سب کچھ چرا لیتے مگر یہ بیماری..."

اس نے ہونٹ بھینچ کر کچھ دیر پہلے والا منظر یاد کیا۔

اس کا دل دہل سا گیا تھا۔ گلباز اسے اب نظر آتا تو وہ پتا نہیں کیا کر جاتا۔ اس وقت ہڑبڑاہٹ میں تو اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آئی تھی مگر اب وہ ان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کے بیٹے کی جان لینے کی دانستہ طور پر کوشش کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسرے دن ہی میر کو گھر لے جایا گیا۔ اس کا گلہ کافی خراب تھا مگر اسے گھر ہی جانا تھا۔ سب نے اسے آنکھوں پر بٹھا رکھا تھا اور وہ بھی لاڈ اٹھوا کر بہت خوش تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گلباز کی بیٹی ابھی بھی آبزرویشن میں تھی جس کے لیے سب ہی پریشان اور فکر مند تھے۔وہ بھی ان کا ہی خون تھی۔جو کچھ بھی میر،یلماز اور دملہ کے ساتھ ہوا تھا اس میں اس بچی کا کوئی قصور نہیں تھا۔

ابھی سارے گھر والے وہیں ہسپتال جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔گلباز سے لاکھ ناراضگی سہی مگر نسل تو وہ انہی کی تھی۔ایک بچے کے خاطر وہ دوسرے کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔

صبح صبح کا وقت تھا۔میر اور یلماز سوئے ہوئے تھے۔شامل ان کو وہیں لٹا کر خود کسی کام سے کمرے سے باہر گیا ہوا تھا لیکن جب واپس آیا تو دملہ بھی جانے کو تیار کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے دیکھ کر وہ کافی حیران ہوا تھا۔

"تم؟تم کیسے؟"

"میں پلوشہ یا مسکان نہیں ہوں۔مجھے بچوں سے دشمنی رکھنی نہیں آتی۔ویسے بھی وہ ہمائل اور تمہاری بھتیجی ہے۔اس سے نفرت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔اسے سن کر اچھا لگا تھا کہ اس کے رشتے کی وجہ سے دملہ وہاں جانا چاہتی ہے۔

"لیکن یہ دونوں؟"

اس نے سوئے ہوئے مازی اور میرو کی جانب اشارہ کر کہ سوال کیا تھا۔

"بھابھی، فرویٰ اور مینہ ہیں نا...وہ سنبھال لیں گی۔اتنی دیر میں ہم واپس آجائیں گے"

وہ مسکرا کر کمرے سے باہر نکل گئی تو شامل نے دونوں بچوں کی جانب محبت سے دیکھا۔سوئے ہوئے تو وہ اور بھی پیارے لگتے تھے۔ان کے پاس گیا اور باری باری دونوں کو پیار کیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا کی جان..."

دونوں کا ایک ایک ہاتھ تھام کر اس نے چوما۔

"میری اجڑی ہوئی بے رنگ زندگی میں رنگ بھرنے کا شکریہ"

اس نے دل ہی دل میں دونوں کو مخاطب کیا تھا اور ان کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ ہسپتال میں موجود تھے۔اس چھوٹی سی بچی کو مشینوں میں لپٹے اور شیشے میں موجود دیکھ کر اسے حقیقتاً دکھ پہنچا تھا مگر وہ اس کے ماں باپ سے شدید نفرت کرتی تھی۔

"خدا کا واسطہ ہے...اسے کہیں نا آغا جان۔اسے کہیں کہ اپنی بد دعائیں واپس لے لے"

پلوشہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔اس نے ایک دفعہ بھی اپنی بچی کو اٹھا کر پیار نہیں کیا تھا،اسے محسوس نہیں کیا تھا۔مکافاتِ عمل کیسا تھا۔اس کے سامنے اس کی اولاد زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔اس کی ٹوٹتی سانسوں کو بحال نہیں کر پا رہی تھی۔اس کے اور اس کی بچی کے درمیان شیشے کی دیوار تھی۔

"خدا کا واسطہ ہے؟"

www.novelsclubb.com

بیڈ سے اٹھ اٹھ کر وہ اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی مگر دملہ خاموش تھی۔اتنا ظرف کہاں سے لاتی کہ اسے معاف کر سکے۔

نرسز نے اسے سکون آور انجیکشن لگایا تو تب کہیں جا کر وہ سوئی تھی۔

"دملہ گھر چلتے ہیں۔بچے انتظار کر رہے ہوں گے"

شامل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر جانے لگا۔

"دملہ..."

شامل کے قدم رکے اور مٹھیاں بھینچ گئیں۔آنکھیں بند کر کہ اس نے گہرے سانس لیے تاکہ ہسپتال میں کوئی تماشا نہ ہو مگر دملہ نے پلٹ کر دیکھا تھا۔

گلباز اجڑی ہوئی حالت میں ان کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

"دملہ چلو..."

شامل نے اس کی جانب دیکھے بغیر دملہ کو آواز دی تھی۔

"شامل پلیز ایسا مت کرو... خدا کے لیے دملہ... تم بے شک پلوشہ کو معاف مت کرو۔ میں خود اسے سزا دوں گا۔ میں اسے چھوڑ دوں گا بس اپنی بد دعائیں واپس لے لو جو میرے بچی کو مجھ سے چھیننے والی ہیں۔ میں اس کے بغیر اب نہیں رہ سکتا۔ بارہ سال کے بعد مجھے یہ خوشی نصیب ہوئی تھی۔ ابھی تو میں نے اسے ہاتھوں میں بھی نہیں لیا۔"

شامل مڑا تو اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔ باقی گھر والوں کا دل بھی پلوشہ کی حالت دیکھ کر موم ہو چکا تھا مگر شامل کا نہیں۔

"شامل اس کی بات سن لو پلیز..."

ارباز نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا۔

وہ چلتا ہوا گلباز کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوا۔ بی جان اور آغا جان بھی وہیں پر موجود تھے۔ لالہ رخ بھی وہیں ہوتی اگر بچوں کو اکیلا گھر پر چھوڑنے کا مسئلہ نہ ہوتا۔

"سب میری طرف دیکھیں... دیکھیں مجھے..."

اس نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"غور سے دیکھیں مجھے۔پانچ منٹ کے لیے سب مجھے ہمائل سمجھ لیں"

سب نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"جو سوال پوچھوں گا دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیجئے گا۔"

جب سے سچائی سامنے آئی تھی وہ اپنے جذبات کو بہت قابو میں رکھے ہوئے تھا مگر آج اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔

"میں ہمائل فاروق خان، آپ سب سے سوال کرتا ہوں۔آپ سب کے سب میرے بچوں کی زندگی تب ختم کرنے والے تھے جب وہ اس دنیا میں بھی نہیں آئے تھے۔میں ان کے ساتھ موجود نہیں تھا مگر مجھے بھی اپنی اولاد اسی طرح پیاری تھی"

دملہ کی سانسیں تھمیں۔

اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے سب بھول گئے کہ وہ شامل ہے ہمائل نہیں۔

"کیا مجھے تکلیف نہیں ہوئی؟ میں سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔اپنی بیوی کی سسکیاں، فریادیں سنتا تھا مگر کچھ کر نہیں سکتا تھا۔میرے ہی گھر والے، میرا خون میرے بچوں کی جان کے دشمن بن گئے تھے۔"

گلباز کے جڑے ہوئے ہاتھ نیچے گرے۔

ہمائل آج شامل کے روپ میں ان سے حساب مانگ رہا تھا۔

"کیا میرے بچوں کو جینے کا حق نہیں تھا؟ انہیں حق نہیں تھا کہ ان کو میرا نام، میرے گھر کی چھت اور تحفظ ملتا؟ کیا قصور تھا ان کا؟ یہی کہ وہ میرے بیٹے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

گلباز کے ہونٹ لرزنے لگے کیونکہ اس سے سوال ہمائل پوچھ رہا تھا شامل نہیں۔اور ہمائل کے سوالات کے جواب کسی کے پاس نہیں تھے۔

"میرے بچوں پر، میری بیوی پر آپ سب نے میرے ہی گھر کی چار دیواری تنگ کر دی۔جب کہ وہ عدت میں تھی۔انہیں دربدر ہونے پر مجبور کر دیا کیوں؟"

کسی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔سب کی نظریں جھکی ہوئی تھیں،لب خاموش تھے اور آنکھیں اشک بار تھیں۔

"صرف اس لئے کیونکہ ان بچوں کا باپ جو مر گیا تھا۔"

ان کے دل کو کسی نے جیسے مٹھی میں مسلا تھا۔

"یہ جو عورت آپ کے سامنے کھڑی ہے، جس سے آج آپ ایکسپیکٹ کرتے ہیں کہ وہ آپ سب کے ظلم بھول جائے جب اسے آپ کی ضرورت تھی تب تو دھتکار دیا تھا نا اسے؟اس کے کردار کو پاش پاش کر دیا،اس کے بچوں کی زندگیوں سے کھیلا،اس کے سر سے عزت کی چادر چھین لی کیوں؟کیونکہ اس کا سائبان جو نہیں رہا تھا۔یہ سب کر کہ بھی لالہ آپ کے اندر کے حیوان کو سکون نہیں ملا تو میرے معصوم بچے کو قتل کرنے کی کوشش کی"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نہیں جانتا تھا کہ ایسا ہو جائے گا شامل"

"شامل نہیں ہمائل..."

www.novelsclubb.com

اس نے دوبارہ سے اسے یاد دلایا۔

"یہ ہمائل ہے جو آپ سے جواب مانگ رہا ہے لالہ...آپ کی بچی میری بھتیجی ہے اور مجھے بہت پیاری ہے اللہ اسے لمبی اور صحت والی عمر دے لیکن آپ؟ اور آپ کی بیوی؟ کیسے معاف کر دوں آپ دونوں کو؟ پلوشہ خانم جس کی وجہ سے میرا بچہ اتنے سال عذاب جھیلتا رہا اور آپ جس نے آج ساری حدیں پار کر دیں"

اسکے پاس رونے اور نفی میں سر ہلانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

"جب جب میرا ایلماز اس انجان گھر میں ظلم سہتا تھا، کھانے کو ترستا تھا، کھلونوں کو ہاتھ بھی لگانے کے لیے اسے مارا جاتا تھا۔اس کی تاریک بند کمرے میں وہ گھٹی گھٹی سسکیاں میرا دل چیرتی تھیں لالہ...میں مر کر بھی ہر روز مرتا تھا۔میرے گھر والے عیش میں تھے مگر میرا معصوم بچہ وہاں کرب میں مبتلا تھا۔میں کیسے پر سکون رہ سکتا تھا؟ چھ سال سے آپ لوگ مسلسل مجھے اذیت پہنچا رہے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ میری بیوی اور میں سب کچھ بھول جائیں؟"

www.novelsclubb.com

گلباز نے سر جھکا دیا۔واقعی وہ ہمائل کے سوالات تھے جن کے جواب ان کے پاس نہیں تھے۔

"لیکن آپ سب کو کیا فرق پڑتا تھا؟روح تو میری تڑپتی تھی نا؟مازی خون تو میرا تھا۔میں اسے گلے لگانا چاہتا تھا۔اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو پوچھنا چاہتا تھا۔اس کے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا تھا اور اسے یقین دلانا چاہتا تھا کہ اس کا باپ برا آدمی نہیں ہے۔لیکن میں نہیں کر سکتا تھا"

اسے یہ الفاظ دہراتے ہوئے خود کتنی تکلیف ہو رہی تھی یہ وہی جانتا تھا۔اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو سب کو اپنے دل پر تیروں کی بارش کی مانند لگ رہے تھے۔ایسا لگ رہا تھا ہمائل کھڑا ان سے سوال کر رہا ہے۔

"یا جب میرو کسی مہنگے کھلونے کی جانب حسرت سے دیکھتا تھا،مجھے بار بار یاد کرتا تھا۔مجھ سے باتیں کرتا تھا۔اس وقت میرا دل چاہتا تھا میں اپنے دونوں بچوں کو اپنے حصار میں

www.novelsclubb.com

لوں، انہیں پہنچنے والی ہر تکلیف خود پر لے لوں تاکہ ان کو آپ جیسے حیوان صفت اور خود غرض لوگوں کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ مگر میں ان کے پاس تک نہیں آسکتا تھا۔ یا پھر یہ..."

اس نے دملہ کا ہاتھ تھاما۔

"یہ جو میری بیوی تھی، میرے گھر کی عزت اور میرے بچوں کی ماں... جس کی آنکھوں سے بہتا ایک آنسو بھی مجھے گوارا نہیں تھا"

دملہ نے سر جھکا کر آنکھیں میچ لیں۔ اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ ہمائل اس کے ساتھ، اس کے روبرو کھڑا ہے اور اس کے ساتھ ہوئی ہر زیادتی، ہر ظلم کا حساب مانگ رہا ہے۔

"یہی عورت جسے میں ہر تکلیف، ہر کرب سے ہمیشہ بچاتا آیا تھا جس وقت یہ آپ سب کے قدموں میں گری ہمارے بچوں کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی تب میرے دل کو، میری روح کو چھلنی کیا تھا آپ سب نے..."

اس کی آواز بہت بلند ہو گئی تھی۔

"کیا قصور تھا اس کا لالہ؟ آپ کی بیوی سب کچھ کر کہ بھی پاکباز، سب کی پسندیدہ بنی رہی اور میری بیوی گلباز لالہ؟ اس کا کیا؟ کیا یہ آپ سب کے گھر کی عزت نہیں تھی آغا جان؟"

کسی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"آپ کے بچے یہاں عیش و آرام میں تھے ار باز لالہ اور میر امازی وہاں سسکتا رہا، گھٹ گھٹ کر جیتا رہا۔ آپ دونوں کی بیویاں بھرپور آرام دہ زندگی گزارتی رہیں اور میری دلہ؟ جو اپنے میکے میں بھی لاڈلی تھی اور میں نے بھی اسے کبھی کانٹا تک نہیں چبھنے دیا تھا کراچی کی دھول مٹی میں سڑکوں پر، رکشوں پر دھکے کھاتی رہی صرف اپنے بچوں کے لیے"

اس نے بند آنکھیں کھولیں اور شامل کی جانب دیکھا۔

اس کا ہاتھ تھامے ہوئے وہ اس کا مقدمہ نہ صرف لڑ رہا تھا بلکہ آج شاید اس مقدمے کا وہی جج بھی تھا۔ وہ ہمائل ہی تو تھا۔ وہ اس سے نظریں نہ ہٹا سکی۔

برسوں بعد وہ یوں اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔ اس کا دل جیسے پھر سے جی اٹھا تھا۔ ہاں اس کا لمحے زندگی جینے کا دل چاہا تھا۔ اس کے سنگ...

www.novelsclubb.com

"یہ سب میں نے اگر آپ دونوں کے بچوں میں سے کسی کے ساتھ کیا ہوتا تو آج آپ کی دلیلیں کچھ اور ہوتیں مگر میں ایسا کچھ نہیں کرتا کیونکہ میں ہمائل فاروق خان ہوں۔"

"شامل بس کرو..."

بی جان نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں بی جان ان کو جواب دینے دیں۔ کیا معاف کرنا اتنا آسان ہوتا ہے؟ یہ عورت جسے میں نے اپنی بہن مانا اس نے میرے ہی بیوی بچوں کے سر سے آسمان تک کھینچ لیا۔ اور آپ ارباز لالہ۔ آپ کی بیٹیوں چاہنے اور پیار کرنے میں کیا کسر رہ گئی تھی جو بدلے میں آپ نے میرے بچوں کے وجود کو گالی بنا دیا؟ کیوں؟ یہ صلہ تھا میری مخلصی اور محبتوں کا؟"

"شامل بس کرو پلیز..."

"آپ سب میرے مجرم ہیں۔ اگر آپ سب وہ وقت لوٹا نہیں سکتے، جو جو حق تلفیاں اور ظلم آپ لوگوں نے کئے انہیں وقت میں واپس جا کر بدل نہیں سکتے تو آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا اس سے اس قسم کے مطالبات ایموشنل بلیک میلنگ کے ذریعے منوانے کا"

www.novelsclubb.com

وہ چپ ہوا تو کمرے میں موت کا سا سناٹا تھا۔ سب رو رہے تھے۔

دملہ نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کی تو اس نے بھی اس کی جانب دیکھا۔ وہ خود بھی رو رہا تھا۔

"ہمائل..."

اس نے دوسرا ہاتھ بھی اس کے ہاتھ پر رکھا۔

"میں نے ان سب کو معاف کیا"

سب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ شامل بھی حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

"دملہ..."

وہ نم آنکھوں سے مسکرائی اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میں اس سارے تاریک ماضی کو بھولنا چاہتی ہوں، اپنے لیے، اپنے بچوں کے لیے آگے بڑھنا چاہتی ہوں"

وہ لمحے بھر کو رکی۔

"میں جانتی ہوں ہمائل کو ان سب سے بہت پیار تھا بلکہ ہے۔اسی لیے میں اسے آزمائش میں نہیں ڈالوں گی۔نہ ہی میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے بچے نفرتوں کو دل میں لیے بڑے ہوں۔میں چاہتی ہوں وہ اپنے بابا کے ہر رشتے کو دل سے چاہیں"

شامل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"ایسا نہیں ہے کہ سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا"

اس نے ان سب کی جانب دیکھا جو آج مجرموں کی طرح نگاہیں جھکائے کھڑے تھے۔

"جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد شاید فاصلے کبھی کم نہیں ہوں گے مگر میں اب تھک چکی ہوں۔مجھے میری عزت، مقام اور گھر واپس مل گیا ہے اس لئے مجھے اب یہ نفرت کی جنگ مزید نہیں بڑھانی۔آپ سب کا مجھ سے کوئی خونی رشتہ نہیں لیکن میرا ورماز سے تو ہے۔اپنے بچوں کی خاطر میں نے آپ سب کو معاف کیا۔"

یہ معافی ان کے لیے ایک قسم کی سزا ہی تھی۔وہ خود ہی نظروں میں ہی گر چکے تھے۔

"ہمائل کی خاطر...اس کے رشتوں کو میں نے معاف کیا"

شامل نے آنکھیں بند کیں۔شاید وہ یہ توقع نہیں کر رہا تھا۔

"لیکن..."

وہ اس کی جانب دوبارہ متوجہ ہوا۔

"لیکن کوشش کیجئے گا آپ کی بیوی میرے سامنے کبھی مت آئے اور نہ ہی آپ..."

اس نے گلباز سے کہا۔

"میں نے آپ کو معاف تو کر دیا مگر شاید آپ کی صورتوں کو اپنے آس پاس دیکھنے کی ابھی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔میں نے اپنی ساری بددعائیں واپس لے لیں۔دل سے دعا ہے کہ اللہ آپ کی بیٹی کو سلامت رکھے اور لمبی زندگی دے مجھے اس سے کوئی دشمنی نہیں۔"

گلباز نے گہری سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"اگر کبھی میں حوصلہ کر پائی تو شاید آپ کو اپنے سامنے آنے کی، اپنے بچوں کے پاس رہنے کی اجازت دے دوں مگر ابھی مجھ میں بس اتنی ہی ہمت تھی۔"

وہ شامل کا ہاتھ تھامے مڑ گئی۔

اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔ اس کے دل کو اس لمحے بہت سکون پہنچا تھا۔ بدلہ لینے کا جو بوجھ تھا وہ ہٹ گیا تھا۔ اس نے سکون کی سانس خارج کی تھی۔

آخر کار پانچ سال اور کئی ماہ بعد...

اس کا صبر رنگ لایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج پھر مجھے تمہاری بہت یاد آ رہی ہے جانم... جانا تھا تو اپنی یادیں بھی مٹا کر جاتے۔ بچپن مٹا کر جاتے، خون کا رشتہ مٹا کر جاتے۔"

شامل نے وہ وائس میسج بار بار سنا تھا مگر آج اس کے بھیجے سارے میسیجز دوبارہ سن رہا تھا۔اپنے بھائی کی آواز جسے اس نے برسوں سے نہیں سنا تھا۔

"اگر ہمارے چہرے ایک جیسے نہ ہوتے تو تب بھی میں تمہیں کبھی نہ بھولتا یار۔جب بھی میں آئینہ دیکھتا ہوں تم یاد آتے ہو۔مجھ سے میری روح کا آدھا حصہ چھین کر تم نے اچھا نہیں کیا۔دیکھنا ایک دن میں بھی تم سے گن گن کر بدلے لوں گا۔ہر گزرے دن کی جدائی کا بدلہ لوں گا۔تم اسی طرح مجھے مناتے رہو گے اور میں نہیں مانوں گا"

وہ کمرے میں اکیلا تھا۔سر جھکائے گھٹنوں کے بل فرش پر بے حال سا بیٹھا تھا۔

ہمائل نے اس سے بدلہ تو لیا تھا۔اتنا سخت بدلہ،اتنی کاری ضرب کہ وہ مٹ سا گیا تھا۔اس نے ان گنت میسیجز بھیجے ہوئے تھے۔عیدوں پر،رمضان میں،سالگرہوں پر،ہر تقریب میں،اپنی شادی پر...

اس کے ہاتھ میں اس کا موبائل تھا۔اس کا آخری میسج ہمیشہ اس کی جان نکال لیتا تھا۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا اور آئینے تک پہنچا۔

اسے اپنی صورت دیکھتے ہوئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی تھی کہ اس کا زندہ عکس اب اس کے ساتھ نہیں۔وہ اب آئینہ دیکھتے ہوئے کتراتا تھا۔

لڑکھڑاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس نے اپنے عکس کو چھوا اور رو دیا۔

"اتنا سخت بدلہ میر...؟"

اس نے دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر جماتے ہوئے جیسے سہارا لیا اور سر جھکا کر بچوں کی طرح رونے لگا۔

"تم نے تو مجھ سے آئینہ تک دیکھنے کی ہمت چھین لی"

اس کے آنسو بہہ بہہ کر گر رہے تھے۔

اسے اتنی ہوش نہیں تھی کہ جان پا تا دروازے میں کھڑی دملہ اور بی جان اس کی یہ حالت اور آخری جملہ سن چکی تھیں۔

وہ انہیں بھی رلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو...بیٹا۔کچھ دیر اسے اپنے دل کا غبار نکال لینے دو۔اس کی تکلیف گھر میں سے کوئی اور نہیں سمجھ سکتا"

خود پر قابو پاتے ہوئے بی جان اسے کمرے سے دور لے گئیں۔

دلمہ کو پہلی بار اس کی تکلیف کا شدت سے اندازہ ہوا تھا۔اس نے اگر اپنا شوہر،اپنی محبت کو کھویا تھا تو شامل نے اپنے بھائی کو کھویا تھا۔اس بھائی کو جس سے ایک منٹ کی دوری بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔

وہ خود کو اس کے اور بچوں کی سامنے بہت مضبوط ظاہر کرتا تھا مگر حقیقیت یہی تھی کہ وہ اندر سے بہت ٹوٹ چکا تھا۔اسی بھی وہی ذہنی اذیت کرب میں مبتلا کیے ہوئے تھی جو دلمہ کو تھی۔

پچھتاوا اور جدائی کا غم...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت کچھ بدل گیا تھا۔ گلباز کی بیٹی ٹھیک ہو گئی تھی۔ اسے ماں سے الگ کرنا معیوب بات تھی اسی لئے پلوشہ کو اس کے میکے بھجوا دیا گیا۔ اس کی بیٹی اس کے ساتھ رہی۔ گلباز اپنی بیٹی کی خاطر مجبور تھا ورنہ وہ اسے طلاق دینے میں ایک منٹ کی دیری نہ کرتا۔

فی الحال وہ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا تھا اس لیے اپنی نوکری دوبارہ شروع کر دی تھی جہاں اب وہ اپنی رہائش پر اکیلا رہتا تھا۔ بیٹی سے ملنے جاتا تھا، انہیں خرچ وغیرہ بھی بھجواتا تھا مگر اس کا گناہ معاف کرنے کی ابھی ہمت نہیں تھی۔ اس عورت نے اسے اپنے بھائی کا مجرم بنا دیا تھا۔ میر اب ٹھیک ہو چکا تھا اور اپنے نئے رشتوں میں بہت خوش تھا۔

یلماز بھی اب آہستہ آہستہ سب میں گھل مل رہا تھا۔ اس نے شامل کو بابا کہنا بھی شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دلمہ کے لئے کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا تھا مگر پھر بھی وہ بچوں کی خاطر ان سب سے اچھا پیش آنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ ان رشتوں کے اور اس کے بیچ ایک خلیج سی قائم ہو چکی تھی جو شاید ساری زندگی ختم نہیں ہونے والی تھی۔

شام کے وقت وہ دملہ کو گھر میں ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔وہ بچوں کے کمرے میں گیا مگر کمرہ خالی تھا۔

تعجب سے سوچتا ہوا وہ آغا جان کے کمرے کے باہر کھڑا ہو گیا۔وہ دستک دینے ہی والا تھا کہ اندر سے بچوں کے کھیلنے اور خوش ہونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔وہ مسکرایا اور دستک دیے بغیر ہی دروازہ کھول دیا۔ایک کشن یک دم اس کی جانب اڑتا ہوا آیا مگر اس نے بروقت کیچ کر لیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

بیڈ کی چادر، کشن، تکیے، کھلونے ہر چیز یوں بکھری ہوئی تھی جیسے طوفان نے کمرہ الٹ پلٹ دیا ہو۔آغا جان کے کندھوں پر میر سوار تھا۔ان کا چہرہ رنگ برنگے کلرز اور بے ڈھنگے ڈیزائنوں سے بھرا ہوا تھا۔بچیاں آگے پیچھے ہاتھوں میں کشن لئے کھڑی تھیں۔یلماز اور بالاچ عجیب و غریب حلیے میں سوپر مین بنے ہوئے تھے اور گردن کے گرد چادر باندھ کر پیچھے لٹکا رکھی تھی۔

"بابا..."

"آغا جان نے میر کو کندھوں سے اتارا۔

"آغا جان آپ بھی نا..."

وہ انہیں دیکھ کر ہنسا تھا۔

"بابا آپ ہمیں اور آگو جان کو ڈسٹرب کر رہے ہیں۔ایسے نہیں دیکھیں آکر ہمارے ساتھ کھیلیں"

"ارے بھئی...ہمارا یہ ٹرٹر والا طوطا ٹھیک کہہ رہا ہے۔کیا ہو گیا؟ کیوں ہمیں ڈسٹرب کر رہے ہو؟ تمہاری بی جان یہاں نہیں ہے کچن میں ہے"

انہوں نے مصنوعی غصہ کرتے ہوئے کہا۔وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ بی جان کو ڈھونڈ رہا ہے۔

"نہیں کچھ نہیں...کیری آن"

www.novelsclubb.com

وہ ان کو ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔

"اب میری باری..."

یلماز نے ان کے سامنے بازو پھیلا دیے۔

وہ بیڈ پر بیٹھے اور یلماز نے پیچھے سے ہو کر ان کی گردن میں بازو ڈال دیے۔ وہ اسے اسی طرح اٹھا کر سارے کمرے میں گھومنے لگے۔

"پیارے بچو من کے سچو... پاپڑوں والا آیا ہے۔ ساتھ میں اپنے چھوٹی سی بوری بھی ساتھ لایا ہے"

ناجانے وہ کیا کیا بول رہے تھے۔

"پیارے بچوں آٹے کی بوری لے لو"

"کتنے کی؟ بھئی کتنے کی؟"

سبھی یک زبان ہو کر بولے تھے۔ شاید کوئی نیا کھیل ایجاد کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کی مسکراہٹ اور کھلکھلاہٹیں دیکھ کر اسے ڈھیروں سکون ملا تھا۔آغا جان ان میں گھرے ہوئے کچھ دیر کے لئے ہمائل اور زرتاشہ کا زخم بھول جاتے تھے۔

وہ آہستہ سے کمرے سے نکلا اور دروازہ بند کر دیا۔

کچن میں بی جان اور بھابھی سے پوچھا مگر دلمہ وہاں بھی نہیں تھی۔ایک ہی جگہ تھی جہاں وہ اس وقت جا سکتی تھی۔

وہ جھیل کے کنارے بیٹھی تھی۔گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے۔اسے سردی کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا۔آنکھیں ویران تھیں اور لب خاموش۔

بی جان نے آج جو اس پر انکشاف کیا تھا وہ کسی بم سے کم نہیں تھا۔

"شامل... تمہیں پسند کرتا تھا۔تم سے محبت کرتا تھا"

اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

"ہاں۔یہی سچ ہے۔اور یہ بات ہمائل جانتا تھا۔وہ خاموش رہااور اس نے اپنی محبت کی قربانی دی۔اس نے اسمارہ سے نکاح شامل کے لیے کیا تھا"

اس کا منہ کھل سا گیا۔

"مجھے زیادہ کچھ نہیں پتا لیکن شامل ہمائل سے اسی بات پر لڑ کر گیا تھا۔گلباز کی شادی کے بعد شاید اسے علم ہو چکا تھا کہ ہمائل بھی تمہیں چاہتا ہے۔"

بی جان خفیہ نکاح والی بات نہیں جانتی تھیں۔اسے اب اچھی طرح سمجھ آچکی تھی کہ وہ کیوں لڑ کر اتنے سال ان سب سے دور رہا۔وہ نادانستہ طور پر اس سب کی وجہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس لیے بچے۔یہ بات ذہن سے نکال دو کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتا یا تم اس کی مجبوری ہو۔یہ مجبوری نہیں محبت ہے۔ابھی وہ ہمائل سے شرمندہ ہے۔وہ اس چیز کو قبول نہیں کر پا رہا۔

اسے لگتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کا مجرم ہے۔اس کا زخم ابھی تازہ ہے۔آہستہ آہستہ سنبھل جائے گا۔وہ تم سے بھی اسی وجہ سے اس محبت کا اظہار نہیں کر پا رہا کیونکہ اسے خوف ہے کہ اگر تمہیں سچائی پتا چل گئی تو تم اسے غلط سمجھو گی"

وہ اسے غلط کیا ہی سمجھتی۔جو شامل نے کیا وہی اس نے بھی کیا تھا۔دونوں سے ہمائل بہت محبت کرتا تھا اور دونوں نے اس کا دل دکھایا تھا۔

وہ خود کو بے گناہ ٹھہراتے ہوئے شامل کو کیسے مجرم ٹھہراتی۔وہ جانتی تھی جس طرح شامل اس کا برے وقت میں سہارا بنا ہے اسی طرح اسے بھی سہارے کی ضرورت ہے۔اس کی بکھری ذات کو اب اسے ہی سمیٹنا تھا۔محبت کی وجہ سے نہ سہی احسان کی وجہ سے ہی سہی۔

"تم عجیب حرکتیں کیوں کرتی ہو؟"

اس کے پیچھے سے آنے والی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

شامل جرسی کی جیب میں دایاں ہاتھ ڈالے اسے دیکھ رہا تھا۔ بائیں ہاتھ میں پکڑی اس کی شال اس کے کندھوں پر شال پھیلا کر اوڑھائی اور وہیں کھڑا ہو گیا۔

"اندر چلو سردی ہو رہی ہے"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا تھا۔

"یہیں بیٹھ جاؤ۔ سردی سے بھی یارانہ ہونا چاہئے نا"

وہ مسکرا کر بولی تو ایسا لگا جیسے وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

شامل نے تشویش سے سوال کیا۔

"ہمم ٹھیک ہوں۔ لیکن سمجھ نہیں آ رہی تمہیں کیا کہوں؟ ہمائل کا مجرم ٹھہراؤں، غصہ کروں یا اپنا مسیحا سمجھوں؟ یا پھر تمہیں ہمائل ہی سمجھوں؟"

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟"

وہ دھیرے سے مسکرائی۔

"بیٹھو..."

اس کا ہاتھ تھام کر اس نے اسے بیٹھنے کا کہا تو وہ کچھ سوچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

ٹھنڈی ہوا اور جھیل کے پانی کا ہلکا ہلکا شور فضا کو پر سکون سا بنا رہا تھا۔

"میں آج تم سے سب کچھ شیئر کرنا چاہتی ہوں۔ایک دوست کی حیثیت سے،ایک ہمراز کی حیثیت سے"

www.novelsclubb.com

وہ بغور اس کی باتیں سننے لگا۔

اس نے شروع سے آخر تک اسے ساری کہانی سنانے لگی۔یہ سب وہ غازی کے منہ سے سن چکا تھا۔اس کے دوبارہ بتانے کا مقصد اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

"میں نے اسے بہت تنگ کیا، بہت ذہنی ٹارچر دینے کی کوشش کی مگر اس پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا تھا"

وہ اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھے انہیں گھورنے لگی۔

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس کی محبت میری نفرت سے جیت جائے گی۔ دیکھو وہ جیت گیا۔ لیکن میں سب کچھ ہار گئی۔ میں نے کب اس کے بارے میں سوچنا شروع کیا مجھے نہیں معلوم۔ بس وہ چپکے سے میرے دل پر قابض ہوتا گیا۔ پھر مجھ سے 'میں' ختم ہو گئی اور بس وہ رہ گیا"

جھیل کے شفاف پانی کو دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی جو بادلوں کے بیچ سے چھن کر آنے والی ہلکی سی چاندنی میں چمک سا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری انا، میری اپنی ذات۔ میرا تکبر سب کچھ اس کی محبت نے راکھ کر دیا۔ لیکن... شاید میری بددعاؤں میں سے کوئی بددعا وہاں عرش پر قبول ہو گئی۔ وہ بددعائیں تو میں نے اسے دی تھیں مگر وہ مجھے لگ گئیں... میری بددعاؤں نے مجھے خالی ہاتھ کر دیا۔"

وہ کچھ دیر رکی۔

"وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتا تھا۔ میری ہر فرمائش پوری کرتا تھا۔ اور پتا ہے میں اسے کہتی تھی کہ میری نظروں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جاؤ... مر جاؤ"

شامل نے سختی سے آنکھیں میچیں۔

www.novelsclubb.com

"اور پتا ہے کیا؟"

وہ دیوانوں کی طرح ہنسی اور ہنستے ہنستے رو دی۔

"اس نے میری یہ بات بھی مان لی"

شامل سر جھکائے اس کی بات سن رہا تھا۔دل چھلنی تھا اور آنکھیں پر نم۔

وہ بھی تو ہمائل کا مجرم تھا۔اس نے بھی کچھ ایسے ہی لفظ کہے تھے۔تب اسے پتا ہوتا کہ وہ قبولیت کی گھڑی ہے تو وہ اس کی لمبی عمر کی دعا کرتا،اس کی خوشیاں مانگتا۔

"جب میں خود اس کو تکلیف پہنچاتی رہی ہوں تو تمہیں کس طرح مجرم ٹھہراؤں۔ہم دونوں سے اس نے بے حد محبت کی اور دونوں نے ہی اسے الفاظ کی مار مارا"

شامل سے سر بھی نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

"تمہیں پتا ہے شامل کہ مجھے سب سے زیادہ تکلیف گرائمر کے اصول پہنچاتے ہیں"

وہ اب بنا سر پیر کے بات کر رہی تھی۔

"گرائمر؟..."

اس نے اسے تعجب سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں گرائمر...اور جانتے ہو سب سے زیادہ تکلیف دہ مرحلہ کیا ہوتا ہے؟"

وہ اس کی بات نہیں سمجھا تھا۔

"کیا؟"

اس نے آہستہ سے پوچھا تھا۔

"جب اس کے ساتھ گزرے لمحات،اس کی باتوں،اس کی یادوں کو دہراتے ہوئے مجھے فعل ماضی کا استعمال کرنا پڑتا ہے"

اس کی وہ کرب زدہ ہنسی شامل کو اندر تک گھائل کر گئی تھی۔

وہ اب دوبارہ نظریں جھکائے ہوئے پتھروں اور کنکروں پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

بہت دیر تک ان کے بیچ خاموشی حائل رہی۔

"مجھے بی جان نے سب کچھ بتا دیا ہے کہ تم..."

www.novelsclubb.com

دملہ نے بات روک کر شامل کی جانب دیکھا۔

"کہ تم مجھ سے محبت کرتے تھے"

شامل نے آنکھیں بند کر کہ گہری سانس خارج کی۔تو آج سارے راز کھلنے کا وقت تھا۔اس نے تھوک نگلا اور آنکھیں میچیں۔

"کرتا تھا نہیں...کرتا ہوں"

بلآخر اس کے جذبات کو بارہ سال کے بعد زبان مل گئی تھی۔اتنا سا اقرار تھا مگر جیسے آگ کا دریا تھا جسے وہ عبور کر کہ ان لفظوں تک پہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ لمحے کچھ کہہ نہ سکی۔

"دیکھو میرے یہ خالی ہاتھ...وہ چلا گیا تو میری ذات بھی مٹ گئی۔میں صرف اب اپنے بچوں کی وجہ سے زندہ ہوں۔اندر سے مر چکی ہوں۔تم مجھ سے بہتر ڈیزرو کرتے ہو شامل...مردے کسی کو خوشیاں نہیں دے سکتے"

اس نے اپنے ہاتھ شامل کے سامنے پھیلائے تو اس نے اس کے ہاتھ نرمی سے تھامے۔

"تم مری نہیں ہو دملہ... تم جیتی جاگتی انسان ہو۔ زندگی جینے کا تمہیں بھی پورا حق حاصل ہے"

دملہ نے اس کی آنکھوں میں بے بسی سے دیکھا۔

"میری خوشیاں، میرے جذبات سب کچھ دور وہاں لاہور کے قبرستان میں دفن ہیں۔ میں اپنی تمام چاہتیں، محبتیں، وفائیں، اعتبار، خواب اور ارمان سب کچھ ایک شخص پر لٹا چکی ہوں۔ میرا دامن خالی ہے، میرے ہاتھ خالی ہیں۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا۔ سب کچھ تو وہ اپنے ساتھ لے گیا۔ تمہیں وہ چاہتیں وہ خوشیاں کیسے دے سکتی ہوں جو میری دسترس میں ہی نہیں؟"

شامل نے اس کے ٹھنڈے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں وہی خوشیاں لوٹانے آیا ہوں۔ تم سے خوشیاں مانگ نہیں رہا بلکہ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دینا چاہتا ہوں"

"میرے دامن میں صرف کانٹے ہیں"

وہ نظریں چرا کر بولی تھی۔

"تو پھر اجازت دو کہ ان کانٹوں کو میں چن کر تمہاری زندگی سے دور کر سکوں"

وہ زخمی سا مسکرائی۔

"تمہارے ہاتھ لہولہان ہو جائیں گے مگر میری زندگی کے کانٹے ختم نہیں ہوں گے"

"مجھے منظور ہے۔ اس سودے میں میرے لیے خسارہ نہیں ہے۔ محبت میں نے کی ہے دملہ... تم نے نہیں۔ تو مجھے ہی ان مصائب سے گزرنا ہو گا نا؟ میں بس تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم میری بکھری ذات کو سمیٹ لو اور میں تمہیں بکھرنے سے بچا لوں۔ جب جب تم تینوں

مسکراتے ہو تو لگتا ہے میرا بھائی مسکرایا ہے۔اس وقت مجھے لگتا ہے کہ اس نے مجھے معاف کر دیا"

دملہ اس سے نظریں نہ ہٹا سکی۔جیسے اس کے سحر نے اسے جکڑ لیا تھا۔

"کتنی عجیب بات ہے نا شامل...کہ ہمائل ہی مجھے تمہاری جانب قدم بڑھانے پر مجبور کرتا ہے اور وہی میرے ان بڑھتے ہوئے قدموں کو روک بھی دیتا ہے"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"تمہیں پتا ہے اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ ہمائل میں اور تم میں ایسا کیا فرق ہے جو میں تم سے محبت نہیں کر پا رہی تو میں جواب نہ دے پاتی۔میں نے تمہارے بارے میں بہت سوچا...بار بار سوچا"

اس کی آواز بھر آئی۔

www.novelsclubb.com

"خود کو اکسایا بھی کہ تم سے محبت کروں مگر...میں سوچتی رہتی تھی کہ ایسا کون سا فرق ہے جس کی وجہ سے تمہارے بارے میں لاکھ سوچنے کے باوجود محبت کا لفظ دل میں کیوں نہیں آتا۔تو آج میں تمہیں بتاتی ہوں کہ فرق کہاں ہے۔"

اس نے خود کو مضبوط کیا۔

"میرے دل کی دھڑکنوں پر اس کی محبت کی ایسی مہر ثبت ہے جو کوئی چاہ کر بھی مٹا نہیں سکتا"

اس نے اپنے ہاتھ شامل کی گرفت سے آزاد کیے۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہ چہرہ تو ہو سکتا ہے جس سے میں نے محبت کی، یہ میرے دل کے حاکم کی وہ آواز ہو سکتی ہے جسے سننے کے لیے برسوں سے میرے کان ترستے رہے مگر شامل..."

اس نے دایاں ہاتھ شامل کے دل کے مقام پر رکھا تو وہ چونک سا گیا۔

"یہاں ہے اصل فرق..."

وہ کچھ بول ہی نہ سکا۔

"یہ وہ دل نہیں جس کے ساتھ میری دھڑکنیں متصل تھیں۔نہ ہی یہ وہ دھڑکنیں ہیں جو میرے دل کے ساتھ جڑی تھیں۔"

شامل نے اس کے اس ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرا۔

"تم بے شک ہمائل جیسے ہو۔بلکہ تم بلکل اس کی فوٹو کاپی ہو۔تمہاری عادات،پسند نہ پسند،چہرہ،آواز ہر چیز اسی کے جیسی ہے۔تم میرا اور مازی کے لیے ہمائل ہی ہو مجھے اس میں کوئی رتی برابر بھی شک نہیں ہے لیکن شامل..."

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر رکی۔

"تم میرے لئے ہمائل نہیں ہو۔یہی فرق پیدا کرتا ہے کہ تم میرے ہمائل نہیں ہو۔دملہ احسن نے صرف ہمائل فاروق خان کو اجازت دی تھی کہ وہ اس کے دل تک رسائی حاصل کر سکے۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"میں ہمائل کی جگہ نہیں لینا چاہتا دلمہ۔ میں جانتا ہوں کہ اگر زندگی میں تمہیں مجھ سے محبت ہوئی بھی تب بھی ہمائل سمجھ کر ہی ہو گی۔ میرے لیے یہی کافی ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ کل بھی کرتا تھا، آج بھی کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا"

وہ لاجواب سی ہوئی۔

"میری طرف دیکھو"

اس نے اس کا جھکا ہوا چہرہ نرمی سے اپنی جانب کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم دونوں ٹوٹے ہوئے ہیں، بکھرے ہوئے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ محبت کو فی الحال سائیڈ پر رکھ کر ہم خود کو سمیٹیں؟ ایک دوسرے کا سہارا بنیں؟"

دلمہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"میں جانتا ہوں یہ سب تمہارے لیے بہت مشکل ہے مگر مجھے یہ بھی پتا ہے کہ تم بہت بہادر ہو۔اتنے عذاب جھیل کر، آزمائشیں سہہ کر یہاں تک پہنچی ہو۔آگے کی منزلیں تو اب ان شاءاللہ بہت آسان ہوں گی"

وہ رو دی۔

"میں تھک گئی ہوں شامل"

اس نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ لیا۔

"میں بھی"

www.novelsclubb.com

چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"زندگی کی کٹھن راہ کے تھکے ہارے مسافر کیا ایک دوسرے کو سہارا نہیں دے سکتے دلمہ؟"

وہ خاموش رہی۔شاید جواب تلاش کر رہی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کہوں؟"

"تم کچھ بھی مت کہو...صرف سنو..."

وہ خاموش ہو گئی۔

"خوشیاں تمہاری منتظر ہیں دملہ...ان کا ہاتھ تھام لو..."

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے اب خوف آتا ہے"

"کس چیز سے؟"

وہ نظریں چرانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اس کے بغیر رہنا سیکھ لیا تھا مگر پھر تم آ گئے۔اس کے چہرے اور آواز کے ساتھ..."

وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریز کرنے لگی۔

"اب اگر تم بھی میری زندگی سے چلے گئے تو میں حقیقتاً مر جاؤں گی۔"

شامل نے پھر سے اس کا چہرہ اوپر کیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔میں ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا ہوں۔ہمائل کی یاد آئے تو میرا کندھا حاضر ہے۔ایک دوست کی طرح تم مجھ سے ہر چیز شیئر کر سکتی ہو۔"

دلمہ نے اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر تھام لیے۔

"وہ بھی وعدے کر کہ گیا تھا۔مجھے ان وعدوں سے خوف آتا ہے۔وعدے توڑنے والی تو توڑ کر،ہاتھ چھڑوا کر چلے جاتے ہیں مگر پیچھے رہ جانے والے کہیں کے نہیں رہتے"

www.novelsclubb.com

وہ اسے لاجواب سا کر چکی تھی۔

"وعدے اور دعوے مت کرو شامل...میں تمہیں بھی کھونا نہیں چاہتی"

اس نے سر جھکا کر گہرا سانس لیا پھر اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔بس اتنا یقین رکھو کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں اور میں بھی تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔میر واور مازی کے بعد تم میرا سب سے قیمتی اثاثہ ہو۔میں شاید مکمل طور پر ہمائل نہ بن سکوں لیکن شامل فاروق خان سے تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے اس بات کا ضرور خیال رکھوں گا"

www.novelsclubb.com

اس نے ہمائل کے چہرے کو آنکھوں میں قید کرتے ہوئے دھیرے سے اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔وہ بہت تھک چکی تھی۔اب اسے آرام کرنا تھا۔برسوں کے بعد اس کے دل نے جیسے خود کو ہلکا پھلکا سا محسوس کیا تھا۔

شامل نے اس کے گرد بازو پھیلائے تاکہ اسے تحفظ کا احساس ہو۔اب اسے کوئی لاوارث نہیں سمجھ سکتا تھا۔وہ اس کے ساتھ موجود تھا۔اس کا شوہر،اس کا نگہبان۔

وہ یہ بھی جانتا تھا وہ مکمل طور پر اس کے دل کا مرہم نہیں بن سکتا۔جو اس کی دل کا مرہم تھا وہ تو کب کا جا چکا تھا۔یک طرفہ محبت کی کشتی کا وہ مسافر سمجھ چکا تھا کہ کچھ محبتوں کے نصیب میں مل کر بھی ملنا نہیں لکھا ہوتا۔مگر وہ مطمئن تھا۔اس نے اپنی زندگی کی سب سے قیمتی متاع میر واور مازی کو تحفظ میں لے لیا تھا۔دملہ اس کے پاس تھی،اس کی حفاظت میں بلکل صحیح سلامت تھی۔اسے مزید کچھ چاہئیے بھی نہیں تھا۔

ٹھنڈی ہوا اور جھیل کا پانی رکے نہیں تھے۔چلتے رہے تھے بلکل جیسے ہمائل کے جانے کے بعد سب کی زندگی چلتی رہی تھی،رکی نہیں،آگے بڑھ گئی تھی اور مزید بڑھتی جا رہی تھی۔

گر مجھے اس کا یقیں ہو مرے ہمدم مرے دوست

گر مجھے اس کا یقین ہو کہ ترے دل کی تھکن

تری آنکھوں کی اداسی تیرے سینے کی جلن

میری دل جوئی مرے پیار سے مٹ جائے گی

گر مرا حرف تسلی وہ دوا ہو جس سے

جی اٹھے پھر ترا اجڑا ہوا بے نور دماغ

تیری پیشانی سے ڈھل جائیں یہ تذلیل کے داغ

تیری بیمار جوانی کو شفا ہو جائے

گر مجھے اس کا یقین ہو مرے ہمدم مرے دوست

روز و شب شام و سحر میں تجھے بہلاتا رہوں

میں تجھے گیت سناتا رہوں ہلکے شیریں

آبشاروں کے بہاروں کے چمن زاروں کے گیت

www.novelsclubb.com

آمد صبح کے، مہتاب کے، سیاروں کے گیت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آزمائشوں کا دور ختم ہوا تو جیسے ایک خوبصورت دن کا آغاز ہوا تھا۔ کتنا کچھ بدل چکا تھا۔ مالم جبہ اور سوات کی باقی جگہیں وہیں اپنی پوری آب و تاب سے قائم تھیں۔ ان میں گزرے لمحات بھی جیسے تازہ تھے مگر مناظر بدل چکے تھے۔

شامل اور دملہ دونوں چلتے جا رہے تھے۔ میر اور یلماز آگے آگے بھاگ رہے تھے۔ ان کی ہنسی کی آواز دونوں کے لئے راحت بخش تھی۔

"میرو، مازی دھیان سے"

دملہ نے انہیں آواز لگائی تھی۔

"اوہو ماما... کون سا یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں"

www.novelsclubb.com

مازی نے رک کر اسے کہا تھا۔

"تم لوگوں کی ہی ضد پر یہاں رکنا پڑا ہے ورنہ سیدھا لاہور جانا تھا خالہ کی شادی پر"

عائشہ نے عارش سے خلع لے لی تھی۔ایسے شخص کے ساتھ رشتہ رکھنے کا کیا فائدہ تھا جو اپنی بیوی کو عزت بھی نہیں دے سکتا تھا۔

اب اس کی شادی بہزاد سے ہونے والی تھی۔دملہ نے اسے معاف نہیں کیا تھا مگر وہ کوشش ضرور کر رہی تھی کہ رسمی ہی سہی مگر تعلقات بحال رہیں کیونکہ بچوں کے ذہنوں پر وہ اپنے کسی بھی رشتے کے حوالے سے برا اثر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

"بابا ہمارے ساتھ ریس لگائیں نا"

"بابا پلیز نا"

شامل نے دملہ کی جانب کندھے اچکا کر ہنستے ہوئے دیکھا۔

"جاؤ۔تمہارے اندر کا بچپن بھی یہاں آکر واپس جاگ جاتا ہے"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو میں کون سا بوڑھا ہو گیا ہوں"

بازو فولڈ کرتے ہوئے وہ بچوں تک پہنچا۔

"ریڈی، سٹیڈی... گو"

تینوں نے ایک ساتھ دوڑ لگائی تھی۔ شامل دانستہ طور پر ان سے ہار جایا کرتا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کو دیکھ رہی تھی۔ دور سے وہ اسے ہنستے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ شامل دونوں کو گدگدی کر رہا تھا اور وہ دونوں بھی اس کے ساتھ شرارتیں کرنے میں مصروف تھا۔

اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کے بچوں کا وہ رشتہ جو ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھن گیا تھا یوں واپس مل جائے گا۔

اسے ہمائل کی کمی تو ہمیشہ ہی رہنی تھی مگر اب اسے اس جدائی کے ساتھ جینا بلکہ خوش رہنا بھی آ گیا تھا۔ انہوں نے ہمائل کو اپنی تکلیف دہ یاد نہیں بلکہ ایک خوشگوار یاد بنا لیا تھا۔

ہمائل دملہ کی زندگی کا وہ خوبصورت حصہ تھا جس نے اس کی زندگی کی کتاب میں، اس کی بے رنگ کہانی میں رنگ بھرے تھے۔

وہ اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ تھا جیسے ایک حسین خواب یا فینٹسی کی کوئی کہانی ہو۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسے پہاڑوں پر وہ کھڑا ہوا نظر آیا تھا۔ وہ مسکرا رہا تھا جیسے ان کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہو۔ یہ اس کا وہم تھا یا لاشعوری خیال مگر اس نے بھی رو کر نہیں مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

ہمائل نے لب ہولے سے ہلا کر کچھ کہا جس نے اسے زخمی سا مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

اس نے پلکیں جھپک کر دوبارہ دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ اس نے لاشعور میں اسے کیا کہتے دیکھا ہے۔ ہاں اس کی یادیں ہمیشہ اس کے ساتھ رہنی تھیں مگر اسے اب پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھنا تھا۔ اس کا ہاتھ تھامنا تھا جو اس کا آج تھا، اس کا مستقبل تھا۔ ہمائل تو اس کے ماضی کا ایک حسین باب تھا۔ ایک فیری ٹیل کا شہزادہ جو اسے خوابوں میں ملا اور آنکھ کھلتے ہی چلا

گیا۔ مگر وہ اس آس پر تو زندگی گزار کی سکتی تھی کہ وہ اس سے دوسرے جہان میں ضرور ملے گی۔ وہاں جہاں جدائی کی تکلیف نہیں ہو گی۔

اس نے مان لیا کہ اب شامل ہی اس کا نصیب تھا۔ ہاں وہ چاہ کر بھی ہمائل کے الفاظ، اس کی آواز اس کی موجودگی کا احساس جھٹلا نہیں سکتی تھی۔ واقعی اس نے صحیح کہا تھا کہ

"میں تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گا۔ ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا ایک حسین یاد بن کر"

شامل نے دونوں بچوں کو اٹھایا ہوا تھا جب وہ اس کے پاس واپس پہنچا تھا۔ وہ شامل کا بازو تھامے مسکرائی اور آنکھیں بند کر کہ گہری سانس خارج کی۔

"زما خائستہ جانانہ"

ہمائل کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اس کے ہلتے لب اور مسکراتی ہوئی آنکھیں اب بھی اس سے یہی کہہ رہی تھیں۔

"زما خائستہ جانانہ۔۔زہ تا سرہ مینہ کوم"

(میری خوبصورت محبوبہ...مجھے تم سے محبت ہے)...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد...

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: